

دیوان علی پوری





بہارِ نبیؐ و فضائلِ خلائق و مناقبِ ائمہ

# دیوان علی ہسبری

مصنف

سراج شاعرانِ اکمال و سرآمد سخن سنجان عظیم المثال سلطان کشورِ سمنانی  
و خاقانِ اقلیمِ سنخوری ابوالکمال مولانا مولوی میر نظام علی المتخلص علی ہسبری

خلف حضرت مصنف

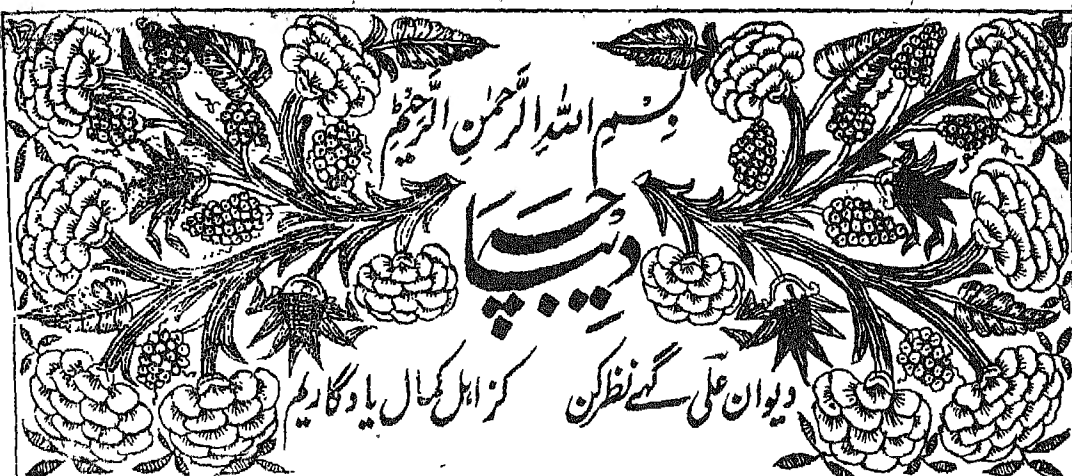
مولوی سید محمد رضی عالی - بی - اے (علیگ)

سابق پرنسپل اسلامیہ ہائی اسکول لاہور (صوبہ پنجاب)

باہتمام مرزا محمد جواد مالک ہتم مطبع

در نظامی پریس کورپوریشن کراچی

CHECKED 1996-97



حمید کران و ثنائے بے پایان بلکہ بالاتر از ان آن حکیم مطلق را سزد که حکمت کامله در صنعت نادره جمیع موجودات را از کتم عدم  
بعضه شہود آورده بر بہا سے مرتب و فرین ساخت کہ تمامی عقول حیران و سائر نفوس انگشت بدنان مانند عجب ترین  
حکمت مضمین خلقت مصداق احسن التقویم کہ ادنی ترین کرشمہ قدرت اوست خیال آفرینی میباشند کہ دل و دماغ  
انسان بد و مشغوف و تمامی کار و بار دنیا بر موقوف - ہر خیالی را کہ در دل آید زبان کہ آہ لفظ است ادا سازد  
پس بر ہر خیال واجب است کہ شکر آن حکیم خیال آفرین بجا آورد - بخود ہی کہ لطیف ترین فنون است نوع انہیں  
حکمت و شائے ازین صنعت است شعرائے با کمال خیالات و جذبات خودشان را بطرز پسندیدہ آراستہ و  
بالفاظ شستہ پیراستہ قلوب عالم را سحر سازند بحجت آنکہ غایت شعر از ان فکر و تلاش کہ آنها در تصنیف و تنظیم  
کلام بکار بندند بجز این چیزے نباشد کہ دہائے قارئین مسرور و دیدہ ہائے ناظرین پر نور شوند این بہترین سیر  
باشد خداوند جل و علا ہمہ شعر را بصلہ این خیر کہ از ایشان دنیا بطورے آید بہ پیشگاہ نشور فائز المبرام و  
شاد کام گرداناد -

و نعمت بے اندازہ آن نبی مرسل را سزد کہ بحکم خالق مساوات والاوضین خود را بخلعت رحمت اللعالمین  
آراستہ ہمہ مخلوقات را بجانب حق دہنوی فرمود و محمدین کار تبلیغ را کہ از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ تفویض شدہ بود  
بوجود احسن و اکمل باتمام رسانید - و صلوات و سلام روز افزون بر ائمہ طاہرین المعصومین اجمعین کہ یکے  
بعد دیگرے آن شمع ہدایت را کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افروختہ بود چنان روشن و منور داشتند  
کہ اشعہ انوارش تا قیام قیامت بر عالمیان بر تو افکن خواہد بود -

اما بعد مخفی نہاند کہ مصنف دیوان ہذا سراج شاعران با کمال و سرآمد سخن سخنان عدیم المثال سلطان کشور سغدانی و  
خاقان اقلیم بخوری ابو الکمال مولانا مولوی میر انظام علی المتخلص بہ علی پیر سری استغنی اللہ  
مقامہ و ساقی اللہ در سجادۃ پر عالمہ قرار این خاک را بھیدہ راست در ۲۸ مطابوین سنہ ۱۲۸۰ھ از خاک پاک پیر بہ

برخواست که قصبه مشهور در علاقه ریاست بھرت پور ملک راجپوتانہ متصل اکبر آباد واقع است و بطور معافی عطیہ سلطان  
شہاب الدین غوری تا ایندم در قبض و تصرف سادات غظام است الحال بدین اسناد قدیم تحقیق حقیر رسید  
کہ در ۱۲۳۳ ہجری سید نور علی طاب نراہ جدا ہجرت حضرت مصنف از جیلک کہ قصبہ دیگر اندر حد و ریاست مذکور از عہد سلطان  
حد و ح الشان در جاگیر سادات نوی الاحترام بودہ است تشریف آورده و قصبہ پیر سر آباد شدند۔ الفرض بعد حصول علوم  
متداولہ و فنون مر و جہ کہ بطن میر آمدہ بغرض تکمیل تعلیم در عہد معدلت محمد حضرت واجد علی شاہ قدس اللہ سرہ در ۱۲۵۳  
مطابق ۱۲۶۹ ہجری بشہر لکھنؤ شافت و سہ سال آنجا قیام کردہ بہ علما و فضلاء عصر رجوع کرد و خود ہم کیے از افانسل  
و اکابر زمانہ گذشتہ در آخر ۱۲۵۶ عیسوی مطابق ۱۲۶۲ ہجری بطن باز گردید۔ بعد چندے بتلاش معاش بجانب ملک متوسط  
رو نہاد و آنجا سند و کالت حاصل کردہ پیشہ و کالت را وجہ قوت لالیوت گردانیدہ در ضلع سیونی چپارہ ملک متوسط  
مستقل اقامت گزیدہ چنانچہ سیفر ماید

علی قدر بطن معلوم در سیونی چپارہ  
از بسکہ بندہ در ان زمان خیلے خرد سال بودم و لے خوب یاد میدارم کہ علم و فضل و زہد و اتقا کہ منفور را حاصل بود بتدریج  
با فوہ افتاد و در مدت قلیل از ہمہ مردمان عصر پایہ قدر و منزلتش بیفزود و حکام وقت ہم مغفور را بنظر احترام سے دیدند  
مرحوم در فن شاعری بد طولی داشت و ہر گاہ کہ از کار ہائے منصبی فراغ می یافت در تدوین و تکمیل کلام صرف نمیو چنانچہ سگید  
مرحوم بفرمائیے الشاعرو شاعر لکاکان فی بطن اوقہ و فن شاعری را نوی تلمذ پیش ہمچیں تہ نو و چنانچہ خود میفرماید  
نیست کس آن روزگار چو منی سخن فیض آن روح القدس شاد

و جائے دیگر میگید

جائی غم نیست کہ نیست کسی ستادم طبع من شعر تعلیم اکملی دانست  
حالا کلامش چاپ نہ شدہ ہمہ کلام بلاغت نظام را بطور یادگار گذارند استہد در ۱۲۸۹ عیسوی مطابق ۱۳۰۳ ہجری تقضائی آئی  
و حکم کس نفس ذائقۃ الموت ازین دار فانی رہبر اسے ملک جاودانی شد و بتمام سیونی چپارہ مذکور در موضع زیارت  
کہ معانی شاہی است قریب نیم فرسخ از سواد شہر واقع است در مقبرہ کہ بہ نام درگاہ محمد شاہ رحمہ اللہ علیہ معروف است  
در احاطہ مزار بگوشہ جنوب مغرب برجید گام از مرقد شاہ صاحب صوبہ صیدت دآن گیانہ روزگار پیونہ خاک و دیو چنانچہ درین ایستادہ  
جز چشم نگران بر سر خاکم گذر دار دین ذرہ در آغوش جان

بندہ حقیر بدو گاہ رب قدیر ہزار ہزار شکوہ بجای آم کہ با اینکہ انقلاب عظیم بعد از وفات پدربزرگوار در حالات  
خانہ انی راہ یافتہ جلہ کلامش از دستبرد زمانہ محفوظ و مصون ماند و دقیقہ کہ نہ ناچیز بس تہ رسیدم دیوان ہذا



# فہرست کلام

نمبر غزل	مطلع	تعداد و شمار صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد و شمار صفحہ
	ردیف الالف			بے تو ای گل در نظر گل از خس باشد مرا	۲۳
۱	تاج توحید است زیب تا رک سلطان ما	۹	۱	نالہ بے تاثیر تاکے چون برس باشد مرا	۲۴
۲	ای بجدت تاج شاہی بر سر دیوان ما	۲۹	۲	نیت پر اگر نہ کس فریاد رس باشد مرا	۲۵
۳	ای بختت روکش فردوس شد دیوان ما	۹	۳	آفتد راز خار خوش اند نفس باشد مرا	۲۶
۴	ای ز مدت موج کوثر شمر در دیوان ما	۹	۴	بے تو لایدن بنز لہا ہوس باشد مرا	۲۷
۵	بیل عشق کساری بود بستان ما	۱۹	۵	دچین بدن نر چون گل ہوس باشد	۲۸
۶	دافرا تا خط اسود زان شب ہجران ما	۳۱	۶	بوسہ لبت را صد ہوس باشد مرا	۲۹
۷	برو د عالم چاکر کبر است یک افغان ما	۱۱	۷	شوق دیدار پر دیوان زبس باشد مرا	۳۰
۸	تا بود تو صیفت ابرو سے بتے تیان ما	۱۱	۸	جزو من کرد نہ چون آئینہ حیرانی مرا	۳۱
۹	مصحف یا قوت باشد عارض جانان ما	۱۱	۹	وائے من شد دست جانی دشمن جانی مرا	۳۲
۱۰	در فراقت تن بود اندر ہجران زندان ما	۱۶	۱۰	رشک غور شدیم نایہ سجدہ افشانی مرا	۳۳
۱۱	سپاس بقیاس و صمد جید رب و اور را	۹	۱۱	بود باز نا دعوای مسلمان مرا	۳۴
۱۲	خدا دنا دہی تو فیق دیناری تو نگرا	۹	۱۲	پندیم ہندی چہ یارائے زبان دانی مرا	۳۵
۱۳	کہ امی شعلہ رو مد نظر شد مدیہ ترا	۹	۱۳	دارو آن زلف پریشانی در پریشانی مرا	۳۶
۱۴	خدا سازم بہر رخسار و خورشید خاور را	۱۱	۱۴	الایا ایہا اساقی اور کا سا و نا دلہا	۳۷
۱۵	خدا سازم بچشم مست آن دلدار ساغرا	۱۹	۱۵	الایا ایہا اساقی اور کا سا و نا دلہا	۳۸
۱۶	بنام شاہ غریبان ابتدا کردیم دیوان را	۱۴	۱۶	چہ فرزند و چہ زن ایل رہا شوین سلاسل	۳۹
۱۷	بنام حق تعالی میدیم ترتیب دیوان را	۱۹	۱۷	چہ گل کرد تیغ چشم قاتل رنگ محفل	۴۰
۱۸	چہ نسبت با سکا مل دہم رخسار جانان را	۱۱	۱۸	بود نام خدا و دیوان ما سراج دیوانہا	۴۱
۱۹	یقین دارم کہ خواہم دید روزے رو جانان را	۱۰	۱۹	صبح عید دیدم یار را با طرفہ سامانہا	۴۲
۲۰	گر شبی وصل آئمہ دسترس باشد مرا	۱۰	۲۰	تو اہر د او غم دین ز کف ز نہار بیدین را	۴۳
۲۱	یک نظر دیدن گل روئے تو بس باشد مرا	۷	۲۱	چون فلک نا صیہ سائی است ہمہ رفت ما	۴۴
۲۲	بسکہ چون لفت سرا یبت ہوس باشد مرا	۹	۲۲	تاج بر فرق نہادیم براد دولت ما	۴۵

نمبر	مطلع	شمار	صفحہ	نمبر	مطلع	شمار	صفحہ
۴۶	دریکہ عشق تو مستانہ ایم	۱۱	۱۲	۴۰	زبون نمود سختی زبان خویش مرا	۱۵	۲۱
۴۷	دروہا عشق تو دیوانہ ایم	۹	۱۲	۴۱	چو غرہ کرد بخلقت عیان خویش مرا	۱۲	۲۲
۴۸	ای بسوز عشق تو سازیم	۱۲	۱۲	۴۲	چہ خوشا بناید عیان خویش ترا	۹	۲۲
۴۹	بودتا در سرحد خدایتش ز باغم را	۱۲	۱۵	۴۳	اگر شود خیر از عاشقان خویش ترا	۹	۲۲
۵۰	بہ توصیف دانتش تا پوختیش ز باغم را	۱۵	۱۵	۴۴	دوبارہ خواند صنم اندرون خانہ مرا	۲۱	۲۲
۵۱	اگر توجہ صورت قیامت کن کلام مرا	۹	۱۲	۴۵	ندادہ اندازین ملک خسروانہ مرا	۲۵	۲۳
۵۲	داد از براسے سجدہ آئی حسین مرا	۱۸	۱۶	۴۶	بود چو کا بکشان سنگ آستانہ مرا	۱۱	۲۲
۵۳	خاطر منور بود خیزین اندرین مرا	۱۹	۲۲	۴۷	نشد دیکہ خاک گر خابانہ ترا	۱۰	۲۳
۵۴	اگر برزدہ ندیکہ کسی استین ترا	۱۳	۱۲	۴۸	انین دوعایت بخواہم از یاران خود پایا	۹	۲۲
۵۵	باید عنایت و کرم اسے نازین ترا	۱۳	۱۶	۴۹	ندیم غیر دل گنجایش از بہر تو درجا	۱۳	۲۲
۵۶	دشنام داد یا در سرانجین مرا	۱۱	۱۲	۵۰	چنان شرمندہ گردیدہ از چشم تو آہو	۱۳	۲۲
۵۷	یا رسیست غلغار عدو و دشمن مرا	۱۹	۱۲	۵۱	رہ بود از مشک عنبر بر کی از لعل تو بود	۱۵	۲۵
۵۸	یک گفت گلبدن دگر سے ستین ترا	۱۳	۱۸	۵۲	ایکہ باشد پنبہ گوشت کنون فریاد	۱۵	۲۲
۵۹	آنکس کہ دیدہ سیرت ان گلبدن ترا	۱۱	۱۲	۵۳	فرق مارا با نمودہ اختر مشکوب	۱۲	۲۲
۶۰	پیام وصل فرستاد بگزار مرا	۱۸	۱۲	۵۴	مربانی سیکند اسے دوستان مردوب	۱۳	۲۶
۶۱	چو سم بد در تو شدہ است ناگوار مرا	۱۶	۱۹	۵۵	تا بکفت دادہ غزال ہندیم گیسو مرا	۱۲	۲۲
۶۲	چہ غرضے کہ بخودہ است دربار مرا	۱۲	۱۲	۵۶	ز بوی گیسوے شیرنگ او عنبر شود پیدا	۱۶	۲۲
۶۳	چہ نسبت است آئی بکوسار مرا	۱۳	۱۲	۵۷	بکس خطا و آئینہ را جوہر شود پیدا	۱۵	۲۶
۶۴	نشد خبر ز باکم ہنوز یا مرا	۱۲	۲۰	۵۸	سیر خطبہ کنادہ دوسے انور میشود پیدا	۱۶	۲۲
۶۵	چہ انود فلک باز گھزار مرا	۱۳	۱۲	۵۹	اگر جاسے درین عالم سخنور میشود پیدا	۱۲	۲۲
۶۶	نیا فتنم زمین و سپہا را ترا	۱۱	۱۲	۶۰	اگر از خویش گوی گل ز خاک من شود پیدا	۱۱	۲۸
۶۷	تجربہ کشم چند از غلار ترا	۱۲	۱۲	۶۱	آئی باد و زلفش چہرہ روشن شود پیدا	۶	۲۲
۶۸	گل مراد شہا ایم با عذار ترا	۹	۲۱	۶۲	اگر کندم بناسے خانہ در فن میشود پیدا	۶	۲۲
۶۹	اگر فتنہ اند در دنیا من کنار ترا	۱۱	۱۲	۶۳	و در دیکے کہ اندر کان معدن میشود پیدا	۸	۲۲

نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ	نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ
۹۴	دیزیکان زدوم تا حال بکاروان شود پیدا	۲۸ ۹	۱۱۸	چہ وقت بود کہ بے توبہ رسید مرا	۳۳ ۱۰
۹۵	اگر گریم دنیا موسم بادیان شود پیدا	۲۹ ۷	۱۱۹	گل مراد نشد از گیسو پدید مرا	۳۵ ۱۱
۹۶	چہا نخلت کشد از آب ندان آب گوهر مرا	۳۰ ۹	۱۲۰	بصد جاست نیابی ساقیا کیفیت دماغ مرا	۳۶ ۹
۹۷	خطوط عاشقان را ہم بود درخا و دفتر مرا	۳۱ ۱۰	۱۲۱	بود از لیس قدرت موزون لباس میرزائی مرا	۳۷ ۹
۹۸	از ان روزیکہ دیدم آن صنوبر رشک مرا	۳۲ ۱۱	۱۲۲	با تو چون آئینہ حیرانم مرا	۳۸ ۱۰
۹۹	زردمان ترس کا را کی شد ندامت مرا	۳۳ ۱۶	۱۲۳	ایکے یاد تو بود جلوه دہ سینہ مرا	۳۹ ۹
۱۰۰	ای قدمست را دل و جانم فدا	۳۴ ۹	۱۲۴	بہست نخلت دہ منزل دل ویرانہ مرا	۴۰ ۸
۱۰۱	جان بن برے پرستام فدا	۳۵ ۹	۱۲۵	شنا ر جان جانان برزبانہ مرا	۴۱ ۱۱
۱۰۲	صیاد چہا سوخت دل پر ہوسم را	۳۶ ۱۱	۱۲۶	عارض جلوه نامہ تمام است اینجا	۴۲ ۱۱
۱۰۳	تا غیر شر بود نہان ہر قسم را	۳۷ ۱۱	۱۲۷	تا مراد ہمہ مخلوق کجام است اینجا	۴۳ ۱۶
۱۰۴	آن گیت کہ گویشی نفس مرا	۳۸ ۱۳	۱۲۸	ای آنکہ ز پست چو نظریست اثر مرا	۴۴ ۹
۱۰۵	بتنگی میدان باخت دل و جان مرا	۳۹ ۱۲	۱۲۹	دیدم برہ عشق تو صد گونہ خطر مرا	۴۵ ۷
۱۰۶	تا اگر میان ماہست رگ جان مرا	۴۰ ۱۲	۱۳۰	ترک سماع گفتہ ام و آن ہمہ لطف نواسہ مرا	۴۶ ۱۶
۱۰۷	کفن نسبت بہر قہر گزاضطرار مرا	۴۱ ۹	۱۳۱	ایکے شکار میکنی بیل خوشنواسہ مرا	۴۷ ۷
۱۰۸	یقین دارم نخواہد خواند اوقا صد کتاب مرا	۴۲ ۹	۱۳۲	باب خم غدیر است سے پرستی مرا	۴۸ ۷
۱۰۹	ایقدر یاد تہان و اخلا در دل چرا	۴۳ ۱۹	۱۳۳	سبز باغ است رنگ لبتی مرا	۴۹ ۷
۱۱۰	عکس خود را ہم رقیب خویشی دانم چرا	۴۴ ۱۲	۱۳۴	ست است آب غدیر خیمہ مرا	۵۰ ۱۲
۱۱۱	ہیچو حال بد دست خوئے خوابم چرا	۴۵ ۱۲	۱۳۵	نیت آرام بجز مردن ما دلبر مرا	۵۱ ۱۲
۱۱۲	گر زنی تیغ تیا گل بفشانیم ترا	۴۶ ۱۵	۱۳۶	تا ج شاہی است دلا داغ جیون برسرا	۵۲ ۱۷
۱۱۳	بوکہ ما طعمہ شمشیر و سنانیم ترا	۴۷ ۸	۱۳۷	تا برون رفتہ فغان از بر ما دلبر مرا	۵۳ ۱۲
۱۱۴	ہے کجا دشت آنکہ بود اینجا	۴۸ ۹	۱۳۸	اللہ اللہ مدح بت میر پکیا	۵۴ ۱۱
۱۱۵	رنگ مرآت دل زد و د اینجا	۴۹ ۱۳	۱۳۹	نیت جز خون جگر آہ طے احمر مرا	۵۵ ۸
۱۱۶	آشنائے خویش کردم کجہاں بگاہ مرا	۵۰ ۱۱	۱۴۰	اگر نہ از زندیاں پائے برسرا	۵۶ ۱۳
۱۱۷	چو لالہ پر بود از خون دل چاہ مرا	۵۱ ۹	۱۴۱	داہ ہزار دوی بر از خون درون مرا	۵۷ ۱۱

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار در ہر صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار در ہر صفحہ
۱۴۲	و عشق تبان گرم عنان است دل ما	۱۳	۱۶۶	گر چه صد عالم بوس اندر بوس بود مرا	۲۵
۱۴۳	با تم ہمی است ہدم نامہ رنجورا	۱۳	۱۶۷	وصل آن جانان بجای گرگان بود مرا	۱۲
۱۴۴	صلح کل با ہر عالم سر تنگ است اینجا	۹	۱۶۸	عشق زلف مجنبتان کردہ سوائی مرا	۱۳
۱۴۵	باز بجزیر دل از گیسوی تنگ است اینجا	۸	۱۶۹	بے تو اسے بحر کرم چشم پر آب است مرا	۱۱
۱۴۶	خضر از چشمہ جوان کہ جام آوردستان را	۹	۱۷۰	بسکہ در عشق تبان نام رنگ است مرا	۱۱
۱۴۷	سلامی کو صبا زین باد رکعت بادہ خور را	۹	۱۷۱	باشد خبر ز حال تو بیداد گر مرا	۱۱
۱۴۸	آلودہ سر سر سبز نزل دیگر مرا	۱۰	۱۷۲	تا آنکہ شد بکوسے تو عمر کے بسر مرا	۲۷
۱۴۹	مرگ بے سالی عبارت شد بپیشی مرا	۹	۱۷۳	گر دید دیدہ دوسے تو دور فتر مرا	۱۳
۱۵۰	آندہ دور دل نباشد دولت دنیا مرا	۱۳	۱۷۴	تا نظر بروے آن نازک پسر باشد مرا	۱۵
۱۵۱	دلت چینی مباد اغرت دنیا مرا	۸	۱۷۵	در نظر گردشمن کیا دسے آید مرا	۱۱
۱۵۲	آرزو باشد اصل در گوشہ صحر مرا	۷	۱۷۶	ہر کسے دشمن بخت در نظر باشد مرا	۱۶
۱۵۳	تا اگر فتنہ نرسے در مغر سودا مرا	۱۱	۱۷۷	اکون نامہ سیر دنیا بوس مرا	۱۳
۱۵۴	بشا ہرہ محبت ز فرق پاست مرا	۹	۱۷۸	میکشد دست جون دامن سوسے صحر مرا	۲۰
۱۵۵	شب فراق تو بر سر سید بلا است مرا	۹	۱۷۹	بر دے عشق تو جان قید دتی است مرا	۱۳
۱۵۶	جز ہوای وصل او در تن نباشد جان مرا	۹	۱۸۰	اضطرار بے بدل از بھو تبان است مرا	۱۳
۱۵۷	آتش چمن شمع برش میکند گریان مرا	۱۳	۱۸۱	چو کوہ لالہ کہ از عشق جبین بوست مرا	۱۱
۱۵۸	چاک کردہ سینہ صد باخبر بر مرا	۱۰	۱۸۲	تا از ادیکند پسند مرا	۱۲
۱۵۹	سوخت برق جلہ رخسار آن بدخو مرا	۹	۱۸۳	آہستہ تر در در بخوان روز را	۱۳
۱۶۰	کسے بقبر از دوشی فقت شمع افروز مرا	۶	۱۸۴	خشتہ نقاب را سے مر لیفان نیل را	۱۵
۱۶۱	رخ توست نگرم با قمر پر کار مرا	۹	۱۸۵	تالاب یا گشتہ مطلب را	۹
۱۶۲	کمند زلف درازت اسیر کرد مرا	۹	۱۸۶	اگر مردم زنی صد تیر مرا	۹
۱۶۳	ختم کردہ بر خستہ تو زیبا بی را	۵	۱۸۷	تا دراد جہان برم آہ دل و دھم را	۹
۱۶۴	کر دہ تم بخود یا خود را دانی را	۱۰	۱۸۸	اسی بر در تو را نہ باشد دلیل را	۱۳
۱۶۵	اکیہ داوند بلبل تو سجا بی را	۹	۱۸۹	سز و بر سینہ چشم و سر شہدانی را	۱۵



نمبر غزل	مطلع	اشعار تعداد	صفحه	نمبر غزل	مطلع	اشعار تعداد	صفحه
۱۹۰	نیام از سینه خلق است تیغ سرفشان را	۱۱	۵۲	۲۱۳	ز بزم یاری ایم شاد یار بر لبها	۱۹	۵۷
۱۹۱	از درون آگاه نکر دند کسی را	۱۳	"	۲۱۵	شاید ز سینه خنجم خلق است چنین شبها	۱۲	"
۱۹۲	داغ دل است عشق تو ماه دو هفته را	۹	"	۲۱۶	ز بهت به سیم تنی مایه تاب مذهبها	۱۰	۵۸
۱۹۳	خونم درون باد و ستان هم نچک است جام را	۷	۵۳	۲۱۷	ختم است بر آن ماه زمین جلوه گر میا	۱۱	"
۱۹۴	ای که داری چشم زان شکر لبم پاپوس را	۱۱	"	۲۱۸	ختم است بر آن زینت زین جلوه گر میا	۱۱	"
۱۹۵	بگو نسیم بخت تو یار عینا را	۷	"	۲۱۹	ز بهت بکوی تو چون خار خاکسار میا	۱۱	"
۱۹۶	صبا بعجز گوید هر روان بطحار را	۵	"	۲۲۰	ز بهت بکوی تو از من شاد زار میا	۷	۵۹
۱۹۷	ساقیا برو در گردان جام را	۷	"	۲۲۱	ز بهت بروی تو چون ترک ترک تازیان	۱۳	"
۱۹۸	ساقیا بهر زلف فرجام را	۷	"	۲۲۲	ز بهت بزم تو چون برق اسپ تازیان	۷	"
۱۹۹	گو ای صبا آن گل پیغام ما خدا را	۹	۵۴	۲۲۳	اکون خارا باشد بمکای هستی ما	۷	"
۲۰۰	ای قاضی کجای شطرنج دعا را	۱۰	"	۲۲۴	نیت امید بر آرد یا مطلوب مرا	۱۱	"
۲۰۱	چو آن بحر طافت آبر و بخشید دریا را	۸	"	۲۲۵	ما بچشم غور بنیز چون مطلوب مرا	۳۲	۶۰
۲۰۲	سجال زار می باید نگاه محبت ما را	۷	"	۲۲۶	کس نیارد راست کردن بخت مکتوب مرا	۱۱	"
۲۰۳	بسکه شتاق است جانان دیده ما روت را	۷	"	ردیف (سب)			
۲۰۴	صد نگاه طفت بر تو عالم لاهوت را	۷	۵۵				
۲۰۵	تا بسوی خوان نعمت میر نعمت ز وسلا	۸	"	۲۲۸	کجا نصیب که بنیم آن مکان در خواب	۱۳	"
۲۰۶	با که خوارم ساخت یارب گری سازم جلا	۵	"	۲۲۹	ای که در دوزخ ساختم از غصه چون روی قیاب	۱۳	"
۲۰۷	نیام دشت کردن چهره چون مایه تابش را	۱۳	"	۲۳۰	کم نباشد از قصور خلد شکوای حبیب	۱۳	"
۲۰۸	حجاب از پرده چشم است حسن بجا لبش را	۸	"	۲۳۱	هزار شهر گشتم بصدت اسے محبوب	۹	۶۲
۲۰۹	چو می پرسند از من دشمنان لطف خطابش را	۱۱	۵۶	۲۳۲	صبح روشن شد شده از جریب	۹	"
۲۱۰	سرگل باغ باغ امروز دیدم باغبانش را	۱۳	"	۲۳۳	شام عده ماه در آذر و شد آفتاب	۸	"
۲۱۱	بایسجام نماند هیچکس از کار را	۱۷	"	۲۳۴	گوشش کردم دوش از رضوان که در درختا	۷	"
۲۱۲	مگر بخت سیاهم باشد از مایه شبها	۱۳	"	۲۳۵	ز آب دیده من یافت باغ رضوان آب	۷	۶۳
۲۱۳	اگر باند غدا جسم زارم از بچه تنها	۱۱	۵۷	۲۳۶	نشد کاشنه من قطر بچو جام حباب	۷	"

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۲۳۶	آفتاب روئے جانان در حجاب	۷	۶۳	۲۵۹	دلایم حال عاشق طر فہ حال است	۱۰	۶۹
۲۳۸	میرود از دست من عمد شباب	۸	"	۲۶۰	سوزنی عاشق ہیچو حال است	۱۰	"
۲۳۹	رحم فر شاہ خوابان گاہ کہ بر این غریب	۷	"	۲۶۱	عکس روی یار در جام شراب قنادہ است	۱۱	"
۲۴۰	ہست در قایم عشق عاشقان آئین غریب	۹	"	۲۶۲	آنکس کہ بکوسے تو کند غم اقامت	۷	۷۰
۲۴۱	دوش بعد از نیم شب دیدم خواب	۱۶	۶۴	۲۶۳	دل صفا طلبم رشک شیشہ جلی است	۹	"
۲۴۲	آتر ایدہ است با من آفتاب	۸	"	۲۶۴	عدو ز روی صدر و سیاه بے ادبی است	۱۰	"
۲۴۳	بر نگیرم پیش رخسار تو نام آفتاب	۱۰	"	۲۶۵	می برد رنگ عزیزان حالت بیار صیت	۹	"
۲۴۴	آتشے ز دور بہاران نالہ ای عنایب	۱۵	"	۲۶۶	بت پرست غم ای راہب بریت کاہیت	۱۴	۷۱
۲۴۵	می وزد باد صبا اندر ہوائے عنایب	۱۴	۶۵	۲۶۷	میکند پال جان باز یار این رفتار کیت	۱۰	"
۲۴۶	آتش گل سوخت ایوہ آشیان عنایب	۱۵	"	۲۶۸	میدہر جان مرغان را یار این گفتار کیت	۱۲	"
۲۴۷	درباران آتش گل سوخت جان عنایب	۱۵	"	۲۶۹	آنکہ از دار و بر تاثیر آزار من است	۹	"
۲۴۸	شب وصل است من نا کام شب	۷	۶۶	۲۷۰	رفته ام از خویش دسردہ انوار کیت	۱۱	۷۲
۲۴۹	بخوابم آمد آن گف نام شب	۱۴	"	۲۷۱	آن حسین کہ مجہدی عالم با دست	۱۲	"
۲۵۰	بیا کان یا رحمان است امشب	۱۱	"	۲۷۲	دلہم آست کہ آتش ز غم با دست	۱۲	"
۲۵۱	نیکو دلم گرد درش چون زد با امشب	۱۸	"	۲۷۳	بیک سیح وقت رسید از دیار دوست	۱۳	"
۲۵۲	مرا کان نو گل خوبی سو خود خواندہ امشب	۱۸	۶۷	۲۷۴	باد سحر اگر برسی در دیار دوست	۱۱	۷۳
۲۵۳	بیا کان آتش رخ را بہوت خواندہ امشب	۱۲	"	۲۷۵	دستے شد کس نیادہ بہن بنجام دست	۶	"
۲۵۴	چہرہ ات را نیست در دنیا جواب	۹	"	۲۷۶	خیر مقدم ای برید خوش بیان بنجام دست	۷	"
				۲۷۷	آنکہ بر لبم شود تاثیر فریاد شما است	۸	"
				۲۷۸	سونسیان فراموشی زمین یاد شما است	۱۳	"
۲۵۵	کسے مفرد بر بال و منال است	۱۵	۶۸	۲۷۹	سرمں در رہ تو پی سپر است	۱۲	۷۴
۲۵۶	کسے شغوف بر غنچ و دلال است	۱۳	"	۲۸۰	چہرہ یار من کہ چون نمر است	۱۹	"
۲۵۷	جمال یار من طر فہ جمال است	۱۰	"	۲۸۱	بیا کہ کج قفس سخن خانقاہ من است	۸	"
۲۵۸	ہیچینی بر سوزنی چہ حال است	۹	۶۹	۲۸۲	میران ز کوہ بصیان اگر چہ کاہ من است	۱۶	"

تبریز	مطلع	اشعار و صفحہ	نمبر خزل	مطلع	اشعار و صفحہ	تبریز
۲۸۳	شائق تیغرتی می شنوم ایرمن است	۹	۴۵	۳۰۷	مردہ آمدی باز سرستان است	۸۰
۲۸۴	دشمنم ہر دو جہان بر طرف یازمن است	۷	۷	۳۰۸	باز ایام خزان و عقبستان است	۸۱
۲۸۵	الف شیر خدای و دجہان دین من است	۹	۷	۳۰۹	نہد ہند مرا یا رتا بہ حضرت دوست	۸۲
۲۸۶	خار و چشم عداوت گل نسرین من است	۹	۷	۳۱۰	اگر چہ دلبر ساخت گیرم بدخوست	۸۳
۲۸۷	شادمان در کوی جانان جان نشاد من است	۱۶	۷	۳۱۱	ساقیا کن بجی خم غدیرم سہیت	۸۴
۲۸۸	آنکہ افزون می شود چون ماہ بیدار من است	۱۱	۷	۳۱۲	طاعت رب کن و باز آذ خرابات است	۸۵
۲۸۹	رعد غرانیست کاین غوغا سے جلاد من است	۱۵	۷	۳۱۳	ستم ای شیخ بہ پیش تو سید دل بدست	۸۶
۲۹۰	شب ہفتاب بہت دمد تقانیت	۱۶	۷	۳۱۴	باد و عشق جوان ساخت مرا چون بدست	۸۷
۲۹۱	چو کار ساز جہان نقش دلربائی تو بہت	۹	۷	۳۱۵	چہ موسم آمدہ یارب کہ شد جہان بہت	۸۸
۲۹۲	ہر آنکہ رخت سفرا زد در پیش لب	۷	۷	۳۱۶	رحم دشمن ستم ایجاد بہ پوشیاری ست	۸۹
۲۹۳	دیشب کہ ہمہ جور و جہار سر مارفت	۱۳	۷	۳۱۷	خطا بہ نزد بر رخ انور نقاب گیر است	۹۰
۲۹۴	بالای فرق خویش صنم عقد مو بہت	۹	۷	۳۱۸	از فوئی رخسار غوغا ہم گلاب دیگر است	۹۱
۲۹۵	گو بہر بکا کلت صنما مو بہو کہ بہت	۶	۷	۳۱۹	ہر گاہ ہم از گداز دل شراب دیگر است	۹۲
۲۹۶	جسم و جان دلم از جلوه جانانہ لبو بہت	۸	۷	۳۲۰	ہر شب اینک عارضت چون نہت تاب گیر بہت	۹۳
۲۹۷	خانہ صحنم از آہ مرصیانہ کہ سوخت	۶	۷	۳۲۱	بیا بیا کہ ہم در حدایت تار است	۹۴
۲۹۸	دلبرم باز گشت نہدی دیگر است	۱۲	۷	۳۲۲	طلعت روی تو قمر نیست	۹۵
۲۹۹	ہر کر از جان نثاران بردار و راہ نیست	۷	۷	۳۲۳	گر نیست بروی تو نظر نیست	۹۶
۳۰۰	ہر گاہ با باریابی و حضور شاہ نیست	۹	۷	۳۲۴	گویند کہ یار را دہن نیست	۹۷
۳۰۱	منظر ہر و دنیا صورت در دیشان است	۱۱	۷	۳۲۵	چو شمع جز لبیر محفلت مرا جا نیست	۹۸
۳۰۲	رفت کون و مکان خدمت در دیشان است	۱۱	۷	۳۲۶	چہ روستے سرچمن با قد تو طوبی نیست	۹۹
۳۰۳	بد آنکہ قصر علی را از سرب بنیاد است	۱۰	۷	۳۲۷	سید تیان شدن فن صیادی من است	۱۰۰
۳۰۴	چرا بکاش مسجد کشند فریاد است	۹	۷	۳۲۸	ویرانیم ز دست تو آبادی من است	۱۰۱
۳۰۵	ای خجل از سر زردی ہر نشان شہاست	۷	۷	۳۲۹	کافر شدن عشق مسلمانی من است	۱۰۲
۳۰۶	دکشا تر از ربائی قید زندان شہاست	۱۲	۷	۳۳۰	شاہ دل دل سوار پیر من است	۱۰۳

نمبر نزل	مطلع	نمبر نزل	مطلع	نمبر نزل	مطلع	نمبر نزل	مطلع
۲۳۱	ایک عمر تو خست گفتش جادوست	۲۵۵	چون روی تو آئینه مصفا شدنی نیست	۲۵۶	تنبیه دلش بجا شدنی نیست	۲۵۷	پیش رخسار تو مه جز داغ حسرت پیش نیست
۲۳۲	قیمت یوسف بازارت کم از بیاعلی است	۲۵۸	گو یک گنه ام قابل صد نایبم است	۲۵۹	چون خورده نظام نهان زیر حلیم است	۲۶۰	نصیب دشمن بدخبت عشرت دنیا است
۲۳۳	مرا از حیم تو روی پسند است	۲۶۱	نیست خوبی بنور چرخ کان دلبر داشت	۲۶۲	اشب آرایش فردوس بکاشانده گیت	۲۶۳	یار رب از شام بیا حشر کاشانه گیت
۲۳۴	مرا عشق تو چون آفتاب دیده دری است	۲۶۴	بر آنکه یار تو محفوظ از غم یاری است	۲۶۵	بعکس شکل بدام این نتیجه از یاری است	۲۶۶	هنوز چهره آن نازنیکوی صاف است
۲۳۵	نظر لوبکیان کردنت بے هنری است	۲۶۷	ترا بجال رقیبان نگاه الطاف است	۲۶۸	ناگه نه بغیر ناسه نیست	۲۶۹	ازین افتد بفرقی مایقارت
۲۳۶	آهیم بعینه ره ز شریا گرفته است	۲۷۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است	۲۷۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است	۲۷۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است
۲۳۷	جان بجا دل بر دم جا گرفته است	۲۷۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است	۲۷۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است	۲۷۵	انظار بعید رصفان واجب العام است
۲۳۸	افغان که دل بر یار پاره سنگ است	۲۷۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است	۲۷۷	باشک سُرخ فرو رفتن معجز است	۲۷۸	بیا که حسن گو سوز شود انگیز است
۲۳۹	گفتم که جان نثار ترا بچمن بسے است	۲۷۹	ازین افتد بفرقی مایقارت	۲۸۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است	۲۸۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است
۲۴۰	گفتم ترا چو یار جو ان سبتن بسے است	۲۸۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است	۲۸۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است	۲۸۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است
۲۴۱	جز وصل تو نه بایر من نیست	۲۸۵	انظار بعید رصفان واجب العام است	۲۸۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است	۲۸۷	باشک سُرخ فرو رفتن معجز است
۲۴۲	یار را قیر و کمان دیگر است	۲۸۸	بیا که حسن گو سوز شود انگیز است	۲۸۹	ازین افتد بفرقی مایقارت	۲۹۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است
۲۴۳	ابر آسا خلقت من از بر است گریه است	۲۹۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است	۲۹۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است	۲۹۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است
۲۴۴	شمع آسا خلقت من از بر است گریه است	۲۹۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است	۲۹۵	انظار بعید رصفان واجب العام است	۲۹۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است
۲۴۵	باغ جزنت گوشه از دامن چاک من است	۲۹۷	باشک سُرخ فرو رفتن معجز است	۲۹۸	بیا که حسن گو سوز شود انگیز است	۲۹۹	ازین افتد بفرقی مایقارت
۲۴۶	دولت من تو آنس که کماهی دانست	۳۰۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است	۳۰۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است	۳۰۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است
۲۴۷	گاه زاده تو شدم آه کشیدن باقی است	۳۰۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است	۳۰۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است	۳۰۵	انظار بعید رصفان واجب العام است
۲۴۸	خو اهریم رخ را که مقابل قمرش نیست	۳۰۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است	۳۰۷	باشک سُرخ فرو رفتن معجز است	۳۰۸	بیا که حسن گو سوز شود انگیز است
۲۴۹	بے رضایت زندگانی خود مراد کار نیست	۳۰۹	ازین افتد بفرقی مایقارت	۳۱۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است	۳۱۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است
۲۵۰	اے آنکه جا بر اے کسے در دل تو نیست	۳۱۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است	۳۱۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است	۳۱۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است
۲۵۱	هر جا که زخم هست گل از گلشن من است	۳۱۵	انظار بعید رصفان واجب العام است	۳۱۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است	۳۱۷	باشک سُرخ فرو رفتن معجز است
۲۵۲	نساخت جز دل عاشق مکان کین این است	۳۱۸	بیا که حسن گو سوز شود انگیز است	۳۱۹	ازین افتد بفرقی مایقارت	۳۲۰	در غیبت ساقی تبر از آب شرب است
۲۵۳	برخیزت داغ بدل بچو حسین این است	۳۲۱	صد حیف مرا عمر جو در کج حباب است	۳۲۲	شال زلف بشک خفقن گو که خطا است	۳۲۳	چو صبح عید منتظرت چه نور افزا است
۲۵۴	خار و تاجان بگ دل برابر است	۳۲۴	خون رختن ما همه از فیض تو عام است	۳۲۵	انظار بعید رصفان واجب العام است	۳۲۶	بجر حسرت دیگر است ایجان سحابش دیگر است

نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ	تغزل	مطلع	اشعار صفحہ
۳۷۹	ای ترک شتم پیشہ شیرینہ از دست	۹۹	۴۰۲	رخسار آفتابم کہ بقرآن برابر است	۱۱
۳۸۰	ہر عمد کہ مجھ کو در وصل عین می بست	۷	۴۰۳	رخسارہ اش سپارہ قرآن برابر است	۸
۳۸۱	آن شبے کہ بہر آن مرد نہ صدرا افسست	۱۰	۴۰۵	یو وصل خود کن ایجان قرار و عدہ درست	۶
۳۸۲	یار بیا بر طفل نہ کہ این خاندان در مشرب است	۷	۴۰۶	یو وصل خویش نمودی قرار و عدہ درست	۷
۳۸۳	ترک عشقت صنم از ماندنی نیست	۱۰	۴۰۷	سینہ ام مخزن محبت او است	۱۰
۳۸۴	ای صنم کیست بدورت کہ بدل نام تو نیست	۸	۴۰۸	آفتاب چاشت یار بدرالوحی یا روست	۸
۳۸۵	سینہ نامہ اش گداز بہر غزل تو نیست	۷	۴۰۹	سرد چو یا خاتم نام یا قیامت در لہوئی است	۷
۳۸۶	جز خون دل بدور تو جاسے شراب نیست	۹	۴۱۰	ابر تر یا زلفت او یار دیدہ گریان باست	۷
۳۸۷	کوبادہ کرد خفش انقلاب نیست	۹	۴۱۱	آفتابے یا گل تر یا رخ جانان باست	۶
۳۸۸	یار بیا آن سونخ جفا جو ہم تن تا زود است	۹	۴۱۲	اشب تیش روی گرم میزبانیاست	۱۶
۳۸۹	آہ از انجمن آن رونق ایوان بر خاست	۱۱	۴۱۳	این صنم کہ دیگر سے یار و مہربانیاست	۱۳
۳۹۰	حاجت مرا نبود بہ تقصیر کار دوست	۱۰	۴۱۴	موطن اصلی من جنت رضوانی است	۸
۳۹۱	داغم بل بساد اگر یار لالہ دوست	۷	۴۱۵	ہمچو من آہ کسے خوار و پریشانے است	۱۲
۳۹۲	غیر از حضور و بزم تو باغ و بہار چیست	۹	۴۱۶	بوصف رو تو باغ بہشت دیوان است	۱۵
۳۹۳	مطلوب ما بخت تو جز رنگ عار چیست	۸	۴۱۷	چو آفتاب شش بسکہ نور انشان است	۹
۳۹۴	ماہ من در زخم ہر نقطہ بچشم سائے است	۷	۴۱۸	ز دل بدیدہ نظر کن کہ قصودیران است	۱۲
۳۹۵	ماہ من از سفر آہ چہ مبارک سائے است	۸	۴۱۹	آفتاب روز محشر جلوه از روی دست	۱۰
۳۹۶	زمین شمرن چرخ برین است	۷	۴۲۰	عاشقانش را رنگ جان موی از گیسوی است	۱۳
۳۹۷	صحن بزم دلربا و صحبت یاران خوش است	۷	۴۲۱	سینہ ام رامی تنگدہ دل بہت جوی کیست	۱۵
۳۹۸	صحن بستان کی بغیر انجم یاران خوش است	۷	۴۲۲	آن سرد کشم بہنیا چیدنی است	۱۵
۳۹۹	امید ہر دم کہ بجرمان برابر است	۱۲	۴۲۳	روی رقیب روکش غلظت ندیدنی است	۱۹
۴۰۰	ہر ذرہ نہ تو بکیوان برابر است	۹	۴۲۴	دور فلک بصلحت کار طبل است	۱۱
۴۰۱	گفتم نہ کفر عشق با بیان برابر است	۶	۴۲۵	کیجان غم بدل باز دلارامی است	۱۴
۴۰۲	جان بسینہ گو بدل جان برابر است	۷	۴۲۶	ای گلبدن ترا بتا شاہ حاجت است	۱۱

نمبر غزل	مطلع	اشعار تعداد	نمبر غزل	مطلع	اشعار تعداد
۴۲۷	بیل بر لبیر چنای حاجت است	۱۵	۱۰۹	گر آید سه گدیده کوفین در اوست	۹
۴۲۸	دلبر سینه بدختم آرزوست	۲۲	۱۱۰	نبود کس که بصیرم بکین نه نشست	۱۳
۴۲۹	باز دواست و غم آرزوست	۷	۷	چنان بجانم تن به رخ تو دل تنگ است	۹
۴۳۰	برده کشته بستم که دوست تو دیدن است	۹	۱۱۷	بر سرم آید آگه شمشیر است	۱۲
۴۳۱	دوست من توان شر که آن ترا بینه است	۹	۱۱۱	بر پنج پیش من آب کبیب تقدیر است	۱۱
۴۳۲	بجز تو باد که هر چه زخم و آسب نیست	-	-	آنگه برسد حال دانه زبانی بسوزد	۱۰
۴۳۳	پریم فلک نیست و عشق جوان است	۱۵	-	آنگه آید بر سر فرم حسام برهن است	۱۰
۴۳۴	گر چه در دست بخت برگشتگان از است	۱۰	-	در بیم آن جان جانان یک ماه روز است	۱۳
۴۳۵	مرهم ازیم طبعی است بدافنی که مر است	۷	۱۱۲	شکوه جور و جفایش راشه عادل کجا است	۸
۴۳۶	خط پایدار بکده طفلان من است	۱۰	-	مهر باغم آئینه خواهد که کامل کجا است	۸
۴۳۷	بیل خشم کل تو زخم خندان من است	۱۰	-	قاسم چون کمان دو مانده است	۱۶
۴۳۸	شب انچه بود حال دل کون نه مانده است	۹	-	کار زخم زده فو افتاده است	۱۱
۴۳۹	هر چه من در زیر پایت کس چو زلف افتاده است	۷	۱۱۳	در زخم دوست شادمانی است	۱۵
۴۴۰	آنرا که در عشق درمان برابر است	۹	-	چه روداری که دل دیوانه اوست	۱۱
۴۴۱	گر قامت صنم بصورت برابر است	۸	-	دعه دیدار بر فردا محشر و نیست	۱۱
۴۴۲	بسنده بے قلم گران نگار نیست	۷	-	چه دور دامن دلدار من دل آویز است	۱۰
۴۴۳	از رخس در شهر زده غم بصیر آتش است	۱۸	-	چه شد اگر همه عشرت نصیب پرویز است	۱۲
۴۴۴	پایه آنخلو که از رنگ سنا بر آتش است	۹	۱۱۴	رخسار آن صنم که به قرآن برابر است	۱۲
۴۴۵	ز وصل یا بر چهری که سینه افکار است	۱۸	-	خونابه ام بچشمه چو آن برابر است	۹
۴۴۶	گذر بگو که تو ای جان چه شکلی افتاده است	۷	-	دنارن بسکک گوهر غلطان برابر است	۱۵
۴۴۷	بزار دواغ فراق تو که دل تشنه است	۱۳	-	ناقل بگوئی یا به مجید تو برابر است	۱۰
۴۴۸	استیلا که ما که پنهان دکانم نهان است	۱۶	۱۱۵	در چهره بار بار بگوئی برابر است	۱۰
۴۴۹	باصبر و قدرت دایم تر به فرسیده داشت	۱۰	-	آن نونان حسن بخلوبی برابر است	۹
۴۵۰	شبیه شبیه است کون روز شبایی که مرا	۱۶	-	بویچون لب تو به صبا برابر است	۱۰

نمبر غزل	مطلع	نوع و شمار نسخه	نمبر غزل	مطلع	نوع و شمار نسخه
۱۶۰	چون خون دشمن است طالع شراب	۱۱	۱۶۱	ای قهلائی تست سر و گستان صبح	۱۱
۱۶۱	شبنم گهر شود پنج ز فیضان صبح	۹	۱۶۲	چهره من چه تو بن ساقیا بیا قدح	۱۳
۱۶۲	گرفته اند ز من قاضیان دعا ی قبح	۹	۱۶۳	باخت آفتاب بی آفتابم کفاح	۱۱
۱۶۳	اگر صبا ج میسر شد نری بر دلخ	۱۱	۱۶۴	بیهوشم دیدم ساقی من جام صبح	۹
۱۶۴	بچو خورشید تو باشی چنانگر چه صبح	۹	۱۶۵	ردیف (خ)	
۱۶۵	چنان نمود مرا یا را بهوش گستاخ	۱۱	۱۶۶	ز بس شده است بن یار مهران گستاخ	۱۱
۱۶۶	مرا یا لیست خوش و خوش اد استوخ	۱۳	۱۶۷	مرا یا لیست بد خوش بیان شوخ	۱۳
۱۶۷	سازم نثار آن لب شیرین شراب تلخ	۹	۱۶۸	نهاده ایم بز انوی یار سر گستاخ	۸
۱۶۸	ردیف (د)		۱۶۹	بهر زلف تو هر دیوانه سودا می دگر دانا	۱۲
۱۶۹	کدامی وعده است آیار ایگه دگر دارد	۱۰	۱۷۰	جان من جانب قرار آه	۱۳
۱۷۰	دیدیم پری را که پس پرده نهان بود	۱۰	۱۷۱	بلا می جان عاشق ز بی جانانه میگردد	۱۱
۱۷۱	ردیف (ج)		۱۷۲	بزم تو یاد دادم بزم سحاب صبح	۹
۱۷۲	ردیف (ش)		۱۷۳	انگیشت کرد و رفت ز بریار انگیشت	۱۵
۱۷۳	انگیشت از جور لب انگیشت	۱۱	۱۷۴	انگیشت است لب اکبر انگیشت	۱۰
۱۷۴	انگیشت از غوی بد خوا انگیشت	۱۱	۱۷۵	انگیشت از خال هند و انگیشت	۱۱
۱۷۵	غیر از مراح نیست مرا با خطیب بحث	۱۱	۱۷۶	بیا رخا ز شیرین یاد بکار بحث	۱۴
۱۷۶	از تو نموده اند مرا خسته جان عبث	۱۰	۱۷۷	از چشم تست تیر جگر دوز مستقیم	۴
۱۷۷	از جاد بود یار مرا بر فن ضیث	۴	۱۷۸	دیوانه را بزلت و جلیبا چه احتیاج	۱۶
۱۷۸	ردیف (ج)		۱۷۹	جانا ترا بسیر گستان چه احتیاج	۱۹
۱۷۹	دیوانه را بزلت و جلیبا چه احتیاج	۱۶	۱۸۰	بهر سحر یار دارم آفتاب رخ	۱۹
۱۸۰	جانا ترا بسیر گستان چه احتیاج	۱۹	۱۸۱	چو حاتم صرف کن زان شیرین گنج	۱۹
۱۸۱	بهر سحر یار دارم آفتاب رخ	۱۹	۱۸۲	ای جان عاشقان ز من مبتلا چه گنج	۹
۱۸۲	چو حاتم صرف کن زان شیرین گنج	۱۹	۱۸۳	چه خوش بتو ای ماه وصل در شب آج	۱۳
۱۸۳	ای جان عاشقان ز من مبتلا چه گنج	۹	۱۸۴	توئی جانم به تن ای دُرّه التاج	۱۰
۱۸۴	چه خوش بتو ای ماه وصل در شب آج	۱۳	۱۸۵	روز فراق تو چو شب گشته داج	۹
۱۸۵	توئی جانم به تن ای دُرّه التاج	۱۰	۱۸۶	ردیف (ج)	
۱۸۶	روز فراق تو چو شب گشته داج	۹	۱۸۷	بزم تو یاد دادم بزم سحاب صبح	۹

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحه	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحه
۵۱۴	نداد و ستان بجا و لم دیوانه میگردد	۱۱	۱۳۳	۵۲۸	دل که از اطلب شکست دارا میگردد	۲۵	۱۳۹
۵۱۵	دل و عشق آن بستی ز من بیکانه میگردد	۱۱	"	۵۲۹	دل که از اطلب تخت سیلان میگردد	۹	۱۴۰
۵۱۶	بیا که چون نغمه بر خط و عذر افتاد	۸	"	۵۳۰	حسن سبزی که سحر سیریا بان میگردد	۹	"
۵۱۷	بجذب دل گذریار بر مزار افتاد	۹	"	۵۳۱	بلا کشان محبت که دم تو هستند	۱۹	"
۵۱۸	بپایه یار سر زلفت شکبار افتاد	۹	۱۳۴	۵۳۲	خوش آن گروه که بر عافیت نظر بستند	۹	۱۴۱
۵۱۹	بجواب نیز بر آنکس که چشم یار افتاد	۹	"	۵۳۳	پیر گردون که معین است زایا می چند	۱۱	"
۵۲۰	درد با آمد سوسنی من میجا میسرود	۱۱	"	۵۳۴	بود زین قبل مرانیر خوش ایامی چند	۱۱	"
۵۲۱	سرم بر نیزه قاتل سر بازدار میگردد	۱۶	"	۵۳۵	بند جان است کنون بند کونامی چند	۱۳	"
۵۲۲	ار اخیال بدو تو درده رفیق بود	۱۰	۱۳۵	۵۳۶	چاک کردی دلم از خنده پنهانی چند	۱۱	۱۴۲
۵۲۳	شده و شلش رسید و در دجبران گم	۱۳	"	۵۳۷	در زمان بخت لم از رخ تابانی چند	۱۱	"
۵۲۴	از خط سینه صفای روی جانان گم نشد	۱۱	"	۵۳۸	وصف شرکان نو که دم بر بیکانی چند	۹	"
۵۲۵	ظلمه ساسن بر ابا منی رسد	۸	"	۵۳۹	چون دیدند سگ کوئی تو دانه چند	۱۳	"
۵۲۶	باقدیار کجا سر و سرافراز رسد	۷	"	۵۴۰	دردا که دو بر رخ بپایان نیر رسد	۹	۱۴۳
۵۲۷	مرانیر پیش در میلوده بے بود	۱۹	۱۳۶	۵۴۱	با عافیت بجای گل خندان نیر رسد	۹	"
۵۲۸	مرا می بیدلان قتی دے بے بود	۱۹	"	۵۴۲	قاتل هنوز بر سر میدان نیر رسد	۱۸	"
۵۲۹	ویدر ام ایوانه قتی کوی او در خوابید	۱۶	"	۵۴۳	چرخ سان گشته بلند آنکه گنبد یاراند	۲	"
۵۳۰	در اصف بستان لم اکنون دلم نماند	۹	۱۳۷	۵۴۴	از کسی که نه کوئے تو بجای آید	۷	۱۴۴
۵۳۱	در بیلوی مادیوش که آن رشک پزنی	۹	"	۵۴۵	چو کسی ایکی کسی که دشتی ای تو شد	۱۸	"
۵۳۲	شیم گل صبارا یاد پاکرد	۱۲	"	۵۴۶	چو کسی ایکی دل زده طلب چای تو شد	۸	"
۵۳۳	نگاه یار با بیل چاکرد	۱۳	۱۳۸	۵۴۷	چو کسی ایکی دل و عطف کنان چای تو شد	۸	"
۵۳۴	نگو بیل که با تو گل چاکرد	۱۳	"	۵۴۸	چو کسی ایکی با خشر سر پای تو شد	۱۱	"
۵۳۵	چلویم آنچه با من دلم با کرد	۱۶	"	۵۴۹	چو کسی ایکی جهانی بیاشای تو شد	۸	۱۴۵
۵۳۶	حق عشق تو آن عاشقی ار با کرد	۶	"	۵۵۰	مرغی که بر سر دشت آن شاه را شد	۹	"
۵۳۷	سیراز که آن درون دنیا میگردد	۱۵	۱۴۹	۵۵۱	مرغی که در دشت یار تو بخت تو شد	۱۱	"



نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار و صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار و صفحہ
۵۶۲	آنست شک خاص کہ بر عام بوکند	۱۶ ۱۴۶	۵۸۶	ای گل حسن ز عشقت کہ بر اتم دادند	۵ ۱۵۲
۵۶۳	یاران ناز میت من تا نکو کنند	۲۱ "	۵۸۷	در خرابات چه مایه کا تم دادند	۱۰ ۱۵۳
۵۶۴	مرا امید کان یارم شتاب آید نمی آید	۱۵ "	۵۸۸	نیم جنت الماوی کہ از کوی توئی آید	۱۱ "
۵۶۵	مرا صد آرزو در دل کہ یار آید ہی آید	۱۳ ۱۴۷	۵۸۹	صفات یار جز ناسش بدل اندر نیکی	۱۲ ۱۵۴
۵۶۶	گیر شمع دے عشق جوان است کہ بود	۱۲ "	۵۹۰	امید آشیان داریم دایم چو نیکی	۸ "
۵۶۷	انتظارت بہ لحظه خیاں است کہ بود	۱۲ "	۵۹۱	دارم دلی کہ میل بحر ص دہو اندر	۱۲ "
۵۶۸	گفتم کہ دلم از پے نام تو گمین بود	۱۱ "	۵۹۲	دارم دے کہ جو بتانش خفا نکرد	۱۳ "
۵۶۹	ہیچو آئینہ اگر دے تو بینم چہ نشود	۱۱ ۱۴۸	۵۹۳	دوشس گلزار و کناریم عانی بود	۲۰ ۱۵۵
۵۷۰	آنانکہ نقش غیر تو در دل نہادہ اند	۱۶ "	۵۹۴	حسن سبزم کہ لب زبانید طولی دارد	۱۰ "
۵۷۱	گلے از باغ بچیدیم و بہار آخر شد	۷ "	۵۹۵	ز بس آتش در ایثار پانہا غلغل دارد	۱۰ "
۵۷۲	طغین روستے تو آئینہ گنج زر کرد	۱۵ "	۵۹۶	قاصد روانہ ساختن از بس ضرر بود	۱۵ ۱۵۵
۵۷۳	کسے جو بادہ گل رنگ دریاغ کند	۸ ۱۴۹	۵۹۷	صبح شب بجز نو میدان نشاند	۱۲ "
۵۷۴	قاضی و قضا شب در بینا زدند	۱۱ "	۵۹۸	گل نو چمن انگارہ تصویر تو بود	۱۰ "
۵۷۵	آنانکہ غیب را بہ تقریر کیکنند	۱۳ "	۵۹۹	در برم شب آنکل صد رنگ بود	۱۳ "
۵۷۶	آنانکہ خویش را بہرست خاک کیا کنند	۱۳ "	۶۰۰	دل نقطہ بے تونہ مخزون گردد	۹ ۱۵۶
۵۷۷	آنانکہ خاک کپائی ترا تو تیا کنند	۸ ۱۵۰	۶۰۱	چو ابرویش نہ نور و نہ دارد	۱۲ "
۵۷۸	شب کہ بر مرقہ ماتہ کرہ روی تو بود	۷ "	۶۰۲	سہ کامل کمال او ندارد	۱۲ "
۵۷۹	شام بر بام کہ دصفت قد و بجوی تو بود	۱۰ "	۶۰۳	یاد ز سار بستے مالک بہ قرآنم کشد	۹ ۱۵۷
۵۸۰	ہمہ دادم بود ہر بخیر ز دہیاد می آید	۱۳ "	۶۰۴	روی آن مردی چون آئینہ حیرانم کند	۱۳ "
۵۸۱	بیا کہ جلوہ رویست بچشم نور دہ	۹ ۱۵۱	۶۰۵	وہ چہ دلش بے ل نہ قریب شدات شرر دہ	۱۰ "
۵۸۲	ہمانہ واعظ ما و عہدہ طہور دہ	۱۱ "	۶۰۶	ز سیتن آہ مرآئ شبہ عقد و نہ بود	۷ "
۵۸۳	زا ہر ابر تو طور غلغلہ ازانی بود	۹ ۱۵۲	۶۰۷	سود از سر جو رفت و دایم بار رسید	۱۱ "
۵۸۴	زا ہر تاسکے ہر سبکہ کجہر کہ دانی بود	۱۱ "	۶۰۸	من بعد مرگ تاسہ والا پار رسید	۱۱ ۱۵۸
۵۸۵	زلف را باد سیاہ بر رخ ابر بہر نہ	۱۲ ۱۵۳	۶۰۹	زان گہستی کہ از سر زلف تو وار رسید	۱۲ "

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار در صفحه	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار در صفحه
۶۱۰	پای کسی که زیر سایه یام تو دارم سید	۱۰	۱۵۸	خط بختش قاصدا میسر شد	۶۳۴
۶۱۱	آمار پری در بخت تابان تو یابند	۱۰	"	بهر دیوانه این لطف و کرم شد	۶۳۵
۶۱۲	شیرینی جانها لیسر خوان تو یابند	۱۲	۱۵۹	زارغ بامست به از بنا باشد	۶۳۶
۶۱۳	فغان که در حسینان جفا شکار استند	۱۵	"	زان حال زیر خط که چو دانه برام بود	۶۳۷
۶۱۴	آگری کوچی شهر تو شهر یار استند	۱۱	"	دل را ز بنا باشد که دل آزار نباشد	۶۳۸
۶۱۵	بتان که ایب خود شهید جان یار استند	۲۰	۱۶۰	جام لب رسیده که جانان نمی رسد	۶۳۹
۶۱۶	گر رود آن یار در زین گشتی بمل شود	۹	"	عفو و عفو تو که آنده حسن نفسا سپیده دارد	۶۴۰
۶۱۷	عاشقانه که گوشت و طعنه ساخته اند	۱۷	"	آنکه اندر چنین پسر آید دارد	۶۴۱
۶۱۸	ای که از روی تو تلکین چینی ساخته اند	۱۳	۱۶۱	نه هر که سکه نرزد سکندری داند	۶۴۲
۶۱۹	ای گل حسن بخت تو تخم خار شده است	۱۹	"	نه هر که ملک بگیرد سکندری داند	۶۴۳
۶۲۰	تا با ساغری از سیکه بجم نرسد	۱۲	"	کسے چو خورشید کسے پری داند	۶۴۴
۶۲۱	ای چو نوجو گلگوشه یعقوب نباشد	۱۳	"	چو لطف یار نمانده تخم نخواستد ماند	۶۴۵
۶۲۲	گاه دلم ز کوی یار قصه چین نمیکند	۱۷	۱۶۲	رد سے تو شام را سحر تو میکند	۶۴۶
۶۲۳	چسیت دلا که روغن غنچه دهن نمیکند	۹	"	عشق و سج را چه نه بختور میکند	۶۴۷
۶۲۴	گر همه گوش می شود یار سخن نمیکند	۱۰	"	هر چند که فریاد و فغان گوش نکردم	۶۴۸
۶۲۵	صحت شود آرد که آزار تو باشد	۱۳	۱۶۳	عزم خود خستم ز فرقت بود	۶۴۹
۶۲۶	بود عمری دیک شب بر دم دلبرنی آید	۱۵	"	زلفت که به بیج و تاب باشد	۶۵۰
۶۲۷	ذیل اوست که خود را جلیل میداند	۲۲	"	لب خموشان فضول گو یابند	۶۵۱
۶۲۸	اگر بظرف لب حرف نام ماند	۱۱	۱۶۴	باد و شان که طفلک ده ساله میرود	۶۵۲
۶۲۹	بپه خوش و صفت سرا پای تو باشد	۱۷	"	آن بتانے که نظر جانب مانیز کنند	۶۵۳
۶۳۰	کجا خورشید چون رد سے تو باشد	۱۷	۱۶۵	این بتانے که بلا عدده و فاخیز کنند	۶۵۴
۶۳۱	بچمن ز رنگ و رویت دل لاله دانه دارد	۸	"	ردیف ( ف )	
۶۳۲	ساقیم پر باد ساغر سے دهر	۱۲	"	سر ز داغ دل می کرد اثر در کاغذ	۶۵۵
۶۳۳	ردی تو یادم ز نور صبحگاه میسر شد	۱۱	"		

نمبر تزل	مطلع	اشعار صفحہ	نمبر تزل	مطلع	اشعار صفحہ
۶۵۶	خطایا را آمد و شستیم شام را کاغذ	۱۶۲ ۹	۶۵۸	بجز نوا می توام نیست ایچ شمی نصیر	۱۶۸ ۱۳
۶۵۷	سل سب نگار ز شکر بود لذت	۱۶۳ ۱۳	۶۵۹	براسته گلید نی نامر سکیم تحریر	۱۶۹ ۱۴
۶۵۸	گردید ز سر دگر گفت از انگبین لذت	۱۶۴ ۱۳	۶۶۰	یار ب چو بود شب که محفل نشست	۱۷۰ ۱۰
۶۵۹	ایا به بے رخ تو صبا حست نشد لذت	۱۶۵ ۹	۶۶۱	می بر دم پس سر لطفه میا زار دگر	۱۷۱ ۱۰
۶۶۰	اگر تلاش کنی بهر ب نظر تعوید	۱۶۶ ۷	۶۶۲	باز آید مهر در دست سیلانی غم نخور	۱۷۲ ۱۴
۶۶۱	نسا خفته زنده بهر ب نظر تعوید	۱۶۷ ۱۰	۶۶۳	میرسد ای بیکل شیدا بهاران غم نخور	۱۷۳ ۱۵
۶۶۲	نسا خفته است بر زبانیستین تعوید	۱۶۸ ۱۰	۶۶۴	ای ماه زمین من در دست شتاب اندر	۱۷۴ ۱۸
ردیف ( ر )			۶۶۵	آن یار بود یاران مارا بکنار اندر	۱۷۵ ۱۲
۶۶۳	جمال یار نگردید به پر آب نگر	۱۶۹ ۱۳	۶۶۶	باشند و انهای دلم لاله زار نگر	۱۷۶ ۱۲
۶۶۴	دل را کباب ساخته ساقی فراق یار	۱۷۰ ۱۱	۶۶۷	ای بے گل رخ تو خزان نو بهار عمر	۱۷۷ ۱۲
۶۶۵	شد شمع من پروانه سوز شبا گاهش نگر	۱۷۱ ۱۱	۶۶۸	در وصل یار بسکه بود خوشگوار عمر	۱۷۸ ۱۵
۶۶۶	در تیان شهر با آتش نگر	۱۷۲ ۱۴	۶۶۹	چون شکفت نمود بدیل حله زار عمر	۱۷۹ ۱۱
۶۶۷	ای صبا زان بت کلقام بیامی بمن	۱۷۳ ۱۳	۶۷۰	خوش طالعی بود که بگذرد بنام عمر	۱۸۰ ۱۱
۶۶۸	قاصد از ان تم ایجا جوابی بمن آر	۱۷۴ ۱۲	۶۷۱	حسنت بانتهاست باین ابتدای عمر	۱۸۱ ۲۱
۶۶۹	ای صبا بگفتی از زلف فلانی بمن آر	۱۷۵ ۷	۶۷۲	گر کشاید بر رخ ما عاشقان دلداد آر	۱۸۲ ۷
۶۷۰	ای فلک زان مه نه داغ نشانی بمن آر	۱۷۶ ۱۱	ردیف ( ر )		
۶۷۱	با تمنای قدش طوبی رضوان کم گیر	۱۷۷ ۱۸	۶۷۳	عزیزان بخت خوبان دارم امروز	۱۸۳ ۹
۶۷۲	پیش مرگان ترم دهن نسیان کم گیر	۱۷۸ ۸	۶۷۴	دگر داد و دل دلداد دارم امروز	۱۸۴ ۹
۶۷۳	جامی پر از شراب کن ساقیا بیار	۱۷۹ ۱۱	۶۷۵	خیز و بر صورت پاکش نظر پاکب انداز	۱۸۵ ۹
۶۷۴	هر که دیدن عارضات کینه نگر	۱۸۰ ۱۲	۶۷۶	آتش ای آه برین گنبد افلاک انداز	۱۸۶ ۱۲
۶۷۵	ایکه باشد عارضت از شد آتش نگر	۱۸۱ ۱۳	۶۷۷	ایکه آیم بهر بحر قتل عاصت بنواز	۱۸۷ ۱۰
۶۷۶	ای زده مرگان تو در جگر من بیشتر	۱۸۲ ۹	۶۷۸	ایکه دارم عرض مطلب پیش خدمت بنواز	۱۸۸ ۱۸
۶۷۷	ای قامتت ز روز قیامت دراز تر	۱۸۳ ۷	۶۷۹	بر در دوست ندادند مرا بهر بنواز	۱۸۹ ۱۲

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار صفحہ
۴۰۰	در حریم تو بود مجمع اغیار ہنوز	۱۰	۴۲۳	چون من ز شک بجز ہامون نکرده کس	۹
۴۰۱	نیست مقرون بوفادعدہ دیر و نہ ہنوز	۷	۴۲۴	دردا کہ کار چرخ دیگرگون نکرده کس	۱۲
۴۰۲	فتنہ عام نشد حسن گلو سوز ہنوز	۵	۴۲۵	مرغ من دلپس آمدہ مایوس	۱۰
۴۰۳	با حرفیان است خلوت با منی و جہاں ہنوز	۱۳	۴۲۶	بے روسے تو امیر نظر سے راجہ کس	۸
۴۰۴	نیست آری امتیاز خاص از عاشق ہنوز	۱۱	۴۲۷	بے رخ تو بنود کون و مکان مارا پس	۱۳
۴۰۵	میکشم درد غم از کاسہ افلاک ہنوز	۱۳	۴۲۸	زان نمیداریم غوغا و قفس	۱۷
۴۰۶	سایہ دین دور شمع طربناک ہنوز	۱۵	۴۲۹	بے تو برون جان شید اکینفس	۹
۴۰۷	سیکھی ز جگم ولی امید با دارم ہنوز	۱۳	۴۳۰	در برم بود پر زارہ انسان کہ بپرس	۱۱
۴۰۸	واعظا افزون کنی شتاق گفتارم ہنوز	۱۲	۴۳۱	عشقی زلف تو چنان کرد پریشان کہ بپرس	۱۱
۴۰۹	برہان تاثیر باشد بخت تو خشم ہنوز	۱۰	۴۳۲	رفت بر از ذراق تو عذابے کہ بپرس	۹
۴۱۰	با بتان با تو بگردن جیت مانوسم ہنوز	۱۰	۴۳۳	دیدہ ام جلوہ عارض پس با بے کہ بپرس	۱۰
۴۱۱	انچہ سیکوی شنیدم باز خاموشم ہنوز	۱۱	۴۳۴	دوش سیکو دین یار کلا سے کہ بپرس	۱۲
۴۱۲	آنجنان در اشتیاق وصل پرچشم ہنوز	۹	۴۳۵	روی تو چون بدر می نیم کمال این شے پس	۱۱
۴۱۳	قایم ازین بجای خود است آسمان ہنوز	۱۳	۴۳۶	سیرگاہ ناشقانت باغ عجز ان شے پس	۱۳
۴۱۴	ای کجاست یاد گردون از تو نا کام ہنوز	۹	۴۳۷	منزل با عاقبت شہر خموشان است پس	۱۰
۴۱۵	بسکہ نامیون و مسود است ایام ہنوز	۹	۴۳۸	جسم جابر در فراق یاد زندان است پس	۱۰
۴۱۶	کجہاں دیدیم زندانی ہنوز	۱۲	۴۳۹	مال دنیا عاقبت دیدم کہ بیکار است پس	۱۲
۴۱۷	شکستہ گشتی داسانی ہنوز	۷	۴۴۰	ہر کہ ادیدم اندر دہر خود کام است پس	۱۵
۴۱۸	چہ خوننا ایرویت کردہ نگہ نیز	۱۳	۴۴۱	برقے مرا برفت کہ تابش ندید کس	۷
۴۱۹	خفت چو زلف پریشان کہ گلش است	۱۱	۴۴۲	ہیچون بتے دیچو جالبش ندید کس	۷
۴۲۰	شب برات رسید آن سہ جہان افزون	۹	۴۴۳	ترکش ہی شدند و شکا سے ندید کس	۱۷
۴۲۱	چو زلف نیست ہر قلاب ہرگز	۱۳	۴۴۴	غیر از لب تو وصل نہا بے ندید کس	۱۲
۴۲۲	رو لیث دس		۴۴۵	صدابر بر سر آمد و تیرہ ندید کس	۱۱
	روایت دنیا سے دو غم نیست پس	۱۲	۴۴۶	ہر چشم من بچشم آہے ندید کس	۱۲

نمبر	مطلع	اشعار صفحہ	نمبر	مطلع	اشعار صفحہ
۴۴۷	ای سروناز چون تو نہاے ندید کس	۱۴ ۱۹۶	۴۶۹	کے گفتہ ام کہ شاہ مباحش و گدا مباحش	۱۱ ۲۰۱
۴۴۸	در صحن و غرفہ برد و دباے ندید کس	۱۸ "	۴۷۰	نگویم کہ در غم یا طرب باش	۱۲ "
۴۴۹	جز دل ترا بہ هیچ مکانے ندید کس	۱۴ "	۴۷۱	کے گفتہ ام کہ در غم خود یا طرب مباحش	۱۳ ۲۰۲
۴۵۰	میکند قصہ قبر طاس قلم چون طاؤس	۱۱ ۱۹۷	۴۷۲	نگویم خاک شویا بوالہوس باش	۱۱ "
۴۵۱	وفا بہد بتان کس نیا فتنہ مانوس	۱۳ "	۴۷۳	کے گفتہ ام کہ خاک بشو بوالہوس باش	۱۳ "
۴۵۲	میکن لباس خواہ زخز خواہ از پلاس	۱۲ "	۴۷۴	نگویم در کلیسا یا حرم باش	۱۲ ۲۰۳
۴۵۳	تا بزم آن نگارنداریم دسترس	۹ ۱۹۸	۴۷۵	کے گفتہ ام بھوسعہ یا حرم مباحش	۱۳ "
۴۵۴	چشم گھنڈا زداریم دسترس	۸ "	۴۷۶	نگویم خار کش یا باغبان باش	۱۵ "
۴۵۵	گرچہ چشم گشتہ کنون بچو کس	۱۰ "	۴۷۷	کے گفتہ ام کہ خار کش دیاغبان مباحش	۱۲ ۲۰۴
۴۵۶	این زاہر و درد نام قدوس	۹ "	۴۷۸	مرہم ز موم لطف باین ولفگار بخش	۱۰ "
روایت (ش)			۴۷۹	عید است ساقیا قدح زر نگار بخش	۱۱ "
			۴۸۰	جام مے دوا تشہ ام در خاک بخش	۱۱ "
۴۵۷	شد تا نظر ہای ملک بند نقابش	۹ "	۴۸۱	ای ز ماہ میض رخسار تو خوش	۱۳ ۲۰۵
۴۵۸	فریاد کہ فریاد رسایت ببالش	۷ ۱۹۹	۴۸۲	ای ز خورشید منور روے زیبای تو خوش	۱۳ "
۴۵۹	بیکہ میدن بت بسین بنا گوش	۱۰ "	۴۸۳	از شیم سنی زلف سخن ساسے تو خوش	۱۱ "
۴۶۰	مشکن ای شانہ زلف مشکینش	۱۳ "	۴۸۴	دل از کف برد شب ماہ فلک فروز و متایش	۱۳ "
۴۶۱	خدا از سبزی شد شرف اندوز پابوش	۱۵ "	۴۸۵	بست بالین غیر پائیش	۱۴ ۲۰۶
۴۶۲	اگر بخواب گیرم بہ بر شے نگوش	۹ ۲۰۰	۴۸۶	از چرخ ہفتین بالاست باش	۱۳ "
۴۶۳	کردی چہ بے قرار مرا از قرار خویش	۹ "	۴۸۷	جہانے را بودا دیسجا بودا مانش	۱۶ "
۴۶۴	از چشم بد حفظ جدائے سبارش	۱۰ "	۴۸۸	بود از چاک زخم عالمی چاک گریہ باش	۱۶ ۲۰۷
۴۶۵	از خون دل ز حال جگر مے نگارش	۷ "	۴۸۹	دیدم بخواب دوش کہ آن پیر میفر و شش	۱۳ "
۴۶۶	ہر ہر کجا کہ سوے سایہ میفر شش	۹ ۲۰۱	۴۹۰	نہا شد جز خدا فریاد رس اندود و حیدر شش	۱۶ "
۴۶۷	خط نیا ز بازو لا میفر شش	۹ "	۴۹۱	چناہے نیست عالم را ز چشم فتنہ انگیزش	۱۱ ۲۰۸
۴۶۸	نگویم کہ سلطان یا گدا باس	۱۱۰ "	۴۹۲	تعالی اندر دوسے چہ چشم سر را گیش	۱۱ "

تعداد اشعار	مطلع	تغزل	تعداد اشعار	مطلع	تغزل
۲۱۳	۹	۸۱۳	۲۰۸	۹	۶۹۳
	ردیف ( ر خ )		۲۰۹	۹	۶۹۴
	۱۵	۸۱۴	"	۹	۶۹۵
۲۱۴	۹	۸۱۵	"	۹	۶۹۶
"	۹	۸۱۶	"	۹	۶۹۷
"	۹	۸۱۷	"	۹	۶۹۸
"	۱۲	۸۱۸	۲۱۰	۹	۶۹۹
	ردیف ( ر ع )		"	۹	۷۰۰
۲۱۵	۱۸	۸۱۹	"	۱۹	۷۰۱
"	۹	۸۲۰	"	۱۹	۷۰۲
"	۹	۸۲۱	"	۱۹	۷۰۳
"	۹	۸۲۲	"	۱۹	۷۰۴
۲۱۶	۱۰	۸۲۳	"	۱۹	۷۰۵
"	۱۰	۸۲۴	۲۱۱	۹	۷۰۶
"	۹	۸۲۵	"	۹	۷۰۷
"	۱۲	۸۲۶	"	۹	۷۰۸
	ردیف ( ر غ )		"	۹	۷۰۹
۲۱۷	۱۲	۸۲۷	"	۹	۷۱۰
"	۱۲	۸۲۸	۲۱۲	۹	۷۱۱
"	۱۰	۸۲۹	"	۹	۷۱۲
۲۱۸	۱۰	۸۳۰	"	۹	۷۱۳

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۸۳۱	سوئے من تیرنگہ یار نیاخت دریغ	۱۴	۲۱۸	۸۵۳	چہ خیر بانو از خلف برائے سلف	۶	۲۲۳
۸۳۲	بے روئے ادبیر گلستان خورم درخ	۱۱	"		ردیف (ق)		
۸۳۳	نالم زچرخ و نیز رافغان خورم درخ	۱۵	۲۱۹	۸۵۴	در تہما چنان شدی شاق	۱۶	۲۲۴
۸۳۴	چون لالہ ام ای گل بفرات ہمتن داغ	۱۰	"	۸۵۵	جنم است قبولم بدل بجائے فراق	۱۱	"
۸۳۵	دارم نہان بسینہ ازان لالہ روی داغ	۹	"	۸۵۶	دارم عجب کہ چونی با من تو ناموافق	۱۲	"
۸۳۶	تاراج کرد بادخزان برگ و بار باغ	۱۲	"	۸۵۷	دل ز سوز جدائی ہر رخ است حریق	۹	"
۸۳۷	تا چند بار دوش کنی تیغ بیدریغ	۷	۲۲۰	۸۵۸	ہر نفس باشد برای رازدادان و عاشق	۱۲	۲۲۵
	ردیف (ف)			۸۵۹	از ہمہ آزلہ دیدم ہر آزار عشق	۱۶	"
۸۳۸	خورشید حشر یک طرف آن روی گھٹن	۶	"	۸۶۰	ایکے باشد ابرو سے خدا تو شمع عشق	۲۰	"
۸۳۹	خورشید کی طرف رخ پر نور کی طرف	۹	"	۸۶۱	ایکے لب لعل تو لعل بیخشان عشق	۱۸	۲۲۶
۸۴۰	شمشاد و قمری کی طرف قد تو و ایک طرف	۹	"	۸۶۲	ایسی قد و رخسار تو جنت و طوبی عشق	۱۲	"
۸۴۱	منکہ ای سلی جبار تو قربانم چو زلف	۱۱	"	۸۶۳	روی جانان بود مرہ شب عشق	۱۲	"
۸۴۲	نوشتر بود ز نور ہجر کہ سواد زلف	۹	۲۲۱	۸۶۴	کجا می ای ستم ایجاد ای غارتگر عاشق	۱۱	۲۲۷
۸۴۳	سوئے شرکان جان از ہر قلم بستہ صفت	۹	"	۸۶۵	بود ملوک کہ حسن تو ایجان کشور عاشق	۹	"
۸۴۴	حاصل دیگر ندیدم غیر چشم ترکفت	۹	"	۸۶۶	قتل کرد نہ خود ابرچہ گناہ عاشق	۹	"
۸۴۵	در انتظار بیدہ عمر است و انصاف	۱۳	"		ردیف (ک)		
۸۴۶	چرا چین شدہ خوشید حشر حریف	۱۷	۲۲۲	۸۶۷	جہد ہر چند برقی زیر افلاک	"	"
۸۴۷	ای آنکہ تو آن تو درود و حدیث	۹	"	۸۶۸	اگر چہ بود آندار من اندک	۱۳	۲۲۸
۸۴۸	برائے جنگ بباشت مرہ چو بستہ صف	۱۰	"	۸۶۹	ای رہ عشق تو ز مویا یک	۷	"
۸۴۹	ادبیر و سونچین سونچ جان از ہر طرف	۱۱	۲۲۳	۸۷۰	یار من پاک و دشمنم نا پاک	"	"
۸۵۰	دوش در بہت شینم داستان از ہر طرف	۹	"	۸۷۱	نگشتہ منتر سرم بے شراب تہا خشک	۱۰	"
۸۵۱	بارہ میگفتہ و امروز گویم صاف صاف	۹	"	۸۷۲	تینم زنی کہ میر تو ای نارین چہ پاک	۱۱	۲۲۹
۸۵۲	از خوف حشر گردن میانہ دم بکفت	۹	"				

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۸۷۳	جان تبار تو ام از ماہ خطرناک چہ باک	۱۱	۲۲۹	۸۹۵	بمد گل شدم از تو بہ شباب نخل	۱۳	۲۳۵
۸۷۴	منکہ جان میدہم از یا رغبتناک چہ باک	۹	"	۸۹۶	شنیدہ ام کہ شد از عدد وصل یا نخل	۱۰	"
۸۷۵	ای یا تر خط سیدہ باد مبارک	۱۱	"	۸۹۷	ز داغ سینہ من گشتہ لالہ از نخل	۱۶	"
۸۷۶	رسیدہ فرودہ کہ آتشوخ ہم رسد نزدیک	۱۱	۲۳۰	۸۹۸	اورفت و چمن کہ خزان شد بہار گل	۱۱	۲۳۶
۸۷۷	نتوان دید مرا با تو دمی پیر فلک	۹	"	۸۹۹	آباد شد ز فیض قد و دست دیار گل	۱۰	"
۸۷۸	بر سر جنگ بود با زمین پیر فلک	۶	"	۹۰۰	سوئے چمن کشید دلم را بہار گل	۱۰	"
۸۷۹	میکنند سوئی من آن بت نظر اندک اندک	۱۳	"	۹۰۱	حاجت تیغ بودہ است بر اسے قاتل	۱۱	"
۸۸۰	ایم بے تو اسے گل امید رو بخاک	۹	۲۳۱	۹۰۲	شد بغلیگیر بن تیغ جفاے قاتل	۱۰	"
۸۸۱	ای سروناز بے تو چمن آبرو بخاک	۷	"	۹۰۳	زیر چرخ است علم تیغ جفاے قاتل	۷	۲۳۷
				۹۰۴	گاہے ندیدم خویش را با گلزارے در نخل	۱۰	"
				۹۰۵	دیدم چو آن عیار را امیدوارے در نخل	۹	"
				۹۰۶	دارم غمی اما چہ غم صدر راحت جان در نخل	۱۱	"
				۹۰۷	ایوای من دارم ہر آن آلودہ دامان در نخل	۱۳	"
				۹۰۸	ایدل ز سر جنگ بہ تقدیر چہ حاصل	۱۰	۲۳۸
				۹۰۹	چشم کرم از یا رغبتناک چہ حاصل	۹	"
				۹۱۰	با سبزہ خطان عشق تو خاشاک چہ حاصل	۷	"
				۹۱۱	چون نباشد سر فلک داغ بلبل	۷	"
				۹۱۲	جا بہیلوی فلک یافت دعاے بلبل	۱۰	۲۳۹
				۹۱۳	کردیم بے شوق تو پیری ز شباب اول	۱۱	"
				۹۱۴	ایکہ حجت میکنی دہر سربل	۱۳	"
				۹۱۵	ای جمال روئے تو از بن جمیل	۲۲	۲۴۰
				ردیف ہریم			
				۹۱۶	قاتل زلف و رازت بدل ای یا رشدم	۱۱	"
۸۸۲	ہجان رسیدہ است بلب گریہ دہیاد دل	۱۵	"	۸۸۳	براہ عشق چہ خیزد ز نگارے دل	۹	۲۴۲
۸۸۴	کوئی تو بہت جان جہان کیجان دل	۹	"	۸۸۵	ایو اسے نہ دیدم بر اسے اثر دل	۱۲	"
۸۸۶	دل را نہ صورت است بجان جان عدد دل	۱۶	"	۸۸۷	جرم را خبر نشد ز نشیب و فراز دل	۱۵	۲۴۳
۸۸۸	آن زلف دراز است امید ہوس دل	۱۰	"	۸۸۹	من دہد شوق و علوت خانہ دل	۸	"
۸۹۰	عرش است فرش در حرم کبریا دل	۱۵	"	۸۹۱	در حرم جای سینہ و در سینہ جاے دل	۱۴	۲۴۴
۸۹۲	دل آشنائے یارم و یا آشنائے دل	۱۲	"	۸۹۳	دل رہگرائی یارم دین رہگرائی دل	۱۵	"
۸۹۴	چشمہا کرد شست و شوی دل	۶	"				



نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۹۱۷	اسے جو کجیت سر پہلوی تو با شتم	۱۴	۲۲۰	۹۲۱	بے بیداری رسیدی خانہ ام یا خواب	۱۱	۲۲۵
۹۱۸	چہا دیدم نہ تو بہ کردن خود غم ملا شتم	۷	۲۲۱	۹۲۲	نومید میروم بہ تناسبت قسم	۱۱	۲۲۶
۹۱۹	گر بیانم دریدہ پاسبان سگت دوا شتم	۷	"	۹۲۳	خویش را خواندہ پیش یار ہماں میکنم	۱۲	۲۲۷
۹۲۰	نہ بہر اینکہ گردون بر سرنگ است ناظم	۱۳	"	۹۲۴	سنے سواری را کہ مشق انتظاری میکنم	۱۱	"
۹۲۱	بے بیداری رسیدی خانہ ام یا خواب	۱۱	"	۹۲۵	آقیامت ز دل آراہ کنم	"	"
۹۲۲	نومید میروم بہ تناسبت قسم	۱۱	"	۹۲۶	فرق صبح نہ باشد از شام	۱۲	"
۹۲۳	خویش را خواندہ پیش یار ہماں میکنم	۱۲	۲۲۷	۹۲۷	چلویم بجز بایر طایعہ قائم	۱۵	۲۲۸
۹۲۴	سنے سواری را کہ مشق انتظاری میکنم	۱۱	"	۹۲۸	جان را بدل ز سوز غرامت بسوختم	۷	"
۹۲۵	آقیامت ز دل آراہ کنم	"	"	۹۲۹	داغ جنون عشق آوا شدہ تیر شام	۱۰	"
۹۲۶	فرق صبح نہ باشد از شام	۱۲	"	۹۳۰	یگانہ تا شدم ایام خود بگیا نہ خوشتم	۱۱	"
۹۲۷	چلویم بجز بایر طایعہ قائم	۱۵	۲۲۸	۹۳۱	بیا کہ جلد تن آغوش چون کمان شد ام	۸	۲۲۹
۹۲۸	جان را بدل ز سوز غرامت بسوختم	۷	"	۹۳۲	عاشق یار بید بان شدہ ام	۶	"
۹۲۹	داغ جنون عشق آوا شدہ تیر شام	۱۰	"	۹۳۳	چیز سے بغیر از غم فرقت نخوڑدہ ایم	۹	"
۹۳۰	یگانہ تا شدم ایام خود بگیا نہ خوشتم	۱۱	"	۹۳۴	جان را بدست آوردی ہر دہ سپردہ ایم	۷	"
۹۳۱	بیا کہ جلد تن آغوش چون کمان شد ام	۸	۲۲۹	۹۳۵	خواہم کہ از حقیقت بجز خبر کنم	۹	"
۹۳۲	عاشق یار بید بان شدہ ام	۶	"	۹۳۶	خواہم کہ تیغ گر بگفت از نظر کنم	۱۰	۲۳۰
۹۳۳	چیز سے بغیر از غم فرقت نخوڑدہ ایم	۹	"	۹۳۷	پیش کسان بیان فراتش اگر کنم	۹	"
۹۳۴	جان را بدست آوردی ہر دہ سپردہ ایم	۷	"	۹۳۸	تا کہ تلاش بوتر خوش بال دہر کنم	۷	"
۹۳۵	خواہم کہ از حقیقت بجز خبر کنم	۹	"	۹۳۹	گاہ در کوئی کسے من نیز مسکن داشتم	۱۳	"
۹۳۶	خواہم کہ تیغ گر بگفت از نظر کنم	۱۰	۲۳۰	۹۴۰	میش ازین الفت بیار برقع افکن داشتم	۵۷	"
۹۳۷	پیش کسان بیان فراتش اگر کنم	۹	"				
۹۳۸	تا کہ تلاش بوتر خوش بال دہر کنم	۷	"				
۹۳۹	گاہ در کوئی کسے من نیز مسکن داشتم	۱۳	"				
۹۴۰	میش ازین الفت بیار برقع افکن داشتم	۵۷	"				
۹۴۱	شیوہ الفت کہ با گل پرین میداشتم	۹۴۱	۲۲۹	۹۴۲	اسے خوشا دقتی کہ جا از وطن میداشتم	۸	"
۹۴۲	اسے خوشا دقتی کہ جا از وطن میداشتم	۸	۹۴۲	۹۴۳	آن پرورد را پری در خانہ ہماں داشتم	۱۵	"
۹۴۳	آن پرورد را پری در خانہ ہماں داشتم	۱۵	۹۴۳	۹۴۴	بوسہ کا کل امید از جان داشتم	۱۱	۲۲۷
۹۴۴	بوسہ کا کل امید از جان داشتم	۱۱	۹۴۴	۹۴۵	یار سادہ صاف سینہ آسچنان میداشتم	۹	"
۹۴۵	یار سادہ صاف سینہ آسچنان میداشتم	۹	"	۹۴۶	اندرون دل تب حیرت ان میداشتم	۹	"
۹۴۶	اندرون دل تب حیرت ان میداشتم	۹	"	۹۴۷	تا درون سینہ ایدل حبید رہ داشتم	۱۵	"
۹۴۷	تا درون سینہ ایدل حبید رہ داشتم	۱۵	۹۴۷	۹۴۸	ہمدغا تا بدوش خویش تن سرداشتم	۱۳	"
۹۴۸	ہمدغا تا بدوش خویش تن سرداشتم	۱۳	"	۹۴۹	مشتاق دیدہ بازی سرو و ضوہم	۱۱	۲۲۸
۹۴۹	مشتاق دیدہ بازی سرو و ضوہم	۱۱	۹۴۹	۹۵۰	در بحر چشم دوز بخویشد خادم	۹	"
۹۵۰	در بحر چشم دوز بخویشد خادم	۹	۹۵۰	۹۵۱	ساقی بیا کہ چشم پرہ است باز جام	۷	"
۹۵۱	ساقی بیا کہ چشم پرہ است باز جام	۷	۹۵۱	۹۵۲	ساقی بیا کہ شدہ نو باز شکل جام	۷	"
۹۵۲	ساقی بیا کہ شدہ نو باز شکل جام	۷	۹۵۲	۹۵۳	بوسہ پرگیسوی شگون بیزم	۱۳	۲۲۹
۹۵۳	بوسہ پرگیسوی شگون بیزم	۱۳	۹۵۳	۹۵۴	بوسہ بر رخسار سیگون بیزم	۱۰	"
۹۵۴	بوسہ بر رخسار سیگون بیزم	۱۰	۹۵۴	۹۵۵	بسر از لبت شگون قسودای دگر دارم	۱۲	"
۹۵۵	بسر از لبت شگون قسودای دگر دارم	۱۲	۹۵۵	۹۵۶	بردن از فکر این آن لارا می دگر دارم	۱۴	"
۹۵۶	بردن از فکر این آن لارا می دگر دارم	۱۴	۹۵۶	۹۵۷	دستم زلفت نارسا نہ بچہ در پا میکنم	۱۱	۲۵۰
۹۵۷	دستم زلفت نارسا نہ بچہ در پا میکنم	۱۱	۹۵۷	۹۵۸	بر یاد رنگت رو تو کرا تا شا میکنم	۱۳	"
۹۵۸	بر یاد رنگت رو تو کرا تا شا میکنم	۱۳	۹۵۸	۹۵۹	یار ب کجامن از حد ہندوستان روم	۸	"
۹۵۹	یار ب کجامن از حد ہندوستان روم	۸	۹۵۹	۹۶۰	چون برگمان بام سوئے آسمان روم	۱۰	۲۵۱
۹۶۰	چون برگمان بام سوئے آسمان روم	۱۰	۹۶۰	۹۶۱	آن طارم کہ گر طر آشیان پر م	۹	"
۹۶۱	آن طارم کہ گر طر آشیان پر م	۹	۹۶۱	۹۶۲	آزاد گشتہ چون طر آشیان پر م	۱۲	"
۹۶۲	آزاد گشتہ چون طر آشیان پر م	۱۲	۹۶۲	۹۶۳	بسکہ شیرین کلام دان شدہ ام	۱۰	"
۹۶۳	بسکہ شیرین کلام دان شدہ ام	۱۰	۹۶۳	۹۶۴	تا چہ نیرہ اش نشان شدہ ام	۱۲	"

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۹۶۵	تاد و چار از بت کیان شہد ام	۶	۲۵۲	۹۸۹	دامن اندر کشت شب سحران ادم	۱۳	۲۵۸
۹۶۶	در پس پیش این دآن فرستم	۶	"	۹۹۰	بعد مردن نہ ہم از کوپہ جانان رفتم	"	"
۹۶۷	از زمین تا بہ آسمان فرستم	۹	"	۹۹۱	منکہ از کوسے تو در روضہ رضوان	۱۶	۲۵۹
۹۶۸	تا رک الفت بتان بودم	۶	"	۹۹۲	بر کب گنہ ہر مثنویات نہ رفتم	۹	"
۹۶۹	جانہ ہنگی دباں ہستم	"	"	۹۹۳	سوی حرم و دیو خرابات نہ رفتم	۱۴	"
۹۷۰	در لب بعل تر زبان ہستم	۱۲	۲۵۳	۹۹۴	خدا یا آن چہ فعل بود شب جائیکہ من بودم	۱۳	۲۶۰
۹۷۱	بسکہ خود پوست و استخوان ہستم	۱۰	"	۹۹۵	سرم بر پای قاتل بود شب جائیکہ من بودم	۹	"
۹۷۲	ماںل حسن گل خان باہم	۱۰	"	۹۹۶	شراب از خون بیل بود شب جائیکہ من بودم	۱۲	"
۹۷۳	زلفت را قطع کن تا بیری از یادم	۱۳	"	۹۹۷	سرود از خندہ گل بود شب جائیکہ من بودم	۱۰	"
۹۷۴	جانب باغ مرد تازہ و از یادم	"	۲۵۴	۹۹۸	مراد رمل نائل بود شب جائیکہ من بودم	۱۲	۲۶۱
۹۷۵	اشب کہ بر ایرکتان پوشش گرفتم	۱۲	"	۹۹۹	بہار موسم گل بود شب جائیکہ من بودم	۱۴	"
۹۷۶	الفت بدل از یار سپہ پوشش گرفتم	۱۳	"	۱۰۰۰	سرود از آہ مردم بود شب جائیکہ من بودم	"	"
۹۷۷	پیشکش پیش سگ کوئی تو دامان کردم	۱۶	۲۵۵	۱۰۰۱	سحابے در زکرم بود شب جائیکہ من بودم	۱۵	۲۶۲
۹۷۸	وصف ابرو سے تو باتیغ زریان کردم	۱۰	"	۱۰۰۲	سرود از شورستان بود شب جائیکہ من بودم	۶	"
۹۷۹	باد پائے تور دان سوی گلستان کردم	۹	"	۱۰۰۳	بکارم دور دور دان بود شب جائیکہ من بودم	۸	"
۹۸۰	بر سر بام کسے مجمع خوابی دیدم	۱۶	"	۱۰۰۴	من و اونچہ سامان بود شب جائیکہ من بودم	۱۵	"
۹۸۱	شب کہ من دلپس دیوار تو افتاد بودم	۱۲	۲۵۶	۱۰۰۵	من بکفر کفر و ایمان اضطرابے داشتم	۱۱	۲۶۳
۹۸۲	دوست و مانند کہ من دوست سینا بودم	۱۲	"	۱۰۰۶	یاد آن ماہے کہ در بر ماہتابے داشتم	۱۹	"
۹۸۳	نہ ہمیں بر رخ زیبائے تو حیران ماندم	۱۰	"	۱۰۰۷	دلہ باشد رفیقے در غم یاری کہ من دارم	۱۲	"
۹۸۴	تختہ مشق ستمای عزیزان ماندم	"	۲۵۷	۱۰۰۸	سر یاری نمیدارد دل یاری کہ من دارم	۱۴	۲۶۴
۹۸۵	آہ کافر نشدم ہے نہ مسلمان ماندم	۱۶	✓	۱۰۰۹	بچا تا لید زنجیرم ز جلائے کہ من دارم	۱۷	"
۹۸۶	منشتے از خاک دہ مقدم جانان بردم	۱۰	✓	۱۰۱۰	کرا شیخ و برہمن دارد و ایانے کہ من دارم	۱۶	"
۹۸۷	یار را باز بویار نہ مہمان بردم	۱۶	"	۱۰۱۱	تیغ بکش بر سرم تن بختیدن دہم	۱۲	۲۶۵
۹۸۸	دست و در دست سر دست بجانان دارم	۱۳	۲۵۸	۱۰۱۲	پردہ زہر و بگن ویدہ دیدن دہم	۱۲	"

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۱۰۱۳	من جناب تو سجده تا جبین دارم	۱۱	۲۶۵	۱۰۳۶	از سوز دل اگر سر زبش سحر نیم	۱۱	۲۶۲
۱۰۱۴	بہ جہدہ داغ غلامی طاووسین دارم	۱۶	"	۱۰۳۸	من در آئینہ ترا روی تو دیدن نہم	۶	۲۶۳
۱۰۱۵	بر امید دیدن انگل ز کار افتادہ ام	۱۶	۲۶۶	۱۰۳۹	چشم را جز زخ پر نور تو دیدن نہم	۶	"
۱۰۱۶	در سہوائی نفس دور از وصل یار افتادہ ام	۱۰	"	۱۰۴۰	در غم یار پر پیچہ ز بس دلشاد م	۸	"
۱۰۱۷	ساقی بیار بادہ کہ غم دگر کشم	۱۳	۲۶۷	۱۰۴۱	جائے اسن است سلامت نفس صیاد م	۱۰	"
۱۰۱۸	ساقی بدہ غیوق کہ غم سفر کشم	۱۶	۲۶۷	۱۰۴۲	ز فیض تبار فیضیابی ندارم	۶	"
۱۰۱۹	ساقی بیا کہ خطہ ما کہ نظر غم کشم	۱۲	"	۱۰۴۳	در نرم پریر دیان چون آئینہ حیرانم	۶	۲۶۴
۱۰۲۰	ساقی بیا کہ از پے خود را مہر کشم	۱۲	"	۱۰۴۴	این ابر کہ می یار دابر سے سفت ز دامنم	۱۰	"
۱۰۲۱	یاد ایاے کہ سر بر پائے جانان داکشم	۱۶	۲۶۸	۱۰۴۵	دل کہ در حلقہ آن طرہ چہین دارم	۱۱	"
۱۰۲۲	قبا ہا در فراق آن صنوبر قد قبا کردم	۱۲	"	۱۰۴۶	بے تو از قبر دم حشر حیاں برخیزم	۹	"
۱۰۲۳	مدح چشم جانان با غزال صین چرا کردم	۱۵	"	۱۰۴۷	شکہ آسان ز سر برد و جان برخیزم	۹	"
۱۰۲۴	مائل روئے تو ام روی عزیزان مستم	۱۲	۲۶۹	۱۰۴۸	بیا کہ بے تو بیا در وہ اند دجیم	۱۵	۲۷۰
۱۰۲۵	برین داند مرا کہ بت پرستان نستم	۱۲	"	۱۰۴۹	من پر شکستہ مرغ لب آن غدیرم	۱۲	"
۱۰۲۶	ساقیا نا کجا خون جگر نوش کنم	۱۲	"	۱۰۵۰	ہمیشہ خوش بچو ز خود دل صیاد بخوارم	۱۳	"
۱۰۲۷	گر از ان دوست ز صد حرف کی نوش کنم	۱۰	"	۱۰۵۱	ز من زین چرخ کج تعظیم بے اکر ام بخوارم	۱۲	"
۱۰۲۸	عرض حال دل صد چاک بگوش کردم	۹	۲۷۰	۱۰۵۲	از بے سیر حین با بخزان سیر دیم	۱۰	۲۷۱
۱۰۲۹	بہنگ پر چرخ اشب کہ چون کشانم	۲۲	"	۱۰۵۳	من از خود و از غیر خبریچ ندانم	۱۳	"
۱۰۳۰	خواہم کہ قدر خود بحر یافان عیان کنم	۱۶	"	۱۰۵۴	اگر ز کجبت برآمد ہزار چارہ کنم	۱۰	"
۱۰۳۱	خواہم کہ چون نظر نشانی روان کنم	۲۳	۲۷۱	۱۰۵۵	اگر ز غرہ برو ز سے رخت نظارہ کنم	۶	۲۷۲
۱۰۳۲	نوجوانیم کہ در عشق جہی پیر شدیم	"	"	۱۰۵۶	چرا رخ تو ز خورشید استعارہ کنم	۶	"
۱۰۳۳	شب کہ دلدادہ آن زلف گریہ شدیم	۱۲	"	۱۰۵۷	ای بادشاہ عدل بکن تا کجے ستم	۱۶	"
۱۰۳۴	رفقہ بودیم پے صید کہ پنچیر شدیم	۱۰	۲۷۲	۱۰۵۸	غیر از کردی شہید امر و زجر حشر میکنم	۴۱	"
۱۰۳۵	در خیال قاتلش گرمصرغہ موزون کنم	۱۱	"	۱۰۵۹	سیر و دیاہ سحر گاہ و دوران تدبیرم	۹	۲۷۳
۱۰۳۶	با حال خود عیان بہ بیان دگر کشم	۹	"	۱۰۶۰	روزیکہ من بلو ستم گل ترک می کشم	"	"

نمبر غزل	مطلع	نمبر غزل	مطلع	نمبر غزل	مطلع
۱۰۶۱	شب کہ در بزم تو بادہ حریفانہ زدیم	۱۰۸۳	خاک کوی سیم اندامی بودا کیرمین	۲۸۳	۹
۱۰۶۲	گاہے بشہر گاہ بصحر اگر گیم	۱۰۸۴	پریز ادبیت در پہلوی من یا آن کجاست	"	۱۰
۱۰۶۳	یا رب طوبی قد کہ شب خوش در کناری داشتیم	۱۰۸۵	کم نہ از خورشید باشد ذرہ در صحرای من	"	۱۰
۱۰۶۴	بیام تا خاک دنیا سے دنی را بر سر اندازیم	۱۰۸۶	نیست غیر از کوی جانان سکن و ما و انی	"	۱۲
۱۰۶۵	بیام تا دست خود در گردن یکدیگر اندازیم	۱۰۸۷	نہ فلک یک زمینہ آمد بسکہ زیر پایے من	۲۸۵	۱۲
۱۰۶۶	مگویم تا بکے بر جور یا ر خونین کریم	۱۰۸۸	جای خون باشد بجمہم درد در اعضا من	"	۷
۱۰۶۷	ز خون و داغ آب و نان تو شستم	۱۰۸۹	خونی من ز در و زخا دل را بے من	"	۹
۱۰۶۸	بے تو گر آفتاب سے بنم	۱۰۹۰	بدر در آد سیر بدہ گیر و سر بر کن	"	۱۵
۱۰۶۹	شب چہ در انجمن ساغر سرشار ز نیم	۱۰۹۱	سر زری پای خم نہ وجان بگوش کن	"	۱۲
۱۰۷۰	تو ع انسان ہمدانہ فوع در گے نیم	۱۰۹۲	ای آنکہ زلفت درد سے تو سیل و نہار	۲۸۶	۱۱
۱۰۷۱	مطلع موزون بوصف قدر عطا کردہ ام	۱۰۹۳	گئے ز خواب بر آسے نصیب غافل من	"	۷
۱۰۷۲	صد باغ غنچہ برب خود گردانم	۱۰۹۴	تا نہ در آئینہ بینی جال خویشین	"	۹
۱۰۷۳	گل دسر و دمہ و خور ہر چہ دیدیم	۱۰۹۵	روزہ تمام شب نیم اسی قاضی زمان	"	۹
۱۰۷۴	بیدار ہمہ روئے تو دیدیم	۱۰۹۶	جسم است بجز تو مر یا نفس است این	۲۸۷	۱۲
۱۰۷۵	ز باش بوسہ بردم ز آستان ہم	۱۰۹۷	غیر از چشم ترم نیت کے غمخیز من	"	۹
۱۰۷۶	اگر گردم ز گردون نیم جان ہم	۱۰۹۸	شکر احسان تو تا چند کنم دلبر من	"	۷
۱۰۷۷	شہادت کو نزد زخم زبان ہم	۱۰۹۹	بیر شد ز بادہ اسید جام من	"	۹
۱۰۷۸	بال پرواز شکستہ ہر پر بدین رقم	۱۱۰۰	پیش کش کد ام بود کہ بردی پیام من	"	۷
۱۰۷۹	تا نگاہ نطف کردی بر من ناکام کم	۱۱۰۱	وہ چہ خوش گفت است روز باہر و این	۲۸۸	۷
		۱۱۰۲	اگر نیتد بر خلافت اندر جہان تدبیر من	"	۵
		۱۱۰۳	اکا کل است این یا بنفشہ یا شب بیدار است این	"	۹
		۱۱۰۴	قاسم است این یا قیام است یا لطف است این	"	۱۲
۱۰۸۰	در غم نہ آن جان جہان نمی درون نمی برد	۱۱۰۵	آئینہ پاک سے بلور یا سیاست این	۲۸۹	۱۰
۱۰۸۱	رخسار و خط جانان یا ماہ و غلام است این	۱۱۰۶	کوی جانان یا قمر یا ہر فردا فر است این	"	۱۹
۱۰۸۲	فتنہ و در قمر سے ستم ایجاد من				

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۱۱۰۷	کاکل است این یا نقش یا گل شب بو است	۹	۲۸۹	۱۱۳۱	خزم چو خامہ نیست بہ تنہا گر لیتن	۸	۲۹۶
۱۱۰۸	قامت است این یا قیامت یا شب دو است	۲۰	~	۱۱۳۲	تا کے پو شمع بزم بیک با گر لیتن	۹	~
۱۱۰۹	ایک روزی ہم نیا ری در دل خود یاد من	۱۵	۲۹۰	۱۱۳۳	خو کردہ ام بجال اجا گر لیتن	۹	~
۱۱۱۰	نامہ عشق است یو نام سوی محبوب من	۱۲	~	۱۱۳۴	چہ خوش آیدم ز خوبان بخت گناہ کن	۱۳	~
۱۱۱۱	روز روشن رشب تیرہ کند عصیان من	۱۳	۲۹۱	۱۱۳۵	گفتیم وصف ن لبش من لین	۱۵	۲۹۷
۱۱۱۲	گر چہ بر پائی زمین است سر غرت من	۹	~	ردیف (و)			
۱۱۱۳	بہ شکستند حریفان بے خود قیمت من	۱۲	~				
۱۱۱۴	بے تو در تن قید یا شد جان من لیجان من	۱۲	~	۱۱۳۶	عیسی بہ فلک فتنہ از ہر دعای تو	۷	~
۱۱۱۵	پردہ ہا از بردارد دیدہ گریان من	۸	۲۹۲	۱۱۳۷	ای ز آباد و گر خوش شود تر بر باد تو	۱۲	~
۱۱۱۶	ای غمت را میزبانم وہ خوشا دمان من	۱۰	~	۱۱۳۸	چلویت کہ چہ نام گذشت شبے تو	۱۱	۲۹۸
۱۱۱۷	وصف رخسار بتان باشد علی قرآن من	۱۱	~	۱۱۳۹	چمن خراب شد اسے رونق چمنے تو	۹	~
۱۱۱۸	طالع یوسف عطا فرما مر از دامن من	۲۲	~	۱۱۴۰	آبے یاست بہ پیانہ چو جان من تو	۷	~
۱۱۱۹	نہ بہین میرمدان سر و خردمان از من	۱۲	۲۹۳	۱۱۴۱	حیف کا حیم جدا ساختہ جان من تو	۷	~
۱۱۲۰	مداح محمد جدا گشت چو جانان از من	۱۲	~	۱۱۴۲	ز شاہان زمین دیدیم با فوج و سپاہ	۷	~
۱۱۲۱	غیر عشق تو نشد کار نمایان از من	۱۲	~	۱۱۴۳	ایکہ پیدا بے صدف شد گوہر دلا تو	۱۳	۲۹۹
۱۱۲۲	بسکہ بر ہم نشود زلف پریشان از من	۱۰	۲۹۴	۱۱۴۴	ایکہ ز لطف دیگران خوش بودم جفا تو	۱۱	~
۱۱۲۳	نہ بہین میرمدان حافظ قرآن از من	۱۷	~	۱۱۴۵	از بے من کہ خلق شد مغرور نہ ہوا تو	۱۲	~
۱۱۲۴	انچہ کردہ است دلا دیدہ نقان من	۷	~	۱۱۴۶	اسے ماہ ہر زرد چو زر با جمال تو	۹	~
۱۱۲۵	عشق تو ایجان من سوخت بر جان من	۸	~	۱۱۴۷	چکویت صنہا حال مرغ جان بے تو	۱۹	۳۰۰
۱۱۲۶	جلوہ جانان من سوخت دل جان من	۷	~	۱۱۴۸	زمین کو سے جانان میں زندبا آسان پلو	۹	~
۱۱۲۷	جلوہ جانان من سوخت ہماران من	۱۶	۲۹۵	۱۱۴۹	ای نقد جان عاشق شیدا فدا سے تو	۱۳	~
۱۱۲۸	ساقی مرا بطعفت عنایت شراب کن	۹	~	۱۱۵۰	گشتم ہزار شہر و دیابان برا سے تو	۱۶	۳۰۱
۱۱۲۹	عزم سفر بجا نب عالی جناب کن	۲۰	~	۱۱۵۱	گناہ گشتہ پشیمان خود از لامت او	۹	~
۱۱۳۰	آتش زند بجان سخن دل گذار من	۱۱	۲۹۶	۱۱۵۲	جان عالم فدا سے سیرت او	۱۲	~

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحه	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحه
۱۱۵۳	حسن یوسف سروش داز گری بازاراد	۱۷	۳۰۲	۱۱۵۴	ای یار دوش نور چراغ که بوده	۷	۳۰۸
۱۱۵۴	اگر بشنود صبیح بیاغم کما هو	۱۷	"	۱۱۵۵	ای سر و کس خوشگام من از من چرا بخجیده	۲۵	"
۱۱۵۵	در شا پراه سیکده افتاده ام برد	۱۷	۳۰۹	۱۱۵۶	از منزل رقیب چو جانان برآمده	۱۵	۳۰۹
۱۱۵۶	ای گشته دوتن حجاب در میان من تو	۱۳	۳۰۳	۱۱۵۷	بر لب که خط نمایان برآمده	۱۷	"
۱۱۵۷	شیرین بود شیرین جان گفتگو سے او	۱۶	"	۱۱۵۸	لذت در دوتو بر تاثیر دران آمده	۷	"
۱۱۵۸	گاهے ندیده دیدم ام روئے نگار منی تو	۱۱	"	۱۱۵۹	صد هزاران بچو یوسف چاد جو یان آمده	۹	"
۱۱۵۹	بخورشید قیامت روی باتان میزد پهلوی	۱۱	۳۰۴	۱۱۶۰	گر بام یا مصلی بال و پر مجواه	۱۶	۳۱۰
۱۱۶۰	از ان رو کردیده دیدم ام چشم دوان پرده	۱۹	"	۱۱۶۱	کس تم بلیش دل از دست داده	۱۳	"
				ردیف ( ۵ )			
۱۱۶۱	یار کنون ز عدل تو خواهم بتو پناه	۹	"	۱۱۶۲	کنید پیدایا رنگ خا آهسته آهسته	۷	۳۱۱
۱۱۶۲	ای گل به لب بلبلان رخت هم کنی نگاه	۱۳	"	۱۱۶۳	ساقیا باز م عنایت کن ایام تازه	۸	"
۱۱۶۳	هزار قافله را چار سو رف زده	۱۵	۳۰۵	۱۱۶۴	چه قوت یافت چشم ناتوان آهسته آهسته	۱۳	"
۱۱۶۴	ای آهوسه حرم ز برم چون رسیده	۹	"	۱۱۶۵	ساقیا تا کس خوری بے من شراب تانها	۹	"
۱۱۶۵	سوخته جان عاشقان را جلوه رخساره	۱۳	"	۱۱۶۶	اسپشش روت دران تو که زنه داشته	۷	"
۱۱۶۶	با که ساز و بے تو ایجان عاشق بیچاره	۹	۳۰۶	۱۱۶۷	نور رخت که طعنه باه فلک زده	۷	۳۱۲
۱۱۶۷	دوش آمد سوی من یار شتاب آلوده	۹	"	۱۱۶۸	از سیر گل اگر تو د سینہ چاک به	۹	"
۱۱۶۸	دوشش رفتم بد یار شتاب آلوده	۹	"	۱۱۶۹	آنکس که با تو خوش نبود در دناک به	۹	"
۱۱۶۹	از د و عالم بهر که دل بردار شسته	۹	"	۱۱۷۰	رو د از خاطر جانان حجاب آهسته آهسته	۱۱	"
۱۱۷۰	پیش مردم حال خود آگشته به	۹	"	۱۱۷۱	تو از ان روز که اند پرده ها جا کرده	۱۳	۳۱۳
۱۱۷۱	ساقی عطار باقی دیگر سبک پیاله	۱۵	۳۰۷	ردیف ( ۵ )			
۱۱۷۲	بگر و عارضه جان خط سبز یارانه	۱۵	"				
۱۱۷۳	میان بزم سیدیه هم بخشش دزدیده دزدیده	۱۲	"	۱۱۷۲	ای سر دستان علی ای راحت جان علی	۹	"
۱۱۷۴	جان بختم از بخت خود	"	۳۰۸	۱۱۷۳	چو شالین بخمال سر دافش	۱۰	"
				۱۱۷۴	آبادی ماست در ابر سمری	۸	"

نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ	تعداد	نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ	تعداد
۱۱۹۷	جان باعشاق راجا نان توئی	۳۱۳	۱۲	۱۲۲۱	با پردہ عیان گردی بے پردہ نمانائی	۳۱۹	۱۴
۱۱۹۸	خوشتر از مہر فلک ردے منور داری	۳۱۴	۱۲	۱۲۲۲	ای من گدا سے کویت برمن تو یاد شای	"	۱۱
۱۱۹۹	سر مقتول برکت برکت شمشیر کین داری	"	۱۰	۱۲۲۳	نثار بر رخسار ای رشک مہر سیرانی	۳۲۰	۱۳
۱۲۰۰	ہزار ملکات چین تہ نگین اری	"	۱۱	۱۲۲۴	بیا کہ از رخسار آئینہ برد حیرانی	"	۱۶
۱۲۰۱	بچو خورشید ماہ رود داری	"	۶	۱۲۲۵	در شش ایگل امید بر امان کہ بودی	"	۱۳
۱۲۰۲	جز ظلم و ستم ہنر نداری	۳۱۵	۷	۱۲۲۶	در بہاران سکوئی گرتو نہ مائل باشی	۳۲۱	۱۲
۱۲۰۳	ایدل مقام و منزل و داد ای کستی	"	۱۳	۱۲۲۷	ہ کہ از لائے مے تاب تو خوشدل باشی	"	۲۰
۱۲۰۴	چو سر دباغ قد خود کہ سرفراز کنی	"	۱۰	۱۲۲۸	آہ شیر خا نہ زنبوہ دل از تیر کسے	"	۱۴
۱۲۰۵	دیدہ میدید کسی را سر را ہے گاہے	"	۱۲	۱۲۲۹	زوبہ پہلو سے من خستہ جگر تیر کسے	۳۲۲	۱۳
۱۲۰۶	کہ نکردی یمن از لطف نگاہے گاہے	۳۱۶	۱۲	۱۲۳۰	غنچہ باغزل سرا لطف زبان کستی	"	۱۳
۱۲۰۷	ای دل تو غرض عرض بہ صیا ذکر دی	"	۱۳	۱۲۳۱	داغ جیون بعشقت دارم بسر جو تاجی	"	۹
۱۲۰۸	یار رب تو فضل خویش زمین و آلبضاعتی	"	۱۰	۱۲۳۲	از شجر مرغ دارم در مجلسی چراغی	"	۹
۱۲۰۹	آئی کہ احتیاج دو عالم رو کنی	"	۱۵	۱۲۳۳	اے از تو من بجز تو نہ دارم شکایتی	"	۱۷
۱۲۱۰	اے شمع خداداد تو بس شان آئی	۳۱۷	۱۱	۱۲۳۴	جوشش آورد جیون و سجت مہر آمدے	۳۲۳	۹
۱۲۱۱	مرا یا ریت سنگین دل ستم ایجا خود را سے	"	۱۰	۱۲۳۵	جان بلب آمدہ را روح تمنا دے	"	۹
۱۲۱۲	نہان دارم بچشم خویش در بجز تو دیا سے	"	۱۰	۱۲۳۶	اے جو خود آرائی کا زماجرے داری	"	۱۴
۱۲۱۳	چہ نہ خواستیم کہ شام تو سحر کنی نکردی	"	۷	۱۲۳۷	نثار رخ متا بان کہ سیائے دگر داری	۳۲۴	۱۲
۱۲۱۴	بد رت فقیر گستم سر سے بر کنی نکردی	"	۶	۱۲۳۸	ہر زلفے تو با جاننا ز سودائے عجب داری	"	۱۲
۱۲۱۵	نظر بر حال زارا نکردی	۳۱۸	۷	۱۲۳۹	عازم قتل گم باز نہ کنی آئی	"	۱۲
۱۲۱۶	نخواہم بر سکندر باد شاہی	"	۱۲	۱۲۴۰	بہر تفریح سرایم چو بری آئی	"	۱۲
۱۲۱۷	من تبت با شمع تو بس چون جان بنی	"	۹	۱۲۴۱	گشتیم ہر دیار و ندیدیم خوشدلی	۱۲۴۱	۹
۱۲۱۸	گوئید بان با ہم کای جو خود آرائی	"	۱۲	۱۲۴۲	بود شبنم بگل یا بر خوشنم فو سے	"	۱۰
۱۲۱۹	گویم کہ خوشقت ای کا فر تر سائی	"	۱۱	۱۲۴۳	گویم آئینہ انجان ساغر پیاسی ہے	"	۱۲
۱۲۲۰	آئینہ کسب کردہ از روی تو صفائی	۳۱۹	۶۹	۱۲۴۴	ز خوان غیر تان خوردن ذوق فانی	"	۹

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۱۲۴۵	ای بے خبر از عاشق از خود خبرے داری	۱۰	۳۲۶	۱۲۵۶	ای دلبران زاد لبری رشک بتان آذری	۱۰	۳۲۸
۱۲۴۶	ای یارب علت از لعل ندای ادلی	۱۳	"	۱۲۵۷	ای آفتاب لبری رشک بتان آذری	۹	"
۱۲۴۷	ای یاز نگاہ تو از برق تباب ادلی	۱۳	"	۱۲۵۸	رد با کرد جنون جوش بہاران مددی	۱۳	۳۲۹
۱۲۴۸	مرجیا ای شہ لولاک قریشی لقی	۱۰	"	۱۲۵۹	یا چشم لطف برخاکم کشودی کاشکے	۱۰	"
۱۲۴۹	ای مہ کون دسکان اشمی و مطلبی	۷	۳۲۷	۱۲۶۰	نیکو دم چراغ شریبا از شیون ای قری	۱۱	"
۱۲۵۰	مرجیا ای شہ کوئین رسول عربی	۹	"	۱۲۶۱	قیامت بر سرم آری بہاغ از شیون آفری	۱۳	"
۱۲۵۱	مراکشہ است باتیغ تفاعل یازادانے	۹	"	۱۲۶۲	باکمان ابرو شستم لیلے	۱۲	۳۳۰
۱۲۵۲	مرا یا ریت آتش خود بدوشی تیغ عربانے	۸	"	۱۲۶۳	دل زلف یار تہم لیلے	۱۶	"
۱۲۵۳	مرا یا ریت عاشق کش ستم ایجا و خوش	۱۰	۳۲۸	۱۲۶۴	حال خود با یار گفتہم لیلے	۸	"
۱۲۵۴	مرا یا ریت جانانے برخ مہر زخمانے	۷	"	۱۲۶۵	برسن ز یاد دیدہ عنایت کماہی	۱۰	۳۳۱
۱۲۵۵	ای در سواد دیدہ ات دیدم ہایض ہامی	۱۰	"	۱۲۶۶	چہ سازم شکایت کماہی	۱۰	"

(۱۲۶۷) عشق است و ناز دانی حسن است و یاد شہای (۱۲۶۸)

## فہرست حصہ دوم دیوان علی پیرسری

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
	ر دلیف (الف)						
۱	ای بنامت شہرت دیوان ما	۷	۳۳۲	۷	ای رخت ہمو آئینہ لہفا	۱۱	۳۳۳
۲	عشق روئے تو شعلہ درد لہا	۱۰	"	۸	خندہ نست گرچہ برق بلہا	۱۳	۳۳۴
۳	ما ویا دو دو جدائیسا	۱۱	"	۹	ای یاد تو سیر باغ مارا	۷	"
۴	یا ر باشد نور از سرتا بیا	۱۰	۳۳۳	۱۰	کارے کہے نا مذ مارا	۱۳	"
۵	سینہ چاکم چو گل بے تو بتا	۱۱	"	۱۱	بے نت بسینہ درد مارا	۱۱	"
۶	زلف تو بسر لہاست مارا	۱۳	"	۱۲	شد قدت در چنے ما و مارا	۱۱	۳۳۵
				۱۳	تو کہ ہرگز نہ کنی یاد مارا	۱۰	"
				۱۴	باتو آ باد گشتہ مشربہا	۱۳	"



نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۱۵	یار دلون رفتہ ز خانہ ما	۱۱	۳۳۶	۳۸	(ردیف: رب)		
۱۶	نالہ دل بود ترا نہ ما	۷	"	۳۹	ظلمت شام میرسد بہ سحاب	۱۳	۳۴۱
۱۷	عجب آید ز سر نوشت مرا	۱۰	"	۴۰	تا یکے آفتاب زیر سحاب	۱۱	"
۱۸	برق چشم تو سوخت کشت مرا	۷	"	۴۱	شام سحر شد طرب می طلب	۱۰	"
۱۹	پامردہ چہ دشمنی است یا را	۱۲	"	۴۲	انتظار سحر کنم ہر شب	۱۹	۳۴۲
۲۰	بت بیدین کہ رہزنی است مرا	۹	۳۳۷	۴۳	طفلیکے بچو گل چو گلبن چوب	۱۱	"
۲۱	قا صد گوی نازنین مرا	۱۰	"	۴۴	یار غمان من کہ بود امشب	۹	"
۲۲	گر رسد پائے یار بر سر ما	۱۲	"		(ردیف: رت)		
۲۳	دلبر ما کہ نیست در بر ما	۱۱	"	۴۵	اے لب تو موج آب حیات	۹	۳۴۳
۲۴	یک نظر مر کہ دید روی ترا	۱۱	۳۳۸	۴۶	عالم ہمہ موجہ سراب است	۱۱	"
۲۵	منزل آنکہ است سینہ ما	۱۱	"	۴۷	از خون شفق مرا شراب است	۱۱	"
۲۶	بسکہ از غزلت است شہرت ما	۸	"	۴۸	اے ماہ بیا کہ ماہ عید است	۱۳	"
۲۷	از سیر تو سبز پوشا منما	۱۴	"	۴۹	زلف سیات کہ بچو مار است	۱۳	۳۴۴
۲۸	ایکہ داری قیام درد ما	۱۱	۳۳۹	۵۰	داغ لالہ چراغ کسار است	۱۳	"
۲۹	نیست بجز کوئے تو احرام ما	۱۱	"	۵۱	محمود غلام دور ناز است	۸	"
۳۰	زینت زمکان بویکین را	۱۱	"	۵۲	گر ترانہ رو کمانے دیگر است	۱۱	"
۳۱	بایا رامید واری ما	۱۱	"	۵۳	جلوہ یارم بآنے دیگر است	۱۲	۳۴۵
۳۲	ای عشق تو جا گلزائی ما	۹	۳۴۰	۵۴	خوی تو بلا کے کفر دین است	۱۵	"
۳۳	ای طالب تیغ یار سر ما	۱۴	"	۵۵	ردے گل ما کہ آتشین است	۱۱	"
۳۴	با تو چند آنکہ فرحت است مرا	۱۰	"	۵۶	عاشقم بر تو گفتنم ہوس است	۹	"
۳۵	چمن خلد کن مزار مرا	۹	"	۵۷	دل بزرنجیر زلف لبتہ دوست	۱۰	۳۴۶
۳۶	اے ز تو نازنا تو اینہا	۹	۳۴۱	۵۸	وہیم نگوی بر سر دوست	۱۲	"
۳۷	صوت او میکنند ہوش مرا	۹	"				

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۵۸	ایکے مرافق بکوسے تو پاست	۹	۳۴۶	۸۰	جلوہ روئے تو دیدیم عبث	۱۱	۳۵۲
۵۹	رفیق بچپن کرا داغ است	۱۰	"		ردیف (ج)		
۶۰	دیدہ انتظار یار دل است	۹	۳۴۶	۸۱	ای بی بیض تو انجمن محتاج	۱۶	"
۶۱	بے روئے تو سے مرا حرام است	۱۱	"	۸۲	در زلف سیاہ شانہ عاج	۱۱	۳۵۲
۶۲	ایکے ترا مندرے از قافم است	۱۳	"		ردیف (ج)		
۶۳	یار من آہ ز پس نادان است	۱۵	"	۸۳	ایکے دشنام تست بادسیح	۹	"
۶۴	کے کجا قدر مرو در وطن است	۱۴	۳۴۸		ردیف (خ)		
۶۵	برگ گل بے لب تو خازن است	۱۲	"	۸۴	چستان تو سر یک از دگر شوخ	۹	"
۶۶	بے روئے تو طاقتم کہ طاق است	۱۳	"		ردیف (د)		
۶۷	تو صیف رخت مقال عشق است	۱۰	"	۸۵	از یار کمن کہ کردہ یاد	۱۱	"
۶۸	از چہرہ او حال حُسن است	۱۰	۳۴۹	۸۶	در دل کہ چہا چہا نہ گنج	۱۳	۳۵۲
۶۹	باز ہوائے وطنم آرزو است	۱۱	"	۸۷	شان تو باین دان گنج	۱۶	"
۷۰	سیر کلام کہنم آرزو است	۱۵	"	۸۸	بوسے تو بہ بوستان گنج	۱۷	۳۵۱
۷۱	در خجست بکوشش ارگدائی است	۸	۳۵۰	۸۹	نیت گر بقتل برگردد	۱۲	۳۵۵
۷۲	اے مہر گیاہ خط رویت	۱۵	"	۹۰	نعمت از شکر بیشتر گردد	۱۲	"
۷۳	نیت و البستہ چشم من سویت	۸	"	۹۱	یار یکہ قبائے ناز دارد	۱۰	"
۷۴	دائیم ملک حُسن شاہ است	۱۲	"	۹۲	آن بے کہ بدل قیام دارد	۱۳	"
۷۵	نیت در باغ گئے چون بہت	۱۰	۳۵۱	۹۳	یار جرفے نہ در دہان دارد	۹	۳۵۶
۷۶	اے با تو تمام زیب و زینت	۹	"	۹۴	یار من چون نفیشتہ مود دارد	۹	"
۷۷	دل زلف سے برد برو دوست	۱۲	"	۹۵	عاشق کہ بسینہ آہ دارد	۱۳	"
۷۸	قیمت آنکہ قدر زہر شکست	۱۷	"				
	ردیف (ش)						
۷۹	پیر چہ دیدیم و ندیدیم عبث	۱۱	۳۵۲				

نمبر	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۹۶	نوری چرخ قمر زار د	۱۴	۳۵۶	۱۲۰	رویت (د)	۹	۳۶۲
۹۷	ماہ کامل بجالش نرسد	۱۰	۳۵۷	۱۲۱	رویت (د)	۱۳	۳۶۳
۹۸	زما کے بریدے پیاس برد	۱۰	"	۱۲۲	یوسف شودت بجان خسریار	۱۵	۳۶۴
۹۹	ہر آہو کہ چشم یار بود	۱۳	"	۱۲۳	میر و یار جانب گزار	۱۳	"
۱۰۰	چون قد تو سرو کے سرکش بود	۱۱	"	۱۲۴	زلف آن سر بود شب دیوگر	۱۱	"
۱۰۱	ہیچیک گبر و مسلمان نبود	۱۲	۳۵۸	۱۲۵	میکہ نیست بے تو جائے سرور	۱۲	۳۶۵
۱۰۲	نیمچ شے جز تو مرا یاد نبود	۹	"	۱۲۶	مرا بے روئے تو اسے روکش حور	۱۲	"
۱۰۳	جان را کہ مقام در بدن شد	۱۲	"	۱۲۷	ایک روئے تو بہت رشک قمر	۱۲	"
۱۰۴	بند پیشیت زبان طوطی شد	۹	"	۱۲۸	رخت از شمس ز قمر بہتر	۱۲	"
۱۰۵	روئے تو آفتاب را ماند	۱۵	۳۵۹	۱۲۹	اسے آنکھ نگاہت شمشیر	۹	۳۶۶
۱۰۶	دیرونیاتاب را ماند	۱۲	"	۱۳۰	وصل تو شد ہنوز نقدیر	۱۱	"
۱۰۷	خطا روئے تو را غ را ماند	۹	"	۱۳۱	آمد آن نے سوار ما آخر	۱۱	"
۱۰۸	یار اگر وعدہ وفا میکرد	۱۳	"	۱۳۲	ہمہ ناز است یا ہمہ ہمہ ناز	۹	"
۱۰۹	چون روئے تو مار بر نیامد	۸	۳۶۰	۱۳۳	اسے ز حسن تو ناز را صد ناز	۹	"
۱۱۰	در دلم از چہ فکر جا کند	۱۰	"	۱۳۴	جانا سوئے خاک من بیا باز	۱۱	۳۶۷
۱۱۱	سوی من آن نگار سے آید	۱۳	"	۱۳۵	ما منتظریم تا ما بروز	۹	"
۱۱۲	آتشوخ کہ از درم در آمد	۱۱	"	۱۳۶	اسے ساقی گلستان بر خیز	۱۰	"
۱۱۳	بر بام کہ یا ز بزم آمد	۸	۳۶۱	۱۳۷	بر میا پیش عدد بہر ستیز	۵	۳۶۸
۱۱۴	از بزم جوان نگار خیزد	۹	"	۱۳۸	جان عالم بقتل ما بر خیز	۱۵	۳۶۹
۱۱۵	بسوزش شب کہ در تن تیب بسوزد	۹	"				
۱۱۶	آنکو نہ دلم نگار باشد	۹	"				
۱۱۷	چشم ز تو آشکبار باشد	۹	"				
۱۱۸	آنکو نہ ترا جمال باشد	۱۰	۳۶۲				
۱۱۹	ہر کرا درد سرنی باشد	۱۳	"				

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
	ردیف (ط)				ردیف (س)		
۱۳۸	ای زنت یافتہ زینت لباس	۱۰	۳۶۷	۱۵۳	فرستادم بیدار مہربان خط	۹	۳۷۱
۱۳۹	مرغ من و پس آئندہ یاکس	۱۰	۳۶۸	۱۵۴	فرستادہ حبیب مہربان خط	۹	"
۱۴۰	بایم زوہل یار یاکس	۱۰	"		ردیف (ظ)		
۱۴۱	دوش بودم بہ پہلوی کہ جلیس	۱۴	۳۶۸		نئے خاطر م از بہار مخطوطا	۱۰	"
۱۴۲	بتے مہ پارہ دیدہ ام کہ پیرس	۱۲	"	۱۵۵			
	ردیف (ش)				ردیف (ع)		
۱۴۳	چون آئینہ پیش یار سے باش	۱۱	"	۱۵۶	زندگی با یار میدارم طبع	۱۳	۳۷۲
۱۴۴	برو دہلہ جلوہ جانا نہ آتش	۹	۳۶۹	۱۵۷	نیگاہم بھنگہ ار قانع	۱۳	"
۱۴۵	بچو من اندو چشم محمودش	۹	"		ردیف (غ)		
۱۴۶	پندی کنت اگر کنی گوش	۹	"		ہمہ داغ چو لالہ ہا ہمہ داغ	۹	"
۱۴۷	حاصل کن دکان مار دیش	۱۳	"	۱۵۸	ایکہ باشد ترا بعرش دماغ	۹	"
۱۴۸	تعالی اللہ نہ جے حسن و جمالش	۱۱	۳۷۰	۱۵۹			
۱۴۹	پردہ جان و دلم خط و خالش	۹	"		ردیف (ف)		
	ردیف (ص)				من باشم و صد ہزار اوصاف	۹	۳۷۳
۱۵۰	روی آغا ہر دست مصحف خاص	۹	"	۱۶۰	ماہ از غیرت رخت بہ کلف	۱۱	"
۱۵۱	می برد دل ز سینہ ام رقا ص	۸	"		ردیف (ق)		
	ردیف (ض)				ہے کجائی تو بہار عاشق	۹	"
۱۵۲	جلوہ برقی داشت آن عارض	۱۲	۳۷۱	۱۶۳	اے لعاب تو زلال عاشق	۸	"
				۱۶۴	مہر خا است دل و جان عاشق	۹	۳۷۴

نمبر غزل	مطلع	شعار صفحہ	نمبر غزل	مطلع	شعار صفحہ
۱۶۵	دلبرانور بنگا و عاشق	۳۰۳	۱۸۳	در باغ کہ آن بکار دیدم	۳۰۹
۱۶۶	ما و جان و غم نہان فراق	۳۰۴	۱۸۴	شکودہ از جور ہوشان چکنم	۳۱۰
۱۶۷	بہ ز غم نیست در زمانہ رفیق	۳۰۵	۱۸۵	تا سر زلف یار بگردم	۳۱۱
	روایت (ک)		۱۸۶	تا لقا سے تو آرزو کروم	۳۱۲
۱۶۸	اگر ز ندایار بروم دشتک	۳۰۶	۱۸۷	ساہا خدمت بخون کردم	۳۱۳
۱۶۹	یا رمن نسبت دگر نازک	۳۰۷	۱۸۸	در عشق تباہ ز بسکہ فردم	۳۱۴
	روایت (ل)		۱۸۹	در خیال سب تو مدہوشیم	۳۱۵
۱۷۰	از جمال تو حسن مالا مال	۳۰۸	۱۹۰	نہ طاب غروشان و جانیم	۳۱۶
۱۷۱	برا آمدہ حجاب غمخانی گل	۳۰۹	۱۹۱	دانی کہ بکوسے تو گدائیم	۳۱۷
۱۷۲	دوسے تو بہ از شگفتن گل	۳۱۰	۱۹۲	در کوچہ او چو پا گزاریم	۳۱۸
۱۷۳	اے فدایہ تو ہزار قاتل	۳۱۱	۱۹۳	یک گلابدہ نے نگار دایم	۳۱۹
۱۷۴	گر خاک مراد سے کنی گل	۳۱۲	۱۹۴	جسم از پے وصل یار دایم	۳۲۰
۱۷۵	ماکی آخرت شوی اے دل	۳۱۳	۱۹۵	بر رخ ہوشان نظر دارم	۳۲۱
۱۷۶	زلف یا گشتہ مبتلا دل	۳۱۴	۱۹۶	بے تو دلدار در دل دارم	۳۲۲
۱۷۷	شد سبب زلف او بلا سے دل	۳۱۵	۱۹۷	بچو آئینہ منکہ میرا نہ	۳۲۳
۱۷۸	تا دایم رسد بہر ش قبول	۳۱۶	۱۹۸	گاہ مانند برق خندانم	۳۲۴
۱۷۹	غرتی یافتہ ز عشق ذلیل	۳۱۷	۱۹۹	در بحر تو را ز راستانم	۳۲۵
	روایت (م)		۲۰۰	زنگ او در شراب سے پیغم	۳۲۶
۱۸۰	چہرہ یار راستہ ماہ تمام	۳۱۸	۲۰۱	رخ تو ماہ تاب سے پیغم	۳۲۷
۱۸۱	خط آن گلخدا را نہ از ہم	۳۱۹	۲۰۲	باطح سلیم چو بان سلیم	۳۲۸
۱۸۲	یا در فرخ پیام را نہ از ہم	۳۲۰	۲۰۳	نے امید ہی بدل مرا نہ سے پیغم	۳۲۹
			۲۰۴	رخ پر نور را قمر تو نیم	۳۳۰
			۲۰۵	در عشق تباہ ہو اے خود شیم	۳۳۱

نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ	نمبر غزل	مطلع	اشعار صفحہ
	روایت (ن)		۲۲۳	رخ ماہم زماہ آسمان پر	۳۰۹
۲۰۶	یار شب بود ہمیشہ با من	۳۰۵		روایت (ی)	
۲۰۷	چو ہر ابرو آئی سر با من	۱۰	۲۲۵	ابرو سے تو تیغ اصفہانی	۱۰
۲۰۸	در ہجر تو یار جانی من	۱۰	۲۲۶	اے دشمن جان دیار جانی	۳۹۰
۲۰۹	مرد در باغ ای نوباد من	۱۱	۲۲۷	کیونش و ہزار جام صافی	۷
۲۱۰	ای ساقی بزم ذی وقاران	۳۸۶	۲۲۸	بر غیر چہ اعتبار داری	۱۱
۲۱۱	ای سرکہ فروش زہد کوشان	۸	۲۲۹	ای آنکہ برہ مزار داری	۱۱
۲۱۲	ایکے سُختست چو ماہ سپین	۱۰	۲۳۰	تراست صورت کما شبی	۳۹۱
	روایت (و)		۲۳۱	اے آنکہ بچہ کبکے سواری	۷
۲۱۳	ای چوہ چار دہم روئے تو	۱۰	۲۳۲	خاک کر دم ہو اے سیم وزری	۱۶
۲۱۴	ای بنظر تجھ قر و کُے تو	۱۱	۲۳۳	ز روئے تو ایمان منطری	۱۰
۲۱۵	داس گل چاک کردہ روئے تو	۱۵	۲۳۴	دائم از عاشقان نہ خبری	۳۹۲
۲۱۶	عدل در نالہ و فغان از تو	۹	۲۳۵	ایکے دایم تبشیر سردی	۱۱
۲۱۷	عمر من رفت را گمان بے تو	۱۰	۲۳۶	درینا در فراق تو نہالے	۱۲
	روایت (ہ)		۲۳۷	اے روئے تو ماہ چرخ آبی	۱۳
۲۱۸	رہ برو تو داغ باشد ماہ	۳۸۸	۲۳۸	اے دوست ز ما جد اجرائی	۳۹۳
۲۱۹	ادب عالم عربہ با ساختہ	۱۰	۲۳۹	اکون من دآہ نارسانی	۱۲
۲۲۰	پردہ اطلس بر انداختہ	۹	۲۴۰	ایکے ختم است بر تو بدخونی	۱۱
۲۲۱	شمع دل بر رخ تو پردانہ	۱۱	۲۴۱	وصف چسکنم بارہروئے	۳۹۴
۲۲۲	عقل ز دیدار تو دیوانہ	۳۸۹	۲۴۲	من با شمع ویش ز درد داغی	۹
۲۲۳	ایں طفل کہ رفت نے سوار	۱۳	۲۴۳	رخسار تو در نقاب تاکے	۱۱
			۲۴۴	بچہ دیوانہ کھلو تاکے	۱۱
			۲۴۵	آں یار و ہزار حلیہ سازی	۳۹۵

نمبر غزل	مطلع	تعداد اشعار	صفحہ
۲۴۶	جستم بزبانہ و لہو آذی	۸	۳۹۵
۲۴۷	بر فلک رفت بہت آزی	۹	"
۲۴۸	روئے یار است ہر فردی	۹	"
۲۴۹	ویرم از خلق جدا این کسے	۹	"
۲۵۰	یار من و جام پر شرابے	۱۲	۳۹۶

## فہرست قطعات رباعیات

صنف کلام	تفصیل	تعداد اشعار	صفحہ
قطعات رباعیات	۳۸۰	۷۶۳	۲۹۷
خمسات	(۱) خمسہ غزل قدسی (۲) خمسہ غزل حافظ	۴۶ بند	۲۲۵
قصائد	(۱) در حال خود میگید (۲) در نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳) در مدح علی علیہ السلام (۴) در مدح جناب لوی علی حسن خان صاحب در اہم قبائل	۱۰۱ ۱۱۸ ۱۱۳ ۱۰۸	۲۳۰ ۲۳۲ ۲۳۶ ۲۳۹

صنف کلام	تفصیل	تعداد اشعار	صفحه
تقطعات تاریخی	۱۲۵۰ هجری حضرت دایم علیشاه باده شاه اودم خدا الله ملک و سلطنته	۲۵۸	۴۲۱
طبع دیوان هنرا			
صحت نامه			

بسم الله الرحمن الرحیم





## رویت الالف

<p>طبع با باشد ز بس سالم تر طبع سلیم</p>	<p>ورفعان بشد فغانی بلبلستان</p>	<p>نقش تحمید است طغری هر فرمان</p>	<p>ایج توحید است تیا یک سلطان</p>
<p>آذری چون انتری بشد ز ما عیان</p>	<p>بود سحر جگر قطره باران</p>	<p>از برای مصطفی بخشی چه نصیبان</p>	<p>قائل عدل ایم الا نظر فضل</p>
<p>عرقی دعات کیم تری کیم طاهر</p>	<p>گویی بوقت نظیری می چو تان</p>	<p>باو قربان بر مزار یک احمد جان</p>	<p>بی نبوت حکم خاقانی کسی یافتی</p>
<p>صائب حبیبی نصیری کیم طاهر</p>	<p>سیر کیم بدشتن شیدا از شیدان</p>	<p>کان ما هم نفس جن باشد شیران</p>	<p>جانشین از دینی را حاکمی امیران</p>
<p>فیضیا با سنا فیضی دین سر</p>	<p>بیدل انقاد هست ای از علو شان</p>	<p>حصه این حشر باشد خوشایان</p>	<p>از برای کار غیر زشت دوزخ بهشت</p>
<p>واقع دقت است ازین آفرین</p>	<p>حاکم و رایج بود بر کس نکو مان</p>	<p>عرضه میداریم و پیش شما خوان</p>	<p>ایم حاصل که ایمان پیدا فرود</p>
<p>شد قتل از تیزی تنه با اقبل</p>	<p>خوش کوشی کرد غلبه مغلوبان</p>	<p>بعد اینها اجنبین است اقران</p>	<p>آن صلوه و قیوم و خجسته کوه و چشاد</p>
<p>عاقبت است بهشت خندان</p>	<p>بیترباشند چو آبر از خرداران</p>	<p>اعتقاد و چنین ثابت از قرآن</p>	<p>خیر نیست مع خالی از بیان اعتقاد</p>
<p>آرزو در آرزو باشد به شرم ادم</p>	<p>باز آرزو هست بنده بر در دیوان</p>	<p>در همه عالم روان شد سکه سلطان</p>	<p>ای همه ملک جهان شیران</p>
<p>چون خیزن عالی بود در ده سیلان</p>	<p>هر چه جادو بود خواجو از هوایان</p>	<p>فرش تعلیل است روی در دیوان</p>	<p>از مضامینای گین تو از کج سپید</p>
<p>قسمتی می نیست تمام ز دیوان</p>	<p>روشنی را و دشمنی میدار و دشندان</p>	<p>واجب الی عان بود بر عالمی فرمان</p>	<p>مثل اقبال سکندر در همه ملک</p>
<p>سپید است سبیل عالی با کس است</p>	<p>چون ملک شد طور کس ملک کان</p>	<p>در هر کس است کنون به فرمان</p>	<p>منقسم گردید ایم ظمیر انوری</p>
<p>عزت زان غری می یافت نظر فلان</p>	<p>شد نصیحتی چون مسیح از زبانه لسان</p>	<p>نیت می کند خاقانی از خاقان</p>	<p>شوکت نام قد شوکت بهشت</p>
<p>سپید بیا با کس صدر است از تبیل دینی</p>	<p>روشنی بودید شدن از نیرنگ نصیب سراج</p>	<p>طوبی و اردو کتانی ز شاگویان</p>	<p>چرخ دارد در لالی از لالی جلق</p>
<p>الفاظ دکن نوشته اند که گاهی نفوس کلام هم</p>	<p>علاق کرده می شود ۱۱۳</p>	<p>بر طوقی همچو ذوقی گوهر از زبان</p>	<p>چیزی حیرت امیز نیست غیر حقیقتی</p>
<p></p>	<p></p>	<p>روشن باد نام بر خاک از خاک سلطان</p>	<p>روشن باد نام سلطان از نامی شاد</p>



یا آئی رحم فرما بر علی  
سبح کوثر و ربابه و قنبر عسیان

و افرا قاضی اسودان شجریان  
آنها شد جوی نگار اطفال  
برچو با و غم نباشد مینای مینان  
آینه عصیان شد غرق در شکر  
ترک شد بخت و خورشید زندگانی زنده  
دست پاکیا به باشد و ستاره آزار  
کس نباید زنجیر خاری سر زیم کسی  
ره نیاید سوا هرگز نشاطی و فراق  
مخمری بر آگه شد بر نایاق  
علم حق تعلیم دیگر دارد از علم مجاز

اگر بهر شک است گوی بهای وصل دست  
چند جل سال طی کرده علی فسیان

بر دو عالم چاکر است یاقان  
بهم ز غم خضر و طویل لغزان  
سیکند و لایا اگر دشن در روبرو  
کاروان کاروان زگر و پید کند  
سیکند غارت گل امید از خزان  
سبح بر نیست باشد باغیت فلک  
طعن زنی بشی چرا خراب و خوبین  
سیدی خمدت اعطای غم و خمش

له سیاهی شب از غمب و کنز

کنایه از ترک خبر نیست چه این کنایه است بنماز جنازه چرا که دینار  
جنازه باز نگیرد باشد ۱۲ از غیاث

حلقه ماتم چه میگویی ز روی طعنها  
حال دیدن غمین گردید از راه کرم

یا آئی گو علی ناگردینما کرده است  
ایک چیزی نیست پیش غم تو عصیان

تا بود تو صیفت ابرو کشی تبیان  
شاید آن کافر تصور کرده سیر باغها  
رو کند رسوئی من آن آفتاب نیکی  
رفت جان همراه جانان سوکاره فراق  
سوی من آن شکست جهان گس کند  
زده به پهلوی حد دیکه شست جانان  
دانه ناکس مجرای آن آب شستن  
مان روزینه خور و نان شبنم باستان  
رخ نما می بحر خوبی تا نیستند زیر پا  
در دل با گردن مستحکم بدی میصل

امم او از گار و کار از مرزش ضرور  
با عشق غفران باشد علی عصیان

مصحف با قوت باشد عارض جانان  
میخورد و در بحر خون غم جانان  
هر که زفته از خودی خود را نداند  
از که در دنیا دشمن شیشه ساعت است  
فلک ساری چه انی ای فیض المنز  
هر که او دیدم زیر آسمان بی مهر بود

لله بالکسر مصدر است از باب فاعیل به معنی روشن و هویر شدن  
از شرح نصاب و مراح و لطائف و کنز نوشته اند که گاهی  
بر نفس کلام هم اطلاق کرده ۱۲ شیوه

<p>طالب ابی جنت یقین بر بسکه تو ام آمد شادی غم بدخ بوده ام هیچم اند خواب ان گوش خوش نشو اندیداری تو هرگز عطا</p>	<p>زیر پر دارم طوبایا همه در خان ما اشک شبنم بریزد نوک خندان ما رهنج رانی در روزی لبندان وضه ییبل سده بود افتان ما</p>	<p>سپاس قیاس حیدر رباب را نشای سمنه اندنیا خاکسار را از ان پس عا یقین از ان پس خمر را از ان پس حندی بودی غرض من را</p>
<p>غم الفت می نشد سهر سهر کشتی علی دشت را بجز کرده با شرب باران ما</p>		<p>در و دبعید با صد دستش جبر را علی دفا طم از بعد از ان پیش شیر را رضا از هم نشی با هم نشی را تا می بنیاد او ضیاء الابرار را</p>
<p>دو فرقت تن از هر جان بدان آه بی دل بوم شد از ان لعلوان هر آبی استم اندرین شیان آه منی در خون او ای بر کرم</p>	<p>شرقی الا نور گردان کلبه لعلوان لکمه داود شد فرایدی احسان جمع البحرین باشد مردمان جمع البحرین باشد گوشه دلمان</p>	<p>چهره علامه فضل احمد طلبه علم شریک خصوصا جلاله انام تا حد آدم خدا و دستان دشمنان را شکون از ان پس المرحوم مغفور برادر را</p>
<p>حشر بر پاسکند در زیر پا گشایش هر تراباد اسبارک دامنا غم خوشاوان شوهر تقصیر انوری سهر مهری نشین با حجت فلک</p>	<p>گرمی سازی جبرس از اول لالان دماغ دل بر سینه باشد لاله نعان ریخ این امانت بنا بود خسران در فنا گشته شدی از ان ترسان</p>	<p>نماد و نه می فتیق نیندا می تو نگر را چو مرغ روح بمل جی ملک خم ارباب بود یک رخ دل ماه و مینه در جبین اگر این بر سیه یاقوت لب تو قیم باشد</p>
<p>چون زلفی دید آن یوسف از رخ بر تو افکن باشد با هم رشک سیع بود لب آید از ان زلفی حال قطع بادین سرکه با بی با هم آورد</p>	<p>خند و دیر باغ خندان هم روزان میزد بهلو کج رخ نه بین یوان شد زلف عالمقدر روزی ان می برده بر جا که غصه است نمان</p>	<p>بر آری حاجت نیاید عتی حایه ششید که نقل محفل خد کزین ذوبت کبوتر را نه بنیه چشم جریای خشت رشید انور را که دارد نوجوان همچون من بر مهر را</p>
<p>چون آمد در داختر خوش فامان تا نشد میرا بر با کتیه صید افکامان و قضا نشد بهیله عری این کاروان آفتیاست به نیاید از غیبه شب کسی</p>	<p>خند و دیر باغ خندان هم روزان میزد بهلو کج رخ نه بین یوان شد زلف عالمقدر روزی ان می برده بر جا که غصه است نمان</p>	<p>نه بنیه چشم جریای خشت رشید انور را که دارد نوجوان همچون من بر مهر را اگر دخیل کن بر بنید از دگفت زرد را بود چون سنگ زره کف من گوهر را</p>
<p>گر بر سر که درم چون بر سیکر علی جمع البحرین گشته گوشه دلمان ما</p>	<p>خند و دیر باغ خندان هم روزان میزد بهلو کج رخ نه بین یوان شد زلف عالمقدر روزی ان می برده بر جا که غصه است نمان</p>	<p>بیا دین سهری بر زمین چن شتر نوم تسبیستی مراد زردا مرده دل کرده اگر دخیل کن بر بنید از دگفت زرد را بود چون سنگ زره کف من گوهر را</p>
<p>شاه بنی خردین از لطافت ۱۱ شاه معنی آه و افسوس از کشت لطافت ۱۱</p>	<p>یقین دارم که در شتر خود زید را با شتم علی من نیز مولا یم بدل مولا کفیر را</p>	<p>یقین دارم که در شتر خود زید را با شتم علی من نیز مولا یم بدل مولا کفیر را</p>
<p>شاه کبر اول علم فوج و نشان لشکر از کشت و بهایم ۱۱ شاه غلام آزاد کرده شده ۱۱ از کفر و لطافت و صراح ۱۱</p>	<p>شاه بنی خردین از لطافت ۱۱ شاه معنی آه و افسوس از کشت لطافت ۱۱</p>	<p>شاه بنی خردین از لطافت ۱۱ شاه معنی آه و افسوس از کشت لطافت ۱۱</p>
<p>شاه آقای قنبر کنیه از جناب میر علی السلام باشد ۱۱ مولف ۱۱</p>	<p>شاه کبر اول علم فوج و نشان لشکر از کشت و بهایم ۱۱ شاه غلام آزاد کرده شده ۱۱ از کفر و لطافت و صراح ۱۱</p>	<p>شاه کبر اول علم فوج و نشان لشکر از کشت و بهایم ۱۱ شاه غلام آزاد کرده شده ۱۱ از کفر و لطافت و صراح ۱۱</p>
<p>شاه ۱۱ برده جبر علی اسلام ۱۱ از ان ۱۱ شمر بر سید بن مؤلف ۱۱</p>	<p>شاه کبر اول علم فوج و نشان لشکر از کشت و بهایم ۱۱ شاه غلام آزاد کرده شده ۱۱ از کفر و لطافت و صراح ۱۱</p>	<p>شاه کبر اول علم فوج و نشان لشکر از کشت و بهایم ۱۱ شاه غلام آزاد کرده شده ۱۱ از کفر و لطافت و صراح ۱۱</p>

<p>که ای شعله رود نظر شد دیده ترا          به پهلوی چیدل رسوایا چون سل          طبعیم بچو بچل پیش محرابیم ابرو          شود و نفع دیگر سوزاند زین سوزیم</p>	<p>چرا بر گشت لبر از درین قفا یارب          بر من زاده را سحر حلالم را می سازد</p>	<p>از دیرم انجبین گشتگی باری مقدرا          بود هر چند جای آن پهلونگ کافرا</p>
<p>چنانکه سوزد سوزیدیم آن چنان          چو آیت کی باشد لم آتش عشقت          کنم شهاب را ز این بهر مرغ نایره کن          چو آیه ای نه موهبت و نه عاقبت</p>	<p>چنان سوزن خلائید علی خطا دورالم          که می دوزد بجای سبیل طلیسان</p>	<p>نقد سازم خشم شستن لبر از سحر          فداسازم بر آن لیل گشت کرد احمد را          نباشد آبروی پیش ندان تو که سر را          سبادا که بیایی باز گردی بندگی را</p>
<p>علی سهری بزم ازین سبک گشت مولا          و همی دانم با انفسال زین خاوس حید را</p>		
<p>فداسازم بهر خسار و نوشید و در          فداسازم بهر خال خال شک و فرا</p>	<p>نقد سازم خشم شستن لبر از سحر          فداسازم بر آن لیل گشت کرد احمد را</p>	<p>نقد سازم خشم شستن لبر از سحر          فداسازم بر آن لیل گشت کرد احمد را</p>
<p>نماده خال شکین زین خال خال          بهیچند از سر مرگان کجای گوی بر لبر</p>	<p>از ان بسا شیرینیت با و دم و الوسم          بهر شب میشود و خوابم نوشا بهر ضحی</p>	<p>دوباره شکر باید کرد و این خند کرد را          سوسم سوسم فرستاد و اقبال کند را</p>
<p>بود زین خال خال در بهر خال خال          بنده جانیم بهر جمع اتحادم لبر</p>	<p>جبال دیران احسن بود میکند زین          سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین</p>	<p>جبال دیران احسن بود میکند زین          سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین</p>
<p>بود زین خال خال در بهر خال خال          بنده جانیم بهر جمع اتحادم لبر</p>	<p>جبال دیران احسن بود میکند زین          سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین</p>	<p>جبال دیران احسن بود میکند زین          سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین</p>
<p>کرد و فرمود من گفتم مولا که قطعتا اقلی مولا          چنانکه من آقایی شاهم همچنان این علی آقایی شاه هست</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>
<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>
<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>	<p>سوسم سلطان جان بر دستم بر شایین          بیاد آن سهری بر سرم روزانه در شین</p>

چوئی ای دم از خوشین گیم چه لبر را	بر شب در چوین با جان دیو گیم
که در حساب شمس گیم برام تبر را	بیا آواز داغ دل که نیم این بگردن
که من هم کنیز نیم خست و کنی در را	شبان در دزدی گیم سر چو در
که میزند صانع بر خور و صنوع دورا	بچشم شبستان به غفلت بپرد

نمیزد زبان فارسی را چون زبان آنان  
علی انصاف باید کرد بر عیسم سخور را

بیا نام شاه ولیان بتر که دیوان را	بیا می دلج معنی ایشان که ده قلند را
سازمان به جهان در عزم سفر دارم	دی از بوشه شده هر دوشه خورشان را
زبان دل بچشم نیک باشد بترین اعضا	لیکن در تن بدترین اعضا انسان را
مرا در دمه عشاق که دی سر خود آخر	جزاک اندر بد خدیش دای هر دیان را
چرا باندی آری من می برون دیا عالم	که من خود که ده طوق گیسو بیا عالم
کجا برگ گل زده کجا سبب آنانه	بعکس می آید بیا و بیا دلم گستان را
کجا چشمش کجا گرس گیم دور دانی	که بر یک غمزه اش بیا دلم گستان را
حالات گیریشا کشفه بیا چشمم	ز تیر مرغ ترشد ز دکانی شور بخان را
در اغمز قوی کرده خیال چشمش نش	سبا کبیا دایان غم را دم سلمان را
برادر سبزه عظیم نصاب کمال شد	ز کوه حسن باید داد اکنون سخنان را
ز روشد قافله در قافله انجان نشا	نشده معلوم حد قدر این چاه ز خندان را
نه بیند جان شب رشید و گل هم بگویند	هر آن شبی که باری می باشد رویشان را
نه بیند سوخته شاخ و دونه بر سر و طوی هم	که کوی دیده باشد کنیزم قمار گان را

علی در غم آغشته چو روحی و ترنم باشد  
چو در قافله جانی است با عجب شیطان را

بنام حق تعالی میم ترتیب این را	که میم طالع باشد که در میم شان را
تقصید کمال نام امی سلطان نبوی	هر دم بر که انصاف من شخص شان را

بالتعقل خط صغیر و نیز یعنی ظریف آن خط که به سندی پیاگویند  
از غیرا نش -

ملاحتی بخشد اندر جان شیر خرم	سیر خرم دلم با یکستین صمدان را
که کوی از شیرم را بر آورده و صحر	بوران خرم باید بگره منون نصیان را
کجا خط رخسار صحران کجا سبزه	نباشد رفته تفسیر قرآن ام مرغان را
چرا بریدن کشته بر سینه و غلگسار اندر	به پهلود و دست و ام و دل بی بران را
چرا از افسانه انجام را زانجا نمیدانم	بود سر کجاستان گزاف را و بختان را
سعد او صفا فطیحه خیال زبان ام	درین لفظا غر متیو غم که در بختان را
بسر و کبکی آرام دگر با چو شامانه	ببند از مردم از نظر چاه کفان را
قیی ای قوی قتل اکنون بوسه لبه	آهان الله عمر که خنبا باید رقیبان را
سیر و جی چشمش کش دنیا از سر	فسان سازی اقیل من تنی صفایا
نمیدیم ترا گر بر زمین در صورت انسان	نهان کج و دشمن چشم عین تو طفلان را
جسان ساید که در دوزخ آن یک یک از دوزخ	نمی بینم شبی خواب هم کلبه گستان را
چرا خفت کتم یارب محشر سبکسار	اگر نقل گناه هم بشکند شاهین نیران را
بیا ای طغالب لیلی صفت تو را زنی	که مرفیع القلم که در دهم منون طفلان را

بخوان بوسه شیطان کرد و شرم بگویند گوی  
خدا حافظ علی بن دوزخ و نقد ایمان را

چه نسبت با کل هم رخسار جانان را	که داغ رشک ویش کرد ناقص قافان را
چه ساز و عمل با قوت و درو الماس انگس	که باری می چشم او دین ندان جانان را
چه ساز و جام و بار اتم ستان قیران	که باری می باشد دید او چشم و قمران را
گرچه چه در پیر و سبزه سر بر آورده	چه خوش خط و عیار اتم ضیاعی قران را
چلیپای بیت ترسا دلم را بر داز بپلو	سیح کشید بر سر داری سلمان را
صبار اتم نه باشد رگدزد و بر آن گد	نشده آخر دگر من خبر جانان را

سبحان الله فاعلم که در زیرین رسانند اگر با آن پناه برند - ۱۲ از بران موی  
سبحان الله فاعلم که باری که در دوشین تر کنند و نیز یعنی چیزی پس و دود که آزا  
گرددش آورده کار و دوشین تر کنند و بهندی سان گویند ۱۲ از بران  
نگار چو سبب است از که هر دو با سبب هر دو آید نه ۱۲ از بران رشیدی -

<p>چو کرده بودم جانان قلم خودم بخواهم آمدی اندر من بیدار گردیدم خدا عالم است اسلام را بر کف صندل تعالی شد چون بایم فراغت غزل</p>	<p>برای شکیش عالی خودم خانه بمان خوش بختان من نیست صفت نصیب علی من بکشت و سپهر این بمان برای ایشان گیر ما ازین قلندر</p>
<p>بلی در دنیا نیست من اند علی زاهد بنده مغفرت داشو اجناس عیال</p>	<p>و اگر اندم به تنائی علی چون سیر تا ابد به صحبت خویش بس باشد مرا</p>
<p>یقین دارم که خواهم در روزگار خدا حافظ بجال عاشقان خسته چنان ای کوی منی آن خضر گل بر کس که دیدی کفر جان نشاخر نمی شود شکایت از مریایان کسی که تو در دیده نظر دیدی می سیر بهرین پرست افتاد چرخ را آری شکستنی ناز و زهره شاق و عالم بیا خوشی تنی سجا غیش تنم</p>	<p>یک نظر دیدن گل دلی بس باشد مرا من کجا جانان کجا صفت کجا صیغ و صفت از آن روز و آدم همست و صفت در ده دشت بلا خاک باد بر سرین خاکدان کشت و انامیم و اغمای سینه خود را اگر</p>
<p>از رگ و دهن صحرای غمیل بکفیم علی خوش آمدین تخمین جنتی فرحان</p>	<p>عمر یکا به علی رامت و دان ظمیر آب حیوان آبروی خویش بس باشد مرا</p>
<p>گرچه بی وصل آنده سترس باشد مرا و ای بر مرگ کسی می نگو در خزان فکر صیادان فزون ز فکر آب و آید با که گویم حال را خود بخور و بایب خود بر راه و شمع شمع آنگون می آنچنانم غم فغان دشمنان سگال</p>	<p>بسکه چو لغت سراپا به هوش باشد مرا خونهای آن جلوه تیغ تو بس باشد مرا یا آنکی شیشه الفت سبادا بکسلد عقده موی ترا زنده می سازد شمار صدا کن ام و صفت از تو بجز همتم باشد بلند از قامت فلک تا کی با جنات لایبش ایم با اجل ز از تو گردید ام از تو رحم از دست غم</p>
<p>لحم اول فم وال و بده الی و صورت یا سر و کبد و عرب ستر با آن می کشند و شتر با آن مسحت شده چاک است بگرد - از داند و منتخب -</p>	<p>لحم کوه درجه ار که مظهر از حیاف ۱۲ سکه قلق دجا پلوسی - از کشت و بران -</p>



بای گشتن طاهر با تو بین شد مرا	بی ای گل ز نظر گلزارش شد مرا
صدمه زان غم درین کفایت شد مرا	چون من ناله کردن نفسش شد مرا
خنده خون ز بکر بر سالش شد مرا	خط سالی که سالیانم در خیال
اکثر جان بخت جانم شد مرا	بهر ناله زان باشد دلت ناله صیب
بیشانی ز بر بزرگ رخسار شد مرا	بیم صیادان باغ ریختن گشت
روسیان که در گشتن نفسش شد مرا	گر غبار و دستان زدنش شد مرا
و سعت با جهان تو نفسش شد مرا	با تو میدم نفس و سعت با جهان
نفسه و سینه ز جاک جرسش شد مرا	در میان کاروانم کرد و خدی
با مصائب علی آزاد که زانند چرا	
گر بجز ترک موی دل مویش شد مرا	

عاقبت محفل نشینی دادش شد مرا	ناله بی تاثیر تکی چون جرسش شد مرا
بی تو ای جان گل که کفایتش شد مرا	گشتنی باشم تیغ مهر مستیج
کز رنگ و برگ گل تفرافش شد مرا	خاک کی یاد من بین بلبل میر
کز طویر سایه هم چشمش شد مرا	در شب نیستان مهر گشتن
باعث درد و الم عینش شد مرا	عاقبت عاقبت اندیشش شد
رسولان نشسته در پیشش شد مرا	مستحقان کوه حسن با آبی جواب

نیست غم ناطق ناله کس علی ایچکس	
بیکسی تکی نیست پروای کسش شد مرا	

ناله و جز زندگی چون جرسش شد مرا	نیست و اگر نه کس فریادش شد مرا
شکر اطفال از پیشش شد مرا	بخت آیدم چون را بادشاه و شاه
جز جمل کنون کس فریادش شد مرا	مردن صیاد و برن پنهان که غم
پیش دامن اجل پیشش شد مرا	گر خیال اصل جان فشان آیدم
آشیان زبناش گل بی خارش شد مرا	عشق باز تو خطا طوطی خنوبار

سایه بهمن اول قیغ دال و بعد اله بصورت یا سر و دیکه در عین پنهان  
یا سر و دیکه در عین پنهان

کاین کلاه شوسن پای گشتن شد مرا	جز بهرم سودن ناله ناله مستم و نصیب
بهر طاق از هر خنجر شد عین علی	
انقید رحم از تو ظالم متمسک شد مرا	

کاشیان از نفس خار خنجرش شد مرا	انقید از خار نفسش شد مرا
بی تو ای گل کلاه فدیه ضوایش شد مرا	بهر ناله و ادگی دامن اسیرم گشتی
گر بنا سازم چو شاهی قصرش شد مرا	آب بحر و خاک من خودم کی نان
کوه الوند الم غمیدس باشد مرا	همچو نوری که طوفانی بر آورده نبرد
شاه رستم ازین برادر گسش شد مرا	آنجنان غم و مانع خود اندازین عینان
صدمه زان ناله تو ظالم متمسک شد مرا	تا کی غافل بانی دارم و عاشقان

بهر طاق لبش شد کس نیا لام علی	
تا بخون غیش خورون سترش شد مرا	

جای دل رسیدنم خوارم جرسش شد مرا	بی تو ای یار من ناله ناله مستم و نصیب
قبره آسمان کنج نفسش شد مرا	آن اسیرم من که قبل از غفلت یغفلت
گر رسیدی غم دم بایش شد مرا	گر چه جان ز تن جدا گردید و زبشت
قاضی شرم چه برداشش شد مرا	دعای من نشسته بدم برین صراعش
هر دو عالم هر یک کفایتش شد مرا	آن حیرانم من اسیرم چه پرسی گشت
از درون قبر خود دم بایش شد مرا	گر سیاهیم دل ز خیال مردگان
کی جبریل ساکسی فریادش شد مرا	از برای ناله کردن بایدم خلقت بود
دختر من کس نیست غمش شد مرا	زین زربین نشسته مهر کایه ناله

جای دل رسیدنم خوارم جرسش شد مرا	
برقی تابان در چراغ قیصرش شد مرا	

دختر بیون نهر عین گل جرسش شد مرا	کاشیان از نفس خار خنجرش شد مرا
ازین افغان زبان جرسش شد مرا	ناله ناله کلاه فدیه ضوایش شد مرا
سیکشد امان از این خنجرش شد مرا	ریز بارش هم ز خود عینش شد مرا
مقیه برقی نگاه یار برین انقید	گر چه ز کوی بیت خود در غمش شد مرا



میوه جات عدل باز در انصیب		بر سبب قتل ان یارین باشد مرا	
بس علی شده اوقت و قی سیرتی اضا		گر بر نفاس میجا دسترس باشد مرا	
گر روم سوی چین دل رقص باشد مرا		جز وین کرد و چون آینه میرانی مرا	
بوسه لب و دست و پان باشد مرا		بدر عالم دست انداز باشد مرا	
هر که در عشق تو دایه پادشاه صبا		چرخ پا بهم کند شام سحر از افتاب	
بر ایستاده صفت تو با سو سازم در فراق		بر دو عالم دست انداز باشد مرا	
باز از این آرزو در غرضه کی بس است		صد سحر از این غنچه فتنه یار	
نیست دم از عطای از دوانی از دعا		شرم عیم سوکشاک ده زین سحر	
بسکه در قید تو آزادم نظر و دین		کرده دانا کی به تعلیم نادانی مرا	
شوق دیدار تو عالم انقدر دامن		رفیق خود خوشی آید بهمانی مرا	
نسو که عظیم خوشی تو کشش است		سفت دامن گردی خود این بخت	
آدمی کی شکر بکند از عشق تو		سوی کوثر می بردا کو دوانی مرا	
حقه که عظیم را در آتش می نغم		طوق گردن میکند آخر گریانی مرا	
نیست نکت تا بر گز تو بر دین جان		بسکه سرگردان شود به گدائی مرا	
نیست غم گر کشی از خمر خرم مرا		چون بطاعتی نده کی نام بخدا شوی	
با و عیسی با دار ازانی برای گران		زاهدان سیکه می نام اندر ساقی	
تا زبان باشد علی با هم بفراد و فغان		سیر و لیک علی بزار و گدایش بکیم	
سینه کی کینه از حال جرس باشد مرا		باز پس گزنا و در اشک پشیمانی مرا	
شوق دیدار پرورد یارین باشد مرا		دایه بین و دستبانی دشمن جانی مرا	
زیر گردن کلاش قهر بکشد ام		نگات آید خلعت سلطانی مرا	
آنچنان با غمدم نسبت دشمن گویم		جو عشق است چو شیر عریانی مرا	
در فضا کشش عالم گنجی قوی		زلف و شاگرد باشد در پشیمانی مرا	
و کشاکش ای شیخ در مجرب پند		سخره یا شرم بیان شفقان جانی مرا	
جز کف خالی نباشد حاصل زین کار		با عفت قیوم را با می شود بر آه	
از طاعت و در کفر و عبادت		جامه اصلی جو خوشدست عریانی مرا	
		صد سحر از این غنچه فتنه یار	
		پیش از حال نشد غمگساری مرا	
		صلح خط دوم از طرف کماره از جمله فتنه خط جام جمید ۱۲ زبر بلان و ببار غم	
		سلط ۱ بر و سحاب ۱۲ از منتخب	

<p>مستحقه کندل کشم چون تیرن اصبه برق آگهی کنایه چه در است سر بلند از انباشته خیمه بیستی</p>	<p>درد سر پدید نماید سحر گردانی مرا سخت دل ز طعنه طای قرانی مرا همچو نیزه جامه اوج است عرانی مرا</p>	<p>جز تقای با بیدر و در دنیا کوشش بوسه میخوام که گیرم زان لبش که بخوام همچو بر جوانان گلش</p>
<p>گر چه چون مهاب علیا شمع انجم نیست مدتی جز ز سرگشتیشانی مرا</p>		<p>بار بار چشم خود پروا ندادم کوشش نیستم گریخ سنی از چه در و در کرده ز رخاک پنهان ز دوری مرا</p>
<p>رنگ رشید نمایم جفا نشانی مرا خو اند چون آینه نش استا جانی مرا میکشی هر چند بانه نغافل ظاهرا در کعبه نبش و درخ نمیدم دع چشمم یا آبی من وصل تمام سجده با این بچ آستان بیتی بست یاران با نازل علم گشته یک تن از فراموشی که گشت بی در لباس غیر هم دین ازین مسکینی</p>	<p>گر در راه یار گرد و نور پیشانی مرا زلف شکوون گفت بنیاد پیشانی مرا زنده دارد و یک شش آینهانی مرا خو است یک گفتن هر جا خوانی مرا چون اینجا عمر رفته باز گردانی مرا کاش بسیار زنده خود رشید پیشانی مرا نیست آن طبعان مقصوم بارانی مرا همچو سنگ باشد صدگر انجانی مرا من نیلدم که تو اینگونه میدانی مرا</p>	<p>میز در بر زم آن جان جان لعل علی همچو عمر رفته یارب بر گردانی مرا کن ز بر یونم و سیگوری برانی مرا کاش در جنت شود مقصوم و دانی مرا شادان لری پر شمای پنهانی مرا شده کفر است نهان مسلمانانی مرا شد عیان نارسیج سیدانی مرا کاش چا و شکست امروز در بانی مرا تو اگر خود انیدانی چه میدانی مرا میکند از زخم سید اگل آشنانی مرا صبح شتر نم سارم جانب بشیرد عاقبت از گردیدان اطوفانی مرا</p>
<p>بیکس ناز که فری چون علی پیدا نشد تیغ خونخواه است بیدل برین پیشانی مرا</p>		
<p>بود باز از دعای سلمانی مرا عاضدت آئینه اساد و جبرانی مرا کرد افزون مجلس حکم سلمانی مرا شعله باشد خامه تحریر پیشانی مرا آفتاب سر گرم گشته صبر و عطر و بند مردمان ده ام باشد و دستا صبح و صلیح نوجوان خرمین بر فرا پرده های دیده ام باشد از بر شال</p>	<p>صد گاه آور و بسیج سلمانی مرا همچو خود لفت بکنند و پیشانی مرا میکند در و زبون خیمه دانی مرا فطری چون در و بیاید پیشانی مرا غسل تعبیه از آب شیمانی مرا مخل فاضل کرد اکنون جانانی مرا عمر رفته و پس آرد و صف شانی مرا نیست غیر از عذر چن بر گردانی مرا</p>	<p>غالباده با بوس و کند پیشانی علی سجده شوقی که میباید پیشانی مرا دار و آن زلف پیشانی بر شانی مرا در سیر لفت کمان بر دی ل گم کرده ام لا ادریم از لبش کی در آن داد لحه آنست که چون جری گم شود اسامه طهران برده و پدید آید تر گذارشته افسوس خوا ندر خود بخود حرکت آمده بر نام در دایه ۱۲ از مصطلحات ش به سحر و مصطلحات ش ش شده از مصطلحات الشرا</p>

عاقبت جانیر نشد از در تو کس هیچ جا ای کجایان و شنیدم چون تو چشم چشمه یار نو کرده ای که بیاوم خوشیا هی نشد حاصل مرا جز روز و آرد با وجود صد زبان غنچه بهر گیسو روز و عذایاری بند چندی باری مینست کرم جز به زانوئی بگر از من بر سرم داده گرفته بیهوش جان بفرانش که یاری بهیرون نکرد	جانب ملک هم بر کبانی مرا بسکه پیکان بدبین نه عمل بکافی مرا باید از بوس کنارش کبانی مرا عمر شد آفرین و لا اله الا الله باز از دشمن بودیم دشمنی مرا خون در سینه من شانه گردانی مرا باز در خسته جسم از ناخوانی مرا و خوش کرد دل این لایق کبانی مرا کرده بود آفرین تنگ دشمنی مرا	غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم سافرخانه بار و سفر آبا و اجداد بوی گل و گلاب ویرانم ویران بکویت بناغم غیر ممکن شد دست کشی دید دگرست یادمی دید اگر چه غافل نشد چنان خجسته شد گل زنگنه می لطیف فاسی مشو کن بهند دیوانم	یکی این تاوان جانست این چنین بود بیادین کرد غمیت چه دیر اندیشه رفیق تقدست آبا و اجداد و میر نباشد بجز اکرم را چه طوفان و ساعده کف فوسوس بیا نشد شادی جلالها که تواند این گنج گوگردن عداوتها عروس فکر من باشد و ناخود دلها
آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله	آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله	آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله	آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها سبحانک جآء بالیک الی الله و کماله
لیه تیز دادن آب و مکان بیار - ۱۲ - از رنگ اندراج - ۱۳ - که کز آن بشکل یکبار تراشیده باشد و زمان اذن گوشه می سازند ۱۲ مصطلحات الزام دادن ۱۲ از مصطلحات که پیشه استانی دیگر در شاعری است چه ادراک احمال نامدر از شراب هم باطل کن موافق شده و معنوی در فغانه ام آمده پس انداز من کن ۱۲ موافق شده با ضم که بی شکایان نزد بوقت	علی گویند الامی شیرازی نویسم آری ایها الله انک اذکک ساوانا و لها		

<p>چرخ زلف و چون لعلی را شوقین متی مائل من توحی ع دنیا و املا فقیحت تو فین ایل انقطع منرا متی مائل من توحی ع دنیا و املا متی مائل من توحی ع دنیا و املا تینقد تو از انجا به فتاد شکلا گذر نغاه و آواز جان چو شکلا چو بسته خدا مان شتران شکلا والا بیلو جانان گذر نغاه شکلا پو یک گم صد گل بر عشق منرا گرفالی رخ افروسیه است شکلا زگرید یابی گل شمع سایه شام شکلا نشده گاهی چیلین به که گاهی شکلا چنان سیلاب شوم خوش در گمانی ولا تیغ سبک بر دین تو گمان شکلا رفیقانم هر چه رفتند سوخته شمع شیلان</p>	<p>منی مائل من توحی ع دنیا و املا دلا ضایع کن رخ و ابکار مان منرا فقیحت تو فین ایل انقطع منرا متی مائل من توحی ع دنیا و املا متی مائل من توحی ع دنیا و املا کجا بانی است فلان حاجی شکلا که در کوه چو پیا شدی کی دیگر از دما جریں کرده فریادی کی شور خان شکلا که خالی نی چای بنظر در مجمع و دما ولا شتران نیست ایامین شکلا که بر دگر شجر جابسته و یم عقد شکلا بلا اعدایان کی تو ان هم شکلا برین صید با بالسم عقد شکلا کزین لاری بوج انگشت شکلا خدا با او انگشتان چرخ منرا چو جای منی بخانی ایامین شکلا</p>	<p>نباشد آنچه در سینه نیایی با بر قریب چرخ زلف و چون لعلی را شوقین همیشه شوق آسان به عشق شکلا قربان را بری زیاده و درازای شکلا بر دین تو شوم ای شمع شیلان شکلا علی ربونی خا بر هرگز گلو کا فر کلام عشق باز از او صد گون مجله</p>	<p>که آب بحر انوس لب خشک شکلا کشادی جده گیسو کبشی عقد شکلا همه سان لایمیت گویم شکلا بلی و شوق زلفی خوشی شکلا سلام شکلا تو کردی چنان شکلا بودا من دیوان با سترخ و دیوانا تعالی بقدر شوم هست شمع و دینا و شمع نیاید در کفم گاهی شکلا ندیم بچو پس از حوا در صورت شکلا جای به بحر دیا شد شکلا تعلق با دما بحر امرا من شکلا شهنشاه رعیت پر دم خاری شکلا ندیم استخوانی هم نه بخون شکلا بجی چو یک غرض پس بوسه شکلا کشم ای شب حیرتانی از بر شکلا بمیدان قیامت چن شو گنجی شکلا چکیم از فراتش باز جوان شکلا بیای بی منم بوسه رخسار شکلا ز سر زین سینه است تخم شکلا</p>
<p>علی در لوح سینه نقش کن از کفیه حافظ متی مائل من توحی ع دنیا و املا به اگل کرد تیغ خنجر من شکلا ز بس بد تو کرده گریه میگویم شکلا براه عشق و ریخته باشد خون شکلا</p>	<p>علی در لوح سینه نقش کن از کفیه حافظ متی مائل من توحی ع دنیا و املا بگردون کن بتاب است ای رخ من شکلا اکنون هر چه باشد برنگال آسمان شکلا خداوند اندر فرادین خود خوار منرا شکلا</p>	<p>بجانبازی با بی یاقیم از قید عیال که در کردم بسو کوبی علی او از دانا</p>	<p>که در کردم بسو کوبی علی او از دانا</p>

این دیوانه که در این دیوانه است

<p>صبح عیدیم یار باطرده ما صبح عیدو آن کجی خجری ما براه انتظار بنیم آخر فنا کردیم بچشم دیر و خسا و زلف جان ما نشدا خرنشدا آخر شری دل خان حد کن ای فلک تیرهای آه سوختم نشدا که دشمن اسر سوزند ابریم نوشتم خاسو لک و زحمت با اینک فنا دار خند دندان تری سر جمع چگونه ایم آرمی بیک پهلوی سبیر ز پیش و پیش ریس چشمت زین گذر</p>	<p>بروز نظر قربان بدین اندازه جانها گر بعل گدازدیش شد جیب ما دل نشکند تا چند بیکس تو جانها برای آن دهم کرم هم سامانها شکستم بارم گوازدنکند سندانها بجای نتوانی ارم درون سینه قمرانها ز لیس دشمن نمودم درین دکانها بر برگ گل فرستادم حکایات گشتان بسا خون بختیه و زینش شری جانها سن با ارم خار بار درون شرکانها مفاطت کن شمع خویش از دوزخا</p>	<p>بنه بنی بجا که بر کن سرگوش حسن مرکافی است کجی کجی کجی به به کفرانی قالی آنی کجی یمینت با کیم کیم کجی با کیم کیم سر کیم خط خسته فراد کیم مداد شعر من سر کیم کجی کجی</p>
<p>ز آب زنگی جوی بدین اسطوره آرمی کیم اسطرم باشد علی از رشته جانها خواهد او شستم و کیم زنده بکیم کمال است صبحی که از کیم کجی نسیم خلد و صبحی که از کیم کجی دام از باده خم غریب کیم کجی فنا هم جای مضمون کیم کجی اگر داری رخ و ایند بکیم کجی چه خایه شستی خیز جوی کیم کجی عجب جی با غم که از کیم کجی لله و بخا و دنا سیان کیم کجی دوخته حاکم و در گردن اندازه ۱۲ از قیام لله چیز که محل عیش و سبک و ماغی باشد ۱۲ از کیم کجی لله باغی ظاهر گردن چیزه را بر کسی ۱۲ از کشف و قیام</p>	<p>چون فلک صیاسی است رفعت در خیال رقم حمد خدا و عجب چو بگانه چو نایم ادا کیم کجی انتلا می است و در آن چو کیم کجی گر رویم از نظرش برین کیم کجی فارغ از خوفش رجای تفرود کیم کجی آن خفیم کردار خویش کیم کجی ما همه جمله شروع و جهان کیم کجی ما و صدق و جورا که درین کجی خشم در بزم تو از چو کیم کجی</p>	<p>سبیه دست و سلسله دولت خامه کیم کیم کیم کجی بر در خلد تو از کیم کجی هر کجی کیم کیم کجی باشد آفاق فلک اهره عزت پنه از فر و رضای تو بود حقیقت آسمان آن خردل بره خفت تا بخت برسد سلسله کیم کجی بود از بهر عبادت بجان خلعت دشمنان آن کیم کجی</p>
<p>جز مبعده نرود عزت به دینک علی کرد آتش خماره اثر صحبت ما</p>	<p>لله بنمین و سکون هم و غم عین مملو شوا ایند کجی خیر و در ابر و دم چاکه ریا نمودن افغان حسن تا بر اینک پندانه ۱۲ از قیام منقول از خماره سبیه دولت از قیام کجی شش تا و کجی کجی و آن در ایام زستان از اول خنیا تا بقدر ۱۲ از قیام و آن باشد بیا که چک تیره که از کیم کجی کجی</p>	<p>لله بنمین و سکون هم و غم عین مملو شوا ایند کجی خیر و در ابر و دم چاکه ریا نمودن افغان حسن تا بر اینک پندانه ۱۲ از قیام منقول از خماره سبیه دولت از قیام کجی شش تا و کجی کجی و آن در ایام زستان از اول خنیا تا بقدر ۱۲ از قیام و آن باشد بیا که چک تیره که از کیم کجی کجی</p>

لعل باغ و دلاش در صفوح لعل باغ

<p>تاج برق نمایم به ادولست سوزش آتش بیا من در شمع شاگرد است نیمم چشمش بوریا را خنده بودی بای دانی اول آن آخر آدم که بود خاک صغیف غیر ایم جنون آه چه باد کردیم رخ سوس که چه خورشید فلک است شاگرد عشق مجازی بجان کردیم ختم شد نامه پیغام بنور اول</p>	<p>بر در دوست نهادیم خوشا غنای مانع نباشد شایسته کون جمیع کشت خط است سرقت ما ز اهدا گر بر ماغ تو رسد گشت ما خاکساری نبود باز بر لطیفیت ما به زینت باری ما بود غفلت ما گر محبت شود ادا هم کسی زلفت ما اگر از آن عشق حقیقی شده حقیقت ما آخرین نقش شده زب قلم ملت</p>	<p>در کو به عاشق تو دیوانه ایم ما دعا صحرایت کجایم اینک رنگ آتشیم گر بای منغان ز اهدا مرغ آه و فغان ناله در دایره صغیف چرخ خاک شکسته ره او افتاد ایم ای قبر رحم رحم کنی ز وسایلیم غارت کند بخت زنی کشید رنگناه جام ظهور بود امید از غدیر سیم</p>	<p>تا مرد پیر و شمع مردان نشدند شده امداد با علی دم مردانه ایم ما</p>	<p>ای کسب عشق تو سازیم ما حسن تو برون در کج چشم است از محیط آسمان بالاتری به زور باشد اگر تشبیه رخ گر بود تشبیه تو در دهم نیز بیزنی حرفه بجز کلمات نظر کی نهان ماند در دل غمت هر که مارا دید یادست میکند از عدو نامه کبوتر که برود تا کجا باشد فراز با م تو گر دمی مسکن بکوی خوشتن شد عتاب باعث شهرتین و کشتی در خود جابجاییم</p>	<p>در شمع زار حسن تو پیر و دیوانه ایم ما الکون بهر قابل انسانه ایم ما کز آده ظهور تو مستانه ایم ما تنها مان بکشکرتان ایم ما در پای خصم خویش شکسته ایم ما وز راه در سیم خاک تو بیگانه ایم ما ششاق یکگاه شفیقانه ایم ما مست ساقی و پیانه ایم ما</p>	<p>در تکیه حسن تو دیوانه ایم ما اوین بویک هر دو بیگانه ایم ما کنج نهان باشی و پیرانه ایم ما مخوئال جلوه جانانه ایم ما جام جهان نایم حم لانه ایم ما پایه نید حفظ و ملانه ایم ما در بند دانه و کاشانه ایم ما حاضر بنده جانم بحیانه ایم ما کز آده سر خویش شیه خانه ایم ما امید و افضل کرمایه ایم ما</p>	<p>در سیکه دلش تو مستانه ایم ما گشتم تراش از شرق آفتاب نزدیکتر ز جیل تو دیدم غمت از شکسته آینه دارم پیش رو دیدم در سیر احوال حال و جهان کار یکدیگر بیکدیگر دل کنیم افسوس هر کس بختش خست سوداگر گران شود مال ز دست گرای جانکه از نگر آشیان نگر یار بچه ز در بیان نیست نامزد</p>	<p>زین گریه میکنیم علی بر فرد هنوز رخمی مح طعنه دیوانه ایم ما</p>	<p>کمانی از نخب و صراع کعبه محبتی نیر ۱۳۰ از غیث</p>
---	--	--	---	---	---	--	--	---	--

لعل باغ و دلاش در صفوح لعل باغ  
لعل باغ و دلاش در صفوح لعل باغ

میکده برین بندست ای علی  
سرخوش صبا می شیرازیم

بود مادر سر محمد خدا جنبش زبانه را  
بد تو فیت یار ای پنهانی صحرای خرم را  
الهی شهرت و زقیامت زبانه را  
کیش از تن اگر خواهی نه خلاق جانم را  
الهی قیامت زخندان ستانم را  
مگردان زان تا جبران منم را  
پیشم دوستان کاکم غل کفشایانم را  
بیای سر دق کز صفت بر می ختم را  
ستار و جل جانان بصدقت یارم را  
بخود و قبر در التماس دیدار دیرم را  
سحر ساگر یان چاکشید بیدار گل خرم را  
چو جحر فی زوی بار فریبش و باطنم را  
غم ادا شکم کرده اند از خاک کینم را

گدشتن سوار این علی پیش ناگه  
یک جلوه نون در بود از کف عنایم را

به توصیف دانش با جوش زبانه را  
عیانم را تو می بینی منی نه نامم را  
زبانم میگردن و زبانم و ستانم را  
گران کردی تو ای جان من ز جامم را

سکه که از نشه شراب خوشحال باشد و سکه مستی او باعث دل باشد و از زبان  
دیگر و در سراج نوشه که مستی چند مرتبه دارد اول سرخوش بعد از آن تر دماغ

بعد از آن سیرت بعد از آن خواب ۱۲

اگر بر بند من و فلک گردش نیم گلین  
اگر تشبیه دانت هم بالووی لالا  
دل ز جانم تار آن سنگا جبران من  
زبانم گدازی هست جسم لاف کرمی  
شدم مد نظر شاید ز ایجان از  
زبانم بسکه استوده و لعاش را یکم می  
دل خستاد خاکستر بر دم دوستانم را  
بوصف دیشتن نه خنده کردم غمناکم را  
بشکم کردن جفای می یکم نم  
بیز آستان و ده شاه خفت یارب

علی زان سبز خط صبر و نعلین خاکم را  
و لیکن بلبلی باید بهار گلستانم را

الهی نفی قصه قیامت کلامم را  
شمار شاخ خشک خانه کیفیتی شبی  
کلام عام و در خط بطور جاف کین  
سر سیدان چو در آیم تلف بوسه بایم  
جواب من همچون گل چنین باخند  
ز دبر سنگ و نیام هر آن جامم خرم را  
برقت آفرینیا مرسته کنی یارب  
نی نمیم درین باغ خزان طین کج جبار

کمال شد غلیظا باعث نقصان من کنی  
چو بر لب لطف عید فطر شد ماه تمامم را

سله جاده است معرفت که شمع اوان پاره شده آن سبب نور ا

گفته ۱۲ از سراج و برهان

کبار و سیدان ۱۲ از مخطوط ۲۲



و داد از برای جفا آتش جبین مرا نمود که چشم داشت منورم در نظاره اسید از صبا بودم بوی نایاب فرایون جفا بهم نشد لبست در صفح زان سیه دست نامور فرقی نبود برین امم جو پیشتر خاکم ز آب شرم معانی غل غل شده اکتون کشتن سیورم ازین غفلت چراک باو شده دلت نشسته شستم گر دید شوق لبسته اسود بخاطرم ابام بهین میگردد در شوق از موزاتوان نزارم ساقین خلق جانم فدای لایکه عجم پسندد بخت سیاه کرد بطغلی سپید گشتم از سیر و صیقا و گلبیدن در دمن است بره و آتش شیب نا دیده و دیده گویند از آن لب	بهر کجاست خواندنی بگوین مرا نمیدانند نفس پسین مرا موی باغ میشن و شک چین مرا نذبح کرد از لنگه سر سگین مرا کرده رقم بصفحه خاطر گین مرا از دوست کرده اند جد آن این مرا صوت آید است این باطن مرا نوشی در لعل لب گین مرا پراز شراب بکنی سنگین مرا تعلیم داد مهندی از رمین مرا داغی کمال نهاد چرا به جبین مرا بیم چه میکند کمر ازین مرا گو بر بنر نکرد عدد آفرین مرا پیری نموده است جوان مرا گر دید آشیان نفس آئین مرا تا راه خواب زده آنه جبین مرا حرفی نماند بجز باوسین مرا	بیل دشتا هم نور وادی جنون یاری که کجاست بر لعل کام من فره چنان نمود بیک خال لب روزی زنی ز سبزه خط و شوم صوفی صفی نافر و شد آبرو ساتی ز روی ضعیف کاشانی شد باره پاره پیغم از حجاب یارب کجا روم چو دل مفران باشه فقیر تر تو نگر بر آس خود صد پاره شد ز دست چاک دانه خون و سپید و رد او سیاه بقیه کرم کجا بکشد باز آه شد سینه ام چو دانه گندم شکفته شاید که ابرایش رحمت سین با سامری مقابل بر سرم خفین دامن پاره پاره بر لعل شسته ام	جز نخل قیس نیست کیمی شین مرا بهر ز شمشیر که دهر انگبین مرا گو یازم بکس انگبین مرا ای آنکه سید بنی است انگبین مرا خالی زنی بند چرا سبکین مرا مقسم نیست غیر ز کف سبکین مرا بی شرم کرده است به شرمین مرا در جنب نشن جانم به زمین مرا پر کرده است ستی آئین مرا یکه ست بیل سر شک آستین مرا چون بگذارد داد گل سیمین مرا خالی نکرد حبابه بعد گر زمین مرا تا دست او پاره نان عین مرا زهد ز روی نامه سیم کمین مرا معلوم گرد شور روح الامین مرا جز نخل فاضلی نموده بخشین مرا
---	---	--	---

صاحب شعر که در نظر سوس می ننکند  
جانم فدای که جید علی محبت چین مرا

عصیم بود که بر در مشاعره اگر اهل بزم جید علی نکته چین مرا خاطر هنوز بوزن ازین مرا خوش بودم هنوز لقب شمشیر مرا	که بر زده اندیکسی استین ترا داغی نهاد بر بکر حسن را بر حسن دیگران چه توجه می مرا ساتی بر این خاک که نیاید بخت مرا	بودند دشمن از بی تو کین ترا آنحس که گفت مهر خامه چین ترا آئینه گیترا بنایم حسین ترا باو از آفتاب فلک سائکین ترا	چشمی بخت است بر رخ سائکین ترا که دست نام بر روی کین ترا نخوت نیگد داشت قدم بر زمین ترا
--	--	--	--

۱۲ از منتخب طبعی کل ۱۲ از شرح و لفظ ۱۲  
۱۳ شواهد از علی غریب در بزم چاکله زاده و افعال جسته نامرنگی بدارند  
۱۴ کنایه از سرگرا سود که در خانه کعبه باشند ۱۲ مولف



بر اوج و سربلندی ای فلک نثار شادان شو بگره هر گزای غریز حالات عشقان همه گوید چه بود تاجت آفتاب کایت ز ماه نو یاد روزگان بفراموشیت ده	مادیده ایم ذوق سپای زمین ترا شاید که غیر خنده کند همچنین ترا مشاطه شاید است صنم شانه بین ترا کردن چو ابلق ایام زین ترا یک عرصه میمدم دم طبعین ترا	هر سگوت بود تو گویی دهن مرا چون لاله داغ دل بفتاشم سرفراز کنی قطع از غبار دست پیرین مرا باشد اگر ز خاک پیش پیرین مرا بیجان نکرده بود عبث جان مرا آنگونه شد گردان بیدان جان مرا کرده شکار رهوی تا دگر گلن مرا صبر بودیم سحر و حزن مرا ادایست نخل سردهای دهن مرا	بر روی غیر نیزدم گفت گر چه یار تا کی ز دست جبر تو عریانی تنم نازیش کنم بجله فردوس ز درختر آفریده غبار چشمم عدو تنم آسان بود تخیل صد طعن دشمنان تیرنگاه ز دسرسید غزال تنم بی روی گلزار من سیر بستان گلگشت باغ بی رخ او دستان مرا	باید غایت کرم ای نازنین ترا ساتی بیا که گردن بیناست بلند خود یکشت آنکه سپین ساق بودیم خبط سحر که حلقه انگشتت بود باو بهار رفت بهار چمن رود افروختی چشم چو بر دانه سوختم ای غلب خوش نشستی خرابام ای بت چنان سکوت نمودی کن اسید من رد کنی جان من کن فریاد این گدای زین کی رسوخ ای عندلیب زخراک است نرغ یادم فتاد آن لب دندان کشش از دست با جزا زد و دل عجب یار	عیمت پیش این نظر خشم کین ترا چشمی در تظا بود ساکنین ترا باشد نیام تن قضا آستین ترا باشد ز آفتاب منور نگین ترا بلبل خزان نمود در باغین ترا ای شعله در که در زن خشکین ترا آیا زبان نداد دهن آفرین ترا گویا زبان نداد سخن آفرین ترا آخر که آرزو نشود محبتین ترا باشد ز آفتاب فلک نشین ترا گردید شیان قفس آسین ترا باقوت خط است و سین ترا آینه گیر تا بدل آید یقین ترا	گوشت پند زبانت شایسته بر دم فخری است بس علی از دختین مرا	یار است عکسار عدو دل شکن مرا نقش محبت است گهر نقش پای دوست گوگرد احمر است گر که دوی دوست اکبر عظم است غبار دل قیاس ایمان زمین ر بوده سبک آفتاب زارم بیاد آن که نازک کن خیانت ناداریم ز خاک بر افلاک برساند چون تار گوشت تنم زانو تان فریاد و عاشق شیرین بنوده ام صد پاره کرد دست تنم لباس تن کرد دگر دباد سر کوشتم درین	ساقه تیرا چه هرگاه کسی ز محبت خود بقرار خواهند نام او بر عمل سپاشته درش نند و انسونی خوانند مطلوب طاعت بفرار و اگر دو حاضر شد و طبع شریف از رشیدی و لطافت ساقه کار رسد نکس کردن از تعجب -	امروز گشت صاحب من پرای خود درو بود و هر که علی خوشه من ترا دشنام داد یار سرانجام مرا شبه زخم دلی به مشک گذاری مرا که کنایه از فال گیر و این فال مخصوص بشناخته میشد ۱۱۱ از باجم ۱۲ روشنائی سحر ۱۲ از تعجب -
--	---	--	--	--	--	---	---	---	---

عریان نمی گویند ز ناتوان من دغم برای نام نقش نگین سر دستم غیر سد بگرهای نازگان صدیم نشد ز بخت سپهر طارک جان او دم بگشت بدیدار گزافان از ترس من سر غم میگفتن باشند به عین جان ای جهان پناه	با رست چون غبار بد لکافن مرا می باید ز شقائق نعمان کفن مرا تنگ است جان ارمیان من مرا ز غم گمان پرید ز کف باغ من مرا باید که عند لب دلو حزن مرا خود سینه بود سپر گردن مرا داغی بود بر دوسپر گردن مرا	آنگه گریه دید سر کنان گلبند ترا ای بت نیامدی مگر از کعبه جسم ای بت چنان زود رفتی یا کفر دندان فشر بر بگر خود زدی مرا می آرت زمره یک چشم آموی حسنیت زود داشت زان قیامت اکسیر از خاک هست میکند بدل بر زود و غرور کن ای قیامت باشم زاده گو ز گمان تو ز ابد افتی بیای غیش چو آبی بر آفتاب	عوری گمان نمود میان چمن ترا کین سیتیم که سجده کند بر من ترا کین سیتیم که سجده کند بر من ترا در خوابیه است مگر نازدن ترا کی زیب سیدم سپر گردن ترا بستند چون قیامت پسیلتن ترا شاید که دید بواهیوس ای ستین ترا سعدی گفته است مگر شستن ترا فرموده اند لیک کس حسن ظن ترا چاه دگر که کتم اسی چاه کن ترا	بعد از نبی نبوت غیر است زنده مرفصاحت علیها دهن مرا	یک گفت گلبند گری بخت ترا اینک ملک سیدی نقد جان خیر جان کن بوی آغ تو نشین لبانم دشنام ده بر دی علیا کوی پری ای سر و سمع تست از فایده سازی اگر ز مغر فاطمه عجم ای ستم نذر دهر بکشت بخت بیرون شدی بوی خوش اندر ایند عطر از بدای خند گل آتشیم باشد مگر چه شکست کس سعید رو زخم بکوی لب زلفتم بک لبش ای بت سیاه پوش شکست کس سعید رو	پایم وصل فرستاد کعبه زار مرا سیان مروکش جای خویش غنیم چه سبزه باغ فرید از خط تو آهوی بشت عشق شبید بلند بقالم زشت یم و دیدم شقائق نعمان مزاج من بود از خون تو زمرگان به پلویم نشین ای سبزه بستان چرا نمیشدم از فرق تا قدم نمی بیاد قامت و کعبه اشکسته جاری کدام روز و مه سال نو جوانی مقام تست لم جای منی ترا	بهار جای خزان کرد و کنار مرا بجرم دیدن رخ کرد در حصار مرا خزان گشت جنت بود بهار مرا نقشبست شهادت زین بود مرا چه انهای جگر داد لاله زار مرا کسی چو فصدنی رنگ نیک خار مرا گرفته است بر شدت بنجار مرا که بود با صفت تر کاش کار مرا چه بار بود درین سر و جو بار مرا که سپر و بیک سخطه انتظار مرا نه آرزوست بخت خوف ناوار مرا	بعد از نبی نبوت غیر است زنده مرفصاحت علیها دهن ترا	گویت رخ نبوت اندر بر درت فخریست علی ز در پستان ترا	پاره شاخ سیاه باشد که بر سر گوشه گمان وصل کنند از بران جهانگیری بوی سپر از کشف زبیدی بران که در بریدی گنبد اسکندر زبیدی بران
---	---	--	--	---	--	--	--	---	---	---

۱۲۰ هجری زانرا ۱۲۰۰ از بهار عجم  
۱۲۰۰ هجری زانرا ۱۲۰۰ از بهار عجم

<p>بخوانب گفتار دیو چون شمع میباید جدا شدم زبرد دست تنبان ی قهر چگونه میسر هم از راه دور در محشر احتیاط کشاید دست نشانه گیسو جوانیام فرستم بسوی آن گدو که در تی بود ازین بخاطر رسد</p>	<p>نظر قناد علی بر کدام مهر پاره که کرده است چو سیلاب بقرار مرا</p>	<p>چشم بد و روشم است آگوار مرا چه دلتی که نداده در ره عشقت خوشامرا که باز بچشم کا و فلک است خیال سرقدان چه خوشناله است ز چشم خواب پرید و زنجیر زانکساید ز خط سبز تو دل ز برم جدا کردید به دیو دهنده و افق بیایار نشد طهور حسنیان شود و عیسریان صبا سلام نیازم بران میخان طفیل عشق تو کردی خیر و غیبت دلانده شر را بر نیزه باز زخم بطاهره مشک را چه سود بر سر من امید شد که چو یوسف غریب خوشتر شوم مريض عشق طلبگار شربت دیدار کنم بدانه خالت هزار بار بشمار بشیر از غصه حق تو زنده مغرور ز رنگ لعل برون آمد و بتاج رسید</p>
<p>کشیده از علیا بکوه سار مرا چه غرقی که نبوده است در کبار مرا طفیل عشق تو آن و اینم آتش شد بن گفتن زانکشت آنچه خوابی گو تو نیز از صحرای کسینه بچمداری گو دل از گریه بار باز تو پوشتم بوجه ای تیان تا کی تلاش کنم بجنب خورشید نشانه جام ده ساقی بوصف روی تو خوانم پیش گل امام چه دلیل است از فضیلت خویش نقشه ام سر راه تو با غم بردوش کدام از طرغم خاطرش که در است</p>	<p>چند دلتی که نشسته است در دو قمار مرا غریب داشته کرده تو خواهر مرا سوا سی ساعه باشد نه از دور مرا که بانصالح کس نیست بیچار مرا شود زانکشت اگر جات را تا دور مرا کجا خندا که دل نیست در کنار مرا که تا بیشتر نگردد سه خمار مرا جواب هم میدهم و چمن هزار مرا بمجموع خویش نیاز زد و شمار مرا نمیدشید به بزم سرور بار مرا نوشته آینه رو در خط غبار مرا</p>	<p>علی بهام خود افتاد و عاقبت جان داد شکار کرد مرا هر که شده شکار مرا</p> <p>چه نیست الهی بکوه سار مرا چه عرض حال کنم به زمین تو میدانی چه سرو بلند از آه بار بار مرا برای سیر تو نیز آوادم ای دوست خیمه میدارین بخت خلاف داد بدست آیدم آنزلت میدهم تعجیر رو در پهلوی من هر جا که بنجامد تقاید کند عشق حسن را هرگز چو سنگپاره دیوار قصر او بنهند چه گنمش بچوب انصالح و اعط بلند چون نشو خاک من سواد ک</p> <p>که آن آینه کشد و چنین یار مرا نه نشو شقی نه ننگسار مرا چه رود و انشد از چشم زار مرا که داغهای گلگشت لاله زار مرا که غرق ساخته گشتی چشم زار مرا گرزیده است بخوابم سیاه زار مرا نمانده بر دل شیدای اختیار مرا تکبر تو نموده است خاکسار مرا خوشا زانکه سازند سنگسار مرا که دل بکستن او بود ناگوار مرا که کرده است چه باز نیزه دار مرا</p>

جای نیکینی ای قبر در چشم بر عالم		آبوترانیم و میدی فشار مرا		ترا بچنده اگر داده اند طوطی بر		ارگ سحابی رشت چشم زار مرا	
و نا بود عده ات نمی دست من بود علی		اگر دصال شود باشد اعتبار مرا		پیام ما یار و در عرض افشید		چو پیش که از سینه راز دار مرا	
نشد خبر ملاک هنوز یار مرا		که رشک خلدی می مزار مرا		بیاد دار که من پرستم کنار حسد		اگر تو می کنی ایجان تنی کنار مرا	
بدوش پیش و پیش من یار		ولی خبر کسی از گناه بار مرا		بقبر داغ بدل بر دم و چشم شک		نمانده حاجی با بر لاله زار مرا	
نماند زیر فلک غلگسار من مین		که خورد مورچه و دشت خار مرا		ز خط سبز ادا یافت حسن سبزه زار		خزان مبارز و دست رویار مرا	
رسید بر سر اسید لاله خاک افشان		زدانفتان مکر اعتبار مرا		کسی گفت حدیث ز بهمن و یارم		کجا مقام بود و زخاں بهار مرا	
آیا بود شرب عده رانده شام		که طول و قیامت انتظار مرا		برای پرسه بلبل روانه شد انگل		خزان کشید سکو بوستان بهار مرا	
نشانده کرده ام این سینه ات سوگنا		بیاد و میر صید نیند دار مرا		کنم دو پاره دل دشمنان علی سخن		نهاده اند زبان نام و انفقار مرا	
بجای شک نرم تو خون میگیرم		نیکین دلی پاک چشم زار مرا		بقبر نیز کنم چو انتظار ترا		که دم عده بیار دسر زار ترا	
با سوان لودی که گفت غم شکار		چه انتظار کشیدند شهسوار مرا		بغیرم ندی گوش با قیسم نام		به هیچ کار نیانید نا بکار ترا	
نموده اند بر تو رنگ انگل تر		چو خنک شکست و چشم زار مرا		امید بود که برداشت گروم		نشد به راه غریبان لگ زار ترا	
گرمیده است بل افنی زلف		فسون چه سود که کرده زهر مرا		ترا بهار کشید مدبر حلی منصو		ایا ساخته بود و ندر از دار ترا	
توزیر برق بنید از بر من انجند		زابر برده نمود چشم زار مرا					
دیده اند علی دشمن ز دست خون		نموده اند لگ عندیپ تار مرا					
جدا نمود فلک باز گذار مرا		خران رلود و غارت همه بار مرا					
چه عرض داشت غم ز طوطی عیسانا		نگاه اندازد یا تو نه سوار مرا					
پاک میکند این پیش شهسوار مرا		که باز داشت این غم شهسوار مرا					
چو گفتمی ز پیام و سلام با گلر		نهاده اند صبا را نشان یار مرا					
چه شعر که گویم بوصف آن گلر		که باز داشت این غم شهسوار مرا					
چه انتظار کشیدم بقتل عشاق		که باز داشت این غم شهسوار مرا					
له چیزی باشد از آهن یا دندان نهی و علاج و امثال آن بصورت							
پنجه آدمی که بر چوبه بار یک مدد ر نصب کنند و پشت بدان							
خارند ۱۱۷ از بهار عجم							

<p>ندام از تو غریز الیو د چنر دگر نقا نیست شایسته چایب ارت غبارین ز سیده بلین بود رخ برخی زدن کما عاشقان چه آگاه منو ده است خط بنویز بر تو بنوی در انتظار عیادت گزین تکی گز روغتا بلب قیصر طره اذ یاران زجرم کرده دنا کرده غدا کنی</p>	<p>نشا جان همه کس و جان نثار ترا که تابی نمی خود گشته پرده دار ترا نشانده اند بخاطر زین غبار ترا بدوش هست لفت سیاه دار ترا بر دم حسن فزودند نگار ترا بقبر نرینایی چه اعتبار ترا چو بزد نیکیست بد اعمال را راز ترا که از گناه تبر باشد عذر ترا</p>	<p>ز جامهای شراب گشت شمع آساقی سیاه مست و هرگز که نمی بینی نظر کرد بهر و مه و گل و مرآت ز سبیل در حساب بار و شکر گشت چگونه گشت نخل از مشا بهت گشت میان مهر و عشق آن بود منصور بچرخ می نگرم تا کی نه بر آید چه انبساط ندیدم چون از شدی بتنگ گیریم او را بر دریغ خورم</p>
<p>مقرر است خادم بود بر محذوم طفیل آل علیا چه عیون ناز ترا</p>	<p>کدام سبزه خط از بهر فاخته آمد که رشک غله غنوده علی مزار ترا</p>	
<p>گل مراد شایم با عذر ترا غبار نشو از سر چنگ یک گام کجا روم بچشم چاره نمی بسیم تو تیغ نیزین سینه سپارم بر آفتاب طعنه آینه زخمت مرا تبی شناسم ز گرد باد دست تو نیز دست بجان شنیدین کن هزار نغمه سیرم هزار بار انگل</p>	<p>خزان سباده که قربان شود بهار ترا دوان بچرخ چو نیم را هوار ترا نمی دهند نشان ره دیار ترا که تا معاینه سازند کار ترا چه نسبت بآن روی مزار ترا که سرو اوج فلک و خاکسار ترا هیکند باضی گنا هرگار ترا هزار چرخ دانه هر هزار ترا</p>	<p>زبون نمود زبختی زبان خویش مرا عبث ز غلطو زاده بول انقاد نموده اند بوی را اینجا می مد فوخم معاذ از فضولی من که مجذوم بکوچه ای بنان هم مقابله کنم چگونه آدمیت یافتم ز بهجت بنیمان خرم جمله نعمت جهان به شکایت هم چنین زوکلان کشتو کار زنا خرم پیشدی شیا بد و آه نهان باند شعله فریاد</p>
<p>برای هم چه عرصه در علی محصور که ظلم و جور بود شیوه تبار ترا</p>		
<p>اگر نرفته اند در فیا ز من کست از ترا کنار گز تلاش سست جان نثار ترا لفظ ده اک مرکب است از ده اک مبنی عیبت خداوند و عیب مربکین شحال کست زده اک یا ضحاک نام بادشاهی ظالم بود که عیب داشت در میان شانه او جراحت پیدا شد و ران مار پیدا کرد و دیده بود کرداغ مردم فدا آن را میشد ۱۱۲ زنتی و لطافت فیه ۱۱۳ باضی نزدیک شدن از</p>	<p>۱۱۴ پس خورد ۱۱۵ از منتخب - ۱۱۶ سنگی که بندی جانوا گویند ۱۱۷ از غیاث اللغات - ۱۱۸ بفتح سرای انگنخان ۱۱۹ از بحر الجواهر کشف -</p>	

نشان عاقبتی میباش چو میقتصد	کنون نماند خبر از نشان خویش مرا	بجس خلق کنی خلق را دلم اسیر	ز نقش خنثی دلم زبان خویش ترا
شبهه ات سیاهی سوزی به شرم بر	نویز چو آن جوان خویش مرا	بخلق کار کند خلق نیک بداری	که دوست و عدو خود زبان خویش ترا
شکایتیم جز آن لبم بجاست	گذشته است پیری تو آن خویش مرا	شمار رگت انگشت سهل انگاری	بهر شود اگر از گشتگان خویش ترا
منظر بدلت بگریه میگیرم هرگز	ز آفتاب غیبی است آن خویش مرا	منظر کنی هر عالم اگر بغور صحیح	ز جام جم بود کم چنان خویش ترا
زلف بود دلم را سوار صید شگفت		بیاده گوی دشمن علی است شگفت	
بزیست علیا غمان خویش مرا		که هست مهر خوشی در آن خویش ترا	
چو غم کرد و خلقت عیان خویش مرا	بر گفتند ز خلعت پنهان خویش مرا	اگر شدو خبر از عاشقان خویش ترا	برانی نام باشد نشان خویش ترا
چه غفلت آتی بشهر خا نشان	نکرد و کس از مهر آن خویش مرا	دلایم پاک سرکوی کسینی پنهان	بیاد نیست کنون ز مکان خویش ترا
چه احتیاج بشه ز معانی روشن	و هنر نبود پر ز زبان خویش مرا	ز گفتگو بر قبیان تو قدر من مشکن	که هر حسن بود در آن خویش ترا
زحل نبود سرشتری بطالع من	سر قیافه دی تو آن خویش مرا	اگر خیال کنی بوی خلق بزر سخن	چو کمنه زخم نماید در آن خویش ترا
دلم بر در صورت قد مرغ جان ای	غز نیست جسم تو جان خویش مرا	اگر بگذشت کام دگر رسد کامت	تمام سود نماید زبان خویش ترا
چرا دیده قاتل شوم نهان جان	که نیست نظر فرو مان خویش مرا	بجو خوشی خود میفری هزار غریز	ز یوسف بسته کرد آن خویش ترا
فدا دکنس آینه رخ که بر رخ	شده است جام جهان بین آن خویش مرا	درون آینه ابرو خود و بین فرو	مباد تیر رسد از دمان خویش ترا
شاع بشنوا کجا است لیل نظر	کسا داد قیمت کان خویش مرا	که قبل من زار و ناتوان هستی	چو ناز ما که مجید بر میان خویش ترا
منم زهر غم نازدات جسم مطبوع	منظری نمند کنون کران خویش مرا	چو قد خود تو علی را به مشکینی هرگز	
بهر حاجتی اگر کس بکین سخنم	خجل بود بهر جا گمان خویش مرا	که هست مهر خوشی در آن خویش ترا	
بجز کفن که بودم عنایت و شرم	بر هیچ کار نیامد از آن خویش مرا		
علی شکایت محبوب جوان بکنم		که ترک کرد به پیری روان خویش مرا	
چو خسته نماند عیان خویش ترا	چرا خبر نمود از نهان خویش ترا	دوباره خواند صنم اندرون خانه مرا	بدا و فرصت یک سجده هم زمانه مرا
اگر فروختی چو یوسف خوش شو	خو میکنم اینک بجان خویش ترا	نصیب لعل لبان فعالش	کجا کشید ز فردوس لبانه مرا
اگر چه خنجر لبی عنایب باغم شو	که شلخ گل نظر آید از آن خویش ترا	بریزم خم محبت بر دام ای همیاد	نازده هست کنون سیل سودا مرا
بیان عارض گلزار گیتا رقیب گو	که بلبل است بگشتن زبان خویش ترا	چو بهشت گنج که چشم و چراغ خورشید	ز داغها جلوت صید خزانه مرا
سلا با صلاطین علم نجوم بجا شدن دو کاین بهر بهشت کو که سپاه سواد شمس		که در ای کوی تو باشم سواد شمس	که در شبان شبان است کجایه مرا
در سهرجی بیک سهره ای که فیه ۱۲ از غیبات تلخ بفرج چو در از کشف و افکار		مریخ شمشیر بنادیم تو دانا می	که کرده است کمان بوی نه مرا
		رسید تیر دعایم سر بدشت کنون	

<p>نخون من گرفتند در من قائل چو نیست گوش تو مانند گل کفر قسوس بشار رخس کرم التاج فرخ مجین بکش تیغ جدائی میان رخسار صنم تیغ جدائی کسین قتل بعیده رسیدی نیم گل صد گرب تیغ ابرو تیر فرقه کرم شبیه تیغ ابرو تیر فرقه شد مجنون طو حنبت فردوس صدم باشد اسیر ماندنت از هر دو عالم از دوی چو رانده اند غزلان خانه مهر و</p>	<p>هزار شکر ز صدفیت یک گانه مرا چه شد که هست سر زخمه لبلا نه مرا لبس است مشت و دوش آشیانه مرا سنان بینه زن اینک حر میانه مرا سنان بینه زن آید و دشمنانه مرا هزار زانگیح رخیت یک گانه مرا سزد که دفن کنی در سلاح خانه مرا سزد که قید کنی در سلاح خانه مرا گداشت از ابرو بشیر انجانه مرا سزد که دفن کنی بقید خانه مرا سزد که بایر بخواند درون خانه مرا</p>	<p>فدا ده ام بر شمس و چشم نیست اگر چه بوده همان بخانه آید سزبان تو دیدم میان بخت چگونه تا جستم مجسم من گیرد هزار وعده نماید اگر کنم صد بار نرا هیچ بجز دل غول ازین جهان ز عارض آئینه نماشکر ببارید بسالما از اهل باشد علاج مرض پیام غیر رسیدی کام من دی خلافت و عذر نمودی سر زخمی دل زبانی شاید دل زبان من است بکیسه نخ تو داری بد کن شیم بنود جدم آدم که ترکش زرم</p>
<p>علی کینج خموم تو نیز جلوه نما که نیست عاقبت این خلوت شبانه مرا</p>		
<p>نزداده اند ازین ملک خسروان را اسید ای جان سنج یا سیم بر شیخ شه گوید کاین صدم چه نسبت است که چرخ باد غم شنیده ام که قدم زخمه بیکه سلی فلک شبی که بر ماه را جهانی خون ز قصه شیرین کوکرن تر قدم بخانه ام ای سزبان نازینه اگر جدا کند از لعل یا رشاطه زبام حرج نماشگر کند زهره ازان زمانه که دتم نگردن جدا</p>	<p>که بود لطف سخن ملک و دانه مرا صدای کوس حیل شایانه مرا جهین خوش کند سنگ آینه مرا که آفتاب شد چرخ خانه مرا ز چشم قیس نماند فرش خانه مرا ز آفتاب نمانی چرخ خانه مرا ز چشم خواب نمانی چرخ خانه مرا که دست حاتم طائی است آینه مرا گر ز کوه پیر مار سیاه شانه مرا که اشت یار سرقت لبلا نه مرا بود چلقه تعوید در دشتانه مرا</p>	<p>بیا کشید ز جال لطف شهر و ستادان بنود گرچه علی طبع شاعرانه مرا ز آفتاب بود شمع غ خانه ترا بود ز دیده عشاق فرخ خانه ترا در دین دیده عشاق فرخ خانه ترا بقید خانه بر نزار قمار خانه ترا شنیده اند بیک خطه صد بهانه ترا نزار بار شما ز صد بهانه ترا اگر بود ز بهان سنگ آینه ترا</p>
<p>لایه پانزدهم از بای نری که پانزدهم از بای نری چو گشته باشد ۱۱ از خفاش لطفات لایه دوازدهم از بای نری که پانزدهم از بای نری چو گشته باشد ۱۱ از خفاش لطفات از یک شش عدد نقش کنند دیوان نزد بازنده ۱۲ از کشف</p>		

نظریه پیری عاشق کن ای جوان حسین  
برای صید کجای پیری کن ای برون  
بیکار عشق چه سلطان ای و سوا

چراغ حقیقت است که کانه ترا  
بیا که سینه عاشق بوزن ترا  
ز سینه بی خلق است دایه ترا

بکارخانه چین که قصه نیست علمی  
بود در آینه خانه بکارخانه ترا

زندد میکه خاک را که با نه ترا  
جواب بگوئی سنگی آب یا  
عجالت نیست که با چشم بگوئی  
صنم زور دل عاشقان آگاه  
سزای پای نمی بندم خازون را  
صنم ز کعبه بردن کردت بسبب  
عطای بود خطا ز درخشان و دشت  
اگر ز وصل کن ترک مرگ از جوان  
گیر خورده بشوم روح و ستان

هنر حیف که فرصت نشانه ترا  
سزای نیمه مرغان کنند نشانه ترا  
مگر ز بار نظر است در خانه ترا  
گهی مباد نشگاه در خانه ترا  
کشم ز پنجه زنگان خوش نشانه ترا  
مگر که در دل مردم کنند خانه ترا  
مرجست فردوس ابدانه ترا  
مراسم پنج جدائی سمبانه ترا  
ندادگر خشم لطف شاعرانه ترا

بصیرت علی چای آدمی آید  
کشد بجای دیگر چای و آید ترا

ازین دعا بهر چه ایام از این ایام  
کمالی است و پس این راه و مشیم  
چرا باشد فریاد از زمره زخم  
مکونه پانهم پانهم پانهم  
تو تیر خنجر میسر ای و کعبه  
خداوند تو امروز مراد و رفیق  
خداوند پسر کی ای و افش  
چرا بهر شاعر ای و در خلقت  
اگر سوم بایم هر دو غیب نبوه

سزای نیمه مرغان کنند نشانه ترا  
کمالی است و پس این راه و مشیم  
چرا باشد فریاد از زمره زخم  
مکونه پانهم پانهم پانهم  
تو تیر خنجر میسر ای و کعبه  
خداوند تو امروز مراد و رفیق  
خداوند پسر کی ای و افش  
چرا بهر شاعر ای و در خلقت  
اگر سوم بایم هر دو غیب نبوه

ندیم غیر دل گنجایش از بهر تو در جام  
جبین مهر و خشان رخ گل چشمه  
دل خود صاف کن تا بگری قطره  
صبا زان صیفت بگویند تبسیر خود  
بچشم ای دستان انتظار را جان خود  
هنوز ای سر زور انتظار زنده در دلم  
را باریست گل گفتگوی حزن میدلم  
کشاید هر که دارد رخسار و علی تنم  
بیا ز این پیغام مباد و آینه پیش  
گزار کرده که ای دل و ای کاش  
چرا در چشمت زدی گل من باشی  
شم آن ده پای می آید بر مساتی  
چو می بینی تماشا می کنی من و گلشن

درین آینه میگذرد من با آسمان  
دانت غنچه لب با قوت احمره اعضاها  
کرمین خاک بخون ایام در دهها  
که بس آخر شمار می میکنم اینک دایه  
مکفین ای که در از گلبرگ شمشاد  
بیا که خاک من بجای سبز شمشاد  
بجای لفظها دارم میان خم ایام  
توصیف آن یار میگیم معانی  
بزر بای خم دیدم بجای خشت سیاه  
سریک شمشاد لبش ختم نقش سیاه  
نظر کن اختیار خویش از خلقت  
ز خاک قبر من بجای سبز میناها  
سوا آینه بنگر تا زوینی تماشاها

زخم بر آفتاب مینه در کلبازی طبل  
عقل اندر خیال عاشق دارم تماشاها

چنان شرمند گردیدند چشم تو بود  
بجا گویند مردم در کس راست و کجاست  
بخوان که بد مشاطه ترا در شرم  
نهان نشسته سخن مودت و شوق  
بیا خوش قیام که در دامن می ازین  
گهی بمان که در شکلی گاش می  
آبی بد تو ای لیا سرت پیری  
کلاسم و مودت تو در دامن  
بر اوردت میگیم سوادت میبوسیم  
بدرم قضا دلها از غوی زهر خلعت

که می نشسته در دامن صحرای کون  
سواد چشم او باشد بیاض نقش جادو  
که از کما جان عاشقان خلق آید  
اگر دیدم بر زلف شکین تو را سواد  
که دیدم در آستانه اکثر بر لب  
شکایت که گویم جز تو ای خوان  
که نقد جوانی کم شد خاک این کوا  
زانت را خلعت تو وارفت میبوس  
که هر یک با دیگر پیش بر کشت جادو  
بهای حرم منی چو چنان فرو داد و



<p>نغمه نقد گرد و دشت عشق آن کما بود ز غافلوی گلنم ز کاکل شکسته طنبیا زرا علیا پنج تقصیری نمی نیم کردم را زاده میکند تاثیر دارد</p> <p>رود از دشت غنبر بر کی زلف بود چرخانی حکایت با کو خان اعیان بلا باشد نصیب عشاق در پیش نیستم چو کاکل شد لاگردان ریش چو بوم شمشیر بدوشم انظار خدا باشد گنج عجب بیتی دیدم چه صحرای سیراب بجان فلفله شد از آن نیکو فنی فرق شد دل زانو زخم بچند بخت سحر است سرانو کی از خورشید شایه را دور و دویلو بوی سر سبز استخوان سینه دویلو دل من است بیانی بگرشتی صبا که طوق نیست بگردان فلفله بدی ندیدم بکعبه مقصود چون قبله نامی</p>	<p>اگر نا و کما می گزشت سینه ترازو عرق عطری از کاکل آدم زیست دراغم را پیشان ساخت بر بزم گیسو درین آتش ندیدل لاک کینک کول دل را کین و یارانی توید بازو بی عین الکمال اسپند باشد عین آمو بی شربت شو خوش الله از آفتاب بر چشم بستی که توید بازو یکه از سر گوشه گوشتم خود آواز میو بیاجان ببار بگردن شمشیر زانو کجای جلوه گریا شد درین آن زانو کلام یار من را در سر حریف پهلوا از آن فقیه که نه پهلوا شد زیست خو حریف و خون جگر کاسا پهلوا دل را در زلف نهادن و اندک کول ز بد آن فرشت که قدام در کجا پهلوا</p> <p>فرق را با نموده آخر منکب است در خیال را ز خودش در امین بخان خوبی تقدیر گردید بدی دولین طالع مانیک شد شایرین و زلین زلف کردی ایشان بچو حال عاشقان میکند اندر بران پیشین بکمان ساختیم آینه جلال غیر خورشیدین مین چون بر سر لوار ساعه منتخب</p>	<p>با چشم مضرا به عدم طی می کنیم بیز کرد خراطوق با چو فرکان بتان و ادینا صوت محبوب سنگ شین زاد اگر نور حق نیی شمشیر خیر بیشو بکیم فانی جابج کسر بغیا چشم ز کس را بال راست طعنه احباب آن کرده بدل عشق تو کو کتب نمی عشاق است بام آن بری مرغ دل را در گرد و عاقبت تقصیر خط مردنشان با شجادی گن از خضر باد کو بخواند از برای خرقه یار غزل ذکر اسلام است در دیدن شمعان</p> <p>نست کس لوز گار با چو عیسی در سخن فیض آن روح القدس باشد علی دما</p> <p>کلیخ مار خاک گرد و صفت با نزدان است چو ب در املو با بد مزاج آمدن بر سر بگلان خوب کز قیاسان گمان به کین حق با جمع ساز تا خوش خویشین سلو با بد بود الا بچشم خصم نیک سلو با تا که پوشیده نامنم چو رویو با بشکست بیانی در آتش گشت با</p> <p>چنان پروانه دارم علیا در گل نی پرو شایه خجالت همه من ز کانه رود</p> <p>اگر باشد نیمه گوشت کنون با بسکه در نوازی فکر اسیری می کنیم</p> <p>بالم و سکون من ضم فاو ذال معجینی بال شیت بهندی نرسی گویند بفتح اول و سکون دال یعنی ابتداء آغاز ۱۲ از غیات اللغات چشم زخم یعنی نظر بکلیه چیزها و خوش ضرر رساند ۱۲ از غیات اللغات</p>
---	--	--

<p>حد ملک یا بر شایسته بود رفت یا بین بنی که بر پایش طی کند صد شرف مقصود را در کف کس نیاید هر که رفته سو او زینب سرگون کرده فلک را شکر شکو قطع بی گردد و چایب که گویا</p>	<p>کعبه دلاکم محراب برهنه زیان انتیازی کوئی کو درستی این سوزت در بر سر روانه پیش دران گرچه قوم باطل را زینستش عی تا تو رفتی از کلام ای برز آشت آن فقیرم دوستان گرشاه و دلم ترک هم آفتابان تا دیدم تقسم در مشرق خود شو که برود جدا جستیر از کمان یعنی ترا خوشی</p>
<p>آنجان یا حرمت بر علی کرده ستم عاقبت امان میری پاک کرد اتوب</p>	<p>خود شدم محراب عیبه از عبا و اتم میر ضقیق می شعلیا قوت باز دما</p>
<p>مهرانی سیکند المیستان مرد با انچه کرد و میکند یک غره مهر با ماه نوشدافن غم از برای شاهان مانانند بر شرف پیداد جهان و برقی که بخوای از دنیا ترک کن ز و غیره و گمانی بیک غزلان بقیر ایم آنچنان بر بجا و در غزلان زینت زانو کجایی که زری غزلان ترش گشتی غصه کردی غزلان می برستم و حرم دلش من زود رشتک طوبی سرد اگر با غزلان ناخن غم میشود ایجان بلال ماه نو</p>	<p>زوی گیتی سیرنگ از غم بشود پید بیکه و دیگر که من هم بودم این دشت عشق خوش غزلان چنان دشت دایم از دست غزلان ندیدم نشسته خون غزلان غزلان منم آن پرده شوق پدید از غزلان اگر گویم که ایی باشد زینست غزلان اگر دعوی نیایی از غزلان غزلان نیاید غزلان از غزلان غزلان بیان زلف و گرد و زبان غزلان چو خدایم که آن چو غزلان غزلان بود حال شوم غزلان غزلان علاج باد غزلان غزلان</p>
<p>بجو دو شمع حال بریشان علی شب که داوای زلف کس گل شود ما</p>	<p>اگر دعوی نیایی از غزلان غزلان نیاید غزلان از غزلان غزلان بیان زلف و گرد و زبان غزلان چو خدایم که آن چو غزلان غزلان بود حال شوم غزلان غزلان علاج باد غزلان غزلان</p>
<p>با کف و غزال ندیم گیسوم با وجود آنکه دارم و اینست و پید شام عیدم بود و اینست و پید استان عشق را باشد گریه غم بلال</p>	<p>اگر دعوی نیایی از غزلان غزلان نیاید غزلان از غزلان غزلان بیان زلف و گرد و زبان غزلان چو خدایم که آن چو غزلان غزلان بود حال شوم غزلان غزلان علاج باد غزلان غزلان</p>
<p>له کرده ۱۲ از سار جهم</p>	<p>له کرده ۱۲ از سار جهم</p>

<p>ز بهل خشر زانم یا بشد گر گری گل را خمر ست از می خمر غریزی منم که حب قسم انکار و خسته که می شنوم بیگانه خمر شنودید</p>	<p>چو رفت شاخ بر برد اسو اسمان چو کعبه کرد کرد در و در غلام مخالفت چنان کنم که گزینان غور و اندر سر میخیزد گزین شودید</p>
<p>خیال گلخانه اران را بخت علی چهار بسم از رشته کبوتر شودید</p>	<p>برای شوق از زنت انان می داد ز بهر آنکه بام سخن صیانت ساز چرخ نام بر فاصد توان اینان کد از سر زانم که بوتر شودید</p>
<p>بعکس خط او آینه را جوهر شودید نوسیم که خط شوق از برای سیر افتاد اگر خوش خون رخ جانب صحرای چو تو با صدی کسری می مقصودی دل شکستن می آید که بختی تو نقش اولین باشی ضم نامی بود خیال لوسه آن ز خوبی ابد الهم ز منج آید با ستاک و بود اما نم ستم یا بذا و بدین گزای ظالم اگر دعوی کیانی تو را باشد خوشین چنان رسید ام از شیخ کاذب چرخان مگر دی قتل نام بر در گزین سوسینه چه جبر نام سر در دافین تنگ باز مر شوق شهادت باشی شد فقیر اند</p>	<p>بهر کلام نبود دل در آب گزین شودید بشوق دیدش از لفظ با ن شودید بر دلم شوق دیوار زندان شودید اگر تخم کنی در سالیات شودید مبادا در جالبش روح سکن شودید چه شد گرد جهان با در گذر شودید نشان ببار عارض انور شودید فشانم آستین که کوه ابر تر شودید که زری میان او تو داد شودید که از خود و بخت را آینه شودید اگر خوابم دغلا و منیر شودید ز نقش زرد با دغا منیر شودید حواجم جمع ناگردید غار گزین شودید بیا قاتل که ز رینگ الین شودید</p>
<p>علی من ام بعد از علی چون قطره و گهر نکوی گرد و دین بخت شودید</p>	<p>علی باد تو کل صبر کن بر نیک بهرم نمیده می همه شمی از مدهر شودید</p>
<p>سینه خط بر کنار و انور شودید نباشد عیب آینه بی آینه در آن بنظر رزق خود را کنر حلال و حلال درین آینه بر خسار جوهر شودید لیکن بری ای می دیگر میشودید ندید قیال غفلان نشیر میشودید</p>	<p>اگر جای درین عالم شودید ز دریا نایان ریس اگر گزین شودید سنا نهاد و لم بشک از کشتار شودید قیامت بر و بر کبک از ز قار شودید جو میگویم سحر آتشین خسار شودید نوی سینه خط بر خواهر کرد شرکام نموده است خنایه بر کشته شودید اگر صدمت نیت نماند گری شودید</p>
<p>۱۰ قابلمه را از علی حزمین باشد ۱۲ مکتف</p>	<p>۱۰ با موافق از لفظ لکن در سراج ۱۰ بضم سیم و دال کسبه از خود چیزی پیدا کنند ۱۲ رکشف</p>

شهری ناز گل و دم فرام در چمن باد  
که از هر قطره خونم گل تر میشود  
بوقت غم کردن بشو و یا نشو و دور  
صدای کشید ز جوب منب میشوید  
جنون واداد و بزندان خادایم  
زخم گرسر سر دیوان میشوید

سیستم بابی که غمیرم بیاوردم  
علی از خطاجام سحر کو میشوید

اگر ز خویش گوی کنی غم میشوید  
بگرم یارم که شعله غم سر فرو آرد  
شهادت کنی در دوشی صید گرفتار  
ساع دین این خطا همچو جان بد  
خداوند از فرما که اندر بجا بوشم  
چنان خمی کشی می شود دل گرفتار  
جنون سخط دل سیکت جاعلانی  
امید به نیشم به محبوب عجب بد  
اگر خاک میانی آید به تیرساری  
نباید غرض شاعران بر شعر که گر

علی سر کار را وقت معین و دین عالم  
چه کار آید حکمی که پس از مردن میشوید

انسی باد و نیش هر رشتن میشوید  
بسینه داغها بر دم که انگار آذر تم  
بیا و لعل از دین با خون جگر بام  
جنون نیشم به نیشکست جانی کن  
ز کسب سهم حساب کشنگ که این بار  
چرا در بر رخ تابنده نهان شوی

علی صد چند الفت مستم عجب با باشد

له و از دست از خیالان

نمی بینی که از خمی چیا خرم من شود پیدا

اگر گندم بناخی نه دفن میشوید  
چنان جوشی است آسم که گر قطره افتد  
نه بینی هیچ آذاری و دم هیچ چیزی  
نشد شاد در فوجا که حال ای کز  
چه جاست قاتل این گنی گردم حلقه  
ندانی که بر سرم امان بشی جانباران

علی با خرم باید رفت از بس باخیز خود  
براه عشق هم از سایه بر ترن میشوید

در دلی که اندر کان معدن میشوید  
غیبت کنان که در کون معقولی  
نثار رحمت کن که جسمم عریانم  
اسیر غرض مطلب درن هم نه زنی  
فرانم نیست از سوز و آتش شربش  
بر فضا و دورانی که می بینی عجب بد  
غیبت کنان بر چرخ هوا کمالی

علی اگر چرخ نیست در فاکم خرم کاخر  
زرق آتش نشان شمع روشن میشوید

در میان کرم کاخر میشوید  
تو چون کی طرب بزم بخوار میشوید  
چرا خجلت کشد در آفتاب سر زار  
رد و دامن کشان از شهر خاموشان میجاد  
جواب بیل گرد و دیر و آرد بیلار  
نهد بر قافله سلسله برای یکدیگر  
هوی سر اندازان نام را سر میداد

<p>خلاطون نخل کردن تو نام درین حکمت سبرانی که اندر بحث میخواران شود پید</p>	<p>پرتا خود بخود حکم ز دست پهلوی او شکار نوع انسان بار از بون کشت</p>
<p>علی بابا فتاحی سان دین یار از پیران نهفتم قدر خود تا قیمت یاران شود پید</p>	<p>که صید آهوان چشم او دیدم مغضف که ز راه فرق خود را بشکند بر چش پیر</p>
<p>اگر گریم بدینا موسوم یاران شود پید تخم غزال گردیده از تیر زگرش بان مکوی می گزید از من که گزلی هر چو گریم در خیال زلف مشکین دست یقین دارم بختی من باشد شب فر مسلمانم که بفرزند پیدار می ال</p>	<p>دگر خندم شهر ابرق یاران شود پید چو آن صیدی که دیش کمان از آن پید چه بدم گاه از دست کاران شود پید بجای سوز بر جاحقه یاران شود پید که خواب صل او از بخت پید از آن پید بسی که استیقیم دینداران شود پید</p>
<p>همه یاسیم بر طلب علیا بر فضل چو آثار اجل در چشم یاران شود پید</p>	<p>علیا بعد مردن هم کردی ترک پیوستی که می بینم سربلین ترا از لاله ساغرا</p>
<p>چنانچه از دست آن آب هر چنان دست از کشته بختی برای قتل عشق بود کانی غره ناز بود واکس از نقش رنگا بال طریقه کنده صنت را بی فتح خم چشم دیده بنار می بر می شهرال بحان سینه نشانه شاری هم نصیب می شد جهانی سوخت نسوم و لیکن دوزخ</p>	<p>از آن روز که دیدم آن صنوبر شکست نه بالا نظر آمد مرا هر گوشه گلشن چرا باشد ترا ای سوزی فانی که سویده او کم شد چون باغش گر خوش غم دلدار هم را در دوزخ هم رفته شکار جان عالم میکنی ای صید ارم اگر عرض خضر یاسم پس نند ناصد گر خطی تو از آب گل امدان نبود تا آنکه گفت کجایان چراغ طاق دلی نداده کس نشانم سز دین آسمان از تو</p>
<p>دلخواه او به بیم ز حالات هر دشمن علی در خواب دیدم چو سحر کوبید از راه</p>	<p>چون شد ۱۲ نبی مبعوث گردید پس هر سو و داحجر علیا شد علی مخلوق دین عالم امت</p>
<p>خطوط عاشقان هم بود و خانه تو ششم تو هم با منی ای حاصل بهر شعله و سینه ام شد که آتش اکتوبر برده که تو هم دلم بر چرخ پیش</p>	<p>زودمان من گارابی شد ز نامت بیا قاتل مرا هم سر و کین بر من جان فسان تیغ ترا باید که باشد فرق جان بودم که در دین من کل خندان لے قام ستاره جلی که بر فلک ختم است ۱۲ از سراج اللغات که کنایه از نکته چشم مردم بعضی عرب می نوشت ۱۲ از غیاث ۱۲ بسم ۱۲ از غیاث -</p>

<p>غذا خوردن حلاوت است ای ساقی دین چنان شمرند از کردار از چنان خود شمر ترا نم که با که بلند باشد ای مرد مثال آساید مفر که چنان کنیم گویی که ترا دیدم من که نظر کردم گر باشد خست خورشید خوش در عالم چه باید کرد ای ایوه ای قاشق که زلف عیاری کشین که در کاف ز غفلت پیش قمری آب جوی طبیعا زاده از امی غبار من ز بس ناله شریف کرد جلال من</p>	<p>چنان فی سحر علی زده مراد اعظم که مایل صویش برده من بول قیامت</p>	<p>گر وقتیکه باستان می آید است اگر شوق شود از من اندام است که دیدم زیر پایت ز قیامت چنان دوش بنم با اسباب است تا شاگاه نیست چنان رنگ خاست که بنیم شام تو سپید کنده است اذا انادی تو یکین که دم افات تسلیم خم کردم چو پیر با کرامت اگر سر و سخی را غ خود می خرامت که در عالم دانی نیست اراض غایت بسا دیدم ز خلقت چنین کرامت</p>	<p>از</p>	<p>جان من بر می پرستانم خدا ای ز تو حسن جهان یابد نمک باغبان از زو باشد بدل از چین آید صدا ای طای من زال میگردد چو شکر گانت بدید ای روی تو دیده رستم عرض کرد بر سر کوئی تو در گو شمر رسد بر سر خاک که زیر بام تست</p>	<p>از</p>	<p>ای قدر دست دل جانم خدا پیر گردون را بود در دهر از عرب پیغام می آورد بگور از عجب گویم صبا با صد ادب صبح چون خیزد بگوید باغبان سویج دور را بود با هم کلام از درد دیو آتش بشنوم گفت نیسان در سر دهن تو</p>	<p>فرق با بر پای مهانم خدا بر جبهیت همتا با نم خدا غصبت را چاه کفانم خدا بر لب لعل بدخشانم خدا بر قدرت صدر و لبستانم خدا ساعت را شاخ و جانم خدا بر سخنانی تو مرغانم خدا بر صباحت در غلطانم خدا</p>	<p>آدیت سر شاخ بگلشن قفسم را استنداره رس چپ پیش لبم را کز دست زده غنای فرسم را قاضی بچویش گرفته رسم را آنگس که بیکبار شد بوی جسم را خود آتش من خست خاوم را دانند همه عادت فریاد رسم را آیا خبر داد کسی او رسم را در شهد گرفتار نمودی رسم را عشق اتوان صید نمودن رسم را</p>	<p>از شوخی این دست جنون دل تنگ نعل است علی چاک گریبان فرسم را تا شیر شر بود نهان نفسم را باقی ست میان لب سینه ام خدا آه جگری سوت همه رسم را آگاه ناید میسما نفسم را سے زال بهمنی مرد بیرون نام پدر رستم که سفید و مشول شده بود در دیوان</p>	<p>ای تبار قدر دانست علی جان من بر جسم جانانم خدا سے غرام یعنی حسن شینگلی از کشت و تنجب - سے باغ باو تین باو کی از طر مغرب طرف مشرق خلاص صلیک بر من</p>
--	---	--	-----------	---	-----------	--	--	--	---	---

<p>بزرگیم رشک و فوج ملائک امید مرا خاک در سیمت نشان پاسنگ ترا ز دانش و جفا افشان شده از کندن پرچم بارگشته آن روز فروغ سحر دوا پرسنگ کند نو فراد بفریاد پرخل کند اتم مجنون جنش هر قول زان این زان شسته گوز</p>	<p>گوئی اگر آید یمن پیچیم را اکسیر مبارک بود آن بوسم را باکوه اگر وزن نمانی عدسم را داند ضایان چمنها قسم را همچو آلوده نه سخی عدسم را اگر گوش کند کوه صدا برسم را اگر گوش کند دشت صد اجرم را اگر ده سفی و کربن هضمم را</p>	<p>تنگی میدان خست دل جان ما بر سر احسان هست غمخوان ما حال پریشان باد زلفش خدا خاریا یان ما قصه خون میکند هست چشمان ما دامن ما پر کند مصرع دیوان اردکش طوبی بود چاک گریبان ما صبح قیامت بود گیسوهای آن اطل بهای بود شیع شبستان آه فلک سوز هست تارک جان رشته زار هست کار نایان مانت پسند عدد</p>	<p>خست دل جان باشی میدان ما هست غمخوان ما بر سر احسان ما باد زلفش خدا قصه خون میکند خاریا یان ما دامن ما پر کند هست چشمان ما اردکش طوبی بود مصرع دیوان ما صبح قیامت بود چاک گریبان ما اطل بهای بود گیسوهای آن ما آه فلک سوز هست شیع شبستان ما رشته زار هست تارک جان ما نیت پسند عدد کار نایان ما</p>	<p>هم بخورد امروزی علی باد نمایی هر روز فراموش نمایی چه قسم را</p>	<p>آن گیت که گوید بر سیم نفس ما نظر باشد ای دای قمتا در شیشه ایزین قید کند شمع را بر مرقه ماحلوه گری عین باشد از روز ولادت سفر فلک عدم بود شد جگر برادرش هر شجر دشت امشب به لارام با کام سحرش بی صدق طلبه بر جان مطلب داریم عجب بهشتی بهوش روشن کن عالم شد خوش از عشق هست نگران ست سوختن امید صالت نتواند از بصره</p>	<p>اکون لب لب است دم لیس زلفی که دراز است ز دست ز ناروغان است آفتس ما برق فلک افتاد سر خار و خس ما گوشی نشیند صد اجرس ما گو یا که بود صور قیامت چرس ما و خاند قاضی است عقیدس ما دیدیم که خضر سینه سالیس ما پرواز کند بر سحر تقابلس ما سر بر کند مهر جرافت خس ما هر چند بود مورعینی فرس ما از یار جدا گشت لب لقس ما</p>	<p>تارک گریبان هست گریبان ما که نشدی جان یک شب همان ما نیست غمخوان ما غیر غم آشنا سر گلستان ما مصرع جبرست حجبت بران کردن اعدا شکست دیده گریان ما آب نیسان بود گوهر غلطان ما بندش مضمون بود باده ریحان ما خون دل بود دولت ایمان ما دزد خنای برد نمزه اسحان ما هست مصرع تسلیم کلمه اخوان ما کم نبود از زبان</p>	<p>هست گریبان ما تارک گریبان ما یک شب همان ما که نشدی جان ما غیر غم آشنا مصرع جبرست سر گلستان ما اعدا شکست حجبت بران ما آب نیسان بود دیده گریان ما بندش مضمون بود گوهر غلطان ما خون دل بود باد ریحان ما دزد خنای برد دولت ایمان ما هست مصرع تسلیم نمزه اسحان ما کم نبود از زبان کلمه اخوان ما</p>	<p>کار حرفیان باغیستی باشد علی نیتی باشد علی کار حرفیان ما</p>	<p>چون کلک اگر سلک جزین است کلک در جلوه گری خامه مشکین نفس ما</p>	<p>مشکل آسان ما هست مصلحت علی</p>
---	--	--	--	--	---	--	---	---	--	---	-----------------------------------

نام کوهریست بند در دوحی همان ۱۲ از زبان ۱۳ شرا بگوری ۱۴ از کفر







بنور دم از وصال سرباغ نیکو  
عاقبت سب از فنا همچون جسم  
خبرین چیزی نخاشم ز آزار سباده  
بی طلبی که نخواهم رفت و بزم

کس ندیدم بر قلب و اسق و مجنون علی  
صرف شد عمری بی ادی حدی نخواهم حرا

همچو حال بد ز دست غمی نخواهم حرا  
چند سن آدم که بسوی الملا نکند ده  
همچو قیابی که در فراق وصال  
غایب غم ز تنم از طعمه ای نمکن  
زلف را با نچه مشاطه میازد در  
لطیف لطیف دیگران هم جو حفا  
رنگ بافتن و در این عالم  
اینگاه از بهر تن صد عاشق  
نیست حاصل سحر چشم صبحم جزیره  
وصل آدم ز درد و غم میماید  
ای که لا تقطع شاد فاع کافرشان

من نخواهم که بنم روی داغی اجل  
باز بر خورش علی تا خواهد و همام حرا

گر زنی تیغ تماگل افشایم ترا  
بدگو سنگت تیغ بنم بر سرا  
گر نشانی بسرنگت خود ما را  
بر سر مردمک چشم نشانیم ترا

له باب نهم گلستان سعدی در بیان عشق و جوانی میباشد ۱۱ مولات  
سه کنایه از نایه کریمه میباشد لا تقطعوا عین زحمت الله یعنی بپوش  
مشاور رحمت خدا ۱۲ مولات

و برانی تو یکبار زنده زمت ما را  
ز راه ماخر من انجم بفاطمت میداد  
نیست تشبیه خست زنده خورشید  
شق شود سینه با پیش خست غم حرا  
گر چاره و صحت فاک زین برنی  
گر کند شکوه قیاس تو با فرمای  
سیر دریا چینی لایق شانت نبود  
شکوه چو در جفا زنگ خالمت بود  
عاضدت صحت قوت بود بنویس  
خاک گرد و چوبان لپین با سبزه  
گر کنی جور و تم از حد مکان برین

می بری نام علی گویدی پیشان  
صد احمد که قابل بریا نیسم ترا

بوکه ماطمه شمشیر سانیسم ترا  
قاصدی نیست میر که نویسم ترا  
ساقیا خون عدد و کز بخور کاش ترا  
بی وفا که بود عمر و لیکن چو گوشت  
سر داز او کند آندوی جنت  
باش غاموش می شکوه عاشق شنو  
جز تشخص نبود باعث حیران از تو

غیر و شام ندادی علی چیز دیگر  
از اعضای تو شکور با نیسم ترا

هی کجاست آنکه بود اینجا  
در نظر با چنان نهان گردید  
زلف را همچو بر برسم زد  
جلوه چون ماه می نمود اینجا  
گوگیا در میان نبود اینجا  
ردی چون مرصع نمود اینجا

<p>سخت جانها بچشم زشت برق آتش فشانند و داینها در دلم بسته عقده اغما از لطف شکنین که برکشود اینجا نهادم دیر کرده حبس قاصدین رسید زود اینجا حسن رخ شد فروغی بجز دگ آئینه را زدود اینجا داسن او نیا مداند دست گفت افسوس جمله سود اینجا</p>	<p>کوره نار است سیند در آتش وزستان بزم ندم در آتش خانه را هر چه بادا باد آب کوثر دنا بچشم با خط تقدیر ضم کردم خط سانه را شرم نمی آید مرا الا بهر سام غیرم خوش چون نیم دان بام چون شانه را سردو گشت حیرت شدت در چشم رنگ لب چون فتادان شانه را آن سیه تم که بعد از دفن شکان دوست سیدم سماک دگل چانه را ای چون گرد تو گردم فارغم کردی چاچنین عصیان نیکم کردی پانه را</p>	<p>چون ظمیر نیست پرواز سیه بادی علی شبه دایغ سینه روشن میکنم کاشانه را</p>
<p>زنگ مرآت دل زدود اینجا هر که خود را بخود نمود اینجا بچشم عقده غم عالم نکته کسی نیست کشود اینجا خواند در بزم ماکه صمیم بکند نکته کسی گفت فی شنود اینجا کی توان خواند حیرت تقدیرم همزه باشد خط عمود اینجا شخص را بزم نظر نمی افتد هر که بیدار شد غنود اینجا دیر در مرگ من نخواهد شد نامه برگردد سید زود اینجا استحسان در چه خواهد کرد هر که خود را نیاز نمود اینجا برق ناجسته سوخت عالم را جلوه ناکرده دل زود اینجا هی کجا رفت یا که دیدم خواب هر خن در کنار بود اینجا نامودی زشت لیک شکر بی حسین میکنم سجود اینجا جمله تن همچو گوی صدیگان میکنم در رست سجود اینجا زور و تشد بجام غصه هر که خود را بزرستود اینجا</p>	<p>چو لاله پرواز خون دل بایه بود رخت جگر چو مهر ناله ما تلاطم است چو عمان شهر شام بود ز شور قیامت زیاده ناله ما سحاب مابود از دوش شمع گلو بود برضیه بلبل ز بسکه ناله ما کنیم صد شب را تار یک شل بود عارض زلف ماه و ناله ما بانتظار تو مردم و چشم سودرست چهره بود بجز هزار ساله ما چنانکه شد دل غرقی حواله آشوب شدی دلش بشی کاشکی حواله ما خریده هست به ادای راز که هست مصحف خسار و قباله ما برست محسبان میکنم سحر که دخت فانی ملک ادباله ما</p>	<p>گر که آه علی گوش کرده هست ظمیر که می برد بسبق ناله از رساله</p>
<p>گشته بدنام انتقام علی یار خود جلوه نمود اینجا آشنای خوشی که دم کجبان گایه را بکبان بگایه میمنه زخو جانانه را سینه ام خالی بود از نیل چو دریا سنگریه می شام گوهر مکدانه را می فرستم نامه بعد از نامه ایو میکنم مباد در شوش کبوترانه را انگشت آید نام غیر همای شمع رو کی دهم در سخن و تخیلات پانه را</p>	<p>چه دقت بود که بی تو بسر سپرد چو سیل شد همه تن گریه هر که دید را گویند پوست پدرا گشته نمایم شده هست رشته افقت تن پدیر را بیا چه مرگ بیگانه مان دل غم اندر آفت سید برید مرا بخط سینه بت سبز رنگ نسیم بنوختا شگفته گل امید مرا بزار گنج مرادم در آستانه است نیک جفتش ابرو بود کلید مرا ز جوی شیر نه فراد که ندانم شمار صلح روز جدایی ز شیب سید مرا</p>	<p>ساده رام بسن از منتخب</p>

علی از بس تنگ آمد دستش بیگری باد دود کن از سینه ماسا قیغم را		بچشم سوخت کنون سوز دل سبکباد بروز عید کنون گفتم مبارکباد که آنگیز ز بسج با و دید مرا که جان زهر تو اینک لب بید مرا ز دست من نشو غیر کار کفر دید	
بود از بس قیامت زون سبک بختی را زمن آنانکه می بیند حالاتی را بنیاد انداز آتش زین صفات میانی را و فاداری زمین شهو شد ز کبریا را رسی بچون صبا شو چو بوش سوزانی را بود خلقی رخسارت شال آینه بیزانی را بنوعی در نیامد کف من دامن لبر را بر آید گر امید دل من مردن غمناکی را		شربت قیامت چون لب جان که بود دراز بروز خضر علیا سحر دید مرا	
ناله خیز تو کس از نظرت دلربایی را نمی آید در لب باز نام شنایی را علاجی نیست جز وصل تبان و دلیلی را بناکر دند بز نام تو رسم بوفانی را برید کا رخساری بر لب آبادی را بهرچ هفتین بروی دماغ خودانی را تا می عمر کردم گریه می آبی را مزار من شود یاد لب تیر بوفانی را		گل مراد نشد از گلی بدید مرا سیاه بختی من بین که با گل اندام که شکسته از دست بخت و از غم نشان کرد عدد در اشکار گردیدم چنانه خار بر راه تو هرچو شمشیر چگونه از من کنعان خود کوه بارید نزداد بوسه گلبرگ یعنی باز لب نهان بسینه من بست غم ز شادی مرا چنانخوت بجان خودم رشادی مرا نکرد هیچ از خنده بدم بدش	
علی دنیا است و من شوم جهان تو کفر برای عیب آن پرده سازی پسای را		علی بقوت بازوی دشمن تو مان برای قتل ز عشاق برگزید مرا	
با تو چون آئینه حسرت نیم ما می توان با کینظر ما را حریف همچو موج بحر اندر حال خود شد سینه بختی لباس با خوشب عشق بخت خام ساز عقل را دست ما تا بپند دود از دست چون صبح هجر از دست سپهر توبه تحفل ما بصر ای رخ چو گل اندر چمن و دهن		بصدمت نیای با قیامت غم را فضای هر دو عالم تنگتر از دهن تو بود سر بر دامن من خط سوز خان اگر لب لبان باشد نفس جان تو گش چه شد گردستان دست زدن تو چنان آساکند از خوشی بر شعله سوز زبون چیر حیوان و خال لبش نقطه شب ستم هزاران باد بر دوزخ عالم	
چون ظهوری با علی زیر فلک عمید میخوار هم و قربا نیم ما		شرفا در حوادث با و داند غم را سینه بختی دشمن گر کند شون چغم را	
اسکندر نام تو دارد زر و گنجینه را خاک کوی تو بود خرقه پیشینه را			

<p>دوش در صلح جلف کردی غم هر شکران حشمت نشیند ما میزان نشت بران طبعی من شرح کبر صده ناله شود و باغ گلن نشیند ما مشق کردیم بنام تو چو صدف و دل پاکتلمر شده از صدف جلف نشیند ما گرچه از پیش مهر و قلمر کنان آمدی گشت با مال بیا کوئی تو کنیند ما شیننا لطف عبادت تو را بانی چرخ بر دماند گیت داده پارسیند ما و خنپین و بدامد گر آن قناری شد فراموش تر الفت یریند ما</p>	<p>شراب سُرخ در مینای بطور چرخ بر دل آه صبا و خیزان کتاب صفت دیت سینه خلج بهر شمسوار نیزه بازان بود اندر گلویش رنگ پانها ز سرخان کرد خالی آشیانها گواه صحتش مهر دمانها بود انقاس در حلقم سنانها</p>	<p>ز آب چشم دریا لم روان کرد علی دارد براه خود نشانها</p>
<p>هم تن تو علی تاپی نظیری شده است خوش بود شنیده با سکر آینه</p> <p>بست جملات و منیر لایزانه سینه جودت ان چو تو ای بود گر سر شکر فلک حاکم نشیند سبب این است از اراده خود نیست خفوت دل منرا جانان قد می بخت کنی جانب خندان خشم بزل صفا بر و کاشان خوانده بودی که بیا ای گویان می فتد صد قدم از منی کنان می فتد نظرت عرش برینان اگر تو نیندی در کند شان</p>	<p>عارض جلوه نما ماه تمام است اینجا زاهد عاقبت از خانه کعبه است اینجا غم سیه او از غم بیرون است بجلس موعظت اعظم از بسکه خوش راغب باده به از حشمت اخبر است زاهد نند باید بطور جنت غیر راقص نکرد دست مزاج نمود قامت یاز بس شک قیامت شد کار امر و زلف را گدازنی شمار غیر از فکر عقی که هر دست فرد</p>	<p>خال و سینه خط دانه بدم اینجا لازمت کمرت بیت حرام اینجا صبح محشر زشتی تو شام اینجا دین تعب که بر اباد حرام اینجا خانم ملک سلیمان ختام اینجا و اعظم گفت بر اباد حرام اینجا از چه گویند درش نقل نام اینجا سر و بستان بود از او غلام اینجا سجده ای که کشتی مقام اینجا کار دنیا همه دیدم نه بجام اینجا</p>
<p>مصرع است علی مودع حشر بال طاف و سجنان خاثر ستاده ما</p> <p>شمار جان جانان در زبانها تن هر کس بود در زبانون مضامین لب و دندان آنه ز طوفان است دریای شکم بود آه رسا شمع مرقم هوای شوق و شکر کفایت</p>	<p>بود انبار شکر در دمانها فدا باشد بر خمار تو جانها بود لعل و گهر در کعبه و کانه بسی بند کش اندر کرانها که فائوسش بود از آسمانها فرود شد کشتیم اند با دمانها</p>	<p>از عدم آمده ام سوی عدم خواهم رفت بهر کجند علی چند مقام ست اینجا</p> <p>نام را و همه مخلوق بجام ست اینجا گشته عینا سرخانه چو طوبی است در شب هجر بود آنچه خوشتر شتی است جای سلیم نمودیم با دجان سلیم حسن را ملک دگر است سبع از دجان قاصد یار هر صفت و صلا ده است</p>
<p>له ای در وجه از غیاث له شیر گردن برج اسد و بعضی آفتاب از بر دمان</p>	<p>له باد در شام از غیاث له دگر و غیره که بر آن مکتوب از غیاث</p>	<p>له باد در شام از غیاث له دگر و غیره که بر آن مکتوب از غیاث</p>



<p>جاده عشق نو خطان گشته گنداخت کوشش و فکر معانجان نیست گنداخت خام خیالیم نگر آید شسوارین</p>	<p>تا کنی زیست جهان طایر شمشیر را بازی رنگ آید عقل گره کشا ره نبود بنجاک من نذر سینه پا را</p>	<p>ست است آب نذر خیم ما از باده محبت شاد بخت پریم خاک مییم و نیز اعظم کلاه است ما را بلال عید نما شد کلید کار مطلوبه یاز چرخ نباشد بلال عید هزار عید ما نیم ز ابر بیدار مانده ایم بعد شب ز عید بنی مرغان برگ سپردیم دلفان ما را خبر ز جلوه آن شسوار نیست ما مردم اند مردم دنیا بخیم غم شیراز و اصفهان سخن رگ زیم لیقه در بر ابر صد قلزم ما هر چند کیم شسته و خالی کیم از تو سن که چشم نقش سیم درین غم خمیده پشت بخت سیم از خاک راه طالب نقش سیم تا چاشت در زود نشت سیم یک شنب رخ انجمن انجیم عیسی پاک گوش بصوت نیم گم گشته در نظاره یال نیم از ما فرج نه ازین مردیم در مندی بلی بنوای نیم</p>
<p>۱۳۲ عقود جرم فزون بود بسکه علی سارا</p>	<p>از بیدل تو خون و جالت شتر و جود</p>	<p>۱۳۱ ما کیم دیر که باشد علی سارا</p>
<p>آب غم نذر راست می پستی ما نضای حق تو کای رنگ کنیل بما جلت برده با جلت نه نذر شیرب شکستیم پیش و رشت بغیر ساقی و ساغر نمیکم اسید شمال لاله خون جگر سیم</p>	<p>بندی فلک شتم پستی ما برای سستی ما است بسکه پستی ما زنگدستی است ننگدستی ما چنان زیزد بر کوه و دستی ما سپوش رخ ننگد نشا سستی ما برابر است طلوع و غار سستی ما</p>	<p>۱۳۰ ما کیم دیر که باشد علی سارا آخر در تصورش از خود کیم</p>
<p>۱۳۳ بیاد دار تو که نذر تو ایا الصلو علی که کار آمد ازین آیه هست سستی ما</p>	<p>کرنه نیستی سستی ما برو تا کعبه بت پستی ما تا ابد نشسته استی ما سراج است پای پستی ما در غبار است صاف سستی ما ننگ کرده است ننگدستی ما</p>	<p>۱۲۹ نیت آرام بخیز مردن ما دیر نیت جز سایه بر آه تو کسی سیر انخوان گشتند بر سر باست آنیم آتش و آب هم شمع صفت سیر آب از سر گذرد ما چون یک جا گیم خاکساریم چنان از خاک نشویم شب عاشق بر نور صبر روشن کرد نسبتی نیست بابو الهوسان اصلا دل گدازش بس آتش خفت گداز و از گون شست طالع ما ز طعن بنی اهل تو کون قتل کنی بر آه</p>
<p>سبز باغ است رنگ بستی ما بو سه دادیم سنگ سودر می آب نذر خواهد داشت خاکساریم و اصل خاکست گرد گشتیم بر بوسه رخ گرچه دریا دیم چه حسیکیم چون اسیر بلی خار صلی از منی دیگر است سستی ما</p>	<p>۱۲۸ نیت آرام بخیز مردن ما دیر نیت جز سایه بر آه تو کسی سیر انخوان گشتند بر سر باست آنیم آتش و آب هم شمع صفت سیر آب از سر گذرد ما چون یک جا گیم خاکساریم چنان از خاک نشویم شب عاشق بر نور صبر روشن کرد نسبتی نیست بابو الهوسان اصلا دل گدازش بس آتش خفت گداز و از گون شست طالع ما ز طعن بنی اهل تو کون قتل کنی بر آه</p>	<p>۱۲۷ نیت آرام بخیز مردن ما دیر نیت جز سایه بر آه تو کسی سیر انخوان گشتند بر سر باست آنیم آتش و آب هم شمع صفت سیر آب از سر گذرد ما چون یک جا گیم خاکساریم چنان از خاک نشویم شب عاشق بر نور صبر روشن کرد نسبتی نیست بابو الهوسان اصلا دل گدازش بس آتش خفت گداز و از گون شست طالع ما ز طعن بنی اهل تو کون قتل کنی بر آه</p>
<p>۱۲۶ کنایه ازین دنیا باشد از منتخب مراد کنایه از عالم آخرت باشد از کشف و منتخب مرد قریب نازد آیه کامل نیست لا تقربوا الصلوة انکم سكاری ممن مرد و غیب بجا نشد این تشنه و نه باشد که بر طاعت مآخیزد آیه</p>	<p>۱۲۵ نیت آرام بخیز مردن ما دیر نیت جز سایه بر آه تو کسی سیر انخوان گشتند بر سر باست آنیم آتش و آب هم شمع صفت سیر آب از سر گذرد ما چون یک جا گیم خاکساریم چنان از خاک نشویم شب عاشق بر نور صبر روشن کرد نسبتی نیست بابو الهوسان اصلا دل گدازش بس آتش خفت گداز و از گون شست طالع ما ز طعن بنی اهل تو کون قتل کنی بر آه</p>	<p>۱۲۴ نیت آرام بخیز مردن ما دیر نیت جز سایه بر آه تو کسی سیر انخوان گشتند بر سر باست آنیم آتش و آب هم شمع صفت سیر آب از سر گذرد ما چون یک جا گیم خاکساریم چنان از خاک نشویم شب عاشق بر نور صبر روشن کرد نسبتی نیست بابو الهوسان اصلا دل گدازش بس آتش خفت گداز و از گون شست طالع ما ز طعن بنی اهل تو کون قتل کنی بر آه</p>

<p>بیدار آن شکسته نوش است علی از عشق بی گدازد و جهان بر نشود ساغر</p>	<p>مانخواهیم که سر در در سایه کیم پد تیری نشود بار خدایا پر ما</p>
<p>آج شایسته است ناز و جوانی سینه ما است و آن تیغ خنجر بویج پر دلب را نبود بادریا خانیا دار بگرید چه بیدار آفریدند شکل فرج و عیش ترا سوز این آتش عشقت که کلهایم بر سوز آینه بروی تو تا حیرانم بکس خوار تر از طفل مرده جان جان تا به سفر رفتی حفظ جان خشک کرده است چنان بی وفا صد جهان گوش بی قصه باین خلوت حسن چشم تو فریب کرد چو عجب خسته پردین سرگردون قیمت حق حاصل حصول جان آن که بخت سرتخت جوینم بهر نیست ممکن که گفتار را دلی</p>	<p>بی وصال است صالحت به حال حال هم کند و اعطا و عطا این خورشید غیر جوینان کاست که درین نیست امید سحرگاه صالحت نوش کردیم علی باده سرمه غریب خط آزادی ما بود خط ساغر</p>
<p>ناطق آسای غایم علیا در عشق که بود بلیل و پر وانه نصیحت گرام</p>	<p>صلح کل مرتبه داد علی را ناطق که خورد برین و شیخ نسیم بر سر</p>
<p>آبرون رفته فغان ز بر باد بر ما آتش عشق سخی خشت نطف اول کم کند راه اگر خضر بود ای جزین کنظر دیده آن نهاده بسیار بر سر خاک بر دم سر دم گفت</p>	<p>نیست جز خون جگر آه می حرام باش ای چرخ سوزید اولت نقل کنیم سبز باغیت هر عیش جهان ز نظر بوسه دمی زدن لعل لبش پیچیم باز بخت نهادیم دمی بر خاک</p>

یاد ایام که گهر با نهادیم نجاک	گرم خوردند خاک مانع سراسر
کشتی سیکده است حباب نسیم	خط پیشانی چو دست خط سافرا

خالی از عیب بدیم علی جوهر نیر	همچو آئینه بود عیب هر چه بر ما
-------------------------------	--------------------------------

اگر ز ناز نندار پای بر سر ما	ز آفتاب فراتر نهند افسر ما
نه محض خار بود تا راس بر ما	که بی تو هر گس پهلوی است نشتر ما
تمام روی زمین را کنیم کوشت	بنجاک کوی تو گر بخت کرد بر ما
رساند تا بسروام ده آخر کار	برای شمن با بود بود شمشیر ما
گرستیم سرشش حجیم ایدل	ز آب دیده با بود بود کوثر ما
خوشا که آب سرششش حجیم	نشانده عاقبت کار دیده تر ما
بزارشگر که شد خشک چمن تن ایدل	در آفتاب بن بار دامن تر ما
چه ضعیف داد با چشمه سرششش	که یکبار تا فلک سیر شد فرد تر ما
بدانکه خال سایه است بر ارجان	ز آتش رخ او سوخته هست اختر ما
غم فراغی گفته است گس بر ما	ولی نکرد زخوف تو جای در ما
بمهره نکشیدیم منت ساقی	بود زخون جگر بر چو لاله ساغر ما
عیان شدیم چو قطره فیض بحر	شده چو گم شد گیمای خویش ما

ز نام یار شود شوکتا علی مدحش	بجای نام برد هوشش ما کبوتر ما
------------------------------	-------------------------------

دارد هزار جوی پر از خون درون	باشد غب ز خاطر ما بیستون ما
داریم از بلال گریبان لوت	باشد ز صبر خیمه دست جنون ما
خال کوخبر دید از حال بد بدم	باشد خلالت از زدی شکون ما
باشد دلیل اهل هنر فی زمانه	غیبت هم هست فنون فنون ما
بهیمیم تا کجای کشد جوهر حریخ	غالب بود هنوز سرازون ما
بسیکس چنان نکتد بخت دلی	سایر خلقات نماید فسون ما
ارای خود فروشی از زبان کن	ای سمران نظر کنی چند چون ما

شاهیم با تاج غلاکت بزر چرخ	از پنج گنج باشد از غم نشون ما
مایم شسوار بملک سخوری	از کلک برق دو بود احسوس ما
اندر گرد باد کوی بتان گیم	خضر رهی کجا که شود رهنمون ما

بودند دوشش بر آوا عاقرین	دارد دوشش با صنی ارغنون ما
--------------------------	----------------------------

در عشق تیان گرم عکاشان دل	چون تن بھر کطیان سئل ما
در انجمن یار سبکسر که رقیب است	چون کوه سکوهر گران سئل ما
خاکیم بر راه که سبز از مرگ نفرت	در کوی بتان یک است سئل ما
بر زخم ملک پاش بود مرهم رنگار	سم خورد که این سبز خطان سئل ما
از جور و جفای که تو خواهی اید	از یار کند شکوه آن سئل ما
در وصل تو چون بر بھر تو بالیم	چون آه سوزد زبان سئل ما
وزات سر قهر نباشد که بصدیم	تا حال سبوت نگران سئل ما
یا آنکه دهد تیغ زنی یک شاقی	در عشق رخت بازبان سئل ما
صد پند نمودیم کی هم نشود	دیدیم بدست گران سئل ما
در بھر تو ای دل بیدار سبکسر	تعبیر صد غاب گران سئل ما
خوایم بجان هر چه که نخواه تو	هر چند بجز تو بجان سئل ما
در زندگی و مرگ اینیم چو فرق	در کشکس جو بتان سئل ما

ما را خبر از حال عیان نیست علیا	گنجینه اسرار همان است دل ما
---------------------------------	-----------------------------

با هم عیسی است هم ناله بخور ما	روشنی گیر است خورشید ز شرب کور ما
جای می کنون پری بر نشسته میداریم	هر دم برست تا که با ده پر زور ما
گردش مایم در دوش ما انیس کرد	پر بود از زهر عالم خانه ز نور ما
دامن شش نیست گوشت از قبر ما	صبحگاه شش شد بگردن کافور ما
نفره با گوش کردن کار ما فرست	کز رنگ ضرغام باشد تا در طینور ما

ملک نام کوی که فرود گم شریک نام کنان سکاره و کوه و معنی گوید که تا از این ده جوی خروارین رود تا سازد و از عیانت ملک یعنی گردان و نوح ۱۲ از سراج ملک یعنی شمشیر از اندک و طایفه خور



بیشمار و دکت پانه فلک آبله کم بود از قطره شبنم جام آفتاب مبتی باید سلیما نراضا فکرت بود بی تجلی تو تیار دارد ز نور خورشیدم کی نظر شاید که اگر دغا آلودم زنگی تنج است همسر سحرده چندی حلقه دروازه اگر در آید با شام ما سوزد که از بگوئی خود فغان شدم	سبز و یا مال دارد و داره منصوب چشمه آب خضر در کاسه غفور آشیان گروها در سایه عصفور برق باشد خار بوسید که طور گرفتند آید قلم برین مخمور صد قیامت دارد در پیش ما جوش طوفانها بود خاکستور بسکه میسوزد زبان خصم را نه کور	صد علب شهر توان گفت رخ جانان نوبه کردم صیغها نه در قلمی غسل دل شایای علمی و صنم سنگین دل آخرین کیفیت شیشه و سنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا
کی رسید بر کوه اندیشی بفکر دور ما صلح کل با همه عالم شریک است اینجا خلعت کش شده زرد می رنگ است اینجا عشق کوئی که برادرش شوهر عشق بحر است که غوی است آب است دارم امید وصال صنم سنگین دل پیر چرخ اینجا نیست دل ای جان اگر کند شاه نظر همچو گدا بر بنجام گوشه عافیتی نیست دین دار فنا	رشته فکر علی که صواب افتاده بلند کی رسید بر کوه اندیشی بفکر دور ما شور قرانی اهل غم نیست اینجا نزد و سل سائده تفک است اینجا خارش همه ندان بلک است اینجا اولین گام تمام سنگ است اینجا صورت آینه از آیه سنگ است اینجا که گل افشانی آتش سنگ است اینجا اصل و یا قوت گستر سنگ است اینجا که دعا گوشت فخر سنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا دل شایای علمی و صنم سنگین دل آخرین کیفیت شیشه و سنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا
میرم سوختم نه که فغان ست پاک دل تنگ عیشت بسکه تنگ است اینجا باز بجز دل ز گیسو تنگ است اینجا تو دسیر چرخش دهن کوه الم تنج صد جوهر مرغان دل صد چاکم سبز و خطا بر صاف چاینداد عشق بازان توانگ ناموس بود	میرم سوختم نه که فغان ست پاک دل تنگ عیشت بسکه تنگ است اینجا از دکانی بزرگ قید رنگ است اینجا عاشق زار تر ایا تنگ است اینجا کار دشوار تر از جنگ است اینجا خوشنا آیمه کن رنگ است اینجا ما گویم که ناموس تنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا دل شایای علمی و صنم سنگین دل آخرین کیفیت شیشه و سنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا
خزین ما بجا گفته علیا شعر و سایش کند از پیج و تاب بود معنی شکار ازنا سوز و منازیک در دروغ شادان چهره شدن بختی مقابل شدن از پیج و تاب	خزین ما بجا گفته علیا شعر و سایش کند از پیج و تاب بود معنی شکار ازنا سوز و منازیک در دروغ شادان چهره شدن بختی مقابل شدن از پیج و تاب	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا دل شایای علمی و صنم سنگین دل آخرین کیفیت شیشه و سنگ است اینجا	صورت آینه با صافی رنگ است اینجا باز از موج خشی در گنگ است اینجا

تا بود در سر سر سوزنزل دیگر بجای مواجی که آید بر کی سست روی چون آفتاب بی نور غیر آن نمی باشد شعله روی آبم از خون دل است غم بخت جلوه گاه یار باشد خلوت دل دیگر دیده ام تا اشک بی سکنند او سبل سیدارم بل گو اکنش کن نسبت شیدا زو نباید و لیک	نیست جز فرسودن حال دیگر می شود هر خطه بید قاتل دیگر آن گل خوبی است آب گل دیگر همچو روانه بسوزد محفل دیگر گرچه خلقت نیست آب گل دیگر بزد و دیده نیست دم گل دیگر نیست غیر از موج طوفان گل دیگر نیست غیر از تیغوش نال دیگر خوش کنم دل ز تو گوئی بیدل دیگر	برق سامی کون در رخ یا ز نادان زین را نماند چون تو کجا و منزلت من کجای ما زین هم نادم مدله فروزین سینه ام کنون عیان شد ز لاله نیانده صلوه رخسار کار با رفته سیکنم محشر میا چون با محشر میکنم آن قد بالا از نزدی که افتاده	جلوه حسن گلو سوز که بردا جام صدلی داد آخر دشمن دانا مرا می برد این فتن بیجا تو از جام بس بود از خاک کون نشین جام فامت بالای کرده دل تدا مرا سر شد نو نظر دیو ده بینا مرا می کشد امر و زنی قاتل غم فردا دل نمی چید بغیر از عالم بالا مرا
--	---	---	--

در نضایی لک نجیده علی و صاف ست

همچو طوطی کرد آن آئینه رو گو یا مرا

صائب کاشد علی ل غن در خوش

در ساطعینه بودی صد دل دیگر

ذلت عقبی مبادا غرض نیام کما خصمی می کند در برده الفت قاتل کو با بره این بر دشمن گر مکانم از زمین تا اسکان بشوید آمده از کینکند ز ازل این محفل دلم شانه آسایش دام جوار بر دعا تشار روز استم مست دار تا ابد	نیاید سگر نره گوهر کیمیا دوست نادان است کی دشمن نام انجی شاد می که گردد سر کوشش داور نیا گردان نباشد جام جز زمین شعر خالی کس نکرده مرا یاد آید لعل جانان دل شبام نیاید زینو در نظر مینا
---	---

مرکباتی عبارت چه پیشی مرا چون بطبع جان تن آید پیشی مرا میند صندریه کیمیا گاه شبنم قاتل بردوش من نیست لب شبنم غرقه میازم آب غم کتاب خوش میند خنجر به پهلوی به پهلوی مرا قری بی خانمان گفت بسیار خوش جز نوید وصل او چیزی نمی آید مرا ورنی بخت گناه من بطور احسان	چون بطبع جان تن آید پیشی مرا ناله ز فریاد با خند خاموشی مرا بار احسان و دد شاید سبکدوشی مرا چشم غم محو است کند غم پیشی مرا خار و لب بر بود شوق هم آغوشی مرا جز بطفل ما هر روز نماز پیشی مرا گر کسی از خود دشمن گوید بسگروشی مرا سوی مرقد سیکه از شرم رویشی مرا
--	---

می بردنی علی از نیربانی و اعطای

ترسم آخر شکر خاموشی کند گو یا مرا

بود نادانی همه دانی علیا قبل عشق

نیست حالا یا دیگر از خود فراموشی مرا

آرزو باشد اصل در گو شمع مرا نیست آرام به بستر نشین مرا پای جانان را زنده بسپار مرا دوستان عشق منم چه بزم گریه مرا تا گیر دامن من سحر کس مرا ساختم ملو ز اظهار صفا مرا	تا سازم گفن آلوده دنیا مرا میکنند چند غموشی صورت دیبا مرا رنگش آید چا بر صورت دیبا مرا دفع بایزدون بر لب مرا دوستان با کفن از دامن محرم مرا جز زمین شعر خالی نیست چا جام مرا
--	---

آرزو در دل نباشد دولت مرا با دشمن مبارک سیران کن مرا میکنم ازین لبت زبلمان دانا ماندم چو تیغ کوهر این رخ	خاک کیش خوش بود از سینه مرا سایه بام تو باشد روضه غلبه مرا یکس ده حسن بالادست صبر مرا کس نکرده جز گفن آلوده دنیا مرا
---	---

<p>زهر برای بلاد امن قباست مرا لفس و یاد قدت حالیا عصا مرا</p>	<p>ز هفت قلزم مرغ هفت پرده چشم ز بهای فرات قومی ضعیف شدم</p>	<p>فرنی گیر علی از نواد سبک کلیم می گذارد هر کجا خاریت مرد را مرا</p>	<p>سرترا</p>
<p>از ان زاده که وصل تو قباست مرا که نه فلک بزین سنگ آسیاست مرا که کز چشم غنایت چه تیر است مرا بوصفت لغت هر یک از آراست مرا که نا خدا بسز و در هم خد است مرا</p>	<p>و عا و بیکسی در هم از کسند تا هم خرمن من دانه دانه شد ارد قدم شد است کانی بچک ادائی یار مناسبت نکند نبشتن بطول مل باب بجز او دش نیستوم غرقه</p>	<p>جز زمین شعر بر گز نیست خالی مرا بند نا آهنی زنجیر سر دریا مرا پنبه داغ از بود از پنبه دنیا مرا نیاید شکر زه لولوی لالا مرا شکر شد رزق غمت آخر نیم عصا مرا</p>	<p>اگر فتنه منزلی در مغر سر سودا مرا فرنی دیگر بود در عالم سودا مرا حاجت مرهم نباشد گاه در دنیا مرا خنده دندان نایبش بر دار جا مرا آتش عشقت جوشع خست تا یار مرا</p>
<p>علی بوی خوشت گشته همدان طمیر نسیم زلفت تو اشت گره کشت است مرا</p>	<p>خزمو ای صل و در زن نباش جان مرا نوبهار باغ صیاد است بلب لبلم در دنیا چه داند کس نظا خورشید راست میدان هر چه میگیم ز کجا یادت ای کلان فلاحت زخم از شد</p>	<p>آب که گریه اگر خاری خنده یار مرا کاش قسمت من بودی رشت یار مرا کرده یک پرده نشینی در میان مرا خوش بود زین عالم ایدل عالم دریا مرا عاقبت در سر عمری ریش و دانا مرا</p>	<p>حاتم شد بی تو ای گل مجو در صحر مرا هی بردنی نیست زنی سزاوار مرا پاره یار نشود امان بر زهر جگر که گوی آن دست بیدار می بخواب نا شده ایو انصیبم بوبسته زلف از</p>
<p>همچو نیل ازنده دارد نار و افغان مرا سایه گلها آفتاب شد درین شام مرا که میباید اچا کبیا رب همچو گل دامن مرا گوی آسایی سروا که در این چوکان مرا بی تو باشد سر که ساقی با ده چکان مرا پای در زنجیر کرده حلقه زندان مرا زیب ستار است ایلم تو گل حرا بن مرا کرد آینه زنی آینه سان حیران مرا</p>	<p>آتش سوزد علیا جان بتن همچون طمیر موج اشکی گر نباشد در شب بهران مرا</p>	<p>ز بسکه جاده گمشده رهنماست مرا نگاه کمرست از وی غفاست مرا فراق بر روی چون لال کاست مرا هوی وصل پری روی یاد پارت مرا بفرق سایه باست پر باست مرا که جلگه ده بیجا تو بجاست مرا که خون بامن پاک تو خونباست مرا برای دیدن روی تو دیده باست مرا</p>	<p>شاه راه محبت فرقی است مرا بود زهر لابل بر دوا می حکیم قد خمیده ز محراب ابدان ام فضای هر دو جهان است علی طلب گدای کوی تو ام در شاه دوران اگر درشت بمن میکنی درست کنی کفن ز جامه گلین شید خود را کن هزار زخم که دارم بتن ز تیر نگاه</p>
<p>آب دیده که در افزون آتش سوزان مرا نیست در کف حالیا جز دلا جان مرا گرد باد آسانم یار سرگردان مرا مینایه مورد دره زخم دستان مرا بر مرز شده غمگانی بی یک پاشان مرا مینایه فلک یک دیده بهران مرا</p>	<p>آتشم چون شمع برش سکین گردان مرا آفتد کرده فلاکتی سر سامان مرا خانه آباد جانش خانه بربادی نمود فکرت موی میانش آنچنان بر نمود شد ز بس درد دیگر افزون ز مرگ پیر گردون عینیکه از مهر و دزد کشیم</p>	<p>علی رخ تو بچشم ظمیری بسند غبار را دور دیده تو تیاست مرا</p>	<p>شب قاتی تو بر سر بیهلاست مرا بیکه روز وصال است به باست مرا</p>

شادی و ماتم بهم باشد بیکبار	بناشد شمع هم گریبان هم خندان را	شک چین لکت بین با دشتار و کلاه	بوی آورده نیم صبح زان گیسوم را
سینه خط رخ باریست گشت آرد و	چون گشتان خوش نایب بچرخان را	حافظ شیراز گریودی علی در عصر من	
موج بیل شکر از فلک از حباب	پرده اندر خیم باشد و آن طوفان را	در سخن شخی شمردی بهتر از خواجوم را	
جامه آورده ام مشتاقی که نداشت	دوستان با یکن از دامن پلان را	۱۶۱ کی بقبر از در شفقت شمع افروز مرا	بان گریزین حمله بعد از عمر گم نمود مرا
عمر جان با ظم را چون گشت شکست	با دیار کرد در دشت با پایان مرا	دشمنم ازنده در گیر دجوز ناچیم	گر بقبر انشع در لیم شمع افروز مرا
شد علی در عشق اوبار یک رخ نظیر	بیترازد جیش پیش صفت گان مرا	عاقبت امید دارم تا بر دشت	حسن روز از فردا بکوه خندان مرا
کی جدا گردد علی زان شکست	نزهت آباد ام بی دوزندان مرا	تا ستم را حلقه غم کرد با بر دیش	ناخنی در دل بیسالم می نمود مرا
چاک کرده سینه صبا جگر در مرا	سوی قبله دستان سازد اکنون مرا	آشنایان دیوانه در عشق پرورد مرا	می سزد و لب و دشتان دوزن مرا
برد آرام دلم درد اولار ام دلم	جای جانان آکون و دیلوم را	عمری کو میدا لال لب بهم دزد علی	
گر بود سنگ دلدار با نین برم	تا قیامت غوا غیش باشد بیکبار مرا	خنده با بسیار کردم گریه آموز مرا	
ده سوادش خوش نماید و نه خوش	چشم باریک شسته نسوخته جاد مرا	نرخ تو منی گرم با سحر حکا مرا	چرخ باغ بزم خودم با سحر چکا مرا
با دمی تیر قیامت گزند آن لب	دمنی باید قرار دود بجز دهر مرا	زنگ پاره کوی تو سپه بسیارم	کنان به بحر جان با گهر چکا مرا
عاشقانه را کی توان کنان غم	بر دل فرست عشق تان بوم را	هوای دلم تو پیدا نمود بال	کزان دست تر با بال چرچا مرا
ده چه خوش شد ز دل شکسته باغ	به در جاندار بود این شربت لیوم را	ز کوه حسن تو کشکول گریه دوا	بیرت کعبه که با سیم وز چکا مرا
حالدار دیگر با فرق من زانو	کرد تنها و انصیب از نیست زانو مرا	سجای باغ جهان همچو فاشته ای	فدا الهامی ام با شریه کار مرا
می شود تعریف از شدی جهان	صحبت بد خو علیا میکند لیوم را	نصیب گریه باشد بوسه آن لب	فدا بقدر تو ام با شکر چکا مرا
گر نمی پرسد کسی حال علی صاحب غم		که سوخت جان من تو بیکجوه ناز	بزار برق جسد با شریه کار مرا
سیرسد سنگ است لبک از بهر سوم را		کدو زین چشم بدو با نوا می بلبل خلد	تا غم شبیدم با بهر چکا مرا
سوختن باده خسار آن بزم مرا	می سزد نمی تواند بر بخند مرا	علی بقول نظیری کس نمی ماتم	
صد چمن گل یه با شمر بر اسد عار	لیکت دیدن نیاید بچرخ گم دور مرا	غریب در وطن با سفره کار مرا	
قاربت یار و دلم ز دود و طوباه است	گوشت کوشش نماید بهتر از مینو مرا	کمند زلفت در ازت اسیر کرد مرا	نگاه ناز بدل زخم تیر کرد مرا
تا قیامت چشم ناگرد شکایتان	گر شود پید از بان شکوه از بهر سوم را	عزیز خلق شد هم با کلام نازش	نظر ز لطف بختن حقیر کرد مرا
خون خلقی بخت با تیغ نگاه توان	سکته پیدا نمود این قوت باز مرا	ز دال حسن بیان خضر راه حق گردید	خط سیاه تو در دست نصیر کرد مرا
		اگر نرفته ام دو جهان از بهر دشتی	تو گم شده گردون سر کرد مرا
		ز کوه بختن به تا کند سدرتی	هوای دل تو آخر فقیر کرد مرا

<p>غم جداست ای سرو باغ ترخانین بنو جوانی من رحم بادی بی طفل بهرار شکوه در نوع خوشی تو فرم اگر چه عیب سخن بی نظیر کرم</p>	<p>فدای محبت شمع علی که روزالت غلام خاص جناب امیر کرم</p>
<p>ختم کردند بر خسار تو زیبای را در حریم حرم کعبه بدیدم صیدی صد چمن نذر نمود از بی خسار تو گل یار نادان نشسته حیف تا سحر ناکشوده است کسی تاندری بنش تا قیامت دو چو شفق سرخشان کرد آثر جهان بر رخه با ثبات</p>	<p>زینتی داد و قدت خلعتی را ختم کردند بر ترکان تو گیرائی را کوه با بر دلست این همه خارا می را صرفت کردیم بفکرت همه دانی را برد بان بود ناز و همسانی را نون مابست خای کف نیلای را شاها زلف و داد عوی کیانی را</p>
<p>میواند که بگیرد ز کفایت جان علی آنکه نبشیده ترکان تو گیرائی را</p>	
<p>کرده ختم خود را بر خود آرای را برد فیض تو گردید بلال ز کار شیره جان بود ایکه چو زلفت ایک سیاح شدی باده به پایزه گیر گو تو یاد من کنی در شب هم جهان چون اجل ملک جهان بشکس و آرا کرد ایک جهان است بهر تو بقصد بی آحر کار اجل تا بجا صبر کنند یک نظیرین تو آس در طوبی بگذرا</p>	<p>آئینه ساختی چشم تماشائی را مه که امخت ز ما طرز حسین ساری از که اموخته لعل تو شکر خای را قطع کچینه کنی بادی بی پائی را در خیال تو برم دشت تنائی را بردا اسکندر روی همه داری را یوسف اموخت بهشت تو ز لچائی را تا بکی بر سر مار حم شکبائی را بر سر طاق بر نه شیخی دلتائی را</p>
<p>و انفا خرده گیر علی از دهنش اعتباری نبود گفته سودائی را</p>	
<p>ایک داد و نعل تو سیاحی را چیت تقصیر و گر عاشق شیدی را سر دهری تو ام کرد چنان نفس آهوی چشم تو بس صید کند شیدی را تیر ترکان تو کرد دل شاگرد اسپهان لطف به جهان جان را هیچ خناس نیاید نظرت جز</p>	<p>دار مخلوق مکن زلف چلبیانی را پرده داری تو کرد این همه دانی را هیچ رتبه نبود در صحرای را سر کبسا ده آهوی صحرای را لشکر شاه دهن در صف آرای را یا دیکس کند دولت کسری را اگر ز دل در کنی و سوسه دانی را</p>
<p>تقطیع جای نه چید ز کفایت علی هیچ آفت نرسد گوشه تنائی را</p>	
<p>اگر چه صد عالم بهوش ندر بوسه می داد و خواهی نیست جز در محبت نا فاش شکستن باید بجا کز ختن در دشمن هم بجران بهر چون دلش تقید خود را بهتر از ازادگی دانستی بعد مگر هم بهر سحر بر سر دهنم زید</p>	<p>از لعل تو بس یک بوسه می کاش انظالم می فریاد تو در مرا موی از گیسوی آن رو کس تو مرا کاشن اعجاز عیبی مسترین دانی را سایه گلین اگر دافتم بی دی را اگر می آیشا را اگر هم کفین بی دی را</p>
<p>گشته ام آخر علیا خاک زیر پای حق عاقبت بودی چه اگر در دهنم سوختی مرا</p>	
<p>وصل انجایان بجا گرمان بود مرا گر نشانی داشتی آن نشانی جان جان جانان بهر تن فرسیدم دم ز دشت و دشت نیام بهر راحتای غیر یا دیش گزند ای سال زیباغ سو ختم جاز با یاد سیکده فتم بستر جله تن شد داغ بچون از دستم تو در گرفته فتمی زین باغ عالم چو تن</p>	<p>زیر به تا بیز نو پای فرسود مرا از فتمی زندگی و پا ز سر دوی مرا کار خود استی کار یک فرمودی مرا کاش بچون حسن سرده افزیدی مرا خون اح دامن ترکان پا دوی مرا دودش را فشان صد جاعت دوی مرا در بر و بر کینه که دیدم مرد دوی مرا اگر مرغان فکر و شر و صل پی دوی مرا</p>

<p>احسن الاحوال عالم حال من بودم با دایم بدشت بد نصیبی نداشتی در رنگ تابم مهترن گریه میسراد روی خود را آینه از مهر کردن کرد عشق نهفت مجنبن که دسوانی مرا برده سویت بخوگانه تنائی مرا</p>	<p>گر کسی از روی جانان فغان کشود ساقی در باغ عشرت پاره پیوی مرا خردصال با هر وی نیست مقصودی گر علینا روی خود را یا نهجودی مرا الفتم محل نشینان کرده رسوائی مرا کرده تنه اندام الحال سودائی مرا</p>	<p>نعل از تشام ای جان طلعت همچو غنچه خزانگی گاهی گاه است آشنیدم که ترا شوش کایت دل صد پاره جوایم در دگر گلین بان</p>	<p>تا که سرخ گنم سینه کباب مرا لطفت تو بادگران بچقاسب مرا خون دل منت جگر داده است مرا خوشتر از سیر حرم سیر کتاب مرا</p>
<p>فصل نادان تعلیم دانائی مرا آفت زار از دوزخ کوشش شوم ساقیا گاهی نظر باطلت بپایگان دیدن ابد از کین نیست بجز آلودن جای دارد بر قدم از سود و زیرباش عقوبت بخیر از آن گفته و ناکفته الاله ساینده خون جگر از جام پیش پشت زدن نباید از تنائی دور رفت از دستم غلظت شربت و کسب ساختن بدم دنیا و زور و ضرر عاقبت در کج مرقد هر کی تنابود</p>		<p>بسیکد عشق تیانم ز رنگ مرا دل که از دست اخلاق تو رنگ مرا بی دل رام نیاید بجان دل آرام بی تو لب با همه تن بر صفت نیگم همچو مرغان طوف خانه بسویم آید سینه خط که ز لب سبزی نشنود لطفت مکرستم داد و بجا و جوت همه تن داغ شدم لاله خاد و جوت غیرت عشق تو ام زنج نماید بی تن کیسه پر شد ز سیدی من از کار</p>	
<p>چون خیالی که بخوبی نظرم می آید بفضل در دست علی صبح سیر مرا</p>		<p>پند هر کس که به ضربت سنگ مرا سرا از آید تیران بهر تنگ مرا زندگی بی تو صنم قید و رنگ مرا هر بن و بر بن بهر گنگ مرا از همه خلق گرد دست خدا نشود خوشا آینه رخ تو رنگ مرا تا که کردن برست غم زنج مرا گوینا جلبدن بپوشش است مرا با عدد گل ز دنت ضربت سنگ مرا بین که غنچه ز زردی رنگ مرا</p>	
<p>تا که در بحر غم عشق تیان غرقه شدم خطوه گام علی کام سنگ است مرا</p>		<p>تا شد خبر ز حال تو بیدار گر مرا بی روی تست چاک گریبان مرا دنیا بشق ترک ز بس ترک و ام از گدای دی خویش بشق تو پی تیمی ز برق ساخته آن بانه ام تا هرمان شد و گرم موسیقا وصل آن یکیم شکسته همه استخوان گش</p>	
<p>گر با کردم علیا در فراق حبهین همچو بوسه بر دال عقیوب بنیائی مرا</p>		<p>از گمانی بهوایت چو جبات مرا همه سیلاب صفت کار آب است مرا پیر گردیده ام دهنده شباب مرا تیرخون مرز بکف جگر مرا بخت بیدار گردیده جواب مرا شام جوت سحر و درخت مرا</p>	

<p>دافت چه بکسانه فتاده علی بصر ترسم که عمر بسند نیاید بسرم</p>	<p>بهرگز گشته در دل سخت گذر چون خاشاک بر روی من بکوی دست</p>	<p>چون زشته گمر نشدم تا خیف در گردید خاک بر روی من بکوی دست</p>
<p>خاطر نازک چو طفل نشاید باشد مرا هر زمان آرزویم بی ثمر باشد مرا همو ماه چارده دانج حکایت باشد مرا</p>	<p>تا نظر بر روی آن نازک پند باشد مرا تا بسو آن سقایت نظر باشد مرا تا کسی بی مهران شبها باشد مرا</p>	<p>عمرم چو مهر رفته همه در سفر مرا تا شد بزم یار شبها علی چو شمع از اشک آه نندگی آمد بسرم</p>
<p>دیدم بار جانب بام و در باشد مرا از زبان شمع بالینم سر باشد مرا بر مقام خویش تحلیف سفر باشد مرا سینه بی کینه مانند سپر باشد مرا دست و همچون سبوا در بر باشد مرا کوثر نسیم از دامان تو باشد مرا نخل تابوتم نخل خوش ثمر باشد مرا وز شعاع آفتاب حشر باشد مرا آبرو با آب و همچون گمر باشد مرا باشد از روز قیامت گمر باشد مرا بیخ از خودم چو که بالای سر باشد مرا</p>	<p>بگردشوی که این چه گردی کنیم کلوانی که بود شب پیش بر میرقم آمد و رفت نفس بسینه ما باشد مرا قاتلا مانند برقی تیغ سر کرده بیا میستم محتاج تکیه اندرین مهانر از ابدادت مبارک سلیمان باشد مرا تا نسیم فگنده یار ابادم سیاه گرم پر دازم چو رنگی دوزخ باشد مرا باشد از گردش بی سترم و بخرق بسر زلف تومی بنیم شب بخرق باشد مرا حاجت قاتل نیاید شدی قتلیم بیا</p>	<p>روزی نیامدی تو چو عمری نظر مرا یاد رخ تو داد چو دیدم نسیم مرا کرده غم فراق شکسته کمر مرا جز استخوان پوست زخم نمانده مرا از محبت خلافت من ایجان عجب گشت از برگ گل اگر چیت زرم تر بود مرا گفتم علی که چون خورشید هشت آخر شبی طیفلی خسر دشمن مرا</p>
<p>صد نهرا بکوی قدی نمی نیم علی یکو طالع چو صد خرمن بهز باشد</p>	<p>در نظر گر دشمن کیامی آید مرا هی چه جانکنند دشوار آید مرا باغبان چنیند چو گل انگیزی پیش همصیفران مرا یار شب دانه بچ کرد آمدن و دار فانی از برای نفس است امردی غیر از مرگ صد دیار میاید حاصل پیدایش من باشد پیدایش تو</p>	<p>بهر دینیت آه بجز درد سر مرا خورشید دار کرد بس دیده دور مرا اکنون شده مرشدک خون جگر مرا بز عیب گیری نه بدی گوهر مرا ساقی سلیم ساق منین کین مرا قاصد خبر دهد که کند بخیر مرا شد آب جدایت ایدل جگر مرا یعنی خلافت من خبر یار فر مرا شکل اجل گرفته پسین بال پر مرا سویخ در دل است آه جگر مرا ای محبت خفته گاه بختش بجز مرا تا جایت نبود ای نقد مرا</p>
<p>کید خسرو یار با فرادی آید مرا یاد هر دم تنه فرادی آید مرا گرچه چون لیل ناشاد می آید مرا بوی خود باز جانبی آید مرا گرچه بر مردن سر جلا می آید مرا در نظر هر کس بگویش شاد می آید مرا بان بگویش شاد می آید مرا</p>	<p>کید خسرو یار با فرادی آید مرا یاد هر دم تنه فرادی آید مرا گرچه چون لیل ناشاد می آید مرا بوی خود باز جانبی آید مرا گرچه بر مردن سر جلا می آید مرا در نظر هر کس بگویش شاد می آید مرا بان بگویش شاد می آید مرا</p>	<p>گر دیدم دیدی تو دوست مرا کحل ابواب است هر خاک می آید افکن چون مرشدک یار نظر مرا بی عیبی زگره هنر و روان ساقی سلیم ساق منین کین مرا ای خیر زابل خبر می شوم می تنها تو هم گذاشته در فراق یار یار بجز دروغ مباد بخت مرا افتاده ام بدم شکار افکنی مرا همسایه پنج از غم همسایه میکند اسید نیست یار بر آیدم شب امروز یار و عده زو قیامت</p>

<p>می طبع دل منور تمام این گفته مرا چون نفس باشد از سر کج چو یک بسم اودم این برگ گل یک ل و افتابید علی چون سایه ساری هر کس شمع شفت نظر باشد مرا می برد بر طرف دمی شکوه از صیاد بی خریدارم به شاد فروز در نگار می ز غم بر خاک صندل او کج شکوه از قاتل نمی سازم میان دلان اینقدر لب خشک دارد و جو دست با وجود آنکه دارم آفتاب سراسر کس نمی یابد را بی جزب گوار عشقی بر بودم چون شفت بر صفت شام دیدم در گردیده ام چون آفتاب صبحم خارجی نیم کوی یار دیوانگی سایه هم گمشد ز جوی تو شام آتشها رو عده میسوزد ز آتش دار یاد از زانی تو ایار معین باغ خلد میختم از رحمت غفار باغ خلد را</p>	<p>در نظر گرفته آبادی آید مرا در نظر هر خانه بی نیادی آید مرا در نظر یک پاره فواد می آید مرا سرم پای یار سوزن یاد می آید مرا نانه ای قاتل کشی سر در خطر با مرا هری گویم دشمن جان این پراشته را بروگر دینی چون گمراشته مرا می خیم در زیر سر چون سر باشد مرا نیغ از خود کوه سان بالای مرا ساحلی اگر به بینم چشم ترا باشد مرا در تلاش یار چو آن گردون سفیر باشد مرا</p>	<p>دیدم کشاد کار جهان در کفین شاید کنون ز مردم کافر شود اکنون شقای من بود جز بیک تنها چو شعله سوزم دغا کتری شوم صد طبله مشک کاقل کت نمیند تدبیر بود صا حبت من هم حیدود این تازه جوین که سرزمین جام می آخر مالی بستم مردمم خود</p>	<p>روشن کند چراغ انبیا کس را زخمی بدل رسید ز فریادس مرا بیار کرده ست میجا نفس مرا همرا غم ز ناله بود چون برس مرا وز لعلت غم برین بوی است ایس مرا تقدیر بود دانه دام نفس مرا اول بغیر کرد عنایت پس مرا باراحتی نداشت فلک کفین مرا</p>
<p>گر رود سوختن تو غلی شید صفت سنگر و گل تیغ و شمشیر در نظر باشد مرا</p>	<p>کشن شود زگره خنجر نفس مرا پیدا شود بصورت قاضی نفس مرا تا داورس بنویشد دست مرا نمنازدم زباده نشد پیش پس مرا</p>	<p>بایستی ساخت علی واقفا چو نالم اگر هیچ شود بمنفس مرا</p>	<p>باید ای دیده بیار بخیر از و را مرا ایستد ز کرده است آن چه نشین مرا اگر کفن شد بعد مردن من صحرای مرا در غم و تنگ کرده تنگی دنیا مرا یار به بر دای من کرده بی پر دلم را زین در ختم تازه گشته دیده دنیا مرا در بلا انداخت اکنون آن قهر بالا مرا</p>
<p>اکنون نماند سیر جنبه باوس مرا فریاد با که گویم دود که میدم بنیم که پیرنج ستم ناکی گشت اگر دم فرار حیدر یک نام آبستر</p>	<p>میکشد چشمن دامن سوی صحرای مرا نیست پوشش بغیر از دامن صحرای مرا ارشت شد ترک دنیا ساحت حقار مرا وسعت آبا و عدم ز خویشی دارم جز خیالش هیچ چیزی نیست آن دلم کونست چون بر دیده سمار بچشم چاک دامن قیامت گشته طوق دلم</p>	<p>باید ای دیده بیار بخیر از و را مرا ایستد ز کرده است آن چه نشین مرا اگر کفن شد بعد مردن من صحرای مرا در غم و تنگ کرده تنگی دنیا مرا یار به بر دای من کرده بی پر دلم را زین در ختم تازه گشته دیده دنیا مرا در بلا انداخت اکنون آن قهر بالا مرا</p>	<p>خاک عالم بر سر پایش سکنم سایه بام بلندش بر سرم فلان است خایم از هر جنبی در برم از دست هر صباح دشامی نیم شقی از اسما عزت دیوانگان دیگر بود اعلا برچو گوهر منویم غوطه در آفتاب اهل بهمت غیر را بر خود مقدم</p>
<p>کشن شود زگره خنجر نفس مرا پیدا شود بصورت قاضی نفس مرا تا داورس بنویشد دست مرا نمنازدم زباده نشد پیش پس مرا</p>	<p>کشن شود زگره خنجر نفس مرا پیدا شود بصورت قاضی نفس مرا تا داورس بنویشد دست مرا نمنازدم زباده نشد پیش پس مرا</p>	<p>کشن شود زگره خنجر نفس مرا پیدا شود بصورت قاضی نفس مرا تا داورس بنویشد دست مرا نمنازدم زباده نشد پیش پس مرا</p>	<p>کشن شود زگره خنجر نفس مرا پیدا شود بصورت قاضی نفس مرا تا داورس بنویشد دست مرا نمنازدم زباده نشد پیش پس مرا</p>

ملک غاصق انتخاب شده است



تا که از خاطر من ز بسجایان اگر کسی بیگیت به حدیث دنیا مرا  
 طوق قمری دیم و یادم قمار از کف عالم بالا نظر آمدت و بالا مرا  
 حالیا اسید دانی بگفت و در تلاش یار سوده تا بزنا و با مرا  
 سحر با امیدم بردان ما هر دو با یار زهر تو ای بی وفایک سیاه مرا  
 راست شد ترک نیایم چون دلم گشاید اگر کفن شد بد مردن این صحرای

از در بزم می بیرون کشیدم علی  
 جز خلد اکنون نمانده بر زمین جامه را

بر روی عشق تو جانم دوری است مرا  
 تمام جسم چون مینا زردنی است مرا  
 چمن بسیار گشت ای غنچه سر  
 قراخ حوصله ام سانی من سحاب  
 نهاده تیغ میانه قمر لغا خوابید  
 ترا که زخم نباشد مرا اجل نبود  
 ستم مسافر بی خاندان چون پیر  
 چنان ضعیف تر از منم در تنج فر  
 بشوق قتل شدن همچو شمع قاتل  
 تنم بگردش جانم کوی یار تقیم  
 عرق بچره نمودار شد زبانه دهن  
 هزار وعده نمائی دلی وفا کنی

بمال خویش علیا چنان گرفتارم  
 که دوستی است ندانم که دوستی مرا

انشطاری بل انچه تان است مرا  
 هرگز اندک بدن از برق طیان است مرا

شاه گیاهی که شبیه آن شکل تمام جسم دمی می باشد ۱۲ در بیان  
 شاه قید خانه از بران دیها عجم و غیره  
 شاه سدان از کریم الفات -

چشم میداری تخم کن ای فلک  
 سکه ملک است حسن گاو سوزت شد  
 روی من گرچه نهان است خاک مرا  
 عاقبت بهر سلمان کی کا و دنیا است  
 خود فروشی بخرداری جانان کردم  
 آنچنان از فرزندم بفرایق منی  
 اخذ فلک عریده جو کبرفتار  
 فارغ از آب خوارل جهانم بجان  
 و استان دل من سو پرودانه  
 نیزه باز اسود خسته خودم نظری  
 حلقه دیده من خاک شده زیر فرار

شسوارا برست خاک شده گرچه علی  
 پاموس تو بس از گیکه ان است مرا

چو کوه لاله که از عشق حسن گشت مرا  
 در آهنگ منم تو آرزوست مرا  
 نظر که دلتاب چار سوست مرا  
 شده ست شک گل نو بهار مرغ  
 چو لاله ام همه تن داغ و بباردین  
 غم جدایی جانان که بخورد ختم  
 رسید یار بن تیر با خدا س  
 دلم که شد بدت تیر چشم آهوی  
 فسان تیغ کاهش بهر کسب یازند  
 ناز از من میخواره آه بخورند

شاه اسه کاس چشم این فاموس در جرح و غیره -  
 شاه کوه در تالاب باشد که بندی آنرا جز یک گویند از کشف -

<p>علی باده خم غیر سرشارم بزار میکده گوئی یک سبوت مرا</p>		<p>از خویش میزدیم چو آب جیت پیش هر وقت جنگ چیست با این سبایار بخت سعید نیز نیاید بکار ما آخر قدیم نیست همین رنگندارا</p>	
<p>ناله آذینک سپند مرا یا آدمی آیم چو بالایش از منت خوف بد نظر که داند بی تو ای یوسف است حالت دوستان می شود بیاجون یا ربه درد قد زین نشاخت بوسه لب اگر نصیبم نیست وای بر سخت بد که نرسد حاجت بندیت برپا بم می برد دل بخت خم ابرو باد و آتش بود جزاک اند</p>		<p>اکنون امید یزدن خویش علی نماند دردیده سوخت نور نظر انتظار ما</p>	
<p>میکند یا رستد بند مرا می شود دانه بس لبند مرا میتوان سوخت چون سپند مرا در کف گرگ گو سپند مرا در ره عاشقی سمند مرا قد روان ست درد مند مرا هست دشنام بار قند مرا ندان نگور دی جز گزند مرا بند بند است بسکه جند مرا نشد کمان تو جان کند مرا تا صبحا حوت حوت پند مرا</p>		<p>بخشد شفا بر امیرضیان علیل دل بچو از سوخت آتش علیل فردوس آرزوست رتیل از بهر آب منت ضوان شکستیم تقریر است باعث تحقیر که خصم در زیر بام یا چو شاهی نشینیم اکنون حال خویش غمناکم کنی آن سبقت ز غفایت شد از نظر و جام آفتاب کشیدم آخیز بکسر و ندادن ماه بکسی طریق دیدم چگونه پیر فلک سیر پاناد صد کاروان بقطره آب پاشید باید بریم در سر دشمنان برش هر مصرع در برابر بیت دیگر است و نیاید هر چه هست و چه نیست</p>	
<p>گر در صبح خشر از شب وصل نیست این شب غلی پند مرا</p>		<p>در مصرعه مفاتح ششم میکنم یوسف جمال هست علیا جمیل</p>	
<p>آهسته تزد و دجوان بر فرار ما رفته پیاده گرچه پره نی سوار ما غافل مشوید هر که در خم نیست بر سنگ سنگ افتد مقصودم و اخط معاف از خدا که در نامه گرفت گفت بقتل حکم داد صد مرده را بیکدم تم زندگی دهد با با تعلقات جهان بی تعلیقتم دعوی بی دلیل پذیر نیکنم ناکردن گناه شود سنگ بر شری</p>		<p>تالاب یار گشته مطلب ما سایه که دارم ماند از تنجب و مراح سایه بزرگ عظیم از برهان و مراح سایه گمراه از تنجب</p>	

<p>۱۸۵ هست فریاد با بخسار موشی در احسان شد سنائی که بود یا قصد عیادت ما کرد هر دم ما فغان بودی یار عشق با دست عالم دیگر خاک کویش باز در دستیم فارغ از بحث نشر گردیدیم</p>	<p>نیت با حوت آشایب ما نیش عقرب نوشل قرب ما بودشاید علاج ماتب ما لب ما گشته بای یارب ما روزی او روز و زلف و شب عاشقی ما شده است هرب ما گم شده روز خسر و شب ما</p>
<p>۱۸۶ اگر هر دم زنی صد تیر ما را و بال عاقبت برده بگردن بعشقت ترک گفتم و لیکن چهار طوفان نکرده آب چشمم بود و شد و گزیدم به حلقوم مگر روزی رسد آن خسروم بخارم را شفا بخشش زلفار بیک مدت شده همام آن</p>	<p>نیت با حوت آشایب ما نیش عقرب نوشل قرب ما بودشاید علاج ماتب ما لب ما گشته بای یارب ما روزی او روز و زلف و شب عاشقی ما شده است هرب ما گم شده روز خسر و شب ما</p>
<p>۱۸۷ تا در جهان بر آید دل دیم گو با سید بر آید بنام خوش لام شده شکسته دل زلف و شب ساخته ایم نوش قطره اشک جمع حواس بر بر لب نشستم زنده و جان نخل از رخ سحر بزم</p>	<p>نیت با حوت آشایب ما نیش عقرب نوشل قرب ما بودشاید علاج ماتب ما لب ما گشته بای یارب ما روزی او روز و زلف و شب عاشقی ما شده است هرب ما گم شده روز خسر و شب ما</p>
<p>۱۸۸ آرزو دلم بود بهشت ز فضل او آه چگونه سازدت اگر حال من کی نیست بر رخسار غم غیر دوری علی تا ز کند بختی دوستی قدیم را</p>	<p>۱۸۹ ای بهر قدر آه باشد دلیل را آب آوری ز خاک بصدایم افصا شود در کائنات محال خواهی اگر کثیر حکمت شود قلیل خواهی اگر غریب حکمت شود دلیل و صفت نفس بگو مثل سر است تا جمیم سازد را و کنون نیست خرامی ز نخل بر آرد حکمت و صنی رقم نکرده و در دوات خردم نیست که تو خواجه جزئی ز کبر جانم گران ترین جهان است محمود از نظرگی بغیض خودم بجز کن بخل روزی بغرض رسان چنان</p>
<p>لب را فرو به بند که بجز از شانه است اینجا علی که جان بود قال و قیل را</p>	<p>۱۹۰ من در بر سینه و چشم و سر نهاده امی را اگر فردا کنی ایمان حید حاصل عقبی خران گردد به بار بار از دستم چرا ایمان من کنم نه با بر دشمن چهار رخ کنی از قنوت و سجده و رکعت شاه نشسته از لطف و منت</p>

علی از کشتگان تپیده دیده جزین آسا بخون خلق داوی چشم سرگراشت را		تو هم بگریم بر لولوی لایانی پاره شال برق تابان کجا هر جانی پاره تو ای بگریم گر پلایانمی پاره گویی دیده آگاه بر سیاهانی پاره عجب تو هم دو عالم بلا نمی پاره سزد و ز سیکم بر دل لایانی پاره اگر خواب جم چشم نابینا نمی پاره چه چهره چرا برسد در با نمی پاره چرا بر سر زمین دیو کوبه دانی پاره	بیا و آب شکم لقطرات سسلین امید بر نقش قدم دانت لکین همین آنکس دمیج دسج ترا بوشد کجا طالع کس تو منزل رخ کنی پاره نمونی بغیر بالایت اگر چند خیمین پاره بهر از آن باری دان نمی پاره نخورشید نمونیم شود روشن آری پاره بود و فرشت هست چشم عزیزان عالم بیا و در دل جلوه فرما آنگل لای
از درد من آگاه نکردند کسی را گویا که مرا رسته الفت گشت دیدیم که در سایه دیوار تو دادند احوال عدو هم کن ای یار عادت ما و همه شب سیر سرگوشه کویت بهر در مرانست کس آنگل سرز خالی شدیم از خود که پارانموند چاک لالان تو نیم رفو کرد نریا ز جو تو بود ما یه چشم بی یار بر ابر نه نیم عمر سیکم شاید که نمود ندومی سینه چاکم گاهی گل زدوش چینه بدامن آن خام نشد رام بعد منت ناری		دلم برده علی از جازین زین مهر کس پس سبکو آینه خان کامر و ز بر فردانی پاره	
از حال من آگاه علی نیست ترین هم آری خبر از در کسی نیست کسی را		ندیم غیر دانا جعبه تری مانت را بنازد عشق اقبال بلند کشتگان را تو زانی دهم نگاه اتوانست را بخیل ماتم من بند بیل آشیانت را کند کل ایچو هر که حال تسانست را گر برسد زبان تیغ حال یکسانست را سبک جهان کردند چشم سرگراشت را دل من بهر بان سازد دل امیرانست را بودم عبادت چشم سرگراشت را شماری نیست همچون آنگل نابت را	نایم از سینه من هست تیغ ترش زخم خلق آفتی شود کشتگان را آتش شمشیر من سر سگافان من تو عاشق ندیم گل از دایه نسا زو عینک آفتاب تابانست را امید از کس نیست ایم عوضه نشت شال برق خلقی میکشد چهره گرشت در کردش باشد امید ز جنت را تو در داحت من اختر شادی بیکس پیمان کس نیست هر لایانگی
داغ دل است عشق تو ماه دو نهفته را گشتم نیم ماه بلالی نیمیم ماه حرفیکه یار سیده لب گوش نهفته جای زدی زخون لاشخان غلش طوفان نوح میرود از دیدم هنوز خاشاک خاک کرد بیکه و دو میکند گشتم خواب شب شرف نوزدیت مضمون غیر یافته زینت جوفت را		شاه فرش ۱۲ ارگشت دهم بزم شاه بر وزن کعبه یعنی ترکش از بهار بزم شاه نخل تابوت هم گویند آن نومی اندازیش است که بر تابوت مردگان سازند و این رسم در ایران شائع بود حالا در مودوم یافته میشود و این را غایت	

۱۹۱۳ قاآنی از شعر تو لیست علی بر خاکت رنجت آب سخنانی گفته را		۱۹۱۳ چرخش بود که در آن محفل بهشت بهر خیره بندگی طوطی شکر خارا بزار حیف که مجنون قضا بصر کرد بزار حیف که شد یوم میل لیلی را سیاه پوش باقم شد ناله یار سبا اگر گدزی سوی ده پایا	
۱۹۱۲ خونم در آن بوستان هم چنگل هم جام کوست چشم طاسان آنای طار آن خواهر از خوشین اند جهان هر فرد دلها خلقی لشکی ز عاشقان کنی ای نگه دهم می تو زده عاشق روی خواهم که صد گل شوم در پیش چون تو		۱۹۱۳ امید بود قدم رنج یار فرمود خبر گشت از مرگم علی سیارا	
۱۹۱۲ قاآنی آسا بر کنی دل را علی بهمتی کیبار در هم لشکمی هم شیشه را هم جام را		۱۹۱۳ صبا بهر گوی سر در آن بطبارا رجا که سونگود ز یاد من انجا دلم فدای شه لافتی که آن سرور بل خیال تاج کن کم که مرشدن	
۱۹۱۲ ای که داری چشم زان شکرم بایوس باسی کاری نداده هر که شد از آن جهان دشمنی کشته بر طلب نماید دوستی و کجاست جان می دوی نه جنگا اهل گر بدلت زیستی کس نه کرد کن شکی گر به منیدار را فراید برادر دلم بار قریب سیه آمدیم در خانه ام تا یکی کوچ و مقام شاه بینی در آن ای که می میری برای زیستن گوشتی چشم نمیدی زین پر فلک حائل را		۱۹۱۳ نیمه زان به سیاهی شفیع عقی را بشرط موقع وقت اردن یار سه بار داد اطلاق این عجز دنیا را ز کعبه در نهوده است حله تبارا	
۱۹۱۲ چون گیس میال تا مردن کف فاسوس شع سوزان که نسوزد زده فانوس در مقام دوستان هر چه جاسوس تا قیامت هم خودی خاک کالیوس مرگ وقت مقرر در جهان کوس لاجرم باشد صد پیش هم ناقوس طلع مسعود اتم اخترجوس کوس رحلت آن سان فوج طربوس مندی شد خورده خاک گوشتیاقوس کس نمده پرزاده ساه سنکوس		۱۹۱۳ ساقیا بر دور گردان جام را گو که بدنامی است سوا می عشق آمدی بیرون درین غزل همچو مهر حشر بر سر آمدی دیر شد یارب چرا بهر شتاب پیش خاکی است اکیر طلا	
۱۹۱۲ در سر زلفش دل پر دامن گم شد علی این عجب ای استکان خودی و خور طافش		۱۹۱۳ صاف کن دل را چو آئینه علی تا که بینی روی آن گلغام را	
۱۹۱۲ به بزم خویش طلب چون مشکینی مارا نگلند از نظر عاشقان شهلا را		۱۹۱۳ ساقیا بر زیر فرا جام را شد دلم از بهر جانم دشمنی این گریبان چاک آن جا به سیاه بهر فرانت بد شواری تمام روز دیگر شمسوار دیگر است	

دانا بهرام کردی صید گوشت گوگرد و صید آن بهرام را		بنویز خنجر خیزی گزاف زانیا بنادانی سگد گشت بهر لک دارا	
آن نصیحت و ناصحان گشتم علی بعد شرق و غرب دانه گام را		چو دیدم اکثری را دشمنانی زانیا کشدیم خوشتر با جانیت اندام را	
گوای صبا آن گل بنیام خدا را در بحر تو مسیحا بنگارم چنانچه		چو شد سوسو عدم حتی با صلم ز گشت چو نقدیست اینجالت بهر شایه	
ای صاحب اختیار تو خوان نعمت گر این طرف بیایی بوی از آن کمال		کسی از من دیده در جهان نقش کف زرد آب کنا باد برداری مصلی را	
او آفتاب است من در دلمست یار چه شد بریدی آتش با جان		علیا اینجان آخرت گشت آخرت باشد مقدم دار بر سر کار دنیا کا عجبی را	
بی اختیار بهم بدل جویت قابو ای خنجر از نصیحت معذ و دوارا		بجان ارمی با یگانه حرمش گل لاله تصدق میکند بر زمین جان	
ای خنجر دیدی من نیز عظم خنجر آنوقت دیدی من نیز عظم خنجر		شکسته شیشه ناموس یک عالم بجائی دل گرداری بهیولی خنجر	
جانان گزیند یک گشت خاکپاش سازم علی نثارش صد کوه کیمیا را		چنان شد کشت حصار برت قیاد نمی بینم که باشد خالی پای مینار	
ای قاضی الحوائج منظور کن عمارا گر عزم جزم داری زدن عمارا		دل سلی بسوزد همی علی دوزی اندین سنی خران داده دنیا داغ لاله سرو با لارا	
تنبلیه و به پیله باشد چه خوش از شام تا بامیدم نرنگان هم کور		بسه شقایق است جان دیر مارو از گداگو پوشیدی تو شایه مارو	
ایدل چه انتظارش قدر نیست این سرس نیایی فردا تو شاه دین		همچو مارو است پیرین عشق تو شکل تو هم گرفتار بلا در عشق تو	
زیر فلک نمانده امج کسی شبیه جامه فدای فیضت دوا وصال		همچو مارویم محبوس اندر خدای بکسی نمی بینم شایه اوستا در دل	
جامه دین بر و ن شاد و شاد عشق آن روز هم علیا پیدا شود دنیا		بی چه می پستی تو شایه اوستا بیل شید است ای گل دیر مارو	
چو آن کبر لطافت بر خنجر دریا را در موج آب آده بوسه دریا باغ را		سه اروت و اروت نام و دفرشته از کاتب	

<p>صد نگاه لطف بر تو عالم لغت کوب باطن مخبر کل امور خدیش اتماس جهان منظر کز دلان دست غایت پیمان از دست سیدین جان عشاق است عطر ای گل بیوفای عجز و دزدان پیرس</p>	<p>ای جهان اسیر از تو عالم ناست تو تیا چشم میسازم خاک کوب تقاضی احبابات برادر هر جوش بعد از آن لب نخی من عورت را برفشان ای جان آهسته گیسوت کار با انقاده با این پیر که فروت را</p>
<p>نعل نام ده چه خوش شد بر می گم علی شرد استا جانان دید چون تابوت را</p>	<p>ای خاکی هم بود ملودا مرکن علی یرجا باشد حکمت غیر ممکن شد خلا</p>
<p>تا بسوی آن محبت میر حکمت صلا تقصیر هم حصص حسب شیت هم کاش میبودم فدای این چنین خاک بر سر شکر کفاری کاین نادر پیش حق نیم جوابان چه باشد جای خود را در جهان اندر فرودان در ره حق که بسیاری شادان</p>	<p>نیام وصف کردن بهره چون پیش نیام وصف کردن کلج شکنا پیش حباب چشمیوش بود و بجز پیش ندیده و غنم شاید که حسن پیش ندیده دیده تا حال حسن حجابش نباشد هیچ جا و هیچ جا خالی از زود سومین تیر افکند تیرت سینه شمن چومی بوس صبح غنلین کف پیش خدا و ندای چشم چه صحر است غیر دل خود را بهر اهروی کرده تم قران ازان روزی که رفتی تو سبک بود چومی بر بند ز حال دل تیاب این</p>
<p>جان بن قربان علی بر بهمت قهر جری کاش میبودم فدای فاسل ایدل اول</p>	<p>باین شغی غزل غنن علی پس از علی آید با یران میفرستم تا که سیل و جوبش را</p>
<p>یا که خواهم ساحت یا که می خواهم روی جانان را میان هر دو شوم عالم ذات انی است که سیاک را در ان مقام فنا فی الله حال منو غیا الله عالم اجسام که دنیا و پیمان باشد از غیاث لغات مر جبعی اسید و نه شند از منتخب که گفتند بی معنی از آنکه در دنا شاد است از آنکه به کشت یونکم قاتلانی یعنی خداوند عالم بر و زائل از ادراج سوال کرد که ای من رب بنایم چه طراح جواب داد بلی یعنی بلوبیت ان خلق عالم اقر آنکه در ۱۲ سولت همه جمع فرود از منتخب که از غایبان پرور کردن کسی را یا از خود ترک کن کردنی از نهالیم</p>	<p>جایان پرده چشم است حسن پیش خطوط جام می باشد ز گمادان عشق ازین شمس و از این به با میگردد نیز آنم چه بر آنم از ان کسیت این صحر دل عالم کفم قران بر و درن چیده کشم از آن قیصر کاسه بر گدیه کوش دل من تیر کسیت ای کسیت چیرم</p>

باین شغی غزل غنن علی پس از علی آید

علی بر آنچه از کوه بر سر کوه باشد خریدارم ز سربازان دل طفت تابش را		نمی خیزم درین عالم میکنی به مکان باشد کسانی کرد پی قاسم با سر دردن		درون سینا هم جوید تیری نشان را سرمه نچو ایهیم تیری کمانش را	
چو می پرسند از من نشان طفت خطا چرا گرد بطاق کعبه یا خیم ابرو		ز طفت نشان بهتر از من نشان بشی دیدم زاهد را در بر توش را		علی گلشن بلبل با دزدانی که چون مخفی بها ز زندگانی دیده ام فصل خزان را	
دکوه چمن گریه ام شوم صانع عالم بجوهر و برخواه و بجهش گردن شیدا		که باشد بنده خط خوش فرمودی نصیب تاج سلطنت گیرم ستم گریه را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
پوشش نیر محمد چو چرخش از نظر نمی باشد فردا آب حیوان شکی مار		که تو نام خوبی چشم بر تن تابش را از آن روز که یادیم چشم خوش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
خود کرده مرا در دل هر گونه نیستی چه شد که چشم من آب گریه زد و دام		که از کلام است بر دامن نقاش را نیاوردم بکام خویش لعل کاش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
با گیسویه فردا دل نیست تابش شب بجم سحر از نام زو خورشید		نفر و شوم آب خضر گریه عاقل را اگر زنده زانی را قرا و افلاک را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
علی قانع بود از باز پرس سر می خیم نمی برسد کسی را که می رسد حسابش را		نیز رود کار خیر و شست و دگر شست تا به بنی بر بخور چون گان کج غایب		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
سرگرم باغ امروزم باغبان به پهلوی دست لایم از دل هم نشان		گر بلبل گلشن بر جا آشیانش را بجان دین میم تیری تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
چنان تنگ آمد باغبان فصل گل دل از خست حرف گفتگوی یار چو شعله		که در دگر گلش آتش ز آشیانش را شان بختی آن تو گریه تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
ز برق چرخ هم برده بت دیزیر قمار چه آسان است شکل او یا اگر خواهر		که در دگر نظر دهم به خوش عیاش را بیایه تیره خوابیم شب تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
ز سر کرده عاشق باز تابش را نشان نشان با نشان نشان		که دیدم جاده مقصودش ز نشان نشان باغ اگر خواهری عفا تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
غمی از دم بل بیان که خیرم ز دست ز خود رفته است بل بیان که خیرم		بسی میزدن کوی چو خواهر تابش را که خود را کند در باغ و جوی تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
اگر خواهری خضر راه گردی خوش گام چون سفت ده گم و نمود کار تابش را		که در دگر نظر دهم به خوش عیاش را بیایه تیره خوابیم شب تابش را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
آرزو دارم ششین رخ سدره ساختن نیست بر دانه علمیا تا سر دیوار را		آرزو دارم ششین رخ سدره ساختن نیست بر دانه علمیا تا سر دیوار را		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
گر بخت سایم باشد از تاریکی شبها چشم گشته لب میم کنا چشمه صیوان		که جواب چشم پرده افکار او چو کویا نخوشم جریه آبی بغیر از جاییه صیوان		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	
سر دهمم شاید بود از زار دافغان که طغور مرا مضرب باشد پیش عمر جا		که جواب چشم پرده افکار او چو کویا نخوشم جریه آبی بغیر از جاییه صیوان		چشم باریت شفا بخشد به درد دلوم چشم من اگر گیر کردن کسولان بید	



<p>نشود و ظنم کی محزونم که خود زانوی مکین باید مکان آتش و باد آید دوران در درنده باشد دره که هم کنم زار خود را تا هیچ از پی زار مکانی را مکین با کیننی را مکان بولا فزیدی هم صاحبش را ندیدی بیا ساقی زن آبی زاده بر غفلت نمی خیزد نفس سینه اجز بقیادی خمیدم چون بلال عید دانم</p>	<p>کنم تصویر لیلی نقش بر دیوار کتبها توئی ای زینب جان با تقابلها بود خاره صحرای من زینش حقرها تواند کرد این رشته ام نبودند توئی ای غمناک عالم جان با تقابلها نیار کس کشد پای من زینبها بد و رجام میریزم بران گشتها که مانند جرسیم بهر ناله قایلها بایدی که سازدش تخم رانعل کبها</p>	<p>همه عمر بسر اند بجز آن بسکد شنبها خیال من برون من بیداری شنبها من بخوابی ز یاد رخ آناه و یارها جدا گردید از آن روز که بهایم از آن از آن روز که بوسیدم لب لعل اینها برای خود نگه دارم سینه ام اینها تفحص نیاید مر تر از شش جهشها کشاد عقد دل بد با خود سلکها من اختر شادی در فراق راز و زانه از آن روز که سنت شهر آفاق گردید جهان را شوق گردید به شوق اینها شدیم یار شکوی بناسازد پی عیادت کرده مار از آن روز که ای دل بعض بوسه دادن آد آخیا در تنها شود صحرای من آباد از لطافتها نیخو اهرم دوی درد الا از پی در عیادت کرد آن شک مسیحا عاود</p>
<p>علیا نام ارمادها است نقش تقدیرم ندارم مطلبی در دل کون جز ترک مطلبها</p>	<p>علیا نام ارمادها است نقش تقدیرم ندارم مطلبی در دل کون جز ترک مطلبها</p>	<p>علیا نام ارمادها است نقش تقدیرم ندارم مطلبی در دل کون جز ترک مطلبها</p>
<p>مگر باشد غذا ختم زارم از پی تها معلم را سر کرسی نشاندی نقش مطلبها بر من بسته ندای گرفته شمع تسبیحی شب انتظار راه میکردم سر با پی دل را ساخت بال آن ختم از پی نیاید دم جونی از سینه ام برون نمی تویی ز انصافی که باشد در صفتها برون سر آرد و شاید برون ز شکر از آن روز که شوق شمعیا شمع داد نمی لیم از غم شادی جونی با هم</p>	<p>که چون شمع دم فریاد شد لبها شوند از شوق نامت خشنویش طفلان تراشد ندای آن در تلاطم یارندها نمک سودناذر دیده ام تا صبح کبها رفو با پی یک سینه ام از نیش حقرها بیم شاید که پیدا کرده اند از پای یارها تو که خوبش ای من من بیداری دل بر آشنایم غرق شد در چاه غنبا تهی داریم در شوق مهالت کس قایلها از آن روز که ای یارین دم لبان لبا</p>	<p>مگر باشد غذا ختم زارم از پی تها معلم را سر کرسی نشاندی نقش مطلبها بر من بسته ندای گرفته شمع تسبیحی شب انتظار راه میکردم سر با پی دل را ساخت بال آن ختم از پی نیاید دم جونی از سینه ام برون نمی تویی ز انصافی که باشد در صفتها برون سر آرد و شاید برون ز شکر از آن روز که شوق شمعیا شمع داد نمی لیم از غم شادی جونی با هم</p>
<p>علی در خواست سیدم لبها بهمیری کنون در حشرت آن سه بهرم میگرم لبها</p>	<p>علی در خواست سیدم لبها بهمیری کنون در حشرت آن سه بهرم میگرم لبها</p>	<p>علی در خواست سیدم لبها بهمیری کنون در حشرت آن سه بهرم میگرم لبها</p>
<p>ز بزم یار می آیم تار یار لبها سه سیمیا علم طلسم که از آن انتقال روح و بدن دیگره کنند اعدا تر جیب</p>	<p>ز بزم یار می آیم تار یار لبها سه سیمیا علم طلسم که از آن انتقال روح و بدن دیگره کنند اعدا تر جیب</p>	<p>ز بزم یار می آیم تار یار لبها سه سیمیا علم طلسم که از آن انتقال روح و بدن دیگره کنند اعدا تر جیب</p>

دیو تو ای جانان ضائع شد عمر احوال ریشتم ای یار چه می پری بیوده بود گفتن یک اصد کوزه امید عبادت شد قطع بدل شیدا سیرب نکردم بر چشمه بخون تم جز زق زق جز بقی بقی اعلم شد	هر دم که بر آوردم شد صرخته یار بها کز بوی زلفت برسم شد بیهوا هرگز نتوان کردن یک خشت لبها نی آمدی مرده یک خلق سرتبا غرقابم آخر خود در چرخ غنیا ناحق تملاش تو فرستم به مکتبها	بگو یار شه ام طلق نشد از پی اینکار هر چند درین دورم قدر ندانم صیاد چه حاجت کنی بند جگر آنگونه پس بام تو ما گریه نمودم دانیم که خالق و معبود خدا یا	جار و لب تست چرا زلفت پری آیا بنیو به مهر از پی مهر پریا آخر نه اسیرم به بی بال و پر در دیده مانده است کنونی نام هر چند بشر راست لبی به
--	--	--	---

نوشابه حسن که علی حیرتم افروزد  
اسکندر دل میکند آینه گریا

گر شغل علی پرسد گوید بان گلود  
در حسرت یک بوسه صد بار گزدلبها

زهی سیم تنی با تپاب منبها دعای روی تو خوانیم انبضه برای فاتحه خوانیم انبضه مرد و پخته چایا دم از رخ تو نداد اگر قناعت ما دستگیر ما گردد بیا بشربت دیدار سا ز سیرم هنوز نعل در لیش بود دم در عشق سوز خانه بهیر گوهر پروازی شب فراق ز روز شمار کم بنو	نهی مباد زنی آفتاب شربها شمای موی تو گویم تاول شبا امید واری عبادت شوم در تبا نمک بران دم سودن شب کوکها زد امن تو بر آیم دست طلبها که خشک تر شده لبهای من ز بیا اگر چه شد کرم بچو نعل مرکبها قرانیت دمی خشت با قباها بخواب نیز دنیا دس چنین شبا	ختم است آن نیست بران جلوه گریا ختم است بران غنچه در تن گنای کار تو تمام است تو بیکار باشی هرگز خبر یابی سر راست شام سحر خور بود شام غریبان ابچین آموخت ز من گریه و ناله بی تو چه کنم سیرم شام فرقت در شوق نقای تو زدم سترگ شاید که شود مطلب آسان هم یکبار گویند عدو در پس نام تو اموزد	ختم است آن نهن خشن نظر ختم است آن کشته این بود دریا عشق است غنیمت سیر سیر تا از به خلقت نشود خنجر بیا باز لبت تباران است مرا سحر بیا گل جوی از من سبق جا در بیا تبعی است مرا بوج نسیم سحر بیا کردم زرقیان خود این امید بیا دل در کف دوا در صدد جگر بیا من نیز عمرم بدمین خوشخبر بیا
---	---	---	--

نودست بر خسار علی کرده بیتی  
افزود بهای گمرازی پریا

علی دلیل کن خویش را بغیض غریز  
که هست نوش افات عشق عقرها

ختم است آن به زمین جلوه گریا ختم است آن حد شکن طفل لاجی بی سوخ و سوزن سر به رخوبان اکنون بر کاس تو زده بوسه بر خیز زن چند قدم سوی طرم	ختم است بران آهوی چنین ش ختم است آن تیغ کف بی کمر بیا چال زده سر به جگر بی مهر بیا زین رو برست بود بدل بی سپهر بیا ای خاک کف پا ترا کبک در بیا	زهی بکوی تو چون خار خاکسار زهی پیش تو چون آینه نظر بیا زهی بر دی تو چون جامه برون زهی بروی تو چون پیر بند بیا زهی بشعله خورشید خوشنماش زهی بول تو چون خورشید صحر	خنی بروی تو چون شعله بقر بیا خنی به بزم تو چون شیشه باخو بیا خنی بکوی تو چون لاشکبار بیا خنی بکوی تو چون طفل بی سو بیا خنی بوسه رویت امید دار بیا خنی بجز تو چون شمع دم شمار بیا
---	--	---	---

<p>زهی زهرم لطف منزل بود زهی بکوی تو اظفار دشتی گرد زهی بروی تو انکار دوشی گود زهی جفا کنی تو بر عاشقان ماه خست</p>	<p>زهی زهر تو گم کرده سب پای علی زهی زهر تو عفو گستا بهگار بهیا</p>	<p>زهی لصحن مکنات برقص با کوبی زهی علی نظر با بغض ربابی زهی ز راز حق کوئین کار ساز بهیا</p>	<p>زهی بر زم تو چون برق است بهیا زهی بروی تو چون شعله با لگد بهیا زهی به بر زم تو پروانه وار بهیا زهی بیای تو چون چرخ سجد افشاند زهی به بر زم تو چون شیشه با به خرد زهی بدو تو در وچ نابواز بهیا</p>
<p>زهی بکوی تو از من شعار زار زهی تبار نظر با ی لطف بیدون زهی ز شد و گرسین تو پیشا زهی برگ عزیزان تو در جور زهی نگاه نکردن تو بکش عاشق زهی بر کو تو کردن نگاه از حشر</p>	<p>زهی بهر تو شان علی جوهر کنان زهی مهر تو سامان تو بهار بهیا</p>	<p>زهی ز روی تو بر من شمع شاد زهی از خنجر ترکان جگر فگار بهیا زهی شلیخی زهر تو خوشگوار بهیا زهی مگردن اغیار سو گوار بهیا زهی به برش بیار غلگسار بهیا زهی بکوی تو بهیوه نگسار بهیا</p>	<p>زهی بر زم تو چون برق است بهیا زهی بروی تو چون شعله با لگد بهیا زهی به بر زم تو پروانه وار بهیا زهی بیای تو چون چرخ سجد افشاند زهی به بر زم تو چون شیشه با به خرد زهی بدو تو در وچ نابواز بهیا</p>
<p>زهی بر تو چون ترک کتار بهیا زهی چشم سیاه تو تیغ باز بهیا زهی ز دیده دست تو سحر سار بهیا زهی نیا ز تهای ز عاشقان رشت زهی لعل لب تو به سر از دهن بهیم زهی لب لعل تو جامه بیایی</p>	<p>زهی ز عا شق سید الشوق کن زهی گوشت کوبت حریت لگشت زهی بهر تو در خاک فرود کن زهی بهار رض ناز تو چشم خوش کن زهی زلف رضانی غیر دست کشی</p>	<p>زهی ز عا شق چشم تو دیده باز بهیا زهی ز شوخی چشم تو لیم باز بهیا زهی سایه سر تو سرفراز بهیا زهی زلف من ناز تو خوش طراز بهیا زهی ز عا شق صل حیل ساز بهیا زهی بود می عشق تو یک تار بهیا زهی بره خیال تو اسپند ساز بهیا زهی زلف دراز تو عشق ساز بهیا زهی بچاک دست پاد ساز بهیا</p>	<p>زهی بر تو چون ترک کتار بهیا زهی بروی تو چون شعله با لگد بهیا زهی به بر زم تو پروانه وار بهیا زهی بیای تو چون چرخ سجد افشاند زهی به بر زم تو چون شیشه با به خرد زهی بدو تو در وچ نابواز بهیا</p>
<p>زهی ز عا شق سید الشوق کن زهی گوشت کوبت حریت لگشت زهی بهر تو در خاک فرود کن زهی بهار رض ناز تو چشم خوش کن زهی زلف رضانی غیر دست کشی</p>	<p>زهی بچاک دست پاد ساز بهیا</p>	<p>زهی ز عا شق چشم تو دیده باز بهیا زهی ز شوخی چشم تو لیم باز بهیا زهی سایه سر تو سرفراز بهیا زهی زلف من ناز تو خوش طراز بهیا زهی ز عا شق صل حیل ساز بهیا زهی بود می عشق تو یک تار بهیا زهی بره خیال تو اسپند ساز بهیا زهی زلف دراز تو عشق ساز بهیا زهی بچاک دست پاد ساز بهیا</p>	<p>زهی بر تو چون ترک کتار بهیا زهی بروی تو چون شعله با لگد بهیا زهی به بر زم تو پروانه وار بهیا زهی بیای تو چون چرخ سجد افشاند زهی به بر زم تو چون شیشه با به خرد زهی بدو تو در وچ نابواز بهیا</p>

قتل طالب کتب طلب می کند  
 به چشمم خوشم خورشید را خواهم اگر  
 میکنم غم سفر سوسو یا آن بی  
 نعل در آتش شود کس بدین روش  
 خنده با انبیا بدین به منسوب مرا  
 جذب با چون شمس تبریز منسوب مرا  
 می سزد با از نسیم خلد مر کوب مرا  
 نقش با نقش است محبوب مرا  
 برده بایش را علی صاحبی اندیشار  
 شرم یک پیر این چاک است محبوب را  
 تا چشمم خورشید حرف مطلوب مرا  
 گویند منظور کرده جمله مطلوب مرا  
 برد از جا خواندن سر نامه مطلوب مرا  
 می نویسد خاله حال گریه زاری را  
 در دلی پایان بن پایان را در دلم  
 ختم شد برشتیان دید بوسی با رتم  
 در دلدرا سر بر کرده رتم نوک قلم  
 بیج در بیج شستن سطر شکسته عالم  
 یا انجمنی خن نصال خوش کاوشم  
 تو تیا می دیده عشق است قاصدم  
 می فرستم ساده کاغذ بر زنون  
 شیده نو در جواب می پدید آورد  
 شوق بوش بنیابت گفته بود با  
 رشک میلی نشاط میکشید بی تیغ  
 اشتیاق دیدن بیت نوشتم سهر  
 می نویسم حال آن گریه و سوسو را  
 عشقش را نشناخت و خواندن محاسن او را گشت و منتحب  
 به انفع نقطی که در حالت مصیبت یا اگر بطریق نفع تلفظ نموده شود از انفع  
 به با رچه کاغذ یک درخت که در آن دو ابسته پیچیده باشد بهندی را زانو گویند

صد کتاب عقل بجانب حق می طوط ایکد برادر مضربان کمن جندی نمند با که گویم حال خود را تا کند مضمون یا که تو بفضل رحمت کن نظر	کس نفعی که کن در مخرج دلب مرا صد هزار انواع باشد خامه جوی با کسی مطلب باشد حیف مطلب بر سر خاکم بنیدازی و خوب مرا
---	---

گرچه خوانده علی و نامه ام صیده کرد خوبی اندر دل نشخ مطلب مرا	
---	--

روایت الباء

ندیده ام بحقیقت مکان آن خواب بهر تم که گویم کجا روم چه نسیم اگر گناه کسی خوابت ز بیداری نیا در ند بلبان گاه نام هشت مرا عشق تبان که چو حقیقت نیست ز غفلت است اگر تر شده آدین اگر ریگ آن هست گذر افتد بغیر و صل تو عیش جهان آن ماند	نموده اند مرا در وضع جان خواب کشاده است دیار و پاسبان خواب هزار شکر نشد عمر را یگان در خواب اگر بگوئی تو افتد ز ابدان خواب چنانکه گریه نمایند کودکان خواب چنانکه بول نمایند کودکان خواب به بحر باز نیایند ماهیان خواب که سیر باغ نمایند دوستان خواب
---	--

چو که دیده صفا سواد شعر علی است ندیده است چنین سرمه صفیان خواب	
---	--

کجا نصیب کنیم آن مکان خواب ز داد کم نبود باز آمدن ز بیداد مشابهت میان جوانی برینند خزانه ناز تو ایگان اگر نظاره کنند سفید پیش سینان من شباب بود که دزد بر دهم نقد کاروان خواب	درش کشاده بیایم پاسبان خواب چرا ایگان و عمر ظالم آن خواب که خانه رفت فرامیای خواب زرقص باز نماند نویسان خواب که دزد بر دهم نقد کاروان خواب
--	--

سه به شرم و به جی کما به از دکان بازاری که رقص پیشه باشند  
از غیاث اللغات -

هزار بار گذشتم بر وزا در دیار مگر صباغ نصیبم نکند منزل دست چای خنده سحرگاه کرد و دامن چانه گریه سحرگاه کرد و دامن چرخش بود که من یار بر سر برای بدین هم بر دزد خواهیم گر ز دیده کو راست بخت بیارم که رفته پهلوی من یار بران خواب	اگر نیاید شب نیز گمان در خواب که برده اند مرا شب آسان خواب چونم گسار مراد یخته جان خواب چونم گسار مراد یخته جان خواب بغیر خویش بر آیم نهادمان خواب تمام عمر مرا رفته را یگان خواب که رفته پهلوی من یار بران خواب
---	--

ز انقلاب مانه علی عجب نه کنی که میمان پیروزان و دیناران خواب	
---	--

ایده دزم ساختی از غصه جان کس استخوانش سرمه با دانه چاد و ترا می شود مانع ترا از فاقه خوانی جزا صافش کرد و اگر با من صیبت با هر شانه کشن باشد گیسو تو دوست با هر ضعف دهم چنانی ز دوزم بچو تیر جانبی تو خلقی آمد از هر طرف بوسه دیم شرکان ترا کعبه دین گفت پیغام صال قمر از روطن لایق نخر بود یا قابل نوک سان محو گشته از لوت جرم حد و نصیب داسن و جمع البحرین از زمین دهم	از سیه لعل تو می آید لروی قیب قبضه کرده بر لبش و نه جاد و قیب سخت تر باشد ز سنگ مرقد و قیب خنجر در زنگ شصین ابرو قیب خاک خون آلوده یار آب گیسو قیب نیزم چو گان قد خویش بر گو قیب وین عجب میری خج و جانب کی قیب سودا با دایره درخشش که قیب باشم از به صال اینک دعا گو قیب وای بروی نشی تو به پهلوی قیب حیف لب فته آمد باز در جور قیب گر تو نبی پیش من با غیظ هم سو قیب
---	--

دانش برادر گرفته اند کم و بخت من اینچنین باشد علیا زور باز و قیب	
---	--

کم نباشد از قصه و مشکوی صیب جای دیگر چو آرمی یم دیمان	همچو بوی خوشناید قد و بوی صیب باغ جنت یافتم در خواب پهلوی صیب
--	--

نیک نظر منید اگر قنود بازوی صیب خوش بود او پیشل فردوس گوی صیب می نویسم سحر از چشم جادوی صیب عاشقان را تیغ خون زینت از صیب روزی بید عدد و گریش من صیب پنجه خورشیدی بنم دعاگوی صیب شعله می بینم که لرزان از صیب خرم شدم مانند چوگان بی گوی صیب آنچه از آفتاب سازم بیک صیب نقش با آفتابین بنم در کوی صیب		تا چشم گردد پری در کوی عاشقان ز کس خفت ندارد و نه پیش چشم شد کتاب سحر مابل کنه نقوی بد سر نیست شکل کشتن باکره لجان داد چشمش را نایم گرد میدان نبرد من چه باشم که دعا گویان شام غیش را مانی یاریم تا غیظ آن آتش مزاج کودی با شرم پیرانه سوزی آتش اگرستم آید بهر کس از دست فلک بگذارد مهر و نه یارب بناد راه او	
بی لبست اینک علی جان میدد در خزان بی برگ گل چون عنایب		مهران سازم علی تا مهران خویش را آب فتنه می توانم باز در جوی صیب	
شام عهد ماه در آید فرو شد آفتاب تا خودم تعلق نیست آتش نیکو ان آنجنان چشمت ربهست چون زخم مطرب اهل تخمین تا سحر سید را شد در فراقت ای گل رفتی فراموش در ره عشق تبان اری اگر غم سفر کونست لاله بسکه پاکوبی طربان		هزار شهر بگشتم بصد شای محبوب یکی دفاکتی از هزار دعدا اگر کنون چو بدید بر کن ز غم زخم خویش شبه سفید کن از رخ بکس آنکه نود قلم ز آه نمودم ورق زیر دول مرا چه کار کجیل بگوهر خوران نماده پنبه گوشت می روی چشم ستاده ایم بر است امید از نگاه	
محفص ناچیز است از دینی آخر علی بر سر آبی که می فرستم زیرم جز سرب		خراب باد خرم غنیر باش علی که هست حبس علی با ذوق آب	
گوش کردم و دوش از رضوان تو آسان غم گین بود ماه تمام جان من قربان شو بر خاک ماه تمام آنچون تو طوفان خیزگر گریه کنم وای در فردا چه کرده حال امروز دستم چون من یاکه باشد آب خیر		صبح روشن شد شده از صیب مید بر آید خود حب الوطن سازم بر کجی فلک باغ و از دست دیوانه سازم بر کجی فلک باغ و از دست دیوانه	
می شنیدم دوش زلف علیا بار بار کار بند پی پیران باش در عهد شباب			

<p>ز آفتاب کس یافت باغ روان آب ز آتش کرم برود نار و نوح تاب ز دیده دیده فراد خواب شیرین گاه ز عشق یار به زیت کرد درنگ تاب هنر حقیقت علم حسن پایان نیست زیر دکان چاش ز چشم شیرین خواب خطوط ممد و مود پیش بهر صدم بکرم عشق نوشتم بهر شب تاب غرد و چون اجازت گرداده هنوز خوش دید لیکن زردی بوج آب نگشت گشت امیدم زیر گردن هنر از جگر زده گو سپهر چون دلاب</p>	<p>ساقیا ای و ن خبر کن یار را بر سر دیوار بام آمد سحاب خوی از آن به خوی می یاید مرا نی بی بهوشی عاشق گلاب گر بر که دم با گداز دل چو شمع نقد جان انداختم اندر خلاب آه من بیرون در اساده ام رفت سگ خانه و شد بایاب نیست گر شیطان رفیق سیاه سیکند آهم چرا کار شهاب</p>
<p>بناک قبر تر از حقن است آخر کار من است علی ترک بستر سنجاب</p>	<p>از طفیل خجسته بی شک علی داخل جنت شوم روز حساب</p>
<p>نشد بکاسه من قطره همچو جام حباب اگر چه بر دهم رخت مستقیم سیلاب کسی ندانیدم ز آمد جانان بقا ه قاه سر بام که چه مرد غراب نیازمند مشغول دین بهشت که نیست خیمه افلاک پای بند طرب کباب چون نشود دل و آب که غم خون جگر نیست نیم قطره آب سیاه بختی من بین که بختی شریف زیر گی شست وصل کنی بختی غریب</p>	<p>رحم فرما شاه خوابان که بر بخت تا کجا جورت گشت از دل سیکین بو العجب این نباشد سبزو گلزار می نماید سبزه خط بر رخ رنگین سر بر از خرفه همچون آفتاب روید زیر بامست نظر باشد چاندین غریب تو نداری بویا و رخا نه بویا گر ندارد در مکان خوشی بی غریب بر نخیز در ریگ حشر هم از خواب گر نشامی بدار سنگ شالین غریب غم نداری که طعنه است باین می خود چیزی بماند آه آب هم سیکین</p>
<p>امید هست علی را زد دوستی علی که حساب بخت روم و روز حساب</p>	<p>بی امل است بخت سیم و زر علی گر بیا بخت یوارت بی بالین غریب</p>
<p>آفتاب می جانان در حجاب پیش مردم بچای است آفتاب زیر بامش ناله های عاشقان علم الفت را بود در کتاب مهری ماهم بود داغ جنون ماه میهمم برخ بسته نقاب در برت امان عاشق است در خطا کردن نباشی جواب گر چه باشد یار من در ایشی کاسه خالی است چنان جام حباب معتب گر بشکند مینای می گردنش را بشکنم بی احتساب</p>	<p>بست دریم عشق عاشقان آفتاب نیست چندان خسته فراد با شیرین غریب سنگ لرا نیست ز آینه می سیجا در جهان گیر نباشد بچین و غریب در جهان شیر صحت چه باشد اعتبار انجین سیم تو نرم دل سپان سنگین غریب هست فرق تو از بسین و عجیب نیست چندان بر فلک هم خوشه و غریب عکس و یار افتاد در آینه باغ ارغوانی رنگ آرد و گل غریب شاخ مرغان به چشم عشق غلط می نماید در نظر با ساعین غریب خال بندوی ابا جان به ایجان شک از فرزند که کس یک چیت غریب در زبان با غیر اگر داری تو لک از برای کس عشق میکند آین غریب</p>
<p>عهد من باشد نقش فی الجهر بو علی گو بهیتم نقشی بر آب</p>	<p>بدترین خانه بردوشان علی خاتم در وطن کرده مرا آن کامل شایع غریب</p>
<p>میرود از دست من عهد شهاب توجه نمی گفتگویم داغها ساقیا خون جگر تا کی تراب نیست در عاشقان در کتاب</p>	<p>بر سر دیوار بام آمد سحاب نی بی بهوشی عاشق گلاب گر بر که دم با گداز دل چو شمع نقد جان انداختم اندر خلاب آه من بیرون در اساده ام رفت سگ خانه و شد بایاب نیست گر شیطان رفیق سیاه سیکند آهم چرا کار شهاب</p>

<p>دش بعد از غیبت شب دیدم خواب بعد بیداری ز بس حیران شدم در فکر بودم کس در بگفت دیدم آدم زاد در شکل ملک چشم من خیره شدن بی خبر او مال کرد و افشا و بخر بعد یک لحظه در خود آدم او تشنی داد و تسکین نمود خبر و بر نشین گشت هرش گشتم نشسته پیش من گفت میوشم تو هم اندک بنوش گفت حالا میروم سو مکان نیتیم یوسف که تعبیری دهم انجین گفت بر شد از دم جمله کار دنیوی خوابی بود</p>	<p>ما بتا بم ز او جام آفتاب یوسفی کوتا و ده تعبیر خواب برگشتا دم زده تو جای جواب در کف خود داشت مینا شی ایچو نهوشی که در فتنه خواب قطره چند از میش جا گلاب لیک حالیکه باشد بعد خواب با غلط کرد با من انخطاب انچه از تعبیر یخو اهی جواب تدر د اینها نموده بحیاب بچنان کردیم بر رای صواب بود تعبیر از من بود از تو خواب بلکه تعبیری نایم بر صواب درا اینیم اتی ایچو خواب اقتضا سازد چنین که آهوا</p>	<p>برنگیرم پیش رخسار تو نام آفتاب بر فلک باشد داغ هر گردن گویا در دل صاحب دکان آفتاب سر فرازان را چه سرگردان گردن بر امید نیست سازد از وی صلی کشته عشق تو ام آستری تو کن صد قیامت سر عشاق فتنه می گر در ساقی زد دست مرا نیامی ایچو باشد که سرگردان در دو کجور گل چه می باشد که نیاز و علی در برستان برنگیرم پیش رخسار تو نام آفتاب</p>	<p>بو برین با هزاران جان غلام آفتاب بوی گیسویت میدد رخسار تو آفتاب بوی سر فلک باشد مقام آفتاب ساعتی کجای منی مقام آفتاب عاشقان ایسر صد صبح با آفتاب می سرود لوح مرا از رخسار تو آفتاب صبح محشر بشود هر روز شام آفتاب بر سرگی زدم چون سنگ جام آفتاب ایچو باشد که سرگردان در دو کجور گل چه می باشد که نیاز و علی در برستان برنگیرم پیش رخسار تو نام آفتاب</p>
<p>ما ترا دیدم است با من آفتاب ما تو بر بند دیا می عشق بوسه می چنین ز رخسار نکو چادر اطلس بنو بر مر قدم گرمی حنوت عرق بر رخ کثیر تخم عشق غام را بر بیان کنم کشته احسن که شد زیز زین چون در آید شام وصل و علی</p>	<p>شرم دارد از برین آفتاب چون خدم بر دهن مکن آفتاب نور می چید ز روزن آفتاب هست بر سر سایه افکن آفتاب مینایم با دبیزن آفتاب هر من سازید گن آفتاب سر بر نه شد به مرفن آفتاب در کینگاه است هنر آفتاب</p>	<p>جز رفیقان نیست عاتقان آفتاب سیر گداس کنند چون باغبان آفتاب عشق اندر برده چنان آفتاب باغبان صاید گردید نقش گلش آفتاب آنچنان جوش بها و اسال بنیم آفتاب میکند سیر حرم صبح مسا و نو بهار آفتاب دارد اندیشه خشم زخم خود آفتاب حسن بدیدم می نیم و با غم عشق آفتاب</p>	<p>گلش گل از رخسار تو آفتاب نوبهاران آفتاب در سر آفتاب نقد جان به پیش گامار و تا آفتاب سلسله دارم بیا ز انما آفتاب حشرت دار کل شر بنما آفتاب ای گل سلسله شد انما آفتاب غیر دارد در سرم خونها آفتاب ده خوشا بخت تفرج انما آفتاب چاکما گل ز بدین نصا آفتاب سایه گدما بود و گدما آفتاب گل به پیکر گل افشاده آفتاب شد صد گل گلش با آفتاب صبح بخواند بر و گل آفتاب خنده با گل میزند بر کمر آفتاب</p>



<p>گوش کس شنوای نیم علیا همچو گل گوش سرخامدم دارد نوای عنیدلب</p>	<p>کاشک دادم کجفت برکما نازد گل عاشقان را آئینه بایش سرگلین خان</p>
<p>موی ز باد صبا اندر هوا عنیدلب شعله گل سوخت شمع را بجای عنیدلب گو یا بوشن بهار است هوا عنیدلب زخم پا از خون دبدبنا عنیدلب</p>	<p>خیزه رالبت میبارد شاعری عنیدلب شد بر پروانه بایش خاکیا عنیدلب جنبش گلبن کند کار نو عنیدلب خار گل مرغان در دریا عنیدلب</p>
<p>کرد تا شیر عجب گل هوا عنیدلب سوخت هر پروانه نور ابرام عنیدلب آتش کله صبار استگره شد در عنیدلب باغبان جو صید کرده ازین در عنیدلب</p>	<p>کز شکست رنگ گل آید صد عنیدلب شیر آفاق گردیده وفا عنیدلب نیست جز بر آشیانه از بر عنیدلب زنگ گلن از کرده در وفا عنیدلب</p>
<p>گوش گل شنوای کرد گلشن گفتی جنبش گلن در دودا بلبل عنیدلب عاقبت گل شد بهر تن گلشن استماع حسرت یار ز خار تو داد و قصدا</p>	<p>داستان خویش را در حبه با عنیدلب نوبهار بوستان باشد با عنیدلب غنی بر بادش با جوا عنیدلب سوخت گل شمع پروانه بر عنیدلب</p>
<p>در زمانه آفت جان صورت میرود نیستم من بهتر از با علی و باغنی نغمه ام باشد علیا در هوا عنیدلب</p>	<p>کس نکرده صید غی را بجای عنیدلب عاشق زام غم غم درین من بهر عنیدلب بایب نجم از گلستان آمد بایدار عنیدلب</p>
<p>آتش گل سوخت ایوا آشیان عنیدلب تا اگر یار جان کردم من همچو گل منقتم باشد نوای بلبل بهر عنیدلب آه مظلومان بود و قهر خدا باغبان</p>	<p>نیست غیر از دست پر اکنون عنیدلب کز لب غنچه شبنم داستان عنیدلب عاقبت غنچه شود و صدف عنیدلب نیست کز آله تیر و کمان عنیدلب</p>
<p>جای بجا بر استاده گلشن در عنیدلب ای گل خندان خدا را که نشاند گل چرا خنده زد و غنچه نیم نمود کر و گل ازین آفتاب و سیف</p>	<p>جز بخار خوش نمی نیم نشان عنیدلب میرود از کف لعل پروا استال عنیدلب عاقبت چهر صبا کرده بیان عنیدلب در چهر حیرت فرود کاوان عنیدلب</p>
<p>موی ز باد صبا اندر هوا عنیدلب شعله گل سوخت شمع را بجای عنیدلب گو یا بوشن بهار است هوا عنیدلب زخم پا از خون دبدبنا عنیدلب</p>	<p>خیزه رالبت میبارد شاعری عنیدلب شد بر پروانه بایش خاکیا عنیدلب جنبش گلبن کند کار نو عنیدلب خار گل مرغان در دریا عنیدلب</p>

کتابخانه ملی ایران

<p>شب وصل است من کلام شب لیکن بخت را بیدار گویم لیکن خواب او را در گرفته چه خواب ناز بیداری بخت ز خواب ناز و هم خوش کن دل چو بخت خوشی بیدار بزم</p>	<p>چون خفت آن کلام شب که آمد ماه من از شام شب نسا ز بخت را بد نام شب بها کج شد در دام شب که آرام دلم شد آرام شب دلار ام کند آرام شب</p>	<p>زخم بر گنج قارون پشت پاک تا شاگاه عالم گشته زخم زده آتش بگلشن نو بهاران برون آرد بجای دانه خرمن گل امید گشته زیت شار تا شا می کند ازل بصیرت چو پرکاری که گردد در مرکز که گویند یا شام شارند</p>	<p>همه دولت بفرمان مشاب فلک یک چشم حیران مشاب نشور از شور و فرحانت مشاب زین خود میر سامان مشاب چو باغ خلد دامن مشاب بگردون زهره قصاب مشاب بجتم چرخ گردان مشاب مرا بر امشایان مشاب</p>
<p>بساتی تا سحر ما زدم ملاقه زخم بر دم علیا جام مشاب</p>			<p>علی چون این غزل خوانم بخل ظہیر از لیک حیران است مشاب</p>
<p>بخوایم آمد آن کلام شب دل دین بر دو جان هم باز بخوایم آمد و بیدار گشتم برای صدقه آن زگر چشم ندیدم سایه را هم در شب رسیده کافری در خواب سر برون آمد ازین شب من مشاب در دل دیدم که بیرون آید بصدی بگند خود یک عذر خیال آفتاب حشر کردم در آمد بر دم بدو عذر پس زدت قدم بر نهوی بسر کردی گویا درین دم</p>	<p>بدستم باده بود و جام مشاب خریم پخته بیدام مشاب های شد را از دام مشاب همی میکنم با دام مشاب کبس گویم ترا پیغام مشاب بشکل داشتیم اسلام مشاب اگر بایم در دست جام مشاب چرا آمد برای نام مشاب نیاید باز خوش فرجام مشاب که این فتنه شدیر بام مشاب بها کشید شد در دام مشاب چهار شکر که کلام مشاب هزاران صبح صد شام مشاب</p>	<p>نیکو دلم گردد درین شب بیا این بیه و یار و یاسا مشاب به طالع اگر خوش آمدی نقاش اجل بر دست انتظار میکند نام بجوایم آمد و بیدار گشتم برای صدقه آن زگر چشم ندیدم سایه را هم در شب رسیده کافری در خواب سر برون آمد ازین شب من مشاب در دل دیدم که بیرون آید بصدی بگند خود یک عذر خیال آفتاب حشر کردم در آمد بر دم بدو عذر پس زدت قدم بر نهوی بسر کردی گویا درین دم</p>	<p>چو جانان است چشم اجل گویند چرا گویا منم تو را درین شب بشمت که شد از دست اینکاران چو شمع انتظار سوخت تا بیا نمی دانم که خود آتی اجل گویند زایم لبی الی و دار آمد عجب یکش در پیش ازین جلوه تو بیا</p>
<p>بیا کان یا رحمان است شب قدم بر در نهاد آنرا خوبی</p>	<p>شب رم نمایان است شب ز خورشیدم چراغان است شب</p>	<p>عده هم مهرش آمد علیا مرد ایوای بد انجام مشاب</p>	<p>سده رو بچرخ از افق سوز شوق از اصطلاحات الشعراء</p>

<p>نشدیم ترا جان کردم یادرتانی دلاهری بکشد از دست با برنگلو بره جامی پر از باده جوان صد شاد</p>	<p>شده در نظارت یگانگی عمر شب نیاید چیدانی باز در ایام شب ز ساقی نامه طهوری ساقی شب</p>
<p>۲۵۲ علی عبداللای پیشانی رخسار خرمی خوش رویی در محض ایام شب</p>	<p>۲۵۲ علی عبداللای پیشانی رخسار خرمی خوش رویی در محض ایام شب</p>
<p>مرکان گل غمی سوخته خوانده مران جان عالم غم خوانده دل من ناله دادی ایمن خوانده گلوکان آتشین میم بر خوانده مرا زخم خوانده در پیش خوانده عروس سر و جلوه زری کرد در زخم بیک نظاره نموده ملک قناعت دل من حال از صوت جرم بد اگر درم دل از فسانه غمگین نازی ختم میمانم</p>	<p>دلم بر باغ رضوان آتشین خوانده ز اعصاب و شتابی بایمن خوانده بکلمه دگر در زیارت خوانده بگوکان آتش سحر می خوانده نمیدانم که این گویه سون خوانده ز انجم بر گردن بگن افشاده دل من سر و عالم آتشین خوانده که در سبکو قبر نامه از خوانده بر و خورشید می خوانده</p>
<p>نباشتم شمع بزم که گویان اگر باشد گمان دارم غار صبح شاید در شمع خوانده ندانم آن کاین بزم آرد عوی کرد دل من عاریت کرده از ابرق بیتی منم جد با شمع زهر خن و داد و بهر از آن غم در غم افتاده و ندانم ساقی بن خطه کرده جامم را علیا سحر غالب مختصر کفر قهوه ری</p>	<p>نباشتم شمع بزم که گویان اگر باشد بهر از آن که در سبکو قبر نامه از خوانده بسیاکان آتشین میم بر خوانده نم چشم خشم کوشش هم جفا خوانده که زخم درم خود برین جفا خوانده که ساقی نامه خود را طهوری خوانده بمعشر میوان گفت آنچه در خوانده</p>
<p>۲۵۳ علی بن علی خواندم ز حشر غالب گفته نگردم چشم واهم و جیبگر دانه انده</p>	<p>۲۵۳ علی بن علی خواندم ز حشر غالب گفته نگردم چشم واهم و جیبگر دانه انده</p>
<p>بیا که آتشین را بخت خوانده ام شب بیا که نخل طوره ادی بخت شاکن بیا ای یار عشرت بشید آتشین گر خاک وطن از کشتن از ذوق افزون نیاید بهرم بی یک خطه در ششم عجب و دسر سازد گریبان یک بزم نیاید تا لب بید برون جان نوزم رقیب شیشه میفریغ عیش داده بود افسانه ام ساز و جزل زده بیا که در جحران باجی کن از بخت تب بجران خوانده وقت جود و</p>	<p>ز شعله کعب پر فلک دانه ام شب بکلمه شعله را در وادی خود خوانده ام که هر گنج و الم را از خود خوانده ام که از صدر و ان باجی بخت خوانده ام چو کعبه با از اشک دگر خوانده ام چو شمع خوش را در شاکل آتش خوانده ام کشت جهانی بر قبا بجهانده ام در دلدار از بخت خود جفا خوانده ام زیر بام بی قدر از خوانده ام ز بس در راه تدبیر صفا خوانده ام بخت خشم بزم زار را خفا خوانده ام</p>
<p>۲۵۴ صوبی بر خرم غیر اکنون شده لازم ناز شام و کعبه علیا خوانده ام</p>	<p>۲۵۴ صوبی بر خرم غیر اکنون شده لازم ناز شام و کعبه علیا خوانده ام</p>
<p>چهره ات را نیست دنیا چو آب لیک آن رسوز را رنگ زده لیک آن ارد گفت بر عارض لیک آن حیرت زده خیره بود لیک آن بر صورت زخم آمده است لیک آن بر سوز خود گریان بود لیک آن دارد سیه غمی بدل لیک آن کم گشته اند طمعت</p>	<p>میواند گفت الا آفتاب میواند گفت الا آفتاب میوان گفتن حجاب میوان گفتن گل نگشت ماب شمع روشن بایش کردن خطا لاجرم بود شاید صواب چشمه جوان بود از صواب اینه تشبیه کردم انتخاب</p>
<p>۲۵۵ نقص شهری هم بیان کردم علی چهره ات را نیست دنیا چو آب</p>	<p>۲۵۵ نقص شهری هم بیان کردم علی چهره ات را نیست دنیا چو آب</p>

<p>۲۵۵</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بود بر سکرانی</p> <p>منم بے نفس دیر دوران کردم</p> <p>درین مصحف فلا تکرار خواندی</p> <p>بیا ای مرگ مجور آن کن</p> <p>رقیبان و مرا کیان بدانی</p> <p>مرا از دوزخ و جنت چه داخت</p> <p>دل من شاد شد من بعد عمری</p> <p>سبکه و شیم نه ای صندلین رو</p> <p>مشو مغرور بر حسن و نهشت</p> <p>زمن او را بجهلیت و غلانی</p> <p>بیدر رویان مخدای نیک نظر</p> <p>ترحم چند روز تا بقیاض روح</p> <p>که گویدی بآن عیسی در آن</p>	<p>البت</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>کسی بر ناکان خویش سرور</p> <p>مرا چون سر نه اندر چشم کن جا</p> <p>کئی بر بنیر از افراط و تفریط</p> <p>رقیبم را سر سپردنش اندی</p> <p>بیا ای رشک گل درخت بیل</p> <p>کجا ایفاء و عده و کجا شوخ</p> <p>که مفر از حالاتم چه پرسی</p> <p>خفت را سوخت گری نظربا</p> <p>وفا از عمر خواهم تا وفایت</p> <p>بفرما دکن هر آنچه خواهری</p> <p>کجا بار خدا پای نازک</p>	<p>کسی رنجور از اهل و عیال است</p> <p>که خاکم از رو غر و کمال است</p> <p>حصول عافیت بر اعتدال است</p> <p>که قدش لایق صفت اعیال است</p> <p>که بر دیدار دریت انفضال است</p> <p>ولا اینهم جو غم آتش مقال است</p> <p>سرم بر دوشش چون او بول</p> <p>که سبز بر سره یا نال است</p> <p>که روزش هفته باشد سال است</p> <p>زبان اعتمادم لبیکه لال است</p> <p>اگر اینهم زخوابان عیال است</p>
<p>۲۵۶</p> <p>علی از تو که سگوید بان شوخ</p> <p>که حالا عاشقت را غیر حال است</p> <p>کسی شغوف بر غنچ و دلال است</p> <p>کسی شغوف از رنج و طلال است</p>	<p>۲۵۷</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>۲۵۸</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>۲۵۹</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>
<p>۲۶۰</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>۲۶۱</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>۲۶۲</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>	<p>۲۶۳</p> <p>کسی مغرور بر بال وصال است</p> <p>غرد کس بر آواز کمال است</p> <p>نه مال حسن نه علم کمال است</p> <p>برای بوسه عارض سوال است</p> <p>که مردن عاشق را نیمصال است</p> <p>مرض نیز نام آخر حال است</p> <p>سیرم مجبور و فردم وصال است</p> <p>که از چندی رقیبان املال است</p> <p>سر پر در بر گردن بال است</p> <p>که آفراده کامل را زوال است</p> <p>درین مصحف و طرفه شغال است</p> <p>که رنگ صورت طرفه کلال است</p> <p>وفا از یوفایم احتمال است</p> <p>که ببارت و فای انتقال است</p>

دو گل انگشتری خوبی دو گوش دو گلبرگ تر قاز لب یار	خط لب سبز بوی زلال است دو رخسارش دو جام پرنگال است
علیا مطلع نانی قسم کن اگر گوش سامع مشتاق مثال است	
پیشانی بر سبزی چه نال است صراحی می خشن است گردن	مگر سینه نازین بلال است دو بازو مرغ خوبی زاد و بال است
دودش شاخ مجاز لطافت بود عظم صدش ماهی نور	پیر سینه ز درق بحر کمال است شکم سرشته غنچ دو لال است
بود گرداب بحسب نازانش هر آینه بود آینه عادت	میانش موی زلف خرومال است سرخ دشت زاکت لال است
دور از او کاخ نازش استونی عرض بر بستر خوبی عالم	دو ساقش شمع نیم قبل قبال است نهالی از قدر عنا نهال است
بنادانی چو قسم چند شبیه ز دانا یان علی را افعال است	
دلایم حال عاشق طره حال است سرخ چون کوه بردوش و بال است	که بهر تیشل جای خود لال است ز آتش فرق راه اشتغال است
جبین تقویم بدیختی است دو ابرو ناخن غم در نصیب است	دو کا کل حلقه با تم مثال است دو چشم از گریه جام پرنگال است
بود بینی بردش شعله آه دو لب شاخ نهال خوش کلامی	دو ترکان خار غم چون دو گل لال است دو رخسارش گو خاک بهر لال است
له بافتح استخوان از غیث له زیر نافت ۱۲ از غیث	
له پشته ۱۲ از غیث له توشک ۱۲ از غیث	
له آهن دراز که در چرخ پیمان باشد ۱۲ از بران ۱۲ از غیث	
از غیث افعات	
دوبان مرغ سخن را آشیانه اگر بوی مضامین سلک فغان	گل شاخ کلام تلخ گوش خط سبزه عیار ابتدال است
علیا مطلع دیگر قسم کن که سامع حیرت آگین مثال است	
سرخ خراب الین فال است دو بازو دیر بار تال است	بر سبزی عاشق چو حال است زیلی فلک گردن بلال است
ز سوزش سینه اش منقل مثال است شکم مثل سحاب شکال است	دودش دفع عواقل است عظم صد و بیست وصال است
ز بار غم میان بشکست بال است نگون قبل سرخ شسته حال است	اگر داده زان خویشانی بود عانه بروی زخم پیا
دو ساقش خشک شکر مال است سودی آه خشکده نهال است	دو زانو ضربت تاسف قدش در بلع عالم قصه کوتاه
فتاده بر سر کوش خلخال است	تن ازش پراه عشق بازی
کجا تشبیه جان باز و کجاست ز بهر شرم علیا افعال است	
عکس می یابد جام شراب آفتاب است از رخسار غم بران آفتاب است	نی غلط کروم بجوان آفتاب است دو زلف خاتم درج و آفتاب است
که جانان در دلف شکست آفتاب است جلوه رویش نظرا از آفتاب است	با که گویم در دشت آفتاب است از نظر نور راه آفتاب است

نزدید جای علی حافظ گل بی خار چراغ مصطفوی با شرار لاهی است		و تشریح کنون بحیال انبیا است شهر مستین شمع شایسته است		صدق ایجان کوه حسن باید مرا از دل افشاند و طغیان شکم	
عدد زرد و سیاه ابدی است که کس با سیم با فصاحت غیبی است	چشم کل چه شعله چشم چه آئینه چه قمر که در وصف رو تو با آفتاب ابدی است	ز ان شتی رو جانم در غایت ده است عالی از چشم سگونت خراب ده است	هر دشتی که در غایت ده است در پیش قدم در اضطراب ده است	کم ز ذرای قاصد نیست هر روز نی ز دست مقتصد نیست هر روز	لیکن گشت باغ و میوه با بدیم موجبه شمع خضر است هر روز
امید بوسه زان بت نمود ام کو ندامم آن چه حلاوت بدو لب است		بیر و میگردان آتشین رویم علی حیرتی دارم که چون آتش در آب ده است		آنکس که کوئی تو کند غم افشا قد قامت نامدر آشور آشور است	
چو گرد باد چرا کشیم پیوه که خاکساری از شرف نیست	خیال لایسته آل مدن فرون طلی است که حرف تم تو با این عدوت غیبی است	بی تو بودم بسکه بهر پنج و ملا دیر ز که میکرد درین شهر است	شاید که ندیدند هنوز آن قدر قفا بی تو بودم بسکه بهر پنج و ملا	بی من بود بسکه بهر پیش و دست امروز این است بکوی تو فتاده	چانه رنج کشم بچو پیوه نو داد بدو چرخ چنین چو این چرخ است
هزار جان علی با دند نه رمال ز خاک من گفت دست آن گنجی است		در هر که باشی تو علی همچو ملا امروز تو کم نیست ز فرای قیامت		دل صفا طلسم رشک شیشه علی چانه د وخته ام چشم غصه غصه	
می پرد رنگ غنایان حالت تیار شده دل گویدم طفلی من شایب	هر که می بیند دل و میخورد سپید فنا میشود یا مال جان و گمان بفرم	خیال لعل لبش ز باد غیبی است از آن کلام که گوئی خلافت بر من	پناه خواستم و اما ز دست غیبی است سوال بوسه دادن یاری ابدی است	اگر رجبت مقابل بودی غم نیست جواب آشتن امید جز خیالت	عرض یک بسمه هزاران بار گفتم چون مر استاد بپند و کشته ز غم
در این شهر خط مرهم زنگار تبه تبه شوی سست تبه بند زنگار	یار این محضه یار آشوبی فتاده دشمنان دوست از دزدی انگار	نشان کلام که گوئی خلافت بر من پناه خواستم و اما ز دست غیبی است	سوال بوسه دادن یاری ابدی است نشان کلام که گوئی خلافت بر من	اگر رجبت مقابل بودی غم نیست جواب آشتن امید جز خیالت	پیش خط سبز حاضر خط گل آرد سایه شیرینی از کعبه و قتب
نهی با فتح پنهان از تنجب عزب تختین مرد مجروح که زن نداشته باشد یعنی زن شوهر نر ازده		زبان چو ساحل بحر تمام تشبیهی شعاع هر سحر ناله طای تم شبی است		بیار و کو اسی چه چشمله میورم و باغ که که در پیوه چشم زنده دم	
از فریبک اندر راج که پشت دادن دولت از تنجب و غیره		مرا که شور قیامت بحر یکر بی است از غیثات			

<p>ایستاده نقد جان برکت علی بن ابی طالب شاه خوبان و قبولی زین انکار نیست</p>	<p>درد داد و روز و شبم سست بلند عکس رخ و رخ شیدان جلوه در رخ می</p>
<p>۲۶۲ بت پرست عشقم ای بی کفایت بورام ده یا نه امانت از باد می فند در ده کی برد کرد جان می بختگاه لب گفتگویش می فند بمکه حسن خلق را تسخیر عالم گفته بجز خوبی تشنه از شرما جرعه نیست اگر کند سود از لعل مشکبو شکر گار دلبر اعجاز جنت عیب را کرده اگر حسن خصلت را دی زکوه حسن دوست برگ گلر نیست نسبت با حسن دوست جان من طرز ستم دیگر نمانده متر من گدای حق باشم زکوه حسن دوست چون دلی خوب ببری ای حسن دوست</p>	<p>۲۶۳ میکند با مال جان را با این کفایت دست سز و سیاحا یارب این بخت نیزه بازی میکند با شیب و افت میکند گردش شال سیاه و زرد حسن را چند آنکه باشد از عاشق رانیا میدهد فکر و بیاورد یوسف غریز ۲۶۴ کوه گردان ترا با حیرت کما نیست میکند از دین سید و یارب این کفایت دست سز و سیاحا یارب این بخت چون نگاه از هوای لابی بخت میکند از دم سید و یارب این کفایت درد یار حسن یارب می از کفایت</p>
<p>ساقی می ده علی از آب شرد کرد کوه گردان ترا با حیرت کما نیست</p>	<p>۲۶۵ تا بشام از صبح میراست هر گردان علی آفتاب بچرخ یارب طالب دیر کفایت</p>
<p>۲۶۶ میکند با مال جان را با این کفایت دست سز و سیاحا یارب این بخت نیزه بازی میکند با شیب و افت میکند گردش شال سیاه و زرد حسن را چند آنکه باشد از عاشق رانیا میدهد فکر و بیاورد یوسف غریز ۲۶۷ کوه گردان ترا با حیرت کما نیست میکند از دین سید و یارب این کفایت دست سز و سیاحا یارب این بخت چون نگاه از هوای لابی بخت میکند از دم سید و یارب این کفایت درد یار حسن یارب می از کفایت</p>	<p>۲۶۸ تا بشام از صبح میراست هر گردان علی آفتاب بچرخ یارب طالب دیر کفایت ۲۶۹ تا بشام از صبح میراست هر گردان علی آفتاب بچرخ یارب طالب دیر کفایت</p>
<p>۲۷۰ تا بشام از صبح میراست هر گردان علی آفتاب بچرخ یارب طالب دیر کفایت</p>	<p>۲۷۱ تا بشام از صبح میراست هر گردان علی آفتاب بچرخ یارب طالب دیر کفایت</p>

بعضی مایوس مشو از رحمت خدا ۲۱ موقوف

نور سازم من چرا از ساقی دینت کرم بازش زخم دلم از دهم زگار کرم بعد مردن با دهم دغا ز باشد کرم	در خیال حوز علمان شیخ دیندار است شور خجی بسکه از عمری نکو اوست هر کی از بر نفع خود طلبگار است
آنچنان گزشتہ ختم نیر خج دادر کون منور د ختم علی نکس که غنچار است	
رفته ام از خویش سر زانو اوست از چه روی کل ز گس غنچا کجی غنچار دخوردنم چو آید ز سنگ است یا آبی آرد و دلم درد دست بجو شخ شهر از دست کنده کشید لطفی باشد که نیم سایدت با من ذبح می سازد مرا شکست الا جرم یاری آید لا سامان جهانی کن تا بد نام خویش از وی جدا دوم از غیبت آمدندیم در میان مکره	آنچنین ز من نیا بخت سید اوست تا ندانی زیر باخت چشم خونبار است این گنباری جرم پشت اوست باز ساقی رقیبان شوخ عیار است در چه پایہ ساقیا از باد کمار است سایه خورشید گردون بر دیوار است در میان جلیان طفل کما اوست ده چه فردہ قاه قاه زلف اوست مانع از وصلت من است رب الغنچا به منیر ذکر خار است
بس علی حسن قبول ز غیب یابد کلام بین که تا مطبوع خلقی همچو اشعار است	
آن چنین که محبوبی عالم با اوست آن چنین که محبوبی عالم با اوست با مقبول نظر من بجایش بر دم رازدن که توان گفت که اکوش خرد ترا بر اسجد و تعظیم کنم پیش حبیب هر علی عرق رد حجابت گردید کرد و بطلان زار نیست لیل روشن نور آن چهره اورد که سبق پرده ز خور	سینه مهر زینہ دل محراب اوست کن موسی لب عیسی رخ آده اوست آن سلامی که نجات د عالم با اوست هم صانعت کند کاکل جرم با اوست زیر کجی که این بود جرم با اوست پیش آن شاه که بر بانی مسلم با اوست آن نیز مهر که قرآن منظم با اوست دل من بود که این سکویا هم با اوست
خاک نقش قدمش کرده مرا نکستید ای علی دارم نظم تو دل خود زار نکست بیشکش کن ز علی پیش نمی با صبا	از ازل با بد رو سیاهم با اوست دولت لغت ز شاہ کرم با اوست آن سلامی که نجات د عالم با اوست
تلخ کرده است ز لبش علی امی حفظ آن سیه جرده که شیرینی عالم با اوست	
دلم آنست که آتش نه غم با اوست جسم آنست که حلقه تا غم با اوست آن لارام که این رو سیاهم با اوست و ادنی که فریاد تو اندردن غم مار بدش نیست ازین زبانی بوسه زان لبش برین زبانی صید آدمیم آب کلم درد غم باید از خسته خورد و کخارم خاطر من شاد بیا درخ آن سخن داع عشق است لا و نظرم با اوست گل بلبل عرق از شرم زخم دارد	چشم آنست که آب همه عالم با اوست چشم آنست که آب همه عالم با اوست حسن بخت است سر زبانی با اوست قاتل آن شد که لب عیسی غم با اوست گردیدیم دو صد باغ پیغم با اوست عیشم آنست که صد می زلف با اوست عیشم آنست که صد می زلف با اوست جامم آنست که صد می زلف با اوست زخم آنست که صد می زلف با اوست جامم آنست که صد می زلف با اوست حکم آنست که صد می زلف با اوست
آنش حص علی هر که چو صائب نکند گر چه در باغ بهشت است جنم با اوست	
یک سیح وقت سید از دیار د ما نیم سر بلند دوران که کوی بالمین بر آستانه میسر نشد مرا جامم از ان یار و خیم هم ازین بار خوش و اد آنچه دا و نشان بطلان سله بمنی ریحان که آزار تو گویند با اوست کسپرست بر اسه دفع غم از شنیدی و دجا گیری	شد نسو شفا رقم مشکبار د آمد بدست نامه اشتر سوار د گو بود دیمیر امیدم کنار د باید سر رقیب نمودن ردو خوش گفت آنچه گفت جان د قار د شد نسو شفا رقم مشکبار د آمد بدست نامه اشتر سوار د گو بود دیمیر امیدم کنار د باید سر رقیب نمودن ردو خوش گفت آنچه گفت جان د قار د



باغبان را کسی توانی خشم عجم بیان نمود دیشی علم بر عارض نکوشده مسخره خطین روزی رسی بهمن و دل را بقتین صحنه آفتاب رسی همچو شبنمی شاید غبار را بدست زان تو ششم بران فدا و جدلی کشتیست	استو کیده است مرا انتظار دوست او نیز شد بفری اعتبار دوست محرر شده است تحت ملک نگار دوست سرخ کس جسم خویش برین بگذارد دوست اگر گریه کنی همه شب قرار دوست مرفن نصیب باد مرار بگذارد دوست زناغ فراق بود که غال غبار دوست
در کار و بار خویش علی نرسد به نعل ما بر رسم و جان ناست بهر اختیار دوست	
با دهر اگر بری در دیار دوست چون کید آن جویب بن باغ شده عدد زهر جویب با گوار خط سیاه گشت نمودار بر عذار کوساده رونما زده صاف است خالص هزار باش دے اعتبار گودیده ام چو آب بهار است افزون حسن سبزه آن خط بنرنگ من بالکدام دے کوم مشوصال کافی نیستود دو جهان گردانم	بوی بسوی مازره مشکبار دوست باشد نسیم صبح گر را بهار دوست خوش تر بزرگ گل بودم تو کار دوست در عفو ان حسن خزان بهار دوست برآمده بصورت خط عیار دوست تا آنکه کالدت نماید عیار دوست سیراب باد بار خدا گشت زار دوست فصل خزان نمود و چیدن بهار دوست آنجا که آفتاب آینه دارد دوست جانم چه چیز بود که کردم نثار دوست
گل گل شکفت بلغ مراد همه جهان در دانه گشته ایم علی شگسار دوست	
در تنه شکر نیافزده بهمن بنیاد دوست تا سحر بیدار نماند هم گوش بر آواز دش خیم بیدار است شاید عدی در آن از بخت خواست باده ام شوق دوست مشتبه شد صبح با رخ چهارم بهار دوست میکنم دیم تصدق پست بر باد ام دوست	از زبان دگران یارب نشنوا نام دوست سخت خواب باده ام شوق دوست مشتبه شد صبح با رخ چهارم بهار دوست میکنم دیم تصدق پست بر باد ام دوست
قصر خونی که نهان من نهان کرده بود نهایت غری و ترهت از غیاث	

<p>تخم اندر فراق چون گهر است تا لکلمه جو رشته گهر است که زیاتوت و جک گهر است که نهال مراد به قمر است طویم را زبان زینشکر است دار دنیا سراسر رگهر است رگ گل نوک خار در رگهر است خار ره با تو یک رگ جگر است اشمبم بسکه از دیم تبر است دوغ عشق تو انسر ملبس است مور را از بها به پشت پر است بر سر بام یار جلوه گر است چاک امان مگر که هر سحر است قصه ام گو تمام غمخوار است رنگ رویم بهشت بجز در است گو یا پای پیک یار پر است نوک فرکان یار غمخوار است در سیاه ستاده چون بدست</p>	<p>چهره یار من که چون قمر است وصف دندان او رقم کردم لب دندان او توان گفستن یار را سر و قد ازین گویم نیست آئینه آفتاب فلک از به رفتن آدم اینج باغ به یار داغ در نظر است رگ گل به تو خار در نظر است آه فردا کس نم اگر امروز ملک دیوانگی است کشور من سایه بام یار بر دوشم کوه طورست میل سرمه مرا شده سیه پوش شام بلورم کم زلف دراز خوبان نیست دلربایم ز بسکه سیمبر است آنقدر تیز رفت جانب یار گشته مانند رگ تن زارم یکجهان و هلال می بینم</p>	<p>جانکرم عالمی شهر فرهاد شما است بازده در دل گره ارسال سیاه شما شهر بهریت التوب آخرت دما و شما سبزه خط سیه فرمان سنا و شما از ده خفت نهان از خلق بهر شما ساقی زدم سیهستان جوار شما خانه نیرنگ غمخوار نیرنگ شما چاک امان ساختن تعلیم استاد شما تا درین جسم است جان محبت شما از بر حق تعالی و رسول پاک او یا علی هر کار من موقوف انداخته است</p>	<p>عاشق شیرین شهرت کون شود یکشهر سالاد دما زه بنوید بیز قاضی عدم فرادای پرین ان معانی دارا گیر در قلم عکس تصویر است شبیه صلی غضب در سیه بشکرم غم پیش در سر بانو سگایا کف با نال پاره پاره سیکم جوی یان بچوگل نیست اسیر با گشتن در ایام حیات</p>
<p>تقدیر سرو باغ ناز علی چون سخنانی من بلند تر است</p>	<p>بیا که کنج نفس سخن جانفاه من است علم به بشکر دل دادگان آه من بقید عشق گرفتار مثل یار دیم براه عشق تو آن خاکسار گردیم</p>	<p>بخت سحر علی جو خاقان تا سمر قند او سحر است</p>	<p>هرین دره تو پی سپر است تپ دل دور شد گرفتار است خواستگاریم دختر زرا بے اجل مرد غم بگری است در خیال رخ و لب جانان چه زمانه درین زمانه رسید هوش من میرود ز بهوشی یکجهانست بس زنجارش کنج قارون مرا کنیز بوس دل سید است مصطفیان ساقی ما است سیم ساق بدور</p>
<p>دوام قید دها ای صبحگاه من است بیا بیا که ز داغ جنون کلاه من است چو بالمش که ز نخلان یارچاه من است که تابه نقش قدم نگاه من است</p>	<p>دوام قید دها ای صبحگاه من است بیا بیا که ز داغ جنون کلاه من است چو بالمش که ز نخلان یارچاه من است که تابه نقش قدم نگاه من است</p>	<p>هست سحر علی جو خاقان تا سمر قند او سحر است</p>	<p>افسانه از کشف و شجب</p>

<p>ذرائی قاتلی جانم که گفت کج اگر تا کجای کنم ناز خسوف جبال بود که در دیده دیدی رود</p>	<p>افشای عاشق جان باز خواجه همیشه زیر نقاب سیاه ماه من است ساعات دارم که بچنین گاه من است</p>	<p>رو بردیم ز رخ یار بر انداخت نقاب چشم انجم بصباحی و دانه در دهان هول دل گشت مرا شربت یار بر</p>
<p>علی از روز محشم گدائی کوئی نجف وزیر احمد مختار پادشاه من است</p>		<p>کوزک جان بکفت رشته زادن است بسکه بی شغل پریشان دل کار من است باتی انجمن تن یک گ جان من است</p>
<p>گران ز کوه بصیان که کاه من است چه سود از نیک خلق نماند گناه من است از ان طاعت و تشنیه و عطا نیست</p>	<p>بهشت عدن چو جوی پر گیا من است زبان گوش و نظر در سب گواه من است که رنگ عارضش تو خرد جا من است</p>	<p>ای بت عوده جو شکوه کن من است ای خون دیبا زده که کاری کنم چون لب که هنوز است صید و ش</p>
<p>گدای کوی تو ام شاه کشور غم نموده اند مرا باد شاه کشور غم فراخای جانست قابل گلگشت</p>	<p>در بارکت ای دست تنگ من است ز درد و رنج و طالع الم سپاه من است کشون ل مغوم سیرگاه من است</p>	<p>دو ستم هر دو جهان بطون من است بر بست میگردد در حق من تلخ کلام ای لارام قدم بر ما که روم</p>
<p>سرم و دپاره کن ام در جان من است سپهر عشق بخانی مراد من است بلا کرد مرا چرخ جد بر شدن</p>	<p>که رد آن فلک حمرن من است درین موجب کمال جا من است هزار دار یک کف راه من است</p>	<p>کس میر من متاعم ز گزلی بها عیب من است غزل من او بادشاهی جهان است قیامت شک</p>
<p>غزال منی صاحب علی شکار من است برون ز دانه چرخ صید گاه من است</p>		<p>گر بفر دس روم رحمت محض است علی قابل نارد که نه همه کردار من است</p>
<p>شائق تیغ زنی می شوم یار من است ساده گرفته سوزن ماه من است نیک بخت اند غایت</p>	<p>ایشان رسید به سکنیم یار من است جلوه بخش عالمی دارد نظر ساقی خوش است مگر مطلع چشم</p>	<p>شادمان در غم دین خاطر غلین من است پس گدای درش غرت کین من است شکل تحریک صبا من تسکین من است</p>

هر که از تهمت من بر علی فائده بد  
خوشه صین است ز من که سخن حق است

ان فسر مطاع میا زینت لیل  
کرمیان دمی نادان بر زود است

اینهمه معنی ز غرض اعظم آوردم علی  
خود چه گویم در خبر آمد که لسان است

خار در چشم عداوت گل نرسین است  
چنین کور چو دیده بدین است  
حال گیتی است عیان پیش نظر کس  
بیک این دین چنان هم بدین است  
همچو آن شاخ که از بار غمی شکند  
آری افتادیم از ره تمکین است  
بلبل خامه کند غم سراسی شوبند  
روح مکتوب گهستان در پیش است  
زاد این کس بر منجه کافرش  
سعفت اندر نظر دیده حق بدین است  
وقت جانکده عاشق زوچون  
ز کردن دلش سو میسین است  
دیده باید چه کند خشم بر همین کج  
حالب بن سلمان شب دین است  
اشک غمین است امان بر علی  
مال عارض و خاطر بکین است

آنگاه افزون شود چون به بیدار است  
آنگاه نقصان یزد چو زود است  
آنگاه از دکنی امر و بیدار است  
و آنگاه از امر و زبرداری دین است  
همچو گنج اندر خزانه بایز و دل است  
زور دین تا بان چنان شریف است  
سوزش دل خون بگشاید از دین است  
بوسه عارض عطا کن کاین رویت  
دشمنم را جام از دست من بگشت  
دیده باید بار سر از دست کرد و جدا  
لام زلف خطان دایب ده خان  
عشق دواست یویم دروغ جان

یا علی شکل کشا باشی و کین از جا  
در امور سلیم امید ادا دین است

دلبر از زلفش شایر غزل  
پیش احباب علی موجب کین است

شادمان گوی جانان جانان  
قید در زبان غفت سر از دین است  
فدا جانم بجز آنکه در یاد دین است  
کشتگان ازنده کردن کاس جلا دین است  
انجی شایختم که در بحر شین لای دین است  
سوج آینه بکافی تیغ جلا دین است  
گه بر جزو کس چرخ بیداد دین است  
شاد اندر یاد جانان جانان دین است  
باغبان شاد فرمای دل شاد دین است  
قید ساز قیران آن سر از دین است  
آنگاه بیدار شد بدانش ستم باشد دین است  
خود بر اتم نعمت لگرای کسی در کشتن دین است  
ان خطا ممکن نباشد آنست کیم دین است  
سر کوشش چرخاکی نباشد بر دین است  
یکستم تصویر پیش چشم از سر تا پا دین است  
آخرین دیداری نیم جمال ایر دین است  
بعد از منت بر اقل یک تن دین است  
باش ز راهدونی شایان دین است

رعد غران نیست کجای غلامان  
برقی ابان نیست موج ز کای دین است  
بوده ام تیران که در دین شام دین است  
بهرش کای در فراقش هر دین است  
ایک می شنوم هر کار تو باشد هر دین است  
این خبر را راست باشد کجای دین است  
آبکی بالایشنی و خطا بر منبر دین است  
ان مکرطو بای تو بالای شاد دین است  
بوسه دادن را چکیم یا اگر شاد دین است  
از گره دادن سر بند قبا او چه سود دین است  
پر معانی باشد الفاظم در کمالی دین است  
آرزوهای و عالم را بچرخان دین است  
گویندانشند پاران حال نفس کافر دین است

و خرد ز را من شاد و پیرمیکه خواجه ای تا چند باشد بندگی کننده گوشه نگار خواب شد مرغ کن نقش خسب کن ای پیره گریه تا کرد و زخم هر چه میخوایند از تو سپردن می توان	بر میان گفت گوی مست و دانا میج میدانی که از بهر سیلا دین است شکر باری بگذارد است که بسیار است گر چه از این بیا دیده سخت جدا دین است اینچه دینی بخوای داد آن دین است	کز است دزدی دزدی ل عالم از آفتاب جانتاب زده ام محروم بیاست حشر عالم ز شوخالت به قهر می بینم قنار بر رخ خویش ز بار و قهر است از بر آفتاب جهان نبود خون دل عاشقان که ششاد کرد گاه نظر سوختن المادی	نقشب فی است مگر آنکه او حقا که ام ظالم بی رحم غرغنه با تو بست که فتنه های قیامت سابقا بود هر آنکه بر رخ من با کج چه با تو بست چه تیرا چه کمان چشم مرده ساق حقا گلشن جنت بست با تو بست کسی که چشمم بر آن کج جان تو بست
راست میگویی نظیری تحقیقت آگهی انچه رحم از دل برد تا نیز فراید من است			
شب تناسبت به تناسبت تو آن شایسته ملک سخن و خوبی چیز شد عیسی اگر بر خیز بر شد من و کیبان و صد پنج جدائی چو با می گویم هر تن دامن گشتم چهار طلب در پا نه شمر بوی زلف او دامن دماغی بکن در کوی جانان خاکساری سینه تنم فدای حسن سبزی بسته تن نقش تسخیر است زاده پرست مست شمشیر و دودی است گرمیم اشک بر خست التری نیست زبانم در دامن آبله شد بود عصفور مستفش مرغ آیین بجز طوبی قدرت دیگر چه گویم	کلمه از انجم به بستر اشک نیست همه که ز نیست نقش پانیت بنیاز مرگ در دم را دود است بلک عشق گویا پادشانیست شکاری غیر خود در دامن نیست گل اسید درد امان پانیت کسی محرم بجز باد صبا نیست نگو دیگر بجای کمی نیست که خبر خون شید انش خانیست گو در دیو با بوسه پانیت بچشم میگسارت تو تانیست نه ناله که گزوف التانیست چه سازم سی اثر اند ز دعاست شکار دامن او غیر از نهانیست مرا خود اینقدر فکر رسایست	کشا و عقده غمهای دو جهان انجان علی که دل بسوزان شکست است	بر آنکه رخت سفراز در ستر است نیم باز نیاید بسوشتا قان برده اش حکم اعتبار کان جهان براه عشق قدم آنکسی بصدق زند چرا گفت ز گل غنای پیش خست زاده اندر چشم هر واه هنوز
گلو بهر چه شده لافتی علی هر دم که هر چه رخ دادند بر دلایش بست			
در ایست که دزدی ل عالم از آفتاب جانتاب زده ام محروم بیاست حشر عالم ز شوخالت به قهر می بینم قنار بر رخ خویش ز بار و قهر است از بر آفتاب جهان نبود خون دل عاشقان که ششاد کرد گاه نظر سوختن المادی	در ایست که دزدی ل عالم از آفتاب جانتاب زده ام محروم بیاست حشر عالم ز شوخالت به قهر می بینم قنار بر رخ خویش ز بار و قهر است از بر آفتاب جهان نبود خون دل عاشقان که ششاد کرد گاه نظر سوختن المادی	در ایست که دزدی ل عالم از آفتاب جانتاب زده ام محروم بیاست حشر عالم ز شوخالت به قهر می بینم قنار بر رخ خویش ز بار و قهر است از بر آفتاب جهان نبود خون دل عاشقان که ششاد کرد گاه نظر سوختن المادی	در ایست که دزدی ل عالم از آفتاب جانتاب زده ام محروم بیاست حشر عالم ز شوخالت به قهر می بینم قنار بر رخ خویش ز بار و قهر است از بر آفتاب جهان نبود خون دل عاشقان که ششاد کرد گاه نظر سوختن المادی

<p>آه درین صفت داریم قیامی آنگس که نوزیست کومرد عزیزان کردیم دعا پیش صنم زنی دلش مسترون چه شود عهد پرچهره با یفا من بعد عیادت چو با استاد میجا</p>	<p>آگاه کردند مرا آه علی آه بر جان عزیزان که بقبر انداخت</p>	<p>ازند زمین پرچو از دست چاهت سمنش بر بقا ماند چو سمنش بر تفاوت با غیظ بزدن که دستم به عارت آند زبان عده که از سینه فارفت فی الفور فنا آمده هرگاه بقارت</p>	<p>آه ننگ از ناله فریاد کس سینکند آینه تصویر گل اندام سیاه چشم افشاند گمرازه سیدی من هیف آن یار پر سید ز حالات لم سر مه آوده نگه کرد سو بر تنی بال محتسبش گرسوی حرفان آه</p>	<p>محسبش خرنوبی بر سر دیوانه بست آتش فتاد در اندک پنهان بست دل زارم به شب سر ساید بست بر سر حال خرابم دل بیگانه بست بر سر کینه افلاک سلخ خانه بست از سرش تا بقدم آتش خجانه بست</p>	<p>خانه بچم از آه مرخصانه که بست بوسه خال او تو مرعوب شد آه دفراد اسیران گزاجایش برد آتش عشق بسوزد دل مشوقی بال شعله ردا دمه در خانه و از خود فتم</p>	<p>راه را نیم گمرازه چار سو بست خوش آنکس پیش یار زبان و بست عقد محبت آنکه ان شمع رو بست ایوه چه خوش که سر و روان بست ما بین ما و یار گفتگو بست واگر که ناله های من نذر گلو بست در شعر خویش ناله ترالاهه بست بر رویش هر که در آرزو بست</p>	<p>داد دنیا سر ساید شفا خانه که بست ای شبه حسن ز سر کار تو سالانه بست بر سر خیم شسته مستغن نوا خانه بست پیش از شمع ندیم بر رویه که بست به اسباب خوش بشکانه که بست</p>	<p>انتر سوخته ام گشته علی خال خوش آه در روی من بود همین دانه که بست</p>	<p>دلم برم بازنگ روی دیگر بست سنبیل فردوس کوز لعلش کجا جام جم را بر سر سنگ زخم نور و خلعت مبارک ز اهدا بوسه می چند ز خاکم آفتاب چشمه حیوان مبارک حضرترا آرزویم گم کند رنوان گسند ای که بهر قتل دیگر میروی باکی خود را کشد طوبائی غلده اگر چه در پهلوان زده پیش غیر</p>	<p>دیگرش در رنگ خوی دیگر بست زلف اورامی تو دیگر بست باده من از بسوی دیگر بست کترین جستجوی دیگر بست خاکساران را علوی دیگر بست آب در جام زجوی دیگر بست آرزویم سیر کوی دیگر بست عاشقت را آرزوی دیگر بست سر قدش را اندی دیگر بست لیک ل اورا بسوی دیگر بست</p>	<p>بر باد رفت آه همان عهد هم علی هر چند در جمیع من باد صوب بست</p>	<p>گوهر کاکلشت صفا موی که بست چین جبینش خطا که کرده بست پنهان شد آفتاب ابرو بهار مدبوش میشو ندیکه دینت بهرم عقبی اطلب کنم ز چه در کار دینوی</p>	<p>چنان بایر که نوشته علی دو جام مضمون کاکلش ز خطا ناه بو که بست</p>	<p>چشم جان لاله از جلوه جانانه بست بود هر چه شاعرم میخانه بست</p>	<p>چشم جان لاله از جلوه جانانه بست بود هر چه شاعرم میخانه بست</p>
--	--	---	--	--	---	---	---	---	--	---	--	---	--	---	---

<p>۲۱۹ رز خراست بشم یارب گر باشن هر گنگوئی دیگر است</p>	<p>۲۱۸ آنچه از دی نمرانه خوری بهر سال آنچه کاسین شود از دی خالص</p>
<p>بشنو شمرم هم بقول کس علی هر گنگی از رنگ و بوی دیگر است</p>	<p>دیده باشی شجر قارمک و دیشان دیده ام سنگ دولت دیشان</p>
<p>هر که از جان تاران بردارده از فرادیس جهان آگاه نیست</p>	<p>حاجت آنچه بر آور و تراشی چند کینه و صد پاره به تحقیر مبین</p>
<p>چون بریده زلف کشین با شمرم کم هر چه خواهی کنی زنگانی عزیز</p>	<p>نوبت شاه پس از نوبت ایشان است نوبت شاه پس از نوبت ایشان است</p>
<p>زیر چشم اهل نوبت اینچنان بشنم کم نگو و کمتری هیچ راهی در جهان</p>	<p>در زمین چون در بر سر قارمک کنش شربت حاتم طی در بر عالم به بخا</p>
<p>چون شود در حساب این آفتاب کس حساب نشان جسته نماند</p>	<p>آنچه بر دی نمود دسترسی زرد انرا گنج علم است و علی دولت ایشان</p>
<p>۲۲۰ صد هزاران جان درین جاده فناست یوسف کنعان علی افتاده آن یحیی جاده</p>	<p>۲۲۱ رفعت من مکان خدمت ایشان مایه کبکست خوری که تراشد بجهان</p>
<p>هر که از باری در حضور شاه نیست حله فروغش نشین فورجست</p>	<p>۲۲۲ آنکه شتابی شمس بر همه آفاق جهان آنچه مخدوم سلاطین نان بسیار</p>
<p>پیش زلف شکبارت و خانی پیش صد هزاران سال زو بشماران</p>	<p>۲۲۳ آنچه سرای پی قهرانی گردد آنچه از گوهر مقصود ترا دور کند</p>
<p>میخراشد سینه ام را بون دامنش شاید از لب برودند کوه چمن</p>	<p>۲۲۴ درین شاه دگر غیبت در ایشان دست شاه دگر بجز در ایشان</p>
<p>بر تو جان دادم چه بدانه بشنم که نه علم رب جزو کل باشد محیط جزو کل</p>	<p>۲۲۵ مطلع مهر ضیا طلعت ایشان قاسم یار دگر در نوبت ایشان</p>
<p>۲۲۶ پیش آنهمی مرا حال از آفتاب منظر مهر ضیا صولت ایشان</p>	<p>۲۲۷ میوه جات مثلون هم در طاعت با و مقسوم به محبت در ایشان</p>
<p>۲۲۷ آنکه از باری در حضور شاه نیست حله فروغش نشین فورجست</p>	<p>۲۲۸ آنکه شتابی شمس بر همه آفاق جهان آنچه مخدوم سلاطین نان بسیار</p>
<p>پیش زلف شکبارت و خانی پیش صد هزاران سال زو بشماران</p>	<p>۲۲۹ آنچه سرای پی قهرانی گردد آنچه از گوهر مقصود ترا دور کند</p>
<p>میخراشد سینه ام را بون دامنش شاید از لب برودند کوه چمن</p>	<p>۲۳۰ درین شاه دگر غیبت در ایشان دست شاه دگر بجز در ایشان</p>
<p>بر تو جان دادم چه بدانه بشنم که نه علم رب جزو کل باشد محیط جزو کل</p>	<p>۲۳۱ مطلع مهر ضیا طلعت ایشان قاسم یار دگر در نوبت ایشان</p>
<p>۲۳۲ پیش آنهمی مرا حال از آفتاب منظر مهر ضیا صولت ایشان</p>	<p>۲۳۳ میوه جات مثلون هم در طاعت با و مقسوم به محبت در ایشان</p>
<p>۲۳۳ آنکه از باری در حضور شاه نیست حله فروغش نشین فورجست</p>	<p>۲۳۴ آنکه شتابی شمس بر همه آفاق جهان آنچه مخدوم سلاطین نان بسیار</p>
<p>پیش زلف شکبارت و خانی پیش صد هزاران سال زو بشماران</p>	<p>۲۳۵ آنچه سرای پی قهرانی گردد آنچه از گوهر مقصود ترا دور کند</p>
<p>میخراشد سینه ام را بون دامنش شاید از لب برودند کوه چمن</p>	<p>۲۳۶ درین شاه دگر غیبت در ایشان دست شاه دگر بجز در ایشان</p>
<p>۲۳۷ بر تو جان دادم چه بدانه بشنم که نه علم رب جزو کل باشد محیط جزو کل</p>	<p>۲۳۸ مطلع مهر ضیا طلعت ایشان قاسم یار دگر در نوبت ایشان</p>



<p>سین چشم خمارت که گنج دیر نام خواج گنج غم جودار آبادم تو تر غم خورای جان بشادی صلح بر و بخانه ات ای شیخ عصمر گویان ز خط و خال کند دام دانه ازین تن چه داند آن شرف شیخ صائم الدهری بنوعروسی نیا محو زین ایدل مدان عروس کن یوه ایست برکش</p>	<p>فیض باد رخ یار یوسف آباد است خوابه دلم از شوق وصل آباد است ببین که در غم جبریت چه خاطر شد مر احکایتین به هزار آباد است شکار مرغ دلم را کلام صیادت که سبزه خیز سبزه است میرزا زادت که این عجز و نود ساله عجز نوزادت زفات دید چندین هزار آباد است</p>	<p>آه جراح تدابیرم جواب صیانت اد دوست میدارد بدو زبان بر کشی سینه ام غزال پیر میان شرکان خاطر من هیچ از لطف ایشان شما</p>
<p>بغیر بهمت آتکس علی تو باش آزاد که زیر قید تعلق بجای آزاد است چو ای جانب سجد کشد فریاد است پی شناخت که این گفتگان در یاد غنی هر دو جهان هر که شد گدا شد هر از آنکه یک عتد سبب زار درین خوشم بیاد تو هر خطه چون دیش نشد نصیب بوسه بان افسوس مبین که میرد و این طفل جانکوب تعجب است نظم قبول نیست چرا بگو که ظلم دیده انعام چو راوستاد است</p>	<p>دلکش از آرائی تمیز ندانم نام جو خوشتر ز قرص مهر زان شما خیط امیض صبح عکس حاکم ان شما خاطر ان مست پیش خانی تا آنجا آفتاب چرخ باشد در صحرای تن کی بدی عرشین کی شدی زمین با عشت ایجاد کونین از ایتان تا کجا برد از ساز مرغ حکرم قامت انیمه نفس قمر یکتاب زرد پاره با این گدا هم زینب ان کرم گو شده چشمی بیا هم از ده لطفان</p>	<p>حسن سر مایه دولت بود زان رخ علی مار گنج دولت از لطف بچیان شما است خوشتر از آنچه شب بخندان شما دور تر غفور بر تریای بان شما هره مهر فلک گوی گریبان شما کان قضا تم قد و مو فخران شما دامن یا مگر گیت و امان شما انیمه از طفیل دور و دران شما بسکه بالاتر عالم فخر شما است با چشمین یوا ریوان شما است هر دو عالم کامیاب ز فیضان شما ای مسیح از بهمت قامت لب شما ای فیض از باغ رضوان شما</p>
<p>سبا بشاه نعت گو بعد نیاز از من که یار علی مددی کن که وقت امداد است ای عجل بهره در دگر خندان شما شل جاندار بود و یک غره از کوه در میان همه ده گویانده کمر شما جان که موجود است در جسم دنی نیست له معمار از اطراف</p>	<p>فرده آمدی خوش به زبان است از خط و چشم و قد و کاکل دل از دل نی سواری سوار از کمر و هبلول انخی آن چه کردی بچو انان بار مرشدی اجل بلیل خوش الحان سنبل و زنگش شش و گل ریاحان لطف نادان نظر عشق خود مندان هی کجا سرو کجا لاله کجا ریاحان شاه نام شمر است دیر کستان که حکیم بن عطا انجا به که در نوحی آن شهر سبزه و شنبه ماه برمی آرد که قریب چهار فرسنگ روشنی آن میرفت و باز در جان چاه چنان میشد از بران دوران بعضی فرار از شمشیر</p>	<p>در دل نیست خون شمر بر گزیا علی روز رستاخیز دست ما و دامن شما مرشدی اجل بلیل خوش الحان سنبل و زنگش شش و گل ریاحان لطف نادان نظر عشق خود مندان هی کجا سرو کجا لاله کجا ریاحان شاه نام شمر است دیر کستان که حکیم بن عطا انجا به که در نوحی آن شهر سبزه و شنبه ماه برمی آرد که قریب چهار فرسنگ روشنی آن میرفت و باز در جان چاه چنان میشد از بران دوران بعضی فرار از شمشیر</p>



<p>بلبلے مرد گر شب کدو ریشتم آنر کرو تا تیر مگر ناله دلگیر کسے</p>	<p>بوصف زلف خطش گوهر ضایع نماش کیست در چین بگوهری</p>	<p>بفتم کہ بہایت زیاد تر از موت کہ ہر صلح تو صرف ناله کو کوست</p>
<p>سرمہ جایافت دران ویدہ علیا چہ کنم دیدہ ام دور ز دیدار رخ جانان است</p>	<p>اگر غماہ چین است دست کشش بکوش عارف بلبل خردش خندہ گل</p>	<p>بجائے دل بفرق زرد رہاوست طلسم غامہ رخ چشم نسخہ مجادوست</p>
<p>یازایام خزان در عقبتان است بے چراغ است صغناہ بن بخرخ تو</p>	<p>بے اجل است بلبل خوش حال بر فلک پیش نظر ہا فلک تابان است</p>	<p>دو پارہ ساخت سرمہ راسے بیک ضربت لگا ہزار خدا یا عیہ قوت باز دست</p>
<p>بر سر بام فلک نشک نمی تکیہ خوب بے توسا قی عوض بادہ خرم خون جگر</p>	<p>تو چہ دانی کہ کج فاق سر زندان ابر حرمت میخانہ بلبلے جان است</p>	<p>تا کہ ہم پیش حضور تو دفاعہ است آفت زده ہن این بادہ کہ شہو تویم</p>
<p>پر بود گوشہ دامان من از گوہر شک یا شود کشتہ عدایاکہ شہادت یا ہم</p>	<p>گوشتی از دم اید دست ہمیان مردہ لے بخت کہ جلا دسر میدان</p>	<p>نقشبند و دہان ہچو تو یک نقش باہمہ افج فلک ہچو زمین با سکت</p>
<p>لے صبا گر گدے سے بجفت ہم علی کو رنش نذر کن آنجا کہ شہ مردان است</p>	<p>پیش قصر قد رقدہ رتوس پیش نظر سینہ ات از پے اسلام بود پشت ناہ</p>	<p>سینہ کفر پے تیر تو شد تودہ شست مہر خوران فرادیس چنان شد مت</p>
<p>نمیدہم ابار تا بحضرت دوست و گر محال نعم از سر ارادت اوست</p>	<p>امید نیست کہین منخ از ارادت است خوشیم جان دل خود حکم حضرت است</p>	<p>مہر شام بدر بانی قصر تو نشست مر حبا ذات تو در حق چنان پیوست</p>
<p>شبہ یار در آئینہ ہم نشد پیدا زمانہ دیدیم و یا ہچے نہ در خور دم</p>	<p>شنش چو جان لطیف است پاک رگ کہ صرف ناله جانو ہچو نہ ازاد</p>	<p>تار لے شود از مجلس این ہر چہ میشوم غرق بدریائے غم زہر خدا</p>
<p>منوہ اندمرا صدقہ سر زلفش خرمینہ دل عاشق بود جمال صنم</p>	<p>نسیم صبح بگلزار مشک انفریست کلید گنج مرادم اشارت ابر است</p>	<p>از تو کہ باد خیز ز بود شب بایہر است دست پر پشت بر خیز تر ایاد است</p>
<p>فلکے عارض پر نور آفتاب فلک نثار کاکل شہر نگ سنبیل فردوس</p>	<p>نثار ابر لے خمداریا من مہ تو فلکے قامت بالا صنوبرینوست</p>	<p>بہر تیر کہ بت کہ دلت با شست کس نہار و زبان تو چنین بہت است</p>
<p>بد و رعل لبش خون شدہ علی دل ما از دو و شمع پیس پیس آنچہ حال از گشت</p>	<p>چشم بر قامت بالائے بتان یاری قصہ کعبہ چہ کنی پیش نہاد خاطر</p>	<p>تو کہ داری بدر میکہ و دشت از سواران فلک سیر تو دانی کہ تھی</p>
<p>اگر چہ دلم با سخت گیر و ہم بد خوشم رخش گل و کمرش بود چشم او اہو است</p>	<p>بود کہ صوت او دلکش در خوش لبش عقیقہ ہن غنیمہ خال المہند</p>	<p>بابت ہن ترا بہت امید پیوست تو چہ دانی کہ شہ میثر و بطحا است کلیم</p>



<p>خطابنه بر سرخ انور نقاب گیر است پاسبان که رفت گشت که رفت روز محشر نیز میداری بنیدارم امید مهر بریده از تخم بجا کوفی دنگند سوی من انداختی بر رو دشمن تیر بر خط و خالت صد خرم بقای هر حاکمان است اگل هم بدر گرد لال منتخب کردیم دیوان خدایان</p>	<p>ز ان شتی و مهر دم غراب گیر است هروش خرم بر نشن بایب گیر است بخت شیدا توان گفتن که خواب گیر است در ره عشق مرا این پاتراب گیر است و خطای جان این جواب گیر است حسن را گشت که باشد غراب گیر است چشم مست را بخانه خواب گیر است کسی در زانه انتخاب گیر است</p>
<p>صاحبان گوار علی خورشید و روشن گیر زره مادرین آفتاب گیر است</p>	<p>زهره هر جا که دیدم آفتاب گیر است</p>
<p>از خوی رخسار غنایم گلاب گیر است ای فلک را چه بنای بلال عید یک شام صد هزاران بوسه دوا گویند فریاد گفتند و مجنون قیس ز جود تو پنج عدد دست و پا شد ایراد بوسه کیچ چو دای از رخ دیگر بد سخت دل را آتش ویت بگر بران</p>	<p>وز سر زلف تبانم شکند گیر است یار را تو نمیدانی رکاب گیر است عاشق رو تو افرو حساب گیر است در میان عاشقان را خطاب گیر است یار را در نه میار خود خطاب گیر است حسن خسار در گرام نصاب گیر است کاین ای عاشق خالت کباب گیر است</p>
<p>کوثر و زرم بنوا علی چون زاهدان صاحب این لب نشنگی از آفتاب گیر است</p>	<p>کجا رسد به علی یا سر و قد غالب بخود رسیدش از ناز بسکه دشوار</p>
<p>هر یک که از گدازل شراب گیر است شام فردا را کندم و زنی قیصر در خرد پیرین افزون بود از نوجوان نوجوان بجز بر دیر و صلت جوان پیر و دوانستان بایر و صند دوا آب نیم کاه گدازد و نای بر</p>	<p>دیگر سوزی بشام اندک بایب گیر است قاصد را ازین پاشی شایب گیر است همچنان در عشق بر این شایب گیر است در میان عاشقان شایب گیر است باز گفته بر زمین یالینا بایب گیر است خجراکم دیگر است این جالب گیر است</p>

<p>چون موی تو نیست هیچ کیشام چون خوی تو نیست هیچ آتش آن افسری باد بر سر خاک ای آنکه نگاه است شمشیر هر چند که گویت صنوبر بر زود نماز که بروزی داریم قیب تا نگویند نامر سوی بے نشان فرتم بارا بنحال فانی خویش</p>	<p>چون روی تو هیچ یک سحر نیست چون بوی تو هیچ شک نیست در سر که در دست درد نیست خراگان تو کم ز بیشتر نیست امید مرا و لیک نیست بی زود گشت حصول نیست باشی تو مسیح لیک خرم نیست کو طائری کو بال نیست سو گند بر خیال سر نیست</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون موی تو شک درخشان چون روی تو صبح درخشان چون چشم تو فتنه درخشان چون عشق تو برای مرد فتن یک گل به بساط صدف نیست یک لعل بدامن یمن نیست بیز کوی تو جای سیر نیست گویند که مرده در فتن نیست آنکس که مطیع چنین نیست</p>
<p>در عهد خودم علی ظهوری گر بیشتر است بیشتر نیست</p>	<p>گویم زین صفت علیست خورشید چمن یار من نیست</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون موی تو شک درخشان چون روی تو صبح درخشان چون چشم تو فتنه درخشان چون عشق تو برای مرد فتن یک گل به بساط صدف نیست یک لعل بدامن یمن نیست بیز کوی تو جای سیر نیست گویند که مرده در فتن نیست آنکس که مطیع چنین نیست</p>
<p>گر نیست بر روی تو نظر نیست خلق شده در بوی تو خاک گر نیست در آن صدای عشقت یار آمد و رفت دای غفلت داریم دعا که کوز بهر گشتم چو شمع صفت یک آه اقتاد ز چرخ بر دور تو دیدیم هزار کس و لیک در دایره زکوة حسن خواهم</p>	<p>گر نیست بصلح تو بشتر نیست بر خاک کسی ترا گذر نیست گر راست به رسم تو بشتر نیست ز بنحال مریض را بشتر نیست چشمی که ز دست عشق نیست صد آه که در زبان نرسد کس هر شال دیده نیست آن آدمی است که بشتر نیست قدرم بد تو آنقدر نیست</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون موی تو شک درخشان چون روی تو صبح درخشان چون چشم تو فتنه درخشان چون عشق تو برای مرد فتن یک گل به بساط صدف نیست یک لعل بدامن یمن نیست بیز کوی تو جای سیر نیست گویند که مرده در فتن نیست آنکس که مطیع چنین نیست</p>
<p>آنکست گری چرا بجزرت این شعر علی است آنقدر نیست</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون موی تو شک درخشان چون روی تو صبح درخشان چون چشم تو فتنه درخشان چون عشق تو برای مرد فتن یک گل به بساط صدف نیست یک لعل بدامن یمن نیست بیز کوی تو جای سیر نیست گویند که مرده در فتن نیست آنکس که مطیع چنین نیست</p>
<p>گویند که یار را دهن نیست چون روی تو گل بیک نیست چون موی تو نیست شام نیست</p>	<p>بیشک بود درین سخن نیست چون موی تو شک درخشان نیست چون روی تو صبح درخشان نیست</p>	<p>چون خوی تو نیست آتش باس چون قطب به هیچ جا نه رسم گشتم تو گوئی جمله دنیا گر راست به رسم تو انگفت چون روی تو ای بار خدای صد مرتبه گویم از لب تو در دیر روم که سوی کعبه بی یار چنان نزار مردم از بهشت بهشت هست محروم</p>	<p>چون موی تو شک درخشان چون روی تو صبح درخشان چون چشم تو فتنه درخشان چون عشق تو برای مرد فتن یک گل به بساط صدف نیست یک لعل بدامن یمن نیست بیز کوی تو جای سیر نیست گویند که مرده در فتن نیست آنکس که مطیع چنین نیست</p>

<p>بنیر وصل تو تسکین خاطر من نبود دل و چرخ جان جگر زلف قصان چو شمشاد که از باغ باغ افتاده کسی چه قصد ناید کشادن او را</p> <p>بزار و عده نائی دلم شکست چو سوز با شدا ندان سر که دلبست هنوز دلم سیراب و رویانست و این یاری میگویم محال نیست</p>	<p>عظم نمود عشق جوانی به پیرم شاگرد یار بودم استادی من</p> <p>شاگرد من غمخواری دیوانه شد علی در گوش عقل حلقه استادی من است</p>
<p>علی چو شتر شود نا امید از تو صنم ز عده تو یک مرد و ز که که خدا</p> <p>صید تبارش فن صیادی من است خاری پیای رفته بود به ستون زهرم گی فریب در برامید نهد د از نهان بقطره صد شمع جفا تا شیر کرد سبخت سیاهم شیر آز خردم جیم دران روز باز پرس</p> <p>عکسین عشق من شادی من است جان کنم عشق تو فریادی من است دشنام تنم یار که قتادی من است سوج سر اید که سردادی من است سرا بسینه داغ بهزدادی من است بر اعتنا و فضل تویی دادی من است</p>	<p>کافر شد عشق مسلمان من است تنگی عیش بسکه فراوانی من است بر بر طیر سایه بارانی من است بقیدیم ز قدر غزلوانی من است کردند نام زلفت پریشانی مرا گردید پیر چرخ کهن از غم خمسم گوهر شود چو قطره نیسان شاد مگر نشانده پیش صنم غیر از بزم ترک صبح و صبح نمودن مرا بزم از دوستان بود که بود هم زدند</p>
<p>خواهم میان زلفت چو عرفی علی من جویای آفتاب و شب بادی من است</p> <p>ویرانیم ز دست تو آبادی من است واسوخته است خانه آتش صد نیکو نامد پیر فلک با کسی هنوز صد بحر خون یک گچ جان من است خود را چرا ز غیر برسم که میستم من خضر را ندانم و آب حیات فریاد از تو نیست من شکوه ما تو آخر کشید دامن طفلان سو من یار بجز است کار جهان کج ایکاش دخت قاضی با میمنتی سند قند ساز یا حلوانی از غیاث</p> <p>گر دیدم اسیر تو آزادی من است ویرانی رفیق آبادی من است بد فهمی کنون سر جلادی من است نوک قره که بر سر نصادی من است گم شد هر کسی که بخود بادی من است گم گشتیم خود سره بادی من است فریاد من پیش تو فریادی من است عریانم که خرقه رشادی من است اشادی قریب من اشادی من است بنت انب که لائق دامادی من است</p>	<p>نما دانی همه ز همدانی من است دامانیم خاک گریبانی من است بر فراقی آن همه دامانی من است کوه گران نخل زگر انجانی من است</p> <p>در جلوه گاه و در ظلم صاحب علی دختر اول و سخن ثانی من است</p> <p>شاه دلدل سوار پیر من است فلک ککشان چشم ولا می گدازد استخوان من گر مغرم ز با به کگل عیش نیست سرد من مگر غزال از ب دهنم بصدق میگویم</p> <p>بلبل سدره همه صغیر من است لا محاله غم غیر من است گر د خاطر شکر به شیر من است غم کوفتن و شکر من است نوک خرگان یار تیر من است انچه گویند در صغیر من است</p>

آفتد قدر رقیق بقدری است	بم اغیار کم زدیمن است	مرا از جسم تو مدوی پسند است	نفضولی میکنم موی پسند است
خس و خاشاک ره نشاءه کند	سینه دشمنان حصیر من است	دماغم کو هزاره اوراد و یک شب	ز دل زاده یا هوای پسند است
سایه بام یار بر فزنی است	خس و خاشاک ده سر بر من است	صد اعجاز سیحان و همه خسلق	مرا آن چشم جادوی پسند است
یاد و از یاد ز پی گشتن	سینه نیکوان سر بر من است	تو باطنی نشستی زاده با خوشش	مرا آن قد دلجوی پسند است
استخوانم فرد و دکانم	چرخ فرسانه در خمیر من است	هزاران بلخ از زانی بی غیر	مرا سر و لب جوئی پسند است
سر زانوی گمراختی است بچوب	انغمه بلبلان نفیر من است	بخواه خصم بر تخت سیدان	مرا از یار زانوی پسند است
هم نظیری صفت علی صاحب فصل از طبع بے نظیر من است		ترا آن صد هزاران حور نیکو	مرا آن یار به نغمی پسند است
ایکده تو عرش و قفس تلاش و دوا	تقش تو سپهر خلق خدا خلق گویا	همه خوابان و صد زیوری زیبا	مرا آن یار نیکوی پسند است
جلوه رود تو صبح المطن آری غیر	بچمنان آه مرا شام غریبان گیسوا	چرا بر دوش نازک این گران	خیال تار گیسوی پسند است
چهره یار دل آزار گویم بدرست	لور و لبر دله ارگوئی سه نوا	هزار اسلا میان را بر سر قفل	ترا قویله باز دی پسند است
چشم آن بت چون غزال حرم محرم	کاکل با جفا کار چو شبح آهوست	من و بسم عدد و آستانه خیر الله	بی قلم که ابروی پسند است
باغ فردوس تر آباد مبارک آباد	بهر سایه دیوار سواد میو است	هزاران زارغ راهوی پسند است	از آن بت خال هند و پسند است
عقرب است مرا راه عدم	در تلاش کمرایتی من که چو موی	حسن خوابد علی از یار موی	
گوش هر جا که نهادیم علی زیر فلک		ففضولی میکنم موی پسند است	
فیرت بسع باز است کم اینجائی	منصب نفع اندرون بزم پیرائی	مرا عشق تو چون قناریه دلی	نموی خطی بزم هوش رگ جگر دلی
بر سر کوی تو ایامم سر دیوانی است	وین سر دیوانم از سر فریادی است	شعاع هر بریش بهر خط نظری است	بچهره تو کنون نازدای جلوه گری است
مردم غم غمیش بر تنام چون دلی	با منش جور و عنایت از مودلی است	خط شعاع کشیده است بر چرخ آن	که قناریه پیش تو بهر نظری است
ساقیامی چه ایگو بهر دل شسته	یاد بیا یا از قتی پایگی است	تنج در تبه جامه می توان گفتن	که هیچ شکست داندرون نشسته
هر چه پروانه بیای یا خاک شمرم	با وجود این بن آنسخت را میگلی است	هزار تیر بکیار ز دسینه من	که خشم بر سر فرکان نین سپاه گری است
مختصر سازد یاران قصه با پیش	تا شوند عالم اورا ز دراز فاساگی است	تمام روز و شب بافته میگند	که سحر دوره رویت بدوره قری است
سنگ باشد گشتن دو کوی هم ایوانک	دشمنان از قفس اندریم او پر دلی است	تمام شب بزم روز خشر میگند	که یاد رو تو افزون دوره قری است
نیمت از مردمانی تو گشتن عاشقا	گش قیاز که این عاشقی مردمانی است	نیایم ز ترست مراد دل و عجب	که مرد و انگلستان حصول مری است
خسر ایوانک دی سیر دیوان علی	هر غزل از خانه من قمر دیوانی است	چه افتخار با عم اگر نهرداری	که نور حیره گوهر ز گردنی پیری است
		به خاک بازی طفلان علی	که عیش و شادی من در جهان تیری است

<p>منظر بسیار کردنت به نهری است چون نقش پاکه شود و نیرایی آن تمام دیده ام ای شیخ منعی قاضی اگر نظر قدم سود زنده دیوار نمی شود که ترا آفتاب هم گویم مرا ز بیم کسی را زانی جل دیاب بله ز قفسه ارادت میتوان دریا توان امید نمودن بفسد زهر قبول قیام نیست بدینا سفر عده هم صفیات زلفش خوش نموده مرقوم سیاه زلف تو برده سیاهی از شراب شراب بزم تو باشد زگره بلبل تمام خون شمع ز راه چشم بردن</p>	<p>بعبیبتش نظر کن که دیدی درستی است براه گم شدن من دی مبری است بگو بزر فلک کجاست کوز بیم است بیک نگاه بهیم هزار دهنه گری است بعبیبت که تو گفت ای که در بدرستی است ز دل شکسته تنم اکنون جهان چکر است رخس چو ز فردن زو چهره بشری است ز یار پرده شین ز بسکه برده درستی است نفس بهینه با چو خورده منوری است در تن من منور قلم زبال بری است ز بسکه در رخ صفات جلوه سحری است سباب محفلت با خنده آب کبابی است چو خار و دود ز گل بسکه خشم ز تری است</p>	<p>سرگرم راه عشق تو آنکس توان شنیدن باید بکنج میکده یا بدفینه سراغ یار بچو صبح نور فرمای نه باز باد مشاطات توان شدن این بکن یار بیا در رزق بی کرم خاک گور دست جزون که دامن صحران گرفته است</p>
<p>اگر کرم ز چشم علی چشم زدن چنانکه گردش چشم زدن گذری است</p>	<p>دافت علی صیحت شد ز بسکه چون بچم دستم عصا ز گردن مینا گرفته است</p>	<p>جانان کجا دل بزم جا گرفته است همه شکست تحت نری جا گرفته است هر یک نفس ز دل لبش زنده میکند بیکار نیست این همه بیکار نگار همست لنگر که راه و عشق بچو هم من خفته ام به پهلوی دلبردی خند راه دیا یار او چاه بسکه بود تو هم ز شرم آتش و طوبی بشت یار بچه جوار است که زنده شراب یار بچه جوار است که در دزد باز خواهم روانه ساختن این کجاست پنهان زدنش است با خدا حال صائب علی جانان گاهش که حیدر کرد</p>
<p>آهیم بسینه ده ز نیرا گرفته است زلفت ترا چنان که سر پا گرفته است جام بچم که لاله حمر گرفته است هر مرده زنده شد چو گلشنی ز قمر آن تیز گام نامه بر میکش قاش دانه بردن کند زخم جان بچم غسل از بود ز خون نشن بچم</p>	<p>اشکم بدینم ز نری جا گرفته است مار ابد و آتش سودا گرفته است خود سرو ناز صورت مینا گرفته است بیت سبق ز باد سیجا گرفته است کامروز زانهار نذر گرفته است کو جادل بسینه من جا گرفته است آنکس قتل خلق تا شاکر گرفته است</p>	<p>دل با حرم شادی نیا گرفته است هزار لاله کرم فوق نیرا گرفته است دشنام با زیاد سیجا گرفته است صد پند سودمند ز سودا گرفته است افلاک را یک آبله با گرفته است در شیری که زانوش آتش گرفته است بش نامه بچو کوی ز نیرا گرفته است قد تو راه عالم بالا گرفته است با چند جام باده مصلا گرفته است جانان بدست شین سپدا گرفته است از برق جریخ آله گاه گرفته است جای قلم کرم بر عفا گرفته است با دام عیگوت که عفا گرفته است</p>
<p>کلمه تنبیه است معنی آگاه باش ۱۲ از متنب دبرای کلمه معنی پرورین آتشش نار دست متصل بکدیگر از عراج کلمه غاک نمانک زبیرین از عراج</p>	<p>غمت نیست پریشته کجاست اگر علی دستم عصا ز گردن مینا گرفته است</p>	<p>فغان که دن مرا پاره سنگ است میزیت کسی قصه م بدو گوید اگر او سیله صلتش کنم بجز تقدیر که من چو صلح کنم یا در بکلی جنگ است</p>

<p>نیم زمانه و بیزاد کم بخت بود گو که میندیش بوی صیاف کس بر صفت زود بخت لیشن چه چرخ چو برق نمی رود آن سوار و بخت</p>	<p>که از صفات خشت سنجیده که از نمودن خا بنه دره گریست که آفتاب نیزان حسن پاشنگ که در کایان خصم چون خرونگ</p>	<p>هر خور و زین و خوی شن همسر ماخن شکست گره غم همین نیم گشتند خوی چو بره نقش یا همسر غالب ترس از نیکه علی شد حریف</p>	<p>مازند شمع قابل گردن لایستی از دنان مرا هنوز درون منی آگم همچو من زلف غریب لایستی</p>
<p>علی چه سود که عقی پیش پا استاد که نیم گام جدائی هزار فرشت است</p>	<p>گفتم که جان شمار ترا همچو منی گفتم که گفند ترا همچو منی گفتم خطا که کس تو گفت ز رخ گفتم خطا که کس تو گفت ز رخ</p>	<p>جز وصل تو تو بهار من نیست آن یار که در کنار من نیست در کوی کسی گذار من نیست هر چند بود میان او و منی</p>	<p>جز خیر تو تو ک خاک من نیست افلاک درین بکار من نیست در زنده دلاان شمار من نیست باریک چو جسم زار من نیست</p>
<p>غالب علی نکرده فریاد هزار بار گفتم بر درگاه رخور چون منی است</p>	<p>گفتم مرا چو یار جوان همین منی گفتم که در یار ترا همچو منی بخت عدد بر هزار خلافت آید میگویند خلاصه صند سود</p>	<p>یار را تیر و گمان دیگر است جز درون دل نمیدانند جا سرغ و دهم بر سر طوبی رسید استخوان فرقی مقتول دگر</p>	<p>عاشق از جسم و جان دیگر است خوب و دایان بکان دیگر است قاتل مادر گمان دیگر است میغ قاتل را فسان دیگر است</p>



خون دل داغ جگر دلی گریست	عاشقنا از این نان دیگر است
خاک بر سر بر سرده اشک ریز	عاشقنا از غر و شان دیگر است
سوز دل در دیگر داغ فراق	عاشقنا بر میمان دیگر است
زندگی این باشد غیر قتل	عشقا زان را امان دیگر است
آه آخر سوز ما باشد صفا	تا تو از آن تو ان دیگر است
زلف بر رخسار جان می شست	آتش ما را دخان دیگر است
عشقا زان نشان نام نیست	حسن را نام و نشان دیگر است
در سفر افزون بودم از حضر	هر زمین را آسمان دیگر است
هم صغیر مرغ سرده بودیم	بلبل ما را فغان دیگر است
مثل ما شیوا زانی نیست کس	شعله ما را زبان دیگر است

مروه میدانی علی راصا بنا  
زندگی را بجان دیگر است

چون دو اتم بس بسینه با جگر است	اگر خورم یک قطره آبی از برای گریست
همچو دو لایم بسینه با جگر است	اگر خورم یک کوزه آبی از برای گریست
همچو میانیم بسینه با جگر است	اگر خورم یک جود آبی از برای گریست
خامه آسار بر زانم با جگر است	اگر خورم یک قطره آبی از برای گریست
برق آسار بر چهره برانم با جگر است	بعد آسار بر سر و دهم با جگر است
همچو دهنقان این باشد احتیاج با جگر است	تا به دوران دیده من آشنای گریست
نخستین این امان لشکر و دهم	وز خمر در دست چشام با جگر است
رقم عمر من گذری بچهره من با جگر است	شمع آسار کوفت تمام عصا گریست
سیل اشکم می بر دهنده با جگر است	گوینا در زیر رقم با وای گریست
پیر گردون هر دم آب زده برین	گوینا گردون گردان آسار گریست
واسم باشد کف شست برای میل	زک فرکان آتشیم خارا گریست
طالع دیدار آگاهی کجا بخت علی	واقع این صبی که من ارم بر گریست
ایریشان قلم جگر با بار و رسم	گوینا شعر تریم آفتابی گریست
بیکه شعر تریم از گریه شادی بود	خامه ام گویا برگ آسار گریست
شاه و نیم گفتنای شاعران خوشتر	خامه من گویا بال با جگر است

واقع چو تو گریه شربت بیاض علی  
قاه قاه خنده ما ای های گریست

باغ حنبت گوشه از این کار است	چشمه کوثر غنی از دامن پاک است
از افغان در داغ سینه پاک است	چشمه هیوان از چشم قنار است
عاطف نسوخته باشد گل دامن است	شبنم این گنجی از چشم قنار است
بیدار و شام با دوسه چشمه است	باشم یک بهر فخر تران است
خلعت ز کفش و شال این سرگرم است	سایه یوسفیم اندام پوشاک است
همچو پره نیست گزاف این سرگرم است	دانه و بوم پاک دینی پاک است
چرخ و دین بر کافور با جگر است	آتش و دین بر کافور با جگر است

ابر آساختن کن از برای گریست	برقی ساخته هر آسمان گریست
در سرین بنگال آسار گریست	جای ازین بیان با جگر است
همچو طوفان در کفره اشک من گریست	باز این روزین ریز با جگر است
استخوان ششیم شکسته گریست	جسم من اندک شمع اینک ای گریست
خوغم عالم نباشد غذا جان مرا	باز میگویم دوایم سو میا گریست
چون صد فاسدیم پاشد از آب	چون گمراهم من قفا گریست
نیست غم را جادو ما بد مرگ من	ان بیا انغم مر قهرم که جگر است
شک گرد و در سر شکسته از دهن	وه دل بر یاد ما حاجت روا گریست
اندرین بحر حوادث چون دین	انچه دار و بسینه من قطره با گریست
آه بزرگ علی هم واقعه از بخت	گریه کن بر قبر من آبی که جگر است

همچو واقعه در فراق دوستان با جگر است	فکر کار است در ای های گریست
شعب آساختن کن از برای گریست	جان من جگر با جگر است

بمن سیمو هم روز جزا اودوست  
و ایدانی پوشه بودن جهان رتو  
عجز از او که دراک است مگویند

جان بیامی بسجا زلف خود گفتم علی  
گفت بهر سبب که لایق فخر است

۳۳۳  
دولت حسن تو آنکس که باری داد  
شاه را پیش تو آنکس که سپاسی  
خار باشد به ملک جنون با نانش  
حجت حسن تو هر آنکه طلبی و غیب  
واعظا آنکه نذیع تو دلم بر زبان  
شکوهِ زلف تو که در دلم دو کشید  
زلف با اوصاف بر رخ او بر هم دو  
حسن سبزی که مرادیده چون کای  
خافض بر رخ تو دیدم شب بزم  
گر بمضمون زرق تو کشیدم آبی  
جای غم نیست که نیست کسی شام

ایکاشا علی قدر زاده پیش  
قدر من بعد از من بسکه تو خای نیست

۳۳۴  
گاه به تو شدم که کشیدم باقی است  
بال پرواز شدم که پیدم باقی است  
بال پرواز شدم که پیدم باقی است  
چشم شدم که با تو پیدم باقی است  
رخیت هر چند فرو عقد هم دانه

له در محاوره فارسی است بمعنی چنانچه سر آن مقدر  
است از غیث

رزق و دنان با سفینه لایوای هم  
قاصد رسید هست زهی طالع ما  
من مزینت فردوس سیدم همدم

قامت پیری من حلقه چشمی شد  
ایکلفا نیست بهیاری است

خوش شد نهضت دل زلف تو  
آتش بزم را که یکبار آتش سوخت  
گوش کردیم یک لحظه دو صد غم  
بر جوانی بسکه می گشته ام زلف تو  
بر سر سینه مرا باز بسری قاتل  
آه شد خون دلم آب شست وری  
و ختم دیده برو تو بامید خطی  
نیست غم شب بزم تو زلف تو

قام کرد علی دست من از شاه حیرا  
دانش ز جزا بسکه کشیدم باقی است

۳۳۵  
خواهم زنی را که مقابل تر نیست  
المنه لعل که بود در ره عشق  
بیکار بود کار عشقت همه مارا  
گویم لب یار بود به خط سبزه  
بسته است لبی بر شکر مینون  
چنان فتن زن بند نمود و دین  
شیدات سوگند هم در فتنه  
از دوزخ گشت زهر اعتدال مارا  
آن کافر دوزخ که زایان فتن  
ان عینیت قام و کافر فتن

آرزوی لب لعل تو کشیدم باقی است  
یار بر مرقد یار رسیدن باقی است  
یار بر مرقد یار رسیدن باقی است  
رنگ طبعی قد بالامی دیدن باقی است  
نقش پایم بر لب رک تو دیدن باقی است  
بسل تر تو کشیدم طبعی باقی است  
نیک لعل سپرده چشیدن باقی است  
دو سه شام لعل تو کشیدم باقی است  
در زرق تو مرا ناله کشیدن باقی است  
زیر تیغ تو همان ذوق خمیدن باقی است  
زیر دلیو او تو خشم کشیدن باقی است  
زیر دلیو او تو خشم کشیدن باقی است  
آتش تو خشم مرا سبزه چیدن باقی است  
آتش تو خشم مرا سبزه چیدن باقی است

۳۳۶  
چون لبی را که مائل شکرش نیست  
عینیت هم آنکه بجز خشمش نیست  
صد آه کشیدم ولی یک زلفش  
آن چشمه میوان که دیدم خرمش  
آن شخص که گینه غلامش نیست  
تا حال سمرات شید نظرش نیست  
هم ساربان لایوای سبزه  
دردم شب بزم که گاهی سحرش نیست  
هر چه زود از عینش فرکانش نیست  
می به شد از عینش فرکانش نیست

<p>ایوانی بگفت بگو کلی در گلی نیست آواز از آن جرس محل تو نیست محتاج مان کناره پری سائل تو نیست مانند رو یارمه کامل تو نیست در غم و مله چراغ سحر محفل تو نیست آخری نه پرده نشین قابل تو نیست دینا چگونیم از تو دیگر حاصل تو نیست دائم که غیر مدفن من ساحل تو نیست آهمن اگر چه خست بود چون ل تو نیست</p>	<p>بجز خازان نیست نصیبم ز سبزه ات شود قیامت فغانم کوه و دشت مقصود بود دیدن خسار دشت این بار غم شکست تیرا پشت چرخ روشن ز روز نیز شب تیرام بود شاید عجب کن که نیاند زور حشر آتش ز غم بخشنی اندوخته ز برق ای بجز غم امید نجات از چون کنم بانیه آه موم کنم که آه سنی</p>	<p>آن خضر که از چشمه حیا در خورشید آن بای که از غار معیلا در خورشید آن شخص که از لعل در خورشید آن شخص که از کار کد ان در خورشید آن شخص که از تیر بهمان در خورشید آن شخص که از رسته خنجر در خورشید</p>	<p>گویم خاصه بود و برب جانان آز آتش بوسه شرکان عدو شد قدر رنگین تر از بچ نداند از زخم جلبدتی هرگز نتوان برد قدر غم جانوسو فراق تو چه داند که چون نتوان کرد و دادی بگو</p>
<p>شدم و ششم به قتی یار سبب دعا دائم علی دل تو که اکنون تو نیست</p>	<p>شدم و ششم به قتی یار سبب دعا دائم علی دل تو که اکنون تو نیست</p>	<p>در وصل تو کرده است علی خورشید میخندد و از دیده گریان خورشید</p>	<p>در وصل تو کرده است علی خورشید میخندد و از دیده گریان خورشید</p>
<p>هر جا که زخم هست گل انگشت من است هر جا که عشق هست سوزن من است هر جا که کینه هست لب من است هر جا که طوقی بی گردن من است هر جا که غضب است چه بیزن من است هر جا که دایره است سوزن من است هر کس که دوست ترا دهن من است بیقره ز راه ایست اندرون من است یک مرده اخگر است از دهن من است خاک سیاه خست از زخم من است چند استخوان ز مور بجز من من است</p>	<p>هر جا که زخم هست گل انگشت من است هر جا که عشق هست سوزن من است هر جا که کینه هست لب من است هر جا که طوقی بی گردن من است هر جا که غضب است چه بیزن من است هر جا که دایره است سوزن من است هر کس که دوست ترا دهن من است بیقره ز راه ایست اندرون من است یک مرده اخگر است از دهن من است خاک سیاه خست از زخم من است چند استخوان ز مور بجز من من است</p>	<p>ز سر در کام چو زری نه انگشت در حقیقت یاری بگو بر یار نیست هر چو نقش زار است طاق است هر چو غم عشق بار است به یاد نیست یک تیر و بر تن من که سوزن است مال دنیا مرد را دیده جز مرده است عاشق اندک لطف تو به یار نیست نامه عشق بی نام عطار نیست چون گین خانه ام هم در دیوار نیست لا تق کفین او جز زخم دامن نیست دانی دیدن غایتش از چند در دیوار نیست هر چه جا و کسرت خانه خار نیست</p>	<p>بی ضایت نرگانی خود مرده است این دانش بجز از کس نیست طاق ابریت را بجان نگیرد مرا چشم انجم از خمر تا شام می نم خواب آه و دوری تو ای پیرایه نیکو دولت عجبی است قابل مال زندگی غیرت با شرم یک سینه لعل نیست غفو غم چون گوشت و پش عود انشیر آه مجنون من تو با کسار گفتگو دست نیا که دست دامن مقول است دانی که دوشش را که میگوید با دیر و کسب باغ و صحرای بهار نیست</p>
<p>ای که زین کرده بود بر سر هوا این هفت چرخ را که تو بینی که بود این کشت از عمر مرا بین که بود چند</p>	<p>ای که زین کرده بود بر سر هوا این هفت چرخ را که تو بینی که بود این کشت از عمر مرا بین که بود چند</p>	<p>هر چه دل در دو چشمش نباشد عقل کشتن بر کم ز رستا این چار نیست</p>	<p>هر چه دل در دو چشمش نباشد عقل کشتن بر کم ز رستا این چار نیست</p>
<p>نام به بلو سفید بگو که خواهر زاده زخم بود و به نیزه فقر آفر سیاه عشق داشت و در راه محبوس مانده معیض کشید - از بهار انگیزی</p>	<p>نام به بلو سفید بگو که خواهر زاده زخم بود و به نیزه فقر آفر سیاه عشق داشت و در راه محبوس مانده معیض کشید - از بهار انگیزی</p>	<p>دل نیست آن کسی در آن منزل تو که بپوشیل سره اگر اهل تو نیست</p>	<p>دل نیست آن کسی در آن منزل تو که بپوشیل سره اگر اهل تو نیست</p>

<p>ای ای خنوم که این گشت زارم خون ریختم ز دیده سر خاک یکسان هر جا که هست گنج شهیدان خوشه محترست اگر هست ای تو خواب اگر تاتم از تیغ حفظ حق جز داغ دل کف نبود و نهی مرا</p>	<p>از سیر باغ تو بر سی عاشق شیدا آگه از هر دو جهانش بود چو طایمی هنر ارباب گل ز گش خد سازم هنر از زخم بدل میکند بیک بدن گذشت از هر طوبی و سود را بالایش حد و رسید که بر جاست با چوین</p>	<p>نشد بجای بیفت خنوم انظر بعتل کن کن ساقین گشته و ابودلم چشم شکرین چو تیغ بند مرا چشم شکرین آو چشم و آگهی سر شاکین آهید قفل مرا چشم چوین</p>
<p>نما فی ل الله یحیی و یمیت علی بهر خورشید عکس آینه روشن من است</p>	<p>چو شمع دفت فغافم علی نه واقف از بهلوم نه در و در و بهشتین است</p>	
<p>نسبت جزو عاشق مکان کین است میزبان حرم را شکار می سازد ز باد نم تم جو بید می رود بسیر سزده خاک رسیده شک بهار ز روی یا کس که زاده خادم یار تمام نقش شد از نام یار و خیار بغیریت نمکد شتره گر ناز کند چو کان بل بعد بجا سینه ام کند کجا پناه ز جور فلک برم یارب</p>	<p>خار و تیان بر گل برابر است گرداب بحر عشق بسا حل برابر است از دست نقص غلش چو آینه مردن بجز زنده جا و گشتن است بر کوه سار عشق آسان کنی گذر گر شمع ناب تو خورم جان من بهر ثابت کنم جو شرح همان تلای منم جز ز و ز باز پرس پرسندال ما دیوانه گشته ز ترادید عاقلی نیسان ز بحر فیض تو دست فشا هر چند حاضری مگر از دیده غابی المختصر که د تو دیوانه ام نمود</p>	<p>رنج سفر راحت منزل برابر است خستگی درین خرابه بهر گسل برابر است بار و بار اگر کر کامل برابر است لا محالی عشق بجا صل برابر است در هر دین نواح بقا صل برابر است نارفته و رگلو بملال برابر است خاموش گشتم بملال برابر است ظالم درین راه بجادل برابر است عالم بکار عشق بجا صل برابر است حاکم درین دیار بسا صل برابر است خود جلوه رخ تو بجا صل برابر است زلف مطول بسا صل برابر است</p>
<p>گر نعال علی واقف کند واقف غمت نمی شود و من صد آفرین است</p>		
<p>بر حیت داغ بدل چو چوبین است خوشای تو که ای کس صفت سلام خوشم که تیر نگاه تو جای در دلم هر آن که نشاند بهر غزل کی خرید نیاید بعد جان چو زرا سخت زنجیر کرام بود ز شیب</p>	<p>چو شعله سوزنی مراد و آتشین است بیان و بوی سازم بلا می این است بغیر دل نه نشیند که نشین این است بغیر زخم زنده که غمین این است و گزینش عالم درین این است</p>	<p>نام علی است ثبت ظهوری بکشت در دقری که باقی و فاضل برابر است چون روی تو آینه مصفا شدنی صد شکوه ز یکچه تو آید آفتابان یک شکوه ز صد جو تو از ماندنی آگاهی بجان بچو تا شانه شنی</p>

<p>کمانک طوبی و برق زهر منور          ساد و ناز و ناز شد در دلم دور          پیوستن دشمن تو با عالم محض          آن روز فروغ حق فاشد که گشت          هر جا که بود یل و یغیون و نیت          دایم که ازین بهم قیامت بدست          وایم بدل و دالمای و عالم          بشکست بنده سخن و ذرات عالم          گلی چه زنی یار بزن که بغیر          دشنام اگر می زنی باز چلویم          دیدیم همیشه بهمان دجل و نیل          فی دین کعبه شانه بدل و لایان          ای خلد برین اگر برسد تا سرسره          ایدل تو بر او امنی یو از گری</p>	<p>سامان فی تصور میا شدنی          جز وصل علماجم ز اطمینان شدنی          خاری که بهار فتنه رگ شادنی          بالای هر روز و دو بالاشدنی          کو یوسفی کان بر تو زینا شدنی          دانی ز شب بهر تو فریاد شدنی          هر چند که در ذره صحر شدنی          جز تیغ تو ام عقده غم شدنی          هرگز دل شیدایی من از جانشدنی          غیر از تو کنون غیر سحر شدنی          مانند عدو هیچ کی ناشدنی          سودا سوز زلفت ز اعدا شدنی          طوبای تو چون آفتاب و شادنی          تعلیم فی عشق ز ما شدنی نیست</p>	<p>پیش خضای تو می جز دایغ شادنی          شور حسنت عالمی را در گدازد کیده          خسته جانی کرد آخر لعل شادنی          دین چه گویم نیز دنیا را بودی غم          می کشد بی تیغ دروشت فکرم          دل بسین جان در رسوخه آخر          عاقبت از من بچو بچو زبیرسان          خرقه پوشی گر رساند بر در خان ترا</p>	<p>آفتابم و نظرم کا در پیش نیست          نیست ممکن ترا تو تک بپوش نیست          بهر حوت تیغ در شان من نیست          چو تو کا در پیش دیکشی من نیست          جز اجل در پیش من آید بی نیست          چون خیال آتش خوار تو نیست          بهر موی کس ز ناز عاقبت نیست          سرگروه صدوفیان در غم من نیست</p>
<p>در غربت در وطن ام تهوری سان علی          عاشقا ز آتش کین بیگانه تر از خود نیست</p>		<p>گو یک گندام قابل صد نایم است          عشقم بدو اسیر و کوی ای تمام است          مار از رسد شکوه ز غمی تو خفت          گو با که شرم بود از گردشی          تیغ تو سر بر دوشم تو لبش می          وایم بپایا که دل است و فو لاد          آسان تو ان گفت که دشو را بخوا          از آفتاب نم نبود کم دم گر کم          صد بوسه بگویم ز دلم بچو بچو</p>	<p>منزل بام بسکه عقور ازیم است          الا دلم از دست تو دو نیم است          کز ناز تمام تو دل خلق دو نیم است          هر جا دشمن از من بود ای فدای          ستم تو بدلی و کینه تیغ تو شوم است          هر چند که تیغ که ساق تو دو نیم است          اسیدصال تو چو اسید تیغ است          زیر کدم برق جهان غم تو نیم است          گو با دین با غم هم کریم است</p>
<p>غالب بچه فکری نشو بچو علی کس          در داون بهتای من اندیشه شوم است</p>		<p>تشنه لبش به جانشدنی نیست          یک حرف صد غم زین بران شدنی          روی تو چنان نیست و در گم          زلفت چنان نیست که سبیل نکوت          هر چند تیغی بر سر دره و لیکن          جز زلفت تشنه لبان نشود لیس          خلق شد ما نیم سرگاه قیامت</p>	<p>و شام اگر می درده ناشدنی نیست          درو او را اسیدم و ناشدنی نیست          قد تو چنان نیست که طوبی شدنی          چشم تو چنان نیست که شاد شدنی          بالای تو ان نیست که بالا شدنی          جز در دختایست بر بنیا شدنی          دایم ز شب بهر تو فریاد شدنی</p>
<p>دل بکن از شعر علی است و بلند است          بر قطره فیضی در کیتا شدنی نیست</p>			

چون خورده طام نهادن بر حرم  
بان طبع سخن پروردگار محکم  
ای بی تو دنیا با چنین قبحیم است  
هر دشمنش آرد در دست و در میان  
در خانه خود بهر سبب است مسافر  
تا شنیده خبرش تو معلوم علامت  
از شهر تر خاک لبر آفتاب است

بی نیز اعظم که مر اعظم هم است  
بطور معانی همه بر طو لکیم است  
حصر سخن آن با تو مرا هیچ نیست  
در تو ای دشمن جان من نیستیم  
بر صانع و بر غرضش تمیم است  
آن خصل که طبیعت بد تو تقسیم است  
هر نقطه صفر هم بهیم و بهیم است

غالبی پهلوی علی مین و مگو باز  
در ناز خود میری از غیر چه بیم است

فصلی سخن بهر بخت و دنیا  
مرا که بدو عالم عشق کیام  
چنانکه جسم تو افزو زینت بد  
چنانکه زینت باغ رنگ لبی گل  
چو آفتاب جهان تاب عارض تو بود  
بهر اصف که با نام تو رسائیست  
بیایا که ترک یک نظر زلف و کف  
فشانده ایم سرش برین بران  
نمی توان فکندم تا تو انیم از پا  
چو یکدیگر ایستاده اند بقا  
و غیره ایست اگر زده از پی زهاد

افعی که هست دنیا تا قسمت داد  
که یازدن بدو عالم سخن و کیتا است  
هر آن لباس که زینت کنی بیست  
بهر آنکه از آن بهر بر آفتاب است  
چنانکه زلف سیاه تو شب بیدار است  
مرا که آن طرف عرش چه طبع رسا  
بقدر خواندن تو جان کنده در بهار  
از آن می که در اسرار کف است  
خیال یار جوان مرقد بر عجا  
بغیر مزد بد هر که مال مرقد است  
برای چو منی تنگ دست فضل خدا

علی غم وطن ایوای همسر دادند  
بهر زمین که رسیدم آسمان پیدا است

یست زنی بر جریح کان لبش  
ریزه گیم و خشک با بحر الحاح  
سنگ کعبه باین رکن دوزخ و دیوار  
دیوان خایه کعبه کعبه و دیوان

بر که دیده کیست هر دو اول بزده  
بر که دیده کیست هر دو اول بزده

دست صانع دیگر است دست صانع  
روز و هر آن در سپهر ناب و کس خدایا  
نیست ممکن وصل و فراق که در کس  
خاک شد هر کس افتاد بکوشش و سجود  
عاقبت خرقا شد و چار موی شک  
نیست کس چو من که کجی که در دوزخ  
آنچه دیدیم در نگاه ناز آن شکلی  
عاقبت آینه در دوزخ و دوزخ  
چون خیال هم بر لبش رسانده دق  
شماره رسد و قدی شست و آلوده  
گیسو رخسار زلفش نمی شم نظیر  
آتش عشقش که با سوختن نعلب  
شسبین سجده شکر فیضش در زمین  
آب غایت بهر شش راعی کشد

همچو جانم بقی در تنگه و آذر شد  
دشمنش و حشمتش به چشم جاوه جز شد  
پایه پیش کشید کوسر با سر شد  
همچو کس تا روز رستاخیز او را بر شد  
کشتی طوفانی با حاجت نگر شد  
بهر زمین آن ساراکه بال بر شد  
شده آن در حشر فتنه و حشر شد  
آنچه گفتیم حال رخ و با و با شد  
تا بهر مرغی هر چند بال بر شد  
خاک شد فاخته بخاک خاک شد  
آنچه اینها را بود شام و صبح شد  
قطره اشک بچشمی زدی و دوزخ شد  
دوره خاک بچشمی زدی و دوزخ شد  
در چشم سوخت آنرا که دامن شد

شد نظیری آنقدر قدر علی در روز شش  
قیمت چشم بر آید چشمه کوثر نداشت

اشتباهش فردین گاشا کعبه است  
دارد را پاک از با هم محبت نهیب  
شده هر شلق بلا و هر مرد دشمن جان  
حیث و در انجمن یازده ترا با شو  
مهر با نرنگین چهره میان جهان  
شنوای آینه و قطعه عشاق  
عقده یا بسبب آن که بچه کشاد  
مرگ و وقت معین نه در روز بگذر  
سبب معنی گرواب و غیاث

بشماره فخرش مقدم جانانه است  
غیر مصوبه چنین بهت دانه است  
بجان این محبت شایسته است  
کس نرسد که ای شمع تو را در  
کیک دل خیرم نیست و تو آید  
صورت خواب میدار از سر فاش است  
قدیر بی قید کند خدایا که است  
از که بر کس که بدین و شش و شش است

مردمان بچو بتانند سر راه گشت و ده چه بچسپان است آبی یار از چه شد زاهد حجاب نشینم قیاب	افتد اندر دین دین دین خجسته گیت کس نیگویم این باد ویرانه گیت وصف بروی بتان طرظر نقاش گیت
۳۶۱ یارب شام بیاضتر کاشانه گیت که لاله است سرخ گوی مجنون تیغ جله احباب خویش کجف موجود اند	۳۶۸ صدم غم منفرد دل جانانه گیت یار بساین گنبد دایره خاندان گیت حسرت اینست که منظر تو ندانم
۳۶۲ غیر ایا دسباد از لاله بر دیار دایغ خرمی وصل است بهر عید مرا خال خسار تو اخی من بی بی خوشن	۳۶۹ دایغ تازه بیک دردم با ماه گیت انجمن یار ز سر کار تو سالاد گیت حال تقدیر دایم مگر این دایه گیت
۳۶۳ سینم صاف لب ساغر من در دهر گوش من بخورده آواز سلان میهم جان فردوس سید بن پیام	۳۷۰ کاین عجب من یار به پناه گیت این نیم سحر از راه تو افتاد گیت دغم زرقه سما سیاه گیت
۳۶۴ فالم کریم علیا بحقیقت لیکن خیر غم نیست که این نغمه زمستانه گیت	
۳۶۵ در آنکه یار تو محفوف از غم یاری است میانم تو شود و دوش من شمشاد پدست خویش فتنه از کلاهت بر من	۳۷۱ تمام شب سر بر دانه شمع زرداری است گر زخم غم غزلان شست تارای است ببین که غفلتم امیکده به بشیاری است
۳۶۶ بجز تلاش تو ام نیست هیچ فعل بنا شده است بر من زنگار منوره خط است حال غم نیست بر گزافه شب	۳۷۲ چه کار و با جهان جلگی زیکاری است اگر به زخم دل عاشقان ز کجاری است دیکه غم است آغوش زبیدی است
۳۶۷ اگر چه زخم دل عاشقان ز کجاری است دیکه غم است آغوش زبیدی است آل کار بپایه کار عیاری است	
بر روی یار که خودم ز سر زده گیت برای خوبی خوابان فرود چو طالع دعوت وصل نمودن ترا چه آسان است هنروران جهان را همیشه می نام	۳۷۳ عبادت اسلیم علی ز حضرت دست مریض عشق بصیحت تیر از آزاری است
۳۷۴ بعکس شکل مردم این تیره از آری است هنر از بزم فرج طرح داد چرخ مرا بصرف نقد میر نه شود خوش	۳۷۵ منم فراق دل خویش در شب بجران بود در تکیه بشیوه با پرده دوی میسرت شرابصال با کله د
۳۷۶ گناه ببت من حسرت شهیدانت تراست تکیه اگر زاهد بصوم و صلاه بهار آمده در چرخ گلزار افسوس	۳۷۷ چنانکه روی منخ است پیش خلق مجال بود که عصیان شدند غلیظ درام با ده کشیدم بر برابری
۳۷۷ سیتم حال بیالیش تیار است برای خالق این کار ستادی است سفید بختی با موجب سیه کاری است	۳۷۸ به احتیاج شهادت بجرم تو اکر بوا عطا و مرام بشان غفاری است بجای با ده خوری و ریب غمخواری
۳۷۸ بشتر ز روی من حجم زرداری است اسید عفو تو ام باعث گنهار است گناه کاری من زیر رحمت داری است	۳۷۹ هنر از حیل بر انگیز بر محبت عیس با عتقاد علی دشمن علی ناری است
۳۷۹ خطایا ز منش محوی براد صاف است بشکل موج بزم سلوک شاد است سکه آب که از جادش کند و جاسه چکه ۱۱۲ از غیب	۳۸۰ بنور چه آواز نیکو کی صاف است بیاد مصحف و خسار یار میگرم سکه آب که از جادش کند و جاسه چکه ۱۱۲ از غیب

سکه قناد ۱۲ کشت	سکه عیادت شونده ۱۲ از غیب
سکه زندان ۱۲ از سر زدن دیوان	سکه بسیار پرده کشانیده ۱۴ از غیبت





<p>ر بوده کوه طاقت را بسیلی قیامت قاضی همان باشد در آمد بر صفت محشر و جانان</p>	<p>قیامت کرد و اشک قیامت در آمد بر سر اعدا قیامت ز قدش شد تیره و بالا قیامت</p>	<p>مارا چهری پند سپید مرغ و نیر تا جامی تو خالی است من محفل در و تیر نگاه و جگر دسینه سوزان</p>	<p>ای شیخ ترا و دیگر ایام شب است بنگر که چنان دیده ام و کرب است تشبیه آتش که در دست و کباب است</p>
<p>علی از وعده و صلح چه حاصل که نتوان زنده ماندن تا قیامت</p>	<p>بی مهر شده هر دو سر نیست نجائی در حشر علی با تو ز کینه حساب</p>	<p>شال لعل بشک خشن که خطا چو طعنه میزنی بر اهل سند قائم اگر چه قامت بر قیامت زبنا</p>	<p>اگر چه برین تا ناریان صواب اینجا که بوی آتشی شیخ جمله کرب است کدام فتنه بود کاف ز پاشا</p>
<p>در غیبت ساقی تبر از آب تبر است آه سو من تیر تو از جانب شبن نظاره هست یکین غیر زین ولد او بزم تو چنانم که به صحر در راه تو شد حلقه در دیده خیر نقد از کتیم ز سر بایه صحت ضلع اشو مال فزکی نشیند با من چه سر کار بدشنام که دشمن ایکیم بزم جهان تشنه همین جا هشیار شدن بسکه ز بر در پیلو</p>	<p>حال همه شان خرابات خراب است صیاد خطایت نشان عین صواب است از نظر بازی احباب است از هر طرف شمشیر دوازده باب است گو و عده است آیا رسد او باب است صد چند دیگر با دگر امروزیان باب است در دادن یک سینه از چه حجاب است چون مورد لطف است او از عذاب است هر جا که روم عجب عقب پیش سر باب است بیدار شدن را برین خنجر باب است</p>	<p>شال لعل بشک خشن که خطا چو طعنه میزنی بر اهل سند قائم اگر چه قامت بر قیامت زبنا من خرام تو سر کوبت که قشدم چرا بدیر خود جانمیدی ز رشت بی قیامت بشری گوی مرا ای شیخ دمی قوت و بغیر با به پلوی فروع قیامت کن که مباد و پاشو و محشر نثار عارض دلدار جان شیرین باد ها شنید ز روم چو استخوانم رد برنگ نبض لعل را سنا سبمی ز وقت مرگ و حیاتم کسی میگوید</p>	<p>اگر چه برین تا ناریان صواب اینجا که بوی آتشی شیخ جمله کرب است کدام فتنه بود کاف ز پاشا چو فتنه با قیامت پیچان فتر است مر که آتشی در دل خلقت دنیا مرا پسند دنیا سکونت صحر است که از قیامت تو قاتل دلم و بالاد که از خرام تو عالم همه بالاد که از راحت منش چه شود دنیا تو مستحق نه کاین حق سنگ میل است خریق بجز نیست شهر زندانها چه خبر بر عالم حال نیست تعذات</p>
<p>مکن نبود غیر کشاید رخ نور کز تار رگ جان علی بند نقاب</p>	<p>بهر وعده دلدار برین نقاب است دانی که درین سیکه ام کار باب است بر قبر من از سیر زان جا در باب است یا عجب خبر خرم را بچه عذاب است در بحر جان نماندیت بچه حباب است ایو اگر خاک درش بتر خراب است بیوشم و از هر طرف ان هر باب است</p>	<p>بجمن گلش دنیا که جانکش است علی نخز فریب کاین بویه عروس ناهست</p>	<p>چو صبح غنچه منظر چه نور فرا ز خط و خال لب نه چشم و رجم ترا چو دید شد آینه محو حیفی ز نور مهر قرون است و نقاب بود نجوم فلک خیره چشم در شب</p>
<p>صد حیف مرا عمر چو بجز حباب است آلودگی دامن ایوی تو ز ابر بی سایه نیم رحمت حق درین دشنام من او چو کیم نمودم تا چند بود اداری بجز حق غم نیست که مبعوث شوم روز قیامت ای گل تو غرق زری ملین که بیاد</p>	<p>بهر وعده دلدار برین نقاب است دانی که درین سیکه ام کار باب است بر قبر من از سیر زان جا در باب است یا عجب خبر خرم را بچه عذاب است در بحر جان نماندیت بچه حباب است ایو اگر خاک درش بتر خراب است بیوشم و از هر طرف ان هر باب است</p>	<p>چو صبح غنچه منظر چه نور فرا ز خط و خال لب نه چشم و رجم ترا چو دید شد آینه محو حیفی ز نور مهر قرون است و نقاب بود نجوم فلک خیره چشم در شب</p>	<p>چو صبح غنچه منظر چه نور فرا ز خط و خال لب نه چشم و رجم ترا چو دید شد آینه محو حیفی ز نور مهر قرون است و نقاب بود نجوم فلک خیره چشم در شب</p>

ز شرم مهر و شیرین باده حسن چرخ جمال که تو ای جان حسن خدایا		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
علی ز دل غم بل شرم سپید دارد حالی در دای ماه حسن شان خدایا		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
خون دین همه از فیض تو تمام است امرو چو روزیست یا عاشق		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
ای مرغ نظر چشم کشا چون جوت باین دو بر و تو این خال نیست		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
خالی بوجار قیاسی خطا کار بر مرقد نیست اگر سایه نباشد		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
ای بلبل شیدا چکنی ناله به نغمه تا خود کنم گوش سخن همچو دل		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
یاری یار چکنم باخس کشتی سالی شده بر باد این عمر عزیم		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
ما حال مراد عده علی صبح ز شام می آرد که خود در دین در دوزخ		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
انظار به عید رمضان الحرام گویند بدلد که تکلیف نسانی		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
دیدم عرض که تو خوشید منور که را چه بشمار که ربط پای شبی		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
یا رب منیر سانی بلووم خونم چه دلد اجرام اعزیزان		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
در دگر بیا مراد من نماند از کیدری نیست جدا عاشق		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	
اگر نه باشد زده روضه رضوان آن را که علی حیدر که راه امام است		آب شیش که است یار است یار بهر حشمت یار است یار یار	

علی عورت زربار بازست آید دیکت خی شکر بهانه انگیزد است		موی شکران از پهل شکر است ساقیان در دانه اندیم شکر است	
ای ترک ستم پیشه شمشیر بند است هر چند شکسته شد تشریف اگر آری زلف بود داری بر گنج نگو روی راه صفت بیت کس طی نتواند کرد آرام که جان از دلت تو جانان شده شمع مرغ جان شوق بود تو با وصف من دم این ظلم چه باید با خلق کوئی کن دست فرصت		مین چرباز گناه باشد ملکه کجاست سست بل برست بام از غم کجاست بی مروت نیست جام و مراد کجاست ایکسوزالی داستا جوان ناز کجاست در کتای جبهه است قوم در عشق کجاست	
تاکلی باشد سلامت حال نیم علی شسوار عمر را چون طفل از گل کجاست		یا رب طفلان که رخشان شربت رفت آن روز که آن دهکوی سفر یا و گیر این نکته از غم نداری مجرب غم خود آن هر باکی رفت دار کجاست بازی آن شوخ طفلان کجاست دعوی عجز زینسی میکند بر غم کجاست	
ابی صفت در پاره ز سر شک ما در یادت خندان برتی که غم کجاست		بر عهده که چرخ بود اصل من کجاست از جمله عزیزان شد پوئلکس سکونی یادم یادت نشود سهم زیبایان جانان جان بشد در گردید گپائی این باد بیا بی تیر که کمان ابرو انداخت کجاست	
بر خاست به یونم ناگاه علی یارم از دل چه سخن گویم چون خانه بیا به		بر سجا فرمود مولانا علی در حال ما قصه اخوان یوسفان که قرب عجب	
بر خاست به یونم ناگاه علی یارم از دل چه سخن گویم چون خانه بیا به		بر یک عشرت صتم از ناشدنی نیست خاموش و صفت نیست تم ازین بستیم عیش عجب به پروبال کجاست غیر از دل من حیف درین عالم از ناخن ماه نو و دندان ستار در وعده خود او گل کجاست	
آن شبی که بران مرد و صد است زاد او دل بکن من هم از غافلیم آصحا یک من نیم محبوب کجاست خوی ششام از جو ز فانی کجاست		ساحل نبود بر سر دریاست لکاین تما کس باشدنی نیست برون سکو او نامه غفا شدنی یک غنچه باشد که چو گل باشدنی زین سیر فلک عطفه و لم باشدنی هرگز نشیب به تو فرو باشدنی جز و ز خنابت به بیضا باشدنی هر و ده که نیم غنچه باشدنی خار که بیارفته بگشایدنی	
آن شبی که بران مرد و صد است زاد او دل بکن من هم از غافلیم آصحا یک من نیم محبوب کجاست خوی ششام از جو ز فانی کجاست		جلوه فراد در منی که شک کجاست بر زانم و فرات یار یار کجاست بی عدد و کز دل ز غفلت کجاست ای فلطون زان آن کجاست	
آن شبی که بران مرد و صد است زاد او دل بکن من هم از غافلیم آصحا یک من نیم محبوب کجاست خوی ششام از جو ز فانی کجاست		گل کردن یعنی ظاهر و دل دارتن از بهر آن و صفت	
آن شبی که بران مرد و صد است زاد او دل بکن من هم از غافلیم آصحا یک من نیم محبوب کجاست خوی ششام از جو ز فانی کجاست		آن شبی که بران مرد و صد است زاد او دل بکن من هم از غافلیم آصحا یک من نیم محبوب کجاست خوی ششام از جو ز فانی کجاست	

بایم علی جزو تن یار بود صدمش آن موج ندیدم که ز دریا شدن نیست		فرستد چو شام صال تو صبحش بیهی نمی گنیم ز قفسر جهنی		طول شب ای تو در حساب نیست حالی که در فراق بود در غدا نیست	
ای صدم کیست در کج بلایم تو خوف فدای قیامت بود امروزم		اندنی نیست ایلم که در شام نیست مختری نیست که در خطه گنیم تو		یک سجده کجا که بدو در خواب نیست بجز اینکه از بر اسوالم جواب نیست	
طایر تکیه نمایی تو چه بتیاب و من چه باشم که سر و لطف تو بهر جا		نیست مرغ بگوینم که در دام تو نیست غیر از غیر که شایسته اگر ام تو نیست		موش از علی بود ز بس چشم مست تو کو دیده که ز تصور حشمت خواب نیست	
وعد نیست که نایب زانیت یار سیر گزارم از سینه خود افرویش		بودی ایفا بکنم دل غم و کام تو نیست اگل رخسار توئی سر باند ام تو نیست		از من گنا نیست که آخر تو نیست کین رف نیست که بشرف آفتاب نیست	
حیفی زو در لای از نامم اگر نظیری ز علی باز نیرم چسبم		بگریزم دل من کن از خبر نام تو نیست صبح امید شب وصل در ایام تو نیست		بی شب نیست همچو تو موجود در عدم خوش آیدم ز نسخه اکسیر شرباب	
بی ناله اش گذر بسر نزل تو نیست هر گل نموده چاک گریبان تو نیست		بانا دگر چه جس محل تو نیست سر و باغ نیست که باور گل تو نیست		با شب نیست چو تو غیر رسالتا نیست برام تو با بوقار غراب نیست	
دل را بدل هر شیت خوش گشت یک خوادم ز دوستی و دشمنی نام		راه دل کسی صناد دل تو نیست رحم آمدن بجای کسان تو نیست		در دگیت خیال کسی یاری نیست چون تو مر از هیچ زبانی جواب نیست	
ای گل اگر چه عده کنی صبر ز بار خوش بهر بختی شهباز صدم بود		بودی فادیکه آب گل تو نیست آن مرغ نامه ام که بجان تو نیست		باید نوشت بر سر خاکم علی بنور خاکش بسر کفک ر بود تراب نیست	
من ز مود و ام دل دشمن ز بار خون ترا چه قدر نظیر می نط علی		سخت است بچشم کسی چون تو نیست این بس که دعوی از طون قاتل تو نیست		یار بستان شوق جفا چه تن زو داد بود جای که ز سلما تو وی زو سرور	
جز خون دل بدو رو تو شربت نیست باشد بخش بر علی طول حسیاب		بش با جگر برشته نگر و کباب نیست اعمال شیر زشت کسی حسیاب نیست		دیم امر و ز دست اجلت عز است آه امر و ز سرش همان شال عز است	
یاد قدرت بسایه طینی دلم لبست تا خاک پای یار گردد و سر شمشیر		در سیر باغ خلعه مزین غدا نیست در راه عاشقی لبست تراب نیست		چرخ گردونه گریه نمک غدا نیست دقت فریاد اسیران ترا دم غدا نیست	
سینه باده نیست که آزار دخت اشرف انقلاب نباشد - ۱۲ مولف		کوه چو یار عجب جوش بهار آن دارد آب چنان از خورش سسیم گردد		هر کس که ترک از ان باز بگرد و پیر است بر سر دم شود و اگر شریف است	
۱۳ کبوتران پاموز ۱۱۲ ز غیاث		۱۴		۱۵	

صوتی بکتر از جان نظم می آید   غرض از بام کسی آئینه رفیع نا است		و انعم بمل میباد اگر ایاله روست		به باو زخم سینه اگر زلف شکست	
در سیمه حال خوش است از تو سحر وقت علی		باز رنجیده دولت از من غم می آید		در شش چشم شش شرف و دوست	
آه از انجمن آن رفیق ایوان برخاست		باز همه مجمع اجباب اجل بایز خواست		یعنی که پیش عشق مرا نیز آید	
بزرگ عضا بدین جهان نظر می آید		بها که یار چو آئینه تصویر نماست		از غمی بود در جگرم باز دوست	
بوی می که در دهن با کشتی می آید		بهتر از بوی ریا که ز عابد پیدا		دانی جگر کباب تر کار با دوست	
ایکده پیش درت شست و دمی آید		در سب بر کس ناله فریاد بگذاشت		روکن لب و دهن که تر آید در دوست	
جمع خدین خاصیت زلف آید		بهر لدا رسلاست عشاق با دوست		خوشن نشای علی بزم یار و دوست	
گوهر نور فر از نظرم غائب		بهر کج در دامن از شکوه و یار		یا چشم دل بهین که چه حال شاد دوست	
کر و زخمیر سیاقید مرا چون گفتم		زلف را مشکبویید یار از خط		مرگم مرا نیست که منتظر آید	
رو نامی صنم کو جلوی می نشوم		هر آن چه باشد بزم فکر بجا		بسیارده نزع با آئینه دار دوست	
و او انصاف سگ را بجا محفوظ		استخوان سرنش است این سخن		واقفیم نیم هنوز که با تو یار دوست	
آفتی چون رسد بر سر من وزانه		کارم فسون فتاده یکی فتنه بیا		عکاسات غیر گیسو غیر شاد دوست	
یافت آرام علی بسکه زهر بباری		در دلداری سجا نفسم دار شفاست		نزع از بر پیرینان جز خوار دوست	
حاجت مرا نبوی به تقصیر رود		عصیان دل از بی نظار دوست		پیش رفت بدیده من که آید	
باشد رقیب پوشیدگی شمش		نام خدا که آن بت خسته فرشته		خوشتر ازین شراب زنی غرا دوست	
تا قطع کرده زمین ایجان مکالمه		با کوه و با ساما و دیوار گفت دوست		خوشید در بر و در و دیوار دوست	
صفتن بگو میان تو لبه اند		از خیر آینه چه بود با چشم دوست		کحل اجواب هرست بی چشم با علی	
کیا بیا رصافت از من نشد وین		یا آنکه هر دو چشم مرا کار دوست		گرد سوار می شده دل شوار دوست	
ای سر و قد و نیم تو خوش با		کز آینه ام نفرت آید دوست		مطلوب با بخش تو بزرگ و عا دوست	
گلشت بهشت بیک که چه صنم		گردید جو ازل من با چشم دوست		آغاز کن نیت انتاج عاقبت	
ساقی بیا رصافت زهر فال		تا حال شیخ شهر دین ز ما دوست		یار نیست برید و کتا به شرم	
ناخن گرفت جیف در جبهه اش		بر چاک چاک چاک زهر دوست		یار کد ام بیل گدیان بجا دوست	
آلوده ام گوی شفاش بجا		کارم شبانه روز علی در گلو		نام در ستاره نزدیک قلب شالی که گرداگرد قطب یگر دوست	

و هم کجاست که چو شنبه از نسیم صبح ای و شش سرانست قاتل سیر جان مید به برده من چو چرخ	در پیش بوی افغان باری بر حسبیت برشانهای نخل چمن میوه بار یار نسیم کوچه آن گلخانه حسبیت	خیالم در دل سخت گذر کرد نرمیدم همچو تو در آفرینش رخسرم و پروانه خون تو لا کرد مسلمان را کند آن لغت کافر	آنگوی کسده نامم نگین است رخبان مر ترا صد ازین است کمان بردوش شخی در کین است آنگوی یا جهاد اهل دین است
---	--	--	--

تا چند خوف شربل سیکنی علی جرم تو پیش رحمت یرو در گاه رحمت				
۳۹۵ ماه من روز چه بر خطه چشم سانی تو چه بر خاسته شود قیامت دل عاشق که نیر ز بد و کون در و هم چشم است غنچه و دیام خاک پیری است نسیم بر کوی صدم کی تو انیم رقم سانسخت بر خطه	۳۹۶ حالت مشکل بلکه گویم که مشکل حالی ز بی بایت صفا و چه عجب غالی عوض یک گنجش چو از آن مالی زود آرد و سیاهی چشم استقبال تا که از تیر و سینه من ای خامه نعلی است مندن مالی	۳۹۷ علی شعرم بلند افتاد آفتاب که چرخ به شمشیر بفرم زمین است	۳۹۸ صحنی نرم در باو صوبه باران خوش بسکه میدارند امید باریت مینای خنده بر من میسازم ازین سید بی نسیم کرامت میسازم ام بالکل از افکار آفتاب اندیشه آزادگی اصل حصول نیایدی ز دور پیش	۳۹۹ وقت ساقی با خوش و وقت میخوار خوش با بهرام ارض دنیا نفس جان خوش پیش هر برق چند با شین ازین خوش ساقیا دور دور تو و وقت ازین خوش و به پیرده اندر نفس حال گشت ازین خوش ازین تحصیل من بیکار ازین خوش

یار لب او غریبان نسیم سهری طائر روح علی بسکه شکسته لی است				
۳۹۵ ماه من از سفر آمد چو بیکار است هر کسی در ده عشق تو شهادت در همه کار بود مد نظر و صدم تو چرا می ندی باز کوه صدم شکل آن شوق چه باشد که خیاش نیست سر سبزی زبون و بارکسی شاخ آید و کینه با گشتیش تا کوش	۳۹۶ حالم از غم و ایوا چه چندی هر که باینه و شمشیر بلندالی است وید که صفت بخار مبارکالی است پیش بر صاحب ملک مالی است سید بهر که نشانم ز درش مالی است هم زانجا جهان به خط پایالی است را که است عشق و جان مالی است	۳۹۷ بند کرده راه میخانه علیا بر شام تا سحر میخفت بیکار ازین است	۳۹۸ صحنی شایان که نیر از مجرایان خوش کمال شکین فلک ببار و ستان آنچنان چرخ شکر میگردان خوش بسکه میدار جانت بران نامرود ارغوانی با و دایم عاشق چون مشتو تو قصیر با همچون آسمان	۳۹۹ رنگ گل بجان بزم بخوان خوش در آید ترا خوشگوارش ازین خوش بچه عده وی ایام عیار خوش و چه چو دایم دایم بیدار خوش ساقیا ازین بخت بیدار خوش تا بنبار عمر شایسته کار خوش

بار عصیان کن امر و دم از دوش علی که ز ذرات حساب عمل از مشغالی است							
۳۹۵ زمین شعرم چرخ برین است بنجاک انادیم افزو و قدرم	۳۹۶ مرا چرخ برین سمر بر زمین است که زلف یار با من نمیشین است	۳۹۷ اسید هر دم که بجان برابر است نسیم بر دوش که با جان برابر است		۳۹۸ آنگون درم بخله جولان برابر است آنگوی که روز فصل نذران برابر است		۳۹۹ آنگوی که روز فصل نذران برابر است آنگوی که روز فصل نذران برابر است	

لحظه ای که در دل است که چهار دهم افش باشد ۱۱ از کشف و قرا ابدین -

هر خندان نه گریه بر دیوان بر است	یک مصرع علی بدو دیوان بر است	هر چند کفر عشق با بیان بر است	گفتم نه کافر عشق با بیان بر است
هر جگر مراد صلت خزان بر است	ویرانه ام برده خندان بر است	در مکتب تبار تو ای واجب وجود	هر طفل بی زبان زبان بر است
ببینی بیای گاو زمین سر زار من	هر ناله را که کوه بگوین بر است	صد پرده را بسوز اگر نیست حیات	یک شرم با هزار گنجان بر است
یار گنجیست نظر قلش بسوز	گفتا ریگی یار به بیکان بر است	حالم باشک هر چو چنان شد که بر من	تا ز نظر با من عیان بر است
دیدار آن پری که مر عقل کرد	دل غنجون لهر سلیمان بر است	فردوس از دوست علی را فضل رب	مرا ز فضل رب
نی یار عیدگاه بود عرصه نشور	ماه نوم یکا که گریبان بر است	نی از عبادتی که بصدایان بر است	
فکر که کرد جسم مرا خشک تر ز گاه	چشم ز بسکه با چو نسیان بر است	جان دلم ولی نه بجان بر است	
فکر که در تفکر آن جهان را	جسم بجا هستم وستان بر است	یک مصرع عمر که بدو دیوان بر است	
کلمات شکسته بر تو کرده قصا در	کاین کلمات بک سلیمان بر است	هر موی من شده است فی فی فانی	انگو تخم بر خزان بر است
هر عیادت بهانه یار	در دلم عشق بدو دیوان بر است	لطیفصال یار ریخ فراق گشت	سود و عشق عشق انحصان بر است
شیرین بی تبلیخی عمر که بر رسید	شور باد ام بچشم خندان بر است	منظور یار عوده باشد شبصال	ایفاش باشکستن جهان بر است
		ماند برق خنده بی گریه می کنم	در نظر با من بک کان بر است
		دارم نصرتی بخیا سستی قدین	گل اندون تخم بدو دیوان بر است

غالب حرج که چه شخصی است : علی  
خود خواستش محال بجرمان بر است

هر دره ده تو بگوین بر است	دراغ نعت لهر درختان بر است	رخسار آن خنم که بقرآن بر است	کفر است عشق که با بیان بر است
یک مصرع علی بدو دیوان بر است	هر نقطه زیر صحنه بگوین بر است	هی خاطر من زلف پریشان بر است	روز وصال باشی بجرمان بر است
پیر فلک که ماه رشت نظر کرد	هر خورشید بدیده حیران بر است	باز می نت نبود برگ گل ای نکه	با سختی دلت که بسندان بر است
آخر ز غره مینگر و یار گاه گاه	نی کردم بکوی بچولان بر است	زینجا قیاس لعل صلت آن بود	سحر تو ام بوحصلت خندان بر است
سوزم چو آفتاب حیرت تمام روز	حال شمع خوابت لیشان بر است	لبتین نگاه بر خسار کردش	حقا که با تلاوت قرآن بر است
کردم نظم همیشه صمیم که پیش	فریاد من نموده مرغان بر است	از دست این فلک بچو کان بر است	حالم بکوی بر سر میدان بر است
در پای فکرم هیچ توان زمین	نیزه بنوکش از غمیلان بر است	آن کشته ام ز کرده ناکردنی علی	کافر بر برم به مسلمان بر است
بفکری کسی است که قائم بهر	فکری هست ز دم که بسوزان بر است	غالب یک نظر نیک گفته علی	هر شعر این غزل بدو دیوان بر است

غالب کس کن که شوی با علی طرف  
نی هر سخن سرانی بجهان بر است

هر چند کافر عشق با بیان بر است	گفتم نه کافر عشق با بیان بر است	هر خندان نه گریه بر دیوان بر است	یک مصرع علی بدو دیوان بر است
در مکتب تبار تو ای واجب وجود	در مکتب تبار تو ای واجب وجود	صد پرده را بسوز اگر نیست حیات	یک شرم با هزار گنجان بر است
حالم باشک هر چو چنان شد که بر من	حالم باشک هر چو چنان شد که بر من	فردوس از دوست علی را فضل رب	مرا ز فضل رب
نی از عبادتی که بصدایان بر است	نی از عبادتی که بصدایان بر است	جان دلم ولی نه بجان بر است	یک مصرع عمر که بدو دیوان بر است
چشم ز بسکه با چو نسیان بر است	چشم ز بسکه با چو نسیان بر است	جسم بجا هستم وستان بر است	انگو تخم بر خزان بر است
کاین کلمات بک سلیمان بر است	کاین کلمات بک سلیمان بر است	در دلم عشق بدو دیوان بر است	سود و عشق عشق انحصان بر است
شور باد ام بچشم خندان بر است	شور باد ام بچشم خندان بر است	منظور یار عوده باشد شبصال	ایفاش باشکستن جهان بر است
ماند برق خنده بی گریه می کنم	ماند برق خنده بی گریه می کنم	دارم نصرتی بخیا سستی قدین	در نظر با من بک کان بر است
گل اندون تخم بدو دیوان بر است	گل اندون تخم بدو دیوان بر است		

<p>باید که سرنی سر راه سخن علی پنهان ز بخت بیایان بر آید</p>	<p>اسید صدق علیا ز کذب یار کنم طلوع صبح دوم میشود ز صبح نخست</p>
<p>رخساره شایسته قرآن بر آید ای آنکه آفتاب تو با دلی است آنکه ز گذشته استم بد ز کار خلق ورد تو کرد فکر مرا بر کار خویش تا خون من خورم غم هم جویا باشد خمر زده تو خوش بود از خمر هر جا صدا کرد دلم چنان که زنی جگر</p>	<p>سینه ام خزن محبت دست آنچه پیش آیدم ز نیک زید تو دزد و دوس و داکو کی توان تو دزد و دوس و داکو کی توان تو دلقوی ما و زنده یار تو دزد و دوس و داکو کی توان هر که طوبی گفت قدش را یار و گل بجز دل میسر شد</p>
<p>یک مردم هزار استغفار انجامی کنند در دم بصد و او طیبایان بر آید</p>	<p>سینه است سخن ستاخنه دل گذرگاه باد قامت</p>
<p>بوسل خود بگویند بجان فرات کسی نماند سرانغم ز دوزخنا ز لطف گوشتی لشکر بزم طر برنج دادن سخن زنی غمناک سر شک دید من کوه از جایا کند ظهور پیش نظر پیر و خواهد شد</p>	<p>زین سبب مصیبت علی کرده است که دل امیدوار رحمت دست آفتاب شست با در لعلی یار و کاک من باشا حیران قد از غفلت فصل گل باخته گلزار اید صیدین دسته گل یار پر خایا غشایین</p>
<p>در انتظار رفت دست چو مرده بود علی ز خاک مرقد هم ای گلزار گرسخت</p>	<p>زین سبب مصیبت علی کرده است که دل امیدوار رحمت دست</p>
<p>بوسل خویش بودی قرآن و دست مرا که شد لیب لوده از این مصیبت چو پیر خنج بپند علی الصباح بیار ساقی تو شیر و تو با دانه شب صانع مدد وقت اخیر اگر چه عدو دلار است بیایان</p>	<p>سینه صد داغ من باقتل یاکوی سرو چو یا خامر م یا دانت بخت رشته جان با رنگ باغی از غفلت سجده جاست پست کشیدن چار پایان از غفلت</p>



پسته اینک شکر ایگفام تو	ناده بیا نقطه ام با گوی سبزی
بید خن بابل عید یا تو کین	ساقم با نون این دست با بروی
عطر گل عطر حسن عطر نرسین	عطر گل عطر جانها با تو ای دوست
نقل با خال بقیه یادن باین	خون عاشق با گل تر با نیکو نیست
اصفهان تیغ یا چشم تو با شکار	گفتگویت یا زمانه با نیکو نیست

شده یافتد کمر یا سبزی علی  
نیشکر یا نو شده رو یا صفات دوستی

ابر تر از اعدا یادیه گریان	چاه شنبلیله با سبزی دیوان
طبع تا بهی را بر تو با قاسم	خامه ام با قامت با لای جان
ظلمتی یا کاکلیت یا بر خواجه نسیم	طالعیت یا انجم افلاک یا چشمان
سینه نو یا خلش با ده بیز چارین	سکک یا شبنمی بر سینه یا تو کان
دوده یا بیت یا شعور ز در گنج	شعر را هم با انجم چرخ یا عصیان
جام جم یا سینه یا نظر یا اردی	رو تو یا خامه بیز رو یا دیوان

دام یا زنجیر اکیسوی آن جانان علی  
مرغ یا دیوانه یا این دل نالان است

کوتابی یا گل تر یا رخ جانان	نقل محفل یا کبابی یا این
غفلت تو یا خامی یا ز انجل مسکی	دشت یا نیمه جان یا تو کان
بعد یا تو غامی یا ز قمار یا تو چرخ	شور مرغان یا فغان یا تو فغان
طائر قلیه یا ماه یا مهر نسیم	چشم تو یا خامه ام با طالع گروان
بحری یا گلشنی یا آب بهمان نواز	خازنه از شش یا خوراد دل ناز

اهرنی یا پشت کوی یا شبنمای علی  
دوده ابل کرم یا چرخ یا این است

شکر گل باشد که عطر است از زاج است بوییدن نیست دار نه ۱۱۲ از زبان  
نیل نوبی از بیز است که رنگهای بار یک که روشنا کازک از خیاث است از چشم  
هم ۱۱۳ دیوان شکر خیزد و زخم از شنبلیله سندان از کرم اللغات -

آتش بختین می گرم سیر با نیا  
ای که برود دیده ام شفت که کشیدند  
گروین چه میرفتی همه آلوده صبا  
دشت نشسته خاک شد م بر این  
از چو تو از دشت بفرم لبش با دوست  
دولت گر علی یا بی با حیات اند  
گر تو نسیمی اینک میرم سبخت  
نخن دم ای تو بود قاصدم آخر  
رشتک بسامه با هم هنوز لیدل  
چشم زشت لبش با چه بر سر  
ای تو درین رشتد خنده رشتک  
نخن مراد عاشقان سیر نشسته دیوان  
رشتک چنانم شد روان با ماغم  
نشور حین تو کی شاه زین گیری  
جان لطیف انجم سبکه گران کن خنم  
نیشکر یا شکار دشت گیران علی  
اینم که دیگری یا دیوانه نیست  
کرد و قتل خلعتی من با سید فرتی  
ای که کین میر جان دل ز دیوان  
طاعت من با طاعتی ز حالت کین  
دل هم که دین هم قاصد یاد که جان  
قاصد ماروان گودی قاصد میر  
لطف عنایتش ظاهر زده خلعتی بود  
وقت شنبلیله هم با خورشید خنم  
نیشکر یا شکار دشت گیران علی  
ای که باغین دل زده خلعتی بود

اتر کین دیگر تا بهیانی است  
با سبزه با تر با زنگ سبانی است  
چون فکر فی سوار را لبیکه سبکی است  
ای که بر شستنی خنم سبکی است  
آدم صفت اینک سبک شفتا است  
نظم کین چو شکار دولت و دولت است  
منم خنم ای جانان تر شفتا است  
دادی از تو شفتا شلی سبک شفتا است  
بر لب با کین شفتا تر شفتا است  
از تو شفتا شلی سبک شفتا است  
ز دیوانه تو کز خنم شفتا است  
با سبکت به قمار تو بیت کین است  
انچه خنم در دیوانه تر شفتا است  
ای سبکت به قمار تو بیت کین است  
تی تو بال کردم سبکت ز گانه است  
بوی شفتا سبکت با سبکت ز گانه است  
لطف صفت خلعتی علم جو انیا است  
ای که تر از دشتی شوق بیت کین است  
بین کز قاصد دیوانه شفتا است  
سبکت صفت بیاری نظر نا تو انیا است  
در ره عشق بیز ز زنجیر گانه است  
انچه خنم در دیوانه تر شفتا است  
وز دلم خنم از انچه سبکت نه انیا است  
انچه خنم سبکت سبکت ز گانه است  
ای که باغین دل زده خلعتی بود

<p>ایل بی خبری از خطای تیرش کافذ و فاسد ام که قابل راز دینیا ساخته با دهم دادی گفت بر نخست بجان نریز بهر جوانها خوشه و سود و مردم رخ منظر در نه تو کمر ز شمشیر بی با نیا</p>	<p>من تنهای تار کیک در دیران از که بر هم که چرا مانده ام بختها</p>	<p>آه بیدارم و نایاب ایشان نه عزیز است و نه بیگانه</p>
<p>ایچو غالب بلوی هم علی پسر می با طور دی و صاحب محو بختهاست</p>	<p>ما و دامن علی روز قیامت آری گرچه از عدرون کثرت عصبانی هست</p>	<p>۱۱۹۶ روصفت رویی باغ بهشت است نهانی اسن یکبار بهر گلستان است</p>
<p>۱۱۹۷ موطن اصلی من بهشت ضلوانی از یکستان و بیاض خضر بایان بسیل غم سر بر سر منم گذری سرخه از دانه و دم چو سبزه سنی است سرخ ویرانه و عجب است و دوام داسر کوه الم بین که چه کاشانی است زخمی تین نگاشت هم از بی زخم نکین حسن تو ام چو نیکدانی است آن قوی ضعیف گشت ام و نیک از بی نقل گر این دل بر بانی است نیر خون جگر میست آتش گشت</p>	<p>۱۱۹۸ از قطره اشکم بهر لطف خان است هر که بهر تو کرده است خاطر افشده بیهوشه بهشت نه شد دل مرده غم زرق تو دل را بسینه می شود بیاض کردن بالیست معنی شمع چو لبتی است مرا غم عاشقی با یار بدیده ام غم خاشاک چو کون است گر خیال خزان و بهار میدارد هزاره قافله گم شد خاک می تان هزاره یوسف علی است چو چاقون نام گریه ام آدوست چو امیر طیر دل ز ناله زنجیر میدهد بهر سیر چو حاجت است که چو نیکو خاندانی</p>	<p>۱۱۹۹ سواد دیده ام از بر فیلان است لفظا هر دو جهان نیکو سازندان است نخود مرد که درین چشمه آب جان است ز خود مرد که درین برده تن با جان است سواد شمع من از خاطر ایشان است که میوه جاده او پیش من بیان است دلهم میارنخ یار یوسفستان است ز شام تا به شبح ششم از بهر گریان است خود در آ که درین روم خندان است نخود در آ که درین قمر بحر عیان است که تار دامن من چو خیر طوفان است شال لطف تو خجاست بچو کیشان است اسیر عشق مرا بهم زار زندان است</p>
<p>من و کوه الم دهانه مار و شب غم داغ برداخ علی لاله نمانی هست</p>	<p>۱۲۰۰ علی چو صانع این من شکستای شکوه کرد که چشمه نور بتازد خیال بیدار است</p>	<p>۱۲۰۱ چو آفتاب شش اسبک نور افشان است فرخ حوصله ام سو خجاست با جان است تمام شب بخوابم که شد قزاقان در کار خیال است محبت است</p>
<p>۱۲۰۲ چو من که می آرد بر ایشان است چه گناه تو نمودم که بر افشادی خانه ترابی جان منم که لودخل حاجت شمع مرا نیست زین تا دوستان زیر نه منم که در جود آن بریشان شد ام و درین قد کردی تو مرا در قفس تنگ و در دنیا چه شوقان چو فلک ای من یار و عزیزان داد مرا</p>	<p>۱۲۰۳ خانه برد و شمع زلف بجان است ای فلک چو منی بی شرم ساسانی چو گو رخیان شمع لانی است هر شب به بگری سر ز افغانی است من تنهایم و این من زان یارانی است رو به و شمع مرا شمشیر سانی است عاقبت جان مرا هم نه ز دانی است چیت ایون می تار کیک کاشانی است توفشاری کنی این خاطر صانی است</p>	<p>۱۲۰۴ برو بیا چو آفتاب دیده حیران است ز چشم مورچه هم نماند در مکان است نسیم داشت سحرگاه غم افشان است گر چون این سر ز فانیان است</p>
<p>۱۲۰۵ لغز غی کشادگی مکان از بخت لغز عارات بلند از بران و سراج</p>	<p>۱۲۰۶ لغز غی کشادگی مکان از بخت لغز عارات بلند از بران و سراج</p>	<p>۱۲۰۷ لغز غی کشادگی مکان از بخت لغز عارات بلند از بران و سراج</p>

<p>سرور است غم پاپه ازین قیمت شهیدان تو باو اسفید بخت ام چه حاجت است که بر پای سلسله دار سنان طعن عزیزان بدل مبارک</p>	<p>بجایار به بگو ختم خندان است حیان بنور غمگوی تو سرخانی است اینک ترک طوق از گریبان است که شور کنی غم زانکه انی است</p>	<p>بد و غم میکند کشش با جنان عقل بیکار است علقه از انیل شور ختم بسکه می باشد کاف غم عطر جان هم میشود موداع زیم زینت بازی غبار از تعوید با زینت تعوید با می نیم از بازوی او</p>
<p>نکرده اند شهیدم چرا بگو سبتان سرم ز شرم علی در تیره گریبان است</p>	<p>سرم ز شرم علی در تیره گریبان است</p>	<p>عقل بی ناخن قبول صاحب است عقد دل رکشاد از خنجرش پروا است</p>
<p>ز دل بدید نظر کن قصر بران است مرا که با خط و خیال و جانان است دل بسینه ز بجز که داغ سوان است همیشه نیست ستار از روی ماند پیش یای تو عشاق سجد مکرر دل بطاق غم فاقتم نشسته زیم برای مرغ نظر است ام غم مرا بخت بر خطبه است یو عطا نصیب که مراد شد شیا عشق اسیدیت گذر با باخمن ما غبار یا حیان گشته از دل صافم جبین ز خاک دوست گزین فرز قدم بر عشق بی تا مگر که</p>	<p>بچشم غمگور و دشت چاه کفایت رقم بصدقه خاطر روز قرآن است چرخ خنده ام از افکایان است گل مراد که پید از خاک جان است ز خاک کی تان آری بربان است بعقد مای غم دوست هم گردان کند گردن عشاق زلف بجان است هوای جور زارم نه شوق غم بروش آن بیت گفتم تیغ خزان زنگ بر بر در است دربان فضا آسینه گینه گستان است که بر چرخ و آفاق سجاد فغان است چو که جاده آبیان رتبع عریان است</p>	<p>عاشقانش را که جان و از گیسوی او است با کرات سجا چشم با جادو است ماه تو بر رخ عکس شده پروا است طاق و نفاخه حسن ان پروا است کرده ام نذر بتان اینک دل سپارا بیش تر دایر می باشد دعا استجاب هر کسی را کی میسر میشود دیدار مینویسم نسخه سحر و کتبی چه روش نیت خالی جا برای ذکر عدل کردی لبک ز رفتار آموز در خام ناز او هر شایده که دلبر خانه دل صاف جان عالم به قرا که آن غمگرا است</p>
<p>گوهر کند ختم را اگر صدف گوش است داد خدایه عظمیای بی پایان است</p>	<p>گوهر کند ختم را اگر صدف گوش است</p>	<p>شیدایش علی بسایب نید اند شمار دلبری یکست شمع کازر زگر عیاد است</p>
<p>آه تو ای زخم حلوه از او است شیرین و شیرین از او است ز بهار باغ باشد که زار زیم از کاسم دلم اسید دارم ز جان</p>	<p>آه تو ای زخم حلوه از او است شیرین و شیرین از او است ز بهار باغ باشد که زار زیم از کاسم دلم اسید دارم ز جان</p>	<p>سینه مرا ای که زخمی است ز بهار باغ باشد که زار زیم تقل سینه سیدی را ز ساق قیاس چون کمان گردید قاصد از دست</p>

می طپد در سینه ام ال بحر برین باردوش گودن آخر قتل طلب چون ظلم در تلاش ز آتش ریاست شده فراسویم ز دشت بحر طوبی سامری را شوق برادر افغان میر و خلقت هر سو جان دیر زمان شانه کردیم از دل صحن زلفان خنجر باغ آفتاب زنده اموی سوزش ز سینه جان گوی سوز که بیدار دل از زنده جان گوی	می شگافد بپوشن طالع کسیت تس عام از هر آن مرد و زاده کسیت نعل در آتش مرا یازد بخت جوی مهر این سینه ام با قدر و کسیت سحر بابل نغمه از ترکش و کسیت انجمن باریک شاگاه عالم کسیت حیرت نینه با آتش در کسیت در سیم صبح گاهان گسیت غیر از بان لاشاق پهلوی کسیت یار این نغمه زنده افغان کسیت	ازین رخ خوبک میانه گوش کن بی زندگی بمرده وصل تو زنده ام صاحب صفت علی ز روی پیش ناگان روی ز روی نکشاید زنده نی است	فصل گل ز بلبل شیدا شنیدی روزی شب خفاقی بیان شنیدی روزی رقیب کشتن غلظت زنی روزی بهان در آینه زده دیدنی روز وصال جلوه خراشیدنی پیوسته بختی ز غفلت زنی کیدن از بر اندیدن چمن حلیج یار سان خلق جان چشم کور به دیدم گذشت آنچه ستم بپایید مرکز دل بر تو بمانت میکنم آن سرود ز غم سفر محشر نبود در حیرت که چون کفت نسوس میکنم ساقی از چند روز خطا بپایید آکی رفتم بنامه کتم حال از خویش سیر حیرت به دلبر گانام می نزد امید من نیست زلف از یار سوز درون شمع عیان شعله از راست میت کو وضع زین کو خون شد و لدم ز دشت روی چو خود را شناخت کن خطا بپایید
نصایب غافل چه خوش بهر چه زمره کوه علی جان بلبل ارم زانم گرم گفتگوی کسیت	طوبی میان گلشن فردوسی کیموی زلف مهر قاف زین نیست کیمو زلف مهر قاف زین نیست ماراد و بوسه زلف از چیدنی آکنون در رهبر گانام می نیست بلوس گفتمی به بهار زین شنیدی چون سبز بر زار زین زرد شنیدی هنگام صبح حال من شنیدی آکنون بوی زلف گریبان می نیست صبح وصال عجز بر دم شنیدی روشن نشد که صبح قیامت شنیدی فرایدم صبح قیامت شنیدی	دیوان صاحب است علی پیش چشم حرانی که من زینست و شنیدی	فصل گل ز بلبل شیدا شنیدی روزی شب خفاقی بیان شنیدی روزی رقیب کشتن غلظت زنی روزی بهان در آینه زده دیدنی روز وصال جلوه خراشیدنی پیوسته بختی ز غفلت زنی کیدن از بر اندیدن چمن حلیج یار سان خلق جان چشم کور به دیدم گذشت آنچه ستم بپایید مرکز دل بر تو بمانت میکنم آن سرود ز غم سفر محشر نبود در حیرت که چون کفت نسوس میکنم ساقی از چند روز خطا بپایید آکی رفتم بنامه کتم حال از خویش سیر حیرت به دلبر گانام می نزد امید من نیست زلف از یار سوز درون شمع عیان شعله از راست میت کو وضع زین کو خون شد و لدم ز دشت روی چو خود را شناخت کن خطا بپایید

دست گل است سحر بازی را خند است عدد بجهان خوش نصیب ای باغبان مسوول گل آشیانه را خوبی قسمت است اسیری عنده	آواز سوزنده منتظر طبل است صدا و چو ریشیه ریشا طبل است آفرین آن نه دینی آواز طبل است گلان طبل گندار خریدا طبل است	نور گاه علی صبح گو باطن بباری که چون تیره سحر خامی است	۴۱۲ اشی سر و قد را به تماشا چای است سنبلیله چو خوشه است لا غریبان	گل را بپیر و این سحر چای است	شانه کشی بزم طبل است	۴۱۳ ماهی سر شانه خوش نظر است شاهی که بی طلب خواب است	۴۱۴ ماهی و خاک بپری کوی تو سر است آفرین آن نه دینی آواز طبل است
بوی چمن بجان صیاد گل گشت این تازه جو در و در فلک دینی نمود آخر دشت خنده گل باغ آید گل میکند نسیم سحر بر رخ بسیار	صیاد در بر بار گرفتار طبل است یخچد غنچه عقد در کار طبل است آن غنچه را که مخزن اسرار طبل است گل را به رخ زاده کار طبل است	گل را بپیر و این سحر چای است	۴۱۵ این خط عاشق است ز ناطق شوق علی گل ز رکعت گرفته خریدا طبل است	۴۱۶ کجبان غم بدل ز دل را می است سر کسی چو تو ام با خوش نوا می است جمع اضداد محال است ای گویا	۴۱۷ مور و لطافت عدد و باز شناسی چهار گوش جهان است چندی است کز رخ و زلف تو گویا شعر شامی است	۴۱۸ خدا آزادی عشاق چه ایگویند زاله در بر رخسار است ای سید اند یار این برق شرذبه گاه شامی است نامه صد پند فرستادم خدایا	۴۱۹ ۴۱۹ ۴۱۹ ۴۱۹
بر باد خانه صیاد چون خندان این خط عاشق است ز ناطق شوق علی گل ز رکعت گرفته خریدا طبل است	۴۲۰ کجبان غم بدل ز دل را می است سر کسی چو تو ام با خوش نوا می است جمع اضداد محال است ای گویا	۴۲۱ خدا آزادی عشاق چه ایگویند زاله در بر رخسار است ای سید اند یار این برق شرذبه گاه شامی است نامه صد پند فرستادم خدایا	۴۲۲ باد آن خند لبو گشت چرا بخت شوم غیر را که بجهان بسکیده باشد بپنه تران بخت بخت و خوش حال رخ و لایم بخت صان دین	۴۲۳ نخ چرخ خورشید سحر زلف شامی است باد و خند خدا از نظر بنامان	۴۲۴ ۴۲۴ ۴۲۴ ۴۲۴	۴۲۵ ۴۲۵ ۴۲۵ ۴۲۵	۴۲۶ ۴۲۶ ۴۲۶ ۴۲۶
۴۲۷ ۴۲۷ ۴۲۷ ۴۲۷	۴۲۸ ۴۲۸ ۴۲۸ ۴۲۸	۴۲۹ ۴۲۹ ۴۲۹ ۴۲۹	۴۳۰ ۴۳۰ ۴۳۰ ۴۳۰	۴۳۱ ۴۳۱ ۴۳۱ ۴۳۱	۴۳۲ ۴۳۲ ۴۳۲ ۴۳۲	۴۳۳ ۴۳۳ ۴۳۳ ۴۳۳	۴۳۴ ۴۳۴ ۴۳۴ ۴۳۴
۴۳۵ ۴۳۵ ۴۳۵ ۴۳۵	۴۳۶ ۴۳۶ ۴۳۶ ۴۳۶	۴۳۷ ۴۳۷ ۴۳۷ ۴۳۷	۴۳۸ ۴۳۸ ۴۳۸ ۴۳۸	۴۳۹ ۴۳۹ ۴۳۹ ۴۳۹	۴۴۰ ۴۴۰ ۴۴۰ ۴۴۰	۴۴۱ ۴۴۱ ۴۴۱ ۴۴۱	۴۴۲ ۴۴۲ ۴۴۲ ۴۴۲
۴۴۳ ۴۴۳ ۴۴۳ ۴۴۳	۴۴۴ ۴۴۴ ۴۴۴ ۴۴۴	۴۴۵ ۴۴۵ ۴۴۵ ۴۴۵	۴۴۶ ۴۴۶ ۴۴۶ ۴۴۶	۴۴۷ ۴۴۷ ۴۴۷ ۴۴۷	۴۴۸ ۴۴۸ ۴۴۸ ۴۴۸	۴۴۹ ۴۴۹ ۴۴۹ ۴۴۹	۴۵۰ ۴۵۰ ۴۵۰ ۴۵۰
۴۵۱ ۴۵۱ ۴۵۱ ۴۵۱	۴۵۲ ۴۵۲ ۴۵۲ ۴۵۲	۴۵۳ ۴۵۳ ۴۵۳ ۴۵۳	۴۵۴ ۴۵۴ ۴۵۴ ۴۵۴	۴۵۵ ۴۵۵ ۴۵۵ ۴۵۵	۴۵۶ ۴۵۶ ۴۵۶ ۴۵۶	۴۵۷ ۴۵۷ ۴۵۷ ۴۵۷	۴۵۸ ۴۵۸ ۴۵۸ ۴۵۸
۴۵۹ ۴۵۹ ۴۵۹ ۴۵۹	۴۶۰ ۴۶۰ ۴۶۰ ۴۶۰	۴۶۱ ۴۶۱ ۴۶۱ ۴۶۱	۴۶۲ ۴۶۲ ۴۶۲ ۴۶۲	۴۶۳ ۴۶۳ ۴۶۳ ۴۶۳	۴۶۴ ۴۶۴ ۴۶۴ ۴۶۴	۴۶۵ ۴۶۵ ۴۶۵ ۴۶۵	۴۶۶ ۴۶۶ ۴۶۶ ۴۶۶
۴۶۷ ۴۶۷ ۴۶۷ ۴۶۷	۴۶۸ ۴۶۸ ۴۶۸ ۴۶۸	۴۶۹ ۴۶۹ ۴۶۹ ۴۶۹	۴۷۰ ۴۷۰ ۴۷۰ ۴۷۰	۴۷۱ ۴۷۱ ۴۷۱ ۴۷۱	۴۷۲ ۴۷۲ ۴۷۲ ۴۷۲	۴۷۳ ۴۷۳ ۴۷۳ ۴۷۳	۴۷۴ ۴۷۴ ۴۷۴ ۴۷۴
۴۷۵ ۴۷۵ ۴۷۵ ۴۷۵	۴۷۶ ۴۷۶ ۴۷۶ ۴۷۶	۴۷۷ ۴۷۷ ۴۷۷ ۴۷۷	۴۷۸ ۴۷۸ ۴۷۸ ۴۷۸	۴۷۹ ۴۷۹ ۴۷۹ ۴۷۹	۴۸۰ ۴۸۰ ۴۸۰ ۴۸۰	۴۸۱ ۴۸۱ ۴۸۱ ۴۸۱	۴۸۲ ۴۸۲ ۴۸۲ ۴۸۲
۴۸۳ ۴۸۳ ۴۸۳ ۴۸۳	۴۸۴ ۴۸۴ ۴۸۴ ۴۸۴	۴۸۵ ۴۸۵ ۴۸۵ ۴۸۵	۴۸۶ ۴۸۶ ۴۸۶ ۴۸۶	۴۸۷ ۴۸۷ ۴۸۷ ۴۸۷	۴۸۸ ۴۸۸ ۴۸۸ ۴۸۸	۴۸۹ ۴۸۹ ۴۸۹ ۴۸۹	۴۹۰ ۴۹۰ ۴۹۰ ۴۹۰
۴۹۱ ۴۹۱ ۴۹۱ ۴۹۱	۴۹۲ ۴۹۲ ۴۹۲ ۴۹۲	۴۹۳ ۴۹۳ ۴۹۳ ۴۹۳	۴۹۴ ۴۹۴ ۴۹۴ ۴۹۴	۴۹۵ ۴۹۵ ۴۹۵ ۴۹۵	۴۹۶ ۴۹۶ ۴۹۶ ۴۹۶	۴۹۷ ۴۹۷ ۴۹۷ ۴۹۷	۴۹۸ ۴۹۸ ۴۹۸ ۴۹۸
۴۹۹ ۴۹۹ ۴۹۹ ۴۹۹	۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰	۵۰۱ ۵۰۱ ۵۰۱ ۵۰۱	۵۰۲ ۵۰۲ ۵۰۲ ۵۰۲	۵۰۳ ۵۰۳ ۵۰۳ ۵۰۳	۵۰۴ ۵۰۴ ۵۰۴ ۵۰۴	۵۰۵ ۵۰۵ ۵۰۵ ۵۰۵	۵۰۶ ۵۰۶ ۵۰۶ ۵۰۶

بهر تو عیب نیست که در میان دست از بوی زلف یار و باغ مطهر است مجنون بریا که بوی گلشن است تقریب غنچه عضو بجز بی نشان است	شاه با سوال کن که گدایا چه حاجت است باشک و چین و غبر سار چه حاجت گلگشت و درخا چه حاجت و صفت بن بطور سار چه حاجت است	جمع اعداست سرزمین بار بر سرین تیغ بنه فتا ملام کامی شد شام غریبان مرا پاره کنم اطلس افلاک را جام جهان بین کنم این دیده را	بجو مرده صف کشم آرزوست خون عدو کشم آرزوست وزرخی صبح و طغم آرزوست خاک رهبت پیرنم آرزوست خاک رخسارم آرزوست
یکیش از دهنم تو ساقی امید است با جام نیکال علی را چه حاجت است		پیری عشق است علی سبزه باغ خوبک گلگیر سبزم آرزوست	
دیرترین بدغم آرزوست طوطی مارا فلک آینه باد ز لیکنم بی تو میرم باد خاطرم از نا دلبل کشید تخی جان کندم آرزو کرد در سیر زلف تو دم در شکست ساق و دینا و خم و دل شکست نور خط رخسار لبیت را گرفت صدی که کنم قری و لیکن سسم چشمه حیوان بسکند ز سسم کجی و شام تبارن تا کجی سیتی گشت به تیغ مگاه بیتی کردیم به دست سبزه خیز و خرام ای سبی قانت سینه چو غریبالی کنی از خند پیرن جانی است میل شکست سینه من است چو آینه صاف چون رگ جان بسکندم زانند	ریش سفیدم لغتم آرزوست دستی اندر خنم آرزوست باقی ز گزشتنم آرزوست نغمه کشی زان دهنم آرزوست دیر شیرین خنم آرزوست از سر زلفت شکستم آرزوست مقتب سرفهم آرزوست بسکه شراب کنم آرزوست سردک گلگیر سبزم آرزوست بوسه از آن دهنم آرزوست ناصح شیرین خنم آرزوست تر کسی اندر خنم آرزوست مستطبه و انجمم آرزوست فغانه از خنم آرزوست فانک رت خنم آرزوست نغمه دریا کنم آرزوست طوطی شکر شکستم آرزوست شاه و زازک بدغم آرزوست	باز هوای دهنم آرزوست سنگ خوشی سبزم آرزوست گل رخ سپهر بدغم آرزوست دست کنم نو خط روئی ترا گفته عالم کند گوشتش پیر جوهر حرمت چه کنم ای حکیم جام ز جامی است بدغم علی باز هوای خنم آرزوست	سیر مبار چمنم آرزوست هرغ خوش پیرنم آرزوست گل رخ سپهر بدغم آرزوست طرز کلام کنم آرزوست یک دهنم زان دهنم آرزوست غنچه لبی خوش خنم آرزوست
نیمه از دهنم آرزوست خود را بسوداده تر از آب شکم صدیدم بنیر دام در آن لطف شکن وانم فرخای جهان گوشتش خلقی گمان کند که در دم بدین پیرم بدان که عشق چو آتش است آچند بی تو زیستیم بکوه و دشت تنها نشسته بودیم بود و مرا		والصفت که نشسته علی بند دانه خود را خنم چو تو پیر سبزه آرزوست	

ز دوست من آن که گمانیست  
تا هم سال شاییده نیت  
نضای کارگاه را گرفته تو بن  
تا هم چه جفاست تیر بر من  
که گشت نگه دار در پیش  
چنان چه تو کاسیده ایم آگه نام  
چنان بچوش بهارستان غرقم  
هزار یوسف کنعان غرق تو گردید

مر از تو خبر تو نیتانی نیست  
میان عاشقانه اشتیاقی نیست  
در بغیر و در میان جاسکامی نیست  
بغیر لطف که با سحر نیتانی نیست  
که هر چه عاشقت آفتاب نیست  
کنون بجای ما غیر تو کاشی نیست  
که غیر تار بهمان من گماری نیست  
عجب که زیر زنجیران یا زنجاری نیست

تشییه خشت با گل خورشید را  
انفسوس اجازت بسوزد تو دادند  
جامه بنوا شاه به خدمت خمید  
اصحبت در نکستی بر نام کرد  
هر چند سرقت مرا چشم تو بست  
آنکه نه ستم کرد فلک بر من گیس  
آگاه نباشد ز دانت تو خلالتی

چون عاشقت ایامه زین اودان است  
صد آرزو و عرض کی تو فلان است  
نور و زوال تو بغیر مصان است  
عجب چکند دشمن من گشت آن است  
هر زخم ختم سو تو چشم نگران است  
اگر که زخام گذرد اشک نشان است  
هر چند بگویند من است او چنان است

چون بر سر خان دگر آن سیر ناستیم  
سنگی شکم بسته عالی کرده آن است

بغیر رزق مقدر علی چو قانی  
مر از ملک جهان بهره جز نگاشی نیست

دیک غیرت پیش من گماری نیست  
بلک سخن انیس از تو پادشاهی نیست  
که آفتاب فلک بسر کلاهی نیست  
هر از عاشق دیک نیر و ادواهی نیست  
که خلقی عظیم کمتر از سپاهی نیست  
اولی چه سود که دلق خوشگامی نیست

بجز تو با دگر هیچ هم دور نیست  
شال راه که لشکر کش خرم بود  
چه شد که دامن پا کشته بدشتی نیست  
تا م داد بود آنچه از تو سیداد است  
خراب ملک کرده ام بر دوش نیست  
چو رو و زلف تباران شسته و نظم

نمانده جز دل و تنی علی چو قانی  
چو نیک نگری غیر اشک آب نیست

آری بجایان ابد بر تو کمان است  
باز از کوی عیان شری آن است  
ما صبح جو هم به تن هر دانی است  
جانا ستم سو تو چون گیسوان است  
در راه تو هر مو بر کعبه پل مان است  
هر زخم تنم از بی شکر تو دمان است  
هر زخم گوید که همان است همان است

پیرم فلک شیشه عشق جوان است  
چون باده گل بکشد شیشه آن است  
دشمن کین من سیر همان است  
چنانکه هوا تو پر دیرم آن است  
آنگونه ضعیفم عشق تو که مارا  
احسان شهادت زبان قطع نوه  
پرست اگر قاتل مارا بقیامت

گرچه در دست من برگ گلها از کست  
عشق جوان ایندین تنها از کست  
تا من بسنه آن گل و ترنا از کست  
چشم را خالی از عشوه کن از کست  
آن بر پرده محو طبع من سیر از کست  
عاقبت با یکد از عافیت یکسان است  
سکاپایش برگ گل باشد از کست  
بهر سرزمینه باشد خار و گهرشان است  
بیشتر میار و کمتر دست از کست  
آس نمیشنود و نیر از چو فراد گنیم  
خطین پید کند پا کشته از کست  
شوقی بدار خشت یا بر نی تا بدلم  
یا ز نادان خصم دانا زنگی مرگ است  
در کف و درون دل خجانی بس کلاود  
آنگاه آبی دی نفعن جایان عشق  
حرفی مطلب به لب آید و واپس دو

گو آن دلبر صبا دل بر باران کست  
دست و در زبان رکش که دانا کست  
اندرون شیشه دل و عشق صبا از کست  
ما را دسینه لشکر جان شیدا از کست  
در دل شیدا خیالش بهینا از کست  
جان من لب و لعلی در دنیا از کست  
سیکم اکنون تصور اشک آن باز کست  
عاشقان را نیز چون آینه دراز کست  
جانایان چو خیال من سیر از کست  
گم شود اندر رویش ناله از کست  
در تصویر رسد میگریم که بهمان از کست  
باده هر زود و در خوش است نیا از کست  
یا آنی خیر دانی که چنان از کست  
نفع جان از کینه آید که سوز از کست  
باغبان مرو و فردا باده پانا از کست  
بسکد انم مزاج عرض خوان از کست





<p>کارتین درون چون شیشه خراب است نیست آنکه گشتن این زلف است از بر اقل خشم که می آید نیست جز در خست سره بپایست نیست جز زلفیک ز بر خاک آلوده نیست همچو رویت جهان که می آید نیست</p>	<p>هر کس که گریه کرد علی بر نهان خویش هر قطره اش ز چشمه کو خراب است بمندی قلم که آن گاه نیست دل ز سینه و جسم ز جامه شیرین بنیز بر خاکم که در گریه کس بدردم ز چشم یار شد بسیار کسی که سر لنگ سیل کشید و جابجا چنان سفید بود و خست آینه ده</p>
<p>طاعت ظاهر علی را خوش نیاید صامبا پرده بیگانی اینجا بجز سجاده نیست</p>	<p>نخاستگاه علی یک کرد دیده بر آنکه بر سرش آید و آتش</p>
<p>آنرا که در عشق درمان بر است پیش چشم بر گل رسد تو در خست از بهر آنکه دست این زلف گرفت در بارگاه عشق خطا و صواب و احسن تا که در نظر گل خان شهر عالم نام آید از دیده ترم آگاه شد بهر آنکه ز دنیا چشم او بیدار دل بر آنکه دلا در گداو</p>	<p>از رخ در شهر و در عالم هیچ از خیال که در لکونش بر آید از خیال که با تانیش بر آید در تعاقب ز چو سینه دل آتش چشم و دام آذر ز روی تان آتش سینه خورشید خان باشد که به آتش یا ربی پروا بپروا اندر دوازده بهر شل آن ماه میرم ز در آتش سینه خورشید است لعل بسین آتش سنگ در سینه آتش است سر آتش آه عالم سوزن ز سینه سر آتش دگر یکدیکه از عکس رخسار آتش سوزن پایا آید ز گریه آتش پس پس فردا باشد چشم ز آتش نزد آتش می آید ز آتش</p>
<p>صائب علی نکرد ز نو چاک سینه را کاین زخمه نقش بگستان بر است</p>	<p>نخاستگاه علی یک کرد دیده بر آنکه بر سرش آید و آتش</p>
<p>گرفتار چشم به بنوی بر است باشم شال بر فلک در سیدی صلح است بنیاد صفی دشت خفتن بسایه زلفش نهان شود هر چند بخت شود ز تلخ کام دا گو صد هزار کوه الم بر سرم هر چند دانه جو عدد و فراق یار</p>	<p>رخساره خوش بگل ز بر است دین چشم خواب باخته بر است بر دل شکسته اش بظفر بر است آهوی چشم او غصه بر است بها گلزار به شکر بر است با این همه مراد دل بر است دل در بریم هنوز بدلیز بر است</p>

<p>گرد سر از غریب و دل آتشین رخ آرد و رخ عشق با من درون بخت</p>	<p>از زمین تا آسمان یک شعله جا آتش است کار من اینجا و آنجا جان من آتش است</p>	<p>ز سایه سمن خوش بود زبال تا بلا سبب نه کفر من رده دلسا</p>	<p>زیر بام تو ام گام و دگر دیوار است مرا ز رشته تسبیح زار است</p>
<p>ایچو عرفی یزدانی علی زمین خوشتر دان اروی دریا سبیل و قدر آتش است</p>	<p>شعله سنان در ده دیوای آتش است خانه عید شوق با بنا آتش است</p>	<p>بهر لعل لبش پیش من طوطی بریزاند بود ز نور نظر باغبان لاله گاه</p>	<p>درین سپاه خون من علمدار است بجای من ز تریش ز برق دیوار است</p>
<p>پای من بگرد که از گنج آتش است چشم بوشه رخ شعله دارم</p>	<p>ناله اگر دم که بنیاد با آتش است عینو گفتن که دیوار صبا آتش است</p>	<p>انفیس مرا فیض یار ناچام چهره شد چو یار ندارد حجاب طاهر</p>	<p>لبس سجده شفا بخش و چشم بجای است غبار خاطر او در میان دیوار است</p>
<p>جوش گل آتش ده رایج و دل خسته نوبهار آن آتشی افزوده در برگ</p>	<p>آشیان بستان گریه آتش است وزان شعله خسا ابله آتش است</p>	<p>کجا رسد بعلی غایب که فی الواقع چو باد ام تنهایی خود گریه آتش است</p>	<p>نخود در نیش ز ناز بسکه دشوار است چو باد ام تنهایی خود گریه آتش است</p>
<p>گل میان سنبلی باشد زخمت زهر آتش شعله آسا استخوان باشد زخمت آتش</p>	<p>میتوان گفتن که شبان آتش است در شمعون ابتدا یا انتها آتش است</p>	<p>بهر طرف که نظر میکنم دل افشاده با اتفاق حرام است کباب شام</p>	<p>بصید کردن دل ز لعل افشاده سری که بدان زلف افشاده</p>
<p>خاک آت باد آتش جارکان نیت سیم علیا دفع در زویش</p>	<p>سوزش در علاج آت خود آتش است خود رسیدم از ضعف و شوار است</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>که عاشقت بگشتان مقابل افشاده خدا کند که علی جمل از زمانه رود</p>
<p>روشن رچ بر می سینه افکار است ازین سو که خنجر من از آزار است</p>	<p>چو در پیش خنجر آتش آت است بچشم آتش عیادت قیامت است</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>
<p>بیا که خار ره یار به نظر آت است خو ز فریب بکس مانه مکار است</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>
<p>شو و دشمن جان من یار من است چرا سحابش من شوار است</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>
<p>بفکر کعبت میگرم خیمه خیمه شور غبار آتقد را من بخاطر آت</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>
<p>ز شمع چینی طفل الامان یار است نیت سیم علیا دفع در زویش</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>
<p>نیت سیم علیا دفع در زویش نیت سیم علیا دفع در زویش</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>بهر آن شکر که شایع سفر فطرت مرو باغ بیا داغمانی لنگر</p>	<p>خدا کند که علی جمل از زمانه رود من سر تو که کام به جابل افشاده</p>

ترو دست که محمول باد و نه کجا که نشسته در این جا حاصل افتاده است امید نیست بانی تمام عمر مرا که گیسو تو بیایم سلاسل افتاده است بیا بیا غ و بیگ جلوه انفصال که بخت و بخت گل اغدا دل افتاده است چراست فعل در آتش و لم نمیدانم که جلوه کار جهان نقش باطل افتاده است دلم بشوق شهادت است چو نقش بای میال قاتل افتاده است	نزد غم آتش زن دل که ام کنون شب و خیال رخ بر نو تو در فتم طرف باغ که چند گذرانم بی تو ز کف چشم سحر خاک فکندم آنکون بهو رخ تو نذر نمودم چندین نفسم سینه خورشید حرقی	چشمی که ازین شیرازی یار تری ایوا نهیست که در شیشه سیری دیدم که گلشن هم سر زینتی لخت لخت من محبت لعل جگر می چندین نفسم سینه خورشید حرقی
--	--	--

علی کیم خنجر شکوه ام نباید کرد که طبع شوخ مرا بیک کابل افتاده است	امی دست بخت علی در چه شمارست ز لعل رخ تو آفتاب قمری داشت	شب شیدت آنکون زینبانی یا در خسار تو جاسوس زینبانی تکلی ز فرم کعبه دم بر لبش خون دل میخورد ادوشت کجایه	شب شیدت آنکون زینبانی یا در خسار تو جاسوس زینبانی تکلی ز فرم کعبه دم بر لبش خون دل میخورد ادوشت کجایه
دشمن آنکه پنهان در زانم خزل نمی توانم یار و دو دم خیال و هم آن لیسف چاه فرو زانم و بر جرم آن غول میخیزد ساحل گوهر مقصودی قسمت آید دعوی کس نیست بر کشتی تو ز لیلی غولستانی سود بخشید می و نند و ادن پند املت دار و نقصا آن یا آملی بن سفر چون فرجام با ملجان حاصل الفت هم جزالم	دشمن آنکه پنهان در زانم خزل نمی توانم یار و دو دم خیال و هم آن لیسف چاه فرو زانم و بر جرم آن غول میخیزد ساحل گوهر مقصودی قسمت آید دعوی کس نیست بر کشتی تو ز لیلی غولستانی سود بخشید می و نند و ادن پند املت دار و نقصا آن یا آملی بن سفر چون فرجام با ملجان حاصل الفت هم جزالم	شب شیدت آنکون زینبانی یا در خسار تو جاسوس زینبانی تکلی ز فرم کعبه دم بر لبش خون دل میخورد ادوشت کجایه	شب شیدت آنکون زینبانی یا در خسار تو جاسوس زینبانی تکلی ز فرم کعبه دم بر لبش خون دل میخورد ادوشت کجایه

جز غبار دل می باشد علی خاکم بهر سطح رو زمین از آفت هم لکل است	باز و قدش ل شربی قمری دار جز و ز جدالی شب جبر تو نهانید نغمه تماشا بهر تن شوق کجاست بهر که رسیدم آگاهی حالت له بر وزن که بعضی زیادتی و غلبه و سبقت و نظیر از سر لاج و شفت	از کشف و بر بان - ۱۱۲ و یعنی حقایق نیز آمده - ۱۱۳ از شرح سکند ز نامه -
--	---	--

سنگ را می دم سنگ دیم او در شکوه از غیر ندانم که شود و گریه بعد ازین قریب من سنگ است سیف کس اندر بجز از شکوه و برق انگیزد یاد می دیم آن حرمی که می گیم تا که خاک نه نم شیشه سنگ است یاد و اما آن از دیوید بر یکشید بهر آنست خاموش آنم کلوخ اشبک لب من بهفت خاک میگذرد دل می دیم با و نشا رخ یار تا ابد شعر نرم خاک را میاید لفظ بر من بردستی مغز ز شعر	کز آن برق دیوایی شتابی که مراست هر چه شمع دگر که است آتش فانی که مراست هر چه خاک دگر که است دیوای که مراست کز آن عشق تو در دل تپانی که مراست آب چشم است بن باغ گلانی که مراست غیر آن بزم نیست شمری که مراست هر چه کشته سوز تو صبا می که مراست سنگ با آتش دال جوابی که مراست تا رخ بخت زده است بی که مراست صفت زده ز تو را که بی که مراست چشمه آبجیات سمرانی که مراست ساده فرات است که مراست	منم که کسی به صیدم که کین نیست نخواست شکار کس به شکار نیست کف منوسنایید فرق جگر نیست مرا در لایه یکدیگر فروشی شمشیر نیست کسی از سر مهر تو ایستاده بشیر چو ماه کینه به ارم گریه پیوده شد بجا گرفت نمی گم زمانه را یک سر چو دیو باد کنم پیش گردان اجل خجل نشد زلف و لب استم تمام ختم از خوی باد چون شعله هزار شهر گشتم پرا زهر از آن بیم هر اردشت گشتم پرا زهر از آن کوه	ولی چه شیرگاه تو در لفتین نیست انگشت اینت هر انگشت نیست بگش قضا علی لعلت نیست یوم من پیش تو کس خوشی نیست کسی بگوشت مهر کرا کین نیست اگر سوزی اتم کرد زمین نیست عجب دای کس را انگشت نیست غبار است که بر آن انگشت نیست چنان که کس را کس نیست زبان شسته دانه بی انگشت نیست کسی زانوی کس بی انگشت نیست کسی بگوشت مهر کرا کین نیست
--	--	---	--

علی چه خوش غری خواند تو شب بزم  
کتاب به صبح صد آفرین نیست

خجانه خربار نارسهای علی  
دارد از باره دل زخمه ربانی که آ

چنان بخانه تنم تو در تنم گل جمال ترا دوستی است بود خجاک من دوستی است چشمه کینه زده است که بپوشد بزم با خیال اگر رسد برسد بهار باغ جنون است بجز این پس نشا غم است پیر غمناک رقابت مرا میشد به خودم	چشمه حریف است هزار فرسنگ اگر در برابر من بگردد شکست چنانکه سر زبانه شاره سنگ که عارضه زنده آید به زنگ چو جای کس که از نام من ننگ گل مراد به زبان و دوش نیست که کار و از زمانه تمام ننگ است چو جان غیر کنم خوشی جنگ است	گر بگویند دیده کونین در اوست باشد پیش تنگتر از دیو قار تشنه که چشمه پیوسته است آن برق نگره چو اینکند اکثر بانه قدان عشق در لایه انوار بالا از رخسار کس ایل غلین یک نشد آگاه ز عالم چنان است	محمود نماید عالم نظر اوست انکار کرم از لب جامه کرم اوست خورشید جهان تابش و شمس است چاکر بود خجاک سیر و گز است بی برگی عشاق بنیاد است صانع بیک سینه دنیا است اکاد نشد ز انچه د عالم خبر است
--	---	---	--

گر بای جهان فت علی نشد ویدار  
هر چشمه که در ره نگر چشم تراوست

له گرد باد ۱۲ از سروری و برمان  
له جانور سے است که در تالاب می باشد یعنی آرا سرطان  
و بندی لیکر او بند ۱۲ از سروری و برمان -

له فیکر بایان از اندامی مفرگ بنده ۱۲ از ک طنبو سار و برمان

[illegible]

مردان شوق پایش خوش بود از دست	درستین فراق او تیر از درد است
-------------------------------	-------------------------------

عالمی باشد کلیما عینت یای علی	منزل آناه می پرسد بلالی گو علی
و آنکه بر عیسم ند و در چشم بدین زندان	منزل او در دل است اندر دل کجا

در برم آن جان با کیه روزگار	تا به هوان از آن کیه رود و نرسد
آرزو منیم یاد ادم ملاقات تر	پیش ما مردم بلال عینت حسن
زنده گرد و آنکه گردید از انش	با دیشی شفا نش بود او است
در گاه زلف شبگون استام سیر است	صبحگاه روز نور و دم به این است
چشم به آید تو تیار مرضا نماند کند	مشکون کاین لفت کاین دلستان
گل چو از باغش می آید و بری چو	خاک که در سفر کو ابر و بر طین است
ایر و اوطاق که به سلام است	با هم که فرشتان به سلمان است
هر چو آن دیکه هر است و از بهر	هر که او دوست دانی و در حجت است
اشک میریزد بر حرنی که میبازم	در صریش بسکه بر طم فم شیون
ش عشقت گرفته دل من کجاست	هر نفس که رسیدم به تیر کجاست
آینه را آساید جلوه اش تیر کند	هیچ خوی یار که یارم نشین است
نیستیم خالی از غرضت گو سستی	قائمی کو کاین سر مرد و بار کردن
بعدون هم نیاید از غرضت مرا	پیش قائل استخوان به پوسن زندان

چون بلالی حاصل مادر عشق آمد علی	عشق باز آن بهر از بهر حاصل کجا
---------------------------------	--------------------------------

فان صلیش منم ایدل خط باطل کجا	هر با تم آهینه ابر سر کمال کجا
هر یک قاعقل نید اندک غافل کجا	در طریق عشق بهشایری بسک کجا
هری کجا جویم یارانی دیو دل کجا	و امن کرده طوفانی امید بسک
و انما ای نجات بید جابل کجا	نسخه حرا دم تسخیر سازم بار
فیو شانی سولیت عاقل کجا	و اعطای زانیر سیدند درین
غیر از نرم نصا و یخچین محفل کجا	فی بهر ذشمعنی پروانه خاکشور
خایم مال از خود آن بهر دل کجا	در خیالش و ستان خوشی نشین

نسبت شش کلیما با علی امروز نیست	تنیج سید او دل من هر دو از یک است
---------------------------------	-----------------------------------

شکوه جور جنایتش شده دایک	گر نه عادل شو سپید و باغ و دل کجا
بکنده و سرور و جبر ان می کشم از تن	بار دهم شد کنون بایر ان کجا
نیست بخت از دست این دایک	همچو طوفان خیز اشک ساحل کجا
صد برید از روانم بهر زلف	می زانم یک آناه از منزل کجا
کی تو انم گفت کان نیست این کجا	بوی نخل از کوی یار باطل کجا
گو سید گو پیشم آنچه گو پیش تو	آن قریب پای سلیتن در دل کجا

لکابینا که کند ۱۲ از برمان

تا قدم بر زمین رسید ترا بخت شد کسی که یافت خبر بسکه پا بوس تو شد پا پوش عزاد او یار و دشنام خون خود میکنیم بر در تو انچه از بیم سلطنت بجان	خاک راه تو تو تیا شده است گم بکوی تو رفته باشد است گرد آن رشک کیمیا شده است حالیا با اثر دعا شده است از چه پا بوس تو خاشاک شده است تراغ بامت چرا بیا شده است	اگر دم برسد تار کابنت در دهم عالم از دم پرس چون کاه سبک بود تخم یک شو واقعت راه و رسم نزل در ضعف قوی ترین خلقم یا رآمد و خوش از خوش فخرم از لعل شکر شدت ای ماه اگاه ده حال اندرون شو در یاب فار پر گشتن	چون برق ترا سبک غنائی است آفت که دور آسمانی است چون کوه بجان من گرانی است کاین ناله کشی نه کار دانی است بس طاقت من بناتوانی است بهوش شدن ز کشته دانی است یک بوسه هزاره مرانی است چون سنگ دست چو اسبانی است کاین مایه محاصل غنائی است
کار زحم ز رفو افتاده است نیست یک جرعه میر لوب تا در دوست رسم چون یاز می طعم برق صفت و دوست داد تعلیم مرا جمل کسان بر در سیکده بعد از مردن چون نه چهران شد می عالم تا نه چین و خن کچشم سایه قاست انگل نبود پیر گشتم بچوانی در عشق	ابر و لیش چون مدو افتاده است کار من باد و سبوا افتاده است کشته بر کشته به کوا افتاده است پای من از تنگ پوا افتاده است صحت بد چه نکو افتاده است سر من بچو که دافتاده است یار من آئینه رو افتاده است در داغم ز تو بوا افتاده است سر و پا بوس بر افتاده است چون کمان قد بگا افتاده است	چهره دود اری کداح پوا افتاده است چهره دود اری که خورشید و خفا چهره دود اری که برق شعله افتاده است سینه است از رو تو خور خراب است آباد و عالم یکی جان داده و دیت نباشم کند زلفت تو شد طوق جانها چون حیران شده دیده چو کوا بود گنج مرادم عارض تو زمین را ده چهره زینت داده است	چهره بود اری که جان شاد افتاده است برین سرخی چو شاد افتاده است شهر از مرده از خفا افتاده است سینه است مگر پایه دوست زخاشاک رت خفا افتاده است دل عالم محبت خانه دوست که در بر انجمن افسانه دوست گر آئینه حیرت خانه دوست دل آباد من دیرانه دوست که شمع آسمان پر دانه دوست
در دل غم دوست دانی است زان شون که چو جانتانی است جز پرده نشین کسی نماند هی قاسد یار من نیاید آچند کسی بیاد دارد	بیکار شدن ز کلامانی است صد داغ بیکدم نشانی است در دل من که بس غنائی است کاین جان دلم بر دگانی است پیغام تبان من زبانی است	علی مرغ نظر صید تبان شد که زلف خال دامن دانه است	لیک ضیاط شوق تا مشیت شیر و صفت زدیوان

سود و فزونی میکشد گویا منم نزد هر زمین آسمان باشد و چون آگاه نسبت قرین محبت یکی در دینو ابدا را آتش موی بسوزد و فانی سپید غم در دل نباشد و تو با منی خلق کردی فلک ایچ بخشد و فل گر تو خوبی سلطنت کنی محتاج آدمی جان اگر باشد گویا آدمی است	گر بر فضل تو ادم در باغ جنت نیست اینم که اگر نه بیند کس چون اوست نیست یک کس که جویدی خوش نیست گرچه در ظاهر چشمش ز غل طو نیست بر سر من اگر چه غل از مغفوت نیست قدرت خلق کنی با بر تو نیست یکجاست هم جویدی چنان نیست گویم آباد جهان یاد تو معنویت	رگی ز رنگ غل می بود رنگ جانم بهار میرود از باغ و رنگ از روم درخت بر سر را شش و تو جویدی چنان برو زمین خلق میری شده است الفتنه بینم غل چرخش است بر تو و لطف نشان ز حرف غیر نکستی یا که شیرینی	اگر چه خبر فو لاد قاتم تیر است بغیر بر تو و اما بی فکر نیست که سایه همه با چشم تیر نیست که با من تو در غل خاک چکانی که شور حسن بر دماغ دل نکستی چرخش است بر تو و لطف نشان اگر چه عاشق جانبا در دانه
---	--	--	---

زمن شنیده دوری چون غل سیگفت  
بهر سر از تو علی سگاه مرشیر است

خواه در جنت می خواه در دوزخ مرا  
مرز از خود علی زمین طایان نیست

پرو و زامن لدا من لا وینا چگونه ای که چه تیغ گاه خون ریز ماند که خوش نشاند زانو لبای نصیح وصل بود چهره فی سوار نجا که خفته اسم بی تو شهادت که با لب بالال و این دوزخ شکار آه که چشم تو عالمی گردید برابر است طلال این دگرش بگناه لطافت پروینه میکشد شیرین	ولی که دور از آن است غم خیز چانه قاست جانان قیامت گریز اگر کلام رقیبان نصیحت امیر ز شام چرخین دانش که شب نیست که جام عمر من از نه هر گز میریز چو تا زمان بود بر رخ چرخ شید چانه شیرین که چشم من میریز کسی که بر کف جام عمر میریز غبار خاطر فراد میسون خیز	خسار آن چشم که بقرآن بر آید قربان شده است ادا دل من جزای مجنون شد بر تو و لبی بک نظر هر خنده ام بر تو بود گرچه چشم شور ملاحت تو چو نور قیامت زین قیاس بر نه گاه کردنی است باشد ز شو حسن تو شویدی مرا خا خفته چشمی غم نباشد شب کی می توان چو سر بر نه بکا کرد قاسل اگر تو می بینا تو ان جرد بقدر می نه بر جانان اندر شده است	گر ویر غم ز لبت ایمان بر آید خود و جان من بر نه پریشان بر آید دراغ دل چشم غم غزالان بر آید سید جمال با رفیقان بر آید زمنی بسید ام به نکلان بر آید نقش پای می که بکویان بر آید خود دماغ بهرم به نکلان بر آید آبی که میکشم به جانان بر آید مضرب تو با نه از گیسبان بر آید زخم کهن منو گل خندان بر آید ناخود می حکمت لقمان بر آید
---	---	---	--

ز راحت غل می چه دور گوش علی  
ز سر که هر چه شنیدیم نصیحت آمیز است

چه شد اگر نه عشرت بی پرویز بد و خوش نبر و خون منم اگر چه چشم من از بین است شراب صل طایه می خواهم	چانه قصه فراد حسرت آمیز چه شد اگر نه دنیا نصیحت یز اگر بود چو تو ساقی چه جای بریز ز آب چشمه حیوان ز لب که بریز	خونیا با هم چشمه حیوان بر آید خود میکشد حجاب و هر که شد چو دارم عیب که چو گرام چشمه یار	ویرانه ام بر دهنه حیوان بر آید کان خون چشمه نکلان بر آید با این تن سبک بفرکان بر آید
---	---	---	--



تقریفاً منتظام علی کم ازین کن با صائب نظیری و سلمان برابر است		باده تر ز خون جگر می فند نظر بهر طفل کشت طفل نگاه تو خویشم بعشق آن بت پر کار ساده اشک مسلسل آید و تو بسلسل بنجاک من چشیدم انگشت زهر قفل
عاقل بکوی یار بخون برابر است دندان یار باد و سکون برابر است دیوان است گلشن فرد و خوش شغل شرکان یار خنجر خون زیر عالم است بیرگه گریه سر خم اندر فراق است خاکم بسرم دسر شست و داغ است گریم زین کینه نوازی دهر را در کوی یار گدیده گری می کنم ازین خواهم چو لامکان سخن مستحکم		وارد علی اسید ز تو عفو یا عفو کردم طاعتی که بعضیان برابر است
گویم علی چو یار دهر بود سیه مرا حاکم درین دیار بر قارون برابر است		و زمان بساک غرطان برابر است روی ام بگر خشان برابر است زلف که گفت بر جان برابر است بهر قطره ام بایم عمان برابر است نقش که انداخت آینه بیان برابر است آرفته بسیر عین همه قیاس امروز هم نیامد و فردا کشت در یاقوت عاشق تو قبل خطا که برده ستار نقد دلم از کف سوا گلگشت قلنگار و دبی تو سیر باغ حال دلم چنان بیان کرد پیش خلق در غیبت تو ای کافر مرا هم پایوس تو چنانکه قدر را فروز در دایه پرست زود بهر گویم آه له بفتح اول و سکون قایم و زنی سر و سببی از خطا در گذشتن از کشف و منتخب -
باید چه چاره کرد علی با کسی که او پادشاه و سدا زایش بدشمن برابر است		تله بفتح اول و ضم فاء و تشدید و او یعنی بسیار در گذارنده از گناه کس ۱۲ از غیثات -
آن نونال حسن بطوبی برابر است دزد خاش باید بضیا برابر است		

روایف و الثا

صد حیل کرد و رفت از بریا الغیث  
 روز مرخص از شب حش شده  
 حاصل گشته می جهانم ز بحر آب  
 دامن نشاند ز غبارم بر غیر  
 دستا پر گشت مرا باطله حبیب  
 آخر بر و خصم زده خنده حبیب  
 صابون ز دم کلبه بر رسید  
 گله از دم بر سر دوستان  
 و ادم امینیت کو شیر و ان  
 صیاد و ام چید سر من ز شید  
 در خم سینه در دو بولطف رفت  
 با آنکه غم بادیه گردی نکوهیم  
 و احسن که تشنه دیدار مدهیم  
 خواهی مرا بخلد بری خواه دریم

مار کشید از علیا سوک حرم  
 دل مانده است بر درخا الغیث

الغیث از جور دلب الغیث  
 سر جدا کرده ز تیغ بید ران  
 برقی می باید سر حین نام  
 در فاقش شعله گردیده جگر  
 بر پر شهباز بستم نامه را  
 باره تو به شکستم در بهار  
 ز به شکم باز تر دامن شد

افلاس عشق دو دولت برابر است  
 حال لب کسی بسویا برابر است  
 زیر فلک تنها بشتابم میا  
 برق جهان بود بره عشق نوا  
 امید صل نیست دست از بحر  
 دشنام شد کلید کشود در درو  
 آن یونی که می زنجار خوش خوش

صائبی که هر چه نوشته علی  
 دانی که با کلام کلیا برابر است

بوسیدن لب لعل بسیار است  
 دور از تو بودم بر تماشای برابر است  
 هزار دگر گشته بی عشق بیکبار  
 یک غمچه ترا نرسد گشت باغ  
 زنجی که میکشم بره عشق است  
 بی یار برود و فغان چشم  
 مار باید دگر هر و ندان مهری  
 بیدار دل کسی که به نگاه او  
 روز قیامت است مراد انتظار

برق جهان نگاه تو باشد پیه علی  
 خار تو با حدیقه غلبت برابر است

سجده چوب چسبیده بصورت سلیب که نصاری حضرت عیسی علیه السلام  
 را بر عزم خود بران کشیده بودند ۱۷ از رشیدی در بران  
 باغیکه گرداگرد او یار باشد یا احاطه باشد از چوین از منتهی شرح  
 بخت غنیمت محمد ربی صمد یعنی باغیکه در خاتش سر هم آورده  
 دارند ۱۷ از صراح

<p>وی ز امر و زیم چهاخته گز جام خالی میدید ساقی مرا ای نیمه خوابی بود در فصل بهار</p>	<p>الغیث از دور ابر الغیث استخوان بر یکد و ساغر الغیث غسل تو بر جوش کوش الغیث</p>	<p>ز نیت بودم بهر صید آیدوان خود شدم در قید آیدوان الغیث</p>
<p>باشدم دل عقده غمها علی می برم در پیش حیدر الغیث</p>	<p>الغیث از حال شد الغیث آن ستمایکشم در عشق او طوطی خاموش اندم بخندان</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث</p>
<p>الغیث ای لب اگر الغیث آبکی دامن کشی از گرد ما قتل کردی غیر از انصاف آه مرغ نامه بر داد میان داغ پر دازم چو رنگ عشاق روی او یابنیا شد و عناق رو بکوتاهی بنی آرد و فراق نیت طوفان غمت با علی نخنی دشنام دارد اندر ستم</p>	<p>کار ما و روز محشر الغیث ای خرامت شود محشر الغیث در بر من بود محضر الغیث سوز در دم کردی بر الغیث در شکسته زور شهر الغیث آفتاب و محشر الغیث ای قدرت شکست بر الغیث کشتیم لبکست ننگ الغیث ای دانت ننگ شکر الغیث</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>
<p>چشم دارد گوشت چشمت علی ای ز خنجر من نور الغیث</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>
<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>	<p>الغیث از روی لیسو الغیث دل زمین در دید بهلو الغیث آئینه نمود ز انو الغیث دام ما کردی ز لیسو الغیث بر دل خود نیت قابو الغیث ره ندادی زیر پر الغیث مید پر مینا بیدو الغیث نیزنی تیر سه بهلو الغیث نیز غم بهلو بهلو الغیث آه چون سازیم با او الغیث دل ز دستم بردهند الغیث با وجود روی نیکو الغیث</p>

عاجز نشو نامل کلیسا زبند و خاکسپ برده اندر دوت دستبر		زلف را زگر بکن با صلیب با بد مذونت جیب لب	
بادی بکوش بود مرا جله و عطر دیند منظور دل نبود غلی با ادیب بحث		پیدا کنند در آینه دل عیار با پیر حریج میکنند آینه دار	
با یارغان نینیا یار بحث نا کرده لبت یار شکستار بحث شان عسل ز تیر طاعت کنم دلش		سازد اگر بمن زلفت ذوالفقار کردم بپند لب چمن با نزار بحث	
آخر رخ تو زگل تر برآمده انگشت نینار لب صویرا سین طلا فروغی دکان مست		دارد عذار یار بکوش یار بحث آن ناصی که کرد کمال عیار بحث اگر عاقلان کنند هم با یار بحث	
گر دم صاف سینه چو دریا زخار هر کار را بوجوای قیاح ما پاشکسته بر سر کوی ششایم		کی میتوان بود دینار یار بحث هر چند میتوان بهر این سوار بحث تا اهل را چشید بود ناگواری بحث	
باشند نزار فاده از بحث سنگ زخم برده می گردند کلور افساده ام چو خار جاشا که می		سازد بکار زار منش سنگسار بحث یار حیا کند یارین خاکسار بحث روزی اگر یار بکند چشم زار بحث	
طوفان نوح بار در جهان بیجا اگر بود ز عزیزان تا دامن هیچ نیانید بهر		دل را چو تیغ تیز نماید ز کار بحث جد گویم بکنیم یک سنگسار بحث از طبع من چو انبو در میار بحث	
دارم چو تیغ تیز زبانی در دنی صاحب سستی است غلی را ز اهل دل		صاحب مکن است کین ز نینار بحث از تو نموده اند مرا خندان بحث	
و شنا میایم تو ام گوش که نمود مشهور کرد و اندر زبانی آن		در من بود و اندر ایدلمان بحث مشهور کرد و اندر زبانی آن	
سلح خانه زبور که دران مسل باشد از بران و طاعت			
بر ابدی جهان کجای ششم بود برقی ز موج رنگ گل بان		سیر حین خود مراد و خزان آتش در آشیانه زده و خزان	
جز سر و دینم نه کسی کرد یار بی آینه رخ بر تصویر جسم		شکر شکن شود نه بمن و طایان چون شمع بزم یار نمودم خزان	
آخر سموم دو خزان بود غلی یکدانه هم زمین میدم نکرده سیر		دارم خطاب طبعی از وستان بستم بشال خنجر چرخان	
از من کسی نه من کسی خوش علم غلی پیدا کرده اند مراد و جهان		دولاب ارجح زبنا سمان از من کسی نه من کسی خوش علم غلی	
از چشم تیر جلد و دروغ از سوت آهوجین جگر کتا		وز شمشیر تیر کمان سوز وز خوی کشتن گلو سوز	
بکدم فرازیت فلک از بحث با به می یاکتم ناله با چو من		وز ما ست تو یار و دروغ هم میشوم بطایع فرود	
دانی است چاره در دگر فردا میدیت که زار شبنام		باشید دلم بهر رخ زور ست باشم بر روز حشر در امر و ست	
پر دانه و ارجان برش سوزی غلی بی است شمع بزم بعد سوز غلی			
از جبار بود زار مراد و غلی کشم خراغ خویش آبی که دوش		یارک و ز حشر من و غلی می سوخت از چرخ و آتش	
دعوت است اما به پیش رقیب قاتل شهادتم زهر کردی غلی		دعوت است اما به پیش رقیب قاتل شهادتم زهر کردی غلی	
از نینیا و پرونگ میان بخاش وینا گرفت دامن ز غلی		از نینیا و پرونگ میان بخاش وینا گرفت دامن ز غلی	
داغ غلی که زنده بگورم بسخت یار افروخته چراغ سر دین غلی		داغ غلی که زنده بگورم بسخت یار افروخته چراغ سر دین غلی	

روغن انجم

۲۸۵

دیوانه زلف چلیپا چه احتیاج	ستانه زلف چلیپا چه احتیاج
ستانه زلف چلیپا چه احتیاج	ستانه زلف چلیپا چه احتیاج
دل مراد عارض گلگون لربا	دل مراد عارض گلگون لربا
مار مراد دیده قنار لربا	مار مراد دیده قنار لربا
هر جام می بنم تو جام جهان	هر جام می بنم تو جام جهان
درد و حاکم چشم در عرق است	درد و حاکم چشم در عرق است
فیض کیم طالب با جاست	فیض کیم طالب با جاست
کارم بچشم عرق جوی قنار	کارم بچشم عرق جوی قنار
چون سترگ لعل سایت است	چون سترگ لعل سایت است
آزاد کیش کعبه ز کوشش میکند	آزاد کیش کعبه ز کوشش میکند
زنجیر است یک دانه بکوی باد	زنجیر است یک دانه بکوی باد
ای ترک زلف لعل دین جان	ای ترک زلف لعل دین جان
عالم اسیرد تو دارد نهانی	عالم اسیرد تو دارد نهانی
ما اسخون خود بگشایم کردیم	ما اسخون خود بگشایم کردیم
از چشم تر چانه گریخته ایم	از چشم تر چانه گریخته ایم

باشد بجای خویش علی یار را بگو  
مشتاق مرگ را بسجای چه احتیاج

۲۸۶

جانان زلف کستان چه احتیاج	گل را بخار زاریا با چه احتیاج
آه کن است صیحت شمع وصال	بیا بجزر بطیبان چه احتیاج
دیزم آن چرخ باین مطلب	آه کار از پیش صیبان چه احتیاج
عشاق است بقا بویست	مار آتش چشم حیران چه احتیاج
برقی بخرمن است لعل جویتم	کشت بیا زین بار چه احتیاج
خوابم که تحفه کسک زبان کفر	در نه مرا بخت گریبان چه احتیاج

کشتی و کوی تبار ده مقدم	مار البیرون کلب پرستان چه احتیاج
دخ جگر ز ما ز تو ز کوی تبار	جانان زلف کستان چه احتیاج
منم چشم کشت لعل شکان در	برست بیا ده کجان چه احتیاج
ردم غبار گشته ترا سیکند بخت	هر خاک را و گزیده امان چه احتیاج
کافی است بهر قتل جهانی گناه	بردوشن بخت بزیان چه احتیاج
چون کاه می برم بود ابری خان	جانان زلف کستان چه احتیاج
فی الواقع نیست قایل معایه نقد	سودا دل زلف و نشان چه احتیاج
بایم ایغیز ز لیلی خای خوشن	مار البیرون کلب پرستان چه احتیاج
اگر ز حال عاشق گیسو گشته	تعبیر از خواب ایشان چه احتیاج
باشم پیچ کاکل مشکین نهان	جانان زلف کستان چه احتیاج
بستند عقده بایم بر کشا زلف	اکنون بیا خن زلف چه احتیاج
مشهور خاص عام جهان زلف	گناه را بیا و زلف چه احتیاج

رخ جانب علی بت ترسای میکند  
کس را در دولت امان چه احتیاج

بهر بجزر یار دارم نقد رنج	که دامی دان زلف کستان چه احتیاج
اگر من باز گیرم دام خود را	نه بینی جز دم جا در رنج
چه غم گر آستین دایم خالی	که باشد بر کعبه در کمر رنج
چاره بجای نباشد در قیاسم	چرا گویند باشد در سفر رنج
اگر میرم بجزرت یاد داری	که گردد همچو بیکس در بر رنج
نیم عریان لباس خاص دارم	که باشد زلف کستان چه احتیاج
کشم در خواب بر سر چادر غم	نم مانند کعبه زیر سر رنج
کنم صد راحت جان را بقران	که باشد زلف کستان چه احتیاج
شود دانا ز غم با سفت گردن	نهی گریه بر سر رنج
نهال مشک نام درین باغ	که روزی عاقبت گزیده رنج

شعرون مراد بگو گزیده ۱۲ از منتخب لطافت

نقصیم گر شود من بعد من شود خود نامه دهم مرغ نامه نبودی گردم اندر زمانه زمانه گزین فاسل بود نهامم و اناسر سبز باشد تمیدستی مرا فیاض کرده است نیستی که راحت نیز خواب چما ساسان ندیدم بیهنرا	شود بر مرقد من نو حکم گریخ کنند بیدار چو طائر ابل بر رخ بگنجیدی میان بحر و بر رخ از عالم نیست گلهی خیر رخ غم دنیا است برگ و ثمر رخ برد از زنجایم هر شر رخ بجوابت ز هم یعنی اگر رخ بود سرایه ابل هر رخ	مال قدر دانان قبضه دارد خیال دزد شب خواب دارد بلاگردان عارض نیست کامل اگر داری بستر ششم توکل کنون دلخ کف خیال است دهم هنر ازان لعل و گوهر فشانم بیرید از خانه حاتم چو مرغ خان خزان در خرابه یافت آنکس	نماده در کف خالی هنر گنج کنند در روز پدید دگر گنج طلسم حسن دارد مار بر گنج بیر آری از میان بحر و بر گنج بقبر اندر بود دلخ جلوه گنج نهان دارد دیدمان چشم تر گنج ز کف پید نماید مال بر گنج که شمع قیر یاد آورد دگر گنج
--	--	--	---

علی گر سینه شق گردد عجب نیست بهر یار دارم آنقدر رخ	علی را عهد نصاب ز کوفه است که دارد حسن جانان گنج ز گنج
---	---

چو عالم حرف کن زان شیر گنج هنر در گنج دارد بی هنر گنج محبت جلی در درخت خرابات نموده ز در زار ارجحالت تمیدستی شود خضر سافر جمال مرد درم از مال است تقدیر گردا با پیر تو نگر امانت در کف شان نموده نزدیم پیش مردم یکدم قدر زنی خاک گنج با آرد آورد	که سازی چو قمار و ن بازی گنج کشد ششیر و پیر در سپهر گنج که دیدم در خرابه بیشتر گنج که میازانشده نظر گنج که میدارد بیک صد خطر گنج تا باشد زین پرشت خر گنج نهارد در خزان هر شر گنج تمیدستان دولت هنر گنج بدار دهنده شتر گری هنر گنج بدست است ست سیمبر گنج	ای جان عاشقان من قیلا چرخ علم است خیره تو مان ز نر گنج زین غم چو نافه نیست چرخ ز کف تو در حال پیشان گنج دشنام اگر نرارد بی لکه صد گنج جز با هیچ شی نبوده عدل گنج افتاده ام چو نقش قدم ز نر گنج ای نرمانی از قدم ز نر گنج	که آنکس که جز درت نر گنج بی یار از اضا و انما چرخ ای بت بگو بر خدای خطا چرخ داری نساکنان یار چرخ گویم حق عود دلت عا چرخ بازت شکوه امن ایو چرخ از جان زوشن بی قبا چرخ آخر میان شاه که دلی چرخ
---	--	---	---

سه یاد آور نام گنج درم از پشت گنج خرد پر دین و دهر تسمیه اش اینست که قصه دوم از خوف پرویز چند کشتی نال زیر پر کرده جزیره سیفر ستاد و مخالفت آن کشتی تارسیو ملک پرویز آورده سزا آن مال را گنج با آرد آورد نام کردند ۱۲ از شنبه بران	چه خوشن بنویسده اول شنبه گنج نکرد خاک سیفیت کشیده دما نگر زخمه شهباز هست گنج شنبه یار یک ۱۲ از شنبه سه بالضم و تشدید را مرغیت معروف از شنبه	که پیر خج بنور زین شود گنج که ترک چشم تو کرده شمشیر گنج که میکند دل عالم شکا چرخ شنبه یار یک ۱۲ از شنبه
--	---	--

سوز و غلبه علاج دماغ خود سازد	که در در عشق شود دلم فرون علاج	روز فراق تو چو شب گشته دلاج	گشته جهان را بجز این احتیاج
عدالت آید چشم را نازم	که سر ز خلق بگیرد جانده خراج	حسن بتان یافت ز عشق تو دلاج	ز آتش شمع است فروغ خراج
بسا از مری از لطف صفت نازم	که زخم عشق نگردد به زانبر علاج	دامن شب کف ز رشید است	نیست بخت سیم است شط علاج
ز بنگه سنی ماتنگه نشین را	چه بود ایم نه محتاج مایه بکج	گریه نمودم بخیال زخت	داده ترا مردم آبی خراج
نام آرزد دل بر آید از کف تو	اگر بی تو دلم را بشن تویر آماج	با فدا می تو طبیعت غایت	کرده با وصل بتاغم علاج
بغیر حق و دگر یه ساختن بکفم	مر از آتش آب است بر شمع مزاج	نزد دهم جان تو زین خسته	هم بستان از ده ویر علاج
نیامد طاقت کار زلف به دست	چه استخوان شکستیم چو شانه علاج	پیشو سگ می تو دپیش تو	پیش سگ می تو دپیش تو
قبول ملتش عرض حال معلوم	هنر سال از غایت کائنات مزاج	رفت ز دستم ز کف شرم تو	بود دلم همچو تو نازک مزاج
اگر خیال نماند در دست نیست	منصف بود رفت نبی شب معراج	سایه بامت بر سرم بس بود	نیست علی را بهوس تخت تاج
بی تیغ چو تو شد کشته نظام علی	فدا می خن پی تو گشتی یکاچ		
تو بی جانم به تن ای دره التاج	چرا کردی ز بزم خوشم خراج		
عیان از زلفت ایام عارض تو	بود خورشید انور در شب دلاج		
بست قدم مکر در صباحت	نبات مصر داده یوسف باج		
ستم ایجا ترک شو چو چشمت	دلم چون خالی ایجا کرد تاراج		
تو می آن سبزه خجسته باغ خوبی	خدا باشد بیا بوس تو محتاج		
شبی را روز کن از محضر خاص	بیا که آه بهیرم شب داج		
بیا چون سیل و بیشین در کنارم	که بی تو دانستم شد بحر مولج		
بجز خور و جفا کارت ندیدم	شود شرمند در ظلم از تو حجاج		
شدیدم شکوه برد ازین خشم	کند تفریق کرم انجین کاج		
احمال است اگر کرم کردن ستم کن			
خدا نکست را علی کرده دل راج			
نه نشانه تیر و تفنگ از بران	که بچیم عربی معنی کاش که کمر نهادن		
است ۱۲ از غیاث - که نام شهر است از ترکستان که بخوریدان سوبه			
است ۱۲ از کشف و برهان - که نیک طالع ۱۲ از غیاث			
که نام آید طالع در پیش تو نام است نشانه که حاج نهادن از کس نه کشته			
بزم تو یاد دادم بجم سحاب صبح	بزم تو یاد دادم بجم سحاب صبح	دجام آفتاب کشیدم شراب صبح	دجام آفتاب کشیدم شراب صبح
خوش لقطه نهادم قضا و کثرت صبح	خوش لقطه نهادم قضا و کثرت صبح	خوش لقطه نهادم قضا و کثرت صبح	خوش لقطه نهادم قضا و کثرت صبح
دار و خضاب گیسوی شب سواد	دار و خضاب گیسوی شب سواد	دار و خضاب گیسوی شب سواد	دار و خضاب گیسوی شب سواد
خورشید حاضر در آئینه بکفت	خورشید حاضر در آئینه بکفت	خورشید حاضر در آئینه بکفت	خورشید حاضر در آئینه بکفت
حرمان نصیب است از هم نیافت	حرمان نصیب است از هم نیافت	حرمان نصیب است از هم نیافت	حرمان نصیب است از هم نیافت
گرد جهانم قدشید از چشم تو	گرد جهانم قدشید از چشم تو	گرد جهانم قدشید از چشم تو	گرد جهانم قدشید از چشم تو
تا کفن زمو سفید است دگر	تا کفن زمو سفید است دگر	تا کفن زمو سفید است دگر	تا کفن زمو سفید است دگر
هر ساعت احسن از فردن	هر ساعت احسن از فردن	هر ساعت احسن از فردن	هر ساعت احسن از فردن
صدا سپید صبح علی دقت با دوا	صدا سپید صبح علی دقت با دوا	صدا سپید صبح علی دقت با دوا	صدا سپید صبح علی دقت با دوا
رطبی گردن آتش اگر آن تر خواب صبح	رطبی گردن آتش اگر آن تر خواب صبح	رطبی گردن آتش اگر آن تر خواب صبح	رطبی گردن آتش اگر آن تر خواب صبح
انجم اول و جم عربی معنی که بکشد آتش کج گویند از غیب که بالفتح	انجم اول و جم عربی معنی که بکشد آتش کج گویند از غیب که بالفتح	انجم اول و جم عربی معنی که بکشد آتش کج گویند از غیب که بالفتح	انجم اول و جم عربی معنی که بکشد آتش کج گویند از غیب که بالفتح
شانه از غیب که سر آبی نوعی از حیوان بی شک بخت و آتش میانه سرفه	شانه از غیب که سر آبی نوعی از حیوان بی شک بخت و آتش میانه سرفه	شانه از غیب که سر آبی نوعی از حیوان بی شک بخت و آتش میانه سرفه	شانه از غیب که سر آبی نوعی از حیوان بی شک بخت و آتش میانه سرفه
دنیای نازک انعام از غیاث که نام شاه که آنرا سرخو سیر گویند از بران	دنیای نازک انعام از غیاث که نام شاه که آنرا سرخو سیر گویند از بران	دنیای نازک انعام از غیاث که نام شاه که آنرا سرخو سیر گویند از بران	دنیای نازک انعام از غیاث که نام شاه که آنرا سرخو سیر گویند از بران



چون در کسوت حلاوتی صبح که ناله بر دشت از حلقه دور ز دست پیش طریض بر نواختاب با یکدیگر عیش کند میل سیکشی غفلت کن بجای پیرانه شری خون طارخ خورشید طلعتی داغی که خشم بد ز شفق صد تاب بر سن جاوه میکند دیدم صبح عید سمری یاد را همی یاد در مقابل رو تو آفتاب	جانم شمع شده اگر آن خواب صبح روشن شد ز نور خشت آفتاب صبح خوی خجالت ز رو تو آب صبح آخر نواد از شفق اختصا صبح کی میری بنزل مقصد خواب صبح برده مر از بنزل مقصد خواب صبح دیدم که شد بروز وصال آفتاب صبح زبان شب شد بر کوه دم فتح باب صبح نور داشت پیش خشت آفتاب صبح دیشب قنابل دماختاب صبح	شب نیمی گوهر شود صبح زلفان صبح گوشت در کف با صبح زوان صبح همچو صد واکتی گوش بر آواز مرغ جمع کند خاطر شب که تیر زرق ای که بر کرده شب بیداری خواب سحرگاه است نهی بر آه تو ای که زنی دم ز عشق سو ز چرخ تا یکی مغرور شستنی از صبح	بوی نسیمی بر صبح زلفان صبح تو شد خود را بگیر صبح ز دیوان صبح گوشت در کف با صبح زلفان صبح باز پریشان شوم صبح ز سامان صبح گوشت در کف با صبح زلفان صبح خط متاع است در صبح زلفان صبح ناله چه گریه سبب صبح زلفان صبح خیز و طلب کن صبح زلفان صبح
آتش چرخ علی سوخته در شمع آب گریه یادش کنم صبح ز باران صبح			

ای قهر بالا که در کشتان صبح شانه گیسو چاک گریبان صبح ای ز رخسار یافت طلوع صبح شمه الوان شمع شبستان صبح دیدم جیران است خجالتان صبح چاک گیسو است گوشت دمان صبح خاک حسن دولت دمان صبح شکشان است شام زلفان صبح برق جهان بهمان رنگ ابر ما منکه گداغی تو ام کاسه گدیر ما	دی خ زبانت هم در خندان صبح آینه رو تو شمع شندان صبح گوی شانت هم در خندان صبح شمع شینا است شمع الوان صبح چید دمان ما تو زلفان صبح گوشت دمان است گیسو صبح پرده عشق است چاک گریبان صبح جلوه رو تو زلفان دمان صبح سلسله شک است لبان صبح چرخ شگل بود بر سر خاقان صبح	چمن چو توبه من ساقیا بیار تو حلال نیست ای رخ تو آب صبح ز آفتاب خورشید داغ دل خنوم کنون ز ناله صبر است یا ز غم صبح هنوز در سر بزم بتان دم دانی صبح نشت نقش مراد کمین صبح اگر هست از داده و گریه صبح شربت دن تمام است غم خورن صبح زیاده شد ز خط سیر شوق صبح برون ز خود شوم و سیر غم صبح تمام خون بر گم گشته شربت صبح خدا کند که تبسم غل تو به کم	هزار بار ز دستم کشتم هزار قند سربار شکستم هزار بار قند کشیدم جولا لرح از دست قند بعکس لب تو گردید شکست قند کشم ز لاله صحرای سر مراد قند که آن نگار من در زنگار قند ز دست چشم امید به بین قند که بی رخ تو بود دیدم خار قند که بار بار کشتم اندرین بهار قند ز دست دهم گریه دور قند چو باره او پر از آب بخار قند که کرده است لبس به گار قند
خیز علی از خواب پیش خیزین شتاب صور قیامت ناله مرغان صبح			

مراد است علی قطره زخم غدیر ز آب خضر کشتم گرچه یکبار قند	گرفته اندر من قاضیان دعا من که سر نه به جیب قند
--	--



<p>بقدر جانم گفتنم با قدر ز در و در و در و در و در تعداد در و در و در و در باب حضرت شکر خورشید چرخون مختبان نیست پیشکش کنم ای شیخ قیامت اگر از این صاب میگردد</p>	<p>که فرق قاضی است و نه قاضی که نیم و اعطای فدای فصح که نیست مغرور و غم جو اگر بماند است از کشته شدن که تاج شاه نگیم و نه تاج شسته اکنون مختب با قدر بروز شرم و غم طایف با قدر</p>	<p>که صباغ میر نشد خوری عجب که قفل مرادم نه و انشاید بهر از عین در تیر و جاسم مسید غیر از خورشید و صمد مر این سروایت چو صباغ جلال نیست اگر دخت و تیر چرخون که نیازم کنی و درو نیاز سر و خشم میا در سبیل علم بسوزد بیل سرشت چرخون که کم که نه چرخون</p>
<p>ایش شمر گو صائب از زبان علی آود ملاوت قرآن صبح عا قدر</p>	<p>دختر نشسته شکر آید از کشته شدن صبح رو تو کرده فالو لا ضیاع کجا تاج فصیح که تاج ز دست تو گردید ام حیران صباغ زخم چرخ خود قفل و گم شده مختص بیشتر فلک نیست چرخ مختص بیا خویش نظر کن دیدار صباغ که عاشق نشید از غل صباغ بخت مختب شهر کرد و نیم کلان سجده اگر طلبی کیف علم اول</p>	<p>علی مناص طلب خدا نه بجز علم بود اگر چه چرخ کشتی و بروم طاح</p>
<p>بخت قاضی فی نو و در و در چو شام مو توره اعیان الظل سپید و جو و در و در و در خوشاشی که زدم کشتی و در و در خوشاشی که در آبی بخت علم ایا نام عمر سفر سازم و در و در ز راه گوش سفر کن قدم مندر چشم اگر بودم شب زلف رسا بجا آب می کشیم و در و در بنوش تا خط جام و در و در</p>	<p>دختر نشسته شکر آید از کشته شدن صبح رو تو کرده فالو لا ضیاع کجا تاج فصیح که تاج ز دست تو گردید ام حیران صباغ زخم چرخ خود قفل و گم شده مختص بیشتر فلک نیست چرخ مختص بیا خویش نظر کن دیدار صباغ که عاشق نشید از غل صباغ بخت مختب شهر کرد و نیم کلان سجده اگر طلبی کیف علم اول</p>	<p>بی تو که می دهم سانی مر جام صبح بو مشن این سینه و تمام هم نگار چشم امید کن بنده میکنی بیدل چند قطرات شکر کم و در و در قفل اندم جوانی چو در و در معصا کعبه نشسته و در و در معنی شانه از زوال تا شب عده سیب که معرفت است از غیثات عین جانوری باشد شکل شوش بر که در آنکه و در و در بر و در و در و در و در و در معنی در و در - از مختب معنی که جانور را می است ۱۲ از مختب و لطائف معنی از پس شدن دیگر نگاه - از مختب و در</p>
<p>علی چو حافظ شیراز خون محبل کرد اگر بزمی نه خون عاشق است صباغ</p>	<p>دختر نشسته شکر آید از کشته شدن صبح رو تو کرده فالو لا ضیاع کجا تاج فصیح که تاج ز دست تو گردید ام حیران صباغ زخم چرخ خود قفل و گم شده مختص بیشتر فلک نیست چرخ مختص بیا خویش نظر کن دیدار صباغ که عاشق نشید از غل صباغ بخت مختب شهر کرد و نیم کلان سجده اگر طلبی کیف علم اول</p>	<p>معنی شانه از زوال تا شب عده سیب که معرفت است از غیثات عین جانوری باشد شکل شوش بر که در آنکه و در و در بر و در و در و در و در و در معنی در و در - از مختب معنی که جانور را می است ۱۲ از مختب و لطائف معنی از پس شدن دیگر نگاه - از مختب و در</p>

<p>ترک از باد و فردوس داغ زنده مانی که تو زنده بودی همچو زهر چوب و صندل تو آید</p>	<p>ننگی امین کو دامن بایست روح من غمت محفل تو ای تو مرغ در وقت از آن بی باکی</p>	<p>دیر سینه و پیلو برید از و سر حدیث یار صبا گفت لبخند صفات یار به کل گفت لبخند</p>	<p>بشکبا از چنان است خوش که سیرش بری مانده صبور که صورتش بری مانده صبور</p>
<p>تو با صفت علی که نوشی در جام بشکند تو به درین بزم در آید</p>	<p>نوشی چه عجب کینه خوش آیند که در تم ز آب بهر تو بود و فایز دست است با صبح</p>	<p>سجابت عجب دختر خان طاهر بدوش از رشخ و دوش بوسید چو سائل آید بر دوش زو که برد</p>	<p>چنان دمر پیراده کش شاخ نسیم کرد و حمرگاه کاش شاخ که با سبیل در شش کینه کش شاخ</p>
<p>همچو خورشید باشی هماره صبح غیر نبض علی به پیانی لبان عاقبت یافت و عاقبت از آن</p> <p>ساقی با چو در جام صفا داده بای شویم ته سنگ از آن سخت آتش خسار عذوق</p> <p>میوه از صحت جان تو بهر نبت نیست جای تو بهر جوان</p>	<p>نوشی چه عجب کینه خوش آیند که در تم ز آب بهر تو بود و فایز دست است با صبح</p> <p>دست از کشد از سر جام صبح صورت حال من زو که دست تو خبر دست ات تو مرا کرد زنجیر</p> <p>در بزمی ای که تو خبر و صبح هر سر که تو دارد برگ جان جوی</p>	<p>نه در آن است نه در سینه اسید که زو علی بدلم تیر نکش شاخ</p> <p>چنان شد از دست من یار من گذر بنزد از شکل است دیده ام که یار کشته شده</p> <p>مرد و گام دو صد تر بر سر راه غایت کرم باغبان من نمک شوخی یاران و دیوانه</p> <p>بر سبزه نشین منی آهلم در سینه بدلم زنجیر و ناله اسید در کرم بهشتی و شهر و قلم</p>	<p>چنان شد از دست من یار من گذر بنزد از شکل است دیده ام که یار کشته شده</p> <p>مرد و گام دو صد تر بر سر راه غایت کرم باغبان من نمک شوخی یاران و دیوانه</p> <p>بر سبزه نشین منی آهلم در سینه بدلم زنجیر و ناله اسید در کرم بهشتی و شهر و قلم</p>
<p>شور انداخت به عالم سخن شریف چه فصاحتی تو علیا چه کلام تو فصیح</p>	<p>شور انداخت به عالم سخن شریف چه فصاحتی تو علیا چه کلام تو فصیح</p>	<p>شور انداخت به عالم سخن شریف چه فصاحتی تو علیا چه کلام تو فصیح</p>	<p>شور انداخت به عالم سخن شریف چه فصاحتی تو علیا چه کلام تو فصیح</p>
<p>روایت احسان چنان مرار بار مشغول شاخ بیا که شیر جان است گستاخی هنر از شوق دل ز برزاکت ز کوه حسن تو ام بهر ششامی لبه با لبم بسیار پاک است</p> <p>که زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ بوز و جلوه که کشم تنگ تر شاخ از خلق نشسته بر در شاخ از آن زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ</p> <p>زنده داشتن از مصطفی الشریع نام مرد که در جامه دلاکی میکرد و قصه تو به کردن رشوی رشوی شریع است از مخالف که نیل بخت مراد از شیب ۵۰۵ پاک صاف زواید و عیبه از زنجیر طالع</p>	<p>روایت احسان چنان مرار بار مشغول شاخ بیا که شیر جان است گستاخی هنر از شوق دل ز برزاکت ز کوه حسن تو ام بهر ششامی لبه با لبم بسیار پاک است</p> <p>که زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ بوز و جلوه که کشم تنگ تر شاخ از خلق نشسته بر در شاخ از آن زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ</p> <p>زنده داشتن از مصطفی الشریع نام مرد که در جامه دلاکی میکرد و قصه تو به کردن رشوی رشوی شریع است از مخالف که نیل بخت مراد از شیب ۵۰۵ پاک صاف زواید و عیبه از زنجیر طالع</p>	<p>روایت احسان چنان مرار بار مشغول شاخ بیا که شیر جان است گستاخی هنر از شوق دل ز برزاکت ز کوه حسن تو ام بهر ششامی لبه با لبم بسیار پاک است</p> <p>که زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ بوز و جلوه که کشم تنگ تر شاخ از خلق نشسته بر در شاخ از آن زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ</p> <p>زنده داشتن از مصطفی الشریع نام مرد که در جامه دلاکی میکرد و قصه تو به کردن رشوی رشوی شریع است از مخالف که نیل بخت مراد از شیب ۵۰۵ پاک صاف زواید و عیبه از زنجیر طالع</p>	<p>روایت احسان چنان مرار بار مشغول شاخ بیا که شیر جان است گستاخی هنر از شوق دل ز برزاکت ز کوه حسن تو ام بهر ششامی لبه با لبم بسیار پاک است</p> <p>که زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ بوز و جلوه که کشم تنگ تر شاخ از خلق نشسته بر در شاخ از آن زلفش از دست آید شاخ که چشمها با کینه تر شاخ</p> <p>زنده داشتن از مصطفی الشریع نام مرد که در جامه دلاکی میکرد و قصه تو به کردن رشوی رشوی شریع است از مخالف که نیل بخت مراد از شیب ۵۰۵ پاک صاف زواید و عیبه از زنجیر طالع</p>

رئیس سادہ رویان بدرجای ستم بگویم مونس نکور و انیس بدرجایان سادہ رو چو شبنم پاکد اما لغز مگفتار گل شاداب گلزار نکوی سیان کاروان گم گشته یوسف چلویم وصف آن محبوبه ناز ندیمم زیر گردون هیچ جائے مرا یا ریشخون خوش بیان شوخ قیامت می رنگین ادای سرایا آتش ز نار بندے یضا جو یوفا عاشق فریبی سویلی سبزه رنگی شورش تنگی نظر بازی سون ساری فصیحی نگازی ناز مینی لاله روی چو گل خندان چو دانه لاله سیمیستی سیم جوده سیم چشم خوش اندامی کونامی چاکار چو سنبل مویشیان شور و کمانی برکت شمشیر دگفت	ز خود دم کرده نخوت آتش شوخ برای ستبازان کج ادا شوخ ستم ایجا خوش قد خود نما شوخ هنر و دقت پر و نکته زاشوخ نباشد عجب او کس مد قاشوخ براه خضر چون رهنما شوخ ید بهیا بکفت عیسی لباشوخ علیا بچو یار خود شیا شوخ سنگر عریه جو نکته ران شوخ نگاری تند خواب و کمان شوخ بری صوت ملک سیرت جو شوخ ظریف نکته سنجی بی با شوخ شکر لبش بدی شیرین با شوخ سخن گوید جواد و بیان شوخ ستم بر دینش عشقان شوخ ز دود خود آتشهای جهان شوخ سرایا آتشوب جهان شوخ نانشد عجب او و جهان شوخ مدکین اودا نامهربان شوخ اگر بند می بقتل و شان شوخ	آب لال زیر سرمه غسل گر می یار و نرمی مادی بود غیظش ز آغی رخ او لاکر ز سری بکام رنج آب حشر در آتش فراق لم چون جگر خست شکر صفت گذشت تن من در آتش عمرم عبارت علی از خواب تلخ	بیا پای مازده صد سه و پنج غزال شختن را نیم بستان دل مثال کباب است کفت طبخ هزار دل سرود تو میگذرد چون سیر توان عشق کم کاخ وگر سیر در دم تو در کشد ساخ دیکت نه یارم سیر در جی صاخ	نموده ایم ز انوی یار گستاخ نیال بوسه کاکل چو سیر کند بیاد بخت حال من چه می بری مثال سلک گریه چو یار کلاس چنان بغض قصه دست بغیر بیدم اگر بدست روم بی تو پوست کرم بسنگاف و توان کرد خنده آب شک	علی چو غم سفر کرد ز خیال و قبر ز زخم حادثه زد ناگهان نظری رخ	رویت الدال	بر زلفش نروان سوگد کرد عجب دلم تن پالشتن است زدم جام جم بریم سرور استانی بیک افغان برآورد شوخ و خفا نریزید برستانی که کرده چو دوانی	چشم تو میرساند ایما و کردار کرد تو صیقل افغان سیر کردار سیمیست حسن قیامی کردار که در دهر صفون غوغای کردار که آتش باغی خوش بانی کردار	شیرین گوش آن جواب تلخ آه که گذشت شکر ایان آتش ز خود بکام شیر جانست تلخ	شیرینی را بچکند با شرب تلخ بر دست غیر تلخی مگر بود لال
--	---	---	---	--	---	------------	---	--	--	---

بیا فرود آمدند هم فرود آمدند باز بیدار گشتند جوانان کفن شمع آبی آید که عاشق چو گیوی تو زانی صبح کجا بشویم فرستادی زبانه ای فیم الا بیک شامی عشق رود صبح	دخا و دمه شاید فرود آید برید با شش و حق گریزی کردارد بهر حرب خم آید مصدا کردارد نشاغم ده گردانی که ستاد کردارد دل بند زد و در بر تناد کردارد زرق اینین شبها کردارد	از خمایه حسن رخ افزود خم آبروی یار مسروریم نور صبح مقابل رویت هر غزاله غزل سر کردود آن شه ملک محسن شده جان یو سه ام میدهند زینت	ریشک گلزار نوک خارا آمد در نظر همچو ذوالفقار آمد در نگاهم همه غبار آمد یار من گریه شکار آمد خانه ام رو تو دیار آمد سرو امید من ببار آمد
بهر لاله افشاد ام علی در هر گرو می گلستان جانان گلهای مکر دارد	کرده ام حدت را با افکار دارد چهار صحرای زلفش ده دارد شوق و شمعش هر کجای دارد نست آید و هم گرم چویم بیا بیایست سرم جان نظر تمام دارد مرا باشد سرمدان خیال درم نشا	دیدیم بری را که پس ده نهاد عالم رویا به فعل تنگ کشیم کردیم بکایت شتار لب دندان افسانه خلق است کوچه بزدان آنکونان نیست نشانی بی غای امروز با صحت زنا گرفته است	مهرگان در زینش بگر نوک شاد آن چرخ را که نقابش زنتان بود آن لعل که با لاله صعد و گمان بود آن از که از انا و تو هم بسکه نهاد آن که دنیا به جانه نام نشاند آن شنه الفت هر چون بخت بود
علی نظم بر شایم که باشد بی نظیر آخر نظیری بر خنهایم نظر های کردارد	عاقبت مردم بکار آمد عقد که دیگرم بکار آمد کاین خزان دشت بهار آمد آب رفته بوجوب بار آمد بر خویش شمشیر آمد خاطر یار پر غبار آمد	آن تیغهای که دو ابرو به علی زد بس که اگر آمد که زور دو کمان بود	سپان عشق بازان شمنی تا میگرد در دل شنی چشم تمام بجا میگرد که دغا و میسان جبهه آید میگرد که هر شمع در شستن بر میگرد که صاحب دکنش می چون میگرد که اشکی سرم از بسک چون میگرد

<p>عجب خنک اواد زانده یاران چنان گرم است ل از سحر زان گر بر چرخ گردون هم نشسته ندانم مردم چشمش بگرد جهان</p> <p>که صحن سجد جامع بر تپانه میگردد که زایم بر خانه نیر آتش نماند میگردد که گردش معشوق چون آتش میگردد چه است از اینکا و جبار و میگردد</p>	<p>درد یو اگر سینه قصص نوشا جوی نیم سرخ برین شید و زان اگر باشی سخن ششون و دیوان اگر دلت دارم سیاه از غزلت</p> <p>اگر دلت دارم سیاه از غزلت اگر دلت دارم سیاه از غزلت اگر دلت دارم سیاه از غزلت اگر دلت دارم سیاه از غزلت</p>
<p>غیا لات عجب م عقیلا در خیال و بهر جائیکه شبانه عجب میگرد</p> <p>خوار و دستان می گرد نه ارج ابل غزلت می گرد بوقت کامرانی آشنا میگردد چون که چون میگردد قران چشم چون زنی چون را از ناله می گرد بهار که در انیکه و با باران عجب حسن از لب نشسته انگیزه با در اوج عجب نفس نفرت باشد مقرر کرده روز عید می گرد اگر چه چنین شاکیان می گرد</p> <p>که آنجا می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد که در شایان می گرد</p>	<p>علی در بر غزل کانی بود شری کمال نه بر قهره زنیسان گوهر که یانه میگردد</p> <p>بیا که چون نظر من در خط و افتاد تم زبورتان آنچنان نزار افتاد نظر زخانی سزاقت شکبار افتاد چون در داشت کانی تو ای برتاد</p> <p>اگر مرا نشا زنده بر سر غم نیست اگر مرا نشا زنده بر سر غم نیست اگر مرا نشا زنده بر سر غم نیست اگر مرا نشا زنده بر سر غم نیست</p>
<p>میدم عجب حسن او علی ویران کن عالم بهر منزل که همان شد ساز خانه میگردد</p> <p>دلم و عشق کن برین کجایه میگردد نه نشا شمع شربت خورشید میگردد دس صد چاک در سپیده بیا میگردد چه چیرانم که روز عید آینه میگردد کلام عشق از آغوش بباران میگردد</p> <p>هر دیار که بیت من خانه میگردد اگر روزی بر ایندیری می گرد جوی نیم که در زلفه می گرد که اندیشه شوق دیار خوش می گرد چهار از یک اندر زرم افسانه میگردد</p>	<p>بجز دل آتش یار بر عزا افتاد ز چشم فتنه گری به الامان یار نظر زینره العنقش بچشم بارفت کبوی ای چرخاک رخسار آدم گم</p> <p>بجز دل آتش یار بر عزا افتاد ز چشم فتنه گری به الامان یار نظر زینره العنقش بچشم بارفت کبوی ای چرخاک رخسار آدم گم</p>

<p>بیای بر سر زلف مشکبار افتاد غریب بشمارم ای بتان هر که نظر آینه بر ما کرد و در خود داشت تا که بر پیشانی نوین ریخت هر که بر لب شربت زلفه افت بر حیت در دل عشاق داغ بر رخ مهر عاشق جانبار حشمت بدار نگاه لطیف تو ام لطف نمی خشد</p>	<p>ز طاق عرش شبت بچو تا افتاد بگو چه که ندانم دل از کنایه افتاد مريض عشق ز آفتاب زان افتاد پس از سر در سیه ز رخ افتاد بزار جاذب گریبان نه تا زان افتاد تو گوئی سینه شان کشت زان افتاد مهر عاشق ز زلف تو افتاد اگرچون حیات کنون گوار افتاد</p>	<p>فکر باد ارم بدل کنون چو سر کشد می نهد آن یاعیسی هم در خاتم نیت آیدم چو آب نه زان میرد هر کس هر جاسوس زان با همه تن گریه گیرم جلد زان</p>	<p>جانب آن یار و آن خصم دانا بود چون نفس برون ز سینه کشد از سوسن با جوی آب پیایم بود سو دریا هر کجا دیدیم جویایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود</p>
<p>به تیغ ابرو کس تخم دل مبارک باد نظر خواب علی شبت ذوالفقار افتاد</p>	<p>تو گوئی سینه شان کشت زان افتاد مهر عاشق ز زلف تو افتاد اگرچون حیات کنون گوار افتاد</p>	<p>سر بر نیزه قاتل سر باز میگردد چو سازم باز ازین طالع بد میگردد دوست در نظر میگردد</p>	<p>بگویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود</p>
<p>بخواهت ز کس چشم باری افتاد مقام یار بد لای اعدا افتاد تا که از جنون بین که عاشق زان صبار گلشن امروزی شکافت ز آفتاب سپهر است نه کوشش برای مرغ نظر است ام سحر خط شب قیامی نیست عشق حکایتی به از ادب املی</p>	<p>تمام عمر چو سیاه بهیر افتاد چنانکه نور چشم سیاه مار افتاد ز سنگباران اطفال سنگسار افتاد مگر بچو چوین عکس زان افتاد براه مقدم او شاه خاکسار افتاد امیدم محبت نکشت زان افتاد که زان تنفاول زان افتاد در شکسته زنگ دست افتاد</p>	<p>سر بر نیزه قاتل سر باز میگردد چو سازم باز ازین طالع بد میگردد دوست در نظر میگردد سرمه بت بن برق تشبیه میگردد چو شد گرد زده که تو دانا چو کشت پی دنیا نوده ترک نیاید کردیم هوای شوق یار نه سر را بخارده نه باز آید ز اصرار معاصی زان بسا دیدم که باشد خلعت زان مگر تاثیر دارد زان چو مظلوم گل سید با شادید بر کوه دین زان بیا ای که برکتی بیا با بخت میا نسیم ایوا تر باشد ز صرور زان عجب نبود که هر سر زان افتاد ولی پیرسان حال دل بست فایز</p>	<p>بگویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود گویم با شمع بجای کان زدیایم بود</p>
<p>خطای بی میزان در شمار نیست علمی بشهرت اگر افتاد شهر سوار افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>
<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>	<p>میرد صبح قیامت یار فرود آمد در سفر او اوردم یار غایب گر آید از قضای سینه ام یار آب چشم در غش زان افتاد گرم رو کرد دیدم زان افتاد</p>

<p>۵۲۴          کار خیاال و تود در رفتی بود          کردم چو صدف برده محرابی گشت          شایب بود بر ستاره مار سنگ خادنه          دشمنی می هرود غل شیشی پاید          انما را بنزل عقرب بود آه          بر خلق کرد خجست هم یار درین          و ستور رحم نیست بین قوم قفا          تنها گذشت آه بقیه غم فرق          بر آمد ز دشتیمه کوثر روز حشر</p>	<p>۵۲۳          سیر برشت بسکه قطع طریق          بیست ام کتابه بیت عشق بود          و یکستان بیت فلک خنجر بود          در گوش بر رخ تو گوی عشق بود          این سیر با شفق که برین عشق بود          روز دسه گشته از عشق بود          مردم تشنگی و لب عقیق بود          آن یار دیر ساله که از شفق بود          آه دقن که از چو کفایت بود</p>
<p>۵۲۵          آخر علی بطنر فغانی چها گفت          از کعبه غم دیر یزدان از طریق بود          مرده و هوش و در بر این کم          شد لم یزور نور و جهان کم          گشت سیراب آب باران کم          زینت آن سلامت اعدا کم          تا سحر از شام خندان یان کم          پر کند بان به طمع راناک کم          با و تو آنکه گشت بر سنگسار کم          گوشه گیری بیج تفکرات کم          سینه من غزال از زنا نماند کم          پایی من شید کفش را باند کم          بر تمیز کرد لبش میر کینه من کم          در چمن جان اگر دزدیرام کم</p>	<p>۵۲۶          در به به آورد و سوزان سوزان          عالمی قضا شد در فی زقران کم          شد نیم صبح خوشبو بوستان کم          از سر نوایان جان طوطی کم          بر روز از کون یکدم چو افان کم          بار بار گشت لاجرم منیران کم          باز از افواج طغیان کم          بسکه طبل آب جویان کم          در شرفی تویم نیزه از ان کم          با زنی نیم که خار از میان کم          از دانات شکر زخم پنهان کم          و از سر کشین چو جان نران کم</p>
<p>۵۲۷          باغبانی که از تفسیر مار گشت بمراد          گشت نیت با ناله غم از شرح مصاب و غیب</p>	<p>۵۲۸          بیدل زهر بر نه از شمع من          هر صاحب نفس میخانی رسد          با قد یار کجا سر و سر فر از رسد          از گنجی که آن چشم فسون ساز رسد          از آنچه خنجر و چوب گرد باغ و گشت نهند برای محال است از رسد</p>



علیه تحقیقت آنچه دیدم دل من خود مرا ایل و لی بود		کرم دیدم بهت بجان پیرسری گویند آنچه قدس است ایم نیست گویند تر که رسا نه شدت نشانی چشم تو کند چه به عالم دیدم لطفت سافند سعدی که نام		است شکی که بین کمال خدایا نیت حکم که ز فرایین آواز بر سرایم تو عقاید سپرد از رسد که در دوزخم تو آیه به تن آورد چو شد از شهره شهرم شهر از رسد	
مرا ای بیدلانی قتی زلی باز بدینا کار عقیقی کرد و اتم جنون را در عمل کمتر فساد داد گوارا کرد چون غسل صفای به نیکو بود با هر بد زبانی سادون بود افغان جنون بکار خویش هم عقاید نگر ترنجیدی ز حکم پند گویان مرا با صد تلق میکشیدی به رسته دعا کردی سبازان بلا گردان من بود آن ملاکش قدایش با دجام قصه گناه چگونیم آنکه چیزی بود و اتم مرا با خود نیفتادی شرکار غدا گنیم چنان نابوده آذل نمیدانم کجا افتاد از بر مرا افسوس می آید به مردم امید تو هم نیت از دی		دعوی طرز علی تا کجا ای بیدل سحر مشکل که کیفیت اعجاز رسد		مرا این پیش دیو دلی بود مثال تاریم هر گ آن افرا دم رسیدی بچو شایان لبطفتش موج گرد ببلایا ز دی بر گنج قارون لبت پایا بسجده پیشه میدادست بت قدا و است و اتم ز زندگی را چو پروانه پیا پیش می تمام هزاران قصه می خوانی شایان مرا تعلیم کردی خوبی عقل مرا دیوانه و جنون نه گفتی شهادت را سعادت میزدی کلام سخت گویا زبانی دیری بسا کاری بکای لای زبانی نزد شتی چون نظر بانی کلف آل کار با اندیشه میکرد بسا چنان زبانش آدمی شد ز پیشه هم شدی گزافه قصه	
میان شاعران در خوش کلامی علی چه اندر چه مرد کا سیر بود		دیدم امیران قتی که زلی باز عنا شد چون زلی از او شد باز صلی تمام از زلف		در اکثر کار ز لبس کلامی بود از آن رز که جمله کسکلی بود بهر کاری خوشا متاعی بود بی صحبت مرد کلامی بود خضر سان بهنای نعلی بود	



از هر چه که این مرا خبری بود هر نسخه جاد و نظر با نظری بود آهی که کشیدم بهمان آتری بود خوشید صفت لب که مرید بود هر شخص که دیدم چراغ سحر بود بیل چو گل هم ز گلستان سحر بود هر زلف تو گویم که در قمری بود بی من غم تنهای من بدی بود	در پیلوی بادوش که آن شکست بود باز گشتن تو ای فتنه عالم بود هر چند که از سینه افلاک و فلک بود چون آینه جز رو تو در پیش غم بود افسوس که در محفل این عالم فانی این خار چا خسته دل مایه پلو بود رو توئی عاشق جانبار قمر بود افسوس که تنهات خالم چو دین بود	هر که در شب نه انوی در خوابید گر با غم یک شبی هم سو او خوابید هر که در شب نه انوی در خوابید هر که در شبی سهند او در خوابید هر که روز قامت بجوی او در خوابید هر که شب لب غم بر او در خوابید فاخته شاید قد بجوی او در خوابید گرشی ز ادم ابرو او در خوابید حر ز زین هر که بر بار او در خوابید عاشقش هر که در گیسو او در خوابید کافی هم گشتی سهند او در خوابید هر که در خفته در سبک او در خوابید دشمنم هر خفته در سبک او در خوابید	کاسه سراب سنگ غم شکستیم چشم دشمن را کسرم از کاسه صبریم چاه بابل را گوس ساخته وقت منحرف از ره اسلام در وقت سور انبث باشد از طوی کند ملک چین را با موش گیرد بکند میکند کوکوشاخ سردایم فاخته لوق کردن نهاد بسکه طاق کند در سحر چو نام افکند از نظر خورشید شام چو بران شب بگذرد از صبح شد سلمان سحر رنگ است بون دولت سید ارباب طالع این است رو در خشم شد صفت ای دشمن	از هر چه نیست که کند بر علی ستم چندان ستم نمود که دیگر ستم نماند	از هر چه نیست که کند بر علی ستم چندان ستم نمود که دیگر ستم نماند
در یاد مره گفت عظیم که چو عرفی گر قطری و در جله شکم جگری بود	۵۳۲	شیم گل صبارا باد پا کرد کسی کو بر رخ او چشم واکرد چنان ثابت قدم ماند شمشقش خلات افتاد و تمیر اطبا کتاب سحر ابل بر دشمنش نمی گنجید در ارض سموات میرس از ظلم صیاد ستم کیش شتابان رفت قاصد بجو بر نکرده برق این نیز با کس اگر چه دعه از سو گند کردی چلوئی و اعطاء در حق آنکس بکنج تبر گنج خاک گردید صبا گوید مگر بر خاک حافظ	۵۳۳	از هر چه نیست که کند بر علی ستم چندان ستم نمود که دیگر ستم نماند	از هر چه نیست که کند بر علی ستم چندان ستم نمود که دیگر ستم نماند

گاه یا با بلیل چسب کرد  
محل تر را همه تن گوش خیم  
ز انم آن چه آنی در داد کرد  
بلاگردان اجابت مرا در عشق  
بیشوق باده باد بود و گوش  
چه نسبت مشک افروز زلفش  
چنان گشتم در بجز کسی آه  
غم این لاله رویان تنم کیش  
در مطلب بکفت آوردن کس  
عزیز آب حیات باد آن کس  
عجب ارم که دوشم از ببرد  
بدشنامش ز مرده مرده بخت  
پس از مردن عقیقگی تواند  
انگولیل که با تو گل چیا کرد  
کسی را کشت کس را جان کرد  
کفایت گر چه باشد جمیع عالم  
گل و بلیل نبوده آشنایم  
عدو را کشت بوسیم و دشمن  
سوی من نه زندان دیدم  
خیال بیکه شده سنگ تمام  
جنم هم بسوزد در فراتم  
قیامت قاضی خزانم  
نخواهی از خود پیش مردم

که هر یک پائی او صد گل اند کرد  
شنای لب بان غنچه واکرد  
که بیک غمزدل از من جدا کرد  
اگر کس بر دیوارش دعا کرد  
حکایا تیکه پیر پا رسا کرد  
تمی بایست شعرا را استفا کرد  
بخون گردی کسی کور ویا کرد  
همه دایم چه کوه لاله واکرد  
که سر و شش حضور یادش کرد  
که در بجز مردوت باشنا کرد  
فلک را پشت بار من دوتا کرد  
چو اعجاز مسیحا داد عا کرد  
تیز شاه عالم از گدا کرد  
که جانان آنچه کرد ازین جدا کرد  
نگاه نازنینان کارها کرد  
ولی باید تو گل بزهد کرد  
هر از سواد بی او صبا کرد  
عنایت از رقیبان خجنها کرد  
اگر زاهد تر ابد اقتدا کرد  
اگر روزی دلم یاد خدا کرد  
بهم جو من کوثر گر با کرد  
بیک قمار صد محشر با کرد  
دلش هر گاه یاد اوستا کرد

خار از سرنگی کوفت این غم  
علی داده ظهوی جام باده  
بسادیم که خود شد توده خاک  
چلویم آنچه با من دل را کرد  
بخت بینی که کجی چشم واکرد  
چرا شد جاک امن محل سحرگاه  
نشود بیگانه خورشک بیگانه  
باب شرم کردم غسل تو به  
شبی بر خواندیم الف لیله  
یکایک مرده در بر نشسته  
بیگانه که صد تا گفتیم  
چنان کردم خدمت خوشتن را  
چه امید عنایتها از این رخ  
ز کف آینه زنده بر این رخ  
فرستم نامه بر شاه خویان  
چو گشتم محبة الحب حسینان  
سلامت بردستی از طوفان  
هالون علی باشد ظهوی  
زین آئینه بر جام جهان بین  
خوش عشق توان عاشق ادا کرد  
کسی بر سر تسلیم و رضا کرد  
شکستم تو به با بر دست سانی  
چه شد که بر گشتم در جوانی  
چون من چه خشنود گویی  
خدا ز نظر هر حالات زاهد

که از خون شهیدان رنگ کرد  
به بدینوشی بدل شکرش ادا کرد  
علی که از بر سرس را طلا کرد  
بجا کرد و بجا کرد و بجا کرد  
سواد شعر با هم تو تیا کرد  
حکایاتم مگر با صبا کرد  
اگر در راه خود کس آشنا کرد  
ندامتها عصیان پا رسا کرد  
چو وصف لعل فکر نارسا کرد  
بنازم آنکه بی وعده وفا کرد  
نه یک پوشیدی نا آشنا کرد  
که محم پیش مردم خود شا کرد  
که جا بزم بر عاشق جفا کرد  
ستم بر عکس آن خود نما کرد  
قلم می باید از بال جا کرد  
خلق خود را پی من آساکرد  
خدا را هر که بر خود نا خدا کرد  
چارا استخوان ما بها کرد  
علی می بدت در اضا کرد  
که زیبای دیوارت قضا کرد  
که بر جود عدد و شکر خدا کرد  
که ناصح آخر از من خود جدا کرد  
که عشق از آه سوزانم عدا کرد  
که عشق سبزه رویم کز با کرد  
که داد کز نقش بود با کرد

بسم الله الرحمن الرحیم  
و باری تعالی  
و باری تعالی  
و باری تعالی

ز فکر و جسم آن از او گوید	اگر کار خود مفوض بر رضا کرد	سیر باز آید که آن فن دنیا میکرد	عالمی را بنگاهی تو بالا میکرد
کباب لختش لبینا به خورد	که شرع با ده خور دن روا کرد	غم عشق تو که در سینه من جا میکرد	شکوه با بادلم از شکلی دنیا میکرد
لکد بر دولت جم آنکسی زد	که بر دیوار قصرت آنکا کرد	اشک میرخت ز چشم من که دنیا میکرد	زان همیشه زخاره صحرای میکرد
کشاده چشم حق بین در سواد	که از خاک ده او تو تیا کرد	خیر باد امر اسلام خدا یا شب	ساتی نوم چو از غنچه پیا میکرد
ز نو عارضش روشن شودل	که دیدم مرز خو کسب ضیا کرد	بیخ تشبیه نیاد و در بجزیر است	شکوه محض او و صفت پیا میکرد
هزاران آفرین بر عاشق پیر	که در کولیش ز آه خود عصا کرد	طلب گوهر بودش که از دنیا است	و امن گریه حیرت لب پیا میکرد
قفس گریه کشنده بر من غمبست	ز من میاد و ماضی بسا کرد	با کف چوب هر که بر حکم حکیم	آنچه موسی بوحدا دید برضیا میکرد
بر آن پیرشان صدابر رحمت	که ز آب روان حاجت روا کرد	حسین چون مان بیخ نینفیمیم	عارض از سبزه خطا شرح معیا میکرد
نیامده آه یکم زان دیاری	هزاران یار کور و بر قفا کرد	مخوش خیالی من دلی غم	یوسف بود که تعبیر بر و پیا میکرد
بهین در دینت آن لبش نکار	در دنیا غمگسارم چون دو کرد	سفت دادم دل خود را بکافری	ماز بر قیمت خود گوهر مکتا میکرد
من جنتی کجسا و سلسله کو	بپایم بیند آن زلفت رسا کرد	زنده میکرد و دود و دگر میکا کوبی	وز لب لعل کلمات سجایا میکرد
چه حاجت کشتن امجد و پادشاه	نگاه تا از جهانان کار ما کرد	زان کسی بی این آینه نیم جوی	گل قالی کفست پاکه بویا میکرد
تنگ پلوی برید آن آخر کار	بر احوال و درم زافیل پا کرد	شیخ کافر شد و کفار سلمان	حسن کردی بر سر او دانا میکرد
ندیدم گوهری هم سلک من بجز	در یکدانه بودن لبها کرد	یوسف زلفت بجز از علی بهر مری	گل کفست از لبش و غنچه گره خاک
بر و تابش نامر سوخته با بود	دلی اختیار خون رنگ شا کرد		
سویکاد دل خوش منظر آن بود	سواد من که چشم عشق را کرد		
همه سوزان از زانم چو خورشید	دل را طبع بجز مر لقا کرد		
برای استخوان گرویده ام	تن بیجان من صید بها کرد		
نامی باده شد خوی از ندامت	آن نظمی که پیر یار سا کرد		
کجا شام دصال و صبح غم	بر یار چنین صبح و مسا کرد		
فغان برین پرده غم غم غم	ندیدم بهر نی خود به بها کرد		
همه شیا آن شد جلا حساست	که بفضل خدایم آنکا کرد		
رسان فرده علی با شیفر و شان			
که حافظ توبه از زهد و ریا کرد			
لحظه کفیه کردن از رفتن			
دل که زما طلبش کشتا میکرد			
دل که خنجرانه اندین گندینا میکرد			
دل پر بود که یادست ترسا میکرد			
آهوی شد و صید تناسل میکرد			
چرخ فغانا بر شمشیر شد میکرد			
و چون صفت و لعل لبش میکرد			
بزد و صفت خ داشت گل تر بر			
بخت گشته من رخ اوی خندید			
دو دهم خط سبز همان میکرد			
سیر پا گرفته را بانه تناسل میکرد			
بنظر سافرا شد مطلا میکرد			
نامر تحریر کلاکت عفا میکرد			
اتظارش بچمن گس شلا میکرد			
اتظار قدش تر گس شلا میکرد			
چاک دامره گل غمبست پیا میکرد			
و صفات او غنچه لبی پیا میکرد			
دی که در لب تقسیم دعه لقا میکرد			
که غم خال خال لب و پیا میکرد			

عالم آئینه صفت رخ من بود یار شغول به بازی نظر ندان بود نظر طالب نام تو شد از بسکه بلند غیر از آن کسی چون ابرم شد	او رخ خویش را کینه تماشا میکرد عالمی حسن رخ یا تماشا میکرد نامش شوق رقم بر پر علقا میکرد چه بلا اسر عشاق نه پیدا میکرد	کس ندانست چه میکرد و خاک افشید همکه س کرد تماشا رخ عالم بد عهد غریب یک خط کفایت کند ایر بام که بر پی سیرستان میکرد	کس ندانست چه میکرد و خاک افشید همکه س کرد تماشا رخ عالم بد عهد غریب یک خط کفایت کند ایر بام که بر پی سیرستان میکرد
عزیز لبت کسی چون ابرم شد دل و سنگ شرع جام جان بین شد ساقی با که خم آب خضر بر میکرد بوی از دهنش میداد اینک کشت بسکه گشتم و بر سنگ دم در دازد عاشق چشم بتان بود در دوانه دینی داشت مگر بود گمان عد او فدا ده است توده خاک کشت	چه بلا اسر عشاق نه پیدا میکرد کس بجاک گفت پای تمصفا میکرد جام حبشه ز خورشید تقاضا میکرد نسبت لبت تو با غنیرا میکرد دل که باز لبت مکر از بسودا میکرد مکیه که سخن از زنگش شلا میکرد شکر تو م بگفتار هویدا میکرد انکه آرام سر سندی با میکرد واعظا جامع تو قصه کھیا میکرد انکه از قلم و سنجاب پا میکرد یکسلی که بر زبیت بھجر میکرد انتظار قدمت آه چه شد اسیر کرد	گذر منزل ادو بود علیا دشوار خود نیکو در هر آن جور که در بان میکرد حسن بیزی که سحر سیریا بان میکرد پیش حافظ که سحر سوره ایست خواند انکه در در سینه شیخ الف با خواند فی سوار که زنده دل رومند وای بر عشق ثنیا که بقید شب نغم غم خورم ایوا که با رفت و بلم قصه عاشق و معشوق بنامد چیفه یک دکن شام سر کچ قصص	گذر منزل ادو بود علیا دشوار خود نیکو در هر آن جور که در بان میکرد حسن بیزی که سحر سیریا بان میکرد پیش حافظ که سحر سوره ایست خواند انکه در در سینه شیخ الف با خواند فی سوار که زنده دل رومند وای بر عشق ثنیا که بقید شب نغم غم خورم ایوا که با رفت و بلم قصه عاشق و معشوق بنامد چیفه یک دکن شام سر کچ قصص
از علی سلسله زلف بتان پرسیدم گفت حافظ که از شب یلدا میکرد دل که از ماطلب سلیمان میکرد شکر سجده بت بود کمره دیر در عهده حال از دست مهبت بی تو سیر خجسته عشق را دانهما داد با دستا و گشتان ش بوشید در تنبیل نام تو بر عجب فغان نظر از لاله سحر زنگ که آن را لاله نمائی گویند آراسته بود ۱۲ از کشت و تنب	از علی سلسله زلف بتان پرسیدم گفت حافظ که از شب یلدا میکرد دل که از ماطلب سلیمان میکرد شکر سجده بت بود کمره دیر در عهده حال از دست مهبت بی تو سیر خجسته عشق را دانهما داد با دستا و گشتان ش بوشید در تنبیل نام تو بر عجب فغان نظر از لاله سحر زنگ که آن را لاله نمائی گویند آراسته بود ۱۲ از کشت و تنب	لاکشان محبت که دم بدم بستند نمی گرده که بی جام داده بستند زهی کسان که بر دوش خشت نظر خوشا کسان که ز لعل بستند رهی کسان خیال به بخت بستند خوش آن کسان که ز خود خوشت بستند سفید خون شده از چه با بستند بیشم غم تو عشاق کم بخت بستند چه احتیاج که بنزد تو شد بخت بستند کسان که ترک نمودند بخت بستند	لاکشان محبت که دم بدم بستند نمی گرده که بی جام داده بستند زهی کسان که بر دوش خشت نظر خوشا کسان که ز لعل بستند رهی کسان خیال به بخت بستند خوش آن کسان که ز خود خوشت بستند سفید خون شده از چه با بستند بیشم غم تو عشاق کم بخت بستند چه احتیاج که بنزد تو شد بخت بستند کسان که ترک نمودند بخت بستند

<p>بطون لیش ندان حرص کن کردن  سفر و کسانیکه بود برگردون  بنیز خاک بجز خون نمیکند خدا  گمان مبر که ز جنگ ایشان نیست  کشتاد کا و دهالم بر آنهاست  رسیده اند کج مراد میدارم  تمام مرهم دنیا بر آنهاست  رسید اند بیکدم سر نشانه خویش</p>	<p>عالمه با سر خود چو نارون گشتند  بجاکگی تو چون گرد باد گشتند  جماعتی که چو ناک جانم گشتند  جماعتی که ز تیغ گاه ریختند  که نقد نید جهان بیک گره گشتند  جماعتی که طلسم خود شکستند  که باخذ نگار گشتند  کسان که تیر صفایت مکان گشتند</p>	<p>من کشکش عشق و ملامت ردا  مرگ اعدا نبود جا فکرم بجان  ز جهانم دارست ای خاصان  رفته دوش مرا از بگ جان دید  عاقبت خنوت من در غم شد  بغرض نیست بیکایه ممتاز  باد قربان بلب لعل تو صدمت را</p>	<p>خارجان شدیم سهر کلفا می  چو شد اید که مردن بجانم  گنجا همه دنیا است جامی چند  رم نمودن از آن هزار می چند  کرد بد نام مریش کونامی چند  شاید اباد شد این ز رخ کاهی  داد یک تنگ شکر لعلی و شایه</p>
--	---	--	---

<p>کمان عشق و جن علی صاب  ز خود نیند اگر نیستند و گریه</p>	<p>بجو حافظ دل سوخت علی سوزنراق  کامکار نظری کن سونا کامی چند</p>
--	---

<p>خوش آنکرده که جاز نیست  چنانچه نام برآورده اند  نشانه اند بکری حیانتش مراد  تو نیک باش ایشان که گمان  ز ریخاک نبردند جز برای خویش  بقبر زنده دلان زنده از سید  کسان که دعوی نشنیدند  گرفته اند ز گرداب خدایی خویش</p>	<p>چو آینه به چهران پیش گشتند  ایکاد تو کسانیکه جلالت گشتند  کسان که تیر گاه نگار گشتند  یکوی یار کسانیکه گشتند  کسان که چشم نقش نگار گشتند  بجانه مرده دلان که گشتند  چو سوار بر واقع سپاه گشتند  هر آنکرده که بخویش احد گشتند</p>	<p>بود زین قبل مر از خوش بایمی چند  این مان آ مر آه به پیران سری  گوشه مرقد و تنهایی خود یاد گشتی  پختن میوه شود باعث اندازی  بر کفم ز می خم محبت ساقی  خاک دیدن تحت نشینان من  چون شده آه بیک و جوانان  جلوه عارض در گوش برق فلک  شغل تابوت من ز تو با بشت  زلف مشکین خط سیر سخن پیچید</p>	<p>دست من بود و جلال کمال  یار دوش سلطان سواد  کامی باده کشیده ابرامی چند  کارم افتاد در این باغ بهشت  هر چه خور و خوردم پیش کسان  ماند آخر نشان زیر فلک  انری نیست باغ بجز نامی چند  اتمام نظر افتاد به ایامی چند  عقب من است کسی گامی چند  مرغ جان گشت گزاف و این</p>
--	---	---	---

<p>عروج کرد ظهوری علی که چون تو شود  گمان داشت که افلاک اینقدر گشتند</p>	<p>تختی مرگ علی شیر جام کردید  بوسه بایید ز لب و شایه</p>
--	---

<p>پیر گردون که حسین از ایامی چند  فایده رفت بعلیه ایامی چند  عاقبت در او مردن پیش شد  سه قسسی آنکه از آنکس نازی گویند  از زیدی سه زبیری که دران چهران گنگان از اندازند از نیا بجم</p>	<p>کامیابیم درین عهد تو کامی چند  سودم ز زبان تو بیایم چند  سنگدل خود بیاید نه کامی چند  از بارجم و بران که نام بیا از نیا  از نیا بجم</p>	<p>پند جان است که بگو نامی چند  شور عجز میاست به عالم هر جا  مرگ با و گزندگی زندان است  چشم پوشید چو تابوت او آید شوخ</p>	<p>دزدان را هم رودند از این چند  جانبش خروشان بودی گنج چند  سیر فردون بود صحبت گلفای چند  بردم از بلبل حیرت باد این چند</p>
--	--	---	---

<p>مردن است عمارت سفر کردن با ادبش کدین نرم مو عین می شناسد بکشت شیا بر بند حال عشاق نرسید کس بر می از تهیدستی خود و ارمید پریم بار و شتم مشتاق حسام سینه بخته عشق تر از سو زبان پاس ناموس ضرورت از بیک بامه قناد علی را جبینم به بار</p>	<p>خار و گزشتو عشق کل اند چید اکلف تستن عزت نامی چید پخته کرد و عشق تو مرا خامی چید پیش در خید بر دل پس امی چید چشم انعام نداریم ز انعامی چید بر و خلد رسیدند خوش انجام چید همچو منصوره گویند کرمی چید دل خاصان کنی ز کجای چید غسل یک به نمودیم بجامی چید</p>	<p>وا عطا با کجا ذکر طوبی حنت مال آذال سترم دستان کپی ما ز جمله فردوس نماید بشر آتش از آه جهان سوز زخم و داری ای نسیم سحری بوی گلستان آورد دامن شست کم ساسله پای جزو تشنه کفر کنون نشان سجده</p>	<p>گامی ماهی گذری بر سرانی چید خاک گردنه خاک یانی چید خاک کوش گفنی شد عروانی چید خاک خاکش باد دیرانی چید چاک داکش باغ گریانی چید بر و سیلاب کم در زندانی چید بر و زار کشی دل مسلمان چید</p>
<p>چاک دیلم از خنده نهانی چید از رخ یا خیالات بدل ضیائی بچشمین لاله و کمر عافیت چشم بهره سحر است افق کاکل را ساقیا جام زین تا کبی و آری کار و اندام است در بخت زبانی در خیم حجب بکمرین در ذوق رشته سبزه بود ز ناز بدوش جز بچشم نگران بر سر کم گذر کی توان کرد بد زوی نظر بدوش</p>	<p>دارد این خم و آغوش نیکو از چید دارد این آینه در پرده پرستاید دارد آن صفت شکلی بی چید دارد این زلف آغوش خوش چید دارد این نرم بهر صبح خوابی چید دارد این چاه سر و دست خانی چید دارد این چشم بهر بخت عانی چید دارد این دیر و آغوش مستی چید دارد این قره و آغوش یانی چید دارد آن هنر و دیدگسبانی چید</p>	<p>و صفت فرکان کردیم بر بانی چید نیست وجه منشأ و سر خورانی در دیوار چو خدایم خیر زده است تو ده خاک مرا کرده نشانه چید یوسفان باده بشوتم شاید و ده خاک است که پیش خود چیده حشر و دیشب بجزر و امه یاره آینان کان وستم چه بود قیام</p>	<p>صفت لطف خوابیشانی چید بهر شیر دم ساخته بازه کالی چید در پس آینه در پیش تو خیرانی چید بر سر قبر بود سینه زبانی چید سیاک و ایوب است سیرک چید رسم کردیم کعبه و غرضانی چید چشم سیدار من انجم بانی چید بر خیزم ز کعبه بهره یارانی چید</p>
<p>در زمان سوادم از رخ تابانی چشم عالم شد روشن در آغوش زاد تا کجا ز و ز شبنم صوفی سه نفث قسمی اندر رخ که از زمین جوشد از لطافت و بر بان غیر</p>	<p>اگر بر اثر خورشید بستم گردید برگ گلها است علیا کتب انبیا دارد این رخ و آغوش عانی چید دارد این بهر همه آغوش صفا چید گامی گامی گذری بر سر زانی چید</p>	<p>چون دیدند سنگ می دانی چید فرد و دشت دار فقره خانی چید پرده شوی بکشد و این چید زینان شربت از کف خلعت چید خلعت خلعت کل عطا شد چید</p>	<p>ندرد زبان تو کردیم گریانی چید نزد امید پیش گدایانی چید گر نشد ز کفون کا و عروانی چید از انجمان بود چو عروانی چید سایه با کم نشد پی عروانی چید</p>
<p>نام جدرستم - از بر بان</p>			

<p>حسید لاف و دار فام و دو عالم آزاد انقلاب ابد و در آن حاکم گردید ساقیانج سلاطین تشریف آرد آب یاشد ام بعد فتنه چو جفا غم و شادی ابرم در چمن رنگر عند کتب من و پیران کل غرض و شمع ایکیز و زو خود از روز و ملاذ ناری</p>	<p>نخر میزد مرا ز فروزشانی چند ساج شایان التاج که ایانی چند اب خم ریز بکفشکول گویانی چند دیدم و داشت امان طبرقانی چند شبنم گر یکسان با گل خند آچند حسن نیز نکند جمع پریشانی چند مورخ و دهر سرستم دستانی چند</p>	<p>حافظه علی بر عشق صبر کن یار لب لی با پند و زنی سان حکیم بنگر علی خیمه طبع سلیم من باشعر من جبریده سلمان نمی رسد</p>
<p>ورد که دور چرخ بپایان نمی رسد دارد هزار جنتی پری اگر چه در خم خود است که چون جگر شکست ایسان نیسان اگر چه شمشیر تن آتشیم سر در نو بهار بود و چرخم خزان دلا لذات عشق را چه رسد بدشت دیوانی عشق ز لیس رشک و دی ناز که گریه نباشد گلی به بلخ</p>	<p>کار وصال را بسا مان نمی رسد بامور کوئی یا رسلیمان نمی رسد بالعل اریعل بدخشان نمی رسد در عدن بان و در دزدان نمی رسد هرگز رسید خلق کجایان نمی رسد سیر چمن ز خرم نمایان نمی رسد باکوی بار خنجره یوان نمی رسد جانان تن لطیف اجمان نمی رسد</p>	<p>قائل هنوز بر سر رسید ان نمی رسد گشتم غنباره که زخم بوسه بر رخ آهز گرفت سبزه خطا بوسه لذت آئینه داریت لب کند زنی سر تیغ نگاه یا چه صفها نکرده صفا یکت عدالت هزار تفکر بهم رساند شاغشته کسی که دو مصحح بهم رساند عیسی اند کسی که علاج مرض کرد روزم سیاه گشته که عمرم بسر رسید آخر خون بهانه دیدار یار شد و اغشتا که خوش ملو شوق بود باشد شفیاق که رو نم شد شیا داوی هزار خیم ز گفتار در دلم لطیف که در شاه بود در حروفت گرید اگر چه با جود کاه چکر تمام بیل هزار نغمه سرای کند باغ داری چنان کلام علیا کلام</p>
<p>با عارضت بجا گل خندان نمی رسد رنجی بدل رسید تیر نگاه اند هنگد زلف را عارض نگاه کن سوئی اریا سفر کرده عالمی روز وصال نیست کسی هر باد صبا فرغیه کوئی قاتل است</p>	<p>یک عقده غم عنوان کرد و علی تا صد هزاره زخم به دندان نمی رسد</p>	<p>ایو ارازی شب هجر کسی علی صد شمع خنوم و سیایان نمی رسد چرخ سان گشته طبع که نونسان چون سده صفت بدایر و دوت شده ابر که به جبهه تو گشتا زبان که نسیم سحری نیز چو بهار باغ</p>

دور دور تو کرده خیانت را مرا عاقبت طلب عاقبت کار باز		نپسندی که شود زلف منم خنجر ایکدامت لب لب و ده که سوا تو شد	
خبر صد کفایت نیست علیا تو یاد گاری که درین گنبد دوار باز		زده صد سنگ است بر شیشه بایت لطف غنایان کمال زارش	
ز نسیمی که ز کوئی تو بامی آید در تن مرده من جان بخدای آید		زنده باشی تو که آن به جانی قتل مخلف از بی اشعار سرا یا تو شد	
بوی زلف تو که با باد صبا می آید بوی زلف تو که کار سازان آید		چو کسی آید که دلش در طلب تو شد با وجودیکه انا العشق گفته است	
یا مال تو شود هر که بخت آید و اعتقاد نیست بسو گند بیان		عمد خضر ز صفت تنهای تو شد رنگ لب و زبان تو یکسا شد	
نمی انهم برش چیست پیش تو سر بریدی و علی را بجز این نیست غمی		آنچه نازانی من و دل فدا اید و دست یاد رخسار خشتی شمر باید	
که در گار بر آه تو پیاسه آید چو کسی آید که در شیدای تو شد		صد قیامت بسرم رفت زلف تو شد لیکن ایفا کنی که عهد فدا تو شد	
چو کسی آید چو عارض بیابا تو شد چو کسی آید که تو را شای تو شد		انچه زهد است علی هیچ نمودی هیچ بعد از آن رسن می باز مصلحا تو شد	
چو کسی آید که کسی صید خفا تو شد این چنین است آن زلف تو شد		چو کسی آید که دل در نظر کائنات تو شد چو کسی آید که تر بر رخ تو شد	
آنکه رخسار تماشاکه عالم داشت را گشت دست که این گشت خا بر گز		سنبل آشفته از آن لطف بر کرد ناگشاده می که خنجر خون نشانرا	
آنکه صید بیابان بسته می شود آنکه صد فاخته بوسه فاخته کرد		زلف از سایه خود ظلمت پیدا کرد ز بد و تقوی همه بر باد شد	
آنکه یک شتر بیا داشت نامش آنکه یکدشت شکا داشت نامش		نوبت کی رسید با بون زان رسید جلوه یار عیان است ازین شیم علی	
نمض کردم که تو هم جویستی هستی پیش برگ کن جوی خوبی بود		چو کسی آید که با خنجر سرا تو شد نخل را بختی قدر غنا تو شد	
		سایه بزم دل سکون بین بزم یعنی راه بزرگ از دما ۱۲ از کنز و منتخب	



<p>چه کسی یک قیامت بالای تو شد نستی نیست سخن مر که خان را چشم من سیر شد چو در لعل مال بسکه مسکه شد تر ساشد تر سالم دانه سحر زانگو که ششم یا بد لااله مرقد من ساغر کوثر گردد روح زاده بود کرده قافله جان ایمان دل دین با لفظ جان ایمان زود زود بهم آورده</p>	<p>رشت کشید قیامت زیبا تو شد خوابیده هر خلق ز لکجا تو شد عمر با عمر مرصفت تاشای تو شد ملک شتم زده زلف چلیپا تو شد تا رسیده ام ازین دنیا تو شد گر نصیبم کفن ازین دنیا تو شد نقشه باغ ارم نقش کف پا تو شد هر که نادیده تراد رسو تو شد دل صد غم من آه سو تو شد</p>	<p>جز وصل نگردید علاج دل عاشق هر چند که خلق نهان بگناهم ایوای که امید بدل شد از تو شد</p>	<p>کوهر طیبیان جهان صدف شد هر عضو تنم پیش خدا آه تو شد هرگاه که بیانه اوقیبت شد</p>
<p>چه کسی یک جهانی تماشای تو شد چه کسی یک نظر وقت تماشای تو شد نست عیش کل ترا کل عشا بر اینچنین است که نادیده خوابت تو شد روخورشید از آن رستی تو شد ای شفا بخش میضای عالم تو شد جان ایمان دل دین زاری تو شد</p>	<p>رواق باغ و عالم قدر عشا تو شد نفس بریم هنر تماشا تو شد زیر آئینه عیان صورت تماشا تو شد با دو صد قافله سالار لکجا تو شد گلشن خنم مستی تو شد دل از دیدار من تو شد جمله سر بای من صرف تماشا تو شد</p>	<p>گرد تلاش ایردلم جستجو کند گر یازین بلبل خرد گفتگو کند گر یازین خلافت جهان آرزو کند گر در زمانه باز بصدای تو کند آن گل اگر بجانم بگنجد تو کند عزم شکار بجز گر آن ماهر تو کند آن ماه اگر ز من گفتگو کند دارم دگر حسن تماشا تو کند عالم باز در جویان گفتگو کند دین لالای من تماشا تو کند صدای شکر لای من در جوی تو کند روشن شود سواد و دین تو کند نام ترا شمع زبهره تو کند در سرم کجا دگر دارم حکم تو کند برسم شود چو زلف غیر میان تو کند بوجه نیست لک نشانی تو کند آن مرد و زار من نمک تو کند دارم حقین که باز بر تو تو کند</p>	<p>بهر ده فلک دویم رف تو کند دست جنون بچاک بیان تو کند دست جنون بچاک گریان تو کند دست جنون بچاک بیان تو کند بلبل هزار گونه اجل ز تو کند ماهی هزار چشم ز موج آرد تو کند شوقم هزار گوش ز خلق آرد تو کند آر جی چیل جانب آئینه تو کند بیان بچاک اسن قسین تو کند ماه تمام نود رخت تو کند جنون هزار چاک گریان تو کند تکسیر بچاک گریان تو کند روشن سواد چشم مرا تو کند الاضداد همه بد و بد تو کند من خناسم به پیشیت اگر تو کند شاید عرض حال دلم مو تو کند هر چند که بخت تو بد تو کند گر باز میرم چرخ ز خاکم سو تو کند</p>
<p>مرغی که بر صد قافله تاشد صد شکر که یار خیط و عدد دفا کرد پا مال شدم سبز صفت بر سر تو شد با خونی خود شاد بکتابی نانی گر من چای و گویا گرم بود</p>	<p>بر شاخ نشین رسید که تاشد صبح طرب نگین من شام تاشد در داکه تر خون گریخت تاشد شاد بیدار اویت لفت تاشد رقم چو نه خاک دل اویت تاشد</p>	<p>لب لب است علی بودین حد ثنا در گلو سرمه مراد صفت سرا یا تو شد</p>	<p>یک جان بد و قالب و مقسوم علیا داحیف تن عاشق و معشوق جدا شد</p>

رانی تو شد از مویید

آخ علی دست فغانی گرفت جام  
تا کی کسی ز بد و لب خشک کند

آنست شک خاص با غلام بوند  
نی آنکه عطر ساز میان واد کند  
لیلا با چو صد بیکه خوش کند  
دست آن بچاک گریبان بوند کند  
مسو آنکه شک طوی نمون کند  
زاد اگر زیاده مینا وضو کند  
بجز دستش تکیه سازد هیچ  
بیعت آنکسی که بدست بوند کند  
مجنون نیز از چرخ چینی روان کند  
لیلی بچاک دامن من گرفت و کند اگر  
صد بفریض از کوی یکنم روان کند  
طوی شوم گلشن فردوس خوش کند  
آن گل اگر بدیده پان سرخ کند  
پوشی نیز از جامه لب از قفل من  
خونم چشتر از گل رخسار بوند کند  
شعر تر صف رد تر قصد اگر کنم  
ترک صبحی است از عجب آنکه  
بوی ریاحینم مقدس از جوی  
چندان جیانه نامد با عالم کشید  
بر شهرت گناه کسی مسرور کند  
شیرین شود ز شیر جانی کفایت  
زاد اگر زیاده نمخ وضو کند  
باشد طفیل مرگ هم بر لبی رسد  
شاید کلال بر ز خاکم سپرد کند  
بی جیب طربت نازش در نیست  
دشمن اگر باب سبکد وضو کند

در سبکده بقول فغانی بر دلی  
کاشا دهند هر چه دلت آرزو کند

یاران ناز نیست من آنکه کند  
ساقی خمی سیرا که از می وضو کند  
آن دوستان که وصل ترا آرزو کند  
باید که خود نظاره حال کند کند  
آنکه عرض حاجت آرزو کند  
با خشت آرد می وضو کند  
آب بقر در قیامت شود فنا  
باید که آب خم غدر آرزو کند  
آتش طورتو با شیم زاده  
یاران نیز از سبکده در گلو کند گو  
خرابال کرده تیر خرسینه مرا  
چاکس لم بدشته قهقیر بوند کند

غبار بر دنا ختم و دنا لاف  
زاد نصیب تر از سبیل هشت

باید ز غیب شتر خرم فرو کند  
کمز زلف رسیده ام زلف کند  
عطر کلاب نمی خجالت بدست  
تو محفلی که جان گل رو بوند کند  
تا کی سر غرور تو باشد آسمان  
آخر نه بعد مرگ بجا کت کند  
باید او کند ناز شهید من  
بکتاب بر نگاه ز آب آهین بخور وضو کند  
ایر کم بود بسترش روز باز پرس  
غسل چناره که آب سبب کند  
این خونها لبس است در و زانیر  
مارا می بقاتل مار و کت کند  
نقصم که خصم بد کالم بجای اند  
خونی که ناقص است از کت کند  
آتش تمام آب خجالت سود ببرد  
در شهر باز خوی تو گرفت و کند  
وقت نیست فتنه نیاید باز  
هر چند آب فتنه ز جرم بوند کند  
آخر غم فراق تو دارد دل ویدل  
رو بجز آبار مراد و برو کند  
بر ضد تمام خلق شد خوی هوشم  
از آرا چاک کت نام رو کند  
آنانکه کرده اند حال تو آرزو  
باید که بر چاک گریبان بوند کند  
تر دامن ز نار جهم و دیناه  
ساقی بگو بچی ختم شست کند

رفته علی بچاک فغانی با ده کش  
آه از ملا کش کفن تانده بوند کند

مرا امید یام شتاب نمی آید  
که دیر پیرانم سر از شتاب نمی آید  
چنانکه بر میانم بی تبدیل  
که کاشش رحم جان خدایت نمی آید  
چون شد یارب عمر میور در انتظار  
که بود اسید کان فاصدایت نمی آید  
چنانکه صد میسانم همان دل ز  
که در صفت در قید کتابت نمی آید  
گسی نه سو بزم شراب نمی آید  
اسیدم بوز و کار صوابت نمی آید  
چنانم سوختن لیکر خاکه شست  
گمان کنم که تو بگیاپ نمی آید  
اجا و کرده ام سال از این بخت  
که بوی نفت از شکایت نمی آید  
غیمت داجی را اگر بختی آید  
که در پیرانم سر شتاب نمی آید  
الضمتین کرمی باشد در لایب که خون بیکد  
بهدا از جوانک بیداد

<p>چمنها میگویم بر باد برآمدن بردم دشتها خانه خرم شادان بزاران بار بار زنده ابرامیرو بخفتن مهر کردم غم خود او ابر همه کرم بتیر وصال ازین غافل چیا جور و جفا کرده برین انظار</p>	<p>که شاید بگویند کلاکت نمی آید که جور یار در فیه حساب نمی آید که هم که تو یون نقاب نمی آید که گاهی آن پری بیکر خواب نمی آید که آنکس و جام جباب نمی آید که روز عاشقش در اضطراب نمی آید</p>	<p>ای جوان بخت آن حسن ابن عفا در کار زلس دخل بود عادت دستم از کار شد کار ز دست چشم حشرت ده تو ام بند شده است شیخ گرد او در سحر کف و چشم تا ملاقه کفن گریه میا کردند جسم من سر شد روح بفرود آمد</p>
<p>فرستادم علیا این غزل صد جا چون شفی که بنیم تا چه از یاران جواب آیدنی آید</p>	<p>در غیرت بیک خطه کلاه نمی آید سکه خاری سیم نو بهار آیدنی آید که میگویی که کار گل خارا آیدنی آید که روز که از نیم در کنار آیدنی آید که بی دست و پا روز قرار آیدنی آید که روز بر سر آن شمسوار آیدنی آید که بهر فاجعه سو مزار آیدنی آید که کابر گل از نوک خارا آیدنی آید دل پر در بار از اضطراب آیدنی آید بشایخ میرویم که بار آیدنی آید بسیار رخسارم نو بهار آیدنی آید که از آن چشم بل اندر غبار آیدنی آید شما جرم من و ز شما آیدنی آید می دوسا شده و نشان آیدنی آید</p>	<p>حرفی از سوز دل یک سخن شمع صفت در زبان کرد بود</p>
<p>مراد صد آه زود دل که یار نمی آید چون افتاده ام کان سو آیدنی آید بهر کاری شده شری زین باغ کین دل خود را کردم زیبا و پاک طیلسان خورشید چنان شد بره افتاده ام در زیر خلاق با مقید میوس کسی خود بی جلی هم چه بهر کرم از کار تقدیر که چار نهادم سنگ سینه لوح و من چون وصال آن سحر در دست آیدنی آید خزان در بر رسانم فکر بهر حال همه تر خاک دیدم و کین که خراب چنانا کردنی کردم عیسا و حال پر گشتم و لی عشق جویان آیدنی آید بر کوه جبین گریه بطاهر بودیم خاک باد بعلقل مال اندیشتم در چمن و بهار مراد و سمو</p>	<p>انتظارت بلز نیز چنان کرد بود صبح روز سفرم کرده عیان صبح بچران رخ پاکش نظر غائب قاصدا از چه سبب باز او پس کرد منکه در عشق تو خود را بشمر دم خرقه شسته خون کعبه خرم قائل دلم پر شده از خست و قطره اشک خطا زادی عشاق تو کور شد شکر صد که تمنایم آید بقبر شد پیری کرم محو مکان آتش محل زگرش از خاک قرارم پیدا</p>	<p>دل تر خاک درین سینه همان کرد بود دین سیدل جهان کین آن کرد بود خون ازین بچران کین آن کرد بود نامم را که بدان مهر و نشان کرد بود بر سرم با نهان ظلم همان کرد بود لیکن رنگ خست عیان کرد بود لعل گوهر حرم حدن آن کرد بود باز آن رخ بران شیر و نشان کرد بود غم جگر تو همان حزن آن کرد بود در کف شوخ جهان تیر و مکان کرد بود دلم آنگونه بسوی آن کرد بود</p>
<p>شما جرم من و ز شما آیدنی آید می دوسا شده و نشان آیدنی آید دل بی بطرف رخسان آیدنی آید شب و صبحش غم جگرش آن کرد بود سبز دریم جهان نتران آیدنی آید</p>	<p>حافظ گفت علی قصه خوانا به چشم که درین چشمه همان آیدنی آید کفتم که دلم از پی نام تو بلیغ بود کفتم که دلم درون سحر تو غمین بود کفتم که از فردوس چرا اقامه اینجا</p>	<p>حافظ گفت علی قصه خوانا به چشم که درین چشمه همان آیدنی آید کفتم که دلم از پی نام تو بلیغ بود کفتم که دلم درون سحر تو غمین بود کفتم که از فردوس چرا اقامه اینجا</p>

گفتم که دل فدای بخت و تو داد  
گستاخ دل تو ایمن زیر گین بود  
گفتم که نقش قدسیت نشود  
گفتا که ترا هم بوی خوش برین بود  
گفتم که گویا باش تو ایمن و بهر  
گفتا که همه یک بد نقش چنین بود  
گفتم که نگاه تو مرا کشت چشمشیر  
گفتا که مرا دل نیز همین بود  
گفتم که دولت به جز در این گاه  
گفتا که ما غی فلک خاک نشین بود  
گفتم که چون خست و غمی داد  
گفتا که چه خورشید ترا ازین بود  
گفتم که در حرف من این بخت بود  
گفتا که دولت مرا از این چنین بود

گفتم که چون حافظ از علی از چهره پیری  
گفتا که همه وقت مراد اعیان بود

هر چه آینه اگر روی تو بینم شود  
در چو زلفی ز خشت بوسه می شود  
ایکبار بوی تال جامه میگردد  
زیر دیوار تو یک خطه نشینم شود  
ایک از نور نظرهاست بر دست  
گر شود خاک رت سپهرم شود  
زاد خشک دامن ترم نفوذ  
گر کندش سر فردوس نشینم شود  
باغ فردوس که با گند می دم فرو  
گر شود قیمت آن جان جبینم شود  
آن سیاح جوگرد طرف بالینم  
گر میگردد نفس بازینم شود  
آخر کار شود خاک تن جانم  
گر شود مهر فلک شبنم نشینم شود  
عقل در دایه دین یک جا نه  
دارم اندیشه کنون برینم شود  
قامت کرد که درین حلقه خام شست  
گر شود عکس رخسار منم شود  
منکه امیدم کنم زین عصیا  
اگر تو از لطف بی خلد برینم شود

خواجده انت علی عاشقم و بهیچ گفت  
حافظ از نیز بداند که چنینم چه شود

آنکه نقش خیر تو در دل نهاده  
بار سفر بدین منزل نهاده  
آنکه پای جدید در دل نهاده  
گامی ز نرفته پای بنزل نهاده  
آنکه داغ بهر تو در دل نهاده  
شب بر و خورشید مقابل نهاده  
روی ترا بر مقابل نهاده اند  
هرت پسینه ام عوض نهاده

زلف کرده است پریشان دلتما  
پای امید زیر سلاسل نهاده  
آه آنکه برده اند زلف تو بوسه  
نقد مراد در گره دل نهاده اند  
خون کرده است قشقه شاد زلف  
خشت سفر بگو چه قاتل نهاده اند  
فکری کن ز دریا قاتل ابد  
جرم ترا بگردن بسمل نهاده اند  
در جام آفتاب نشاند آب خضر  
آه آنکه پای سحر کبک نهاده اند  
چیت فردو رو تو در ساکنان  
انگشت موج بر لب اصل نهاده اند  
مردم ز سرگشته پیش تو می شین  
بر دانه دار پا به محفل نهاده اند  
بستند چشم اهل نظر به دیدن  
نادیده پای بنزل نهاده اند  
ما با جنون خویش بکشته شتم  
بارگنه بگردن عاقل نهاده اند  
خود پای سحر در پیش تو شکست  
نارفته راه پای بنزل نهاده اند  
تقدیر ما که ناخن بدست  
در کار راجه عقده مشکل نهاده اند

عکسین مشغول چو غافل که نمی ماند  
صد جا پیش بهر تو محفل نهاده اند

کلی از باغ خجیم و بهار آخر شد  
شب وصلش شد ز تیرا آخر شد  
بسکه در حوض هوایت نیام  
گور ما خواند میاسیر دایر آخر شد  
دل قوی دار که اسال نایم  
با چنین در غم آخره که یاد آخر شد  
خطبند ادگر در خط الحش  
دو سه شمشیر خنجر آخر شد  
دانش است اهل معرفت و کشف  
ایک بر قصه نقش و نگار آخر شد  
رحمت مرگ سیاهی بیک سپرد  
عاقبت ده سینه خنجر آخر شد

بانگ مرغ سحر دای علی بر خوابت  
حیف در شرم زدن صحبت یار آخر شد

طغیان کرد تو آینه گنج ز گرد  
اگر شام بیامی سحر کرد  
فلک بشب دوکان شیشه کرد  
که هر ستاره بنور خشت قمر کرد  
بیاد آن در دزدان چشم گرد  
ز سنگ زده فروز جهان کرد  
سه یعنی سال گذشته که بار سال باشد از قیث -

<p>اگر نیت کنی یا در میان ما را دوا چه فایده بیار لا علاج را چو پهل گشته شکونش کاش می کشی بیسرگی چه روی نیت بگیرد خجالتی کشم از حال گریه در خطا خبار راه تو افتد اگر بدید کور همیشه خستن ما بزم تو خواهد چه خرد آب آبا کنی چو خواب از دستم نیست بن هر ارض اگر کشی دوا سه جامی شراب دهم اگر نصیب دیدن بخشی</p>	<p>بچشم اهل نظر خیرت تا هرگز بذکر صدم کنون که در سر گرد که هر که شکر بجان میکند بتر گرد بهر ابرایخ ز تو دامن نظر گردد چو مرغ نام برم بر زنده که تر گردد چو آفتاب یک خطه دیده گردد ولی زیم گاه تو برق بر گرد چه کار با نیت غیبی بی بدر گردد علاج دل خود کنم در دوا گردد رخ تو خوش ز گل تر ز ماه گردد شجاع نور زهر خشت نظر گردد</p>	<p>باز یاران سخن طبع بر زبان زدند قصه زلفت میگفت گل شود گوشت اندک بهر داده زان پیش حالی که از کف نفوسش از دست پیر تنه دل صد چاک نمی شود غم می بخشم اکنون بقد آخر زلفت خال رخسار تو ام کرد خال دفع</p>	<p>بر دلم صاعقه از تو جانان زدند تا به لبش ز خوارم بآن نرسد صد درفش یک نعره مشا زدند بچ زبنت بد خویش که شایان زدند رو بر دلم که سر زلفت شانه زدند بوسه پاک لطافت بیان زدند ره جدم چو لیر دوس یکانه زدند</p>
<p>علی ز طالع بر گشته ام چه می پرسی که گر رسد بدم بایر باز بر گردد</p>	<p>درد</p>	<p>بعد حافظه کسی بود غزل خوان چو علی قرعه فال بنام من دیوانه زدند آنانکه غیب بر تو تقریر می کنند حال کم پیش تو تقریر میکنند خوبان میکنند شکا را اگر کنند خوبان جواب ندهند اگر دهند ندیر شان درشت مخطا جانا تو نیز بر سر بزم آ که می آست بپشت ره بر حقان کنند در صفحین سلمان کافران آنانکه می برزند غبار از دل خرا جزشت خاک هیچ ندارند تا عاقلان وصل تو جویند چو حیف است بشکر که بشیرند پس</p>	<p>نابیده جواب به تعبیر می کنند انصار احتیاج به تصویر میکنند اول کباب دل نخر میکنند پیغام خود رقم بر بر میکنند آنانکه کار و بایه تقدیر میکنند نقش مرابشهر تو تشبیه میکنند بایم موافقت جیم وزیر میکنند اگر کشد کسی که بچهر میکنند در باغ خلد جان تعمیر میکنند آنانکه سی از پی اکسیر میکنند صید تا بدم عصا فر میکنند بایم موافقت شکر و شیر میکنند</p>
<p>علی شکر از نفین اوست تا آنی تو چند لب نگه کن که میخ زار کند قاصد مختب اشد بیخا زد آتش شمع چرا در بر پروانه زد آتش از شمع بیان بر پروانه زد</p>	<p>هر دو با من بپوش دست چای زدند منکه بزم تو بودم و بیگانه زدند وزنگاه تو مرا برق بکاشان زدند</p>	<p>سینور علی که حافظه مفتی و محتسب چون نیک بگری همه تو بر میکنند آنانکه خویش را بر سر بکشد روزی که بگره شمشیر تو بکشد نه انگر گشته که بیا شده میانده اند رشیدی و بران</p>	<p>سینور علی که حافظه مفتی و محتسب چون نیک بگری همه تو بر میکنند آنانکه خویش را بر سر بکشد روزی که بگره شمشیر تو بکشد نه انگر گشته که بیا شده میانده اند رشیدی و بران</p>

آنانکه جان خویش بیاخت کنند آنانکه استخوان بر پشت بیاخت کنند آنانکه بی توانا به چوین کنند	بنید گریخ تو ز انم چا کنند پسخت خبر بود که کشیم تو چا کنند بنید محمل تو ز انم چا کنند	خواب بود چو بیداری بدست آفتابی بشت تا رنگان میکردم تا لاله تار طوبای جهان میشد	دوش بیا به سرین زانو تو بود شانه عاج که در عقده گیسو تو بود در بشت آنچه ندیدم بسر تو بود
آنانکه کار خویش بجا نداشتند آنانکه خویش را سر کوبت کنند دیدم که بر درت چه تیا بیا افتد روز خشر بقهر سحر کرد روز جزا بصبر و دفع کشند آیا بود که گوشه نشینان کو بار حکمن بود که خاک نشینان راه دور گاهی بسوی یاد ساز ز خویش را	یکره تمام امر و لواهی او کنند یا بنده جانم تو اندم چا کنند روزی که در برت نشینم چا کنند آن بندگان دعوی کاخد کنند صدی فلکان که روز خرامد کشتنک را بسایه لطفی چا کنند خواهند که علاج مرض تو کنند آنانکه در خیال بزم تو چا کنند	فکر در وحدت کثرت ز چه کردی تو علی و جهان در هم و بر هم سر برآورد شام برام که در صفت لایق بود کیهان شمع و با با بخت زودم صد گردیدین قد صفت نوال جمع بودند شادان طلیان سر بر گرچه در قبر نهادنم بر ایلان صورت قتل مر اخلق تا میلان	فکر در وحدت کثرت ز چه کردی تو علی و جهان در هم و بر هم سر برآورد شام برام که در صفت لایق بود کیهان شمع و با با بخت زودم صد گردیدین قد صفت نوال جمع بودند شادان طلیان سر بر گرچه در قبر نهادنم بر ایلان صورت قتل مر اخلق تا میلان
دارم امید گوشه چشمی علی ز شان آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند			
آنانکه خاک پای ترا تو بیا کنند آنانکه از تو شکوه جور چا کنند آنانکه میزند مرا تیغ سیدین میرد خلق از بی آلت تو ایما اعجاز حسن غنچه باز آنکه روا گلگشت باغ قصه کند برسی ندزی بر نه طره بدیر با باغ گل	کشتنک بگوشه چشمی چا کنند کینا نه ناب لب سده عا کنند پیر و از باز پرس قیامت چا کنند دشنام تو دمی همه با عا کنند صد عقده با تسمی الله ان چا کنند طوق گدوی فاخته خطما ان چا کنند نقد و کون رو کرد و ناکند	کینا نه ناب لب سده عا کنند پیر و از باز پرس قیامت چا کنند دشنام تو دمی همه با عا کنند صد عقده با تسمی الله ان چا کنند طوق گدوی فاخته خطما ان چا کنند نقد و کون رو کرد و ناکند	کینا نه ناب لب سده عا کنند پیر و از باز پرس قیامت چا کنند دشنام تو دمی همه با عا کنند صد عقده با تسمی الله ان چا کنند طوق گدوی فاخته خطما ان چا کنند نقد و کون رو کرد و ناکند
حافظ بخش با ده علی را که صد گناه بهر دعا عتی که روی ریا کنند			
شب که بر مرقد اند که رو تو بود سنبل باغ ارم شوق از تو بود سلطنت حسن تو بر هر که غما شد	شور در شهر خروشان همه چو تو بود یا زنجیر ز سلسله مو تو بود بوسه ن شیر نقش بر هم مو تو بود	شور در شهر خروشان همه چو تو بود یا زنجیر ز سلسله مو تو بود بوسه ن شیر نقش بر هم مو تو بود	شور در شهر خروشان همه چو تو بود یا زنجیر ز سلسله مو تو بود بوسه ن شیر نقش بر هم مو تو بود

جمع فعل یعنی نقش از مصطلحات  
تک مکار و بسیار جلد کر از غیثات

تصور کن ای سنجاقه افند بر سر من نشد در جگر لیسج آدمی بخت بد و غیر رو اندازده سیدان عجبت دیشی ای از آن گلو گلشن عجب شکل بود اصل نقوش گران	مر عفو نت هر گاه یک باغی نه انم انچه از آید از فضاوی زین بخش خواجگی نه بید ازادی چو شکر گردن سرم صیادی نمی آید کم فغان مگر ازادی آید	گر سینه میروم و پیش می آید امید نیست که عمرم فردن آید دماغ ما چه پیشانی و با تو عجب بر تو زاده که حق غایت	خدای از تن سلیمان بدست بناز صفت و عده بود در بد شیمی زلف مغنبر گرد بود بد معاف که ده قصود مرا قصود
--	--	--	---

چو می پری علیا از فغانی داستان من که گر بر کوه میجو اسند در فریادی آید	یک دست فغانی زد در دای علی خدای عز و جلش دل صبور بد
---	--

بیا که جلوه رویت بچشم خورد بد کتم مجلس اعطاردانه هر سر امید صل از آن شوخ ایدل داد بتر خط بنویسد مگر کی نه از آن میس از آن عم خوانم موهوم شود که یار بدست مدهد لوط سیاه چشم نسازم ز آفتاب مفر با خولیش برو عفا که خوشی	دعا عمر در ازت همیشه کوفت بد قصود خلد مرا یا اگر قصود بد ز لبت با جگر زلف با بخورد بد پرست بر آن عاشق غیور بد که خواندنت مرا یا از زبور بد که ام روز مرا جام باوه خورد بد اگر دبوسته رخ یار پر خورد بد سز جرم مرا عاقبت عفور بد	ز اید بر تو طوطو خلد از زانی بود رو بگین سو کعبه حیرت تو بد ترک کن شش پرستی را غصه بد مانع هر جرم گردن ساق باکی بد حیرت دیدار تو مقصوم گرد بد عیب من باشد پیشان طوطی بد گریم در جحر او پیدار نماید بنگال نیک کرداری نباشد عیب آه	بزمستان که اندیش تو نورانی بود تا یکی عمر تو وقت کاشی طوطی بد ما یکی در ذات انسان و حیوانی بود پرده پوش من سیاه غایتی بود وزشت آینه تقدیر حیرانی بود وصف عفت جمع خجالتی یثانی بود در تم از خاک کی یار بارانی بود آه بد که دایم تنگ مسلمان بود
--	--	---	--

علی ز دست فغانی کشد چو جام شراب ندیم بزم صدای هو العفور بد	وی عزیزی گفت نظمی خود دهنان علی ای عزیز من گناه آن به که نهانی بود
---	---

چنانه واعظ ما عده طوطو بد بجیر تم که گران خوش گران خوش سوال پوسه بخار کرده ام سوال پوسه لب زده خورد بد سوال پوسه نمودم زان بچیر بجای خمی دهم داغ دم نکلان است	چنانه ساقی ما ساغر بلور بد مگر خدای ازین بخرم عبود بد مگر جواب الم ز شور عبود بد مگر جواب الم ملک بلور بد مگر جواب الم سجد خورد بد چهارم مراد ز نعت خورد بد	ز اید تا کی به سجده گردانی بود خوش بود از نقش دل و جان نقش بد نقش او شانی از نقش او شانی بد گر کند عاجز نوازی یار از زده کرد الامان که دوستان از کز دهن بد با مگاه لطف بدین مرا آن شاه حسن یوسفستانی نهان ارد به جاف بد گر کند گلگشت دعا شون بد	از غم حشمت آخر شمانی بود جان یقربانش که یارم تو شانی بد یوسفستانی نگیم بار لانی بود مور بودن در شریک سلیمان بد گوشت چشمم تان تیغ صفای بد بی مسلمانانی من مسلمان بد آن لال بر که رشک فغانی بد شود زان قصر شاهان ز دانی بد
--	--	--	---

لن فردا و درون چیزه بر کسی ۱۲ از صراح و منتخب  
سایه کردن چشم کنایه از غیرگی چشم ۱۲ از مصطلحات



<p>سیر زینبیلو با سکنه دلگیر آرزویم دولش جا کرده یا خجسته</p>	<p>به ز دارائی قصیر یار داری بود دشتم خواهر که رفد عید قرانی بود</p>	<p>تو توئی بار خدا یا که مرا ازین آگهی سحر نه از لکنه دایم دادند</p>	<p>شکر افتاد لشکره علی چون حافظ که نگار خوش شیرین حرکاتم دادند</p>
<p>پند حافظ را علی در گل آرم مدام خود پسندی جان من برمان نادانی بود</p>	<p>عقد از غم دنیا بدل تو مزم زد ناله ام تکیه کنون بر فلک عظم زد</p>	<p>و خرابات چایه بر کامم دادند غیر کعبه نبود بتکده ام شکر خدا</p>	<p>همچو نجی بکرا به دو جامم دادند صنم از سلسله لالت میانه ام دادند</p>
<p>زلف باد صبا بر رخ او بر هم زد بر رخاک اگر چه چرخش غم زد</p>	<p>شادی وصل تو تنگانه غم زد لب لعلت ز اعجاز سیاهم زد</p>	<p>ز لیسن از پی درگ و لی خجسته گر ز تلخ شکسته بگویم غم زد</p>	<p>در میان من خضر تفاوت دادند تو ندانی که سر خاک تو هم بقدر</p>
<p>غم حیرت ز قدم دایره ام زد دشت آباد شد و شهر شام زد</p>	<p>برق حسن تو روزیکه جهان هم زد شور محشر ملک حسن تو در عالم زد</p>	<p>در میان من خضر تفاوت دادند تو ندانی که سر خاک تو هم بقدر</p>	<p>در میان من خضر تفاوت دادند تو ندانی که سر خاک تو هم بقدر</p>
<p>قامت را بجهان نام قیامت کردند حسن و سفت بجهان نمره شسته کردند</p>	<p>شام وصل است این صبح شام زد بخیه بر زخم دل ز رشته خودم زد</p>	<p>خاکسارم همه تن بر خاک میزد گاه گردیدیم گر چه ز بجز خوابان</p>	<p>در جهان نده جا و حیث خضر چون نظیری بسیر خجسته یار علی</p>
<p>تیرگی شهر اندوشی روز خوش است بسم کرد ز تیغ نکه آن شکار است</p>	<p>بخت چندی خواب قره بر هم زد پرده کعبه سیاهی بچه ز مزم زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>خواب احس برم آنگاه کردا چهره یار نهان شد بقاب کبیرا</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>دست گردن دلدار جانم زد پای شمع است چراغ خلق میرد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>قامت شد غم زلف چون حلقه حافظ را در خستین علی تنها سوخت</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>عشق پیدا شد و آتش همه عالم زد ایکل جن عشقت بر تم دادند</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>حرف است از شک و شرم تمام بخت یار بر گنجینه قارون دایم</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>شک کرد و یکنون به طافان شهر گون بر هوا دو چرخه شمر</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>
<p>نه در شمش جنت و نه فر میر دست غم سیلی بر گردن ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>	<p>دست غم سیلی بر گردن ام زد آن بر بیره چه آتش زنی ام زد</p>



<p>۵۸ صفا یا بختیاری نشین اندر نیکنی بلاز یوز را به چارده هم خوش نظران درانی چون بگشتی از گنجینه جوی نمیدانم چه سر در عشق نهان باشد تو قصد هم کردی آن گرم خشنود نمیدانم دل عاشق چه در اندرون دارد نظر باز رخ صبا تو بر وازد گرداد که جز تا می غیبی و فصلت نکند چه خیر در خاتمه که سایه نم آید پیه نسبت بادشاهان بدو عاشقی عشق یار دل آشتی درم معاودت</p>	<p>که غیر از ششامی درین فتنه نیکنی که از خزان از گشتی تو نیکنی که خون شقایق و اسنخ بر نیکنی که در دهر و عالم بر دین یک نیکنی که اندرون دل و دکان خنجر نیکنی که در و آنچه نیکنی به بحر و بر نیکنی که اندر سخت آباد تو ای نیکنی که چون ای دین کارد و زور نیکنی که فقر با حیا لا تم بخل و خیر نیکنی که خیر افسر زخا و اینجا نیکنی که از دل گریه و ناله نیکنی</p>	<p>آن ریش وصال چه ناز واد نکند اگر دوستی بی انخای دینی ای واه قاصد چه پیاده سواره باشکوه که لب تخم اکود و نیرنج یک شکوه ام به بر دعد شکوه چشایی ایمل چه شکوه با جوانان بهبار باشم امید دار و فای صنم منور ایست موی تو دار و کرشمه آمار آنها شده پیدا و استدا روزی نشد پدید که آن شتاب</p>	<p>بسیج مید حاجت عاشق رو انکود آن کرده آشنای که آتش انکود آن طلی ارض کرد که هم با نکود آن کیست نهانه که با من دغا نکود آن کیست نهانه که با من دغا نکود چاک با هنوز غباری صبا نکود گو از هزار دعد یکی هم فنا نکود قرگان چنانکه که دلف و نا نکود در و مر که هیچ معالج دو نکود از زم زم ناز و نیت که محشر بیا نکود</p>
<p>۵۹ امید آشتیان ایم و اینجا نیکنی نار و بلبل تو آشتیان جناسان چه چیر اتم که من خیا و تو خا و صد چه خاشاک که بجز بیک آتش باون من جانم دل و جانان امید نین غم عشق ترا جانی باشد جز دل عاشق یکی خست گوی و دنیا لالان</p>	<p>چو سلطان افسری اسیر اینجا نیکنی هو آشون و یار تالان اینجا نیکنی میان جان جانان که هر دو فتنه و قار عاشقان چمن دل فتنه درین همان لیر که کسی نیکنی مگر در یک طوفان زرد ساعه نیکنی شکایت تو ایطالم به محشر نیکنی</p>	<p>دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود ای شک سخی کردنی برین خلعت نیافته زشته کشه چون نادیده رو گوهر طلبت اینر رفته برید با همه تن شوق سوار یار جی الفتی است لم رابان قمر</p>	<p>چون خنجر بربا نشنفا نکود چون شیم با میل بجز تو تیا نکود هرگاه که بر فلک آه رسا نکود مانند گل کسی که قبار اقبال نکود آنکس که از غبار و توتیا نکود هم رخ و او از کف و رویتا نکود یک شکوه اش نکر و که با صد عا نکود</p>
<p>۶۰ علی یار خودم قول حسین دارم معین خود میان عاشق و مشوق بود نیکنی دارم دلی که میل محرم بود انکود که بجز تو فدی و فاخته دهر مرغ طوق دارم از نعت کشف غیوه که با کسر ای که بدان سر در چشم کشند از نعت حراج</p>	<p>۶۱ علی یار خودم قول حسین دارم معین خود میان عاشق و مشوق بود نیکنی دارم دلی که میل محرم بود انکود که بجز تو فدی و فاخته دهر مرغ طوق دارم از نعت کشف غیوه که با کسر ای که بدان سر در چشم کشند از نعت حراج</p>	<p>۶۲ دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود ای شک سخی کردنی برین خلعت نیافته زشته کشه چون نادیده رو گوهر طلبت اینر رفته برید با همه تن شوق سوار یار جی الفتی است لم رابان قمر</p>	<p>۶۳ دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود دارم دلی که جز بربا نشنفا نکود ای شک سخی کردنی برین خلعت نیافته زشته کشه چون نادیده رو گوهر طلبت اینر رفته برید با همه تن شوق سوار یار جی الفتی است لم رابان قمر</p>

دای بر شتر نیا که بیدار شدم  
ای علی اینهمه کجاست نشانی بود

حسن بزم که بسزایان طبعی دارد  
سرونازیست قدیم طبعی دارد  
پیشم آید چمن سرو و زحمت طبعی  
آنکه با همسری و سر دعوی دارد  
پیشم ارم صفت برق اطراف طبعی  
چون کسی تا بقرار تو تسلی دارد  
در ره یاد قدرت منکر یا افاد  
نالام سر طوف عرش معنی دارد  
خیر از دستان نیست علاج درم  
سر شفا گر چه بر کار جویی دارد  
بی تو سل نشود حاصل دنیا جمیع  
هر کسی که مرئی است مبی دارد  
عشق آختم از راه و دل و رخ  
دل بخور آن دهن من بمصلی دارد  
جان با دفر دل آن شکست  
رو بنیاد نهاد کار بهی دارد  
خلق شد جان بجهان بی عشق  
همچو غلی که دوزخانی بی معنی دارد

یا علی کینه طر و زو و جهان بس نام

احشام امیر دلم بر رخ مولی دارد

ز بس تشوخی و القای جمال دارد  
زانه در شجاعتی زمین و آسمان دارد  
شال و شمشیرم باشد تالی  
بلک حسن آن بان عیان دارد  
مرا خنده و دین بزم و دین  
زبان اندر دهن و زبان عیان دارد  
بچون شیر و جانما با لفظ شیر  
ز بس کین باطن خشم آستان دارد  
نمی گرد و یب و یب و یب و یب  
که اندر سینه بکینه بستان دارد  
چون شمشیر شدی شمشیر بستان دارد  
ز حرف تلخ شکرت نعم لبتان دارد  
چون قریب بود از ایوان من  
دل من با تو چون لبت طوطی دارد  
چون قریب بود از ایوان من  
عشق آن کسی بکودل آن دارد

علی دری صبر و قی بدست است انگار

که در وصف رض بر غنچه جزوی در بخت دارد

سه شوی که گشت خرم و دمت نشو و عیان گردند و آب ای گردن از غیث

ناراده بوسه پای لایح خوش  
رزق حلال نیست پیشتر دعا  
هر آنچه کرد و جفا با فلک بما  
گرچه جان دل که علقه ای بکس  
دوش گزاف و کسریم عانی بود  
ای چون لست فام بتان شیر  
سینه بزم خط سبز لب دایان  
بود آن باغ مگر بهر باران طعن  
چام لب ز می به عوض اردکان  
شب غنچه لکن بود چو شمع روشن  
منه چام زاق سام بیایی میلد  
خادمان همچو بوم فلکی گرد خمر  
گرچه بوم و نبوده من سلا و آغا  
در صراحی می گزاف و چو شیار  
عالی بود که منبر خنده سالار  
عالی بود بر از جوش کبر و بزم  
عالی بود که نادان بخور و شرب  
میوه جات متلون بهر طعنه  
گویند می بصراحی ز شربت حشمت  
از همه گلشن گلزار نشاطی بزم  
گوئی در خانه عیش و بکبان عشر  
آفتابی به پیایه چه چادر دم  
از بی رود بلا بهر ترقی نشاط

سه بی شرم و بی حیا مراد از شاه بازاری که قصه مشیه باشد ۱۲ از شیر  
سه بزم کوی از غیث

<p>۵۹۱ قاصد روانه ساختن از پیش بود آخر نه خالق و بهانم غفور بود</p>	<p>خود نیز ز سر خود کرد عاشق غفور بود ز اید امید قصه بر پشت قصه بود</p>	<p>صد زخم بر تن آید پیش تو بهرم چون شانه زلف بود و دستم</p>	<p>چشم تو همانست که دیدن نشاند صد باره دلم گشت کفین نشاند</p>
<p>آخر شبصال ز نانی جور بود محشر بیا ز رفتن آن شک بود</p>	<p>آن سر ز عاخری که بیای غیور بود فریاد عاشقان همه نشو بود</p>	<p>یکدشت بلا گشت علیا کفتم را دستی که بجز جامه در بدن نشاند</p>	
<p>دیدم چشم غور ز دل در ظهور بود رفتم از جهان چون زنده یار</p>	<p>آن آتشی که بر بخر کوه طور بود ماتم که شد آن که سر آمد بود</p>	<p>گل خود در زمین انگاره قصه تو بود ای خیمت نگه گرم مگر تیر تو بود</p>	<p>سنبش سایه آن لعل گیر تو بود دل عشاق کبابی شد خور تو بود</p>
<p>شد یکایک مزاج ز افحال غیور بود طول الی که بود چو زلف راز بار</p>	<p>آخر قیبت سلیم بی شعور بود خون شد دم که وعده دیدار بود</p>	<p>یو چکد از لب لعل تو درین سخن بود برم تو رشک چو بوشه گلوان بود</p>	<p>خون عشاق که در کوه کیشید تو بود بلبل نغمه سر احو میسر تو بود</p>
<p>خون شد بسینه زانکه بنیای کج بود بیا دم فتاد مصحف را آن بکار</p>	<p>آن ناله ام که در کش آواز بود فریاد و تالام بسود و غور بود</p>	<p>نخ تو به چو شمشاد زانست بود عکس برو تو چو گشته ملائک بود</p>	<p>نا غمزدگان صوشتم و ز تو بود هر ستاره بفلک بسمل شیر تو بود</p>
<p>بر باد داد از به شکیبای فراق برایم ایستاده ایجان تو شام</p>	<p>رو ز دصال همچو دلم ناصبور بود یا سر قفاست تو سر کوه طور بود</p>	<p>خون دامن نگین تو داشت کج بود صید یک تیر تو صید شد چون بود</p>	<p>خلقه ماتم طوق گلو گیر تو بود مرغ جانها همه لاده نگیر تو بود</p>
<p>دیدم بسا آتش لکه کوب بر دمان آن سرتی ز شکر که پرا ز غور بود</p>	<p>بود از قفاست آناه نیامست بریا نعره صدور علی ناله شکیله تو بود</p>	<p>بود از قفاست آناه نیامست بریا نعره صدور علی ناله شکیله تو بود</p>	<p>بود از قفاست آناه نیامست بریا نعره صدور علی ناله شکیله تو بود</p>
<p>۵۹۲ یکدشت و کوه و باغ گردم ظهور بود</p>	<p>صبح شب بجز تو میدن نشاند صد نامه نویسم و نخواهم فرستاد</p>	<p>در بزم آن گل صد رنگ بود پیش ازین رفت بر نش قیاس</p>	<p>در نگاه عیش دنیا تنگ بود تیز از اشوب خار رنگ بود</p>
<p>کردی خود را باز بدم تو در قفا با برقی که گرچه قتل تو مار</p>	<p>شما ز دلم لطف میدن نشاند خواهم تنی را که طبعیدن نشاند</p>	<p>بهر سوال بوسه صد دشتانم بود همچو موج ازیم کتا و میکشید</p>	<p>خوشنا آینه اندر رنگ بود از دیران تنگ دل تنگ بود</p>
<p>بوی تو گرفته است بر من جهان را بار غم بجز تو گر آن است کوی</p>	<p>خواهم مشامی که شمیدن نشاند آن لپشت نخواهم که خمدن نشاند</p>	<p>تا نامه ام را کرد و کاغذ یاد یار کافد یادش به از از رنگ بود</p>	<p>در کنارم در و ده من رنگ بود کافد یادش به از از رنگ بود</p>
<p>فریاد و فغان گرچه افلاک</p>	<p>کوش چه سازم که شنیدن نشاند</p>	<p>جمع عصفور یعنی کنجک از فیات</p>	<p>جمع عصفور یعنی کنجک از فیات</p>

ماطمی سید اباسن صلح کل ما و دشمن قصد زرش داشتیم آتش ز شمع زرش شد عیان از گدگل نرم پوش استخوان هر دم را نیست با او نسبتی بوی انگلی تالابش آمده	ظاهر را هر چه با جیب بود لبلی باز از آن هم آهنگ بود الهام در غمهای چنگ بود جایی دل در پیوی او سنگ بود در تر از ویش فلک پاشنگ بود گرچه تقطیر هم مر با ننگ بود	رخش را میتوان گفت است توان گفتن که غنچه چون لکنت سر کوشش توان گفتن که میو است رخش را میتوان گفتن که مهر بساق او مشابیه گریه شمع است توان گفتن که چشم او ست گس رخش را میتوان آینه گفتن قدش را میتوان گفتن سحر بود چون ساعده و شاخ جان	ولیکن آفتاب این بو ندارد ولیکن غنچه گفت گو ندارد ولیکن این فضا مینو ندارد ولیکن زین دو یک هم پو ندارد ولیکن شمع این زانو ندارد ولیکن ز گس این جادو ندارد ولیکن آینه این رو ندارد سحر و غنچه این گیسو ندارد مهر مر جان چنین بازو ندارد
دل قطعی تو نه محزون گردد گر کشم آه لب در بایست چشم لیلی زنت گرفتند دیده چون مهر اگر بستانی گرد چشم شکلی تو درین گر کشم آه لب در بایست گر کشی شده بره از زلف در خیال قد تو هر ستم	دیده ام دامن چون گردد بوی العجب نیست که با من گردد بوی العجب نیست که محزون گردد دوره گنجینه قارون گردد طفل یکباره فراطون گردد روز روشن چه بختی گردد سنگریزه در کنون گردد بر زبان آمده موزون گردد	صبا این فرده با حافظه سانی نصاحت چون علی خواجنداد	جمیل کس جمال او ندارد بیاقت در مشال او ندارد کسی غنچه و دلال او ندارد یکی لطفت مقال او ندارد سینه بختی ز حال او ندارد رنگ گل با خلال او ندارد تناسلی وصال او ندارد نظر خیر بر مثال او ندارد
چو ایرایش مه تو را ندارد صنوبر همچو دلبر او ندارد صنوبر چون قدش گیسو دارد سخت عقل داد ۱۲ از بران و سراج هموار باشد ۱۲ از سروری و لطافت و بران انگشت و آفتاب ۱۲ از صراحت و منتخب از تشنگی و کهنه	چو رودش آفتاب او ندارد گل تر چو او ابرو ندارد گل تر چون قدش ابرو ندارد سخت عقل داد ۱۲ از بران و سراج هموار باشد ۱۲ از سروری و لطافت و بران انگشت و آفتاب ۱۲ از صراحت و منتخب از تشنگی و کهنه	لطف با نفع کرشمه دانه ۱۲ از موی غمره و اشاره بچشم ۱۲ از بران توشک و نیز یعنی کات آمد ۱۲ از غیاث کامیاب ۱۲ از بران و بهار غم دینت موزون نورسته ۱۲ از بران و بهار غم کنایه از قد موزون یا بر ۱۲ از موی	سخت عقل داد ۱۲ از بران و سراج هموار باشد ۱۲ از سروری و لطافت و بران انگشت و آفتاب ۱۲ از صراحت و منتخب از تشنگی و کهنه

<p>چشم امل بنیش رسته در نبا شد در زمانه هیچ صیاد کسی در پیش برایش شب عبید</p>	<p>سر قدر خلل او ندارد که چشمی بر غزال او ندارد نظر سو بلال او ندارد</p>	<p>بعد مردن هم یقین میارم خوش کمی کنم دست از در و فصل می باغ منت را بگفتم علی بی فتی</p>	<p>خوش نصیبی گر غلام شاه مردانم کند</p>
<p>یاد خسارتی مائل بقرار کنم در خیال عاقلش گشتی کنم دیوانه حلقه مهر سلیمان حلقه طوقم شود در جرد اینها اگر عمر خضر از من بود وانه با اندر خبر من افکند آخرت می نند صد رخ جا آرد و در نامه اعمال من گردد جبر عقوبت در میان نوایان غم آرم است</p>	<p>کسی روئے بحال او ندارد</p>	<p>۹۰۵ و چه دیشب دل از قربت دور مضنون از صفتش کن منطوق بمحو آن پای که بینی صبح پیش آفتاب یا خود را کند انستم ز خود بهر گزید نی فقط تیرنگ است دل من در شکست از دیر نایب را روشن طرب شود در خیال نرم او بایش و عشرت تیم چشم را روشن دیشب ز رو تو تا یکی با قاضی الارواح بماند بهم</p>	<p>۹۰۳ علی در راه افتاده است بکس یاد خسارتی مائل بقرار کنم در خیال عاقلش گشتی کنم دیوانه حلقه مهر سلیمان حلقه طوقم شود در جرد اینها اگر عمر خضر از من بود وانه با اندر خبر من افکند آخرت می نند صد رخ جا آرد و در نامه اعمال من گردد جبر عقوبت در میان نوایان غم آرم است</p>
<p>صاحب ادعش و شوق انگل آن چون او علی رو بهر جانب آید سنگ بارانم کند</p>	<p>۹۰۶ رو آن هر چون آید حیرانم در خیال ناخوش از دل و اعتقاد شکافه صد گلگون خوشه گندم عشر و بیایست تل سنگ را غنای نیست دست سیمان درم علاج عاقبت سنگ علی ایام شکند</p>	<p>۹۰۷ زین شش که مرا یک بقدر نوبت نشده زخم بدلی حین که ناسود وا رسیدم به زخم چون نه مهر حان جاری خود را به چون روغن نشا آهنگه چو شش و چندان دلم آخر کار جدائی تو جانم برده</p>	<p>۹۰۴ با علی انفساد کرده هر کسی ایوا کلیم انچه کرد اصلا ح عیش تنم نوبت شود</p>
<p>عید قربان شود قربان بیدان برایم بخواد پس از جان دانشی است آرد و بوسه بر لبش زنگی کن نشاند و فرات بصرم</p>	<p>۹۰۸ سواد سر حریف و او با با سید همشهر این دوست مباد اشتند</p>	<p>۹۰۹ فایل شعر علی تیر شیع تربت سبب چون در دول نامه سیجا باز در پانز ارخانه صحرایا رسید</p>	<p>۹۰۶ در و ن نیست کلیم روشنی گور نبود</p>

چشم رفته از دوا علی مرزا

<p>دل خون شد و ز دیده بدین طبع تاوان چو بود یا رخا شد ز حرف بد آخر حیات در کف با مستعار بود هر کس طار از آن هوا تو می بود و خط بیان نمود به حال عشق یادش نموده شاد و شایم تقدیر سبز و دیندار و لاله سر قمر ز ابر وقت حدیث رو طبعی نصیب</p>	<p>بی یار گر بی یار که صبا با رسید بهر صلح دشمن و انا با رسید چون شد تمام و عده تقاضا با یوتر چو بر دنا که عتقا با رسید اگر و زنج در غم فردا با رسید آن یار که گذار که گویا با رسید هم بعد مرگ ساغر و دنیا با رسید چون سرب تن نماند و با با رسید</p>	<p>زان محبتی که از سر زلف و رسید آن گلبدن بدین صحرایا رسید آخر مرخص عشق تو ایوفا کار بر دم شرف سایه دیوان کار خوشدل شدیم بس نوحای با تا پائی نگار نشد دسترس را روشن نمود پیر فلک شمع ماه را برق جهان که ازل جهان نام کرده گشتی مرا و مرد و قیوم ازین حسد جاناد باغ نو که جوابت رقم کفر گر قابل جوابی شایم نیست غم</p>	<p>مقتول تیغ چشم ترا خونبار رسید روز وصال خوبی شبها با رسید پیش از رسیدن به پیش خدا رسید بر استخوان فرق من آخرا رسید مارا چه خضر را اگر آب بقا رسید وین بخت سبز بخت بدین خا رسید یا عکس و انعکس ما بر سمار رسید آه من آنکه فراز سمار رسید تیر تو بر صواب از اخطار رسید باید بعد کتاب نوشتن با رسید باید نوشت دفتر و دیار رسید</p>
<p>آمد علی چو رفت نظیری و خاقانی مجلس چو شکست تا شا با رسید</p>			
<p>من بعد مرگ نماند و الا با رسید بعد از مرگ از جنگ و ستیزه بهشت در خانه فقیر شد آن شاه میدان حالا بلاس نیست میر و وزیر یکت از توبه به خدا نیست هر کس سید در فضل الموت با رسید یک عمر شد تمام که از در پیش از جسد قیاس نبردیم تا بعمر و ه جذب دلم بهیچ خفا نقش که و قیاس وصل کسی بی و غدا</p>	<p>تن شد چو زرق خاک و با رسید یک بوسه رخ تو بهیچ با رسید گو یا تمام دولت دنیا با رسید گر بعد مرگ سند و بی با رسید حق ز کوه محسن تو خفا با رسید الا نه آن میح خدا با رسید هم چون کفن نه جا نه بی با رسید رنجی که از حبیب علیا با رسید آن مر قضا عالم رو یا با رسید آیا که گفت کل عتقا با رسید</p>	<p>یابی که زیر سایه کلام تو و رسید من نیز خون نوشن بکل کرد و با رسید خطا رخ چنان بدل خا و شکست در جامع روز جمعه باغ ز رفت هر کس من چه بر شده سوز و رفت می باید از بلال حرم رکاب بن شد باغ باغ بسکه باغ غیر تو نامه نموده ایم رقم بهر شمع رو کوه غم تو جسم مرا که در همچو کاه</p>	<p>خو شتر از آن که کفایت با رسید تا دیدم ام بیا تو زنگ خا رسید وز زلف بر سرم چقدر با رسید زاهد زبور یا تو بوی یا رسید اینگونه غم بیا و قدرت با رسید کز گردش زمانه مرا با رسید از کوی آن نگار تو کوی صبا رسید پروانه با بجا کبوتر با رسید در خط سبز لعل لب کبر با رسید</p>
<p>آمد علی چو رفت نظیری و انوری در نرم جان نماند کسی جا با رسید</p>			
<p>له باغی و نای شسته معنی را بختن اینجا قیامت مراد باشد از غیب پرگنده شدن از غیب اینجا مراد از قیامت باشد و باغی و نای معنی در دست انجمن نصایب و غیب چو شمشیر که این از ایران پیش از اینست</p>		<p>رفقه علی چو صائب شیرین سخن زده بس نوست کلام ظهوری با رسید</p>	<p>آثار پری مرغ تابان تو یابند صد فتنه بیک گوشه زندان یابند</p>

<p>آن کس بود کافر عشق تو توان گفت حرفی تو آن گفت و دافع دل عا چشمی اگر آن چشم از پوست می خلق که چو عقیق کلم از عالم خلقت آن فتنه که افروخته بود از فتنه شر باشد که زخوم بود و آبروی خلق در صحبت تو صحبت کس بود آری دانی تو که دانا ترانی توان بر</p>	<p>صد شیوه کافر ز مسلمان تو یابند صد تر قیامت بنگران تو یابند صد قافله در زیر زنجیران تو یابند دلجمعه نه زلفت بر ایشان تو یابند در گوشه این ترگس قنار تو یابند آن لعل و گهر را که بدکان تو یابند هر گونه مرض فدی و دمان تو یابند دانا می عالم که بنادان تو یابند</p>	<p>زند شد خون ز در بر نمانند هر از عد نمانند و یک خاک نمانند کلاه گوشه یابند از سر خورشید چرا اسید طهور است مژگان تو یابند سحاب سرخانه آید و گریه چانه چو آید و خیر انگیز است که احوال که سر بر بند تو یابند بصرف کرده غم خاره گل تو یابند اوجا گو نه کتم شکر مهربانی یار پیاپیام چو خورشید مکنظر بنگر چه سبز باغ نماید و دفع و عذوق ندانم آنکه بود و بهرین کی چون تو</p>	<p>گویی پرده نشینان که پرده دارند اسید وار وصال اسید دارند بدیدن ابر سر راهی سوار دارند چانه خوار پیش تو با ده دارند چو برق سوخته جان تو دارند که شکل آینه پیش خست بکار دارند که در صفقه مژه حمله تیره دارند که خار لب خود بی تو گل دارند که جان ناچوس بر تو صفا دارند که همچو دره چاه خلق بیقرار دارند که برقرار تو سر حایم بهر دارند بدانم آنکه ز لیس چون منت ندارند</p>
<p>گفتی تو علی داه چو خسرو غزل خوب خوابان علی فتنه زد دیوان تو یابند</p>			
<p>شیرینی جانها بر خوان تو یابند از لعل کسب لعل غیر تو یابند فریاد کجا شکوه در روز قیامت راحت بجهان نیست بجز رحمت باشد که نباشد بگل باغ حینا که کشته که متفقد شود از صفت در وصلت گیر نبود گاه میسر آن که بود قاتل آن گم چو نه گم باد خدا با صفت چو نه بعایه نگردد هزاران جابل در حرف و در غیبت که چه زلط</p>	<p>صد مائده لذت بلبان تو یابند آب یکدانه بندان تو یابند ادی اگر از گردش دایان تو یابند آزاده کونین بندان تو یابند برخی که دغا و خیال تو یابند باشد که نه سایه فرکان تو یابند برخی که در پرده حرمان تو یابند در محکم خسر دایان تو یابند آن فرق که در گوشه ایوان تو یابند آن نسخه جادو که در حشام تو یابند آن لطف که در غیظ گمان تو یابند</p>	<p>آه شور چشمی غائب علی ازین نری در گلو که چوسن در جهان نزارانند</p>	<p>پیا دگان در دولت تو یابند بر و قاده بکویت صبا سوارانند ز آه و گریه بی خوش بوقی دارند فریاد که بزم تو دور یابند نه روز مردن من زلف تو دارند یر آن زلف سیاه یابند بلند رتبه ز خورشید خاکسارانند خراب کف و خود ستم شدارانند گل مراد بدم اسید اراکند سفید ده چو شمر سیاه یابند که حق کرامت نماند یابند</p>
<p>از شرم گنه هر کفر و پرده سرخوش باشد که علی زیر گریبان تو یابند</p>			
<p>قنان زهر حینان که کینه دارند قنان که مینایان چاه دارند</p>	<p>بیشیه ستم استاد و در گار دارند ز شور حینان و تفکار دارند</p>	<p>عجب کین که نیامد بر غم و شوق بهشت است نصیب علی دارند</p>	<p>سفید ده چو شمر سیاه یابند که حق کرامت نماند یابند</p>



<p>تجان که با لب خوش جان دارند فغان که بر تن نگا جان دارند بسوز عشق جگر با کبار میبازند چرخ مرغ جان نه بیخ نظر کبار کنند زنده تیر گاهی که جان بدو پیشمان چه نود شد و طریقت ز آفتاب سیر میکنند بر سر دوش جوئی خویش بر نه خشم کوه نار بخوی خویش بسوق پر گمان ز سر است طبعی رخ مبارک خطباز با نکل نه سپهر میان فقیر نظر و حاکم چهار اندر رسیده آدریم حال خوشا کسی که کند سیرت پایمی است سرفراز نهاد اند فلک را سرباز مجال شکوه ندارم اگر بی گویی را ز دل خویش اسید نیست بر تن چوین جگر داری</p>	<p>ز حوت تلخ نکسا در فلک دارند بدوست عوده جویان بشو حسن نکسا در فلک دارند ز خون آبر و خلق میگردانند کشته تیغ زار و که دل نگا دارند ز بسکه دشمن جان نهروند دارند ز برق بر سر عالم تیر گذرانند بر دی خویش جگر گوشه نهال دارند بجو خویش نه فردوس نه بهار دارند سیاه زلف و تالیش سیاه دارند بزار نامه برم گو صبا سوار دارند ز داغ سینه همه با خرم دارند گل مراد بدین امید دارند گل مراد بدین امید دارند بکوی یار چه ذی تیر خاک دارند بلند مرتبه اینگونه خاک دارند که صد هزار چمن بر تو جان دارند که دشمنان تو هم در باغ دارند که شیر کوه و داد و تنگ دارند</p>	<p>شور و ستاخر را با خلق بر طاق سایه آن شکلی گرفتارند گر کمالی کن دو تو بنده خلق جوش زن باشد اگر نه اندر این غزل در وطن گرفته میخوانم علی بالیقین خاک پیر سر شک صد امل شود عاشقانی که بویطی ساخته اند شعرا می که تراغچه دامن گویند سایه زلف تو کردند سحابان دعوی صم فضول بهین آن گلی ن که تخم گشته چو کمرت مال ز در باد و آمد که دران چو مانند سگ می تراجا باز در زمانم نشدی چو توتیا چون بسیج دانی که تو شکوه نمودند یاد خسار تر اسینه گنج نه مقام ندادند که آلوده دنیا نشدم کیس اگر بر تر خاک سرخوش گیر عیب من نیست اگر جانم در توانم کشیدن بجایش در بر دار عقبی بخورند بلا ز آنا که زیر پای تو بود شراب و خشم</p>	<p>عاجم آتش خونین فلک هر کی آموری به شاخ او کمال شود قابل خاشاک اندی چه بل شود ایع جانان از بر جان عاشق بل شود خویش را بجزم یعنی ساخته اند چرخ نادیده زدن این منی ساخته اند عکس ندان تو در صدف ساخته اند عاشق زار تر از هر چه منی ساخته اند ای که از جان جانات ساخته اند همچو تو تیغ نگه را زنی ساخته اند رشته عشق گردن سنی ساخته اند در زمان تو مرا کو کنی ساخته اند بهر بنجید ز من منی ساخته اند هر آن شمع گر این گلی ساخته اند داسن زخم سرم را کفنی ساخته اند خود مرا خاک در سیمینی ساخته اند چون گل ز خویش را پیری ساخته اند یار مار چنه نازکی ساخته اند جامه شادی خود را کفنی ساخته اند متر افتند آخ زنی ساخته اند</p>
<p>غزل سر است بدین عهد انتظام علی مشال گل بر تن گوش خود هزار دارند گر رود آن یار در گشت گل نائل بل بر سر زخم اگر آتش شود در گدرد دل من یاد کمال شود اگر بدو نام چو محبت میکند</p>	<p>غزل سر است بدین عهد انتظام علی مشال گل بر تن گوش خود هزار دارند در گدرد دل من یاد کمال شود اگر بدو نام چو محبت میکند</p>	<p>بیشک اهل بهشت اند بهر آنا که بر سر خاک علی انجمنی ساخته اند بیشک اهل بهشت اند بهر آنا که بر سر خاک علی انجمنی ساخته اند</p>	<p>بیشک اهل بهشت اند بهر آنا که بر سر خاک علی انجمنی ساخته اند</p>



<p>ایک اندوخته نگین چینی ساخته رود خوشبو تو باغ مینی ساخته اند عاشق که بکوی تو نیم اندام نهری بوسه هم گاه نیری حالم خار را با گل تر نسبتی آخر باشد پسچانی که هم از جل شکست گشت مرد خویش نمودند تار کویت خشک مغزی خود چون نه نصیب خویر و یان مرا خاندن بر بند میتوان گفت کرد لذت آهن آنقدر باز نظر را صنما حویلی خدا خلد برین شیخ مرا از دانی</p>	<p>از لب رخ تو لعل مینی ساخته اند بوی گیسو تو شک خفتی ساخته شام غربت هر صبح طوی ساخته بهر شام ترا بس مینی ساخته اند عاشق عارض تو بچو مینی ساخته اند اینکه در لعل چیدین مینی ساخته اند عشق رخسار تو حبس طوی ساخته اند ساقیا بچو تو ای باده مینی ساخته اند صید عشقان بدم ز غمی ساخته اند همچنانست صنم از سیم تنی ساخته اند میتوان گفت جانت بی ساخته اند سایه بام تو ام پیری ساخته اند</p>	<p>خوابم بخیاں شیر لعل تو اگر دوست و دوستی نکند یحیی عاشق از تیرا جو تو از جا برد مفتیم بدین دل جان جهان بهره انگل خوش حیرت میکردم داشت امید تماشای خشت غره چکند شکوه که چشم علی با تو شیر</p>	<p>در شب تاب رجباً نظرم با افتاد در پس شمع مین چه سگ افتاد گرچه بر خاست در پس یوسف افتاد گرچه تو در دست خرد افتاد ببلا نراتن زارم نظرها افتاد وا غلط شهر بکوی تو زده افتاد آنقدر مشق ستم کرد که با افتاد</p>
<p>۱۱۹ لذت شعر ز نه مینی ساخته اند</p>	<p>مسطرم از رنگ بای بهشت علی</p>	<p>۱۲۰ آب با سحر از سیکه هم برسد صد جهان عشق تو یک عرق آلوده ز واه چرخ غم لذت تلخ جوابی اگر گوش کند شکوه از یازدایم که با نرسید لذت درد خودش هم نرسد میخیزم گوش بر مرده که دشنام خاک ده تو بود خوشترم از آفتاب اوقاده اغر زان من آن عهد نمده پسرده با نچو شای گای کرو بیتاب لب سحر شرم مرا</p>	<p>۱۲۱ بختم از مال جهاد است شک خواب علی حاکمیت بر سرم آن سایه دیوار افتاد</p> <p>۱۲۲ گردی آفتابا بگو دم برسد صد فلک میرسد ز مقدم برسد که بدین تیر گل تار ز شبنم برسد لذت کعبه گوی بر چه زمر برسد کر نمر خوش و بر سر خود هم برسد همچنانست آن عهد تن که بر چه برسد هرگز افغان گل گوشه میرسد زده گوی ترا بر اعظم برسد لذت خوش می تا ماه محرم برسد نار از آیزان اشک دم برسد طوبی باغ جهان بقدر دم برسد</p>
<p>ای گل من بجز تو غم نداشت شهر حسن تو از شهر بصیر افتد شهر عشق تو از شهر بکار افتاد شهر حسن تو از شهر کبیر افتاد آنقدر حسن تو با گرمی باز افتاد آنچنان طرز ستم با بدل افتاد میرسد شرفی مهر کف باز افتاد نیست امید که جز خیرت بر سر افتاد سر و امان ایو انیام کف افتاد بر خیزم ز برت باقیامت چپ افتاد یاد نه جهان زلف تو در راه افتاد</p>	<p>عاشق چشم تو بی چشم تو با افتاد آتش عشق تو در سینه کبیر افتاد ببلا نزار گلبین خط را افتاد سینه سنگ عشق تو شمر افتاد که ترا یوسف یعقوب افتاد که ترا پیر فلک هم بکار افتاد که ترا پیر فلک نیز خیر افتاد که فرو شده ترا نیز خیر افتاد آنچنان از تو کردی که شمر افتاد آنچنان جان به تن زار که انبیا افتاد اتفاق سفرم که شب افتاد</p>	<p>۱۲۳ ای چو شو جگر گوشه یعقوب افتاد ای مغر سخن چک اند و کبر افتاد</p>	<p>۱۲۴ اصدا بر خیزم در دیو نباشد بیفاده خود گفته خود نباشد</p>

مغرض سخن بجز بخت و دامت دائم که چنان نیست کردار بر تو جز آشپک باشد بکف صاحب باز بر لب بر شرم شهنش مطلوبت دزدگی در کف طالب در پرده اگر نیز ز حال شود آگاه از اهل خرد دایل دلست کس نشمار دیدیم همه با هر خان سر و قد آن بی نامه لغافه بنهم دکت قاصد الغبطه شد توان عده خلافت	مهرش نشو و تابست خوب نیاید هر آنچه که آن خوب خوب نباشد جز میل در انخانه که جادو نباشد جز شهید لب لعل تو مرغو نباشد طاعتیست جان تا تن مطلوب نباشد اسیر مرئیست که محو نباشد تا آنکه جواست مسلوب نباشد مانند تو یک نیز خوش اسلوب نباشد راز دل من قابل کتب نباشد دائم یقین محو تو عرق نباشد	دایع خلافت عدلی نیست از آن خوش ناز او گرانند چو گل نظر است صحن بود بر لب این آفتاب هر که شید گشتی تا به عهدش مرد مدان مرا صحن زنده بقبر نباشد هیچ ظهورم علی دل شده دانه دکن قبیل اگر شود وطن رو بوطن نمیکند	حیف که دلم غنچه دهن نمیکند جامه شبنمی شبنم نمیکند زانکه شنیدم کس که غنچه نمیکند موی نارغ خوشین بوخت نمیکند نیست نام دلم ز رقص نمیکند	چو نیست که دلم غنچه دهن نمیکند همی چه کنم که بر او چو کمان بر لبش آب شوم اگر چویم که غنچه چو آب گویم که غنچه بر صفت در آهسته چویم که غنچه چو آب شعله را و او اگر جاده کند به غنچه خاطرش شکسته که غنچه نمیکند حیف نمیکند سفر آشوش تا دزد	گر چه زهر سید با را بخواجه هم علی کیست که تن چو جام می جلد دهن نمیکند	گر چه دلم غنچه دهن نمیکند حیف که باز دهن رو سو نمیکند توده خاک گشته ام از پی تا کشت آه چو چاره با هم کرد که غنچه نمیکند جمله شهر یاد دقت آه چو چاره من چه دقت فاتی که غنچه نمیکند آه گوی بدست جلد غنچه نمیکند	در چشم منم رو سو نمیکند آه که کرد و جوان چرخ نمیکند حیف نه هم مرا تر کس نمیکند آه بیار بیکم یا دهن نمیکند ساده در دهن شوق نمیکند کیست چو دهن یا دهن نمیکند بای سرشک چشم دهن نمیکند	داده ز دوست عین صید نمیکند یار کجا و لطف جو دهن نمیکند سیر سو هزاره من زدن نمیکند آه شکا را غنچه تر فلان نمیکند او نظر ز رحمت سو دهن نمیکند آه بجان کند فرقه شکست نمیکند باز وفای دهن غنچه دهن نمیکند باز عطا دهن ز آن سبب نمیکند باز تو بر لبی برگ سمن نمیکند مین که شکست قیامت نمیکند چون خسته دل کسی دهن نمیکند	گاه دلم ز کوی یا قصه دهن نمیکند آه کرده اش بکار من از خطا دیدم انتظار دهن بند زنجار گر می انتظار یا رسوخ چو نمیکند دوخته ام بر و او بسکه نظر غنچه نیم نگاه از او سبب بر دهن نمیکند گر چه بغیر دهن هم سمن دهن نمیکند همچو نهال جوان قابل بار گشته است گفتن سبب من تر از دهن نمیکند غرت من و قاز من بسکه غنچه نمیکند عین ز ما تا جمع شد دهن نمیکند	نام مرد در دکان و در ب کتایه از عشق نمیکند ۱۱ از صراح نمیکند نام ساک است ۱۲ کشت نام مقامی است ۱۲ از دمار
---	--	---	--	--	--	---	--	--	--	---

بر کفایتش و ملک تنوری  
باز اگر نیافته صید زغن نمیکند  
میوه طوبی بهشت بخوم سوزد  
یا که نذر عاشقان سبقت بکنند

ساقی میم ساق ماباده که میدهد علی

انچه بروح میکند روح بترن نمیکند

صحت آنروز که آنرا تو باشد  
مرسم رسد آندم که دل افکار تو باشد  
صد گون شفا بسکه در آن تو باشد  
گلشن آرام یک رخ تو باشد  
خسته خورشید جهانی زمرست  
در دیده کو طالب دیدار تو باشد  
صد باغ بهشت چو یک رخ تو باشد  
آنرا که بسیر سایه دیوار تو باشد  
صد مرغ ها بوسه بود اگر بکشت  
آن گرم روی که طلبگار تو باشد  
دارد برگ چشم صد خواب  
آن منتظر دعه که بیدار تو باشد  
صد فله یوسف سرچانه بدست  
آن خسته دل زار که یار تو باشد  
دارد بیایر و دهنده می می  
آن شیدا که محو گرفتار تو باشد  
صد رنگ شکر سحر دار تو باشد  
یک حلقه دام است صد غنای  
و بهجت اسیری که گرفتار تو باشد  
صد شور قیامت بکاف است  
آنرا که خیالش سر ز قمار تو باشد

از خویش بدای علیا که چو صاب

این دانه با نقطه پرکار تو باشد

بود عمری و یک در بر دلی  
بکار مسلی ایوبت کافری آید  
زمن تشبیه زلفیایر باغبانی  
که بوی کوی او در ناله اذغری آید  
هر در سیر دریاچه خود بهر چون  
که کار بادبان در سحر انگری آید  
دلت امانت کن از خاک و دن  
که این آئینه کردن هم از سنگری آید  
وصال شهنم با رخ اهل  
که تا گشت نباشد مور بار دلی آید  
چون شوم آب شرم لب لب کنی  
که مار در نظر چشمه کوثر نمی آید

سده مورخ گوشت از کشف و مخب و جواجو اهر

سده آهنگس و ز نور طشه و غیره از لطافت و مخب

چه بوم بالک شوق خود ایوبت  
که هم فعل لب تابیب غنی آید  
تسلی نیست از غارت باستانی  
که مار در نظر آن زینت بری آید  
چه سازم که چه خورم صد زان  
که کار آن لب فعل نواز شکر نمی آید  
دلا بایر کردن بیک صدری  
که چون آید که بیا پس دیگر نمی آید  
اصیل قطع بینایم از جلاشی  
چنانم در زنگنه که گردنی آید  
دل و دین این ایمان هم که در  
چیز دیگر در و پاست غار گری آید  
نظر بیکاری نیم چه خود که از نای  
نظر آنرا بهیم چه در نظر نمی آید  
چهل شهر را غم نیه یارین غلط  
قیامت هم آید سحر نمی آید

بیک اهی دو عالم را علی برهم زده صفا

زیک این چه می آید ز صد لشکر نمی آید

ذلیل دوست که خود را جلیل میاند  
ذلیل دوست که خود را جلیل میاند  
تقصیر دوست که خود را جلیل میاند  
تقصیر دوست که خود را جلیل میاند  
نمید که کشیدن از کشتی امر  
که سطر شعر مراد ذلیل میاند  
برود کی خبر نظم من بر انگس  
که غنچه را بر سر قال ذلیل میاند  
خیال از کارانی سده  
که با پی روی چه خرطوم ذلیل میاند  
ضعیف را محبت نیست آن  
که بار پای بلخ با ذلیل میاند  
کسی چه قدر کند گنج حق و دان  
که صد چو حاتم طی را ذلیل میاند  
نزد حاتم آنکس خالی چون  
که صد چو حاتم طی را ذلیل میاند  
لبش با جمیم سوخته باد  
که سلسبیل لبش با ذلیل میاند  
نصیب کسی نسیم باغ نعیم  
که زیر چاه دهن سبیل میاند

سده گره از مخب که در راه خدا و طاعت سده بزرگ و دانا از مخب که

اگر م در شرح نصایب نام شبیه بهشت ۱۱۲ از مخب طاعت که

بمعنی آب ترش که در راه خدا و طاعت کند ۱۱۲ از مخب

<p>بهر اسرار اسطرپی کند کشتی شمی که قصه خطوه جبرئیل میداند شهادت مسلم بر آن کسی در که خویش از دلاوت قتیل سیداند نمود است که کند کعبه دلی بود کسی که قصه اصحاب قیل میداند بر آستانه نمران چو جاده گم گردد کسی که نقش قدم را دلیل میداند چه خوش نظر بود آنکس خیال لعل ترا که شبامی خوان خلیل میداند چه خوش نظر بود آنکس نقش لعل ترا بر آغوش چشم خلیل میداند چه خوش نظر بود آنکس کس را توئی بجایه ناز چشم خلیل میداند چه خیال نیک کشیده آبرنج چو نمر بر آنکه خون مرا آب نیل میداند نیر سید چو دم بر آنم خود ریخت چنانکه روضه سخاوت خلیل میداند</p>	<p>بهر آینه نقش کنیم بر پیش شال دادیم بچرخین بری خاک سیم در آن مانع که نغزش بود بهجت کجا خیال چو آب پیام ما افتد بهر از تحفه جان و کند هرگز ارد کجا اسید قبول سلام ما افتد شبی که جلوه نایم بچرخین ما بهر از اختر تابان بیام ما افتد</p>	<p>اگر زلف تو بود در شام ما افتد اگر نگاه تو بر آرد حام ما افتد کجا خیال چو آب پیام ما افتد کجا اسید قبول سلام ما افتد بهر از اختر تابان بیام ما افتد</p>
<p>علی که محرم اسرار عشق شد صاحب نسیم النفس جبرئیل سیداند اگر لطیف لب چشتم ما افتد بهر از رنگ شکر زهر کام ما افتد بکا عشق تو گر عقل خام ما افتد بهر از خم زلفا طون بجام ما افتد گدائی در او بهتر است شاهی چرا نه قرعه دولت بجام ما افتد در آن می که ندیدیم جای کسی چه جای آنکه خیال سلام ما افتد سر که سایه بال تا بود ما جش بیای دیبر عالم مقام ما افتد که معنی مسافتی که میان هر دو با بوقت رفتار واقع شود از کشت و منتخب نام علمی است که در آن قواعد کشیدن و برداشتن باشد اگر آن مندرج است از غیایات شاه با و شاهین آبرهنه ای از راه حد بر خاک لشکر گویم فیضان بسیار بود چون در حرم کعبه افضل شد خدا متعالی برندان را بر او مسلط فرمود که آتش سگ زرد در نقاره خویش آشفته چون طیر سگ زرد بروشن که آشفته جهل لشکر آبر بهر لاک شد و باین طور خانه خدا محفوظ و مصون تا اندر از غیایات سرحد دار از غیایات داغ گذار آشفته</p>	<p>اگر بزم علی حافظاری رود بها اوج سعادت بدام ما افتد چه خوش وصف پای تو باشد به از یکدیگر اعضا تو باشد چه خوش چشم و چه بهای تو باشد به از یکدیگر اعضا تو باشد شود ممکن محال از کفر فضا دلی عکس تمنای تو باشد نماند دین بیای کشتن نسیا تا شاد در تما شای تو باشد زند بر خاک شاد دینی و عالم دلی کو جای غمهای تو باشد نه تنها طالب وصل تو باشم که عالم در تمنای تو باشد نه تنها گشته شیرین بر تو فریاد که هر کس پس لیلای تو باشد نه تنها ماه تابان شد عقد تو که هم خورشید حرای تو باشد نه تنها یوسفی از بهر حقیقت که یوسف هم زینجای تو باشد نه تنها شمع شد پروانه بر تو که هر مشوقه شیدای تو باشد بفرما از کجایت باشد این چنین که صد یوسف زینجای تو باشد نه تنها شسته چشم بر تو بیا که زلف تو هم بسود تو باشد نه تنها سر و بر تو فاخته شد چو بلبل گل بسود تو باشد چون انسان پری جور و فرشته همه مخلوق شیدا تو باشد بود بال ها چون بلائی بر آن فرقی که بر یک تو باشد محالی را اگر ممکن کنم فرض نباشد اگر تمنای تو باشد</p>	<p>اگر بزم علی حافظاری رود بها اوج سعادت بدام ما افتد چه خوش وصف پای تو باشد به از یکدیگر اعضا تو باشد چه خوش چشم و چه بهای تو باشد به از یکدیگر اعضا تو باشد شود ممکن محال از کفر فضا دلی عکس تمنای تو باشد نماند دین بیای کشتن نسیا تا شاد در تما شای تو باشد زند بر خاک شاد دینی و عالم دلی کو جای غمهای تو باشد نه تنها طالب وصل تو باشم که عالم در تمنای تو باشد نه تنها گشته شیرین بر تو فریاد که هر کس پس لیلای تو باشد نه تنها ماه تابان شد عقد تو که هم خورشید حرای تو باشد نه تنها یوسفی از بهر حقیقت که یوسف هم زینجای تو باشد نه تنها شمع شد پروانه بر تو که هر مشوقه شیدای تو باشد بفرما از کجایت باشد این چنین که صد یوسف زینجای تو باشد نه تنها شسته چشم بر تو بیا که زلف تو هم بسود تو باشد نه تنها سر و بر تو فاخته شد چو بلبل گل بسود تو باشد چون انسان پری جور و فرشته همه مخلوق شیدا تو باشد بود بال ها چون بلائی بر آن فرقی که بر یک تو باشد محالی را اگر ممکن کنم فرض نباشد اگر تمنای تو باشد</p>
<p>از غیایات سرحد دار از غیایات داغ گذار آشفته از غیایات سرحد دار از غیایات داغ گذار آشفته از غیایات سرحد دار از غیایات داغ گذار آشفته</p>	<p>نیاز از علی هرگز دلی را که می ترسم در و جای تو باشد</p>	<p>نیاز از علی هرگز دلی را که می ترسم در و جای تو باشد</p>

کجا خوشید چون سکو تو باشد نعم از خاکه رسو تو باشد کسی را نیست قابو بر دل تو مرادیده کند غوغا جو عو زنی تیر سه پیلو گر از ان به هر از ان باغ گشتم یک گل به از احیار شب روز خواهم بلامی بود عاشق را دور گفت بود خون خلایق شیر جوت نیاید گوهرت را کان فیان بود شیر چکانت بیدان به بیانه نیز زدنیز یوسف دمی از کف نداده صفت نشینی هر کجا در انجمن	کجا شب جو گیسو تو باشد بحیم از شعله خوی تو باشد هر که دل بقابوی تو باشد عدو گو یا سگ کو تو باشد که جز من کس به پیلوی تو باشد گلی نبود که بر بو تو باشد اگر فرقم بر انوی تو باشد لیکن در میان سکو تو باشد هری کان سگنی جو تو باشد چو برق از درنگایوی تو باشد سر و لاد کان گوئی باشد دو عالم قیمت موی تو باشد مسلمان خاص بند تو باشد همه راه و سنو تو باشد	لشکری را باد شد زرمید بوسه می بینم ز دندان لبش میدد و شنام زاید از دهن می زخم بوسه بر آن سبقت عاقبت چیزی نگیر از گدا می فشاند آب آتش جا آب آن سرکان سر وادی است بر سر عالم قیامت آورد بر قمار جلوه و دلش جود میکشاید ششم بر دیدار کور	باد شد و لشکری سربید سرو بر از لعل و گوهر مید یوسه از رخسار کمتر مید این برم نخل صنوبر مید گر چه دشناش تو آنکو مید جا دانه کشت اخگر مید تنگا ز آب کوثر مید جلوه کان رو آنو مید مرغ شوق وصل یار مید اگوش بر گفتار او کر مید
علی را زنده عیسی چون تو انکرو اگر مرده بجای دوی تو باشد	چو زنگار ویش لال را داد چو چمن چمن چمن تو کجا چو من است صحن بریم تو سبک دل من و نیت هم چهره ز دل تو هر که را همه خیر رسد چو شبنم به ملک عشرت زیر قصد قتل کردی بیهوده بفرود غم زلفت شد به علی سایم بر پادشاه میاید	لشکری را باد شد زرمید بوسه می بینم ز دندان لبش میدد و شنام زاید از دهن می زخم بوسه بر آن سبقت عاقبت چیزی نگیر از گدا می فشاند آب آتش جا آب آن سرکان سر وادی است بر سر عالم قیامت آورد بر قمار جلوه و دلش جود میکشاید ششم بر دیدار کور	باد شد و لشکری سربید سرو بر از لعل و گوهر مید یوسه از رخسار کمتر مید این برم نخل صنوبر مید گر چه دشناش تو آنکو مید جا دانه کشت اخگر مید تنگا ز آب کوثر مید جلوه کان رو آنو مید مرغ شوق وصل یار مید اگوش بر گفتار او کر مید
عکبتی به گس دیوی علی از قیام روزی رسان بر مید	رو تو یادم ز نور صبحگاه مید شیر خود آنم که خواهم گوش مید یا بر بزم بیدار کرد از گفتش یا الهی پیش تو رسوا مبار و خوش ای من قیامت دشمنانم و دوست شکر از میسند اطهار حاشین گر عرض مشهور سازد که تو اینچنان شاه جوانی که هر روز خی خلعت کیش عشاق تو میکش اگر کنی عوا حسن آفتاب شکوی	لشکری را باد شد زرمید بوسه می بینم ز دندان لبش میدد و شنام زاید از دهن می زخم بوسه بر آن سبقت عاقبت چیزی نگیر از گدا می فشاند آب آتش جا آب آن سرکان سر وادی است بر سر عالم قیامت آورد بر قمار جلوه و دلش جود میکشاید ششم بر دیدار کور	باد شد و لشکری سربید سرو بر از لعل و گوهر مید یوسه از رخسار کمتر مید این برم نخل صنوبر مید گر چه دشناش تو آنکو مید جا دانه کشت اخگر مید تنگا ز آب کوثر مید جلوه کان رو آنو مید مرغ شوق وصل یار مید اگوش بر گفتار او کر مید
ناصحا روز قیامت که کند دعوی علی تا لب سحر خون من گواهی مید	چو زوال ایلی با چرخ بال داد چو دلاست زردی که یکت چرخ شمر و زلات تو مید	لشکری را باد شد زرمید بوسه می بینم ز دندان لبش میدد و شنام زاید از دهن می زخم بوسه بر آن سبقت عاقبت چیزی نگیر از گدا می فشاند آب آتش جا آب آن سرکان سر وادی است بر سر عالم قیامت آورد بر قمار جلوه و دلش جود میکشاید ششم بر دیدار کور	باد شد و لشکری سربید سرو بر از لعل و گوهر مید یوسه از رخسار کمتر مید این برم نخل صنوبر مید گر چه دشناش تو آنکو مید جا دانه کشت اخگر مید تنگا ز آب کوثر مید جلوه کان رو آنو مید مرغ شوق وصل یار مید اگوش بر گفتار او کر مید

خط کشش خالصد ماییدید دواوشکم آب در ماییدید بوسه از لب بید جانان بجا چون خواب را در عقب مرا بزم امیر یاس ناتانیر نیم جلوه دزدان آن بحر کرم گم شوم الاهی و اتم حیدر یکنظر حیران شدم چون آینه یادمن باشد چنان شیرین کلام هر که میدارد مربی و جهان هر که در بیانه داده افکار هر که باشد پست بهشت زین نیت جز غم حاصل حیران میرودا شکم فرو تراز تری		حکم قشش بار غما میدید دوا کشش غما صحر امیدید دشمنم دشنام بجای میدید دیگر از اهر که دنیا میدید بوسه ام امرو ز فر و امیدید کی مرا لولوی لالا میدید کی نشان یار عفا میدید آینه واد تماشه میدید بوسه در گوشم ز لبها میدید هر کسی او را مربی میدید پیش زلفش اذ سو د امیدید نسبت قدش لطیفی میدید یادش پیش لبکه شهلا میدید نالام را ره تر ماییدید		چنین خواهی علی را نیز کشش دولعت بهر جان ما بهم شد	
ز غم بامست به ازها باشد شد به حسن کرده گنایم دیده عاشقی است غم دلم گاه باشد بکوه عشق تنم باشم خود به عاشقی پیوند نیست غم وعده کرد که تریب دشمنم بزم دوست بوالعجبی آنچنان لاغری است فروزان گویی بحسب جعفر هفتم رو		بامست از خلد غم شتا باشد ذکر عشقم بشهر با باشد خاک کوی تو تویا باشد خطره تو کهر با باشد بند بندم اگر جدا باشد یادمن لبکه بی وفا باشد ز غم در باغ بد نما باشد هر عبا تا شب قبا باشد مرض عشق لاد و لبا شد		ما علی زان شکسته تر باشیم هر کسی در شکست ما باشد	
بهر دیوانه این لطف کرم شد اگر مار ایادش چشمم شد بیا افتاد دشمن بر سر خاک بنای یار شد نزدیک دشمن نه حیران هر که باشد وصل مست ز خاموشی چه اکتشی شکر سه نری نتج اول ثانی در آنرا کله پر دین و آتش سنا و است انصراف کله بطوفان اول کنایه از طوفان نوح باشد ۱۱ مولف		چون ظهوری گر چلب بند و علی در خموشی داد غوغا میدید		ز غم بامست به ازها باشد شد به حسن کرده گنایم دیده عاشقی است غم دلم گاه باشد بکوه عشق تنم باشم خود به عاشقی پیوند نیست غم وعده کرد که تریب دشمنم بزم دوست بوالعجبی آنچنان لاغری است فروزان گویی بحسب جعفر هفتم رو	
ز غم بامست به ازها باشد شد به حسن کرده گنایم دیده عاشقی است غم دلم گاه باشد بکوه عشق تنم باشم خود به عاشقی پیوند نیست غم وعده کرد که تریب دشمنم بزم دوست بوالعجبی آنچنان لاغری است فروزان گویی بحسب جعفر هفتم رو		بهر دیوانه این لطف کرم شد اگر مار ایادش چشمم شد بیا افتاد دشمن بر سر خاک بنای یار شد نزدیک دشمن نه حیران هر که باشد وصل مست ز خاموشی چه اکتشی شکر سه نری نتج اول ثانی در آنرا کله پر دین و آتش سنا و است انصراف کله بطوفان اول کنایه از طوفان نوح باشد ۱۱ مولف		چون ظهوری گر چلب بند و علی در خموشی داد غوغا میدید	
ز غم بامست به ازها باشد شد به حسن کرده گنایم دیده عاشقی است غم دلم گاه باشد بکوه عشق تنم باشم خود به عاشقی پیوند نیست غم وعده کرد که تریب دشمنم بزم دوست بوالعجبی آنچنان لاغری است فروزان گویی بحسب جعفر هفتم رو		بهر دیوانه این لطف کرم شد اگر مار ایادش چشمم شد بیا افتاد دشمن بر سر خاک بنای یار شد نزدیک دشمن نه حیران هر که باشد وصل مست ز خاموشی چه اکتشی شکر سه نری نتج اول ثانی در آنرا کله پر دین و آتش سنا و است انصراف کله بطوفان اول کنایه از طوفان نوح باشد ۱۱ مولف		چون ظهوری گر چلب بند و علی در خموشی داد غوغا میدید	

ایوان کشت صدمه دارد و بره باید بر دوشتر نگردد سپید رود	کشت با نبرد نیش پیام بود آنکس که در سپیده بزم بود	تاق ترا و نیز سبارک مرا علم تا بخردی آب و سبزه خندان	زنگ خنای چون سپیدان نیر هرگز گدا بدست سلطان نیر
امید بوشه داشت علی پیش از کیم زان کسب منفعل ز جواب سلام بود		جمع بهار گریه بود و کشتا علی هرگز بدخس چاک گریه بیان	
دلدار نباشد که دل آزار نباشد چون زلفت سیاه تو شب تاب نباشد	گلزار نباشد که در آن بار نباشد خوشید جهان تا جبه رخسار نباشد	عضو عضو تو که از حسن نصایب داد هرگز آهنگم دشمن جان نباشد	عارض از خطب روحانی دارد عالمی عشق با تو چو آب می دارد
چون من بجایان یکسین جای نباشد یک عقده غم و دانش و از کلام	جز مرگ کسم بر تر تیار نباشد پیرسان جگر تا کسب فار نباشد	بیگانه کشت مرا با ز دیوان خرا فی سوار یک سر خاک نشین جلال است	شوشین چون کسب سپردن می دارد از مرده فو قلیا بیانی دارد
از یار چه پرسی همه تن شمع جان بیکار بودی همه در ره الفت	ورد که سگ یار مرا یار نباشد در پا طلبت که خوار نباشد	نیست در در رسد یار من عجز با کمر شکم چند پر داس	عاشق خطبه به شاک تو انانی دارد آنکه کبریا خرد از لیس آب می دارد
از لذت آزاد گیم نیست خبر دار آخر نه خود خوش و درشت کشت	مرغی که بدم تو گرفتار نباشد با من سر یکبار تو بیکار نباشد	آتش رو تو دادم که جگر مسوز سید و پرده اعجاز سی فلک	عشق تو منفس می کبابی دارد بر زمین آنکه عشاق حجابی دارد
خیز زلفت تو ام نیست به بخت و این ترم از سایه در انکوی علیا	جز زلف تو دادم طالع سیدار نباشد از تا کیم جالین دیوار نباشد	ماه من که نبود در نظر اندر فلک کسیه بی نیست فیض خالی	جلوه عارض و طوفان قلابی دارد عاشق رو تو هم چشم بر آبی دارد
جانم بلب سپید که جان نمی رسد با دغ سینده ام به تابان نمی رسد	در دلم دریغ بد زبان نمی رسد باروی یار مهر و خشان نمی رسد	چهره خود باز علی بار غم روز حساب که در آن جم غفر او چه حسابی دارد	
با موی یار حال پریشان نمی رسد پامال کرد آن بت کافور مرا	بانوی یار آتش سوزان نمی رسد زنگ خنای مسلمان نمی رسد	آنکه اندر چینی پاسر آبی دارد نشو در سهر کز شربانی دارد	از چه در بادیه پروا سربانی دارد خیر کن دیکن عمر شتابی دارد
زلفش گرفته بوسه خسار بار بار مار خیال زلف تو باشد خدا بفر	کافر چنین دولت ایمان نمی رسد با دصبا چاک شهیدان نمی رسد	بوسه بروم ز رخ و یار عجبانی دارد سوی من تیر بنده از دست غیبی دارد	کی کسی نعل نکو کرد و عدلی دارد در خطا کردن دیار هوایی دارد
قربان سر سیری ام دادگی غیر دانا امید نمودم بر دوشتر	باغ جهان بجزه زندان نمی رسد در دشت فراق بیایان نمی رسد	فاصله ان جمع نمودن چه قدر دارد شاه نصایب کشتا سی کشتی خال دارد	او ز خطا بخت قصد جوانی دارد شاه نصایب کشتا سی کشتی خال دارد
گرمه ایم گرده هوشان و سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره	تا ماهوای گوشه دامن نمی رسد سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره	سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره	سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره سوار شوند و بار بزدل اسپه خردشتر و فیل و غیره



<p>آه در حیرت یا قوت بسی بیدارم از بیا زود چون غمت چشم سبکده در بختی هر دو را دور آنکه در بخت تو ای بکر گم می گرد رشته جان گسلد نیست عجب ساقیا دور تو دور نیست دور مادر و زیکه گم بزم سرور شمع ایزدان شست بویشت تو مرا نه بسته نیکه بر غم کن بهت خود را دریا</p>	<p>بختم از کوه زمر و دگر ای ای دارد در سیر کوشش به آکو جایی دارد چشم شمع به خفا خرابی دارد پرده چشم تو کوئی ز سحابی دارد آنکه در گشت خود فصل خطابی دارد جم شود بهر که بکفت تا هم شری دارد ناله در سینه صبح بختی دارد جلوه از خضر موج سربلای دارد خیر خیر چو حاجت بطنای دارد</p>	<p>نه هر که ملک بگر و سکندری داند نه هر که گشت بقصر انصاف داند نه هر که قصر بنا کرد و قصری داند ولم با تش عشقت سندی داند گرفت خبری از من کسی که دیدم کسی که گوهر جان داد و کار قدا عاقبت کار زیر پای نگار کجا سنا به سجده کجاست قی داند نصیب باد مرا خواب بیا بیا قیام ولم بر تو ز کف بر چه چاره کنم کتاب صفت ترا می فروزم مسطر بقامت زسد قامت کسان بگرد</p>	<p>نه هر که ملک بگر و سکندری داند نه هر که گشت بقصر انصاف داند نه هر که قصر بنا کرد و قصری داند باشکست ختم چشم کوثری داند که پای من بی پای بهتری داند چه قدر از شرفی ز رخساری داند که قدر قامت و چرخ خبری داند نه هر که خشک در تیره تری داند که خاک که چو جانا نه ستری داند بیا دل تو ز نام چه دلی داند که جسم لاغر من بسکه مسطری داند نه هر که گشت بکشت صنوبری داند</p>
<p>اشک از چشم علی کرد و ان چون حافظ سایه سر و ترانه آه آه دارد</p>	<p>نه هر که شد بهوش و پری داند نه هر که شود دار و دگر داند نه هر که رشته بدوش است کافری داند نه هر که بیت تراشید آذری داند نه هر که خرقه پوشد قلندری داند نه هر که ذره شود کار بودری داند نه هر که گشت خواب ختری داند کسی شید باوید کس افوری داند</p>	<p>کسی چو هر بخت کسی پری داند کسی بملکت حسن سروری داند چو احتیاج بقصدا عاشقان را بانظار تو شام شمع و شرب بصلح سیران سنبه و برونس سر کسی است سزاوار اقبال مکو که شد ورق باد بر دکتوبم ز سایه ز رفعت چو پنهان عشق</p>	<p>کسی چو ماه کی رشک شتری داند که بر ترنی فلک افرو تری داند که خارا جاده این شت شتری داند که چشم عاشق مشهور از شتری داند که راه در رسم بهر جنبه آن داند که راه سرری بهم افسری داند که نامه من به زکوه تری داند که خضر هم نه درین داند</p>
<p>نه هر که سکه زد و سکندری داند نه هر که تیغ بدوش صیقلی داند نه هر که سحر بگردن بود سلطان نه هر که آتش رشید او بر کمان نه هر که باوه نبوشد و منان نه هر که مهر شود مهر بان نه هر که داغ بدل شد چاه گداه یکی چو خاتم گفت دیگری حدی</p>	<p>نه هر که شد بهوش و پری داند نه هر که شود دار و دگر داند نه هر که رشته بدوش است کافری داند نه هر که بیت تراشید آذری داند نه هر که خرقه پوشد قلندری داند نه هر که ذره شود کار بودری داند نه هر که گشت خواب ختری داند کسی شید باوید کس افوری داند</p>	<p>کسی چو هر بخت کسی پری داند کسی بملکت حسن سروری داند چو احتیاج بقصدا عاشقان را بانظار تو شام شمع و شرب بصلح سیران سنبه و برونس سر کسی است سزاوار اقبال مکو که شد ورق باد بر دکتوبم ز سایه ز رفعت چو پنهان عشق</p>	<p>کسی چو ماه کی رشک شتری داند که بر ترنی فلک افرو تری داند که خارا جاده این شت شتری داند که چشم عاشق مشهور از شتری داند که راه در رسم بهر جنبه آن داند که راه سرری بهم افسری داند که نامه من به زکوه تری داند که خضر هم نه درین داند</p>
<p>علی بخوان غزلت را بمرقد حافظ که لطف طبع سخن گفتن در می داند</p>	<p>نه هر که شد بهوش و پری داند نه هر که شود دار و دگر داند نه هر که رشته بدوش است کافری داند نه هر که بیت تراشید آذری داند نه هر که خرقه پوشد قلندری داند نه هر که ذره شود کار بودری داند نه هر که گشت خواب ختری داند کسی شید باوید کس افوری داند</p>	<p>کسی چو هر بخت کسی پری داند کسی بملکت حسن سروری داند چو احتیاج بقصدا عاشقان را بانظار تو شام شمع و شرب بصلح سیران سنبه و برونس سر کسی است سزاوار اقبال مکو که شد ورق باد بر دکتوبم ز سایه ز رفعت چو پنهان عشق</p>	<p>کسی چو ماه کی رشک شتری داند که بر ترنی فلک افرو تری داند که خارا جاده این شت شتری داند که چشم عاشق مشهور از شتری داند که راه در رسم بهر جنبه آن داند که راه سرری بهم افسری داند که نامه من به زکوه تری داند که خضر هم نه درین داند</p>
<p>نه هر که بختی چو پیر ۱۱۲ از غیاث زمره مهاجرین بود ۱۱۲ از غیاث اطراف بهر گاه اوجی آمد عمر و دامن زبان که گشت که بر باد پادشاه در آن گم گشت نه هر که بختی چو پیر ۱۱۲ از غیاث زمره مهاجرین بود ۱۱۲ از غیاث اطراف بهر گاه اوجی آمد عمر و دامن زبان که گشت که بر باد پادشاه در آن گم گشت</p>	<p>نه هر که شد بهوش و پری داند نه هر که شود دار و دگر داند نه هر که رشته بدوش است کافری داند نه هر که بیت تراشید آذری داند نه هر که خرقه پوشد قلندری داند نه هر که ذره شود کار بودری داند نه هر که گشت خواب ختری داند کسی شید باوید کس افوری داند</p>	<p>کسی چو هر بخت کسی پری داند کسی بملکت حسن سروری داند چو احتیاج بقصدا عاشقان را بانظار تو شام شمع و شرب بصلح سیران سنبه و برونس سر کسی است سزاوار اقبال مکو که شد ورق باد بر دکتوبم ز سایه ز رفعت چو پنهان عشق</p>	<p>کسی چو ماه کی رشک شتری داند که بر ترنی فلک افرو تری داند که خارا جاده این شت شتری داند که چشم عاشق مشهور از شتری داند که راه در رسم بهر جنبه آن داند که راه سرری بهم افسری داند که نامه من به زکوه تری داند که خضر هم نه درین داند</p>



عجب با رخسارش ز سیکر سبزه نگو که بر سر لاله یوسفه تنجلیق عجب که دامن لطفتش نایبم در مال کارش و خاک کپای برگیران گداز نیست صبارا بجز کونین بنیر یار که پرسد مراد و دین	کسی که کاچفت آه کتری اند چنان ز یوسف کفایت بر در می اند چنان ز سحر سبزه کتری اند چه سود ازین که کسی همیگری زمانه اش سرست سکنه رمی اند جز آفتاب چشمتی ز پرده پروی اند	نزدیک باد مار خدایا برگزین وصف طاعت مرا کردی حکام چون آفتاب معنی روشن نم مترکان یار را بخیا لم گذر باد حکس لبست بچشمه نگری فندی	آنکس که اندر تو مراد میکند شیرینی کلام مرا نشود میکند بینه اگر بخورد و کور میکند دلها بسینه خا نه زبشور میکند آب لال را می انگور می کند
بجز علی نبود کس ظهور یار در دهر که در فرد تری از چرخ برتری داند		صائب بیار باده علی را حواله ساز بیانه چاره سر پر شور میکند	
چو کشف یار نماند تم نخواهد ماند مروای صید گرا بکینه تر است کسی چو قامت لعل را شاد خواهد امید نیم از خشک مغزی زاهد در تیره بشود کینا را کین مدام ندام آنکه شود از سخت منکیم بنیر نام سخی بر زبان ویشان کسی بوقت اگر دم غنیمت بی بنام تو تا آن تم کنم نامه نموده ام بسراب میکند	چنانکه عیش نماند است غم نخواهد ماند غزاله بچشم ترم نخواهد ماند همیشه بخت چو قدرم نخواهد ماند ایمن تر من نام غم نخواهد ماند بیشتری تو ظل غم نخواهد ماند امید نیست که زلفش غم نخواهد ماند همیشه در کف شخصی غم نخواهد ماند هم این معامله در زیر دیم نخواهد ماند که کاغذی بهمان غم نخواهد ماند که حایم باده کس غم نخواهد ماند	عشقست مسیح را چه زنجور میکند وقتیکه یاد قاست آید بل را افتد بر دفرشته اگر جریم خود سودا او بسود بود در کان یاد به سرگردان ز غم مرا کند گل نمی شود ز لطف اصال تو در فلک برق بلاست آه بی عشق شفا باشند ملک عشق شنیده اند	بایت مقابله بر رخ جو میکند در چشم جلوه شجر طو میکند دور شراب است بی زور میکند هر کس در میان کسان میکند دعوی بیدلیل چو منصور میکند غم را نگاه حرمت نشو میکند جاکفته نگاه توانا سو میکند کارها بکوی تو عصفور میکند
بچه چشم یار ز لیل ارچه شد علی حافظ تقیب نیز چنین ترم نخواهد ماند		هرگز ندان ز جور تو خاموش شد علی فریاد حالیا ز لب گور میکند	
روی تو شام را سحر نور میکند باشد که ای کوی تو بهر زاده جانا عده و شده ام از خواهر کاریکه کرده بود سلیمان کلک خالیش دولت کمینه را کند و شوی جبار	زلفت تو در زار شب چو نور میکند کشکول گدیزد فقر میکند حال بزم پیش تو نگر میکند انگیزان برنگد از تو هر سو میکند بر باد سوز را چو بر سو میکند	هر چند که فریاد و فغان گوش نکرد دایه جگر است چراغ حیدر ما بروش برودت کسان عاقبت نومیدی عداست ایمنیم که تریا ایو آدر آغوش حیدر او مرا کرد باید نکردند که آبا و جد بر دار صد حیف که افشای شمع از چشمم کرد	صد شکر که در غنیمت و غصبت خوش کرد صد شکر که این شمع بجاموش کرد صد حیف که مارا بتو خورن کرد صد شکر عطا پایش خطا پوش کرد صد حیف که یار بزم آغوش نکرد صد شکر که با سحر فراموش نکرد صد حیف که شمع از بهر ناگوش نکرد
لش چش و شادانی از بران و دها نگری			

صدقا فایدا لار شد غرق چو بوی انجواب گشتند برین که نعم را از آنکه کید ز لب لعل تو در خوا خود را بخیا ل تو فراموش نمودم که بر سر باز زده نسیان زین	گو چاه زنی لال تو خوش نکردند زین نعم نه چو تار تیش پیش نکردند قدی بگل آمیخته هم نوش نکردند بردند سر شویم و بهوش نکردند بارا گوی میکرد و فراموش نکردند	نما دادن او جواب قاصد تیر که زدی بدشمنم خورد چون خوابم نظر قضا داغی ست بدل چو محشر که از ملک است بهتر انسان	از نامه ما جواب باشد گاهت بخل صواب باشد بیداری بخت خواب باشد وزد و دغمان سحای باشد بترگی از دوا ب باشد
--	---	---	--

بامنتی گشتند علی را چو تو غالب  
بر دند سر از دوش و سبک دوش کردند

گفتی غری چه خوش علیا  
هر شعر تو لا جواب باشد

لب خورشان فضول گویانند میزند یا حرفت بسکه چشم ذره خواهر که آفتاب شوم زیر بام تو خا رجی چسبند آهوان خطا شکار کنند باز ناسیت گرد دست وند آتش میزنند در گل تر نار و خاشاک شده گل تر	کم خروشان زیاده جویانند لب خورشان فضول گویانند کم نصیبان زیاده جویانند بافلاطون که هم سبویانند سبز و خطان که شمشاد یانند سر و قدان که آب جویانند لاله رویان که شعله خویانند نی سواران عبیر بویانند
---	---

غرم خود گشتم ز فرقت بود ز ابدین بوده ام تنها رفتم برین که این فلک من است چهره اش بود آفتاب مید نیست یک دامن ترم بشمار چون نمی خورد می نمی گلزار منت یار میکشتم سر قنصل با صبا گفتگو ازین دارم قسمتی دور کردی از وی	شک را هم امید صالت بود پیش آن بت تمام خلقت بود فیضیاب درم فلاکت بود سحر آرزو صباحت بود پیش او صد دلیل عصمت بود سر سخیانه ابر رحمت بود در شهادت مرا سعادت بود باریاب حریم حرمت بود هر کسی را نصیب قربت بود
--	---

بان ظهوری علی بگریه ساخت  
یا یک بنیان نگاه شویانند

یا و قائل کرد سوه علی  
ز عمارت یک راحت بود

یاد دستان که طفلک دساند جانانه ام که جانب نبا اند گل گویش سلام جویش مانند دیکش نشاند سینه زین صد حقیقت مادرش تو انکه که دگر	گویی نه تمام بدین عالم میرود جان بمرستغانه بهنگامه میرود باو صبا زبان چو دلاله میرود گرد و یاب در جانب پشیا میرود و ز فرش تالیرش ز دل میرود
---	---

زلفت که پیچ و تاب باشد روی تو که در نقاب باشد چون حسن تر احباب باشد رویت که آیه تاب باشد گر بایر خطاب باشد چون شیخ در و فانوس شید انعم تو شیخ فانی است	مار سپهر خدای باشد خورشید حجاب باشد هر موی تنه نصایب باشد گل گویش آفتاب باشد دانیم که در عتاب باشد در حبسه آفتاب باشد هر چند که در شباب باشد
--	--

له جمع و اباست بهیچو انات بر سوار شو و بار زدنش است خروشترو  
فیل و غیر از تحب له موافقت کرد ۱۲ مؤلف

دست و پند تو چو آرزو در میان ای طفل ننی سوار که چون قند ای طفل را گوی که طفلانی بیا لاکیش نگاه کن خوش بین شغل امید نیست ایسم که برود خون میکند هزار دل آهوان چین زیر سپر سپیده ام آید نه خانه است ای شعله و دجونه کشته بوسه است بر دوش میبرد خیم سوخته اند عفت تا بگشته بر آید چو بوسه کل ما نیم دشت طوطی تجلای موسوی	میرود ز باغ سرو گل و لاله شیر طغش بر آن کز آتش بر کاله شیر مگر آتش جان ده پر کاله میرود کش برق شعله زید بناله شیر کز اشکها حتی نیم نش نه اله میرود بوی گیسوی تو که محتاله میرود عمرم که با ناله غساله میرود بر لب ز نام تو تجاله میرود گر میش یا شمع نو دساله میرود در کوی او سیم که محتاله میرود دگر کسی که در لیس گو ساله میرود	این بتانی که با و نه وفا میکنند نیست امید عیادت او ای بتانی بالمجب نیست بقدر سکین ختم نیست مقصوم که ای دست کس را وصف کبک تو بارگ کلان کنند دعوی حسن تو آناله میروانند گردانی بد رخسار بی دانه گر بود و سحر سی زنی عشاق بید عاشقان تو فرستند بر تو لن ترانی نبود مانع دیدار اگر	سعدیا گر نکند یا دغلی یا ریجاست ما که باشیم که اندیشه یانیر کنند
---	---	---	---

## رویت الدال

آن بتانی که نظر جانب میکنند جمع صدین نیاید مگر حله تان بچه امید پریدن طرف نام بتانی خوش نمایند بیا بوسه شادان فی المثل ما هر خان گر همه تن چشمه باره بتانم که چو ببار کنند عاشقان را همه دوست جو ببار یا آتی که کسان بتو توایم ببار	با همه کار خودی کار خدایر کنند شوخ چشمی نمایند دیا میکنند آه کاین تویم صبی را میکنند گاه غلین بجا بستن میکنند بر سر عاشق جان باز جفایر کنند با و سه بوسه بدم دو انیر کنند که پس از ناله و فریاد و غایر کنند که کس دوستی از بهر و غایر کنند	شور داغ دل من اثر در کاغذ نام آن شوخ اگر ثبت کنم بر کاغذ در نامه چه نویسم سو آن پرور می نویسم خط پر شوق که تا بگذرد سوز دل این نویسم آتش سوز دل وقت تشر خیال رخ آن سیم است نامه شوق مرا که کسی کاغذ خط عاشق زین بر من چو آتش یاد زلفش چو بدل در دشت سیم نامه رسان آن شکستستان سوخت نه کام تم کلان سوزم	سعدیا عیب بخونی که بختهای علی آنکه از اهل صواب اند خطایر کنند
نه زن جلد گردن کار ده از کشت و قتل صبح نوشند از کشت و قتل	باید شراب که بوقت که افسوس است از غیث		

<p>فرض کردیم جوانیکه زاده است دوستان زود بگویند و آوازه اختیار است چنانچه بدیدار نماید میکنم گریه زانکه آن طبعی قد بیوانست و خط من را نوشت</p>	<p>می نویسم بانشوخ مکر کاغذ قاصد داد بدست من خط کاغذ می نویسم بانشوخ که کاغذ میخورد غوطه بشیریه که کاغذ نشاند ای حیف در آن سهر میر کاغذ</p>	<p>حادثه مشهور دولت غیرتی تمام بدینست است که عمر شریف بدیده دریاد و شرف است دگر میکنم ایضا بخضر مبارک که عاشقم</p>	<p>حقا که هر چه هست مقدور بود درد که هر چه هست مقدور بود بر کج باغ سرو صویر بود لید حلق مرادانی خیر بود لید</p>
<p>می نویسم علی خط طوف آتشین رو باید افشان کنی از شعله و اخگر کاغذ</p>	<p>خط یار آمد و گشتم نشان کاغذ سحر عید مرا گشته سواد روشن لفظ پر مطلب ال ایینه بصیر بار احسان چیست اجداد گریه</p>	<p>گر دید زهر دگفت از گلیه نقش قدم نجا که کوی آن ستم حرنی بود خط و پند ز یک ناصح جانم فدای خاکت پایت آنگار</p>	<p>باشد لبست میوه خلد برین لید در شیم عاشق است نقش گلین لید چندین است باز و شادین لید از لطف مهر غریزه تو خشم کین لید</p>
<p>خط یار آمد و گشتم نشان کاغذ سحر عید مرا گشته سواد روشن لفظ پر مطلب ال ایینه بصیر بار احسان چیست اجداد گریه وصف لفظ اگر شرح کنم شکر تا تو انیم زین قید ضرور اگر آب ریاضت لبیک بکف میوم کار بار کرد نهان که الطاف</p>	<p>سر زده دیده حور است غبار کاغذ می زده خنده گل نقش نگار کاغذ رنگ زنگار بود نقش نگار کاغذ طافتی که که بر آیم ز بار کاغذ بوی فردین در خط غبار کاغذ از بی محبت ساز حصار کاغذ یا فتم گوهر مطلب بکتا کاغذ جان عشاق فدا باد بکار کاغذ</p>	<p>کر دید زهر دگفت از گلیه نقش قدم نجا که کوی آن ستم حرنی بود خط و پند ز یک ناصح جانم فدای خاکت پایت آنگار دیدم که شیر الیست جان باریه صد گدین غیر یک جرم تن مانده کنجی مرا گشت عمرم بد داد بوی نه کیسوی که صبا آورده</p>	<p>باشد لبست میوه خلد برین لید در شیم عاشق است نقش گلین لید چندین است باز و شادین لید از لطف مهر غریزه تو خشم کین لید ایضا خضر نباشد چنین لید یک حرف تلخ دوست صد لید دشنام تلخ بود از آن حبیب لید دانشام عشق تو از شکر لید</p>
<p>از خط یار اجل صورت شادی گشت دفن سازید علی را بقبر کاغذ</p>	<p>آب دلت یار ز کوش بود لید در محفل یار باد و ساغر بود لید گر پیش غیر مهر منور بود لید</p>	<p>آب دلت یار ز کوش بود لید در محفل یار باد و ساغر بود لید گر پیش غیر مهر منور بود لید</p>	<p>آب دلت یار ز کوش بود لید در محفل یار باد و ساغر بود لید گر پیش غیر مهر منور بود لید</p>
<p>لعل لب نگار ز شکر بود لید در محفل یار باد و ساغر بود لید گر پیش غیر مهر منور بود لید آب لبست بشهر بر آید بود لید بر سر آید زلف معطر بود لید دار است زلف دیگر بود لید ابر سیه سبانی باغ بود لید شبنم خیابان که گل معطر بود لید</p>	<p>آب لبست بشهر بر آید بود لید بر سر آید زلف معطر بود لید دار است زلف دیگر بود لید ابر سیه سبانی باغ بود لید شبنم خیابان که گل معطر بود لید</p>	<p>آب لبست بشهر بر آید بود لید بر سر آید زلف معطر بود لید دار است زلف دیگر بود لید ابر سیه سبانی باغ بود لید شبنم خیابان که گل معطر بود لید</p>	<p>آب لبست بشهر بر آید بود لید بر سر آید زلف معطر بود لید دار است زلف دیگر بود لید ابر سیه سبانی باغ بود لید شبنم خیابان که گل معطر بود لید</p>

<p>فدا می بکند جانان جز تو نیست که از گلو در این لبه کمر تویند</p> <p>بفکر وصل که فعلی در آتش است علی خراب شد عمل و بودی اثر تویند</p>	<p>بی رجا بجز تو راحت نشد لذت بی مهری یا ریاحت نشد لذت بی گوش گلزار و صفا نشد لذت بی بوسه لب اباحت نشد لذت بی وصلت عزیز فلاحت نشد لذت در تلخی سهاحت ملاحت نشد لذت</p>	<p>نساخته از یار سیمین تویند چنانکه مهر نور ز صبح بر آید چه احتیاج که نازت را نقش کند بچشم زخم عدو پست تویند</p> <p>که هست مهر فلک بر ماه تویند بباز تو بود پرتوه فلک تویند بباز تو بود خط ذوق الدن تویند نوشتیم اهل بصیرت کرم تویند</p>	<p>لذت درق تباخت نظیری بجز علی در زانها سخن فصاحت نشد لذت</p>	<p>اگر تلاش کنی بهر بنظر تویند نمی سوزد که تو ساری سیم تویند همه بلا دو عالم محافظت کرد ز آفتاب فلک ریا دیم تویند شیر زینت خوبی شوی علی تویند چو کردان بت ترس آتش تویند</p> <p>کنم بر آتوز یاره جگر تویند کنم بر آتوز آتوز فقر تویند کنم زیاره دل را اگر تویند کسی نساخته از فقر تو تویند بباز تو بود برق جلوه گر تویند بند جمع نمودند با خر تویند</p>	<p>تیا ده دل آن بت بدست مایگز نماده ایم علی زیر صد حجر تویند</p>	<p>سوره قلم باب ۲۹ یعنی قریب است که کفار قرآن مجید را می شنوند و ترا از نظر خویش می اندازند آنها میگویند که این شخص دیوانه است حالانکه قرآن مجید جمله عالم را موجب هدایت با شده است</p> <p>از مولف</p>	<p>نساخند زنده به سیم تویند چه خلقی است کرده بچشم تویند چه زیبایت ببا دو آن تویند اگر طبع کنی آن وفق تو تویند کنم بر آتوز فقر تو تویند تر آکت است فقط حیات تو تویند چو آب خط نیامیزد آتوز تو تویند چو آتوز صلی قایل ایم تو تویند</p> <p>که نذر کردش زیاره جگر تویند زیاد که قناده بر گز تویند که نیست نیست زوهر شبر تویند ز نور مهر کرم بر بهر تو تویند که باز تو نباشد مقام تو تویند بو و سجده از بس که در تو تویند که کرد نامه دل از نامه تو تویند بطرف بادیم به شجر تو تویند</p> <p>لعل حال و صباح گردانید آن از غیاف</p>
--	---	--	---	--	--	--	--

از ویست المرائی

۶۶۳  
حال یازگردیده پر آب نگر  
دل شکسته نگر صد غم نگر  
در انتظار تو ایام چارده شب  
بزم یازگردیده رفیقان را  
کدام صاحب منزل سوار میگردد  
تا ملی چه کنی زن قدم بریت را  
بیا از لاف بتان چو آب درون  
به بحر یازچرا مضطرب چنان  
سبا و قسمت من یارایی بر من  
چو نسبت ترا سر و پا قد گردد  
غنیتمی شمری هر چه کردی هست کن  
تفاوتی است انهایت میان چرخ و دنیا

نزول شاه نگر منزل خراب نگر  
بهبوط ترانه نگر خیمه حجاب نگر  
کشاده دید نگر زان برین توان نگر  
در آه شعله نگر شعله رشتان نگر  
هلال چرخ نگر حلقه رکاب نگر  
کتاب سینه نگر نقش یازبان نگر  
به بحر موج نگر جانب حجاب نگر  
بیان سر و نگر سوی اقبال نگر  
صدای ناله نگر محفل رباب نگر  
تو شاخ خویش نگر سبزه چمن نگر  
جواسخمس نگر طاق شتاب نگر  
علوم سینه نگر کس و کتاب نگر

۶۶۴  
علی کتاب بود سینه علم الفت را  
رموز عشق نگر درس فصل و باب نگر

۶۶۵  
در آکباب ساخته ساقی خراب  
بر در نشسته است اجل نظر ترا  
خندیدن گل است صد آه و فغان  
از دل برون تنافه دگر خراب  
چون آفتاب باغ جنوب از برسم  
سر سبز سر آوری نیک بر چرخ  
ماییم گرد باد سرا که چه با  
گر دیده آید من ابر ز شگال  
پیانده صبح ز خون حد و بیار  
جانایا که بر تو کنم جان و شمار  
باید شکست به درین مکر و مهار  
هر چند بنده دادم شرح و فغان  
در لوح کو دکان غم امرو و زاجار  
چندی زیر خاک نهان باش از فغان  
بر باد کرده است عشق بود  
باشند دلم سینه کینه تیغ  
آه غمتین فرد آمدن از کشتن شعله آتش بلند شده از کشتن

دربان شهر با آتش نگر  
رو باغ و ز گستاخ نگر  
رو باغ و باز ریختن نگر  
رو بدریا و بسین موج و جفا  
رو بدریا باز و گوهر با بسین  
صد چو یوسف کاروانی قاصد  
صد چو یوسف کاروان قید و  
تیغ سرگرد ویرا قتل من  
قاصدم را قتل خط راه و کرد

۶۶۶  
قرآن نیم بر پیش شبنام  
هر چند شیخ شهر بدل مقدم است  
تسبیح نام دوست و پند و نگر

۶۶۷  
نصیب بهار و بهر گل اندام بی علی  
سوی نسیم کرد بدل کار و انفقار  
۶۶۸  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۶۹  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۰  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۱  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۲  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۳  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۴  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۵  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۶  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۷  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۸  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۷۹  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۰  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۱  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۲  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۳  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۴  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۵  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۶  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۷  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۸  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۸۹  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۰  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۱  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۲  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۳  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۴  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۵  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۶  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۷  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۸  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۶۹۹  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه  
۷۰۰  
نشد شمع من از سوز شبنام  
گر گردش کرد کوار از پیش لبه

۶۶۸  
از چیتا کم چون خرین دارد علی یار اگهی  
چشم گران خویش بسین فرکان گاهش نگر

۶۶۹  
جانب خورشید بین شانش نگر  
باز او چشم فانش نگر  
باز او نه لطف پیا شانش نگر  
باز او عهد و پیمان شانش نگر  
باز او سلک زندانش نگر  
قصر این چاه زندانش نگر  
وسعت نیاز زندانش نگر  
در قلم این احسانش نگر  
این جواب خاص یانش نگر

چشم بجز ترا در خط نوشت چون قمر باشد بقدر پیش غیر همچو خورشید است پیش در شرف می برد دل عالم ز بر	در دلم این خم نباش نگر میزبانی بین دهنانش نگر میزبانی بین دهنانش نگر همچو گیرای قمر گانش نگر	نفس چند بر آرم بربت سانی دشمن جان هزار شکست نامی خون دل بخورم آنچه بجا صبا جلوه روی بر دهنش طر شد سیه ز عدد و فلک جلوه تا یکی حیدرانی بزکات حسنت	شلی خوش زمین و بحر و جانی فرده وصل از ان حسن مایی انتر سوخته ام جا کبابی عرق از بهر او جا کبابی شبی آن دلست از بخوابی بوسه چند بدیده فرو حسابی
گر نه واقف ز قدر من علی خون من بر طوف دامنش نگر		ای صبا زان بت کفام سپاسی بال و پریشانش میگردم ماه نوحه قلم شب عبیدم گرد قاصد اگر نهد یار سامی نهد	فرده وصل بخوبی سلامی وقت دکن گوشه دامنش ما سحر فلک آنه تمامش تر زبانی بکن خشک سلامی
حافظ ناموس حرا سنگ عشق حالت گشت چه افتاد از چرخ قاصد ایچو قلم سینه شکا است دور دور ز خاکم قدمی چند ایوا		یکسان ننگ آن بی نامی ایام آه رسا از سپهر باغی خطی از سبزه خط شکست نامی جذب آن را در کید و گامی	فرده وصل میهنش پیشو لعل لبان لبانی قاتله خدا رو امانی پیر تیر تیر کینه جوانی
قاصی دور کنون من از دل نخل شکست از قاصد بایم دل		هر چه چند ز رخساره بجای جاء دل آره از نساک خامی ساقیا تا بتوان آجی می هان فلک سرقه دی که کلامی	تا تو اتم حکیم تاب تو امین گلرخی با شوی صاحب آمل ابو سه بر تربت حافظ زبان از سو علی بعد از ان با و صبا لطیف بیانی
قاصد زان تم ایچو آب من زاد اگر لبها آینه ساز دل		در گدشت ز غنایات عباسی جانب بیکده رود و سترلی له تر زبانی کردن بخی انصاحت کلام کردن از بجز او بر سر موم و لک غیره که بران هر کنند	سایه کی بچ کشم راحت من فرده وصل از ان بوسیانی له مصلحت کتایک از غیات سرخ شکاری سیاه از نخب و صراح
میایح ۱۱۲ از کشف و صراح		طفه و کود که ۱۲ از نخب و شرح نصاب	

<p>دانشمیش غنچه ویرکان گم بانظر بازی و بازی طفلان گم پیش آن سینه خطش طوطی گم نقشش ایش بنگر چه خوان گم</p>	<p>دشمنه خاک فکن در نو فرودش یاد آرزویش تنگ شکر زربش چشم فتان گرش ز کشتی لایقش گر گذارت بر کو تجم دست بد</p>	<p>مرد و دل از ان غنچه دامن گم همچو آن ساد و خشی ساده بیا گم حاکم کفن از ریگش ازین گم خیز وین ق سبک طل ازین گم</p>	<p>میر و دوشم گل از شرم اموج گم زلفسان منی پیچید بر شایم گم زیر دامن ای سیر فلک عریانم بس گر آن چاندنم است ای دامنم</p>
<p>گر علی مرتبه مورد دست آردی</p>	<p>نام دنیا میر و ملک سلیمان گم</p>	<p>آتش زین بگلستان دغانی گم ناشاند کمنش تیر و کمانی گم با چنین دیرین یار یانی گم وز سر کوی تجی برگه اتی گم</p>	<p>بی گل که تو ایام بهار آن بگذشت چشم و آبرو ترا وصف کرده شد بود سیرم ز رخ یار و سیرم در بر بر سر خاک بر انداز گل باغ شمع</p>
<p>پیش اغ جگرم لاله نمان گم بنگری سینه من سر چراغان گم بنگری آه مرا سر و چراغان گم خواب خور با هم این با چنینان گم خاریم بنگر سینه و بستان گم خون دل نوش کن به بجان گم زین حسینان جهان زیب ان گم</p>	<p>پیش فرکان ترم دامن نیان گم رونی زرم کسی گریز از جان گم جلوه قاصد گرزند آتش لبش گر بخوابی که شود و خوان گم شوق گلگشت چمن گشت دامن گم گر ترا آرزو داده جنبش باشد گردلت سیه فروس نماند</p>	<p>غالبانیره زنی گشت علی را امروز شمع بالین زد خشنده سانی مین ار با هو سنا خدش گل خندان گم با خط زلفه سنبه و بیکان گم با چنین گوهر ندان علفان گم ساعتش گریخت پیچید جان گم خضر را یاد کن چشمه حیوان گم سیر گیش چشم نگر تیغ صفایان گم</p>	<p>غالبانیره زنی گشت علی را امروز شمع بالین زد خشنده سانی مین ار با هو سنا خدش گل خندان گم با خط زلفه سنبه و بیکان گم با چنین گوهر ندان علفان گم ساعتش گریخت پیچید جان گم خضر را یاد کن چشمه حیوان گم سیر گیش چشم نگر تیغ صفایان گم</p>
<p>گر تو خواهی کنی زنده دل مرده خویش</p>	<p>یاد کن شعر علی عینی دوران گم</p>	<p>با قدر یار جهان طوبی عنوان گم بود سیر از لب داده بجان گم بهر خویش نگر عیبت زان گم بانج جو گلش زده صفایان گم یاد رفتار کن کبک خدایان گم ناذر بر خاک زن بو گلستان گم با گداز غم او شمع فروزان گم</p>	<p>با قدر یار جهان طوبی عنوان گم بود سیر از لب داده بجان گم بهر خویش نگر عیبت زان گم بانج جو گلش زده صفایان گم یاد رفتار کن کبک خدایان گم ناذر بر خاک زن بو گلستان گم با گداز غم او شمع فروزان گم</p>
<p>زخم زده است بچو دو آشفایار قاصد نوید وصل از آن بوفایار از خاک کیا یار صبا تو تیبایار ای امیر بر بجا میو تر تیبایار از ماه هفته شاندری رو تیبایار ای با صبح بچو خودم تیبایار در شکیش تواند گل سورتیبایار سیر فلک مهر خودش شکیبایار</p>	<p>جامی بر از شراب کهن باقیبایار آخرو قاعمر نیست اعتبار کحل بچو اسیرت تا کنم نشار باید رفیق یار تو از لبس عصر زلف مرا ز آواز شب تاب بشارت گلگشت کو ما هر خان است از رزد آن نازنین بزمین باغبان رسید آن به غسل سکو چاه میرود</p>	<p>با قدر یار جهان طوبی عنوان گم بود سیر از لب داده بجان گم بهر خویش نگر عیبت زان گم بانج جو گلش زده صفایان گم یاد رفتار کن کبک خدایان گم ناذر بر خاک زن بو گلستان گم با گداز غم او شمع فروزان گم</p>	<p>با قدر یار جهان طوبی عنوان گم بود سیر از لب داده بجان گم بهر خویش نگر عیبت زان گم بانج جو گلش زده صفایان گم یاد رفتار کن کبک خدایان گم ناذر بر خاک زن بو گلستان گم با گداز غم او شمع فروزان گم</p>
<p>چشم ۱۲ از کشت ۱۲ از نخب و بران و غیره</p>	<p>چشم ۱۲ از کشت ۱۲ از نخب و بران و غیره</p>	<p>چشم ۱۲ از کشت ۱۲ از نخب و بران و غیره</p>	<p>چشم ۱۲ از کشت ۱۲ از نخب و بران و غیره</p>



از دست عشق با جوان گزینم بند و دوست با دشمن گزینم	ای منی مداه عصار سبایار از بهر ناز و ذلت خطایار	غم دارم باز گفت گمراگر بزم عشق با تو نبوده ام گمراگر	گو جز تو یا کز ایند لعل لب چشم ما و د از شبنم و گل آب
فرموده است یار علی وعده قدوم باید بجز گفت که آب بقایار		صد غم حاصل خیرین گردد دست یار کوفته از بس ز جگر	بی تو ای گل سینه مگر در گل منی بنم و ز جگر از نازگی و لاک
هر که دید آن عارضه کنیز حیف تو باشی حال من بی خبر	از نظر انگشت ده خورشید وز تو عالم گشته در عالم سحر	آبرو خویش در پیش بر گرداد خشک و خون من بخور ز لعل در	دشمنم نا پاک از کدو شده پاک گر ز خون صید من سیر فرم
کی خاک ساز و جدا من بعد ازین جز سر دامن ندارم حاجت	کرده ام خود را بنوش و شر خاک من باشد غبار در گذر	با علی گفتی بر ایمن چون بر لای خاک شو من خود اول خاک بودم دشمنم اکنون خاک	
بی خست آفتاب و لبری گر چه باشد عمر من نقشی بر آب	روز بادام ز شبنامی تر در دم باشی نقشش فی حجر	ای زده مرگان تو در بزم غم وطن کرده میروی از نغم	انده غم حیرت مکن در دلم بیشتر من جهان میروم از سفرش بیشتر
باشم صبح و وطن شام غریب بوسه دارم بوسه بن لعل لب	تو از آن روزی که رفتی در سفر ای بخت خوشتر از آب خضر	بیکس و زایش را گزیند از بی نیست یعنی تر من با در آن	از همه بیکس ترم و از همه بیشتر نیست من با تو جان از همه بیشتر
تو تیرا کردم بر ایت غلش خاکپای تو تراجم من علی	بشکن صد قیامت لعل و گهر این نظر ای جان عاشق مکنظر	تو از خود شدم تا گمشت صد آتش ز رخسار تو خا و دلم گرفت	کشتن بخت من بخت اندیشتر بند و خالت بود کافر کیشتر
خامه باشد در کف من تیغ دوسر	حشم قنات و از بری اجلا باید که در کبیا غزیر گزینا	گر می اوصایا کرد در خاک خون جنم جرات و جان مرا	با غم ایوب نیست بختی با علی صبرم از و کمتر است در دم از بیشتر
ایک با بند عارضه شعله آتش ساقیا شد جنم از شک آب مسو	چشم صبح کوشش شو خاشاک نیست که خاشاک عالم توئی	ای قامت نه در قیامت باز ای کامل تو از شبنم و گل آب	هر عضو تو ز عفو و گداز بار شد شمع گریه من جاگداز
سازد آتش در کف تو خاشاک چشم قتال تو صد حج از خون	نیست که سیفاک عالم توئی نیست که سیفاک عالم توئی	وصف که از رنگ طوبی نوشتم سایه آنکه در جام مردم باله و کیسه کند ۱۲ لطافت - سه	مصرع شد سر و سی سر فرات دوای که بر همین پیرا سپ آویز و بخت استن نسا ۱۲ از سراج

من هم نیا نوش عشق تو  
ای نو جوان چو طفل فرجی بخت  
یار بچگونه دامن تو آید  
پروانه جان خویش ز کم همتی بداد  
دریا و باده گریه مستانه رود

گر میکنی چرخ خویش باز  
دیدم ترا ز پیر فلک حقه باز  
دیدم ترا ز برق جهان ترکان  
دارم بسوز عشق تو از شمع ساق  
شب داشتم چو دامن غم و جاننا تر

براکلبد نامه سیکم تحریر  
نقشتم بصیرت زدن بر  
چهار کرده ز اعمال منکرم تحریر  
نفاذ سوگو کردم بر دانه نامه  
امید گوشه چشمم گم زنده دارم

صفیه بلبل شیدا است ز خام صیر  
که بست نقش حصیر ز نسخه گیر  
خجل منور نگریده آمد ز کسیر  
نبود حال من آدوست قابل تحریر  
خیر ز درویش کرد نا کم و زید

شام وصال بایه ملا علی صفت علی  
خواهم شبی ز در و قیامت دراز تر

بجز هوا تو ام نیست هیچ  
بیا که کوثر دینم و سلسبیل زما  
ز صد هزار مضامین کی توان گفت  
مال کار تو کل تیغ بگشت دست  
عمارت همه دنیا شود خراب  
بگیر هر چه که خواهی ز عالم اسباب  
سوار کجاکم ز دست حاصل دنیا  
بیشتر شک ما غی برشت است  
چرا ز خشاک سوخت ابدم با  
بیشتر سنگت کس با حاصلت  
چو طفل شوخ شرکی چو پیر ازاد  
کمی ز صبر و تامل ز در و دلج و دم  
فقر باب لایب تا بلم ای زان

بود ز آب گل الفت مرا تخمیر  
که سیاهم ز شوق جان زخم غیر  
که لبه لب و لب و لب و لب و لب  
که جمله کار به بر میکنی تقدیر  
چرا تو خانه حقیقی نمیکنی تعمیر  
ولی بقول فریب زده گیر  
یرا برست تمیص لباس فتن  
که بر دوزخ اعمال خیر موج حقیقت  
که آفتاب ز در و موج سینه فتن  
که غیض خاک شریعت همان  
گزیده ام ز دوزخ عالم سحر کبیر  
بدست باغ و غیر ازین قلیل و کثیر  
ایمیریت مرا کس بجز خباب میر

بر پشت بازدم طالع سکندر را  
گر ز تخم دلم آگهی شود او را  
میان آدمیان گزینم ز غری خدای  
چو بگریست که تو غری خدای  
بر زرداد و گراز تو دادستانند  
قبول اگر چه تو شاکی کندی نبود  
سفر ازین افروخت با شمع شاد  
بیا م قصه تو خوشد آینه دار  
شکایتی حکیم نقد گم است

کشیده اند بدو را و ازین تصویر  
به پشت آینه اش گزینی تصویر  
نوشته ام به بر پیردی نامه ز پیر  
بغیر خویش کمن زخم کس طبع غیر  
که بست دلمش تو بعبت کشمیر  
شود فساد خواب تو نا آید  
اگر چه جان من ز آتشفشان نیست  
خبر کنی عده و راز سوز و شکمیر  
علامه داغ به پیشانی است  
اگر شعر من نبود پیش کس نقد میر

علی سنا خوش همچو حافظا خواهم  
که در خویش بگویم بنا که لم وزیر

یارش بود شکب مجمل شایست  
یادم که بر سبیل شایست

پیش رقیب به غافل نشایست  
میغم زده بشکوه قائل شایست

علی ز حضرت حافظ صحتی گمت  
هر آنچه ناصح مشق بگویت پذیر

شربت خالص صحت ۱۱ از سر و دایرتخب ۱۵ شیرینی ۱۲ از  
کشف و منتخب ۱۵ عیب ۱۲ از لطافت و جهانگیری ۱۵  
بوریا به خرا ۱۲ از کشف و سروری -

۱۵ آواز طاربان ۱۲ از منتخب لطافت  
۱۵ آواز قلم که بوقت نوشتن بر آید ۱۲ از منتخب و بحر الجواهر  
۱۵ روز قیامت - مولف  
۱۵ نام خط معروف که آنرا سندی گویند ۱۲ از منتخب  
۱۵ هم صحبت و رفیق ۱۲ از غیثات

<p>از بهر شانه گیسو غیر نشان کشاد از نیم و شرم چشم دو چار نشیند ایام از بهر خوشان گمان نمود با عشرت جهان غم و شرم از آن یار ب که ام روز جایش گزینیم این تازه ظلمتین که بر سرم نشین وقت دایع بود سکوت این خلق</p>	<p>یا آنکه در میان سلاسل نشیند هر چند در میانه مقابل نشیند با دشمنان و خسته منزل نشیند روزی که در برین سید نشیند از جا که نیم گونه مالک نشیند دستی بدوش خصم حاصل نشیند خاموش شد جوی بی تحمل نشیند</p>	<p>داغ غم بر نیایش ز کمر و دایه بیکسازد امیرسد از غیب گیران دولت شکت سر کن خدای را خدا پایه پاره دارا اگر در گنج نشین یا داوود صفت جیشد از دین نشین گاه باشد روز که شکت سر گاه نشین گر طبعی نیست یا از برادر تو نشین نخستین تنهائی کن پناه بر عاشقی نشین شایدت همان خود سازد بر تو نشین گرمزده آنچنان کی چنین نایب نشین</p>	<p>دخست آخر نماز تا بان غم خورد چون لایق خدا باشد طوفان غم خورد کم شود در قطر داشت تو طوفان غم خورد سیکند آخر فو خا غم خیلان غم خورد نیست یکدیگر جان و شاهان غم خورد دائما یکسان نگردد چرخ گردان غم خورد صیحتی از غیب یابی بزرگان غم خورد سرمه دریا تو خا غم خیلان غم خورد یار را اختیار سازد زمان غم خورد چشم باید بیدار حال گردان غم خورد</p>
<p>آخر چه شد علی که چو شانی دم و دایع چندان گریستم که در گل نشیند یار</p>	<p>غیر از دستم نیست یار غیر عصیان تو ان شد کف کاوگر بزم نیست کوی بیا خا روگر غیر از چشمم نیست گداورگر نیست شام تو هر گونه نمرودگر غیر عشقی نبود چیکار ارورگر نیست جز در دیا عشق غمخورگر چون تو آشوخ ندیدم جفا کاوگر باریام چو شبی پیش تو یکباروگر</p>	<p>خوف محشر هیچ حافظ و درکن از دل علی گر توئی از جان غلام شاه مردان غم خورد</p>	<p>میرسد آبلبل شیدا بهاران غم خورد گر چه عمارت کرده باغستان غم خورد گر چه تو خرقه ها کنی دل بکن چون کند صبر کن واکه مقصود تا بکی سلی شوی از خسته دار و خجین یکدم بهفته گشتی باشد اسکن همچو سندان با پیشه درین عشقی بلبل شیدا تو و گل بهرمان زنیان</p>
<p>می بر دم پس هر خطه باز در یا آتشی ز تو ایلم رحمت تست می خلد آنچه که در دیده هر شمع تست دامن کو به بیابان کند پر از دست غیر با وصف من آن چه که دارد آنچه بهر صفت من آن خنده بر کسی از جهان هست کس لا مار ترست کشته خود کرد بداند بی مشتق باز از بزم تو هرگز نروم ز دست تو</p>	<p>غیر از دستم نیست یار غیر عصیان تو ان شد کف کاوگر بزم نیست کوی بیا خا روگر غیر از چشمم نیست گداورگر نیست شام تو هر گونه نمرودگر غیر عشقی نبود چیکار ارورگر نیست جز در دیا عشق غمخورگر چون تو آشوخ ندیدم جفا کاوگر باریام چو شبی پیش تو یکباروگر</p>	<p>میرسد آبلبل شیدا بهاران غم خورد گر چه عمارت کرده باغستان غم خورد گر چه تو خرقه ها کنی دل بکن چون کند صبر کن واکه مقصود تا بکی سلی شوی از خسته دار و خجین یکدم بهفته گشتی باشد اسکن همچو سندان با پیشه درین عشقی بلبل شیدا تو و گل بهرمان زنیان</p>	<p>باز آید گل بدمان گلستان غم خورد باز سازد گل چهره بدمان غم خورد سیکند از سیرت چشمم درخت غم خورد گر نیایی جبهه از آتشی ان غم خورد مهر زخم تو گردد سنگ طفلان غم خورد این لاله خفته گردد ماه تابان غم خورد یار اگر دارد بهر دل همچو سندان غم خورد بعد سالی میرسد فصلن بهاران غم خورد گردل فتنه زلف دادی و جان غم خورد نیست نیا اگر شغل انسان غم خورد گر کشته خاک ای بی سواد غم خورد</p>
<p>کسب هر گونه مرغی را و رمان چون علی نیست بجز چشم تو یاروگر</p>	<p>تا بوش گردند و گزین انسان غم خورد کز کسو آخر بر آید بهر نشان غم خورد گر بهشت نیست از بهرمان غم خورد مید صبح وصال از شام غم خورد</p>	<p>بلبل شیدا تو و گل بهرمان زنیان دشمن از ابرو خود پید کنی با همین دم بیاید سایه دل هر روز عاقبت گردی غبار و سپین با تری</p>	<p>باز آید گل بدمان گلستان غم خورد باز سازد گل چهره بدمان غم خورد سیکند از سیرت چشمم درخت غم خورد گر نیایی جبهه از آتشی ان غم خورد مهر زخم تو گردد سنگ طفلان غم خورد این لاله خفته گردد ماه تابان غم خورد یار اگر دارد بهر دل همچو سندان غم خورد بعد سالی میرسد فصلن بهاران غم خورد گردل فتنه زلف دادی و جان غم خورد نیست نیا اگر شغل انسان غم خورد گر کشته خاک ای بی سواد غم خورد</p>
<p>از این غم میشود روز مرا دایل نه نصبتین گرفتن آفتاب از منتجب</p>	<p>مید صبح وصال از شام غم خورد</p>	<p>بلبل شیدا تو و گل بهرمان زنیان دشمن از ابرو خود پید کنی با همین دم بیاید سایه دل هر روز عاقبت گردی غبار و سپین با تری</p>	<p>باز آید گل بدمان گلستان غم خورد باز سازد گل چهره بدمان غم خورد سیکند از سیرت چشمم درخت غم خورد گر نیایی جبهه از آتشی ان غم خورد مهر زخم تو گردد سنگ طفلان غم خورد این لاله خفته گردد ماه تابان غم خورد یار اگر دارد بهر دل همچو سندان غم خورد بعد سالی میرسد فصلن بهاران غم خورد گردل فتنه زلف دادی و جان غم خورد نیست نیا اگر شغل انسان غم خورد گر کشته خاک ای بی سواد غم خورد</p>

نقش باشد بر کی شمرت بخاطر علی گرگزرد و در شطیح بر سنگ یوان غم خورد		با دیده حق بینی این قدر خوشی داریم بدل سودای هر دل افروخته	
ای زمین من رو بنیق بایند	خورشید فلک باشد آری سبحان	دندان شیرین یایم زین لب	خود کان نمک باشد یا دشمن ننگ اندر
ای روتق همانی در دیده نیامی	چون شمع لغا تو چون بوی گلایند	آیا نکتی مار از دگر بربت یار	زین آنکه می نیم جان با مار اندر
ای دلق دل داری تا خنجر داری	چون لقت یشام چون شربت بایند	در عشق تو روزم از دگر بکارم	هر خار بود آخر انگل بر بهار اندر
هر چند که تو هم صدمه تر بخشم	چون نقطه صفر کو باشد بحساب	هی بنی مکان تو می نشانی	قدیم چون کنی جانان رو و جصاص
گاهی ملک آنسان گاهی بنی	باشی بکلامت دشمن بداب اندر	آنگونه کنم گریسایش بر دانه	گشتم بتلاش تو هر جا بدار اندر
بوسه بدم روزان حسن گوسوز	خودم نکشیرن دایم کباب اندر	من بعد قرار او گردی چه علی آن گو	
از غیر نی یایم لطفی خطاب اندر	زان یار که می نیم بکتاب اندر	سیاب صفت باشی اینک بقر اندر	
بر ظاهر زندانم در واقع سلطانم	ریشم نکتی در دل نشیمن بخت اندر	باشد ز دلت لاله لاله زار عمر	
بهم صحت بود ادم هم فصل تو دادم	باشم من تو جانما چون ج کباب غمت	صد ساله گیر شمع و طفل دوفهم	دو گذشت ز رخسار تو بهار عمر
هرستی بنود بودم بانیستی موجودم	هر شمی ام هم ناشی گوی لب لب	سیلاب شکست بر دشته سستیم	ایام بجز گز نه نم در شمار عمر
از غیر بود دلت غرت خطاب اندر	زان یار بود غرت لبت بایند	ماند برق نقش قدم بر زمین نشد	خوش میرو دزدان من بخت عمر
کردیم حتی قالب مانند میکش	دیدیم اگر روز بایشن کباب اندر	چون ماه و آفتاب دروید	زیر فلک یک کسی رگزار عمر
میگیریم و میخندیم چون شمع بحال	ساقی بجز ابیایی تو بجز آب اندر	زردی رخ زخون کنم نذر در دگر	گردی ندید خلق ز البق سواد عمر
شب را نکتیم روز بایر لایق او	روز که لبت آمد آند و نکت آب اندر	ای نوجوان بدانکه سفید تو سر	دست نمی نمودم اثر سواد عمر
خندی تو چه بکاش حال خراب	آز خود گوهر گوهر بختلاب اندر	کار می کنم که ختم نگردد بسا لها	نویشت رخسار که از دشت قار عمر
اینگونه شدی چنان از رحمت خال	باید که تو را دعا افتی بعد از آب اندر	آب بقا بجز صبر مبارک کن خدا	با آنکه لخته نبود اعتبار عمر
چون چرخ برین عالم بستم بفرام	سیر و جهان یکجا کردم بکتاب اندر	میلا و عمر داد پس فرج روزگار	تشنه میرم من این چشمه سار عمر
خواهم علی بگیریم بهر اودا		این نقش ماند از قلمت یاد کار عمر	
هر چند نمی گنجد در یایم بحباب اند		گفتی علی چه خوش ترلی بهی حافظا	
آن یار بود یاران مار کینار اندر	یا آنکه ندان باشد یکبار خیار اندر	ای بی گل رخ تو خزان قیاس عمر	دو مری تو خشک شدی بیار عمر
ناشام جهان خالی گردیم بیای	دیدیم سواد را صبح بختار اندر	کار عمر بشام کن لب سحر شام	زین رو که ساعتی زود برار عمر
ایاه نکور روی دلق خوشی	شد خاک علی بیاد و کینار اندر		

<p>در عرصه حیات کنی آنچه کردنی است کس را نمیداند علی بار بار عمر</p>	<p>دنیاهنوز نیست که خمی ازرده دیدار آن کار بود و لطیف کی</p>		
<p>چون شکست تو بدید جلوه را کس را نگار که قارست در این شست</p>	<p>طول آن نگاه کن اختصاص عمر عمرم قدر کایم و جانم شاعر عمر</p>		
<p>افزون از حسن چوین دانا ز عمر هر سیر مرد و دل که برده بر آید</p>	<p>بر باد بسته اندر بود و تار عمر سیمین چون یمن نو بهار عمر</p>		
<p>کرده بزرق خنجر خنجره غار عمر با آنکه دشت و سر و سرست جا</p>	<p>بی اعتبار دار همه کار و بار خوش دنیای مقام در سفر آخرت بود</p>		
<p>رو به رشت و شکار کجای آن عمر دوریش چو بار بار است خنجر</p>	<p>آبی زنده بر وقت فانی و مخرج نفس نفیس در تن گندیده جای</p>		
<p>عشق جوان اندر آتش تار عمر یار اجل نیست که در خنجر</p>	<p>بنگام حشر دعوی ناید علی طیر کایم عمر نیست مراد و تار عمر</p>		
<p>در آن دینه تکان دشت از عمر تا چند روز نیست کنی کار کین</p>	<td data-cs="2" data-kind="parent">دعوی کنم طیر صفت با اجل علی کایم عمر نیست مراد و تار عمر</td> <td data-kind="ghost"></td>	دعوی کنم طیر صفت با اجل علی کایم عمر نیست مراد و تار عمر	
<p>کار نکوست قیامت از عمر دیدن شکار کرد چنان خنجر</p>	<p>در وصل یار لبیک بود خوشگوار ما آیدیم از بی رفتن درین سر</p>		
<p>با آنکه دشت و سر و سرست جا پایان کار یافت نیازم مراد و تار</p>	<p>فصل یار چو بود ناگوار عمر روز و شب است ابلق کیر آن عمر</p>		
<p>شکر از آن پیش اجل یار خود رسید تا نام کار زنده آخرت از عمر</p>	<p>آخر مر کشید در رخ زار عمر بر یاقاتی بکنم هم شاعر عمر</p>		
<td data-cs="2" data-kind="parent">آخر ز گفت فکند علی ی غوغا تا چند سال داشت نفس نه از عمر</td> <td data-kind="ghost"></td>	آخر ز گفت فکند علی ی غوغا تا چند سال داشت نفس نه از عمر		<p>تا برقرار یار بود برقرار عمر مارا گشته اسیر سیر و بهار عمر</p>
<p>خوش طامعی بود که در دنیا صد نه بر غیبه فکرت شایدم</p>	<p>در و ابوقت کار یار کار عمر رفته بدیدن توجه امید از عمر</p>		
<p>روز می بیکده گذری نیز ز یاد گو بود در میان با فرق و سبب</p>	<p>زلف از است چنین صد هزار عمر ضائع نموده ایم درین بهار عمر</p>		
<p>یادم قفا و روز قیامت چند اگر نماند غیر طغیان</p>	<p>چون شمع گردیدند مرابا بار عمر در وقت فراق مرا کرد و خوار عمر</p>		
<p>چند که از یاد غیر طغیان یک عده را خلافت خنجره میکند</p>	<p>خواستم وصل کسی خنجره و عمر چون شمع وصل کسی خنجره و عمر</p>		
<p>اگر نشد دلم ز نشیب و فراز عمر جنات کن و در رضای خود کرد</p>	<p>کز چند سانس او درین انتظار عمر ای شیخ ای خنجره و شکر کنی زون</p>		
<p>چند که از یاد غیر طغیان یک عده را خلافت خنجره میکند</p>	<p>چند که از یاد غیر طغیان یک عده را خلافت خنجره میکند</p>		
<p>تا کی کنی تبا و تبا و تبا و تبا</p>	<p>تا کی کنی تبا و تبا و تبا و تبا</p>		

<p>خستین بایست بایست ای عمر کیت ج ارم صید غنیمت است اعمال خیر هیچ کن پیشتر صد عمر نوح بایست اعلی ساد</p>	<p>عشقم بایست بایست ای عمر چون دگر صحرای عشق باو پانم تندروی بقبرزد و کمتر عمر تا شهادت بگوش نهم باو عمر</p>	<p>یار هر جا نباشد قد و دان نام نشسته صبا دهر بدو عقل می کشد بشنود آواز باقرت عشق در خوش نی نیم علی جز سینه خط مرعی</p>	<p>باید ایدل از بر آید باز از دشمن بد آید از ساغر شمشیر گر برون آید ز کتب بیت مکار</p>
<p>چون سالان جانم طی از زوینار دنیا تمام کون فسادا گوش دار با اعتدال باش بهر کار و جواب شاید که پاد از کنه در میان قبر</p>	<p>تنگ است بخود قار و قضا ای آنکه جان نثار کنی در اعر نازک مزاج هست لبس میرا عمر کوتاه کرده اند ز قار و اعر</p>	<p>عزیزان نیت بان ارم امروز زهی طالع که بر آن خوان حضور ساقیان باو غفلت چو چشم نیکوان در عین صحت</p>	<p>که بدو ساخته دلدارم امروز دلا من بنفصیبی دارم امروز پی دامن کشتی بشیام امروز ز سایه تاج بر سر دارم امروز</p>
<p>هر چند مویان استم بهر پنج خون شد دلم بسینه از دیو حکید دشمن من دیر پا کرد از شاه تا گدا چه نکرده کار با</p>	<p>ایستاد دست مگر عمر داعم نشستی تباه کرد مرا با اعر یار اجل قبا نکرده داعم الا نکرده صید بد با اعر</p>	<p>زهی طالع که بر آن خوان حضور ساقیان باو غفلت چو چشم نیکوان در عین صحت بیستم زیر پای یار هر دم</p>	<p>که بدو ساخته دلدارم امروز دلا من بنفصیبی دارم امروز پی دامن کشتی بشیام امروز ز سایه تاج بر سر دارم امروز</p>
<p>تا دم بسینه مرا زنده دان زاد سفر درست کن مراد غیرت بهر عباد است ترا زندی نمان باید سکر دی بجهان چو بوسکل</p>	<p>جای قیام نیست چو سر اعر جامل نیکی تو در اعر آیا براه و پیریش با اعر شاه طوطی از تو بخرای عمر</p>	<p>برای تو نیست چو سر اعر جامل نیکی تو در اعر آیا براه و پیریش با اعر شاه طوطی از تو بخرای عمر</p>	<p>که بدو ساخته دلدارم امروز دلا من بنفصیبی دارم امروز پی دامن کشتی بشیام امروز ز سایه تاج بر سر دارم امروز</p>

سرنام استاد ماهر و علم		نهمان بر سر سایه دیوانم افروز	
علی سودی برم فردا که محشر		ازین سودا که در سر دارم امروز	
خیز و بر صورتش ناکش زلف کلاه انداز		بر سر هر چه که این کشت خاک انداز	
حاصل سستی بانیست بخت نیست		برقی از آه فلک ز در لاک انداز	
بوسه ام ده ز لبش ز غریب جام		بر سر خاک شفا خانه بر پاک انداز	
بوسه ام ده ز لبش ز غریب جام		لقه پاک بسو سگ ناک انداز	
فاتحه خوان بفرم و پاک کن		خاک دیده دشمن بسپار انداز	
بوسه داده بدست از لبش و پاک		کشته قصه ز شیر پاک انداز	
از پی صید جراح کشی و جراح		گسیخته تست سر عالمی قهر انداز	
در ک نیستی بدرد که خمر		آتش عجز و بنهرال در انداز	
همچو حافظ بنامند علی خاموش		حالی غلغل در گنبد افلاک انداز	
آتش ای به برین گنبد افلاک انداز		بر سر خاک کشتایش خاکی انداز	
خیز و خود را به این چاه انداز		به در کن خنجر افتاده بر افلاک انداز	
گر عدد و فریاد کارست غریب		سر خود را به دمی بر قهر انداز	
کاکل خویش سر دوش برون افکند		شهرت زده بر ملک کانداز	
ناکند بر همه مرغان جهان لطافتی		برها سایه آن طرد و چاک انداز	
می زند سنگ ستم بسکه زاندر دهن		گویند گنبد گردون بودم خاک انداز	
دل بر کسی گاه نیامد نیرنگ		گر کنی رو نهین صحرای خاک انداز	
روح خود را طوط محلس جانی بر		انچه از خاک گرفته بر خاک انداز	
ز اهرام تا یکی منتظر طوبی است		آبی از میکده ام بر سوک انداز	
همچو خایم فساد و سرکوبیت گل		برقی از جلوه خفا بخت انداز	
بکمر لول یا تختی منقوح خون بهار		تخت لطافت مقام بادشاه انداز	
که در میان شاه و اوج راحت		بیدار دران پدیدار دیو بود که باغ مردم غدا انداز	
دور کن با خدا یا ز دل برین بادش		ایا من یا بدلی آنی شایان انداز	
جز در پاک بخت نیست علی خاک مراد		سر خود بر قدم صاحب لولاک انداز	
ایکده نیم هر بحر مقتل عامت منور		از خیمه اندام ایست صمصام منور	
لذت شیرینش برین طالع دیر ارا		ای زبان محمود جان از زبان منور	
والصیبا از که در یام نشان کست		کسی که گشته از دور با منور	
زاده نوزاد نبه از سر بر غلام منور		کس که گشته از دور با منور	
بود دل سخت سینه کن		کس که گشته از دور با منور	
شکر از دور که فیض عاشق منور		اعتیازم سید به از غریب منور	
آن نگوئی که هر صبح مسا او با		میکشد جارب اشد بر در با منور	
هر که دیدی شکایت باز دینی قضا		بیکس از اندیشه ها است با منور	
گر بیایم بهفت گنج خنجر سیاه منور		از درون خانه دارم منور	
ساعتی از یک یک جبهه بیکرم ملک منور		ای خاشا طالع علی منور	
ایکده دارم عرض طلب بر غلام منور		خط بر لب زبانی از غریب منور	
حسن صیف کف را هم که زبون		قطع سازد گردن قیام منور	
ای خاشا طالع علی منور		ناشنیده یکس از غریب منور	
انچه میخوای بگریزین دل انکاست		در جانی از غریب منور	
ساعتی از یک یک جبهه بیکرم ملک منور		زرد رخسارم ز رنگ نقره خاست	
نخستین ز کین اگر خواهی گل خندان		سنگ دل از غریب منور	
تا بچ من کن از برین ناوگان		آبی از غریب منور	
بر پیشانی حال حم آید بر نشان حال		از بر ایند بر لطف در گام منور	
دیدم درم کن خاک از جلوه خفا منور		چشم با گوشم حس از زینت منور	
است عالمی علیا دیدم و بخت بلند		لیک دیدن نیامدین قد و قامت منور	



<p>یاد او را ندانید و کس امر بر سر ما تو باقی است و در ناشدیم حیف فصل تو فیه ای پیر و نشد ایفا پرور سینه او بدست تیر جگر و نه سخن را قیبت مشیت گوز</p>	<p>میست و فغان و در پیر تا یکی عدل را یونیا بدیم با چنین خاتم فیه و نه همچنان عدل و فانی پس نشد یحیی کمالی فانی و اه ایوا که مشیت قدر</p>	<p>دل از جور تان نیست خبر به نشد زخم دل از مرم زنگار رگ جانست که دن بهر زنگار توبه با بشکله از خاطر خا باتان حیف انقضا و تر کار جام غیر است یه شیا</p>	<p>پرورد و نداندم را بار گشت عشق ز بر آمدن گو مسلمان من ز بر آمدن بار احسان هم کردن و اعطاء انیمه لای عوض داده بد خون قیبت سوی بام کسی سلطنت بیر و حیف با حرم نیست تو چهره ای که خیره از زمین مشنوم و اگر آفتاب الم حرم می سوزد</p>
<p>همچو پروانه علی سوخت در دل یار بوشع صفت</p>	<p>همچو پروانه علی سوخت در دل یار بوشع صفت</p>	<p>همچو پروانه علی سوخت در دل یار بوشع صفت</p>	<p>همچو پروانه علی سوخت در دل یار بوشع صفت</p>
<p>قصدت خاص بود شمع در بر نیست از زخم اند نیست حکم ترا تیر جگر زانکه محرم ازین وقت راز دان باز کردید و پرور خانه ام منزل نیست نور</p>	<p>قصدت خاص بود شمع در بر نیست از زخم اند نیست حکم ترا تیر جگر زانکه محرم ازین وقت راز دان باز کردید و پرور خانه ام منزل نیست نور</p>	<p>قصدت خاص بود شمع در بر نیست از زخم اند نیست حکم ترا تیر جگر زانکه محرم ازین وقت راز دان باز کردید و پرور خانه ام منزل نیست نور</p>	<p>قصدت خاص بود شمع در بر نیست از زخم اند نیست حکم ترا تیر جگر زانکه محرم ازین وقت راز دان باز کردید و پرور خانه ام منزل نیست نور</p>
<p>چون سپهرست علی سینه جان من از ستم و جور</p>	<p>چون سپهرست علی سینه جان من از ستم و جور</p>	<p>چون سپهرست علی سینه جان من از ستم و جور</p>	<p>چون سپهرست علی سینه جان من از ستم و جور</p>
<p>با حرفان اخلاقی یارب این قیامت و عالم دویش را باها اوج کارم از افشاندن گاهی اینچه صبح قیامت رو بارگشته ایم ز بار میگشتم می خفته شکسته باشم از و اینچه صبح قیامت رو</p>	<p>با حرفان اخلاقی یارب این قیامت و عالم دویش را باها اوج کارم از افشاندن گاهی اینچه صبح قیامت رو بارگشته ایم ز بار میگشتم می خفته شکسته باشم از و اینچه صبح قیامت رو</p>	<p>با حرفان اخلاقی یارب این قیامت و عالم دویش را باها اوج کارم از افشاندن گاهی اینچه صبح قیامت رو بارگشته ایم ز بار میگشتم می خفته شکسته باشم از و اینچه صبح قیامت رو</p>	<p>با حرفان اخلاقی یارب این قیامت و عالم دویش را باها اوج کارم از افشاندن گاهی اینچه صبح قیامت رو بارگشته ایم ز بار میگشتم می خفته شکسته باشم از و اینچه صبح قیامت رو</p>
<p>کس نیست علی بچست غیر من نیست خرد لے فروش از غیاف</p>	<p>کس نیست علی بچست غیر من نیست خرد لے فروش از غیاف</p>	<p>کس نیست علی بچست غیر من نیست خرد لے فروش از غیاف</p>	<p>کس نیست علی بچست غیر من نیست خرد لے فروش از غیاف</p>



جان باشد صاحب پند ترا خاتون بلبلان از دبا گلها هم باز و نیاز مان این روغن فساد سلیمان باز	هر دو گوشم پر بود از لطف شنیدن و ایها من ندیدم رو کلفا شنیدن تازه دارد منرا دیدار باد شنیدن	بر فرازم گل عهد نقی باشد زیر لبی سینه گنجه شکر تا سینه عشق مدد بر خط عشق کامل نشود تا ندیدم خط نیست گریه و دران بفرخ جو در زمین فتم و باز از سرشوریده کن صید و می نهی طالع و بیجان	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر
نیست از افتخار خاص با وجود آنکه خلق را ببرد اختیار خوبی با اینهم آوردن ام دیگر شیرین و شیرین در تخته ام یقینی پوچین چینی بر آن کیم با سحر گرچه در طبعش پوشیده بالایی گفت سر شکست فدا شده کاسه آن فرق فقور خاک را وقتین بابل و دیده فخر زار ز سیر آمدیم بر کین من بحر	سیکند لطف و ستم بر عشق ازان نازین نیست واقف علی از بخت و خامش منور	بست یکسان عین زان و عشق باز هم جوایز دهنده صاحب بی خبر باشم ز استغراق دلش کفر بشماران منظور است کس نه ده یا نصیب از آن رأی موی باشد از آن کس نه بدیده که با او باشد شسته کرده اجم از دزدی بر نیای از زبان ندیدم ابتداء عشق را معلوم نداشت	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر
وقت حد شد فراموشم در نیت علی قطر باشم ازین بر صبح و بر شامش منور	درم ایوان از آن بزم طرب روخورشید ندیدم عرفا انجمن که تنهانی باک یک صد زبانی سرفراک دیدار شکست عشق خاک	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر
سلف بالفتح نام شاعر مشهور که در سلیمان ساخته گویند ۱۱۲ نیت کرده شده ۱۱۲ اغیاش نوعی از دبا که بران خطیبان قاضیان برودش از اندام ۱۱۲	دورم ایوان از آن بزم طرب روخورشید ندیدم عرفا انجمن که تنهانی باک یک صد زبانی سرفراک دیدار شکست عشق خاک	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر	عاشقش و اندران آینه خاک عکس از آن گنجه شکر عشق مگر در شعله آینه خاک ز آنکه دیوانه چیدش خاک نیلگون آجر آینه افلاک سفری نشین جمع افلاک رگ جانان است مرا تسمه فقر
دامن شیرین از خون علی پاک نمود بر سر کینه بود دشمن پاک نمود	دامن شیرین از خون علی پاک نمود بر سر کینه بود دشمن پاک نمود	دامن شیرین از خون علی پاک نمود بر سر کینه بود دشمن پاک نمود	دامن شیرین از خون علی پاک نمود بر سر کینه بود دشمن پاک نمود

سیکینی دجیم و امیر دارم مندوز با وجود علم که دین و دیندی و یار بارکشت از فلک است و رفت قصر جالش تا ج قسید ای تیان تسبیح را آخر حال سکنم سجده دریم در خم خواب و تیان دستیم سر شد گو اسع عاشقا می شویم در خود اصور شکرش سلی حق نباید گفت آن حق کرد وقت نه چشم میگردد گاهم رود و افراقی رسم دریم او پر و افاد استخوانم را تو بر گزاهما تنها خور	چشم سیکینی مشتاق میارم مندوز آرد و در دستان سبک بیدارم هر چه صحرانیکه میگارد مندوز خوشه پروین نهم در غرقه طاقم در لباس ابدان بختاوارم مندوز بامهر کفر آشنائی سحر دندارم مندوز گر می عشق رفت سینه بیدارم مندوز همچو عین قابل تصویر دارم مندوز قصه رقصه آری زبان دارم مندوز خاطر آلا کار خوشنیشا مندوز شعشع سنان بر شام هر آن ایدارم مندوز حیف خور دین زده رگایارم مندوز	کی شود محشر بیگر خنجر دارم مندوز تیر فزکان که یارب سهر شکست حیف یک جو اتم را علی پیری گرفت طی نشد از نامه سیغام طومارم مندوز برهان تیر باشد نیت شو مندوز غیر نیت پا خود چنیدیم در جان توبه میسازم دینوی دای ایدارم مندوز بر غیر با هم باید کرد با دساره ای خون باز هم سو صحر کشتی ایدارم مندوز دشمنم کردید هر نفس زرم بایر و عطا خاطر نشان فرما آیدارم مندوز صبر کن این خیال آسائشم خاتری نیجه خورشید باشد فلک دست دعا	بر نیاید آفتاب سطرارم مندوز اها گاه می آوند از کماندارم مندوز دایهها را رفتی دی دمی مندوز آنچنان گردن فتنه نیت شو مندوز هر چی خورشید از زان سارم مندوز جز فلک شمع در انیت قانو مندوز خار را باشد همانا ذوقی دارم مندوز جان عدا شد در خرزم جاسوس مندوز سیکته در اسویت شو مندوز پایکی فرسوده کرد دست مندوز بار با آمین سی گفتیم مندوز
نظم کار می دیل و نیر و باز من علی گل شدم آلا بچشم دشمنان خارم مندوز	دعطا افزون کنی خشتا لغتارم مندوز قاصد جلیدی کن گوهر کمانده دقت چینی نیم جو صیاد قضا میر و داند دست در اچان ولبر میسکند سرم عزیزان سایکی هر عیاد هم نیای بر دم بر سر قدم سپهر بار گرفته خاند گو بره عشق شت من شایال وصل حاصل شد و انجام آن باور	جوش و حشمت میگشاید بیا با هم علی و اد ریا است بر ما قید ناموسم مندوز	بیش و اعطایش ناسد ناموسم مندوز بعد دن سحجان باویم مندوز تسکین حق قصص پوی دارم مندوز رقص سکار و سبلان خلا دارم مندوز خاند ام شش نشد از شمع فاسم مندوز آسمان نشد از باران و باران فاسم مندوز ز انکه از دست حق چنان فاسم مندوز در نظر میگردد اینک کل فاسم مندوز
له بالا خانه از کبر لیا اهر له عادت گرفته شده از متعب	له سالوس بنی قریب هم آمده از سراج له بهو شیار بنی استواری از کشت لاج	له سالوس بنی قریب هم آمده از سراج له بهو شیار بنی استواری از کشت لاج	له سالوس بنی قریب هم آمده از سراج له بهو شیار بنی استواری از کشت لاج

بجوین دانی بگر نباشد در جهان  
باز رحمت با رحمت از جهان دوم

انچنان برکتی دارد علی احترام  
از برای وادی خود سید بگویم هنوز

انچه میگوی شنیدم با جامم  
خوش بودم که در دشت از من شود  
پیر گردون من پیشوی کعبه بری  
از گریه تا بدایان جای که باشد بود  
پرده دل انقش از غما دل نمود  
یا آنکی و در ترکانم ارم عطا  
جامم هم از حال عالم که کرد که کرد  
تا بگردان نیست من غریب  
انچنان از ساقیان تو برانند  
شاه خویان این از کویچه دی جا

بسی نقدی نیست خبر که نقد از علی  
باز سودا قیامت شد فراموشم هنوز

انچنان از دنیا و دنیا چشم هنوز  
راه بزم بایرین باشد از کعبه  
بان بغیایند که از عارضین خود  
در دیش از من قوی از من  
شاید میل شکر آب بهشتی شود

که گیسو پوشش زنان و آن باشد که گیسو را در میان  
آن اندازد و بر آن نقش و نگار از در و جواهر میکنند

از رشیدی و برهان -  
که جام پر شراب از متعب و برهان -

که اشارت است بیکریه که نقد از حق تعالی است

بی باکم که تیر گوشتش بیک  
بجویم که در دیم قمار کشت  
صوت نغزش که فیه خفت در دود  
مانند آید و در دیر و دیر شوم هنوز

ما صحن از شد علی  
وز نصیبها نشد جز یاد و در گوشم هنوز

قلم ازین بجا خود دست از  
غزال گشته سینه خلقی بویک تیر  
تا چرخ خون خلق برید شوق شده  
خاک سیاه گشته جفا پیش چشم  
شد روز شر خلق بدو رخ  
چندین هزارم بود بر سر تخم  
یوسف صر زیند با خوش  
افساده سینه مادر ستان  
بال پریم بخانه صیدا برید  
مایم دیار و بام فلک سار لطف دل  
بیل رسید و بر مجنون بد بخت  
دشمنها یار مرا گوش کردند

ناطق دسکه کرد صبوحی بخون علی  
بجیت نکرده بود و بر سر معان هنوز

ای بکاست گردون تو با کامم  
خود روان باند و قابل با  
گنج با و دره کم بود از نفس صبا  
که گنجی از نیست گنج خرد و دره کم بود از نفس صبا  
ز سرخ پر کرده بجزیره میفرستاد و با خالف آن شتی را بیکدیگر دیز آورده و پیر  
آن را گرفت انداز آن را گنج با و در دنام کردند از برهان و رشیدی

<p>ساغر حشید سحر یافته زین جهان تا بایندم دل غیر از جانیده را از چنین پرچم انجمن مرام است که کردی شگفت پیکر در اندام در خیال و در نشان تو پیش آید</p>	<p>بریکس اگر نشد از گردش جام منور شکر آید را که باشد همچو اکرم منور عرفان را است اندر گوش و کام منور دست یابد و باشد خازن باجم منور می طعیر رخاک سوزان یا جم منور</p>	<p>خون یک عالم گرفته دامت یوسف دل شد ز کجاست غسل تو به یکنم در آب تنگ</p>	<p>باز از خون ناپیشمانی هنوز اندر دون سینه ز دانی هنوز تا مسلم شد مسلمانان هنوز</p>
<p>نقش بر کسی شسته است همچون علی مشق خط آن ساده رو میا زانام هنوز</p>	<p>باعتدال است غم زین دلالام کس نگفته ماسحر افسانه شام هنوز پخته در حسن است عشق خاتم هنوز سنگ عالم گیم دلد از دشنام هنوز شکر است که هر مو از نام هنوز</p>	<p>مشکلی گشتی دلسانی هنوز همچو مسواکت بدن گونگشت ساختی هر نفس در بار بار روی خود نازیده با چشم خویش در کنارم جا کردی جگدل</p>	<p>خانه ات رفیق و همای هنوز ز اهر مانا مسلمانان هنوز همچو لعل خود پریشانی هنوز آتش تنال حیرانی هنوز دیده ام کشتی طوفانی هنوز</p>
<p>لیکد نامی چون مسعود ابرام هنوز تقصه گویمان بلا و شکر تقاض کرده عجب نام کمال یار پوشیده بود حیثیت را به عشق خاندن کائنات زیر یک چادر شرفی جو باد و دفر اقدام میداد آن شگفت افک چون سویت هم ختم لیسین تا تو رفتی جان این از خاک و دیر</p>	<p>گر دش چرخ است گردش منور عرصه نشود بهر خطره گام منور سیکوز چون ناله زورم باد منور</p>	<p>چون نمک بکذاخت از گریه علی تو زخده شکر ستانی هنوز</p>	<p>سیر سید میان خانقه نیز دلهم را برده ز کس مانگه نیز بکش چون شمع ماری گنجه نیز که چون چرخ است قصر کعبه نیز که در داغ تو در سینه نیز که خورشید است بن تو منیر</p>
<p>بریکس اگر نباشد از مال خویش تن برقرار است علی بر ظاهر اسلام هنوز</p>	<p>یوسف شانی است لائالی هنوز خوب کرد خرد تو پنهانی هنوز سوره یوسف چرخ آبی هنوز</p>	<p>چرخه های ابرویت کرده نگین منم و فکر گشش دانگه نیز بهر می تنل کردی دشمنان را گنم فراید در پرواز غصا</p>	<p>چرخه های ابرویت کرده نگین منم و فکر گشش دانگه نیز بهر می تنل کردی دشمنان را گنم فراید در پرواز غصا</p>
<p>یک جهان یخیم ز دانی هنوز تیغ چشمت خون عالم بر چیده صورت آنم نه میدی حافظا خون خلقی ریختی بر خاک با یک جهان را درین گوشت منور گو گرفت آفاق عالم تو نو همچو گردون گردی از درم مرفقم کن رشک جنت قدم</p>	<p>باز نیگیم مسلمانان هنوز در بر ملا کسب آبی هنوز همچو گل در زیر دامانی هنوز وز صد انجم سیه گردانی هنوز سجده باد ارم به پیشانی هنوز</p>	<p>نه تنها سوخت مهر تا به بیت نه تنها پیر گردون طالبیت چرخ میانی حصا کجاست ناله شاه از دستت بشکر کیم اگر شیت ذره بر خاک کدام بکویت باد شیشه</p>	<p>که خواهد داد از سلطان نیز که آید بکویت باد شیشه از بهار غم - عین نه صفت شاه از دستت بشکر فریاد کن بلکه لشکر سهم از سلطان را و خواهی میکند ۱۲ بولت</p>

کجا بشایم کرد آتش عشق که بشکسته بزرگ شکسته بند دیت عالم خوب دلم		ببخش سرخ تو خوش چشم سیه نیز بر جوید دلم طوطی شکسته نیز شدم آباد در دورت به نیز		در آنکه بر سر خاکم شکفته شد زگر در انتظار کسی چشمم دعا علی است	
نیا در امنش در کف علی حیف شدم خار بربان خاک ره نیز		چو زلفت نیست بهر تاب هرگز بطاقی از تو گشتم چه حسا چرا دریا کرد و خشک بالا		نیا شد چون رخت متا بگر ندیدم همچو آن محراب هرگز نشسته بجز غمت پایاب هرگز	
خط زلف پیشانی که لاشی خمیدم چون کمان بچو شعده می نمودم خیال چشم تو افکنده بر خن خن بهر آیف که انکار گشتم داری		چهار سو تو امل شوش است بانتظار تو غم دلش است چه خون زری تیرت بکشت است ز خون من در و باش منتش است		نمی ماند دلم را تاب هرگز نخواهم مفرش سنجاب هرگز نمیخواب شب آب هرگز	
چانه نرم شکسته دغا نه افتد چه خون دل خورم در میان کج میان گردن سرجان من طبعی است غبار خاطر باد گرفته عالم را		چراغی لب لعل تو درخش است بزم عیش عدد و یا سکنش است منان و نیا می چو غش است بگوشه دل پر در جایش است		نمی خواهم که دیواری بنفید اگر شکرت بالین تو انکرو مرا بس گرید کردن شش نبل بیدارت چنان لب نشسته بزم	
اجل کشیده مرا دامن و منت دامن سپاه جان علی در کشاکش است		بجز چاه زخندان تو خوش شد شکایات عدد و گویم بکه آه		نخواهم بستر سنجاب هرگز نخواهم دید جز دلاب هرگز نیا بزم خویش را سیراب هرگز قرارم نیست چون سیاه کند	
شب است سید آن مه جان افروز گر خدا کندم مرگ در نصیب و ن		سحر مهر خورشید سحر که نور دوز که زنده باشم دفر دیا شد دوز		شال چشمم انجم در خیالت نی آید علی را خواب هرگز	
چو شد که کرد دلم چاک خنجر خنجران فنا شوم ز خنجر تو سحر ششی		دولت نیایم دو غم نیست نیروم بهر شکار آهوس		روایق السنین	
هر طرف که زنی جانبم آید سفره سحر یا راه اندازده میر		که هست تیز گاه کسی بس لایق چون بهجت از من جانسون		دولت نیایم دو غم نیست نیروم بهر شکار آهوس	
عدو دهنر که گدازد آید امید فاتحه دارم ز این نیا		پرخه نگ تو اش هست غ دست روح رقیب شد چو شام غم اندوز		کاسه خواهم ز نرق محبت تا نوشم با دهان خون	
		ولیک طالع مشید بشکرش فرود خدا کند که بر رقیب آموز		گو شمر چشمش میدم نیست گو بزاران چشم دارم چنین	
		خدا این غمید مانده حلقه که چرخ بران توان آویخت تا و او انجمنی تپاله که راه بدر آب باه باشد از شرح نصایب			

<p>بوسه از پیشانی و ارم امید سپیدی نوحه بصد غمنازند ز آنکه ناکرده عیادت پیش مرگ آن خفیم در گمان دشمنان و طلال خود گران جانم چنان کس نمی پرسد ز حالم غیر من در هوا بوسه لعل لبست</p>	<p>ناله پایش ندادم دسترس گر نشیند بر سر شدم کس پس کف افسوس بداد کس بوقبضه نیست همت کس بوقبضه آید ز من نیمه عدس نیست کس جز ناله فرادس نیست دم در سینه غیر افسوس</p>	<p>داغم چو غایب که علی چو یار خاک نشدم گذر سرانم کس درد افسوس ز من افزون کس دیش یا قصه لیلی کسی نخواهد ای لاله رویا که یادت چو ما</p>	<p>نسبت بهرانی گردون کرده کس آبی شدم نظر سوخو چون کرده کس روز مرا مقابل مجنون کرده کس دیش من حکایت مجنون کرده کس ماندگان لعل جگر خون کرده کس</p>
<p>چون من اشک ز نامون کس کیم بوسه او دق قری کرده بطنی دیدم پریشی تنها خود چو من پرواندا شستم بصد حنبت النعیم بگذریده مار زلفت تو از مرادیل جزیر حیرت کان ز شفق منور شراب راستم نداد سکریت سگدشت ایل سخن چنانه دوا دین نوشته اند</p>	<p>نبرد و عالم دست افشاند علی بگذر و گریه تو ام نیمه نفس چون زان دشت چو چون کس چون من لب بران لعل میگویند کس دیوانگی لعن فلان کس مارا بریر بام تو ندون کرده کس ز شمع بجا به بابل افسوس کرده کس چون من بجام باده خود خون کس رفته عدد ببرم تو برین کرده کس چون قند یار مصرعه موزون کس</p>	<p>مرغ من ایس آمده مایوس یار من گوته شده مانوس درد دل کو کجا ضایع بوس سر زلفت چنان در اند بود شوق پاپوس سر و قد دام پیر گردون مرست پنهان نخوان نام او بلب آرم سینه زده نیست منزل یار زاهد ارم و دشت بهشت</p>	<p>پرو و لبش شده کف افسوس بخت دشمن خدا کن بخش مرض عشق و رای جالینوس میرسد تار مان دقیا نوس خار سدره مرا کند پاپوس جام کعبه من بوی دستکوس درد دیوار من بود جاسوس آتش عشق و خرقة سالتوس مرغ جان فح کر و باکتوس</p>
<p>دردا که کاخ چرخ و گردون کس از بهر نگاه تو ای دل را چون آنگونه چو پیشه فدا دی پیش تو عمری بجا کوی بتان شد آن ستمین بوسه امیدوار کرده بر باد رفت آه غبارم کوه شست</p>	<p>غالب حسرتی چو سحرایی سویی علی چون او تلاش معنی مضنون کرده کس خشم مرانم زرم تو بدون کرده کس مانند زخم اشک جگر گردون کس یا و از ستم بهر سانی گردون کرده کس قبضه حرم بکافه دین کرده کس چون من طبع بدو قادر کس خاک مرا بدین مجنون کرده کس</p>	<p>بی تو تو ای لعل راجه کس هر شام و هر گریه بهم دقت با آن بام بلند تو که ز دیدنمان حوری بخبان باش سوختن کس گلزار برو تو فدا باد چو جام گلزار بغیر از گل تر خوش تناید</p>	<p>بی تیغ تو ای کمر سحر راجه کس تسلی نباشد اثری راجه کس عقلا چه دبال بر راجه کس چو ایشی باشی گری راجه کس چون سرو تو باشی شری راجه کس دل به چو نیست بری راجه کس</p>

گر دهر عشق نه پای ضرورت	بی نقد محبت کس را چه کند
بر حال علی نیست ترا چشم ترسم	ذاری چه بود ز دور و زری را چه کند
بی رخ تو بود کون مکان را	کی نظر بر رخ از کون مکان را
نیست شک تو طریل گران از خوش	هست زنی تو خواب را
خاک آه تو بکسیر بصد مرتبه به	نقش تو ز بهیم نهان را
ایستادیم بدیدار تو چون نخل برده	یک گشت جهان گذران را
ز ره راه تو از هر بصد مرتبه به	طفک گوی تو از پیر جوان را
دیدن لطف خوشتر ز سحابان	گردش چشم تو از برق جهان را
بی تو خوش شایم قران السعدین	خطه با تو شستن ز قران را
ز بخش عشق تو از احوال شاد خوشتر	قتل از خنجر دست امان را
مهر صحرای تو از باد و بهاران بهتر	مشک قمر تو از مهر کسان را
غیر که سبیده هم نوش کند تیر و دست	مگر محبت پیر معان را
نفس با د جهان با نصیب	گوشه کوی تو از کون مکان را
عیش آرام جهان با نصیب	گوشه چشم تو ز هم گمان را
بوسه لعل لبش تو از ارجحیت	سایه باغ تو از سایه جهان را
گل به از محبت چنان فدا علی نال انصافی است	
طبع چون آب نثرهای روان را	
زان نمیداریم غوغا در نفس	دیده ایم آرام دنیا در نفس
گوشه آرام اینجا هست پس	نیست غیر از مرغ دارا در نفس
نقش کس دام بر ذراع و غن	عند لیسان را بود جاد در نفس
طبع روشن شد بلا جان من	بسته پر بهما گویا در نفس
شده بائی از غم آب طعم	تا تو کردی قید ما را در نفس
جوش گریه آنقدر دارم که چشم	میتواند سیر دریا در نفس
سلطان جاشدن دو کوب ز جگر هفت کواکب سیاره که بعد از انشا	



دوش دیده سحر جاک سباز منور نسبت نفع باشد خنجر خنجر ز قهر و شرم آینه است برده است دشمنان از سینه کشیده این خواب وای تنهایی تو از این که بی ویران کافران هم نزد بحال زارم قابل تش دوزخ نبود و امانم	دوش من دیدم جهان پیر خون رخ و زلف خنجران پیر غسل که دیدم بشیر چون پیر چنان تنگ از جور جهان پیر یادم آمد بجهت یاران که پیر بچ دادند سلمان سلمان پیر استخوان سوخت مرا غیر عصبان پیر	می سر ز خون قیام خون با بکام بر تمام عرق آلوده شایع مصطفی ترا بودم شمس تیر انداخت سوخت و گمان که دمر	از دل سوخته دارم کبابی که پیر سیکتم از گل فردوس کبابی که پیر کردم امروز جهان را تو بانی که پیر در خطا کرد جهان را صوفی که پیر
چون فغانی ز دانات خنجر گفت علی خنجر بر طرف چمن داشت جبابی که پیر			
غسل با اندر سفر حشر سر که سر شد خاستی داشت علی را بخت مردان پیر	دشمن تو بودم تو دشمنان پیر داشته آرزوی بد و دشمنان پیر است که بیکه بر سر تو چون پیر افکاری بود بدله قطره باران که پیر رخم دل بود و جان خنجر خندان که پیر میر و دین دلان بر آن انسان پیر گوئی مار است که چو گمان پیر	دیدم دم جلوه عارض پس بانی پیر شیخ آسودم از سوز فراق تو گداخت ساقیای غیر بخت جام و صراحی مرد تسلی لب گیر آب بقایه سخاوتی با دگر دیدم بدایم خود اندر خنی ساقی آینه روانه بطور نیم حاصل و منتش مرا بعد هزاران کتو بچو خوشید فلک را بر آید بیرون بی دانی سخنی گفت حضور واعظ	بود خود شیر قیامت بجبابی که پیر دشمنی با هیچ کند آتش تو بی که پیر سیرسد جانبیت نه سحر بی که پیر آینه کرد مرا هیچ سر بی که پیر جای کتوبه شستم کتبی که پیر داود رسانا تو شمر بی که پیر در خط سبز رقم کرد و جوی که پیر عارض مار بر آید از نقابی که پیر رفت از زلف عالم خطابی که پیر
از غنایات پر بچو چه گویم علی می برد لبر مال بقای که پیر			
دشمن تو بودم تو دشمنان پیر داشته آرزوی بد و دشمنان پیر است که بیکه بر سر تو چون پیر افکاری بود بدله قطره باران که پیر رخم دل بود و جان خنجر خندان که پیر میر و دین دلان بر آن انسان پیر گوئی مار است که چو گمان پیر بچو شستم ز خود کرد و پیر انچنان گشته ام آلوده عصبان پیر انچنان سوختم با دگر بانی پیر	دوش میگردم با کلام که پیر بچو خوشید فلک شست و شست نیش اندر این خاصان با بخلید سر انگشت تحیر لبش گردید بر تن بیابان و ابر چاکر نکود شب من بام فلک بود و فلک صحن مردم بود بر سرم خلدین شده گویان ملک الموت با نیت	گوش میگردم با تمام که پیر داشت دوش بچو چه حسابی که پیر نوش دارد بر گونه غم که پیر و چمن غنچه بی دایره غم که پیر دیدم ام جلوه در سحر بی که پیر دخبل بود مرا ماه تمام که پیر دوش در خواب سیدم بقا که پیر قاصد و دزدان را سپا که پیر	
حافظ چند غزل گفته علی بر اثر زخمی سیکتم از دم نادان که پیر			
رفت بر از فراق خنجر که پیر انچنان سینه خط است خنجر که پیر یا از بنرل خود دمان برد آب چشمه جوی ساقی ستم گل کرد	کشتیم در دام شبانی که پیر خوشما هست کشت غم بی که پیر انچنان است خانه خرابی که پیر شد زمان هر غم بخلابی که پیر		



صد و عا کرده خط یا رنما دم سر	بود و شنام رقم حای سلا کدیر	حسن یا بشد عجب شیر خوار خلق	همی خوش خوش آینه خیزان
هستی ماسیتی استی دو و دو	دار ساقی می خوش گنج گدیر	میکنه المیس با بدنام هر خلق	آدمی اندر تپاس خوش شمشیر
خال لبیده گرفتار خط سبز شمشیر	بود و حشده ما داند بای کدیر	وامی صائب نعم دلخ دل شیدا علی	
شکوہ انجمنی ایام چه سیکرد علی	یار سن داشت دل از سنگامی کدیر	یار و لوسوزی که می نم نمک انک او	
روی تو چون بر بنیم کمال او	عالمی آینه سان چرخان او	نمزل اعاقبت شیر خور شاد او	نقش یا رنگان رنگ حلی او
تو چو باشی او بشاه هم گدای کوی تو	بوسه خواهم ز بهشتان او	خوش کنی بر شرب چه عسیا او	همی خوش خشت ز یاد اید او
انچه میگزد رو وصل بهر عمر عاشقا	فی الحقیقت زمانه سال او	قدرد دولت یاد تر ز دل او	شمع روشن بر فراز ماه تابان او
نفل عشق غم ابرو تو باشد کلید	هم سپهر ما هر دو ابلال او	عالمی بنجر یا انخیال او	چاه غنچه بر خلق نهد او
شد غبار خاطر من عاقبت خالی	در فراق جان با هم ملا او	پای مجنون تو آزاد او	بند رفتارش خیال افشان او
و تر قاضی بقدر آرد لبش	باد که در شرف غنچه جان او	بود ساقی شکر دان هر دو او	آرد و عشق باریان او
بوسه لب اتم در دلیبا هم بهر	یار را دوستان غنچه او	حالت بیانی دل از آیه پر سنده او	چاکه دل رسید به برق جان او
کس نمی شنود زین شعر چه جانم	و ابر دیوان بر قوطال او	حافظه آن رویا شد خال او	ده که فی الواقع بهر هندوستان او
		زنده جاوید باشد سر کردار او	یا و گار شاعران خلق او
		خطا شعار نمک بر کردار او	قدرد یوا هم علی شمشیر او
سیرگاه عاشقان بهر است	میو نخل تنادان حیران او	جسم جان را در فراق از یاد او	جان و جسم در جنبه او
ای غزل آبی زلفک و زنی	باعث است نیا دنی او	ما بتابش بر اتم داغ سو او	صبح روز عیدن چاکه او
گفتو ایرجا نازد او بهر عشقان	در دست بهر اصل تو دوران او	پر و دایم از ابر او	مار کاد اتم سواج طوف او
بیزم همراه تو ای مرگ اندک صبر کن	انظار آیدان جان او	ترک خوف حاصل عمر او	بهر از دنیا بدینا پیر او
گرچه ایفا و عودش بهر است	انعم از جان گدشتن او	سرفرویده بود بر زبان او	چشم نازد در زمان او
خنده زن نیش قاتل بهر نم	سگوار عاشقان لب او	ای میگوید جبر او	یونان خون سنگ خندان او
بیکدیگر با کمال کشاکش تیغ	نوحه که بر تنه من خندان او	رو تو باشد تاشا گاه او	زاد از آنکس باغ او
ای سیاح آخری وقت سیار ترا	یک ساعت جهان او	به دیدار جالت درون او	حلقه که اسمان او
سنبیل خروین میگویم اگر زلف ترا	بهر شبیه رخ پر نور او	مردان را چشم می بیند او	روز و عمر چشمش شاه او
آزپی را و دیار تو کم کس او	جاده دل رسیدنش او	ای شکر که در بستر او	ای شکر که در بستر او

درد تن کن دست کس هرگز نمی نیم علی خلق را در روزی رساند که از دواست بس		هم اندر مهجرا گرد ز سنگ حادثه گرمانی از حادثات بر خوار نمی شوم		یا کجا رمی شد این منفر با و ام بس سنگ را و من خود هر سه به خاکم بس	
مال دنیا عاقبت میم کبریا در بس	کج قانون را ندانی بر سرش بر او بس	چون غم زین بود و آخر نه دار او بس	انچه غم زین بود و آخر نه دار او بس	سرفروان در تواضع شاخ بر او بس	سرفروان در تواضع شاخ بر او بس
علا و نیاسگی باشد بشکل آدمی	خرقه ام را تا بود و از راه را او بس	چون چشم غم زین نام زار او بس	چون چشم غم زین نام زار او بس	فیسحت عاشقان چشمه ها بر او بس	فیسحت عاشقان چشمه ها بر او بس
سرو کش را نباشد بر خیز پی	صدر سید گل در چمن زک سفاک او بس	مین صیادم خوابش بید او بس	مین صیادم خوابش بید او بس	پرده پوش عیالیش در او بس	پرده پوش عیالیش در او بس
با سلماتان سلماتم بفرود نهان	از بر مصلحت یار سکار او بس	کار دنیا عاقبت میم کبریا او بس	کار دنیا عاقبت میم کبریا او بس		
عنایتیال در پرانده عار محبت	راست میگوید نظیری کن علی از بسبب	روشنی دل ز فیض چشم بیدار است بس	روشنی دل ز فیض چشم بیدار است بس		
یک نظر بر صدمه نصیان فل اسید	هر که او دیدم اندر دهر خود کام او بس	عالمی فیضیا با ب فیض هوشان	عالمی فیضیا با ب فیض هوشان		
گر چشم خوشی در ای تو نور معرفت	یکت من با هزار امید کام او بس	دانه را دیدم که ز دانه دانه او بس	دانه را دیدم که ز دانه دانه او بس		
باز شمعان غفلت نکردن غمزد	دشمنان ایشان در وقت کام او بس	گروشن آسمان یکت من کام او بس	گروشن آسمان یکت من کام او بس		
شیخ ماگر بکند دل منایه شد از د	پیش بازلف دد تایش لام اسلام او بس	گردش چشم غزالان دش کام او بس	گردش چشم غزالان دش کام او بس		
و نیاز زان باشد در بزمین قیاس	نارم را در کیم بر نام اسلام او بس				
ایرت بجان کمر بستن کار عاقبت					
برقی مرا بسخت تالش ندید کس		برقی مرا بسخت تالش ندید کس		سیلم خویش بر که ایش ندید کس	
یکت شده دالریخ و در بزم کس		یکت شده دالریخ و در بزم کس		جیف آیدم حساب نصیب ایش ندید کس	
شکر خدا اگر چه شدم در شش خراب		شکر خدا اگر چه شدم در شش خراب		کره شمعان جانم خراب ایش ندید کس	
دل سست بیک نظر درخت محبت		دل سست بیک نظر درخت محبت		چون لاله در پیاله شرب ایش ندید کس	
هر خیز کرد یار بر من ز قیام		هر خیز کرد یار بر من ز قیام		دخیمه اش کجا کفناش ندید کس	
از عاشقان خویش کنایه کشید یار		از عاشقان خویش کنایه کشید یار		لطفش امید کو بنباش ندید کس	
دافت علی لبان صمیری نه هجر او		دافت علی لبان صمیری نه هجر او		دافت علی لبان صمیری نه هجر او	
در آتش سست و د کبابش ندید کس		در آتش سست و د کبابش ندید کس		در آتش سست و د کبابش ندید کس	
رین چون دینو حجابش ندید کس		رین چون دینو حجابش ندید کس		رین چون دینو حجابش ندید کس	
رویش کجا که طوطی ایش ندید کس		رویش کجا که طوطی ایش ندید کس		رویش کجا که طوطی ایش ندید کس	
یک کس بائی بند غداش ندید کس		یک کس بائی بند غداش ندید کس		یک کس بائی بند غداش ندید کس	
آبش کجا که موج زرش ندید کس		آبش کجا که موج زرش ندید کس		آبش کجا که موج زرش ندید کس	
کره آفتاب ه جو ایش ندید کس		کره آفتاب ه جو ایش ندید کس		کره آفتاب ه جو ایش ندید کس	
رو خطا به را صوبش ندید کس		رو خطا به را صوبش ندید کس		رو خطا به را صوبش ندید کس	
ایش چو کجا که رو کایش ندید کس		ایش چو کجا که رو کایش ندید کس		ایش چو کجا که رو کایش ندید کس	
دافت مکر خواب فساد بر علی		دافت مکر خواب فساد بر علی		دافت مکر خواب فساد بر علی	
برده سست ابر آنکه خویش ندید کس		برده سست ابر آنکه خویش ندید کس		برده سست ابر آنکه خویش ندید کس	
ترکش می شد و شکا ندید کس		ترکش می شد و شکا ندید کس		ترکش می شد و شکا ندید کس	
عالم زده گذشت و بجا ندید کس		عالم زده گذشت و بجا ندید کس		عالم زده گذشت و بجا ندید کس	

له خاص ۱۲ از تحب

عنه غرض باشد چه سبب که بهندی آنرا دیا گویند ۱۲ از سید و بهرمان -

صد کاره و انگشت غبار ندیکس چانه بسوخت جلوه یار ندیکس مرد و پری ملائک و انسان بوز اند با آنکه قتلگاه جهان اور جهان با آنکه جاقید جهان ست جهان چشم تو کار عالمی کرده در نقاب چون رتی سوز عشق تو کار نمی کنی غریب الگشته کف یا عاشقان بستی هزار عقد الفتن مان انجام خور می تو آغاز زنجار است تشبیه عضو عضو صنم بی مثال است سیمای او خلق خدا بر قرقر است دیدنه دیده بود کل در مشافت طوفان نوح هست مگر طرم غرور ماه سپهر آینه دم دود صبح	خلق جهان گشت نگار نمی ندیکس خلق بهادرت غبار ندیکس الابصورت تو نگاری ندیکس الاکبوی یار مزار نمی ندیکس الاکبوی یار حساری ندیکس الانزول بارقه باری ندیکس عالم تمام سوخت شرار نمی ندیکس با آنکه زیر نام تو خاری ندیکس سیکویت هنوز که یار ندیکس گفته کسی که خدای ندیکس کور و خواب غرور و آری ندیکس بیار چشم را بقاری ندیکس عالم به نیزه خست سوار ندیکس کاین لب بجا کناری ندیکس دیدیم یک سجود غازی ندیکس	بروم نیای به پیغم در می بهر خال سینه به خطبه چو شمشیر غیر از دل برده کیم نصیبت جلد علی است محبت یو انگار خورن کز نده عاقلانه غذای ندیکس	صد جان بود میل سحالی ندیکس کاین خانه را بجای بی ندیکس دخیم سپهر طنابی ندیکس صد کاروان گدشت سوار ندیکس کانه خم فلک نم آبی ندیکس در گریز صورت خوابی ندیکس آتش دن جام جهانی ندیکس چون در در است بی ندیکس شاید که پا او بر کانی ندیکس جز خون دهنان می نالی ندیکس دوادی کرمی سر لبی ندیکس بس غیر و د آه سحالی ندیکس گویم راحتی که بجای ندیکس کاین علم را فصل کتابی ندیکس مهر خطاب مهر عالی ندیکس همچون حساب نه بر کانی ندیکس گویند جانی شرم برانی ندیکس در هرگز نیز راحتی بی ندیکس در جام نه فلک نم آبی ندیکس چون چشم او بکمر کتابی ندیکس
اشهره بود چو حزینا دلم علی ایام گل گدشت بهار ندیکس	جز کار عشق کا صو آند ندیکس چون حسن یار روز نصای ندیکس رویش کجا که طرف نقابی ندیکس رک و زبیر نقابی ندیکس مانند زلف حال خرابی ندیکس خوشبو شام دهر گلانی ندیکس غیر از خط غدار جهانی ندیکس مانند یار حسن بکبی ندیکس	غیر از لبه ندلی ندیکس هر اهل انصاف بهر شو بهال دعای و نیست زیر بار لیل گرد و سحاب جب انوار آفتاب در دود ماد عاشق است فیضت عیان است نهان چو نور مردم خط نیاز نوشتند صد هزار ماکزیم دار عشق را اگر	خبر چشم من شیشه آبی ندیکس دنیا مقام احش پنج شیشه اند اسرار عشق سینه بسینه بن ندیکس در هر کیم که عشق تو در خلق عام مایم و چار مو حیه طوفان اشک دریای عشق زیر کف پا و پیاست ماشا که هول و ز قیامت است این خضر امیر یاری ز سر نیست با یک که کیم هم چه ابل سجا خوش

در بزم غمخ تو ای شکر کبدن ایام عمر بوشی بهرستانگان	صد ضرب غمخ تو ای شکر کبدن و انهم شمشیر که صفت تو خالی ندیدن	در عشق تو جوان غم می کرده است در دشت عشق تو کشتن و کشتن تو	رو در قریب ز کامی ندیدن الانگار یار بدای ندیدن
در غمخ تو ای شکر کبدن ایام عمر بوشی بهرستانگان		تسلیم کرد ازل و ازل را بدید تا ازل قدر ازل ندانند جزیت	
ای سر و ناز چون تو نمایی ندیدن گفتند گلزار و گی با بهر ترا		صد جاشکست و در تنک بیابان با طفل و دشمن نادان و چاک	
جای تو در دل است بهر مقام بیل بهر انغمه سراید بر و کل		روز می کشیم جانب و چون تویم مختر باشد است بهر جابجا	
قائم بجای خویش قدت بخیر لاش کز ان ذره نوزیدند		از قبر که به حشر رسیدم با لسا مارسیه زلف تو ای یار خوشتر است	
گر مرغ نامه برین نیست جا کزین نشان بهار و رقم زدن		تا ای چشم اراده قتل نموده با غیر سروی ننگه که با تو است	
عکس در ان عشق نصیر احسن مرد دم میرد بنافه تا مار مار بار		آرام اول و اول و آرام سن علی چون او بخواب سر و خرامی ندیدن	
وصف تو بی دامن زبان چون عید خوشتر است عید رخت		جز دل ترا به هیچ مکانی ندیدن در شان غیر تو آبی ندیدن	
آغاز خویش خوش کن انجام نیک هر که طلب میر تر انداخته علی		با حسن با حسن و اگر از بهشت همت نگر که باران تو نشانی است	
چون وصل بر سبیل و محالی ندیدن در سخن غمخ بر دور و بامی ندیدن		تیر فرقه بهشتی در ششست روی در حیدر ذکر تیغ نگاه بار	
صد سرحد از تن سرور فدا شده خلعتی زانقبض تو آمد سیاه		چون گوشت نیست امانت گفتی همت نگر که با گینه میکشیم به شتر	
نرم اند لب تو برگ گل تر ندیده اند حجر دانه و غلامی درم خرید		داری بهشت سایه که بهشتی گیسوی سایه کانی بهشتی که نام هیچ چیز تو گویند که رنگ آن سیاه بود و نوشته اند که	
با خدشی ایاز غلامی ندیدن سایه کانی بهشتی که نام هیچ چیز تو گویند که رنگ آن سیاه بود و نوشته اند که		از بهشت سیاه جهان چهار وجب بلند تر بود و از آن دروم آورده بودند از دیوان	

<p>دیوان حسن را که تو شیرازه بسته وام عیان بر دستان شربت ابرم انقطع استخوان سر عالم است تیر صد مرد را جواب یک جواب داد بیکم بهر چه بود عیبتا فاشم سیکند در قمر طاس قدم طافم</p>	<p>کس را بجز تو موی سیاه ندیدم هر کس عیانی در دهنانی ندیدم تیغ را از سنگ فاسانی ندیدم زین بی زبان در از زبانی ندیدم زین آینه را که کزانی ندیدم سیکند نامه تم سوز در کمال عوس</p>	<p>گمود بهر چه بود عیبتا فاشم ز بس بلند قناد و شربت افش ز دست عشق چنان نیکو گشتیم لباس عشق شد از دست چون مذاق عشق چو خواهی این افش</p>	<p>عیان شوز رخت نیکو گشت هنر بار و خنخال سیکند باوس که نیست هیچ بدتم بجز کف و کلاه زگر در راه بود و در راه لبوس حواش سکرده است را محسوس</p>
<p>بودی سود در این دوزخ و دوزخ در عشق تو بجز وصل نیکو گشت جلوه که دوده خند شده زرقا هر تم بین که بجز کوفته و خنک انغمه عشق نهالی و در دوزخ چاره سال قد سوس و ناگفته شد اندر درازی شب بجز تان</p>	<p>انتر سوزنم مرمک لب لبوس هر دست اید و دوزخ جان جانوس از علاج خرم گشت نخل جانوس ز اندر نور بود شمع میانوس نه فلک ایشام کجای یک کس ز دوزخ و دوزخ شیشه ناکوس طول لطف تو کشته تا زوق قیاس انغمه سوز افیل شد با ناکوس</p>	<p>سیکند این خور و خور و خور فریاد ما گوش کن این تو سوز اسلام دگر ظاهر حالات می هر خیز چون جباب می خیزد عمار دولاب چرخ تو بجز سیکند خوابی نعمت تو زیاده شوق از خلق بی هر شوی می میان شبهت باس و فرم از نظر دیدم هزار شعبه پیر زال هر خرم شوی که ماه نو عهد ایم جانم فدای آیه لافش و ککیند</p>	<p>بسیکند بعلی ولی است سیرما الکد زویم علیا بخت و قیاس الاجال خویش بانی خدا شتا بام بلند که بود با فلک شتا باید پناه خواستن از خدا شتا باشد سینه قصه سوز فلک شتا خون جگر خوریم ازین دوزخ شتا سیکند هزار شکر یک لقمه شتا داری بل یک زخا ق کمر شتا انام بچشم خواب و بیدار شتا خورشید مهر و ایت سپهر شتا کشتی است سستی با ناکوس اسید و از دست حق کرم شتا</p>
<p>و فایده تان کس نیافتم مغان و هرگز و برادر اسلام نیز چرخ مراد دل که بر آمد سر خور و بیری چه بجهه آشت تا که در همه اوج دنیوی است عیادت که ضرورت میشوم نیاز بهوش باش فریب غمزه خور که مرغ غامی از کشت و بران</p>	<p>تا که ایان در دولت شاه تقسیم کاسه ناست علی تاج سر کیکاوس تو دهر سیکنی میشو و ناموس هو القصور صا امید دهم ناموس امید باده چه داری ز ساق و سگ تمام است روی شد تری سگوس سفال راه شد کاسه کاسه که خال سحر گفتم ز آخر خوش که بیهوده از صد و کیاس و س که مرغ غامی از کشت و بران</p>	<p>گم میکند حواس علی پیش آن نگار گم میشود نگار چو جمیع آور حواس سازم نزع از جامه بیهوشی است از سروری و طاعت شایسته است مثل کرباس که از لسیان پوست درخت سن یا منده بند نمک میگوید از غیاث سله با هم ساییده شده انخیاث که جام بجز و بیتی مطلق جام آمده از بران منتخب طشت کلان و از بانی است الاجلی با کبریا و در کائنات کشت با آید بیهوشی از نوازشی از بیهوشی</p>	<p>گم میکند حواس علی پیش آن نگار گم میشود نگار چو جمیع آور حواس سازم نزع از جامه بیهوشی است از سروری و طاعت شایسته است مثل کرباس که از لسیان پوست درخت سن یا منده بند نمک میگوید از غیاث سله با هم ساییده شده انخیاث که جام بجز و بیتی مطلق جام آمده از بران منتخب طشت کلان و از بانی است الاجلی با کبریا و در کائنات کشت با آید بیهوشی از نوازشی از بیهوشی</p>

یما بزم آن بگازندایم دسترس اکسیر او را بآید از بوی خوش صد گل با منی است چوین بزم صد داغ در دست این دلیلیا پوسه کجا نصیب کجا بود کجا دایان شسوار کجا دست کجا افتاده ایم زیر شجره بزرگ بر بار گشته ایم لیکن چو گرد باد	بیای آن سوارندایم دسترس تا خاک پای یارندایم دسترس تا خاک کوهسارندایم دسترس تا کشت لاله زارندایم دسترس تا دامن نگارندایم دسترس تا پای راهوارندایم دسترس تا شاخ میوه دارندایم دسترس تا بام گلزارندایم دسترس	آه روم یا زود ما اجل هر چه بر فنا تو بود آن کنم دستی خواریم درین تنگنا	هست لب ز لب تو پیش و پس نیست مرا از تو جز این تنس هست فلک تنگ زنج نقص
گل در چمن خوش است علی در چمن خوش است تا نرم میگسارندایم دسترس		غیر طوری علی تا خلیلید خار بیابان تو در پای کس	
بر چشم گلزارندایم دسترس با دصا برای خدا بوی نافه ریزند و ستان گلزارها گوار سرسبز شگفت این میزد و سوار سیل سرشک ده بنای قهر غم دستم کجا پیاله بر زبانه کجا گر دید باله سبز خطایاراه را	بزلت مشکبازندایم دسترس بر بوی زلف یارندایم دسترس بر شهد خوشگوارندایم دسترس وز ضعف تا غبارندایم دسترس بر آب و بارندایم دسترس بر تاک خوشه دارندایم دسترس بر کشت سبزه دارندایم دسترس	مین زاهد و در دام قدس خون است چنان بدل عالم آزاد شویم از دو عالم ایوای قمر بعرب آمد دایان کسی ز کف را شد باشی تو نیست شهر جوان از خون جگر خوریم با ده موجودی و در نظر نیایی	قدوس و در پهنه ز سالوس داریم بخود گمان جاسوس سازی تو اگر بجای محوس آن یار سعید و خصم نحوس یک رخ و هزار دست افشوس هر با هر خیز تراست مروش بوجام سپهر گر چه محکوس جسمت نبود چو روح محسوس
باشند خوشگوار علیا چه آرزو بر زبانه گوارندایم دسترس		بر صفحه حیا علی کسند قص کلام که در جنت است طلاس	
روایت الشین			
گر چه تم بسکه کنون چرخس داشتیم ایچاش زبان جرس قتل کن ای که نبش جان می حسن بعشق تو در جان که زلف بر خسار تو مارے گنج تیرت منال گرام خبر	شکر که شد تا در تو دسترس تا نبیدی جز بغض نام نفس محبوبتی و قاضی عس سبزه ز شارب تو رنگ موس خال بست بشکر گیس فرست من از پی من نیست پس	شد از نظر طالع خند تقابش شام غم آن یار عدو نیز بنیاد کان جگری دامن از غمت شد ای شبنم مراده آن لعل حلاوت	رمان جانان معین اندوش آباد شد تا حشر خرابش یاد آمده هر گاه مر لعل ندایش کز حسن نگر زنده سر کشته اش
کس تا بچ و خادم و کنایه از رعیت ۱۲ از خیاث کس مینی اماره ۱۲ از متعب		کس آب روان که ظاهر و صاف باشد ۱۲ از متعب و قاضی کس لعل گرانته و این کنایه است از شراب سرخ و انگوری از بهر آن -	

<p>نخعی دلم پیش کسی نه غیاث است ز نهار بلیغم بمیدان قیامت گر آیدم زلفت سیه نام حجت بر طلف خدا اگر نظری هست بهم را</p>	<p>حاجت بود عرض نمودن پیش گر چشمه تینم دهندم لبش از ما زینم شودم پیش عدلش باید که بگذرد لغایت ز عیالش</p>	<p>مشکین ای شانه زلفت پیش نیش آید و شهید شیر پیش دل لکنت در کوی زلفش ماه نوشت رکات سیم پیش</p>	<p>مشکین است از بر مسکینش تلیخ و شام و لعل نوش پیش دلیری گشته وین آئینش آفتاب است بین زدنش</p>
<p>بیداری شبها فراق است چه دشمن ایوای علی نیز دریم بخوشش</p>	<p>اعلی است نظام افلاک جنابش</p>	<p>خوشتر از مهر هر خان پیش پیش چشم تو چیست تیغ حصد</p>	<p>بستر از ابل عیش و خکینش خاصه آندم که سر سگینش</p>
<p>فریاد که فریاد رسانست پیش دید که سودن حق من بودم شیرین بود از جان همه شور با هم قتل نموده است آورده اسیدم بحری است از خیر حلاوتش فارغ شدم اینک سوال کنی</p>	<p>تیرش بخاطر رفتن راضی باشد چو نصیب من شکش پاداش قصاصم ز خدا بادش سراشتاد طلبان حلاجش الا ز سید از خطی با رجوش</p>	<p>من و بید از غمی حصد ناز قصه گفته پیش او اسرار همچو روانه گرد او گردند هست آئینه سان در و دیوار هست مجنون یار من سیل گفتش همچو لیلی و شیرین</p>	<p>ز افروم شد جواب الینش جام جسم کاسه سفالینش پیر گردون و ماه و پریش نیست از دلب چوین قالینش گشته فراد و ار شیرینش دو کتاب ضخیم تو پیشش</p>
<p>گوئید علی را نند طفل مزاسی در حالت پیری نشود کارش</p>	<p>مرغ روحم شکارش</p>	<p>نوا سیر است اسطلام علی</p>	<p>نوا سیر است اسطلام علی</p>
<p>یک دین بت سیم بنا گوش بود چون آفتابی در جابی گویی پیشم بسوی هم نیامی بیا ای خنکی چشمان زاهد بزی سینه خط آن ز نخلان بحیله صد زبان اری جو غنچه ترا یادم نمی افتد بدل که نمودم وصف و ذانت گوهر اگر نرم خورانی جای باده</p>	<p>چو صد بیخانه مار کرده بهوش شام زلفت آن صبح بنا گوش نگرد و که ترا یادم فراموش چو محرکم همه تن بسکه خوش بود از بهر عالم چاه خوشش چونچه با همه عظیم خاموش گرم از دل شکردی فراموش صدف آساکونم جلالت گوش همی نوشتم همی نوشتم بهوش</p>	<p>خا از سحر شمع زلف و زلفش جای یک ده دار از برشاران چنان ده است ز او اول ازین برخی زینزل ماهن اصلا شدند هر دو شب ازین نخله در نی گویم ازین یار خود را هیچ معلما نیام خوشین با فک خاک در تنم نخ نگین تار بود آن گلشن خوبی بجای حم آرد غضب حال تارا نمودم آن جان من خانه دشمن سرور می زارفتن بطن خانه دشمن</p>	<p>بخش عکسش در آینه زیرم هیچ چنگش میکند در بزم آه و غم که خبر آید چه خبر نیست بخون که ترسد گرد و از نقش جان که حاتم بدی پیش جانار لبش که نرم کرد و از آراگاه غیر فاکوش که باشد از شعاع خوش خورشیدستان که می نیم دلق و دایه و آب و طاهر کشیدن تیغ بر تن شهیدان چو عدده ایوای و بخت که نشسته باشد ایوای و بخت</p>
<p>اگر چیزی بفرمائی علی را همه گوشم همه گوشم همه گوش</p>	<p></p>	<p></p>	<p></p>



<p>که نقش بود یا باشد نقش که بر سید را از سینه شیرین کرد ما کوشش تو را در بدی کاش که کینا کوشش</p>	<p>طوفان چنان زد چو زین جابجا علی میخو استم جو اشک که در کنارش</p>	<p>علی تجا نه خواهد سیر از بهر الیدین که جو شد شوخ از لبت روشن تا کوشش</p>	<p>در جان خود عزیز تو دوست از نوع خود خلد برین می شمارش</p>
<p>اگر خواب گیرم بر شری تنگش وصال غیر بود تیغ تر ز نهج کس سلام غیر بود لطف تر ز دشمنش سعلش شده مجنون بر اکتبها اگر کنم زدو عالم تر از وی حسش بیا که در گریبان آید از غلبه دشمنش چنان شده است لم تنگ از صفتش چنانکه یار عدو شد عدو شوایم</p>	<p>هر چند صفت بشری در او آن پری گرد و سیاه رو و غرور جوانی مشهور کرده اند سواد میسان پیشم اگر قیبت بند به جیب تر کس سر مرز از رسته به سبب سیل سر شکسته بر اندوشت این یار افتخار آن آفتاب را شد و دم تو رقیب کی بی تو مرده بود</p>	<p>چه بوالعجب غری که گفته استقام علی که سید بد خبر از درکش و ز فرنگش</p>	<p>از خون دل حال جگر می نگارش و شنام او دگر گندم دیگر سلام تا گفته اند یار سفر کرد این طرف با داسفید رو سیاه رقیب نیز</p>
<p>کردی چه پیر از اندر از خویش نوسید از وصال تو گشته مال کار کی شکوه کرده اند کسی آگهی هنوز دامی است بر جان جهان خطره از برق هم نیاورده بود پیر اریم آز در دشت کنی قدر شفقان ای دوست تلاش تو قدم بر ارجا این بس بود ز رفته به غرض</p>	<p>چون برق می طعم همه تن از خورشید با شک خورشید آمد از کنار خویش خود چون چنار سونخته ام از خورشید ای که ساخته ز خزان بهار خویش گاهی نیافتم چو تراز بر قرار خویش یعنی که میخو غیر شوی خوشکار خویش آخر ترا نیافتم گشتم شمار خویش روزی همی پیمید صبا بر فرار خویش</p>	<p>سے چیز سے کہ هیچ مزه نداشته باشد ۱۲ از شرح نصاب درودی سے سنگ بزرگ و کلان ۱۲ از مصطلحات -</p>	<p>تنگ دم زنانه و ما بگوی یار خود میردم علی دل خود می گذارش سے نقد سیاه که بدل است از نقیب سے دم تو یعنی دم خود ۱۲ احوال - سے موسم تابستان ۱۵ از غیثات سے بر خور از فرنگ است اندراج</p>



<p>هر چه کجا که سوی سبایم میفرستش بر این خطا ختم شد نامه نیاز گفته بمن رقیب سلالمش و می طنز شایسته کرده آفر از نگار یار باید رقیبم صفت از حضور دور بوی قرار وصل زگل تا بمن سید لیکبار گفند اگر دشنام داده بود ای مرگن دود که میجا درین مرض</p>	<p>بلقیس بنامه چایم میفرستش از چشم خویش مرد و میفرستش زینجا جواب خط خا میفرستش دل را بچند برگ چنایم میفرستش زین نامه را ببال میفرستش تخت روان باد صبا میفرستش در شکر آن هزار دعا میفرستش با هیچ کس نگفت و میفرستش</p>	<p>لکس آساکه فوس میمال خدا را یاد کن هنگام طوفان جوان زنده شرب بگو که لکن سستی با فعال نکوی اگر امید داری با آبی اگر جوئی رضا حق تعالی</p>	<p>و لیکن دام اندازها باش برای کشتی خود ناخدا باش برای خویش پیرا پاسبان باش بهر کار سی سوار یاد پاسبان باش زهر مردمان حاجت دلباش رضا جوئی گویایان خدا باش</p>
<p>نذر علی قبول کن ای عین عین کز پرده های دیده عبا میفرستش</p>	<p>همراه پاک شوق قایم میفرستش شکر به خیل خیل دعا میفرستش هر یک با شوق قایم میفرستش زین نامه بر به شکل گدا میفرستش زینجا سو سو خطا میفرستش و زناز گولا قایم میفرستش اکنون چشم سیل قایم میفرستش صد ناله سو غرش عبا میفرستش</p>	<p>کی گفته ام که شاه باش گدا میباش ملک قناعت از دنیا وسیع تر روز جیون بگو کسی سوار شو باید که بهشت حدی ان کند ترا در در فراق و لطف سیل انجام کار با چو طلا بخت نک شو در چشم سینه رنگ از چو تو تیا با مرگ تیش ساز چو روانه پیش آخر نجان با نشینی نشین بجاک باید کرد راه طلبش شوی</p>	<p>باز گویم که شکر صنع خدا میباش محتاج سایه پرو بال ها میباش گو در رضا عشق تیان با و میباش در راه خیر گوش بیا گدا میباش گو بعد مرگ فرخ و جنت میباش چون با الهوس فکر مکن میباش با مال بچو بر خیزد ایر میباش در راه عشق تا که کتان چن میباش بی سود گرد و باد پراه هوا میباش مشغول آینه ز پنه تو تیا میباش</p>
<p>خط نیاز باز دلا میفرستش پرسید او مزاج مرا از ده کرم از نامه بر پیش رخ ایامه بپریم شاید خط نیاز بد زدی بر رقیب تشبیه کن یار بنا فده نمود قطرات چند از عرق چهره کرده است چرخ تا کجا ظلم می باید دعا کن که زار برای یار</p>	<p>بهر نازیت علی سیم و ز پسند بس نقد دل ز بهر فدایم میفرستش</p>	<p>بهر عبادت است علی خلق ما بخلق غافل بکار خویش ز کار خدا میباش</p>	<p>و لیکن گویم که در غم یار میباش بجو ان چون کند ز لایق میباش بهر کس بچو گردون با و میباش چهره تن محرز از ابو محبت میباش</p>
<p>نمیدم که سلطان با گدا باش اگر باشد مردم خصم جانت اواسازم دو گانه ز بهر شمشیر به تن خویشین را خاک سازی</p>	<p>بهر حال که باشی با خدا باش بصد جان جان ز آتش باش بشکر قتل خندان قاتلا باش اگر باشی بحر صحن میا باش</p>	<p>نمیگویم که در غم یار میباش ککش یک جبهه ز آب منت غیر اگر خواهی بدینا سه بند میباش عجا ب غانه سازی ساده جوی</p>	<p>و لیکن گویم که در غم یار میباش بجو ان چون کند ز لایق میباش بهر کس بچو گردون با و میباش چهره تن محرز از ابو محبت میباش</p>

نامه شکر بلقیس که در کاح حضرت سلیمان علیه السلام آمده بود از کتب دربار

فزون سازد و ایما عشق طلبگار تو گردد خود بخود خلق شنیدم طالب حب است ابد مصفا دار چون آئینه دل را لکن اعراض از پیر طریقت کسی نمیزدن خطاب کو کین کین همه بران غنطیت قطع کردم	که میگویی ترا مشق مطلب باش تو اند خلق چندی طلب باش تو هم بخواب بابت العجب باش بکات هم رویا در طلب باش رود و مسکده گرد عقب باش براه عشق آواره لقب باش زمن بخیده اکنون سبب باش
علیا جلوه دنیا است خواسته دین همانرا با سیم شب باش	
لی گفته ام که درم خود با طرب زاهد بنوشان ده زخم غدر ما دنیا تمام راحت بچ نشسته و گوست ضرر بپیش آید ت خونی زار و عقرب هشت ضرر شمر شده شویاده فروشان نشین دل را زگرده طلب حفا گن ایفا و عده از آن خو محال مطلوبه گریم رخ نماید خواب سیم چیز که با سبب در جهان مگو دیوار حور گردل است آرد بی امتحان با و نه مردی راه یگانو نه بر مثنی ایام کنی مثنی	بان گویمت که خیر از یاد بسبب بر آن خضر چون بری نشسته باش گرد دست دشمن شود در شب باش الا سیم اهل دین است آنکه طاعت بخونده باش بی شرم روز شریفی پیش باش آئینه را بستن در طلب باش در روز جزر فقط خواب سیم باش چون سالان در جهان طلب باش زنجیر که در زمین سیم باش ششاق در بازی بخت سیم باش هر کس پیش رفت در شب سیم باش نازان میان اهل نهر سیم باش
معنی خوب ۱۲ از لطافت و شرح لصاب	
آب پشت ۱۲ از غیاث - تبر خود معنی ۱۲ از غیاث -	
معنی بگذارد از کشف و رشیدی - اسب بارکش از غیاث -	

هر چند بوده اند کسان که شکوه در راه عشق یاز سر اتراب کن مردند صد هزار راهصال یار	در بزم پیغ و رقصه عدس باش راه مبارک کنست پیش و پیش تو نیز در طلبت باید برون باش	صد کرم با نجا که در نظر است نام خدا پاک کن کنایه است ششاق رو ملک و زنج نیشوی	ششاق وید بازی نبست اگر نش هر خطه چشم دوز نقشب مرم باش زاهد دمام طالعیه و ارم باش
از و خدا بود عجب متاع دل امید و اروعه سعی عسس باش		تعلیمت خوش تصویر نمیکنی کم نیست آفتابک در میان گاه بی میا و ساع تسنیه خندان	خوگر تمام عمر نیاز د نعم باش حاسد بخوان نعمت اهل خیم باش زاهد بهر سول خشر چنان خشم باش
گویم در کلیسا یا حرم باش نزن و دم بی قدم در استیاری نشین بر خاک لبس یا دخن کن	بهر جای که باشی با کرم باش مگر دی تا که بی دم با قدم باش نه در فکر حصول نخت هم باش	لا یقبل است که نه فانی شو کن و یا بخوانده کلام آئی متقلد داغ غم حسین بدل نقش کن علی	نملود غم غیر باش ز ابل مسم باش
بشوق تست و آغوش قرب مشو خافل زیاد مالک ملک تسری ز دوزخ و جنت کن حص	نه هر دم شایق نبست اگر باش نه در هوش شراب جام هم باش رضا که خداوند قدم باش	نسا زد مگر خست گریه بیانت اگر سیر گلستان نیست مقسوم نیاشد قد روانت گرزمانه	بهر کاری بتد بیر چنان باش شال عنبریت زلف نفعان باش چو آب خضر در کنج نهان باش
چو بینی تا کسی را بر سر ادج چرا این سر کشی چون شاخ بی بر اگر خواهی سلامت قیامت	بخدمت با تسلیم خم باش چو شاخ بار و بار بی خم باش مشو ظالم رضامند تنم باش	عیان باشی گوی چون موج بخیر کسی که بد زبانی کرد با تو اگر رسده نمانی با رقیسان	برای جان جانان مینان باش نظر دزد سیم بوستان باش تو هر کس را بجاییش قدردان باش
بهر جاسوز در شوق حقیقی شب روز است جام تو پر از می	چراغ صومعه شمع حرم باش گهی در فکر کوثر چتر هم باش	چو یوی گل نهان که در میان باش شما گوگر مگردی بی زبان باش به پهلوم شب ایفای آن باش	دلت یگانه دهر دم جوینان باش خمیه ریش آخو چون کمان باش چو یوی گل نهان که در میان باش
دمی در شش میا در ب علیا نه هر دم طالعیه و خشم باش		اگر رسده نمانی با رقیسان عدم کن خویش را در کاغیری شع بچو طر مقلب میشود کنایه از آیه که میبرد و سبب عظمه اندیزت	چو رنگین عیان از دیگران باش
کی گفته ام بجهنم یا حرم باش حرنی که میرنی لبخ و فعل آرد نهانز فتنی است ز ایزد خاک قبر	بان گویمت زیر قنات کرم باش در هر سعاده بدیم بی قدم باش هر روز و شب عجب اندم باش	اگر رسده نمانی با رقیسان عدم کن خویش را در کاغیری شع بچو طر مقلب میشود کنایه از آیه که میبرد و سبب عظمه اندیزت	با دوزخ و بهشت ندایم همکار یک شورا هست غر زان و دیگر

فَقَسَّمُوا آتَى مُتَقَلِّبُ يَنْفَقِلُونَ سَيِّئَةُ ظَالِمِ الْجَبَلِ  
دریاست که آیتها بچو پهلوسه گزیده اند از اهل

<p>اگر خاری کف پاست خسته بنقد جان کنی سودای زلفی</p> <p>زمرگان صبی خسته جان باش اگر سودی نیایی در زبان بش</p>	<p>مردم بخاندان زلفش کنون کحل باغ ارم تصدق آن گنجد بخش</p> <p>حافظ ز غیب نشت بان عرض کن علی زین بحر قطره بمن خاکسار بخش</p>
<p>احدی خوانی نیاید گرد دست علیا گرد راه کاروان باش</p>	<p>عیادت ساقی قدح زنگار بخش کفاره صیام باین دهنه دار بخش</p>
<p>لی گفته ام که خارش باغبان باش صدیغ بچو نیست دس بی است</p> <p>اندیشه کمال کار باید مت هر چند بد دل اندر وضع شریف</p> <p>با هست بلند خدی آن که اگر مانند لبلبلان صفت گل تنه کن</p> <p>کشتی خویش غرق کسب شکست بگذر ز آب خضر سکنه صفت گد</p> <p>با دغور مغرورت تا کی خورد با خاطر کشاده نمی هر محاله</p> <p>خواهی که سوختن ز آرم جان می خون جگر خداست دل صبور کن</p>	<p>با نگویم که سخن از آنجانب باش در موسم بهار یک شیان باش</p> <p>سودا بسودگر نشود در زبان بها الا تو در حباب کس به گمان باش</p> <p>چون گرد باد عقوبت کاروان باش چون غنچه بهار از زبان باش</p> <p>اسید دار غیر بی ابدان باش اسید دار ز ننگی جاودان باش</p> <p>مانند گرد باد درین کدبان باش از آن خریدگر دگری گلستان باش</p> <p>در غم خویش طالب آب جان سبا جام می دو آتش ام در غم بخش</p>
<p>الا بخوان غیر علی سیهان باش مهرم نوم لطف باین تفکار بخش</p>	<p>گو جام زمر بجا فطش زنده و بخش آن شه علی چو نوش کند با ده صبور</p>
<p>مهرم نوم لطف باین تفکار بخش ساقی به پیش یار بنه ساغر طور</p> <p>همراه بوزلف ام سو باغ خلد دل در غم نبود صاحب دلان بخش</p> <p>بوسه ده ام ز سینه خط مجید از بخش یک جلوه اش بود زنده سوار بخش</p> <p>دختره صیام تو شاه جم مقام ساقی ز چشمم زخم آفتاب نه پناه</p>	<p>زین نارد و زخم گل جنت بها بخش ساقی می وصال درین لاله زار بخش</p> <p>وا عظمی حرم سخن ناگو بخش اگر برگ گل عطا کنی نون بخش</p> <p>خود برگ گل بداد مرا نون بخش بر زلف شانه ازل صد چاک بخش</p> <p>هر چند نیست چشم وفا از تو خبر بخش پوشه ام ز سینه خط جاعل بخش</p> <p>نسبت بذاتش نمی بر خطارا کای صواب را همه باخوی یا بخش</p>
<p>ساقی ز چشمم زخم آفتاب نه پناه</p>	<p>ساقی ز چشمم زخم آفتاب نه پناه</p>

داستان خست تا کنم دامن حجاب		یار بگریه من اندر من گشت
حافظ کلن بکین و علی را بدو ندید		دین زده خشاک را می خوشگوار گشت
ای ز راه بیض رخسار تو خوش	وی ز سیر خلد دیدار تو خوش	
ای ز لطف غیر آزار تو خوش	وی ز صلح غیر بیکار تو خوش	
از وصال غیر خوشتر بجز تو	و ز قبول غیر انکار تو خوش	
از صبا ح غیر خوشتر ز وی تو	و نه ملال ابروی خمار تو خوش	
خوشتر از باغ و گداز گلگت	و ز کثرت غیر دنیا تو خوش	
از نسیم خلد خوشتر صرصر	و ز مسیح غیر پیار تو خوش	
نه هر تو خوشتر ز شهید دیگران	و ز طبیب غیر پیار تو خوش	
موی تو خوشتر از تراشک چین	و ز گل خلد برین خار تو خوش	
بهر چنانچه فروشد خویش را	باز در سودا خریدار تو خوش	
بهر چکاره کرد خود را و جهان	عشق بارت باز و کار تو خوش	
پیش خست برق را تا بی نماند	و ز نه خورشید رخسار تو خوش	
خاک را هست به زاکیر و گداز	و ز گلستان دگر خار تو خوش	
بولیم خلد زان زاهدان		
از بهر حوران علی یار تو خوش		
ای خوشتر ز نورخ زینا تو خوش	وی ز فردوسین سبزه با تو خوش	
کسیدنی لکشتر در ام فریب	ساده روی تو با سادگی تو خوش	
باغ فردوس تفریح که زاهد بادا	دل غم و دست و پستان تو خوش	
رخ چو گل چشم چو گیسو صبور	چشم و دو چشمان سبزه تو خوش	
ایکه امروز مرده و دگر اودی	تا ایبا و زام و زود تو خوش	
زاده ای سجد بی پای خم با چه خوش	و ز پی میکشی است تو خوش	
از وصال دگران فرات خوشتر	و ز عنایات دگر جور تو خوش	
لح بختین جمع کنز که خوب گنج است ۱۲ غنای		
آه بیدار مرا انحراف تو انجام کرد		
یک جهان خست از تو ای غنچه حسن		
بی اداسی تو بچو ادا بی حسن		
زین بر آه تو ز بیم و گداز قدم		
ما طلال انشایم پیش تو چو مس		
بوی در خوابم شب تاب تو خوش		
صد سبک گل سر از بسودا تو خوش		
بهر چو حسن تو بود جامه امان تو خوش		
کز رخ غیر نقوش کفایت تو خوش		
مانی اکیر بود خاک پای تو خوش		
بهر چو حافظ بنم بجز تو ای جان علی		
سیکنم خاطر خود را به تنای تو خوش		
از شمیم نعلت من سگ تو خوش		
شاد باشد دل هر حاضر و غایب تو		
کفر قرآن بسودا ره اسلام تو		
شده غیر است از هر ملائک تو		
تا بقدر اقیامت اسید وفا تو		
در عشق تو گداز حجاب تو		
از بهر قندیل حرم شمع کلیسا تو		
دیدم مجنون تر از کفایت تو		
به ز خورشید توئی زیر به عالم خاک تو		
نور اسلام نهان از بهر درین ملک تو		
با وجودیکه کلام تو چنین است و چنان		
کس ندیدم علی از سختمای تو خوش		
دل ز کف و شب باه فلک افروخته تو		
خطا و عمل لب به عالم عالمی دارد تو		
خدا یا خیر گردان ای میل سر تو خوش		
جهانی بر سر آیم تا باشد بهر تو		
شب وصل است بجز غمت بر دل میا تو		
مهر خاشاک که یار و یار تو خوش		
همانچه بخت خضر است سبزه بر لب تو		
جهانی را کند خاک سینه تیغ تو		
که یار است بجز حق و انانیت تو		
قسم با طالع نیکو تو هر که در لب تو		
بهر چو بختی خیری که بهان سر و دستم کند گنده		
تنبه و صراح		

رنگ از رنگ نقشش شام غربت زلفش	پنجه هر شانه زلفش از بنا گوش اوست صحن	که باشد از ازل طولی بزم از رخش مازده اندر سحر کوشش ز رخش کزین جانی غمزه این رخش همان کرم گزیده این رخش سرفلاک گردد در این رخش درین محرم شکم کفایتش سر آب محض باشد عالم اشیا و آبش	مگر دوطالع سیدار سحر بیدمده مگر یاد هم آید از کوششش چهار چاه و قرن ز کاروان بهر سری تا زده در تن من غیر شمشیر لایقی نظر و شش بقیه زمین خلیه خایا با خدائی کن بروج نکشتیان مال کار خود را خاک انداختیم
شکوه از علی نزار و اسیر سینه صافی است حاصل کنش	بود در سینه عشقش سودای دل خلقت نیاش بلوح سینه کرم کنده اش چه امید است با همیشه جاش و لیکن کس نگوید سلاش زجا برده مر لطف کلاش	خوابی خراست کردیرانه با ناطق علی نازم حوادث پای در زنجیر کرد از موج سیلابش	هست بالین غیر اینش شب اسید زلفش ابروش شاه بیت دیوانم طول عمرش دعای عاشق زار روی خورشید ز رخسارش اسب گردون بلال عیدر کاس
نچرخ بختین بالاسطاش نگاه نازا تویتی است بران ندوزم چشم بر هر سلمان سفال ده سپر باشد به چشم کنم تسلیم جان اسید دارم چهار از مردمان در گوش دارم نمیدارم جواب امید از دست حیات جاودان باشد شاد بزاران مرغ دل با صید کرده بختلف و غده از نادان شکوه قیامت را نیکو دم فراموش شهادت بود اسیدم خدایا	بود در سینه عشقش سودای دل خلقت نیاش بلوح سینه کرم کنده اش چه امید است با همیشه جاش و لیکن کس نگوید سلاش زجا برده مر لطف کلاش کنم تسلیم جان جاش بود آب بقا آب حساش سینه کامل سر و دستش نباشد امتیاز صبح و شامش خرامان میدی گر کید و گاش توایی ده جزاء انتقامش	نیت جز کفر بیخ اینش بخت عشاق خوابش زلف پیچیده شعرش بر جبریل مد آئینش سمیع مقصود ساقش هر نو روز زین زینش اگر کوه کا و نمکینش اسرطار شکا رشاشش خون محلول و بوسه زینش انگ دیده خواب شیرش صید لاغر غزاله چشش	تیغ ابرق در تنش بقیر از قرار کرد که شد زنگ آلوده تیغ برق جهان
علی خورشید منشر هر چه اوست قیامت نام سیدار دخر اش	جهانی را بود باو میجاد دانا بود عید حق و جان لایقش مگر موی بود از آن تیغ برانش ندیدم گاه این یکس بر جانش خطر خا جانان چشش خدا بخرم دوزخ زینش چال لویف کنعان پید زینش	نام صیبت از بروج آسمان بصورت مرو قائم بدو کرسی منطقه بسته و غیره حاصل انداخته و بدست عصا بالا سر گرفته و در جنت و آسین کشیده از منتجب شرف نصایب شکله بر فلک بصورت کرسی کردان باشد بجانب تنال منطقه البروج و از اعتبار نیز گویند از غیث شکله بینه سپهر از کشف و رشیدی	

<p>غیر یوسف این را بخوان که کاسید          آنی خاطر او هیچ کس پیش من کرد          مقدربود بر گشته من زانل شاید          عجب بود که دست منم لاسا کرد          چو صبا که از دنیا بدید جلوه گر کرد          مراد جان تار آن آید زان کس          بخار روح عالم عالم محشر کند بریا          یا بضر غم غسل کرد آن محرومیا</p>	<p>تو آن فتنه در آن خنده دیدارش          پریشان خواب تعبیر از لبش          دل من عقد الفت بسته برگشته          دلم اگر چنین تاب داد و در پیش          ز خلق لطیف غلام سر زنی          گل میخشد عالمی زخم پیکانش          بصحرای قیامت فنام کرد دانش          سوزد که سنگها سازند زهر در</p>
<p>علی را سعدن فیروزه گرد تربت ای ملوک          چنین که خوشن خود کنند این پیر و سبزه          بود از چاک زخم عالمی خاک رس          قیامت قیامت آن سرور          سوزان لوح محفوظ نظر لوح من          چه زهر داشت آتش نظام که میزد          نمی گویم جز این افت مثال افرا          نمی گویم که زخم جوان بر سرش          از آن کردم قلبها را بجز کورده          زدم هیچ پروا با شوق اصلا          من زخم دل فرایتم ز خوشی          چنانکه دم از دست زخمی شاره          نباشد جوین محزون کی از دین          حیات خضر می باید رسیدن          چاکم با تو ای هم شهسار که ز کرده          ازین جا کن قیاس عضو عنوان بی          بیا که موز و قیاس بر سر آمد</p>	<p>علی را سعدن فیروزه گرد تربت ای ملوک          چنین که خوشن خود کنند این پیر و سبزه          که در در میان باشد جهان دور          فزون زفته محشر بود بر چشمش          که میخند بود عرش بر کسبی و دانش          زبان ارجای سبز از خاک شهیدش          که باشد خوشگوار از شدت بزرگوارش          که هست پنهان کنی خلق خیرش          که نشی بر سر است و عهد پیکانش          که خاطر حج دارم در سر پیش          که حکم کن گیسو بر زینک دانش          که آن فرزند غارت شام دین دانش          که باشد اندم قیامت بر جوشش          که زهر تیغ باشد از لال جوشش          که نتوانم میان که در جوارش          که باشد قلعه روز قیامتش          که دیدم جلوه افروزین سر دانش</p>



شکایت است دلم زلف افشان صیاد تقصید از آید با خود فرغ که طوق شود در گشت سالی زانش قطع باد بر گویا می که در جم رفت جفت دیدم چشم جلاو	شکایت است دلم زلف افشان صیاد تقصید از آید با خود فرغ که طوق شود در گشت سالی زانش قطع باد بر گویا می که در جم رفت جفت دیدم چشم جلاو	شکایت است دلم زلف افشان صیاد تقصید از آید با خود فرغ که طوق شود در گشت سالی زانش قطع باد بر گویا می که در جم رفت جفت دیدم چشم جلاو
---	---	---

علی پیش خیزن افکنده چون سیرین نوا خامه چو بانگ شیشه در کوه و کمر چید فریادش	علی پیش خیزن افکنده چون سیرین نوا خامه چو بانگ شیشه در کوه و کمر چید فریادش	علی پیش خیزن افکنده چون سیرین نوا خامه چو بانگ شیشه در کوه و کمر چید فریادش
نیای سیت لم را ز شمشیر انگیزش ز تیر بریاشد که در کمان زرش که می بر کنون با فرد و راوا که پیش قدم حاصل خیزن از نون ندیم حاصل عهد از دین زبانی بصفت طلب بود جام با دینی شکایت از غم بایست دبیر کمر سدا چه می ستای جان دل جان عیانت ز دنیا ریا ستیاقم با دن اند شود قنچی مرگ از شیر جان ز شیرین	نیای سیت لم را ز شمشیر انگیزش ز تیر بریاشد که در کمان زرش که می بر کنون با فرد و راوا که پیش قدم حاصل خیزن از نون ندیم حاصل عهد از دین زبانی بصفت طلب بود جام با دینی شکایت از غم بایست دبیر کمر سدا چه می ستای جان دل جان عیانت ز دنیا ریا ستیاقم با دن اند شود قنچی مرگ از شیر جان ز شیرین	نیای سیت لم را ز شمشیر انگیزش ز تیر بریاشد که در کمان زرش که می بر کنون با فرد و راوا که پیش قدم حاصل خیزن از نون ندیم حاصل عهد از دین زبانی بصفت طلب بود جام با دینی شکایت از غم بایست دبیر کمر سدا چه می ستای جان دل جان عیانت ز دنیا ریا ستیاقم با دن اند شود قنچی مرگ از شیر جان ز شیرین

علی هم رفت همراه مخانی در غمان او که آید بر دین بر خون بفرک لاویش	علی هم رفت همراه مخانی در غمان او که آید بر دین بر خون بفرک لاویش	علی هم رفت همراه مخانی در غمان او که آید بر دین بر خون بفرک لاویش
تعالی اندر و بار و هم سرش تی در استین کرده ساز کرده و چو خلقی برین ز جاک خار و برویش ز دین گویا بل سرش عجایب هم سر خوشان منعقد	تعالی اندر و بار و هم سرش تی در استین کرده ساز کرده و چو خلقی برین ز جاک خار و برویش ز دین گویا بل سرش عجایب هم سر خوشان منعقد	تعالی اندر و بار و هم سرش تی در استین کرده ساز کرده و چو خلقی برین ز جاک خار و برویش ز دین گویا بل سرش عجایب هم سر خوشان منعقد



<p>بوی فلک کار عاشق سفید رخ ز حال دل عالم گشتد اگر شکر به پلوی بند دل ارشاد حق گشتد صبا است حق و حق</p> <p>روان خون باد است حق کنونش است حق جام جان نیکو دو بچین هاکان بدست بسا دزدان</p>	<p>چو شد آناه خوبی زین خوش بروشم دست بنما و آن پر نماز شب بجا آورده ابد بلال عید بخوار هم زخو شد</p> <p>زهرت درد دیوار خاموش کنونش هم زیانم سکروش بیاساتی صبحی با کرمش کشیه حلقه زرد پناگوش</p>
<p>نگاه کور باطلی ز عیوب من نه نیست علی از خاشاک سلی می کشم در چشم بدیش بدان با پر ساینده شکر بود پیر فلک سینه در شوش</p> <p>باید طلب کردن نوشتم ای نامه سیم خجی بکار آمد مرا آخر شب چسبید با باره چشم گریام سایه سینه زلف بزنده حلقی را</p> <p>چو شد زهره گریه زلف من علی جنت و طوبی نشانه استین یارب و سپیکن زیر بام او اگر سازند مونسش بیا از آید وین هم بکمال خوش</p>	<p>چو مار دید بایار ایستاده چو آمد شب بدستم آن پرورد عدو گردید و چو سایه رویش که باده بی تو در خم میزد جوش</p> <p>طلب کرده علی را یار خسرو ز شادی پای خود که دم فراموش هر که بایز شد روز ازل تفریش هر مکانی که شد آباد کنندش</p> <p>مست بویانه ردی تو بود دیدم بیخبر بودم و گشته بودم هر که سید رخ دوست محمد علی نیست غیر ازل چید و بوم چیر</p>
<p>ناباشد بستی اغیار با باران بود هر چه تو یزیدی این کمال زیر دزم چه پستی امرو چه کلام علی را اناسی هست ایجان عرضه میام</p> <p>که ز سر و گردن خوش از بسک خود خداوند از چشم بدیش از مصدقش اگر گون میکند حال علم آن گزینش بجز مردن نماند می چو شمع از بزم پریش</p>	<p>باشد از حلقه چشمان جهان کرد آوازه مرا شهر عالمگیرش نیست ممکن که عشق بوالی پریش دارم اسید تا با تو زین بدیش</p> <p>مست بویانه ردی تو بود دیدم بیخبر بودم و گشته بودم هر که سید رخ دوست محمد علی نیست غیر ازل چید و بوم چیر</p> <p>خاک من خیر چه باو شد او را رخ کار بار بر دنیا که پریشان جانی جز فنا هیچ گفته است که تعبیرش گو زهری که علی برده پس از غمر مزه</p>
<p>علی را اناسی هست ایجان عرضه میام بجز مردن نماند می چو شمع از بزم پریش</p> <p>ساعتان انصاف و حق چشم زخم منظر که بجز زیا خوش نرسد</p>	<p>ای که یعنی بنما و که برده شش وقت رفتار تو همه خاکم وقت دیدار تو همه چشمم می بری از لکه زلفی بوش</p> <p>وقت رفتار تو همه خاکم وقت دیدار تو همه چشمم وقت اقرار تو همه تن بوش</p>

برده دل سبزه ز نخلدانت چشم ما و خم سر بزمست ما و چون مورنا تو اینسا ما چو پروانه به جان سوزی جان عالم خرید جانان کرد دشمن شاه و نیا ز و ناز واعظ و منبر و کتاب بیان		عالم افتاده در خم گوش گوش ما و صد آنو شادوش خشم و چون شمشیر شادوش خشم و چون شمشیر شادوش خشم و چون شمشیر شادوش خشم و چون شمشیر شادوش خشم و چون شمشیر شادوش		چگونه سونم یاد ما را امن زار کنون جانی خون زامنش اسیر کرده بجاده دقن ز سبزه خط فنا دهیم علیا بجای خوش		که سبزه شید افشند زاموش اگر فتنه ام چو فواره با بصد جوش کلی امید غم میکاش دشمنم برد آه میمانش یا بود سایه ز قمر گاش جان نثارند جور و غلمانش بیکه از لعل لب بود خوشتر خار و از گل دگر خوشتر آنجانیست پاک دامنش لب او لعل کان خوبیا دینار چو باد در مینا گر دشتگوی یار یسگرود میتوان گفت شور و زور نشور آفتاب قیامت است ز خش نوبهار است حار و آردش آفتاب سپهر عالم تاب گوئی بخت نظام علی است توان گفت کافرش کیکن توانست بهمیری کردن می داید چو تیر راست		آنکه از دل نیر و دیاش آنکه یک عالم ست برادش آنکه طوبای خلد شده مشهور اوست شیرین ما و سینه کوششی کش سحرش برنج خورشید خویش می ارد جلوه اوز راه تا مایست وامی تعلیم انجمنین شود خ		سروا دیندگان ازادش جان ما تا ابد فدایادش سایه هست لبش شاداش میتوانست در دوزادش بخت بید از خوابش پیر کرد و نون دوزادش خانه عالم است آبادش جورش بوخت جور شادش		چو نیکو باشم انتظام علی زندگی باشم ز فریادش		زبان شده خط سبزه ز نخلدانت خیش جنت خنوم با جوی نخلد ذلیل کوی بوی اجل ز نخلد چانه شعله زانی حدی نخلد چرخ از نزارند از عقیق مین حانه بزم خنوم بزمین		گر ز درد سر سر کند سر گوش هر آنکه از می لعل است سر گوش که می بر ز نخلدانت سر گوش تو هم چو شمع بختن سر گوش چانه خنوم خنوم سر گوش کشم خنوم سر گوش		چو نیکو باشم انتظام علی هست دیوان من یار خوش		چو نیکو باشم انتظام علی هست دیوان من یار خوش		چو نیکو باشم انتظام علی هست دیوان من یار خوش	
---	--	---	--	--	--	--	--	---	--	--	--	--	--	--	--	--	--	---	--	---	--	---	--

# رَدِیْفُ الصَّادِ

دیم درین باز لب خلی را حص  
 باشد ذلیل گر چو خلق خدا حص  
 صد بار تو قتل کنی صد قید را  
 باشد دلم همان بر خونها حص  
 صد رو و دیا خون که واکشید  
 باشد خون خلق جان را حص  
 بهر نمی ختم فر چون ستار را  
 باشد چنان براض او چشم را حص  
 ختم است بر چوخی دوان این  
 دیدم چاکا بر یک خاک را حص  
 یا مال گشته سبزه خطا نگاه خلقت  
 دیدم برو یاز لب شمایا حص  
 گوشتم بسخت گرمی لغت را بکار  
 بر صفت نشین بود چنان خوشا حص  
 بز خاک گوهر نشود دیده بس  
 آرد دست گر چه گنجها حص

شوق لقای دست برون است بیان

کرده بوسل یار علی را چها حص

ای مونس با دایم حص  
 یار و دوستی تو بر این با ایام حص  
 چشمها صفت تاشاخ خیار را  
 می بود دل نه یل و یل با ایام حص  
 بی بیم خطر اول بصدان جگر  
 خانه سخن و دیبا که با ایام حص  
 گوشتن شکم و دل سودا و آزار  
 ز اهل از اینج و سبک و خیم حص  
 استا و اندازم جان با ایام  
 و چایا سبک سبک با ایام حص  
 بهر مخان در نشاند و چنان  
 بر چو خوش بود و سبک با ایام حص  
 زبهر آساز رفیق قصان  
 اگر تم ساز و عطار فلک با ایام حص  
 بر فلک سبک رود زبهر حص  
 عالمی بود لازم بر این با ایام حص

با ثبات عشق گرویان علی حیف است حیف

وز حضور بادشاهان باز دارم حص

اگر انجل بچاک ما کند حص  
 زجنت آید طوبی کند حص  
 بقبر ما اگر زیری دوشه شک  
 هر کوثر عیار ما کند حص

نه نوعی از انواع رقص است از مصطلحات الشعراء

بر دی نشینت گرفته چشم  
 اگر کوئی بیایم صبح پیش حص  
 کشتی گر تیغ بر دشمن تو قتل  
 کشتی گر تیغ بر دشمن تو قتل حص  
 بی سیر از سر صحرادر آبی  
 بی سیر از سر صحرادر آبی حص  
 روی گر جانب ریای بی سیر  
 روی گر جانب ریای بی سیر حص  
 ز قصی پیش ما آن بد مزاجی  
 ز قصی پیش ما آن بد مزاجی حص  
 ز قصم پیش تو آن بد مزاجم  
 ز قصم پیش تو آن بد مزاجم حص  
 اگر یک جبهه را بر سر نم یاس  
 اگر یک جبهه را بر سر نم یاس حص  
 بد مزاجی بد گراز با مانی  
 بد مزاجی بد گراز با مانی حص

علی گرد خود و بایر واقف

ز شادی با همه اعضا کند حص

اگر آناه پیش ما کند حص  
 اگر آناه پیش ما کند حص حص  
 اگر آن بی میان ما کند حص  
 اگر آن بی میان ما کند حص حص  
 دمی گر آن جوان ما کند حص  
 دمی گر آن جوان ما کند حص حص  
 اگر آن راحت و دما کند حص  
 اگر آن راحت و دما کند حص حص  
 کسی گر در سبزه ما کند حص  
 کسی گر در سبزه ما کند حص حص  
 نمی گزیند قیاس در روش  
 نمی گزیند قیاس در روش حص  
 اگر نقش نظر بندری مبارز  
 اگر نقش نظر بندری مبارز حص  
 زیارت گر کنی تو خاک مارا  
 زیارت گر کنی تو خاک مارا حص  
 نیکل گرد با دای شکسته شاد  
 نیکل گرد با دای شکسته شاد حص  
 بی سیر ایالی سوی صحرای  
 بی سیر ایالی سوی صحرای حص  
 بقیه پیش تو هر روز خوشید  
 بقیه پیش تو هر روز خوشید حص  
 اگر ماده طلب ساری سالی  
 اگر ماده طلب ساری سالی حص  
 بسم گزینی ای بجز خوبی  
 بسم گزینی ای بجز خوبی حص  
 بان پرده نشین گر خطا رسم  
 بان پرده نشین گر خطا رسم حص

فلک در عالم بالا کند حص  
 فلک در عالم بالا کند حص حص  
 قیامت در عهد پیم کند حص  
 قیامت در عهد پیم کند حص حص  
 چها پر فلک بر ما کند حص  
 چها پر فلک بر ما کند حص حص  
 فراز عرش روح ما کند حص  
 فراز عرش روح ما کند حص حص  
 بر و آید دنیا کند رقص  
 بر و آید دنیا کند رقص حص  
 چها سمر با بگردنما کند حص  
 چها سمر با بگردنما کند حص حص  
 با در عالم بالا کند حص  
 با در عالم بالا کند حص حص  
 سرگردون مزار ما کند حص  
 سرگردون مزار ما کند حص حص  
 سرکوی تو خاک ما کند حص  
 سرکوی تو خاک ما کند حص حص  
 سنجاک ما کیو تر ما کند حص  
 سنجاک ما کیو تر ما کند حص حص  
 پیشیت ماه در شهاب کند حص  
 پیشیت ماه در شهاب کند حص حص  
 بنیرت ساغر و دنیا کند حص  
 بنیرت ساغر و دنیا کند حص حص  
 به نسیان لولوی لا کند حص  
 به نسیان لولوی لا کند حص حص  
 به پیشیم در هوا غنما کند حص  
 به پیشیم در هوا غنما کند حص حص

<p>بود واقف علی را بچو تسکین نقص هر چه دنیا کند قص</p>	<p>سحاب چه بود آه من نشود وجود من ز عدم این سبب خلق سواد شام ز کسب و خیرین سا دل بسینه نه زرق و دانمی است هزار طبع ز شبت بکند بیداری نموده اند مرا سر زین خوابی شبصال لبین دافند کوتاه که دیده شیریده تا سحر عارض</p>	<p>علی بر دزدانی نظره چرخ مر است که شام را شب وصلش کند سحر عارض</p>	<p>کی توان کرد جز دست اجل را بر نه تابد بر سکه و دین سالان جمع باشد چو زین در شکم دکان هفت یک یک این کافی باشد بر نیز گایه با ناکامی بره زانکند در بر سودا نمی نیم ترا چشم فرو صاحب را بگردانی بسری افکند هر دو عالم را کند از من سحر عارض پیر کا فلک کنز می کند کوه عقل چشم آسمان را کن ایدل با جوی بگری نیتش آن سر فلک کیم تو زین زمین چشم آخرین مبارکبادش عقل</p>	<p>در غزل گوئی علی هم بخورد خون بچو تو روزی چند است بیدل کرسی همان حرص</p>	<p>روایت الضاد</p>	<p>مقصود نیست ببار بار عرض گفتم حال خویش بچار و ستکار گر گوش التفات بحرفی دهد ببار یار چو دستی است زانم بکار قاتل نمیکند سوسن و می التفات نازک مزاج هست پس سر زانش گوشش گزیده بخلقت است یار گم بر دقتیاست شود قبول</p>	<p>اکنون بخواه موت خود از حق لا میوست با یار آگاهی علی بار بار عرض</p>	<p>کشیده از نقابی ز نور عارض چرخشماست سیاه عارض هر از برف نهان است نقاب سواد سواد زین نقاب سواد</p>	<p>سواد زین نقاب سواد سواد زین نقاب سواد سواد زین نقاب سواد سواد زین نقاب سواد</p>	<p>قصه خوشی این آینه غرض هر چه خواهی کن بد و رضا جو توام دو شان کنسته شرکان هم و تو نی ترد بخبر داری یوسف شتم من بحال خود امیو اگر قنار بلا سرحدین الطفال جهان میو اهد</p>	<p>دست دو تو هر سواد عرض نی قبل عرض نی تا آتش غرض نی به تیر عرض نی بکار غرض نی به سودا عرض نه زبان غرض نی به نیک عرض نه بد غرض نی به سیر عرض نی بچو غرض</p>
--	---	---	--	--	--------------------	--	--	---	--	--	---

خواهم از یک ده خلق رضا خا مردن ز لیتیم لی تو گوارا نبود چشم بر صفت است بر نهان یا دعبو بهر جا بملت باید بود	نی بنا را غرض نی نهان غرض نی بجان غرض نی بجهان غرض لی بستر غرض نی تبان غرض نی بصحر غرض نی بکمان غرض
--	--

شوق اشعار علی کرد مرا دیوانه

نی بمعنی است غرض نی زبان غرض

چون نظر در کفیدم بگذرم علیا از صراط گفتم بدل که باز نویسم یا خط تا سبیل خون بسیار برداشتم ایمیران طبعشیدم رقیب زاد بنیرم یار بود نخی کلمات خط مشیه صحت ز خمار بوشه ماه دو هفته ز بغت نکیم لال تا زندگی تمام نکرد و کتابتم در سینه ام مقام کن ای بن خط	آنچه از خا خوش را نهم در تقاطع بیکه نهم نشا طایید در تقاطع وقت نقش از در دیوار با خط ای فلک شکر دگر چه ارضی بساط شعران مر در کجا جهان از خط
---	---

تاکمی بیان کینه جاسد ر قم کنم  
صحت علی نیافت که دشمن شد سقط

بیاد رو تو گلگشت میکنم چمن  
علی نداشت بباغ از گل بهار غرض

### رَدِیْفُ الطَّاءِ

اگر بهر نباشد ز وصل چیم برای یار همه رنگ بقرار میست کنار آب سحاب شراب است اسید آبله دل که هست خاست	وگر بهر نبود یار از بهار چه خط چون نیست در بغلم یار از قرار چه خط چو یار در غلم نیست از کنار چه خط بدشت آبله پای از خار چه خط
---	--

کس نخواهد ماند از اندرین کینه باط چون صبر گیرد ایم با هم احتلاط همچو لفظ و ش دارم بجانان اتلاط هر خط و در غم را هست نجات	گر میرم از قبیان بیجا بساط آتش و باد استم آت کشم شبار نیستم بی او بجا نیست من بجا در جدای تو ای بر کرم فیض اتم
---	---

افزانه ۱۲ ز طائف ۱۱ احاطه کرده شده ۱۲ موهبت ۱۱

رود و کناره در از صراح و طائف

مردن چهار پایه از نهج

باریک ۱۲ از بهار محسم ۱۱ دسترخوان ۱۲ از بهار محسم ۱۱

اگر بدل بود دای عشق لاله جان بکار میکنم سینه تیر تو سیرین شیم ز لعل تو گراحت لم نبود بهر اراده نمودی فغان نمود اسید نیست شیدم کنی توانی دل اگر تو نگرانی اگر کین چمن چمن و فانی عدوت نیست اعتبار مرا اگر دلت خاری عشق نیست نصیب بیا که گریه آن کرد بحر زرقا اسید نیست که از بهر فاخته آئی	ز سیر باغ چمن اصل لاله زار چمن چو گل بدست نباشد ز نو فاخته دای ز شمع نافه تبار چمن بغیر و عدوت نم ز نظر چمن بدوش گریه تیغ آید چمن و اگر تو نشنوی ز نغمه بهر چمن مرا که هست بر مردم اعتبار چمن سیاق خلق ازین عزت تو چمن بغیر سر و صدور ز آتش چمن شیدم زانه با کردن هزار چمن	دندان یار در نظر من جلوه میکند جای اسید زلف بدما مقام کرد شیرینی زبان که کند است بل توصیف باغ خلج چمن لطف است او صا چشم خود کردی بیان کلان جان ختم خوف چمن شیر نشان خود را نصیحتی هست در نصیحتی روی علی شمیم زلف است صباح شتر قریب از اساو بیان و عید نای مداوم ما دلت سیاه بود چون سواد شام خروش باش که در دمیگشت نام از انچه طبع طعنه زین روا دل ز گرمی گفتار با کات سخت دل ز رضای خدا همیشه بخوابد بر در جمعه ترا کشتن است بر سر	کاهی بیان در عدل عطا عطا بر خاسته امو بدن اعطا عطا با حوت تلخ تیغ مزین اعطا عطا دل سختی بیاد دهن اعطا عطا برقی زدی به سپهر کن اعطا عطا آتش زدی بجایه تن اعطا عطا جز حاصل گوی کن اعطا عطا تا کی بیان کفایت اعطا عطا میان ما و تو باشد حکم خدا عطا جهنم است ترا خلد بهر ما و اعطا چهره شد که لیش بود صبح عید اعطا نفسول تست مگر در دلا و اعطا ندیده دید آن رویه ضیا عطا نسوختی تو بجز خا خدا و اعطا ترا بجز تصور است ما و اعطا که بهر خوان بدر نیست کن و اعطا
علی خواجہ نظیری بگو بگو اگر تو نشنوی از لاله های زار چمن		بانی ز چشم زخم جهان جان دیدم عدوت چشم جهان بین بی شرم کرد شرم تو آخر قیامت خط سیاه مانع بوسیدن رخ خسرو بشهر کرد خلد کم بشیر ما دشمن شهر یار ندارد نشان قبر صدف کرد بلبل شیدا بجا خوش ای آنکه در درویش با قطع بستی	
خواهی امان لب طبع خدا جهان علی تا چند دانت مسیر که گشتن بخت		دل می بری ز بیکون اعطا عطا دل می بری ز خود من اعطا عطا دل می بری ۱۲ از منتخب ۱۲ از سر ج و بر بان	
دهده بد این خاص در باب شروبی مستعمل است بجات دهده که آن در خیر مستعمل است ۱۲ از بهار غم صباح ۱۱ از کشت			

<p>نگاه با چشم بود همچو دره به هر زینب در عالم روان شود بخدا دل و خان شده با آه راه چرخ گرفت ز خلق میرم کنین با نظر امید نصیب کجا وصال مهر کجا مهر عشق نیاید شفا هیچ جا چو لبه پسین ز تنک یار لب تابا علی ازین بغل پیرو تو شد کثر</p>	<p>لب عشق حوصله با داشت گذر چو یار رفت بر خست من حافظ بما زلفت تو شب بجا حافظ بخلق یاز ترا جان من حافظ برو تنه نظر داشت نو حافظ ز دل مگر بدل شب کنی حافظ ز خون لبش گریتم خونها حافظ که شعر مست فرج بخش و جان حافظ</p>	<p>غیر غم خود نباشد حاصل غم خود دیدنی باشد علیا بر چنین بنده بی جالت محو حافظ بسکه شب روز علی با کمال عشق تو در عین نقصانم جو شمع</p>	<p>کین اندر مجلس غم نغمه می شنید جمع اغیار اندر زبانش نشاءم جو شمع آرزو دارم که پیشین یارم جو شمع غیر از آتش نباشد در ضمیرم جو شمع در میان برهما رو ششتم جو شمع سوز ساز خود خود را گیرم جو شمع بی اجازت این پیش نگیرم جو شمع از بر آفتابها پذیرم جو شمع من آب آتش خودی نظیرم جو شمع تا سحر از شام در برم تو میرم جو شمع</p>
<p>رشته الفت کشیده پیش خورشید اگر باشی ز سبیل می قیام جو شمع آتش ز آتشین می بلایم جو شمع بی اثر صحبت باشد که سگوار یچنین گرمی چرا جان شاری آتش زرد و شام در زبان سرد گرمی بود این ساقی بزم زنده گرم گرمی صبر اقبال قابل گردن و گشتم میانم شادی تانم مرا یکسان در بزم خوش صبح خیمه سا حانوش نیست از سر در صبحم اوریغ قصه ام ازین افتاد چون لال زنده بودن گذارتن عیار کرده اگر سوزم کاره دیگر روشی گیر</p>	<p>آتش ز شعله در درگم جو شمع تا کی سوزی مرا پیش خورشید جو شمع جا اشک دید کنونک آتش جو شمع در میان پرستان با کلام جو شمع یکدست بسکه درم تو تمام جو شمع در ذوق آتشین با که زانم جو شمع ساعتی گرجا خود گرم گرام جو شمع بسکه سیدان هزاران سر گرام جو شمع رشته الفت عیان از لبام جو شمع بین که گرام جو شمع من خندم جو شمع تا سحر مشبم با تمام جو شمع در میان بزم شادی ز گرام جو شمع دیده زلف غریب پیشانم جو شمع زنده دارد آتش دل خیمه جو شمع آری کی خوشی با صبر سوزم جو شمع</p>	<p>چشم عبرت عالمی را داغ من باشد علی سوزت اندر برهماه منیرم جو شمع منکه بهر دیدای که گرام جو شمع شادی غم دید تو ام ازین جو شمع شمع رو یا جز بزم گرام جو شمع گو نباشد در جهان با وسای جو شمع کاکل شمع رخ خورشید رود آه حال چنان دل زان خنده جو شمع گرچه اندر کسیم زانرا تمام جو شمع موریشان جو سنبلی حاکمان جو شمع آتش یا شوق شادت ختم شسته بر علی باز می آید بر دهن مرا اگر با تمام جو شمع</p>	<p>آرزو دارم که پیشین یارم جو شمع غیر از آتش نباشد در ضمیرم جو شمع در میان برهما رو ششتم جو شمع سوز ساز خود خود را گیرم جو شمع بی اجازت این پیش نگیرم جو شمع از بر آفتابها پذیرم جو شمع من آب آتش خودی نظیرم جو شمع تا سحر از شام در برم تو میرم جو شمع چشم عبرت عالمی را داغ من باشد علی سوزت اندر برهماه منیرم جو شمع منکه بهر دیدای که گرام جو شمع شادی غم دید تو ام ازین جو شمع شمع رو یا جز بزم گرام جو شمع گو نباشد در جهان با وسای جو شمع کاکل شمع رخ خورشید رود آه حال چنان دل زان خنده جو شمع گرچه اندر کسیم زانرا تمام جو شمع موریشان جو سنبلی حاکمان جو شمع آتش یا شوق شادت ختم شسته بر علی باز می آید بر دهن مرا اگر با تمام جو شمع بی تو ای ماه و صفت خود جو شمع زنده اندر شب بخت مرا جو شمع</p>



اکه از بنگاه من چو کوه خورشید  
 بر بزم طبع من باشد درین خلعت  
 ماه را ماه کال بنیاد آفتاب  
 یکجایان جلوه بهار عارض شود  
 چون نگرم بر سر روانه جان سخته  
 گر چه حاصل نیست بزم تو خیر از سوز  
 بشنویا نشود حال ایشان

جان شید لطف تو را بر علی بهر خدا  
 بی تو ارباب ما سر که صفت یک استم جو شمع

۸۲۳۳  
 گر چه در بزم تباری برین کلام جو شمع  
 روزین باشد قیصران چشم زده  
 و اینها و انصیا حیف من هم دور  
 در حصار اگر کنم بسکه آن  
 چشم خود را درم برده چون آفتاب  
 حرف آتی که شنویم همه که در آ  
 تو آن زانه گرفته دامن تو سببا  
 در کنار این دفتر نفاختم نشین  
 غیر جان نسوی تصیرم از وصال جان  
 طبع بحرین مستان آید که در علی  
 لبش بر آید مو سحر بجز این دروغ  
 حکم و سواد او را که باشد سواد  
 چه خوش باشد اگر روزی در دست خورشید  
 در چشمم که بایم شکسته گشتی

سلامت است اسباب از لطافت و بران  
 لاف و گران صوفیان در باب انما کشف و کرامات خود اندر

غدا نمی خرم دل بشد این همه مسافرم  
 چه عاقلان را قید کن و نه توان  
 امید او را اعتبار نیست در دل  
 زهر و یاقوت گریه از سر و پیر  
 بهر غوغا میکند او را چو بر آید بکند

۸۲۳۴  
 علی اشعار من شمر بسمو نه آن بکر  
 نه بهر شوم که بهر سرع دیوان در واقع

۸۲۳۵  
 بهشت آن شو کوی جان را  
 بیایه تنیله تپه نیسان در واقع  
 لب جان باطن بخشان در واقع  
 خیال لطف مردم چو با سبزه دل  
 چو حیات تنها گشتن نه در آتش او را  
 نیاید هیچ هم او را جان از آلمان  
 چو شیر و از تنجانی که باشد طفلان  
 اگر گوشت فدا باشد زان آفت

۸۲۳۶  
 علی در کوی انصاف بهر سیری  
 که بای غلظه جا که غریبان است در واقع

۸۲۳۷  
 هزار شعر نوشتم اگر چه نامشروع  
 چنان زباده خرم غم خورده بودم  
 ز حال سوز دل خویش محقق بودم  
 که با جو شمع بهر م تو ایم خبر بودم

۸۲۳۸  
 سلام خندان از سروری و بران  
 سلام تابان از غیث  
 سلام مرفوع العلم یعنی بری از حساب ۱۱ مولف  
 سلام استخاره ایست از کیفیت سی که در اول در آخر خوار می باشد  
 سلام استخاره چشم و این صبح دمع است که یعنی اشک باشد ۱۲ قریب ملحق



نماز منته در جهان بنا کسی بنا که موجب نصبت اندان است چه شد و گوش ترا داده که چار زبان از زبان اموج در جام چنانچه پرده دیدیم در سر پرده مرا تلاش بدل میوه با لطف کم کتاب صفت تو خوانیم پیش کنان عجب که تشنه دیدار می سرم اسیر غم و لا تقطع کونش تن	که نور رو تو غایت و شمع که نیست کف بلا بحر اصول و فن که ناکه کردن فراد با همسوع چه دقتا بیان میکنی قبل وقوع هنوز از زبان ابی لغاتش نفیته شیر نذر اندر اصول و فن اگر چه نیستی ای دخت نام شروع طفیل خشم بود که انیم بنوع کنون بخت باری من خضوع نشو
---	--

علی بهر سر گذشته ام چنان مفتون  
سحر طلاق دهم میکنم بشام رجوع

روین الغین

سیدم جان کن اینک سخن بگو اعتبار از کنیا کید ایدل سخن تو صد عهد صال ایجان من و عاقبت منم بدم محو طفل بی پدر راستباران من اینک کفنه چو بخت سپیدی استکونی میکنند سپل از نه قریب قطع از من شهر قول را باندازم بهجت معی یتوان نیست مکن راز ما مکن پیش از عشق تو غرت اغردم	باز دیگر نامه سازند بر نام و رخ لکه شائع شد نمیدی ای ابا و رخ راستی نامی ارد درین نام و رخ بوداراد رشت نقل و بادام و رخ باید ایدل شیر سازم کاه و رخ در بانهت سیاهی چون شام و رخ یا آلهی داد غایت چه انجام و رخ گر بود و پیش از آن دایم و رخ نظر را بست باشد صفت سلام و رخ راست با آنچه کسی نیکو اگر و رخ
---	---

۱۱ از غیات  
۱۲ از منتخب لطائف

من نیگویم که جانان از نام را  
و حد با وصل تو داند در محرم رخ  
بر سر آتش سیندم چون نظیری من علی  
اگر کسی در عشق گوید هست آرا هم دروغ

چه حاجت درین بزم با ضیاع چه آتش زدم دل از بر آفرین بود سر حد لم برن بجا چرخ مقطعه ماه بود در سحر قد آفرین اگر کرده اند بدین سخن سحر آفرین چراغ پیش تو چون سایه زیر آفرین کنند آتش در قیصر ز ما چرخ که جان خویش نموده در ما چرخ که چشم غول بیابان در ما چرخ مگر که طالع شیدا ز ما چرخ در آستینم جویم تو بجا چرخ همین بس که ز بزم تو در ما چرخ فقیه سوخت چرخ بیدار چرخ کنون نام بگویم بزم سوا چرخ نماند اکنون سرم هوا چرخ	که نور رو تو روشن دیوار چرخ که سوخت مرا عاقبت بجا چرخ خود افتاد سایه بر چرخ اگر تاب به جهان بجا چرخ اگر کرده اند بدین سخن سحر آفرین چراغ پیش تو چون سایه زیر آفرین کنند آتش در قیصر ز ما چرخ که جان خویش نموده در ما چرخ که چشم غول بیابان در ما چرخ مگر که طالع شیدا ز ما چرخ در آستینم جویم تو بجا چرخ همین بس که ز بزم تو در ما چرخ فقیه سوخت چرخ بیدار چرخ کنون نام بگویم بزم سوا چرخ نماند اکنون سرم هوا چرخ
---	---

علی بخت صائب ستم یک کردیم  
شبی بر روز نکردیم زیر پای چراغ

نیت از دانه دل خانه و رخ بسیار ز دانه چون بجان و رخ عاجزان با میکند ز غلاف و رخ	آری آری میفرود لاله در رخ میفرود دهم بر تربت و رخ میفرود ما تابان چهرین و رخ
---	--

۱۱ نام بگو که خواهر زاده رستم بود و پرنیزه دختر از سیاب  
عشق داشت و چاه جوس زده مصیبتا نشید ۱۲ از بجا نگری -

دلیل تنگدلیم علی زصاب پرس که چو غنچه خرم خودم بصد زبان دریاغ		حاصل دنیا سست باغ سینه بهر شکر یا دم از زسار جانان نقاش میداد فیضیا نیمی زسار است شب سحر روح و خون با عیسی است لعل غم خور هری ز غم اندر دین و نام او دم خفته نور زسار تو فانی است ز نور آب گریه شاید این شرب بر دهن گدازد کعبه بوسیدن من نیز عشرت خانه است یا آنکی در چین این و شنی از بهر کیت ای کمان بر دندیم محطت کی درخت سیکسان احوال کسان باشد جز بلا شعله افشان عارض تو با علی ای در الفی باشد بهر اجناس با جنتش	کوه را بفر لاله کی باشد تو دامی غیغ میکند و فکر که از فانی است بهر غیغ بسکه دارد نان برجم یار دره غیغ میشود از بسکه روشن بر دم غیغ بر مراد بکند چاک من بهر غیغ گرم شب است با اندر لاله غیغ میکند بر مرده پروانه بار غیغ در شب متناوب ام از دوزخ غیغ لا اله الا الله بر سر گردن غیغ کز شعل خورشید باشد تو غیغ چشم غم شاید افروز دین غیغ بی تو جان من نیز آتش جان غیغ قدرت و ماه داند قدر روز غیغ
شیع حاجت نیست بر گز صابا پیش علی هر سرای را که باشد از دل روشن چراغ		چشم نمانه غارم ولی تو غیری خیمین در و دل باغ نکشاید اگر چه دیده بچشم و هفته کور بود برای سحر بود و صد باغ رخت بچشم غم زگر چشم سار باغستان نه عکس گل که بهر چمن ستا بود بدانکه ظالم بدو همیشه آردی آ مگر زخم غزان گریه میکند شبنم	چه حاصل است که باشم طیش غیغ چو باغبان که بود قبر و نمان غیغ چپسو داز نیک بود قبر و گان غیغ چو گل نیاده نباشیم میان غیغ چو سوسن است صفتی ده زبان غیغ قتاده ای که گشته آسمان غیغ بیا برو ز کنی سیر کشان غیغ ز برگ رود بود آفرین غیغ که ناله سازد نایب بلبلان غیغ
همچو عیسی ز فلک آمده بودی تو علی باز لبین فنی کس قدر تو نشتا دریاغ		بی روی او میوه بهر جان غم غیغ بی روی یار بر خط کجای غم غیغ بی روی یار بر لب جان غم غیغ داغم از یک در بر نادان غم غیغ زین رو دایم بر لب جان غم غیغ دام آب یاری طوفان غم غیغ در یاد خویش برین بجان غم غیغ بر سینه زار عارض جان غم غیغ	بی روی او سیر کشان غم غیغ باشد غبار خاطر من باد سحر غم غیغ ابر بلا است طمشتش از بهر جان غم غیغ پیر و انیکم که عا و شعور نیست روز ز نصیب نشویش نشد مرا بی مصرت اگر یمن فراق یار خوبان چو بفرار عدد جلوه گشت افزون نوهرم ز کجا در غم

<p>چنگال شیر تاختن از باستان نگر اکنون بجز نمانده باشد غلغله</p>	<p>بر صفت و قوت پهلوان مریخ بر حال بود و غیج سلیمان مریخ</p>
<p>ایوای دای برین و بر فکرین علی اگر منطقی تشبیه بر یوان خورم درین</p>	<p>مالم ز حریف و نیز رافغان مریخ مالم ز محبت نه بر حسان مریخ</p>
<p>مگر از حریفان تست بیخ راجع است در دیکه در دل است لطیف گلی</p>	<p>گریم بدیر و نیز بطوفان مریخ گریم بچان اگر نه بهمان مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>گلچین و بتنگی دامان خرم مریخ میرم اگر حکمت تقاضا مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>در زندگی بنگا غریزان مریخ ترا بود و ناخن دندان مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>بر جان را حافظ قرآن مریخ زین شوره زار سن بباران مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>ایوای بر نصیحت پیران خورم مریخ حافظ شوم بدوره قرآن مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>بر حال خویش یوسف مریخ اگر ارشوم بجال سلیمان مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>ایکسان بجال گیر مسلمان مریخ دایم بر این خطه نیامان مریخ</p>
<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>	<p>یوسف جمال من مرا خور کرده است نا کرده عقد ز دلم داشت بخت</p>

دشمن از دشمن زشت است پیش ما محصول از دشمنی مغز است از ما روز نشوی بر زمین با پای خلق ای آنکه شمشیر چرخ شست	بلبل ز شسته بگش بس کلاغ حاصل چو زین زاده شوی تیغ تیغ ای آنکه دائم است بر فلک مانع داری خبر را که نداریم شمشیر	نسبت کن عشق کن عشق تازه را ما و قیوت ره عشقیم فی المشل فرجام کار تیغ اجل من که بکنند نگار است آن بگو عاشق ز جود	صدراع کبیرت نمراسو کبیرت خورشید کبیرت نگه کور کبیرت دسیم کبیرت سرفه کبیرت صدراع کبیرت کی ناسو کبیرت
آز میانه دل خود یا قسم علی آز که در زمانه می یا قسم سراج		ما را منیج با چو قیوت سیاه کار با و عطا انست مراد میان خلق	
ما چند بار دوش کنی تیغ بیدین ای دوست تو کی تم جان مضائقه مان تا کی تیغ تعاف کشی مرا ای بیدین چیست تیغ گوی	آخر نه بیدین زنی گرد نه تیغ زین تشنه لبضا نقد داری تیغ آگاهی بجان از ارکان بیدین که سوا نظر فلکی که بسوی تیغ	شمشاد دمی کبیرت تو و ما کبیرت طوبی بخت کبیرت آن سر الا کبیرت آنکه نه کردم ربه با در جبر تو که نقیض ایو که دارد هر کی در قتل من کبیرت	روئی و ما کبیرت خورشید کبیرت آز از جبرت کبیرت آلام دنیا کبیرت آب شرم کبیرت امواج دریای کبیرت آن ایازان کبیرت آن جسم کبیرت
ای آنکه بیدین دی میگرد سیر باز از علی درین نامی تو آب تیغ		چون چنین فتنی تا بلبل شمشیر جان در شریک غنیمت باشد تا کجا کبیرت	
زویشت الفان			
خورشید حشر کبیرت آن کبیرت مهر وصال کبیرت آن کبیرت مهر و ششم از عرق عارض کس ای جان شبصال دم را ز دست	ظلمات خضر کبیرت آن کبیرت شام فراق کبیرت آن کبیرت بوئی گلاب کبیرت آن کبیرت زلفت تو کبیرت گل شبنم کبیرت	منکه ای بلبل خسار تو ز ما کبیرت آگاه بوم که روجا مانده بوم بانی ای نهال زرد و بارش کبیرت مسحوق خسار جوان به بغل ارم	دزدی مجنون ز در بخیار کبیرت با سینه خنجر خود دست میا کبیرت با دل جان سر پای تو ز ما کبیرت کافر مگویی با اگر دانم کبیرت
لطف شبصال علی یا نصیب است ماه و دو هفته کبیرت آن کبیرت		چو صرصر که بصیرت که بگش جوشنم که بیای از اضمح که بر رخ بوسه نم	
خورشید کبیرت زین کبیرت در برابر نو بیا تا شام کبیرت	آن زلفت کبیرت شمشیر کبیرت صدیق کبیرت دل کبیرت	خسار کبیرت زین کبیرت خسار کبیرت زین کبیرت	دزدی مجنون ز در بخیار کبیرت با سینه خنجر خود دست میا کبیرت

<p>روزن شاید کپدا از شنبلی شانه در لفت و در عادت پای شیدا را نباشد حاجت بخیر</p>	<p>با سبختی خوش با روی خرم بی خفا می باشد از لب در چون خود من تو با چو لاله جور</p>	<p>حاصل گیریم غیر چشم زلف کی بر آید عجب مهر آن خشاگ دیده لب کن با مسکده</p>
<p>آب حیوان خفیا از هر است در جام علی سنبل تشنه لب چاه زخم دلم چو زلف</p>		<p>غیر جانی بر کند شسته چشم بر آینه انظار کسیت یارب چمن کوته</p>
<p>خوشتر بود ز نور سحر که سواد صدید مر محبت صبا دمی کند بوی ز خوش سوختن خوش</p>	<p>بهر بود سنبل فردوس با زلف زلفش بود مراد دل در لعل اینگونه نسیم بود اعتماد زلف</p>	<p>رنگ گلشن شد و رنگ زلف تا آلا اکون تا بل حسیست را با گر طالع است یاری کینه</p>
<p>محمود را نثار کندش با خصیت از حال است هم تو ارم ما گفت با عاشقان دیکند روز استی</p>	<p>یر خال و او که بود خانه زلف ترسم ز لب که از کجی اعتماد زلف از لب نهاد اندکی در نهاد زلف</p>	<p>دامن چشتری گوازه ام باشد علی ز آنکه میدارم ز طفلی دامن حیدر زلف</p>
<p>بعد از غمیر عمر علی رسم بجا در رفت اکوت نشد حکایت بست و کشاد زلف</p>	<p>از لب نهاد اندکی در نهاد زلف باشد ز جلو رخ ارباب زلف کرده اقتل آخرم این زلف</p>	<p>در انتظار بهیده عمر است زلف دشمن چو کرد دامن جان گرفت در سینه ام خود و نه از کف زلف</p>
<p>موی ترکان بن بهر کم نیست از سینه خفتی من بای شود روشن نیست غم گر یار من عالم نیست</p>	<p>فوج عالمگیر کجاست زلف کز رخ ماه و هفته انجم برده زلف میرسد بر سال من غمش زلف</p>	<p>در انتظار بهیده عمر است زلف دشمن چو کرد دامن جان گرفت در سینه ام خود و نه از کف زلف</p>
<p>گر به میازم علی سرگاه در بزم عزا قطره اشکم نباشد کمتر از درخفت</p>	<p>از لب نهاد اندکی در نهاد زلف باشد ز جلو رخ ارباب زلف کرده اقتل آخرم این زلف</p>	<p>دشمن چو کرد دامن جان گرفت در سینه ام خود و نه از کف زلف میرسد بر سال من غمش زلف</p>

می باید انتظام علیا تمام عمر

آئینه دارد از هر شخص سینه عیان

چرا چنین شده خوشید هرگز  
چنان خبر تو کردم ز تو خوب  
هزار مرتبه سازد بقصدت  
بیاری که کنم اختصار در تعریف  
خویشم باده میسکن بپایه سجده  
خلایق شرح نیاید بجای مجنون  
چرا نه خانه فردوس پاره پاره کنم  
امید نگویند کرده است جنونم  
چونش بود که بدو شکست نازش  
سجده گلاب نشین ز کزین خوش  
چو دیدم تو با چشم ز کس شلای  
مرا که خط زشت را در دست پیازد  
بخاطر آنچه نشسته غبار از او  
چرا ز کس است نه درین دورم  
نظر آئینه کن ای که سیران کنی  
بچشم غور کن ای جان نظر بدو نم

۱۱ بر وزن قید مبنی مکر و فریب ۱۲ از منتخب  
۱۳ در دسر دادن یعنی تکلیف دادن ۱۴ از غیاث  
۱۵ و چون گردانیدن از منتخب  
۱۶ یعنی گردان از منتخب بحر بحر  
۱۷ حلقه بر حسن ۱۸ از منتخب و کشف  
۱۹ خلعت از مبارجم  
۲۰ دو چیز یا چند چیز بهم پیوستگی و ربط دادن ۲۱ از کتب لغت شریف

علی دو پوسه دهر یار گرز سبز خطا

بهین لیس است مرا حاصل بیج و نیت

ای آنکه تو آن تو در عده  
جسم تو نبوده داشته تکلیف  
در عده نمودن کنی بیج تو  
بدو چو جلاجل زنی دانا نیست  
در بزم تو ایامه چو بر شمع کرم نیست  
حسن که ذاتی است چه تکلیف  
چون صوفیات است اسیر نور نیست  
الای بی نظا هر شدن غفود تلافی

اما صورت آن دیده ام اما خط و دم

از یاد علی رفته فرو سوره پوست

بیای اشکریان کشته کشته ام  
اگر زنده بکلیا صد نه از سیو  
اگر چه کل چمنیا صد نه از صوف  
اگر دهنده صوفیان بیکه صوف  
که قدر ظرف نباشد بغیر از ظرف  
بجز کسی که سربازی او بود ماوت  
ز حلق یا ز نظری فتد جمله حروف  
چنانکه نرم بود پیش استخوان  
بیای که تا یکجایی تو مردم تو موت

گناه اگر چه کثیر است پیش خلق بود

خدای ما است علیا رحیم و رب رؤف

۱۱ نقطه سیاه که بر دل است ۱۲ از منتخب  
۱۳ استخوان طام که از ابر بندی کتری میگویند ۱۴ صراح

او میرود و سوسوچین زین باغ یارب عیدت یار و خوشتر یارب چراغ است یاشام ماه چون باد شده در دایان باغ یارب جنبان باشد مرا سوسوچین یارب چنین عالم چرا چون آن تیم زنده جهان و تیرم زنده مرگان دندان عظم زنده مرگان جای جان رخ کند جاخران آورد چاه دقن مرم بود چاه کنگان	گرد آمد چون گل بر جوان چون شمع آذنان زین من نشان ز بزم نو ایوان باغ از آن باشد کسب و کار و در میان هر کوردم ز دبی خطا سنگ تا کی بسرا باشد مرانه آسمان بستد در دوران با این بوسید چون دلی قند مکان هر گونه تغییر شود زنگ چون کعبه کوشش رسد کاروان	پشت بر قبله بود عظم پس اگر من بقبله بود کنگون ششم عید پرشید و کن اهل این صفا باطن خود نیک سازی گر خطا بود فصل نیک بد پس از من بشنوی از وعظ گفتنی گفتنی در قصه خلد جالم طبعین سخن	عاقبت این سربا باغ کند در میان خوش و نغمه نباشد قابل گفتن نباشد سرچ بند زین باش عبد زار است بود عبد هر که باشد آینه گوید در صفا بعد از آن گوی قصه بهر صفا یا آلی تو عفو کن قصه مرغان
--	---	--	--

عجب کس چون عیب و خواهم تیارم در میان التجاء دارد علی یارب زبان اقصا	از خوف شتر کردن مینا زدم ز دوسه با بسره خسار دهم جانانگاه کن که من از مور کترم جانانگاه کن به جگر داری لم خوش بود در و کو کنگون من بعد صفت اجدادی ز بسکه بر من کن نظر طوفان من نگر چون گوی طفل سر نشاسم پیر
--	--

ایو اعلیٰ خوشنوا بلبل کجا کل اینست خاربت نموده باغها باد خزان از هر طرف دوش در زینست دستان از هر طرف هر چرا در بر آید تو باد صبا گش عشق تو عالم را گرفته جابجا غدا لب به صیاد آزاده بیا ر شک کنگان اکنون سرانجام عمر هانم خدا یا با چون زلفش دراز هر کجا آن بهیم رود چون خنجر حلقه آفاق کم از حلقه زنجیر	عالمی برانه گشته تو جان از هر طرف کنج از بوا جو کج شایگان از هر طرف در گرفته چرخ را کنگون از هر طرف بند کرده راه گشتن باغبان از هر طرف سیکند چاهی بویک دروان از هر طرف بیشک درونشش میران از هر طرف عالمی تخم نمط باشد دروان از هر طرف پای مار در گرفته آسمان از هر طرف
---	---

دیوان خوشش جمع نمودم علی بسوق دیوانه وار اگر چه زانم دراز تر	چه خرا نبود از خلفه ای سلف سزد که سعی کنی از بر افضل تر که یاده کیف هست پس از نشست بر تپه ده و خرد رسید تیر دحایم به تیر که زهر له خوک ملول نام شمشیر ان کی عیان می آید برسان شد از پشت
---	--

کلبین فتاده خراب مر و بلبل و اعلی ور گرفته باغ را باد خزان از هر طرف بار با سیفتم و امرو کوم صفا سے کجا ۱۲ ملول	اگر خط کردم عزیزان پس قصه مرغان سے کجا ۱۲ ملول
--	---

سے شاهان راصل شاهان بود یعنی لائق بادشاهان ۱۲ از بران -



کجا است خبهر کجا است این نظر اگر سفته ام زگرچه بفکر سگ خرف

علی چه خراگر بودی جد محمود  
شم غلام غلام غلام شاه بخت

## رَدِیْتُ اِنْقَافَ

در ستمها چنان شدی شاق  
دای روزیکه بشکند شب بخت  
مار زلفی گزیده و دستم  
عشق آن آهنی دلم بدلم  
رفتم از خویش یا فتم چو را  
وان دل او آهنی پیخته  
من که باشم که باشد از پی تو  
یکد و جام سیم اگر ندر  
سر شد استخوان من بینی  
نیست بیدایش امید مرا  
ایک بقتل من کمر بستنی  
طوق در زنجیر باید از کسار  
باید از نار عینکوت مرا  
چشم دارم ز انقلاب من  
چهره ات داده زین پیور  
گرفته دیوانه نو پیر فلک

لطف شرم علی کسے باید  
که بود مغرور سرش ز فراق

جهنم است قیوم بل سجا فراق  
توان شمر خرم فلک باسانی  
بجز رقیب با کس طلاق  
بر دل زده شام است بجا فراق

چگونم از شب بجز رجز دیوان  
سر قیبت کستم بنگ طعنه زان  
وگر بدست منی دامن صال آید  
فزون حد قیاس عشق من فتن  
شنیده ام که بهر درد داده اند  
شب صال تنای است لب مقصود  
چو شعلای جهنم شراره افشا  
هزار شکر خلاق که بعد از دست

شیر روز قیبت روز با فراق  
گر عطا کندش یار سو میا فراق  
سر قیبت ان بعد دست با فراق  
کوتاه فرق قیبت او برای فراق  
ندیده اند و او بهر درد با فراق  
که خمر عاشق زار است با فراق  
که غول امن سحر چشمت برای فراق  
بچوب وصل شکستم قیبت با فراق

علی بدر و جدائی ست خسته جان حافظ  
خدا ترا بتان داد و ده نزاری فراق

دارم عجب چونی با من ناموفقی  
آن جایز بیایشی ای ز ناموفقی  
دارم چو چاه غصه آن گفند اربابا  
بر جای خویش بیابا باشد موزنیاب  
مانند قاصد و آن شرار ازاد  
آیند انی ان کردار با ناموفقی  
چون بر من کوییت آیت و عشقت  
آچار شد طبعیم در فکرت علام  
باید بوفی خویان عمری بهر نون  
جز مرگ که دشمن اکنون نازد چار  
واقف علی نباشد زین جسم عجز

دافق کنون علیا شکل شفا پذیرد  
کرده مخالفش آب چون شد با ناموفقی

دلم ز سوز جدائی مهری حریفی  
بیا آید خضر کن قصاب امر بقی  
لحظه سوزش زانده خیره دل  
لحظه سوزش زانده خیره دل



نیایم بجز خورشید بر خورشید چو قصد یک کس با کسی که نایل چو قصد یک کس با کسی که نایل ز آب شربت دمان خلد یک به است بدیر میروم نیک که ای دلدار ستاب صفت خویشم بی منطق کجای چاه بخندان کجا چنان	که ساییم رشت آب گرم شود ز طریق چو قصد یک کس با کسی که نایل چو قصد یک کس با کسی که نایل دو چهره ای که بیست یک است سبارک است شمع شمع شمع که یک تصویر که تو به تصویر هزار کاغذ اینجا نظر قاده غزل	از عید ازار بودیم تیر از عشق عاشقانه زین شمع خوشی از آنجا جان جانیان شمع با سبانه فیض تو دور میکنند دولت رکن برادران بشود همچو انجم کی توان شمع و شمع بر شمع نشانید سنگ گشتی یا و از آنی بر عاشقانه خانه است آبادان شمع میر از آن غم دار شمع دار شمع شمع و شمع بر شمع شمع و شمع شک افشان شمع حاجت شمع و شمع عاشقان نیست شمع	زنده در گورنت بستر علی عشق اندرو سینه با نفس عاشق ورده ان یار باشد شمع اوتاده بر شمع و شمع سینه م پر داغ گردید شمع لاله را که بی بودیک شمع عاقبت بود قیام شمع من گشت سینه شمع بر شمع خاک افشان شمع می سوزد بر شمع در شمع شمع سینه از خاک شمع گرچه باشد سینه شمع خود گشت شمع خار و چمن شمع
--	--	---	---

علی به کیده است جادو و سحر غالب  
بشرط آنکه قزاحت کنی موی ریش

بهر نفس شمع را می از داری عشق این شمع قدری از دانه شمع سخت کرد اندوخته شمع دوره خاک شمع چشم تر لب شمع بگشاده ماه و یار شمع چشم تر لب شمع خوب گشت شمع داور دار شمع گویشها زنده سازد شمع نشم و دنیا و ما فیها شمع	همچو تصویر تباشیر شمع اشکها چشم من باشد شمع بوالعجب تباشیر شمع بشود از هر دم پدید شمع زین شمع صد گونه میدارم شمع بر سرم و من چون شمع عشق بازت کی توان شمع زخم شمع از دل شمع آنکه میگفته نام شمع کی تواند منع کردن شمع سرا در ستاب شمع	از عید ازار بودیم تیر از عشق عاشقانه زین شمع خوشی از آنجا جان جانیان شمع با سبانه فیض تو دور میکنند دولت رکن برادران بشود همچو انجم کی توان شمع بر شمع نشانید سنگ گشتی یا و از آنی بر عاشقانه خانه است آبادان شمع میر از آن غم دار شمع دار شمع شمع و شمع بر شمع شمع و شمع شک افشان شمع حاجت شمع و شمع عاشقان نیست شمع
---	---	---

ساقی و صبا و ساغر برای دیگر است

یکه باشد بر دانه شمع حکم فرامی که اندر کوی شمع سنگ طعمان شمع ایک زلف شمع بمع شمع شمع سور شمع سلسله ریا شمع	من ز روزا و لیلین باشم علی شمع دیکه باشد حوی شمع زیر است قناد شمع دولت شمع طافان شمع همچنین شمع ناله رنج شمع حلقه شمع
--	--

مهر خاموشی ز بهایم ز باقم کرده اند  
سینه ام باشد علی نجشینه اسرار عشق

که بزمی ستو گویند ۱۲ از غیث  
شرطه صاف از تنه سرودی

بسمی خروس ۱۲ از بران

<p>کشور حسن است عشق و غیر دنیا نیستم فرهاد و شیرین نیست دلم مصطفی حسن است در میان دست گم میکند عاشق نقش قدم بی وفا حسن است بر پیشین گویان بهشت بسیار است خاک گوی زمین</p>	<p>در دوزخ عالمی باشد همه که عشق کند از استخوانم شد جوش عشق خائنه دست تمام کرده زخمت عشق پنجه خورشید در دلت و انگیز عشق بهشت برگشته خونم کان آن عشق باشد از خون شهیدان فایم عشق</p>	<p>صاف سازنی من طوطو انغبلا جامه عریانم شده نکه ناز بار دیز ز سحر بنا سازد و سجد زویر کالبد حسن است بان همه عاشقان بهر نغمی سوز و تارنگه و بستان دیر دردم را گذاشت هر کوی تو</p>	<p>نماند و جسم من خاک میان عشق بی سرو سامانم شد سر سامان عشق گبر و سلمان که هست در میان عشق جسم لطیف تو هست جان عشق سینه چاکم بود چاک میان عشق کاف زلفت و دصاحب میان عشق</p>
<p>انجن آریست حسن با هر آن زمزمه کاکل غیر فغانست از مهر و خطا ماهر و بانچه عذرا نی عادت بسته نراک بود ز راه دلبر است از زمین آسان چون شمع افشا دشت آباد است دیوانگان شهرها</p>	<p>میکند مهرش بان شعرا فقر عشق گوشت کوی تو باشد خطه از عشق نست گشته چو مرغ کان آن عشق فیل مست شیران گوی عشق حسن زلفت آینه آینه شکر عشق خانه بابی آدر عالم بهر عشق</p>	<p>ای قدر رخسار نیست و طلبا دیده گریان با بر سیاه نم است آب خضر را ز بند بر خاک است اب همه بحر را در نظر قطره است مسند و تکیه کند مهر و فلک بهر خود قطع ز عالم بود بلکه خود هم برید</p>	<p>نماند و جسم من خاک میان عشق بی سرو سامانم شد سر سامان عشق گبر و سلمان که هست در میان عشق جسم لطیف تو هست جان عشق سینه چاکم بود چاک میان عشق کاف زلفت و دصاحب میان عشق</p>
<p>شد علی مجنون به حسن در عشاق تو دیسب رخوبان تو باشی لبی کشمیر عشق</p>	<p>تقطره اشکم بود کوی بر عیان عشق عارض نگین تو گل دامان عشق خاطر آشفته ام زلفت لیسان عشق آینه زل بود زلف و شان عشق نیمتی جرمم ندیده دیده خمران عشق طفل شرمم بود رستم دستان عشق</p>	<p>پای برهنه بیا باز تماشا نما عالم بدوشیم پوش با بید عشق غیر خیانت است شوق و دل عشق کاکل مشکین تو سوختن آلمان عشق سکن باو است دل شیدا تو عشق</p>	<p>نماند و جسم من خاک میان عشق بی سرو سامانم شد سر سامان عشق گبر و سلمان که هست در میان عشق جسم لطیف تو هست جان عشق سینه چاکم بود چاک میان عشق کاف زلفت و دصاحب میان عشق</p>
<p>ایک لب لعل تو اعل بر خفا عشق دایخ جنویم بسز نیست سارین عشق گشته خرم فاشم ابرو خدر حسن عشق مصطفی حسن را خط جبهه است عشق باد کور ارم تا دم آخر خدا عشق خون لعل ریخته خاک لبش گل کند عشق غیر اسیر تو نیست کس بهر آن عشق بوسه لعل لبست بلکه زک زک منو عشق خواب چشم بود بیکه خیال خشت عشق کشت امیدم به لب هر سر سبز عشق</p>	<p>تا نفس من سلسله حبیبان عشق خون لعل تاشو بادیه بیکان عشق یا تو در سینه ام پیوسته زان عشق شده چو خایست بریا خون آن عشق</p>	<p>روح سخن گتری چو حزینا علی کرده بنامت تم کلک شکر خای عشق</p>	<p>خانه غیر برج عقرب عشق خاری و دولت است عشق</p>

<p>چشمه بار تو چنانکه صبح است دل خود را شال آئینسا کیده و دشنام داده تالپ حسن چهره یار صورت حسن است حسن لانی سوار دیده براه من نه تنها شدم برو عاشق سیکتم یاد بهستان زنت زخمم بر زخمم در دلم باشد در ره عاشقی ستم غم نام</p>	<p>صحت عاشقت بود تب عشق صاف سازنی در شب عشق جدد بناران عاشق لب تن زار من است قاب عشق برق چرخ است نعل مر عشق هر مذهب گرفته در شب عشق طفل اشک من است تب عشق شده ز کتب کتب عشق اگر عدوی من است عشق</p>	<p>دل شیدا محتاج تعلیم کسی نبود نگرد و عشق پیدا در دل تعلیم بزاران سنگ طلاست پیشانی مکان عشق روشن بشود از آتش عشق پریشان بچو در دوش سوزان عشق مه نو بار باشد بر زلف خورشید عشق نمیدم کردم تغافل از چهره داری عشق</p>
<p>نیست بی مرا علی عیسی گر قیسمین است مر حب عشق</p>	<p>شاع دین ایمان کجای عشق که در دایه یک شورا به چشم عشق سرکوی گرفتار بچو افتد بر عشق که ز سایه دل بند شد در عشق بجز شفا نباشد حال جیب عشق هوا عشق بدار شود بال عشق نیچو از حلقه گرد طیفان عشق شود سوزان زان سنگ طبلان عشق ز سبج باو طعنه گردد و نگر عشق غم و درد ببار نیست عشق</p>	<p>خزین از خوشبخت دارد علی هر آنچه میگوید چو ماه نو ز خود سرشار گردد ساغر عاشق</p>
<p>کجای استم ایچا در غایت عشق غرق آب دشت شمشیر گناه عشق شود هر سنگ چون نیربغ عشق مهر عشق را باشد در آتش عشق چو جمع خاک جنت بر دشت عشق بزرگ ز در خوشبختی رود از عشق شب یک در در روشن گناه عشق لا اله الا الله عشق بنما علی فصل گل سران عشق مقام عشق عشق عشق عشق</p>	<p>کس نداشت خبر از جان با عشق فوج اطفال شد لشکر شاه عشق الامان برق نماند از ره عشق نیست چو شمشیر نیا عشق بنما هم گند عشق سر راه عشق عشق کن با خدا یا تو گناه عشق چاک کن با خدا حال سیه عاشق ماه از هر بود مهر ماه عشق</p>	<p>قتل کرد ز خود را چو گناه عشق بر سر رم تاج بود عشق عشق می شکافد دل عالم چوین عشق کشتنی گشته ام از عشق عشق یا دهن سوز کردی چو قدر عشق آه بیچاره نمیشد از در عشق باشد این خیمه مرگان از بسک عشق نیت نیات او و علم زنجیر عشق</p>
<p>علی را بزم طوفان نیست بر شتی خرم هرگز بود و دیر ناک پرورده چشم تر عاشق</p>	<p>بود و دیر ناک پرورده چشم تر عاشق بود و دیر ناک پرورده چشم تر عاشق</p>	<p>چند هر چند بر شتی زیر افلاک شکست بکروان کات فارسی که در دلم گویا که بوی چرخ زیند بستی گشتی</p>

پداسی چون برق چالاک کدامین چشم نمک است خاک جنونی کو که غم ناید گل فردوس اردانی زاهد بدست خود اگر قتل ناید زخم خود را بیای شیب یار زخم و زخمن خود آتش برق غم زجران شکسته دست یار کنم دلق از وقار شیخ قدوم	چشمش بر زمین که بر افلاک شده دامان خاک انچه چشم پاک کنم از خاک کوی یار و شاگ که می چشم کوی یار و شاگ زخم بر خاک راه یار و شاگ اگر بندد سر صیدم بقدر اک اگر نیم بدستی خوشه تاک اگر ببرد دست پا اینگونه دلاک روم در خدمت یار و شاگ	ای ره عشق تو زود بار یک در سر عشق تو بشام و سحر من ترا یافتم بدل اندر بسکه دوری چو شرقی از دور داع عشقت نماده بدلم رو کتابی و حسن نقطه دهن	روز بانی تو چون شب تاریک سوخت پروانه میخوشد رنگ غیر جوید بروم در تاجیک بچونوی چو جان به تن تاریک مهر خوش کرده نی تللیک از بی انتخابی تشکیک
در چه فکر می توانم نظام علی عاقبت میر ویم عند ملیک			
اگر چه بود از ارمن اندک رسد به رعایات یا گویند شاید تهم و دشنام تو بسیار کنم از فلک پیش خشم بسیار بیان ز امر و ز مافرو و محشر مال کار من دانی ز افاز شود هر کینه نه افلاک که شک تمامی مشکل عالم شده حل چو ایام جدائی و شب و صبح چنانکه کتب بسیار است تو بیارم پیش تو ساقی و باد سکته گشت پشت پروردون	اولی افز و دغجو از این اندک تسلای یافت بیار من اندک تو هم بشنود گفتار من اندک که مفرم فرماید از این اندک شود شاید ز بسیار من اندک اگر دانی ذکر دار من اندک اگر نخبند از بار من اندک نشد آسان دشوار من اندک غم بسیار تیار من اندک چنان با تو که بسیار من اندک باش ای شیخ دیندار من اندک چه بسیار است از این من اندک	یار من پاک و دشمن ناپاک در چمن بر دیوی زلف صبا جامه ام عمو خاخر عریانی است سیکتم باز تو به ای زاهد ما و تو تو و ما چه میباشیم در ره عاشقی چو مانده شولم غرت خاک میکشان بنگر خون من میکشی به جد سراف دشمنم را اگر شکار کنی دل صد جاک من کنی طره	چشمه خضر کو کجا خاک شاگ میکند تازه گل گریبان چاک همچو گل جامه تو صد شاگ کن عطا یم زناک ترسواک شده با کو مال کار هلاک پیر گردون سبحان شود دلاک فاخته خوانده پیرک افلاک هر یک بوسه میکنی اسماک از رگ جان من کنی فتراک کت رگ جان دشمنم اشتراک
آخر کار انتظام علی بهرشت گشته توده خاک			
گشته من زرم بی شربت خاک بزرگ من گشته که شد ز سر خاک از بزم تا بقدم شد غم چو پیکان بغیر یاده شده مغرور و پیکان			
نام و لایحه ۱۲ از لطافت و سرلیج تاکت و صاحب و نام حق تعالی ۱۲ از لطافت			
نمی گوید علی حسنه نظر غالب چه غم که هست اشعار من اندک			

ز چشم اشک فشان شمع تمام حوالت بغیر دین رنج و چو باست کل تر نموده اند ز لوی تو دور و سر قد در بستم هم چو با خط و درویم بخلد کجاست ساقی هر که در خمر اقبال نیامدی گل تبعد عین بیان هم نماند آفت لب در جگر باقی	ز آه شعله نشان شمع تمام با خشک چو خاز خشک هست گشته مهر با خشک شدم چو غل بریده تمام اعضا خشک نشدر کرده حشر و فخر با خشک چو مغر ز لب خشک است او این خشک در انتظار تو گر دیدیده با خشک ز آب دیده ما گشته گلشن با خشک
مداخیم بشعر ترا ز علی واقف دماغ من شده از فکر ای بی خشک	جانم از آن لب لعلی ازین پاک دشمن اگر بدو شسته و من شقی پاک آن یار هم یار است گر از چشم پاک ساقی میار باد و سه ساکین پاک دارم رخا کردی تا باو شمع پاک آخرد شمع نبواستین پاک هر چند تلخ گشته لب لعل پاک باشم یاری باوی خود غم پاک گر نام دوست مرز و کین پاک پیش یارم چو یار کشا و کین پاک
آخریه نکته انبوه در کلام ما ما را آملی بگوئی که از تنگه چین چه پاک	جانم از آن لب لعلی ازین پاک دشمن اگر بدو شسته و من شقی پاک آن یار هم یار است گر از چشم پاک ساقی میار باد و سه ساکین پاک دارم رخا کردی تا باو شمع پاک آخرد شمع نبواستین پاک هر چند تلخ گشته لب لعل پاک باشم یاری باوی خود غم پاک گر نام دوست مرز و کین پاک پیش یارم چو یار کشا و کین پاک

بهر تیغ ز رخ پاک کشیدی سر لایتم بعد از رخ نو ماه نو عهد که دیدم گلگشت تو ای گل که تا شایه جانت بهر جوی خوابان جهان حاصل است سپهرین و قنای چون که گمان بر سر است بهر چند بود قامت با سحر کمان است ای قیس ز من مخرج طفلان است	انوار جالت به نگه باد مبارک دیدار دخت دیدن باد مبارک استاد خلق سرده باد مبارک تینخی بسم باز بنه باد مبارک افتاد عشاق بچه باد مبارک در سینه ماتیر نگه باد مبارک تا زنگیت بچه سپه باد مبارک	آینچنان عیش ترلع نوده افلاک سرفروشم که نوشتم نیکو دود ساقیاری به پای می زخون یادت مددلم پیش حضور رجب حسن خسارت تو یک سده کتابی دیم پر حذر باش ز پستی بلند خیال	گو یار زبانت در من انگشت نک گرچه هر روز بیک نقطه زخم نک وز سیه خنجر سوخته ام ساز نک سوخته ایست آنکه تو مروی نک دین تسمیت خنجر حرف نقطه شک ایکه خنجرت بساگست بچه بسم نک
کردی سفر شهر خودشان تو علمیت بهر چرخ که بینی تو بر باد مبارک		هر دم افسانه جاگاه نظیری و علی است عمر دشت نه نشستم بهم یک دوشبک	
رسیده فرده که انوشی هم رسد یک امید هستی آن صبح قدم نگاه هست دیدار خورشید دوزم احل قریبید و هنوز منتظرم بچشم جوی برق جهان فلک زمین رو در بسینه خیال خواب چرخ عطا باد و پس در دهانم نیت کنم اراده آن سینه خط نویسم خط اجل چاره کند در شگیری مجبور مدان بعدی بهر شباب پیری	طرب است بزمین الم رسد نزدیک ولی دمی که طلب باز دم رسد نزدیک چو تیغ یار که با شهر هم رسد نزدیک که گفت نامه بر یار هم رسد نزدیک چو روز آمدن صدم رسد نزدیک که دیدار یافت چون هم رسد نزدیک تفاوت است بزمین هم رسد نزدیک ز خود دم چو دولت ظلم رسد نزدیک چو یار در شوق وقت غم رسد نزدیک چو شام خواب کنی صبح هم رسد یک	بر سر خنجر و باز من بر فلک ایوان چرخ زمان آرد شادی ای که چون ترشی می تلخ تو از سبک خاک دم به شرف داشت ای بچه حیف باشد که تو دور از من هم رسد چو حال است که همان علی که کردی ایکه بر دلمه حسن است تراحتی نک	یا علی هست علی سزاوار امید شده از آن که با بوس قوسین فلک بهر چرخ که بینی تو بر باد مبارک که بود تاج آن حور و پری نک وز بر سنی ایوان نم ایوان نک
علی ایضا لم و مظلومین نوید رسان قیامت آید و دوا دهم رسد نزدیک		سیکند سوسن است به نظر اندک همچو آله که تسبیح نهان می باشد نه کار در کوچه ۱۲ از نوید و زبان و کشف و غیره سکه چو سفید آرا بقصم قلمی گردید و تسمیه آنکه چون آب پاشند بخار اندازه از آن بر نیز ۱۲ از شنیدی سکه نقطه که بر آید و داشت مقام بجایه که با نفاذی نقطه شکر که از آید سکه یعنی استیلا ز جواهر محروم سکه نام ساره و آن نزل چهار علم است از سارل قمر ۱۲ از کشف و غیره سکه فارسی کنج آن با ستمل مشو که در زمین است از پیشانی با گوی و در آن سکه افغانی برای تو ۱۲ سکه	
نشان دیدم با تو دمی بر فلک آه در دم تو چون روز غم		عشق کرم دینگی از زانند یک میتوان کرد بهما گذر اندک	

<p>زنگ بهار و بوی چمن نیست چنین گشته خراب سیکده چون باغ خیر دل شده حبیبیت کوئی قریب بی تو به بوستان گل آبرو دما</p>	<p>جانا طفیل است عجب و بونجا ساقی بهر تست فتاده سبونجا خونم چه سیر خور فتاده ز لونجا شبنم فتاده است اچو آب و بونجا</p>	<p>آب این چشم ترم تا که اندک میکنم کسب بهر با شکر اندک گفتم افسانه خود تا سحر اندک در گرفت امر چشم تر اندک</p>	<p>دستگیری کنای بگریم کن رسید شیدو باز داد رسم فاحش کرد پیشین را تن من صریش این چرخ دستگیری کنای بگریم از ده بطفت</p>
<p>ریزند آب خویش علی گو به صابنا جمعی که پیش خلق گذارند درونجا</p>		<p>میتوان گفت وصف کرد اندک میتوان گفت حال جگر اندک سیکنم جانبیش نظر اندک سیکا شدم و بهر خود را سیر اندک</p>	<p>فکر باریکته انبوی نمودم حاصل میشود گر بیکو گیر چو مینا امی طشت با دم فتاده شستو مار زرم ناز که اندامی در جوشن علم را به</p>
<p>رَوَيْتُ اللّٰم</p>			
<p>می شوم حید نفیس از بدلداری دل می شوم حید نفس بهر جگر داری دل پیش طعنی نبود چاره آذاری دل شب نیست کشیدیم ز بهار داری دل</p>	<p>جان سیده را بگریم به نیاری دل گرچه شد خون بگر خشک نیاری دل هر گردون کن کرد سپهر نیاری دل بوسه دیدیم بهر شیخ و از نیاری دل</p>	<p>دقتش بخت شد بال پر اندک دین یار فتاده نظر اندک میتوان کرد مصحف ز بر اندک میتوان کرد مصحف ز بر اندک</p>	<p>قطع امید نمودم ز در گشتن خود گرم نمودیم چو خود را ز میان دم بوسه چند کشیدیم ز در لیش چرخ عاقبت کرد علی حال خود اظهار بسیار</p>
<p>قطع کن منزل گفتو سپیداری دل با که گویم در دنیا ز گرفتاری دل جز ترا بگذری ز نیست باری دل بسکه از اجهانم بگفتاری دل</p>	<p>پرو بود امین چه هم از لعل و گهر نواب کن سر وقت سحر و زهر هر کسی که دیدیم گرفتار خود است من چه بشوم که خیالم برسد و در</p>	<p>سندیل به باغ بی تو بود مود و بونجا دیر اندامه دست مرا گفتند بونجا پیش تو هر و ماه گذارند و بونجا ریم هر از مرتبه خون عد و بونجا</p>	<p>ما نیم بی تو ای کل امید و بونجا و اما نه چشم ز کس شمل از نظر بونجا عقل نماند و هوش برید و بونجا سرموش شوم چنان اگر با دمی ساقی دلست است از چه و بونجا با دل چو خاک سازشوی نمی بوی صد کب کرد جانم جان خیزه فرق</p>
<p>چرخ نفس هیچ نه بینی ز رکت پوست علی ز اندر دید چنان جسم من از زاری دل</p>	<p>روئی جانان مدد زلف ایشان چرخ نفس هیچ نه بینی ز رکت پوست علی</p>	<p>صائب نایس خود چه شکایت کند علی بروند بسکه آرمیان آرزو بونجا</p>	<p>ای سوزنازی تو چوین بونجا پیری قد خمید سر کوه نشان سرمی زنده موج جدا آید بونجا نقد جوانی من ضد شو بونجا</p>

براه عشق چه خیزد ز عسکاردلی بود بسین خزل هر تو چون جاده وصال آن که هم شکل چشم آن نشان ز بزم یار آید و گویم پیر حاجت زبان سوزن چشم بر آنکه کشتن عاشق زار زبانه امید زینتم شکل شکست و صلت نمود شیخ خضاب و مرگمان	سکوی یار که پرسد خاکسار دلی اگر سغفای با بهاری دلی بخون نشان جگر امیداری دلی چمانه تنگشوم و جگر نشان دلی بود ترانه بزم تو آه و درازی دلی نشسته زلف سلیمت گواری دلی جگر گاف آه زخم کاری دلی که کرد روی سیاهش با دلی	بی چشم نمایند ترا شک دو عالم صد آینه اسکندر و امیر جهان از آن یک هیچ خیزد سر زخم جز شمع خست نیست چاشاک عالم هر چند که باشد چرخ حسن چشم امر و زلف را می فرکان کجاست بینم که تا چند نفی بکف ما	آه آنکه نهادند کف پیر دل کس نیست بحر و سول تو آینه دل کاین سوزن فرکان خوشدل پروانه صفت خسته امال دل کو را ز بهر در نظر دیده و دل باقی نبود آب مراد جگر دل بستم بهمان با بملاشت دل
علی چگونه برای نظم کنم بخش که راه نیست بکوش ز بشمار دلی		چون برق تو تیغ لکه خویش علم کن کرده است علی مهر فلک را سیر دل	
گوی تو جهان جهان کجاست مانند شعله ایست پلوزبان دل چیت اعراض حال بود و شتاب کف می سوزد و کوه آتش بر آن کنون امید نیست که پیر پیلوم سایه گشت و رفت و دوری اندر دیده چشمم که بر برشکال هر ذره خشکی زده است ستار	گویم سرزمین ترا آسمان دل آخر چو شمع سوخت اداستان دل برق بلاست تشنه نشان دل تاری بود برق جان نشان دل گم شد ز کوی اموشان دل یوسف تلاش میکند کادان دل کردیم برقی در سدر آه و نشان دل دیدیم بگذر تو از آتش نشان دل	دل آن خصوصت بجا جان کجاست یک به دست این را از دل زان شب دیده ام سوختار دل جز بر درت نیام و هرگز نیافتم کی نزد گناه بگذر فرو بریم جان را به دست خالص تن نیستون میخانه محبت ازینجا قیاس کن آب خضر میار و در بر برق آفتاب از شرق تا شمال بس غریب جوب گو حسن در شمال بود عشق در جوب فردوس اینجا دیگر تمام عمر بر سنگ آفتاب شیشه سپهر ای شانه کن رعایت جان خود باشیم نه بر ساینده بیجان حشر در عشق او ز حال بقیان کجاست	در و آخر آب جانشان این خضر زینت و رنگوی دل دیدنی تیره و ایست نم رنگوی دل گر صد نهار جاکنم چه دل نیکو کردیم غسل توبه بر کجوی دل دیده بهشت و دهر آرد و بر دل جام است آفتاب سهرش سجد دل کنار ده غنیمت شست و دل دیدیم ز جرج حد جاسر دل از شرق تا بغرب ایست بود دل کرده است لکه چشم و دل سجد دل دار و نظر بر نگه بر آب سجد دل آونیه است لک و نامو دل باشد ز آب خم غدیرم سجد دل دل شده و جانم و جان سجد دل
چون شمع سوختیم صلیبا صبح حشر یک قصه هم تمام نشد از بیان دل		ایو ای نمیدید بر اسی آید دل زان شب نشد بر در زینت دل چندان بر خست و خسته چشم دل چاکم توان کرد و فرشته میم که در کینه چشمم جهان یک دلی که در کینه چشمم جهان یک دلی	



دیدیم راحتی چه نظیری علی عشق یک آرزو کنند نیز آرزوی دل		نیت پیش لبشقتل نیت دل شاید نشود دامن بحر کفن ما		حالا بجان کسی آید در دل مانیز غنیمت بکوی تو پس دل	
بهم را خنجر نشد ز شمشیر ز دل آنگونه سخت دلم از من بکوی واری این کشته اهل نظر نظر حسن تبار چه چیز بود پیش اهل اهل نظر با وج فلک کی نظر کنند برقی میان ایر چه بنیاب شود جان اده افتاد بر در پیش روشن نمود خانه عشق تاج چمن دولای او هنر اول افتاده جایجا چون ساحلی که بر سر پاشنگ خود را تمام تا بسحر شمع بزم سوخت بیا عشق را با طبیبان چو حقیق شمرند نیستیم ز سر کار عشق دید و ست وستی قیاب من بکوی		بی بهره ماند جام جهان بین ز دل کز سنگیار با کنگم استیاز دل گوهر بود میان همدست سر ز دل بهر مرد و نظر نکند عشق تبار دل بر آفتاب طعنه زند نیزه باز دل شاید که بهره بر دهان تیر کتار دل پرداد که حصه بود از دنیا ز دل افسانه شد بزم حرفیان گداز دل شکل قناده از لب اقیان ز دل از لطف کنار بود پاکباز دل او کسی نکرد خبر از گداز دل جر و خشت ز کسی نبود چاره دل افزود و بچو ناز حسینان ز دل آیا که از شمع بود چون گداز دل		از خنجر بیاید م از دامن محشر آن نیت دراز است علیا هوس دل	
علی را از محلی من گشت مولا چو مخفی بر بود پیمان دل		عزیز است پیش درم کبریا دل عزیز است پاید و دلش می دل کردم شمار بر دل صافش صفا دل زینچه رو نمیکند اینجا آفتاب دل در دم میان ارض و سما افلاک شتاب دل		کرسی است تیان و دلش تر دل کرسی است عتیقه حرم کبریا دل با آنکه آفتاب زدنای دل شمرند کرد مهر فلک افضیا دل گنجایشی داشت بجز شکله دل	
جان را را بچگونه ازین کشکش کنم ناز بجان کشیم علیا که ناز دل		در موج نسیم ست تبار دل در مست افیل گدازم بر دل بر سفره حاتم زندگت دل زان روز که کردم خیالش ز دل نه حلقه افلاک چرا شد نفس دل باشد خط خوابان جهان ز دل بر سیه فردوس بود دست ز دل		بیار اگر شوم بعلاجم شود شفا باشد سفال دجام جهان بین ترا گلها بگندید میرا شود غشتر از آن فرشت عشق ز کبریا دل ماد شکسته ایم جهان دشمنان یک سیه دو لب می ز کوه دل افتد دای به بهر دایم	
آن نیت دراز است مید هوس دل سازم سفر آخر سوخته آفتاب نمان جهان پیش قناعت هیچ میدان تنگ از خانه بیور شاخ سطلی نه پسند دیشمین با گلشن زاهد نفوذ شیم رگ گل سین قش آه نیامد یک اندر		تصویر او بسینه هم خود بجاد دل			

<p>عشق پر بلای عیبت بر سرم ساقی بزم چون کند تخلص توئی</p>	<p>با عقل بر خلاف برافقار دل با دخت رزق عقد کند پارسا دل</p>	<p>با گوش هوش از پی می ماهی دل زلفت سیاه یار مباد ابلادل</p>	<p>گر دوشگاه نشسته جگرش آنکه بشنود بام اگر گزیده بهر عضو نگزد</p>
<p>صاحب جفت بریده هست بین علی اقتاوه است تصرفک زیر پای دل</p>	<p>باشه مقام یار بر دلش زنی دل دل آینه بادت بیانی بجا دل</p>	<p>تا آسمان بود و مرا که ابد دل سخت آن غمی که بود فنادل</p>	<p>زهر چمن عشق تو عتقا صفت گر عالمی بود بهر جای غم</p>
<p>در جسم کس سینه در سینه جاد دل دل فتنه سرخ تو آینه فنادل</p>	<p>دل در وفا یارم من و فنادل گر اندرون سینه در آلی بجا دل</p>	<p>کشتی بگونه خوابه در شبی علی بسیار تنگ ده از پای دل</p>	<p>مشکل بود عقل لبر گذر مرا می نیم اینک جانود از بر ابد دل</p>
<p>عشق تبان ز کعبه کشید سوسنی بازل شکسته ایم معالج بهوش ای مرغ حسن تا چه خوری در مقام در دام زان آینه فنادیم آفتوان عشق نیاز کرده ام از بر لبران خود را اجنبیت احسن ز ابرار در شوق یار تو شده ام مرغ خانه چندان که در عشق زانیز فروان از بر عشق حسن عجب دلی بود</p>	<p>با آنکه حرم رشده پیشو ا دل می بایدت علاج من میو ا دل در سر زین عشق بود و آینه ا دل باشد که گاه صیدیم از نه ا دل خوگر بجز کرد مرا ناز با بی دل خوشر بود ز روضه ضو ا فنادل پیدا نمود از خطا و پر ا دل ناز از بر آید و نیاز از بر ا دل باشد که ای کوی تبان آتش ا دل</p>	<p>دل خاکبای یارم و غنای کمال دل در وفا یارم من و فنادل سلطان یکم قناعت ا دل کرده تباہ کشتی مانا خد ا دل چشمت آفتاب زو فنادل با آنکه کنش بیدر آن بزم جاد یار جت دوست و در تنگ ا دل یار ب با عشق توئی زین ا دل ساقی ز در و سینه فزون صفا دل دختر قم کرده ام ز در ا دل با دخت چو عقد کند کد خد ا دل عقلم بسوخت بر لب ا دل در دام چهل بود یار ا دل آئینه زاندا سکند صفا دل</p>	<p>دل بکرای یارم من بکرای دل دل در رضا یارم من و فنادل نیوان این سپهر نیک کشته است طوفان لشک خرم زانگاه است آجلوه رخ تو سر سینه ام فناد دیدم که ز عشق مرا در شکر گنجینه آرزو دو عالم بیک نگار نادیده راه در سم سفر میکند سفر آخر کشتن صا ز خاکستر آئینه شاید که در دهر شودش زان ا دل باید کنیز دولت نیای بیسند دست جنون شکسته چو سپر خوس نیسان چه فخر با کند بر در صفت بیانه بر دو عالم مکان جفتی</p>
<p>با صاحبم چه کار علی باقول او با خلق آشنا نشود آشنای دل</p>	<p>دل از برای یارم من بر ا دل من از بر یارم و یار از بر ا دل تا آسمان رساند مرا با ا دل تعلیم داده ام از کتب ا دل کرد دست قنای یارم تو ا دل با من گفت بچکبسی ا جرای دل</p>	<p>اکنون امید نیست علی را بر باشند گردید کویچه های تو زنجیر پای دل</p>	<p>دل از برای یارم و یار از بر ا دل تا آسمان رساند مرا با ا دل تعلیم داده ام از کتب ا دل کرد دست قنای یارم تو ا دل با من گفت بچکبسی ا جرای دل</p>
<p>دل آشنای یارم و یار اشناد من آشنای یارم و یار اشناد یار ب کجاست هر چه بنیم کرد باشد کتاب عشق توام حیا دل با صفت تن عشق بجز دارم بچکان تا رفت از برم طرف کوی لبران</p>	<p>چشمها کرد و شستش بی دل چاره جهان و سیر کسان</p>	<p>چشمها کرد و شستش بی دل چاره جهان و سیر کسان</p>	<p>چشمها کرد و شستش بی دل چاره جهان و سیر کسان</p>

<p>دادم تو دمیخیر خلد برین آب حیات ان بخت ازانی هیچ شنی نیست در دلم جزایه نیست پروا ساغر ساقی آب گردم ز نهرم گریسم</p>	<p>من شیدای دیر کوی دل ما و صد تشنگی بوی دل کوم از خویش رفت روی دل میگشتم باده از سبوی دل یار سپاره رو بروی دل</p>	<p>گر ز دست بدین خوش طوفان بلعن طعن دلاست سفید پیش نداد یار جواب خطم بنامه برم ز سنگپاره که خالی است از طفلان پرنشست خفاکم پرنش کرد</p>
<p>شعر علی بنحو قامت جساتان شب و صفتش مرا نموی دل</p>	<p>نیا فتم چو دل خویش را بسینه علی چرا نه گشته ام از تیر و لنگار خجل</p>	<p>چنانکه گشت پیمان وصل با خجل که بود باست از لطف مشکبای خجل که شد ز شانه او کوفه با خجل کسی مباد الهی ز نیره دار خجل کسی مباد الهی بر لکدار خجل شود و برضه حاجات تاجدار خجل نشدت ای پهلوی امیدار خجل ز زخم جگر دیز زنگبار خجل که شد ز اسن تر بسکه رود خجل که شد ز آینه خوشید نو خجل که بر لک زدیم بود را سو خجل چه بر خلیدن خود بود نو خجل ولی نشد رخ نخن با خجل ز بوی زلف شادانه ستار خجل خواستم که شو فردی قار خجل</p>
<p>بهمگل شدم از تو به شبای خجل بود ز دیده گریان من بخت خجل ز نور رو تو شد نور آفتاب خجل ز رنگ لعل ایست شراب خجل تمام آب و سوخت میاد آب ز کوه حسن سرسالی و آب خجل هنر از منت جوشن چون که در عمر خجل ز بوی پیر نیست جان کرده آید چو ایر مانع دیدار تافت خجل نداد یا جواب خطم که سبزه و مید بیا بمیکده ز اهر که مادی که نیم چنان خجل جویش نموده ام</p>	<p>چنانکه شمع ز کرد از او خجل چنانکه از جگر سوخته کباب خجل ز بوی زلف تو شد بوی مشکبای خجل ز آگهی سر و دندان در خجل چنان که تو شد شمع حجاب خجل تو از سوال طوی من جواب خجل به هیچ باب نگشتم شمع و شای خجل شود ز سر و قدت شیشه کلاب خجل چهار جلوه رو تو شد آفتاب خجل ببین که کرد خدایش بدین خجل تو از گناه پشیمان من از فتاب خجل که عاقبت شده از غصه عتاب خجل</p>	<p>ز داغ سینه من گشته لاله زار خجل سیاه بخت نباشد چون زیر فلک چو حال گویت از کسب و بیت کیا بود رسیدن بلندت با لم نظر نکرد بسویم سیاه منتظران منم که نیست امیدم ز کس هم براد همانندای تر نیست انتها شاید چنان که هر دم زنگار لطف او ز چنان که گریسته ام ز کوه در سر چه بود یافت رخسار جلوه افرا چنان که بجز گریتم سم سمند ترا بسخت سوز لطف چنانکه خاک چنانکه دلاست رقیب را ناصح ز دیده است ندیدم آهوان خجل جواب شمع بگشتم دادی لیکن</p>
<p>چرا نه گفته حافظ نام آب شود که شد ز نظم علی نظم آنجناب خجل</p>	<p>چرا نه گفته حافظ نام آب شود که شد ز نظم علی نظم آنجناب خجل</p>	<p>چرا نه گفته حافظ نام آب شود که شد ز نظم علی نظم آنجناب خجل</p>
<p>سینه ام که شد از غم و غل خجل چرا نمیکستی ای دست قتل دشمن سزای جرم چه برسی جز آخیر نیست چرخ و می بران طالع جان آ</p>	<p>چنانکه شد گل عارضن با خجل که تا می شود از شک جان با خجل که گشته است لطفش امید خجل که گشته است ازین بنفشه دار خجل</p>	<p>به نغمهای دلا و نیز دیگر چه رسد بیک ترا نه من شد علی هنر خجل</p>

<p>اور رفت در چمن که خزان بهار گل ایو آید زلفش زلفش بختی بوی نسیم صبح خبر میدهد مرا با صبح غسان دل بکعبه داده اند اینک نمود صیدم جهان بوی ای غنای سبب غمی خاموش تر باش سهره اشک بسکه زان لخت خونم لم سر شکسته در فراق یار</p>	<p>قربان یار گل شد و بلبل تار گل فرز بر باد شد دست آن گدا گل بر باد پاک باد روان شد سوار گل بر جان بلبل است بهر اختیار گل شاید نسیم صبح بود ز بار گل شاید که نغمه تو بود ناگوار گل فرکان عاشق است مگر خوبیار گل فرکان من شده است گشتن خسار گل</p>	<p>با بلبل چمن کنی نسبتم لعنت ایبل شو بر متن آن یار بقرار چیزین بود غنان لم زلف از بسکه نا توان زارم میان فرق است میان کشو و گدا همچون دلم شکافت بر قید و</p>	<p>من دوستدار آدم و دود سوار گل تا کی بود میان چمن تار گل صیدم نمود گل که گرفتار گل کوی سست فراز من ارباب گل بوند ز میوه بید نگارم نگار گل اگو که بود عشق من آموزگار گل</p>
<p>در البیر باغ و بهار چمن منه انجام کش پیش نظر باریت مدام در چمن یار بسکه تم زار منده علی آباد شد ز فیض دشت یار گل از بوی ایش سیر جهان میکند نگاه مرعند لب گلشن عشق تو بوده ام یادم ز قیامت و آن غیرت چمن اردی نشت تا کی آید سوچمن حشریت مهر و نشان اشک ای غنای سبب خزان کنین محبوب نیست محبوب من بظنیر خطا بر زنت میدیت بهندیم مگر</p>	<p>کاخر خزان بلبل خرام کار گل کاخر خزان بود دل اعتبار گل ایکاش بودی بچمن کج غار گل بر تخت گلشن است کنونی جدار گل تخت آن صبا پی تاجدار گل میباید نمودم ز سنگسار گل دیدم چو خار را بچمن کنار گل مرغان باغ راست ز کسب زار گل شبنم ز دامن آینه کنار گل آخر که گشتی بچمن ز کار گل زخم تن کسی نشود و در شمار گل اگویم که عاقبت تو شد سیردار گل</p>	<p>حاجت تیغ نبوده ابر قاتل خون من بود مهر عفون ای یار خدا سر زور و ز قیامت می دشت صاف تیغ زخوم چرخ میکند با یار بلبل تیغ سر زار ز سفاکین بر سر نیزه انیو به سرم را بستند گر نشد وصل شبت و دم گوید باغبان ثمر نورس ایام بهار بهتر آنست که خود را بکشیم بر دیار بسته باشد کمر غم بقلم یارب</p>	<p>یکجهان قاتل نموده ادا قاتل یرسود است عذر خطا قاتل خون من کاش شدی ز کفایت قاتل نیست از جانب من از عفا قاتل می برم نذر سرخوش بر آفت قاتل تا که باشد تر غل و لای قاتل جان سپان همه قران قاتل موج شمع رخ پر نور و لقا قاتل نیست بر کشتنم ایوا چرخ قاتل می در آید بظنیر سرخ قاتل</p>
<p>سوخی چمن کشید دلم را بهار گل دیدم چگونه طره دستار یار دل مقیر بود مرا بر قرار یار</p>	<p>بشکست تو بهرام بهار گل چند آن باغ ندیدم قار گل شب عنایک بهر کنار گل</p>	<p>بایل نیز زلفه کند در سپهر علی که بشنود بستی خود و سگسار گل</p>	<p>از بر تیغ است علی ردم و تیغ چمن ختن باشد از خون شفق صبح و ساسی قاتل</p>
<p>شده بکلیه من تیغ خفا قاتل بی تو ان یافت خواب و درمن سبز چمن چمن سبز قدم نیست زرد رو کرد مرا و آسینتی کس</p>	<p>چون بر دهم بیکر بوسه یاقاتل گر شوم و دمن امان قبا قاتل خونم ایوا کشند رنگ خانی قاتل سرخ از خون نیست قبا قاتل</p>	<p>سباج از کشف و مراح</p>	<p>چون بر دهم بیکر بوسه یاقاتل گر شوم و دمن امان قبا قاتل خونم ایوا کشند رنگ خانی قاتل سرخ از خون نیست قبا قاتل</p>

<p>ایجان بصیشت بل سیرین تنها مرو می بایدت بچون علی ایجان تشاری دخیل</p>	<p>جانبشی کرد که در سینه سمریزه انتظار تو مرا گشت اجل و حیرت</p>
<p>دیم چو آن خیار را امیداری دخیل خورشید رخشان فلک که دغرتی غم</p>	<p>شاخ آهوست افشای قاتل دا جان بر کس ناکسب افشای قاتل</p>
<p>خورشید رخشان فلک که دغرتی غم در داجین بتایب سبک گردید</p>	<p>دین ختم پس در شای قاتل در در کرده دین ختم دخیل قاتل</p>
<p>ایکاش چو آن بر آبیک دخیل دیم چو دین بر شمسکتم اند دخیل</p>	<p>زیر محراب خم تیغ چو زاهد سیرم جست افتاد سرم برین خود دخیل</p>
<p>از بسکه می تویم زوایای دستان عشق سوزم لب و ز جان ناله شوق دخیل</p>	<p>ناشدم قتل ولی خلق شهیدم گویند کفتم بود علیا زرد اسے قاتل</p>
<p>هر چه چاک خرم زرد قضا الی ترا آخر علی خاکم شود بایر چه گاه کو دکان</p>	<p>زیر چرخ است علم تیغ جفا قاتل روز را از شب وصل از نشانه عجب</p>
<p>خوایم که روزی در شمع خودی سوار دخیل دارم غمی با چه غم صدر احسان دخیل</p>	<p>یا بحر آبم دست سبای قاتل فارغم کرد ز غم رشید مقامی قاتل</p>
<p>داری غمی با چه غم صدر احسان دخیل ز شمع شمع از کمان دای دخیل</p>	<p>دعوت عامم کرد بود وصل قاتل نار و آگشتن من بود بر قاتل</p>
<p>صد جادو کار هر زمان کم کرده ز دکان مار انباشد باغبان پروا سیر دخیل</p>	<p>من و شتم خم غرابی غای قاتل ای اجل لطف نای تو بجای قاتل</p>
<p>مار انباشد باغبان پروا سیر دخیل یادم نیستد دوستان سیر بوش دخیل</p>	<p>به ازین نیست دیت پیش علی روز جزا گفت دست من و دامن قبای قاتل</p>
<p>یادم نیستد دوستان سیر بوش دخیل تا در وصال از شستن دامن و شستن دخیل</p>	<p>دارم چو در لب المین و شب تاب دخیل سازم بایکد ز شمع سبک و نا شفا</p>
<p>خوایم که روزی در شمع خودی سوار دخیل سازم بایکد ز شمع سبک و نا شفا</p>	<p>سازم بایکد ز شمع سبک و نا شفا کافی نیست قتل با کس که دخیل</p>
<p>دارم عین توری تو و کسب دخیل قدسی ندانم چون علی سودا بازار جزا</p>	<p>سازم بایکد ز شمع سبک و نا شفا او نقد آمرزش بخت من عیان دخیل</p>

لے بکرا دل دیکه آنی مفتوح بمعنی خون بهار از منتخب و لطافت

یار سیم باد افروزین آن مهر قفا اندر خیال سعادش بر خط خنده زخم فرصت دلدار را که در اوقات خطم بر گریه طعنه زدن نفرت من صدم چون موم بر شمع گشتی پیش شمع بیا باشد که گردد سایه دیوار تو ظل بیا آخر ریلوده از کفم در جفا دست باشد مفید کند روحی من در وصل او هی از شب بگویم باشد شب بزم تیر بت را کشم در استین من نیز زلف تیر بخشد مرا از بجز و در هر چه اید آن کی	دارد بلال بر و چراغ شمع بر آن دارم ازین دانا یک شمع بر آن رفته چندین نامه که تو بیا در آن دارم تیغ غفلت صند زخمت در آن گر جادول سید شعی را رسد آن دارم بگدیر کاسه از باغ آن هر دم که میستم گوشتد ایمان دارم در مطهر و وسیع دستان هر که باشد جلوه گر آن دانا بآن دیدم برین ده را در دوزخ آن یکی روان کرده بر شمسلیا آن	گر حس دم نبود دوزخ در آن جانش آتش آتش من شعله ایستادن هم نتوان کرد پس مرگ جمشید خطا قبت کار بقبر است گر یا بقبر آید و صدمه تیر آید بی وقت هر آن جز کای بی برین خوابان که ز تحقیر تو قیر نیازند	از گردش ناگردش فلک چه حاصل باشد بگمانت زخا شک چه حاصل یک تن صید چه پوشاک چه حاصل باشد اگر کشت ضحاک چه حاصل چون جان بزم نیست ز تن چه حاصل وزان جزو نیست مسوک چه حاصل تا دیب بزم زمره بی پاک چه حاصل	افسوس علی می نزد دم در دم آخر سازند اگر قبر تهاک چه حاصل	باسبزه خطان عشق خاشاک چه حاصل هرگاه نیستی سر جان باز بقبر پاک دنیا بی عقی است کجی تن در کج ایدل همه تن پاک نظر باشن بجان گلگیر می نیست اگر دست ستم نمری بره یار نشستم دنیا بد	بهرگاه علی آیتشه زدی پای سفر خوف خطر از راه خطر ناک چه حاصل	چون نباشد فلک داغ بلبیل بلبل از این نیک چمن سست نمود خوف صیاد بدل بکش باغ بسر وصل محو بزمی تر از جیر چه خوب صورت گوش بر آمد گل از سر شاخ	بازگشته گل ز چشم و چراغ بلبیل حالیا لاله حمرا سرست باغ بلبیل در باران نبود نام فرغ بلبیل گل نمک سخته از خند و داغ بلبیل کرد مشهور بدل لاله داغ بلبیل	۹۱۱ لعل خالی ۱۲ از کشت در بران لعل سلق و چا پوسی ۱۲ از بران کشت لعل خلوت و خوش طبعی ۱۲ از بران لطافت	عقبی ۱۲ از دست علی در سردنیا کزن بوسه رخساره تصویر چه حاصل چشم گرم از یار عصبانیا چه حاصل عذر زنده از مردم سفال چه حاصل
---	---	--	--	---	--	--	--	--	---	--

گل نشینم در نایاب کشیده گوش از آله شد و آنده امید به رخ لبیل		مگر که رقم سازی نام طریقت آینه تا حفر فلک از بی باقی چشم بشو		تحریر نما آخر از نایاب اول و در سر بره افش کن ای تاول	
حیف در فصل خزان سیر نمودیم علی همچو گل نیست درین باغ سرخ لبیل		خوابی که بیک بازی چرخ برین از نایاب باشی تا سر بر آشی		هم بی کنی چشم لبیلان با تو کابل در ایستاد آخر در حیات اول	
جای به پهلوی فلک یافت عای لبیل دوش به غنچه بیان کرد و کابل لبیل		باز گل رنگ فرج نیت بر لبیل گوش گردیده گل زینت لبیل		سلسله نسیم است بیا لبیل صدیم چرخ بهاران دلش لبیل	
آه گل نیت شاخزان گردید گوشکسته آید بال غم صیادش		گویند یاروش بهار آبلای لبیل غیر گلچین نبود خار بیا لبیل		از گل نیت شاخزان گردید گوشکسته آید بال غم صیادش	
سینه چون طلسم فلک باشد زلف عاشق از امنی نیست زلف		زاع در باغ نشسته آبجای لبیل می برد گل نه هوا خود هوا لبیل		سینه چون طلسم فلک باشد زلف عاشق از امنی نیست زلف	
عشق را کار بر آرد نیاز آخر کار قلم ما است علی از رنگ جان شعرا		فرش سبز است صحن سر لبیل چرخ وصل گل تر نیست ای لبیل		عشق را کار بر آرد نیاز آخر کار قلم ما است علی از رنگ جان شعرا	
کردیم به عشق تو پیری شبایل مگر دوش چون آری منی شبایل		چون صبر برش نبود رشک تو لبیل		کردیم به عشق تو پیری شبایل مگر دوش چون آری منی شبایل	
اها سته شد خوشه فرغم دانه بر کار سبب کاین عالم است		اگر تویم اگر برسی تبیر خواب اول نقدی که بکفت ری کن شهر تاول		اها سته شد خوشه فرغم دانه بر کار سبب کاین عالم است	
بیخوف خطر باشد تا مال مرگایت بی نیش نمی بینم کینش در عالم		بار دیگر شتم باران ز سحاب اول آخر نشود حال این سحاب اول		بیخوف خطر باشد تا مال مرگایت بی نیش نمی بینم کینش در عالم	
غفلت کنی ایل حیف کنی بهم آباد زمانه را بر باد نهاده دان		ای یزید کاتمه از در و نصاب اول اگر لطف بتاخی بهی تن و نصاب اول		غفلت کنی ایل حیف کنی بهم آباد زمانه را بر باد نهاده دان	
خواهی که شوی خسته در زم کاین خیز بخت و حال کاین شکی افزاید		گنجینه بود آخر کرد و خوار اول باسوز جگر سازی مانند کباب اول		خواهی که شوی خسته در زم کاین خیز بخت و حال کاین شکی افزاید	
خواهی که علم باشی و علم درین عالم		دل را بر آرد کفها دنیا چو سرب اول سازی سپید دل خود را مانند کتاب اول		خواهی که علم باشی و علم درین عالم	
حافظ اشک علی نذرش بری آنکه کشتی رانده بر خون قفسیل		حافظ اشک علی نذرش بری آنکه کشتی رانده بر خون قفسیل		حافظ اشک علی نذرش بری آنکه کشتی رانده بر خون قفسیل	
آتش عظیم که باطل یک فرنگه بخورد بر آتش آتش جرات داشت که چهار فرسخ آنی حیات گذشتی حکم آتش آن آتش بر آتش		آتش عظیم که باطل یک فرنگه بخورد بر آتش آتش جرات داشت که چهار فرسخ آنی حیات گذشتی حکم آتش آن آتش بر آتش		آتش عظیم که باطل یک فرنگه بخورد بر آتش آتش جرات داشت که چهار فرسخ آنی حیات گذشتی حکم آتش آن آتش بر آتش	
سرسوز و از میان آن انواع گل در میان بدید آمد غیاث که بشتانند چرخ روشنی دهد ۱۲ از بران سله یعنی کوچ ۱۲ از منتخب و صلیح		سرسوز و از میان آن انواع گل در میان بدید آمد غیاث که بشتانند چرخ روشنی دهد ۱۲ از بران سله یعنی کوچ ۱۲ از منتخب و صلیح		سرسوز و از میان آن انواع گل در میان بدید آمد غیاث که بشتانند چرخ روشنی دهد ۱۲ از بران سله یعنی کوچ ۱۲ از منتخب و صلیح	
سکه سر سده دارد ۱۲ از غیاث		سکه سر سده دارد ۱۲ از غیاث		سکه سر سده دارد ۱۲ از غیاث	



<p>ای جمال روی تو از رخسار ای که داری خال خال زلف ای بقرانت لعابت سلسیل سینم وصف لعلت کنون جسم ما چون مور و جان با چو ای زرد و دانه چشمت کیل آتش دوزخم ای یوسف حال که مبادت بچو مهر و مه زوال انتظار یار و من در کوی یار تا کی تاخیر در اعمال خیر یار بر یک بوسه رخ در هم کشید از دایر یار نامه بر رسید تو در جنت زار که در عشق را حسن با بیفت حاجت مند مور با پای بلخ دیدم خوش فیض از آن دستم دارم خوش کی به من پاک سازد اشک و اما داری تو کل بر خدای جز پنجاب وصل کی یابم شفا جز بر آه عشق ای گردن سوار سیکشم می بسکه از خم غدیر ساخته شمری دانی که حیثیت</p>	<p>بر سر کوی شود مجنون بی تو باشد دامن من روئیل بردت باید ز خون من سبیل غوطه با خوردم در آب سبیل کس نکرده همچو ما جز نقبیل در جیلان نیست کشتن تو بیل دانم را که در هجرت دنیل با دهرت همچو گیسو با طویل کو در کان و انتظار در سبیل ای تراد گشتنم اجر جز بیل شد دل من تنگ از گون بیل دست با شوم آب سبیل مور گشته با مال پای بیل چشم از غیب آمو را بیل بی ران را بس خدا باشد بیل دانم سر کرد از خرم بیل آنکه شود چو جامه در خون بیل آنکه خرا کرد پیدا در خیل همچو چشم یار خود با شوم بیل غیر محبت پادشاه در سبیل کاسه ام دارد در لاج بیل بافت آرد این سخن با جبر بیل</p>	<p>حسن نیری بخت سیر علی کرد سیر نسبه عارفه ام بوسه از عارضت خواستم سیر گل و تو کردن کاستم در تیپ جبریت فراخ از دشت بیت جدا باز من تو خیم ملک الموت کجائی تو محاسن حیا شهر حسن تو شد از هنر عشق تان بخت آید به خود خواب فروان چون مزاج تو دماغ است لیلان صد گنه کرده بیکدم نگر تو ارم ای زور بخت سرملوی تو باشم و خواب که سر بر سر زانو تو باشم چون قهر سقر با دم از خلد برین شد سایه بام تو در آفتابان هرگز نتوان کرد نیابت سر تو در امن کس از چنان شیرکارم با آن نظر ارض سما و دخته بهم لقمان چه سچا نتوان کرد علاجم دشنام به گزند بهی سرم از از شیر فلک چه بی جلد بگیرم جز غل با نیست زشت بنانه ز داغ سر سحر ای من ستاره بزم</p>	<p>دامم سهرنگ من بود گرفتار شد چشمم جبار ترا دیدم و بیار شد از چشم سحر حجاب هوا شد لاغری آنقدر را فرود که زار شد همچو موی که بر باریا نمودار شد در غم بکعبه فی خشک تر از خار شد پای خود پی روم در و بر بوار شد ای خورشید بخت که خود دود ببار شد نام می برده کس می کش که شارب شد با سبک خیزی و بسکه گران بار شد در آتش دوزخ صنم از غوی باشم در حیرت خود آینه روی تو باشم در طاق حرم بی خم ابرو تو باشم هر چند که مورک لب کوی تو باشم هر چند که سر مو خا کوی تو باشم هر چند که صید یم آهو تو باشم چون برق جهان و گلاب تو باشم بهار از آن ز کس تو باشم تا آنکه همه عمر دعا کوی تو باشم از روز که هزار سکه بی تو باشم از آن روز که در سایه لب تو باشم تا صید کمان مهره ابرو تو باشم</p>
<p>ز ویف المیسر</p>	<p>دامم بر دوش نهادی گرفتار شد</p>	<p>آدم که کنی قتل علی را تو خیر و خلق همه سو من سو تو باشم</p>	<p>ما آن لف و لاف و زبانی می کشم</p>



<p>چایا دیم ز تو بگردن غم طاعت بوز ازم درم در نظر دی تو قیامت بریم شمر در قتل گندی حایم در نه باور اویم بسکفت اللسان گریانم در دربان سگت کن پر مرکشی و خوشنودی خوشنودی</p> <p>۹۱۸</p>	<p>نباشد دور درم درم درم درم چرا خجلت کشد خوشنودی درم ناز و خون من دامنست لعل نه بافته اوام تی رسد امامت در رافق کوی توئی رسد آقا دم تو ادم خوشنودی درم</p>	<p>آل کاورداد زنه خالت بی نیم چند گزاف کلام رسد گندی مبادا غیر من گوشت کاران سرور مبادا اسباقی رسد بر کوی کیم آسانی نام علی از سنگی عالم دمی بی ناله بودن در قفس سنگ دنیا</p>
<p>بلای سان علی زیاقتند انقباست مروزم که فردا برنجیزم بلکه فردای قیامت هم</p> <p>۹۱۹</p> <p>گر سببم دیده پاسبان سگت در من نگاه کن چه کارم کردی تو هم کسان بیا که با و دینم دست و از جانان شب جگر در شایه صبح وصل او شد زود و آه سوخته زده شعله افشان کشی غار است از این من خوام اگر</p>	<p>بلای سان علی زیاقتند انقباست مروزم که فردا برنجیزم بلکه فردای قیامت هم</p> <p>۹۱۹</p> <p>بگردان بی زو که بر سینه در من کیا بداند غم خجلت کن من کسوت ایستد بوسه بشوم من نخ اتم بسین یار من نمی غم شب زده در من خودم تا زین سبزه زلفم زو من</p>	<p>بیداری سیدی نه ام با خواست نیم چنان خنبتی شاید عالم کنی لب لعل تو خون که در گلان میبار نه ادم سر زده بی نیم غم خیال آن زو دین سحر مادم زلف چویم حال سحر با تو ابرام تو عرق آلوده خسارت مادم زلف مبادا که با غنیمت سبزه زلف خدا لعنت شکست زلفم زلف چویم با تو شکسته سبزه زلف</p>
<p>بلای کشته شد اینک علی امشب محمد الله از چند دور شمع کشته از طعن دشمن هم</p> <p>۹۲۰</p> <p>نه بهر اینکه گرد و سر جنگ اخی نام نه بهر اینکه با چرخم سر جنگ اخی نام نه بهر اینکه عالم جای جنگ اخی نام تنم نال و ناله رخ سوختن در عذر انکسار از یو اگر بدین من مبادا در وصلش در خطا و خطا تنالم هم نه جوش گریه در گریه تنالم که درم من جهان خود آن زدانی شود دیوانی پدید می</p>	<p>این مقله مقابل بودم سنگ اینیا ز بهر اینکه میدان غارت اخی نام پی پرواز من لیس جهان جنگ دنیا به جگر آنکه فرشتی از زنگ دنیا نه بهر اینکه گدای پیش از سنگ دنیا نه بهر اینکه از گدای زنگ دنیا نشسته بر من آن بفرست دنیا سحر از شهر او را رفتن از سنگ دنیا سر بیلان تیغ جگر دنیا</p>	<p>شب نتاب از یاشب همان علی امشب بیداری رسیدی خادام یا خواست نیم</p> <p>۹۲۱</p> <p>نوسید میروم به تنایت قسم بالای تو بلا است بالایت قسم زیور نه زب تست زیبا است قسم ای جوان بجز تو مانده کمه پیر جان بجزم ساند زب تست فریاد</p>

له بنی رنگ از سوند  
له جائے پوست کشیدن چهار پان

<p>جانانیا که آتش عشق تو جانیا گل را ز روی توست گریبان جزا مرآت چهرت ز دیدار رو یار غریبان ز شمای کتی سینه مرا روزی اگر تو خنده دندان کنی</p>	<p>جانم کباب شد به نکسایت قسم درست بنده تو به خنایت قسم دیوار دور چون تابشایت قسم فرکان کنون تو به بخت قسم هر عقده داشود به بخت قسم</p>	<p>می نشیند در برم آید باغ خوبی درم میرود و شمع زین ره جانب منم شاید آن چشم منی و مدد و یار درم قابل انظار حال عاشق و مشغول کس نمی یابم تگر درون آن بخت حرف با دشمن نه نصیحت آن بخت بیزد بر تر دشمن از برای خسته</p>
<p>فرزانه ایستم بچو عیشم کسے گو واقع تر یابم بر سودا بخت قسم</p>	<p>دایم دل را بر سر خورشید گدازم بر خور کست حق کا عصیان میکنم در خیال از کف جسم لجان میکنم محتسب با فتم خون سلطان میکنم در غم و راکنون چاک گریبان میکنم بسکه در در و کز تران و تران میکنم دایم دل را بر سر خورشید گدازم محتسب با فتم خون سلطان میکنم در غم و راکنون چاک گریبان میکنم بسکه در در و کز تران و تران میکنم</p>	<p>چون ظهوری در حسابی خود علی سر دفترم سرگه را باب محبت را شکاری میکنم</p>
<p>خویش را ناخوانده پیش از این میکنم تا خاک سازم دیشم از دیدن چو عفو عزم و دل لطیف امه نیان میکنم تشنه تیغ امه شمشیر چاکت است میکنم زیر یاد چشمت چاکت یاب میکنم بوسه گیرم بیای از زنجیر یار میکنم سازمان جزایه فیصل جانان میکنم فکر ما را در کس چون کس میکنم شکر ز دیوانگان امه میکنم تا بنا سازد چو قصر یار میکنم کجاست بی دارم بر محصل لعل میکنم</p>	<p>دایم دل را بر سر خورشید گدازم بر خور کست حق کا عصیان میکنم در خیال از کف جسم لجان میکنم محتسب با فتم خون سلطان میکنم در غم و راکنون چاک گریبان میکنم بسکه در در و کز تران و تران میکنم دایم دل را بر سر خورشید گدازم محتسب با فتم خون سلطان میکنم در غم و راکنون چاک گریبان میکنم بسکه در در و کز تران و تران میکنم</p>	<p>تا قیامت ز دل آه کنم گر زنده تیر کمان ابروی طایر بسمل اگر یابم باز داغ گرد و گل تر جانان جان نیابم چو تن از وقت گر دمی بوسه رخسار خروم بوسه تازه ز رخسار منم گر کنی قصد شکارم سر دشت گر بیان چو رتو سازم در خلق جز ازین با تو محبت نکنم</p>
<p>خوش تر نیابم در شوق تشکیما علی و گیران در گریه بر خنده طوفان میکنم</p>	<p>خوش تر نیابم در شوق تشکیما علی و گیران در گریه بر خنده طوفان میکنم</p>	<p>کاش دل چو علی میو بسم نامه انشای پر کا ه نسیم</p>
<p>نی سوار که شوق انتظار میکنم بر سر کوی کسی نیندگداری میکنم میردم در شهر با از شهر و شهر میکنم</p>	<p>عمر میکند و گذر در رگداری میکنم کاندین آمد شدن در غبار میکنم در دیار ایام نهاد و دیاری میکنم</p>	<p>فرق بستم نباشد از شامم بیکسی میکشد مراد بواس حلقه گوش خویشین گشتم در ره عشق نچینه گردیدم</p>
<p>لایع اول و سکون از خطا در گذشتن لایع اول و ضم ناد و بسیار در گذر انده از نگاه کس از اندیشه</p>	<p>لایع اول و سکون از خطا در گذشتن لایع اول و ضم ناد و بسیار در گذر انده از نگاه کس از اندیشه</p>	<p>برد آرام دل دلا را هم کس نبوده بیا ریخام که خرید است یار بیدام در ره عقل بچنان خام</p>

<p>چه دلیل است ششم هر جا غرق شد فرون جهان خلق صید من صید کرده است مرا بخت و هفتش کنم هزاران بار نقد جان خصم را دهم ربار زیر بامش برید تا بوم باز آیم بخانه از قبر</p>	<p>یار تا کرده است اگر اتم یار تا داده است شامم خط و خال است دانه دانه گودم یک زمانه الزامم بوسه یار گردد و احم نیست جز چشم یار مادام بر لب یار گردد و نامم</p>	<p>جان تا ابد ز سوز غم شستم چون شستم بجز از منو حرم شستم هر گونه وعظ و پند نمودم و شستم آتش زدم بخاک و دینار و خون شستم پهلوی یار بودم دانه عد و جاشستم عزم سفر نمودم که جانم ز تنم شستم</p>
<p>چون ظهوری علی نیم کم خط است عشق خنجرانه در خنجر در جاتم</p>		<p>بر خاستم علی به تن غمناک ز قبر یک شمع با بصر قیامت شستم</p>
<p>چگونه بجز یار عالی مقامم سلامت با نادر تا شتر آنکه چو می پرسی از دوست شرم بود بی پیامی بجایان پیامم نگوید کسی حال من پیش جانان سر شمنی تو کم از بلا کم حلا لم بود با تو آب صراحی نخا هم ز آب خضر قطره جلده بر آید اگر آن مهر باغم بود قدر با اسم را بر سسی چو خورشید لرزان بود در سحر گشتم مکر مهره ملک عشق را در آن بنا گوش باشد چو دانه بود در سفر هر دم آن پوش</p>	<p>که او گیت خرمین جز او کم بد شام داده و جواب سلامم سیم آفتاب سپاسم جامم بود بی جوابی ز جانان سلامم همین باشد ای دوست در این شامم پی دوستی تو ماه تمامم بود بی تو آب سکندر زخمم لعلاب دبان ترا تشنه کامم شود سقمت گردون ز بیمم ز لعل لبش سیکش بوسه کامم شده آن برت شوخ زان که زخمم بود طالب لبی زلفت شامم که زلفت بپیشانی یار است احمم ز صبح اوطن خوش سواد است احمم</p>	<p>دلغ خنجر و شمشیر و شمشیر دلغ خنجر و شمشیر و شمشیر مشک خنجر و شمشیر و شمشیر مشک خنجر و شمشیر و شمشیر پدر دانا چون شوم دره شمشیر حالت خنجر و شمشیر و شمشیر گاه با تشنه زاده گاه با تشنه زاده بخت من که گاه در دهان شمشیر روز و دایم کم نبود ز شمشیر</p>
<p>ز حال علی تو چه پرسی ظهوری من از شور و خفتان شیرین کلامم</p>		<p>عفو اگر کند علی دامن مجبران مجسم دو رخ جاودان شود خجسته بگینا بستم</p>

رخ و زنا سیدارم چو سبیلانی بریشان خاطر بیاض بخت دران عالم بستونی برت بسج زین غافلانم نشد آن بحر خوبی بجز شعاع قدرت فری سکنیم پیکر از جان ستن گیرم	چنان خود کعبه خویشم چنان خوشیم درین حالت گوی زلف خویشم سختی خوشیم جان زلف سانه خوشیم صفای طبع را از دم در کیدانه خوشیم برین پیری بد رسیده طفلان خوشیم	بی تو د جو دماند و بخت نقش یا بایم و بحر اشک جدا آبی ز آشتا لب لبکیم از سر حشر که نایم جای عصای سید و شمشیر آوری ای جان تباری نگه است نی نو رفتند حاجیان طرف کعبه حرم
---	---	--

۹۳۱ چو چشم خوش نگارم سرخوش میانه خوشیم بیا که جلالتن آغوش چون کاشانم ز سوز بحر تو فریاد میکنم ظالم چو داغ سینه اغیار میری شود سبک شدم بنگاه قریب کلانم چو کرد باد هوا تو در سرم بپسید سما و ج و صالت نمی رسد بسرم اما غیر بود باز ماندن ز نقش	۹۳۲ چو شمع زیر فلک حله تن باشم که من بمنزل آناه میباشم بناظر تو جو که گران شده ام چو خاک سی تو کشم بر آستانم برام خبر تو گوشت استخوان شده ام بقفل ردت آید و در آستانم	۹۳۳ آنکون علی بقول فغانی میکده دل را بچشم و غمزه ساقی سپرده ایم خواهم که از حقیقت خبرش خبرم بشر ز نقد جان نبود سیکم فزاد باز آیدم طبعیت پیر عافیت پر دانه قصد بام تو آنم سر دما روشن نمیکند شب فراق را ای چرخ نو عارض جانمیده بیداریم تبار بخوابی که مابرو خالق اند بیدارم درون قبر
---	---	---

۹۳۴ عاشق ای صید دمان شده ام طافتم طاق گشته روز فراق دور از آن روی بچو ماه تمام غم یاران تمام خونم خورد ای نشان تو آسان زمین	۹۳۵ از همین وجه بے زبان شده ام چون نگاه تو نتوان شده ام بر دخیلش نیم جان شده ام بی سگان تو استخوان شده ام در تلاش تو بی نشان شده ام	۹۳۶ پند خسرو علی چه گوش خورم منکه خود پند مردمان شده ام بجزی بخیر از غم فرقت خوردیم خود را بزم با چو پردانه بردیم
--	--	---

۹۳۷ صد جوی شیر کند غم آسان بود علی از شکلی که شام فراقش سحر کنم
---

<p>خواهم سزای گریخت از نظر کنم منظومیت اگر سزایش کنم بیان پیدا نمودن آن یزید در حسن دارم خجالتی که صفتش در جهان در دلم حلاج پذیرا غریبیت ترخیص یار که خجل آنچنان مرا جانانیا که دست گردنم ترا ناچار گشتم ای ل مضطر کجایم یار سبزه ز درازی تیر شمشیر</p>	<p>من سینه را بر سر عدد پیشتر کنم هر سنگ آنچنان که او نوحه گر کنم عکسش نشان صورت آینه گر کنم روز دواغ گریه بدو او در کنم هر چه در دسر بچاره گر کنم هر کس که بنیدم خوش گر بپر کنم دین شاخ خشک ز زشت و دگر کنم جانان اگر طلب باز بپر کنم دارم گمان که بعد قیامت بپر کنم</p>	<p>روزی سان خود او سفر صورت باش ای اجل چه بر تو کم گمان ترا باشد از ابر و برق علی داستان بکجاست حال خویش بعد گر بپر کنم گاه کوئی کسی من نیز مسکن کنم شماره انصاف است در باره جنت بر تو نه اندازد سینه این دیوانگی فون خوش از طلائع زین ده باشد خشم آخر کینت عین نام را گر کنم دانی فسلن بهاران کین شکران شوق دیدار تو آورده مرا زلفک چشمی نیز بفرست قیامت آنچنان خنده ز بر گریه دشمن بزم زد آه ناچار ی بود گشتن و انگار عاض کلفام قوت شیر بدیم بجای حیف بخوابم نیامد لاله و کرداغها جامه بیای عیبی کنی یوانه را چون کلیم آخر علی ذوق از طلب باز شد خوشه چین بود من آن روزیکه خرمن داشتم</p>
<p>پیش کسان بیان فرقت کنم نهان درون شعله جنم نمی شود باشد نفس کشی جنم هوای سر این شمشیر خاک نبرد کاروان آبی لبش مانبر شمع انجمن ای خضر عمر راه بکام عدم انگونه شد تیر خلافت بر بار یک خطه پیش نیست طول آن</p>	<p>روز دواغ او من سبکی صفت علی با هر که دوری شوم گریه سر کنم پیش کسان بیان فرقت کنم ماند کلبه سخن از گریه سر کنم آکی بیان خبر ترا مختصر کنم ای دل چانه منشا امان کنم ده نیز کم شود چو سر را بپر کنم خود چشم بر هوا چه او بر دگر کنم تنها جلوه زندگی خود بپر کنم صد نیست بکنند اگر یک بپر کنم حال شبنامی اگر مختصر کنم</p>	<p>پیش این الفت ببار برق افکن جلوه دیدیم در شامی سراجی دلا ای فلک چندین بازی بفرست حیف جانان دین باشد بپر کنم سودا جری سواد نعل و آتش گذا هر دیدارش چون سحرین گل بفرستم سوز دل چون آتش اندر سنگ و آهن نا سحر چشک ببار برق شعله افکن آه با هر پیش زینانی بفرستم مانه باد شام او شوق شنیدنت طوق این گلو از نعل تو سن داشتم دانا طوفان گریه تا بگردن داشتم</p>
<p>آکی تلاش بر خوش بال کنم سودا اگر درون سراسر است خاکستر است چه که اگر عظم است تادم شوی که بازه بینی خود آینه</p>	<p>باشد شمع روز قیامت بی علی جان را تا مقدم خیر البشر کنم فریاد خویش قاصد بپر کنم دیوار قید خانه در بسته در کنم خاک بستر کوچه آن سیم بپر کنم از جفا و جور تو اظهار اگر کنم</p>	<p>باشد شمع روز قیامت بی علی جان را تا مقدم خیر البشر کنم فریاد خویش قاصد بپر کنم دیوار قید خانه در بسته در کنم خاک بستر کوچه آن سیم بپر کنم از جفا و جور تو اظهار اگر کنم</p>

<p>با آنی قاصد کش پای می شد بخت پرده اندرون دیده پا چون خشک باد آفتاب که این حدیث از آن کلامی تهری بودی که نمی نمود لی خدیجه ام آتیه ان با خاک می از رتبه دال طالب لعل بیست شد نظر شربت در امید نیم الانی قدر این خراسان مار و دوا از عشق کسی کی تو اندر بخت کردی سینه با کسی بعد از بخت فتنه دوران شاکر دور</p>	<p>با وجود آنکه تا ترخیص قدر غنیمت باجا لشکر نه از لبش نه در دشت آه یک جانه خاک کوشش تن داشتیم ما که زخم خود نهان چشم شون داشتیم بشکه از روز ولادت تن داشتیم ما بهشتان از بخت لعل داشتیم در کف تسبیح که رشته گردن داشتیم مرصع با شیخ و صانع با برکت داشتیم زخمها با ریکه از شمشیر سوزان داشتیم کاش ما شمشیر چنین طبع داشتیم</p>	<p>خاشاک و قتیله جان در طعن میداشتم کشتن با بقیل با سر میدان ما رفته رفته سحر و تار سحر و خود داشتیم بیستون جوی سحر و شیرین کرد داشتیم سلیقه با غزالان حرم کوه داشتیم با همه سال که بود درین ایام داشتیم کس میزد دشمنان و دشمنان داشتیم</p>	<p>خاشاک و قتیله جان در طعن میداشتم کشتن با بقیل با سر میدان ما رفته رفته سحر و تار سحر و خود داشتیم بیستون جوی سحر و شیرین کرد داشتیم سلیقه با غزالان حرم کوه داشتیم با همه سال که بود درین ایام داشتیم کس میزد دشمنان و دشمنان داشتیم</p>	<p>خاشاک و قتیله جان در طعن میداشتم کشتن با بقیل با سر میدان ما رفته رفته سحر و تار سحر و خود داشتیم بیستون جوی سحر و شیرین کرد داشتیم سلیقه با غزالان حرم کوه داشتیم با همه سال که بود درین ایام داشتیم کس میزد دشمنان و دشمنان داشتیم</p>
<p>زلفش با کش علی جوش جنون پیدا نمود خار و دشت از شلخ آهوی خنق میداشتم</p>	<p>زلفش با کش علی جوش جنون پیدا نمود خار و دشت از شلخ آهوی خنق میداشتم</p>	<p>زلفش با کش علی جوش جنون پیدا نمود خار و دشت از شلخ آهوی خنق میداشتم</p>	<p>زلفش با کش علی جوش جنون پیدا نمود خار و دشت از شلخ آهوی خنق میداشتم</p>	<p>زلفش با کش علی جوش جنون پیدا نمود خار و دشت از شلخ آهوی خنق میداشتم</p>
<p>آن بر روی خانی جهان داشتیم گرچه روز ششم کوفت شد نه داشتیم روح من بگنج کشتن داشتیم همچو نقش غلام از جوانی داشتیم زخمها خودم زیر جوش میداشتم با طبیبانم چه نسبت با سیاحیم داشتیم یا فخر دریا خود را بدین هزار داشتیم سیکند از سبک سپه مرا داشتیم چون رود از دل تن جان داشتیم چون کشتی آخورده قمر عصیان داشتیم نیست جز دران سرزنش داشتیم شاه خوابان بنده داشتیم بر حقیقت کس نبود بی زحایم داشتیم شد لطمه سیاه از تیغ غم داشتیم</p>	<p>آن بر روی خانی جهان داشتیم گرچه روز ششم کوفت شد نه داشتیم روح من بگنج کشتن داشتیم همچو نقش غلام از جوانی داشتیم زخمها خودم زیر جوش میداشتم با طبیبانم چه نسبت با سیاحیم داشتیم یا فخر دریا خود را بدین هزار داشتیم سیکند از سبک سپه مرا داشتیم چون رود از دل تن جان داشتیم چون کشتی آخورده قمر عصیان داشتیم نیست جز دران سرزنش داشتیم شاه خوابان بنده داشتیم بر حقیقت کس نبود بی زحایم داشتیم شد لطمه سیاه از تیغ غم داشتیم</p>	<p>آن بر روی خانی جهان داشتیم گرچه روز ششم کوفت شد نه داشتیم روح من بگنج کشتن داشتیم همچو نقش غلام از جوانی داشتیم زخمها خودم زیر جوش میداشتم با طبیبانم چه نسبت با سیاحیم داشتیم یا فخر دریا خود را بدین هزار داشتیم سیکند از سبک سپه مرا داشتیم چون رود از دل تن جان داشتیم چون کشتی آخورده قمر عصیان داشتیم نیست جز دران سرزنش داشتیم شاه خوابان بنده داشتیم بر حقیقت کس نبود بی زحایم داشتیم شد لطمه سیاه از تیغ غم داشتیم</p>	<p>آن بر روی خانی جهان داشتیم گرچه روز ششم کوفت شد نه داشتیم روح من بگنج کشتن داشتیم همچو نقش غلام از جوانی داشتیم زخمها خودم زیر جوش میداشتم با طبیبانم چه نسبت با سیاحیم داشتیم یا فخر دریا خود را بدین هزار داشتیم سیکند از سبک سپه مرا داشتیم چون رود از دل تن جان داشتیم چون کشتی آخورده قمر عصیان داشتیم نیست جز دران سرزنش داشتیم شاه خوابان بنده داشتیم بر حقیقت کس نبود بی زحایم داشتیم شد لطمه سیاه از تیغ غم داشتیم</p>	<p>آن بر روی خانی جهان داشتیم گرچه روز ششم کوفت شد نه داشتیم روح من بگنج کشتن داشتیم همچو نقش غلام از جوانی داشتیم زخمها خودم زیر جوش میداشتم با طبیبانم چه نسبت با سیاحیم داشتیم یا فخر دریا خود را بدین هزار داشتیم سیکند از سبک سپه مرا داشتیم چون رود از دل تن جان داشتیم چون کشتی آخورده قمر عصیان داشتیم نیست جز دران سرزنش داشتیم شاه خوابان بنده داشتیم بر حقیقت کس نبود بی زحایم داشتیم شد لطمه سیاه از تیغ غم داشتیم</p>
<p>چون ولایت در ازل از بر تقسیم آمد خود علیا من نظر بر شاه مردان داشتم</p>	<p>چون ولایت در ازل از بر تقسیم آمد خود علیا من نظر بر شاه مردان داشتم</p>	<p>چون ولایت در ازل از بر تقسیم آمد خود علیا من نظر بر شاه مردان داشتم</p>	<p>چون ولایت در ازل از بر تقسیم آمد خود علیا من نظر بر شاه مردان داشتم</p>	<p>چون ولایت در ازل از بر تقسیم آمد خود علیا من نظر بر شاه مردان داشتم</p>

در جهان از غم علی روز قیامت کایم پسرین  
اعتقاد اندر جناب نجف شهنشاه میداشتم  
سه تا که از زیارت

<p>بوسه کاکل اسیر جانان داشتم امی اجل جلالت ادی کیست روزی که در شب شست نمی رسد لای حال حاجت ابر سر خود دایا بکشت نهاد بسکه چون سرش را غافل از این بکشت اتحاد نیست یک جان و قاتل نیست تا قیامت شعر مرقوم باشد بر پیش برگمان غرض کن بر وقت یک از لب جان دگر بهر شطوطی عروج دور نیست غفور و قیصر شوق قدر و شوق</p>	<p>مبارک خورشید بر شاخ غزالان داشتم ماز جانان هفته عشره محمدی داشتم تا لب قدح جان عزیزان داشتم آرزوی کار فرما از مسلمان داشتم جایگاه گلزار چشم عیان داشتم بر زبان است رازی نهان داشتم روشنای درد و اندک بیداشتم سایه گلزار نظر راه تابان داشتم بر کشتی چشم از گریه طوفان داشتم اخی شاد و قدحیکه جاد برم جانان داشتم</p>	<p>آنچنان شیدا شد گریبان گیر آینه از بر افکند رخسارها غم نشد ز جور مشوقان دل غم نشد بی حد و جرم کشت کفن بر گذشت کس کرده باز بر رخسار از قاتلان</p>	<p>آلبه با دلاش قاتلان اسیر داشتم طبع طوطی و عشق و خطای داشتم در دل شب از نو شیرین داشتم آنچنین انصاف گستره مران داشتم شاید اندر خلق جان را یکسان داشتم</p>
<p>دشمن انار بود از جای جانان را علی و ادب فادای بریار نادان داشتم</p>	<p>یارساده صاسینه آنچنان داشتم گو فرستم یک آگاه هم حال زندگان داشتم حکم و اعطای احسان تحصیل داشتم جلوه باید و عمل لب و دندان داشتم گر باشد ابر در دگر با سر قدیم داشتم و اسن قاتل ز دستم زلف ناطق داشتم باسک جانان بهانق ستیزه داشتم کردم عرض آنچیز میدهم از جان داشتم</p>	<p>تا در دین سیدانی از حبس داشتم نشو و نگریا جام حبسیت کابین داشتم قیمت سیرایم لب لبب لبب داشتم نخود پریم از شمع سو دلم داشتم عقل و دین و ننگ و دین داشتم بیمو قوت با تمنا کردم ز بیم داشتم حال طو مار و قلاب قاصد داشتم خنه مردم نبود از در و خند داشتم شعله آه بگل از بس داغم داشتم گریه میکردم به بحر ماه سار داشتم آفتابم رفت از بهر صبح چون داشتم بیم صبح و شب و صبح مرا داشتم میکردم بوسه رخسار و خط داشتم بیمو طلب جان بنیدم گوی داشتم</p>	<p>آبر و با چشمه کوثر بر بار داشتم گوشه دمن نیز پیش صاحبان داشتم سایه اندر دهن با قوت داشتم از بر اصدیق گو یار داشتم کردم از خانه دین یار داشتم سنگدال نسوسل رفوت داشتم گفت تلش نیست لایک داشتم هر دو عارضه ز بهر نفس داشتم در میان گریه پادیده تر داشتم در خیال گردن و سگ داشتم بر سر از فریاد دینا ز در داشتم تا سحر گوش بر آید کبر داشتم پیش مردم مصحف شافعی داشتم گرچه اندر گردش فلاك داشتم</p>
<p>چون نصیبم دولت نیای دون باشد علی در سخن از نظر ملک جاودان سید داشتم</p>	<p>اندر دین تب و تاب میداشتم نگاشت عشق و غیرت بون داشتم آستان الوی انش نصیب داشتم</p>	<p>یافتیم و نصرت حجت علیا سرخ و سبز پیشوا اسس خالیشان شبیر داشتم</p>	<p>همه ما غایت بدوش خویش داشتم در دگر گردید و سودا زلف داشتم</p>
<p>بهر سو داکسیو معنی داشتم چونین جاکندل مشک او داشتم</p>	<p>بهر سو داکسیو معنی داشتم چونین جاکندل مشک او داشتم</p>	<p>بهر سو داکسیو معنی داشتم چونین جاکندل مشک او داشتم</p>	<p>بهر سو داکسیو معنی داشتم چونین جاکندل مشک او داشتم</p>



<p>در چشمم دوز بخورید و دم          امد آرا کجا که رسد ناله فغان          ز طرا و سوزن مرلی بفرمود          انعام کار بر هر چه بخت نمود          حد که بخت شد و حد که بود          بشیاء شو غفلت ای سب          بایه شکار فریه عدد و شکار کن          ساقی بریز بر دهنم خود غیر خم          دانی که این شراب و آب نرم</p>	<p>درد تا میان کسیه بگویشن در دشتیم          داد میداد ترابر روز محشر دایتم          روز خلقت تشنگی آب خمر دایتم          از رخ و خال رخسار سپند خمر دایتم          خلق حیران بود بخت سکند دایتم          دوش از تاج محشرید ساغر دایتم          روز وصل از کاسه فغفور با خمر دایتم          تخمه در تابوت شایو سب دایتم          پیش دل از استخوان رسید خمر دایتم          کاین شام منی دل در دست خمر دایتم</p>	<p>بهر غنچه نگدلانیم پیش فرمان          آنچه کردی خوبدای بیخیمه بخور من          بر که خواب برنگ خواب خفاش خور          بهر دفعه چشم باز حسن روز افزون          نفس از غارتن آینه ساسان بود          حال عالم پیش چشمم بخور و بار بود          جام خود بر جگر برده صاف شود          بهیشت داشت بقدر صورت و عطر کرد          اندکی تشنگین تا طالب مشکان          دین دل از دراز جا خال مندی</p>
---	---	--

و اوقت هم در راه جهان غم خود علی  
 شاه بخت امیر عرب هست رهبرم

<p>ساقی بیا که چشمم بر آه باز جام          آماده باش بهر سفر تو شمع جگر          بر بام یازنیر بر آمد شب بلال          سرخی انگب من قبا می یار          هر مرده را سخا و آن در میکند          تو افتاب حسن جانتاب بوده</p>	<p>در عاشقان آن قد بالا کیم          در قبحون روم شیشه برارم          من از برای نامه خود خود کتبم          بهرم باید داد از الله اکبرم          بهر اندر گرفت و هم هر دیگرم          بر خاک کوی یار و دیر نسیم          طفل سر شکسته خونبار ابرم          وقت صال که غرق و معطر          خون عدد حلال تر از تبر دارم          ای شورش ابرو تو بود تیغ خیم</p>	<p>شفاق دیده باری سر صنوبر          آفتاب در امارت دنیا من فقیر          آنخو بر غنچه کند کار بخیر          یارب چه چیز است تیغ جادو          باشاه وقت تاج بگوید که عدل          شبنم اگر بامن گل خواب سکندر          پاس داشت سر کوا و درو          عطار را بگوید که نسازم بطرس          بشیارا رقیب باشد بره عشق          یرو و شراب تیغ کشیدن فامده</p>
--	--	---

دیدم بلال و باز رخ یار و لنواز  
 ماه تمام گشت علی ماه نام تمام

<p>ساقی بیا که شمع زنده زبانه شمع          شد خفته جنون محبت باغ ما          شاید که حاصل تو کرد و شکار          انگشت حیرت لب لب بخور سوز          زمار که بر بار بر دهنم بدوش          اسی مردگان قد قیامت قوت          رسوای غلامت عشق شمع</p>	<p>باید که این بلال کنی جبهه من عام          در بزم ما چرخ بود و عطر غلام          بر استخوان خویش گسترده ایم دام          گل گشت باغ که در جوان مر لاله          کاز بچه نشد یکی روز خف نام          بر خاسته یار ز یونان بیدام          دانیم ننگ عار علی چون ننگ نام</p>	<p>از اثر در حیم علیا مرا چه خوف          و الله خاک نقش کف پا حیدرم</p>
---	---	--



<p>بوسه بر بسوی شگون میزغم صبح کی دارد شب تنهائیم بهر بیداری بکیش صبحم از سر من آب اشکم در گذشت ما زلف تو مرا بگزمیده است کی بانی یایم از زندان عشق آه من آگاهم از حالات عشق میزغم بر بزم زمین آسمان برفشایدم بر دو عالم آستین سوزم از آه و تارم از نگاه دامن خود قاتل داری نگاه تنگ است آن سست من هم نوسه آرزو دارم کنون تنهائیم</p>	<p>لشکر غم را شمع چون میزغم آتش اندر کسافت گردون میزغم خادمان را آب فیون میزغم دست پا چون موج چون میزغم بر رخ خود آب فسون میزغم از خطت فال هایون میزغم نفره با بر حال مفتون میزغم فال بر ملک فریدون میزغم لست بر ملک فریدون میزغم بخیمه بر دامان هامون میزغم دست دیا در خاک خون میزغم چو کی بر جنب گلگون میزغم بشت یا بر رنج سکون میزغم</p>	<p>صورت انسان زمین صحرای کجا در کف آید سنگریزه جامی در کجا زیر پای غم علی در سیکده طلعت بر رای فلاطون میزغم بسر زلف شگون تو سوا می گردام نیایی بر زمین آسمان هم گمراحم بصبا و تیرسانی مرا شوقی در کجا گر میان جانک دامن تار و استینام نشد آخر علاج از طبیبان و سحایم غم همچون غم دامن پاستور میگذرد بجز از ناخن من گم نمی گردام سرم عریان یا خسته غم از خاک کوه پسندیده گرد و زنگار در دیده به زره که بینی آفتاب شرمی دانی ز جیمی این پیر آید یا چو سیکو</p>	<p>نفره با بر خاک همچون میزغم در کف آید سنگریزه جامی در کجا زیر پای غم علی در سیکده طلعت بر رای فلاطون میزغم بسر زلف شگون تو سوا می گردام نیایی بر زمین آسمان هم گمراحم بصبا و تیرسانی مرا شوقی در کجا گر میان جانک دامن تار و استینام نشد آخر علاج از طبیبان و سحایم غم همچون غم دامن پاستور میگذرد بجز از ناخن من گم نمی گردام سرم عریان یا خسته غم از خاک کوه پسندیده گرد و زنگار در دیده به زره که بینی آفتاب شرمی دانی ز جیمی این پیر آید یا چو سیکو</p>
<p>بوسه بر رخسار شگون میزغم ملک گیری آرد و شد در سخن بر سر خود کوه بار و ز فراق بود در دستم کس دست کسی ساقیا اگر غیر از جاسم دی لب لبندان میگزد بر من غصه کشتی چشمم با خبیش خورد</p>	<p>چشم کینخسرو همچون میزغم خیمه از افلاک بیرون میزغم در خیال زلف شگون میزغم بر سر خود حیث اکنون میزغم کاسه افلاک از خون میزغم اصل را با دژ مکنون میزغم غوطه با در آب همچون میزغم</p>	<p>علی حامی من باشد نسیم اقتار و نجف گناه هم را جیمی برسی که مولا می گردام برون از فکر این آن دل آید گردام دلا جانم فدایم سنی جانستان لب لب تو بوسیدم خادم جانانی برضوان عرض میازم چه نازی چو مار داد دشت نادان میزغم بود گر آسمان دایم برون افتد ز افش خون من سنان شمع انجام من</p>	<p>علی حامی من باشد نسیم اقتار و نجف گناه هم را جیمی برسی که مولا می گردام برون از فکر این آن دل آید گردام دلا جانم فدایم سنی جانستان لب لب تو بوسیدم خادم جانانی برضوان عرض میازم چه نازی چو مار داد دشت نادان میزغم بود گر آسمان دایم برون افتد ز افش خون من سنان شمع انجام من</p>
<p>بوسه بر رخسار شگون میزغم ملک گیری آرد و شد در سخن بر سر خود کوه بار و ز فراق بود در دستم کس دست کسی ساقیا اگر غیر از جاسم دی لب لبندان میگزد بر من غصه کشتی چشمم با خبیش خورد</p>	<p>چشم کینخسرو همچون میزغم خیمه از افلاک بیرون میزغم در خیال زلف شگون میزغم بر سر خود حیث اکنون میزغم کاسه افلاک از خون میزغم اصل را با دژ مکنون میزغم غوطه با در آب همچون میزغم</p>	<p>علی حامی من باشد نسیم اقتار و نجف گناه هم را جیمی برسی که مولا می گردام برون از فکر این آن دل آید گردام دلا جانم فدایم سنی جانستان لب لب تو بوسیدم خادم جانانی برضوان عرض میازم چه نازی چو مار داد دشت نادان میزغم بود گر آسمان دایم برون افتد ز افش خون من سنان شمع انجام من</p>	<p>علی حامی من باشد نسیم اقتار و نجف گناه هم را جیمی برسی که مولا می گردام برون از فکر این آن دل آید گردام دلا جانم فدایم سنی جانستان لب لب تو بوسیدم خادم جانانی برضوان عرض میازم چه نازی چو مار داد دشت نادان میزغم بود گر آسمان دایم برون افتد ز افش خون من سنان شمع انجام من</p>

شعری بیتی اول در سکون تانی یعنی مینو ۱۲ از منتخب  
شعری بیتی دوم که مشوقه فرهاد و مشوقه غرور  
بوده و مجازا بر حسب بهتر انگلیز گویند ۱۲ از زبان و سرانج -

برای جان مجنون یک خمار کف با  
بیک پیاده استانی نیمه میگرد  
پیش من میسر باشد که بانی  
چو این سکنی و باغش نیدان منزل  
غم جبران نیدارم شر و صل کی نیم  
چو سیکوی ز تو هم چنین نه ای سکن

نبا به آفتابا که صحرادر دارم  
به میل از دل غن شسته مینا در دارم  
ز حال کشتن اگر که من بادر دارم  
بیا اینچنینم ز دل که اوادر دارم  
درین شسته برود لهما در دارم  
برون محیطه و کتوفیم سیادر دارم

بر شطرا میخیزد از بعضی نبات  
در زم آن جان میسرم با دو  
ایقده آن شکلم دست جبران دارم  
آخر هم که صحرای کشتی نه شتم  
سازم رگ لوطی قلم حال رخ دارم  
با و چند چون بیم سوخته بر دارم

با علم کذب و عهده ات امر و فرودارم  
چون شسته تسبیح جان بادر دارم  
دور فلکات میسرم با تسبیح دارم  
جانم قضا این قدم عرض نیدارم  
بر عرض رشوقی اتم با ایشا دارم  
با میسرم بر قیسم صحرای بادر دارم

نظیری بر تر از مطلب بر آورده علی همت  
که بر تر از متنا با تناسی دگر دارم

دستم زلف رسا ذخیره دریا میکنم  
باشد خست پیچ را با من نه میگرد  
دارم به بهیل و اغما چون لاله افغان  
در یاد لعلت بنایا بوسه میچاند  
مارا به به خواه تو را زنده در گاه تو  
بمید اگر روی نکو در دهکده حال  
تیمار داری نمی باشد تیر ز جانی  
سکاهی تو جانم شوی سر سادام

بزم تو پر از خصمه تیر صحرای میکنم  
به جلال از ناله لشکر میسرم  
در کعبه و بران بنا گلگشت صحرای میکنم  
و تفسیر با صد و ابر طرف میسرم  
گردم غبار راه تو در دینا میکنم  
در بر تو خورشید و حیرت میسرم  
بغض و عدا و دشمنی با خصم میسرم  
پس حال ساین شوی مطهرت میکنم

یار یک جان از حد نهستانم  
باش آن اجل که یار قدم نه میکنم  
انجی شن بهار مبارک تر میسرم  
اصی صفت زور خود بمن ناوان  
بی وصل و جود تو مرا داعی اصل  
ز نار صفت رشته تسبیح ساخته  
چون سنگ عقیقه برادر نه میکنم

دورم علیها از وطن دارم رها دوری ز تن  
و احسرا ایوانی من کاین نیست تنها میکنم  
الان دست همدگر اند جانم  
همان بزم سید سو میزبانم  
سمن هر هست کجای کجای گرانم  
باشد که چون غبار پس روانم  
باشد خلیل گرچه کجای میمانم  
سکو که کعبه ز دیرستانم

آن عید قربانم شود بر تو قداجانم شود  
و قشید ز نامم شود و حکمت علیا میکنم

بر یاد زلف و تو گل تاشا میکنم  
بویام قصرت نظر باشد بر دوان میکنم  
تا چارم از نقد بریده بر تو میخورد

اندر خیال مو تو صد بار میکنم  
در فکر مرغ نامرصد صحرای میکنم  
در کشتی چشمان در گرداب میکنم

بهر فلاح جانب میکو کسان رو دند  
من سو او علی ز در نیوان روم

دست بزمی خفته متعاقب از غیثات شمع ششم و آن بصورت زعفران است  
دست بزمی خفته متعاقب از غیثات شمع ششم و آن بصورت زعفران است  
دست بزمی خفته متعاقب از غیثات شمع ششم و آن بصورت زعفران است

سه باشند که کعبه که در پس کعبه بود و بعد از متعاقب گویند ۱۲ از غیثات  
سه قصر خرونی که لغمان بن مندر بنا کرده بود نهایت خوبی و تراست از غیثات

بسم سنبله می است چرا که سنبله خوشه گندم را گویند ۱۲ از شرح خمینی شرح نهضات

<p>چون بر گمان بام سو آسمانم اندر غزل زین فلک بر سرم بود آخر فردگاه همه خلق بزم است همراه من شود به طبع باغبان لوح و قلم طالع این عشق بین بر در اگر درم طرف بدان رود آن سر بلند خاک نشینم جوهر گاه تبع نگاه صفا تو صفای من از بهر آستان عباد و دود و خورشید</p>	<p>بر دم زده بان طرک کشانم یار بکارم چو از رخ کردانم چون پسین نفس عقبی بمرانم ماند بوی گل چو ازین بستانم برایم میرد چو سونام بدانم بر در اگر درم طرف بدانم همراه گرد باد سو آسمانم به تلاش سرمه چو از آسمانم همراه دستانم بر دستانم</p>	<p>هان می باید گل صندل گره الم ز خاطر مرغ دلم کشاد آن بهار دوستم خلق کرده اند شاخ نشینم امرا و برستان خون فاشانم ای جفا شعار نسبت دستانم بکنم غرض انجمن فریادش چو تو کس نیست زین هی تیغ و چرخ میشوم از رشک بستان</p>	<p>سوز قفس شعله آتش نشانم باد سست بخت شمع با رخسارم خاشاک گلشنم شود اندر ان بی رشته لبه عشق چو از رخ کمانم از دامنش لب چون نگینم در آفتابم سر نشانم گره و در عقاب من کمانم روز شکار یار سر بستانم</p>
<p>شاخ نمال قطع کند باغبان علی آزاد گشته گرفت آشیان روم</p>	<p>آن طارم که گرفت آشیانم بوده است آبر و زلف شیرینم دیشب دشمنان چو نیر میز ان گر قصد صیغه کند ششوارم خال خنجر میان خطم چه لربا است چندین دین گرفت مرا بچندت آندم به وقت شوم گر بیدارم خالی لب لب شکش باز بویده</p>	<p>بسه شیرین کلام دامن شد ام تا نشان کرده به شیرینکاد بجز حسن است به جهان گشته ای میخان از دو آتشه لیسیم دوست را دوستم کمر دادم گو بنم را یرم علاج کنند من دینم سرمه زانوی یار خون من خور دسیرت یار اتفاقا گذشت به سر بر</p>	<p>خسرو اندر رخسارم شد ام بجو ابروی تو کمان شده ام نیک مستی از میان شد ام که سن از دست غلبه شد ام من بخواه دشمنان شده ام آه بیا چشمم آن شد ام بعد از قتل کارم آن شد ام آن در شمار تو عیان شد ام بعد مردن از زندگان شد ام</p>
<p>نوع مرا علی نبود بال و پر با شش با اختلاج تن هواست بستانم</p>	<p>آزاد گشته چون طر آشیانم صیاد هر دو بازو من قطع کرد بستم بدوش خانه در آبدی من</p>	<p>دل خود بخود طبع که سوختنم بار و زشتی شهر خرد جهانم در موسم بهار بود آشیانم</p>	<p>چو فصاحت مرا نمودند خود بملکی سپید مردمان شد ام</p>
<p>آزاد گشته چون طر آشیانم صیاد هر دو بازو من قطع کرد بستم بدوش خانه در آبدی من</p>	<p>دل خود بخود طبع که سوختنم بار و زشتی شهر خرد جهانم در موسم بهار بود آشیانم</p>	<p>تا بی نیزه اش نشان شد ام لحظه نوک گوشه کمان ۱۲ اصطلاحات و چراغ درایت ساحب مرض مستحق که در آننگی بسیار باشد از غیث سایه آنچه که نقد نباشد و زمانه بید و عده ادای آن کرده باشد از غیث</p>	<p>چو فصاحت مرا نمودند خود بملکی سپید مردمان شد ام</p>

<p>دوستان را فتاد برق لب هر چه خواهی بگو بکن ظالم زیر چرخ کبود می سوزم می بردزد او سرم جلا د بار گردیده ام برین تن زار دشگیری به بحر غم نمی خضر خون شید چسبیده بر داند دفن یاران مرا با بغ کنند سر برین آستانه رفعت من</p>		<p>یاد آمد ز ایل دل چو علی جانب قبر رفگان فرستم از زمین تا به آسمان رفتم در همه خانه شب بازدم بید مجنون بسا نظر کردم با مقیمان نیازمند شدم با همه طفل و پیر بخوردم روز بازار در همه امصار غوطه خوردم به بحر اکثر یا نتم صحبت امیر فقیه پیش مجنون و عاقلان رفتم</p>
<p>دیده ایم علی ندید مرا ایچونم از خود نهان شده ام تا دو چار از بیت کیان شده ام چون نگردد کلام من شیرین در غم نیره باز کشور حسن شاید ایشان بوی او گذرند از الم داغها بدل دارم گو نسوزند شمع بر سرم</p>		<p>انجنا باش چون کمان شده ام هم سخن باشکریان شده ام خسته دل بلکه خسته جان شده ام خاک پایهای بر سر و ان شده ام نوبهار اندرین خزان شده ام من دوا غم چراغده ان شده ام سینه ام شریک مهر علی است برزینم بر آسمان شده ام</p>
<p>در پس پیش این آن رفتم کوه و دامون تمام گردیدم راه دیر و حرم نور دیدم پای فضل بهار بو سیدم مسجد و مسکده بسی دیدم با حکیمان ندیم گردیدم بر سر مصر و اصفهان رفتم در همه شهر و گلستان رفتم پیش بهر زاهد و معان رفتم بر سر موسم خزان رفتم بر در دست دشمنان رفتم بر در فیض قاضیان رفتم</p>		<p>تا رک الفت بتان بودم نی فی این را انگفته ام بهر جا در پست آچنان شه خوان که همه ترک ساختند بتان بلکه شد ترک بت پرستیدن خوب شد در خاک دفن شدم داشتم داغها بسینه علی صاحب گلنچ شایگان بودم جان ده تنگی دهان رفتم نی غلط کرده ام در دانش در شب ز ناله کردم از بهین وجه که بیان رفتم بلکه من نیز به زبان رفتم گوئی در پیرین فغان رفتم</p>

لے نوشت است از بید ۱۲ از غیاف

مکتب بضمیمه این است کرده شده یعنی ذیل دو خوار ۱۲ از کشف و منتجب -

<p>چون بران هر دو چشم بوندم بکه گویم که چرخ را سوزان هر چو ببل بزمه ز افغان پیر فرقت گشته در دوری تا آیم عفوای دود و دای چون زمین از فلک نزارم نقش افشاده است در کوش</p>	<p>بسکه محسود و فغان هستم من نه ممنون این آن هستم تنگ در نوع ناکسان هستم درده عشق نوجوان هستم بسکه پس ماند همراهن هستم دور در ده نه همراهن هستم برز منم بر آسمان هستم</p>	<p>بسکه خود دوست توان گشتم دل چو بیتاب شد بجان مرا بعد مدت درود شد اینجا نیست فکرم که چون شد عالم که پی دوست باعث برغم چه نشانی ز خود دهم قاصد لیک در زلف یا خالهای یا گر دهنی نشسته منتهی برست نقد جان حاضر است نه گهر</p>	<p>خوشی از بی سگان گشتم از بی دیدش روان گشتم که نهایت ضعیف شان گشتم لیک فکر این آن گشتم خار در چشم دشمنان گشتم در غم یاری نشان گشتم هر چو موش دران نهان گشتم در خوارم هلاک جان گشتم اگر ز غم تو بد گمان گشتم</p>
<p>در لب لعل تر زبان هستم آه من چو نیر تا چرخ نیست عفو خواهم مگر قصود نیست در شای میان وصف دوان تو ز من دور و من درون توام دل من سوز و حضور توام گرد بادم درین بیا بنها یا در لغت من و شب تاریک تو بان پاک کرده ام حسیان نیست نزد من سوا جان نقدی کیستم چون شدم نمی دانم</p>	<p>دل بدخشان کان دوان هستم از فلک سینه در سان هستم ای زمین بر تو گر گران هستم نکته دانی بیاض خوان هستم هر چو بودر گل نهان هستم بهر زم تو شمع دان هستم آه گم گشته کار دان هستم بو ستانم که بوستان هستم تو نکو باش گردان هستم تسید است اسخان چنان هستم خاف از ذات و چنان هستم</p>	<p>انا تو انم علی ز جور فلک هر چو خاک ره بتان گشتم مائل حسن گلر خان باشم نی نی این را سروده ام بلکه هر تسلی آنست ای اجل زود و دشگیری کن کم سنم یک پیر سیدانند بلکه هر سپیده موی سپید نکسی که میاب شد از من مور قبرم غور و چهر این فلک تا برو ز شور رحم ای قبر</p>	<p>دشمن جان بلبلان باشم من نه ز نهار انچنان باشم از رفیقان و همراهن باشم که ز دوری او بجان باشم انچنان منتهی جوان باشم در فراق سمنه ان باشم آه در ز نیست انچنان باشم که کم از پای لشته فان باشم از بی چند میمان باشم</p>
<p>آفتابم علی لب با می عبرت از هر موشان هستم نام دو ستاره نزدیک طلب شالی کرد اگر و اقلب میگردد و دام از شام تا صبح ظاهر باشد و غائب نباشند ۱۲ از صبح ۱۲ بفضاحت سخن گوینده ۱۱ از غیث</p>	<p>تا قیام قیام احسانت و اگر از من علی نه آن باشم زلف را قطع کن تا بیری یا دم تیر کشین چشم کشا تا نکند بدخوابی سوی مهر انشکر تا نشوی بیام سرور ابد کن تا کنی آزادم سایه آنچه نقد نباشد و بواند بید و دره ادای آن کرده باشد ۱۲ از غیث</p>	<p>تا قیام قیام احسانت و اگر از من علی نه آن باشم زلف را قطع کن تا بیری یا دم تیر کشین چشم کشا تا نکند بدخوابی سوی مهر انشکر تا نشوی بیام سرور ابد کن تا کنی آزادم سایه آنچه نقد نباشد و بواند بید و دره ادای آن کرده باشد ۱۲ از غیث</p>	<p>تا قیام قیام احسانت و اگر از من علی نه آن باشم زلف را قطع کن تا بیری یا دم تیر کشین چشم کشا تا نکند بدخوابی سوی مهر انشکر تا نشوی بیام سرور ابد کن تا کنی آزادم سایه آنچه نقد نباشد و بواند بید و دره ادای آن کرده باشد ۱۲ از غیث</p>

[illegible]

دشنام شنیدیم سر سوسه دشمن ای بل خوش نوحه ز وصفه دشمن گم گشت چو دل شام جلای سوزش از بخیر دان بخردی داشت حاصل پوشیده عافیت صافش جو کشیم هر گاه که فیتیم ز خود بردار می بی که تو دیدیم اگر دسته سنبیل	نشستن بجان زنی کی گشت فتنه کز گل نوا نغمی تو گوش گرفتیم شد شرکه در صبح بنا گوش گرفتیم صد زبک حالت پوش گرفتیم یکت نوش خود دیدم و صد گرفتیم از خوی رخ گلبان پوش گرفتیم صد که غم زلف سوزش گرفتیم	
آنرا که بدوش داشت شاه چه غور است چون خاک علی بای بند پوش گرفتیم	پاسبان تراندر گریبان کردم بارک شد که جاریه زمرگان کردم مرض خویش بیان گر چلبیان کردم بر کلک خود سیلستان کردم یخ ترخیص تر اسفند جهان کردم یا دشمر هم چه بد نامی شدان کردم پینه در گوش ز فریاد عزیزان کردم پیش لدا ریدل کار قیدان کردم سرن از خون چو قمر گران کردم بسکه دلجویی هر گیر مسلمان کردم کس ندیدم چو لاش از نهان کردم در شب وصل چو خاطر چو گران کردم سینه را پیش خست گنج شهیدان کردم بی سبب سی پی لاله نمان کردم بارگشت شهر صفایان کردم تا نظر بر می زلف پریشان کردم	
آه آزاد گیم باعث قید است علی بند بر پای خود از حلقه زندان کردم	نی فی این بیت سلخ غافل آه آلوده چرا دامن عیبان فدنه حشر برای تو حدیثان سمع را وقت مغرور و غافل کرداد حیرت گشت بیابان کردم منکه نظاره آن شرخ زامان کردم هوش خود صرفت این صحنه گران کردم بهر معانی او این سر و سامان کردم العدا الله چنین کار زایان کردم	
آن طری داد چنین آئینه در دست نقل چشم را بر رخ زیبا کس تو حیران کردم	نی که بدوش صبا سخت بیان کردم دید اشک فشان منی عمان کردم باز در خلق تر احسان کردم از دحامی بره تو سلطان کردم زیر حجاب اگر حافظ قرآن کردم پاسبانان تو دست گریان کردم بی درین باغ چو زنگشان کردم بر سر راه اگر خدا سنیان کردم	
شاید این خانه ویران ز کس آباد شود دوش در خواب علی روضه عنوانم	یاروان سو فلک ملک ترستان کردم منکه باید ز خود آن روضه انان کردم	پیر سر بایم کسی روضه عنوانم سنگ زنه تشارم کمر لعل چرا



<p>دست غم چاک ده بسکه گریبان آه آن عارضی نوزدیدم در خواب قیس گراز لاله خویش آید عجب سوز دل بر بر سر سامان جهان آتش</p>	<p>بر سر بادیه گریاره دامان دیدم در شب چادر هم این ترابان دیدم فته حشر درین شربت خمی آن دیدم گر کسی بجهان نرسد سامان دیدم</p>	<p>آینه رخ پر نور تو میشد چرخ حوص او در دگره من این گنج چون ز حیران شدی صورت اسباب کان لعل جگری شکست خطاب</p>
<p>یادم افتاد مر قیس دریدم دانا نشود سبکسین نشینی دانا یان چشم را فرشت نمودم بخیا لقدم باز شد داغ سرتاج جنون بزم</p>	<p>در ده دشت افتاده گریبان دیدم به جها که من از الفت دان دیدم بر در هر که جلوه یزی همان دیدم هر کجای که بره لشکر طفلان دیدم</p>	<p>قابل ناز نبودم که به شتم دادند بان علی یک غلام شمه مردان بودم دواند که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم</p>
<p>دستی با تو گزینم که گزست نشد آدو بر باد شد خاک کس سوختم شمع صفت شمع فدا زندگی شد تیر از مرگ مرا و اجل</p>	<p>عاشقان را بدست تو گریبان دیدم خانه عیش جهان خانه طفلان دیدم گر کس خجین غیر چراغان دیدم بر سر کوی کسی گزن بجان دیدم</p>	<p>بر در در بریا صورت آن کزین هرین سوخته چون نشسته چرخون آخر کار مرا القه خود کرد اجل خنه زن بود به محاکم متول</p>
<p>یاد مجنون بر سرم تو خاک افتاده کلفت سحر علی راحت دل گردیده سحر وصل ترا شام غریبان دیدم</p>	<p>قرص رخ رشید عکس رخ تابان دیدم عوض تو شد گرم بوسه برادی چندی از رو نیک نصیبی است به قسیم دانا بوسه لبست بود مرا آجیات</p>	<p>دوست که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم داعطاش تو من نیز سلطان بودم بسل خنجر بر جوهر مرگان بودم</p>
<p>شب که من این دو ارقا بودم چون سیدی سرا تو غنا خاکم جز لب منی نیست الف با دم سجد بر لب منم هر چه تو خواهی کنم</p>	<p>قصد میگردم سر بام فلک نشین عوض تو شد گرم بوسه برادی چندی از رو نیک نصیبی است به قسیم دانا بوسه لبست بود مرا آجیات</p>	<p>دوست که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم داعطاش تو من نیز سلطان بودم بسل خنجر بر جوهر مرگان بودم</p>
<p>داع و دل است شب بجز عار بودم اشب این سخن من خوشا تبسم حیرتی داشت خلق تو رخ حالتم بانه صفت بشوق تو جوهر سگان</p>	<p>قصد میگردم سر بام فلک نشین عوض تو شد گرم بوسه برادی چندی از رو نیک نصیبی است به قسیم دانا بوسه لبست بود مرا آجیات</p>	<p>دوست که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم داعطاش تو من نیز سلطان بودم بسل خنجر بر جوهر مرگان بودم</p>
<p>یک دلم بر دگر بر دگر از خوابان شب که من این دو ارقا بودم چون سیدی سرا تو غنا خاکم جز لب منی نیست الف با دم</p>	<p>قصد میگردم سر بام فلک نشین عوض تو شد گرم بوسه برادی چندی از رو نیک نصیبی است به قسیم دانا بوسه لبست بود مرا آجیات</p>	<p>دوست که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم داعطاش تو من نیز سلطان بودم بسل خنجر بر جوهر مرگان بودم</p>
<p>ساده زهر اگر بر فلک سوم می تابد قلمی که از ازمبندی را نگ گونید ۱۲ گداخته شده ۱۲۵ از کشت در بان</p>	<p>قصد میگردم سر بام فلک نشین عوض تو شد گرم بوسه برادی چندی از رو نیک نصیبی است به قسیم دانا بوسه لبست بود مرا آجیات</p>	<p>دوست که من حسنیان بودم این ندانند که خود دشمنان بودم داعطاش تو من نیز سلطان بودم بسل خنجر بر جوهر مرگان بودم</p>



<p>آه تشخص مرض هیچ کی ناکرده گریه ام آبکس زرم حینان گردید هی غبارم بوسه من خوابان نریز کس نیست حالات آل کارم</p>	<p>تخته مشق اطباء بهر دکان ماندم بسکه در عشق بتان شمع سبستان ماندم دانا چون جرس قافله نالان ماندم هر چه تعبیری خوابی نشان ماندم</p>	<p>خاک نقش قدش بر دصبا کنون نرگس با ویر نشده چشم مرا سر و آرد بوی لبش هم قید کار من بود زلیس پیران واقع</p>	<p>خاک فرق سر کوچ جانان ماندم محو نظاره شملای گلستان ماندم هر چه پا بند سر حلقه زندان ماندم بسکه آلوده کن اسب عصیان ماندم</p>
<p>کاروانها شده پیوند زمین دای علی</p>	<p>سالها سال سر دشت حدی خوان ماندم</p>	<p>سیر نم بود حیوان برای دای علی</p>	<p>گر چه بدنام کن صورت انسان ماندم</p>
<p>تخته مشق ستمها حینان ماندم شهو ارم نه فکند سوسن تیرگاه دایغ بر داغ دلم تازه بهار آلوده عشق زلف تو مرا با جگر دید بایه صبر مرا در دهنش برده کاروان رفت بر منزل تو قصه کننده خار کلف با طلب هم تخلیه آخر کار مرض شکل اجل پیدا کرد سرگین چشم تو کرد انچه بین هیچ نفس را که کشیدم تو فریادی نوبه</p>	<p>هی چه بد حال سر فصل خیابان ماندم سینه پر زخم بدین طعن قبیان ماندم که بوی رانه خود در شک گلستان ماندم دای بر عمر که در خواب نشان ماندم در سرنخ دل خود همه در آید ماندم وای خجعت کن گریه بیان ماندم در تلاش جبین آن گل خندان ماندم سفت در کشمش نارطبیان ماندم چشم اسید بصد تیغ صفایان ماندم هر چه تو آس کلیسا نه چنان ماندم</p>	<p>خاک نقش قدش بر دصبا کنون نرگس با ویر نشده چشم مرا سر و آرد بوی لبش هم قید کار من بود زلیس پیران واقع هر چه بر تو یک کس نشان افتخ تقصیر رخسار تو بود طالع جام صبا شهادت بهندم دور می شنیدم بگوئی خود از پیران</p>	<p>خاک فرق سر کوچ جانان ماندم محو نظاره شملای گلستان ماندم هر چه پا بند سر حلقه زندان ماندم بسکه آلوده کن اسب عصیان ماندم هند گشتم و صد شتر صفایان ماندم هر یک کرده بان در دوزخ ماندم چشم اسید بصد تیغ صفایان ماندم باز در سری خود چند جوان ماندم</p>
<p>گرچه آشیوه خود ساخت علی و بجوی</p>	<p>باز و بجوی سگ کوچ و دربان ماندم</p>	<p>نقد رحمت بکف ارم سر باز اجزا</p>	<p>در بر خویش علی مایه عصیان بردم</p>
<p>آه کافر شدم بی نه سلیمان ماندم فی مسافر شدم و بی زقیان ماندم از نه تو بجگر زخم بلالی خوردم رشته مور نیامد بکف تدبیرم دست پایا زده شادی بر شکر در خیال سیه بادام در چشم فشان نقش پا نیر شده محو ز صد بوسه</p>	<p>بر رخ زلف تو چو آن پریان ماندم بسمان گشتم و بر خود همه گردان ماندم عاشق آبر و خوار حینان ماندم پاک بر آیه ملک سلیمان ماندم در شب صبا کاه می جبران ماندم همداغ خم پر و عن سلمان ماندم خاک رهن آرزوی جان ماندم</p>	<p>نقد رحمت بکف ارم سر باز اجزا در بر خویش علی مایه عصیان بردم یار را باز یو بر آینه سمان بردم شوق دیدار زول شکرت فغان بردم کاغذ از صفحه این خاطر محروم بود ساقی باد شاد چوین از زبان</p>	<p>دام از مور شش رزق سلیمان بردم خود به پیرایه قاصد خطایان بردم باز خود نامه بان سرخرمان دم ساقی باد شاد چوین از زبان</p>

<p>لیک دانی تو کار مرا آبی کرد بوسه چند زدم بر سر کافل آتش استخوانم گر از باره مقناطیس است کی توانم که بشویم زدل ریغبار دامن آلودیم ز لوبوشن آتش ساختم صدقه دندان صفای و ز خار از آه نمودم که نویسم خمش گر دگلفت همه گل آبریزانوشد که دهر کس که علاج خمش خفاش بلبل از انفر دشم بگل تر برگز بان مسیای زمان اراد و ران باغبان گاه ندیدم کمن بر دران بود و خورشید قیامت بر سر دامن جان</p>	<p>بایه شوق بدل نیت یاکان روزی غلشین از شاخ غزالان جدید کردم دانه تو بیکان دم بار بایش رخس دیدم گریان دم کفن از بر خود از دامن یاکان دم آب تابی همه از گوشت غلطان دم روشتای بقل از شب بچکان دم التجا گر طوف موج طوفان دم مرض خمش اگر پیش طبیبان دم خشاخاری که ازین دم میلان دم دود دل پیش آوردم دامن دم از گلستان تو دایم گل حران دم سحر شری چاک گریان دم</p>	<p>گل امید نیم ز نزال و صلت سحر بود دیدن رو تو صلب باب عشق است طفل چو بچکان بست می که دران داد همه را بدست بود اندازد علما همه خوبان دادم دامن اندر کشت شیب آفتاب دیو ز اداسست بسم آردم ناله ببل شیداکل تر بارشند رفتم از خورشید جان یارم زنده زور روز در گره بازی کن بود دایم محرمی صلت تو نهادی دایم پاک شد و ای بر آلودیم آب دیم و از چشم بر دل افندیم بوسه دیم ز لبش آب دامن خودم رفع امراض کردید بر رخسیدان آخر از نور تو مهر شست زدن آخرین رنگ جان به نیرنگی است</p>	<p>خار دیوار تر آلود شد امان دم نسبت زلف تو زین شمعان عوض بوسه یکس ده گلستان دم بست می که دران داد همه را بدست بود اندازد علما همه خوبان دادم دامن اندر کشت شیب آفتاب دیو ز اداسست بسم آردم ناله ببل شیداکل تر بارشند رفتم از خورشید جان یارم زنده زور روز در گره بازی کن بود دایم محرمی صلت تو نهادی دایم پاک شد و ای بر آلودیم آب دیم و از چشم بر دل افندیم بوسه دیم ز لبش آب دامن خودم رفع امراض کردید بر رخسیدان آخر از نور تو مهر شست زدن آخرین رنگ جان به نیرنگی است</p>
<p>دست دست سحر دستان دم خود بخود تا که بردانه شوم شوش جای خاتم چو نشان بار بیکان دم بوی بکرم نبود زیر فلک نسبتی ناصحا طفل شدی عشق چو آفتاب تا که در دشت من بسته انداخته هم خطا که دو صد باره ناله خوبنمایست مراد و زجر کشند وای عشق سر کفر باطل است سید</p>	<p>قصه ویرانه من داست علی گلبدنم زود از گلشن فردوس بهاران بروم در حقیقت بکفش نقد دل جان دم عوض خامه یکف شهر خاندان دم نقد جان را عوض مزد بیکان دم تو دیک که صد بند بیکان دم سر قیمت تو در دست بیکان دم نامه بر اعدا نامه عیبیان دم وای برین دل خود در کف طوفان دم بست تیرا بکفم دامن کان دم</p>	<p>دوست دست سحر دستان دم خود بخود تا که بردانه شوم شوش جای خاتم چو نشان بار بیکان دم بوی بکرم نبود زیر فلک نسبتی ناصحا طفل شدی عشق چو آفتاب تا که در دشت من بسته انداخته هم خطا که دو صد باره ناله خوبنمایست مراد و زجر کشند وای عشق سر کفر باطل است سید</p>	<p>دوست دست سحر دستان دم خود بخود تا که بردانه شوم شوش جای خاتم چو نشان بار بیکان دم بوی بکرم نبود زیر فلک نسبتی ناصحا طفل شدی عشق چو آفتاب تا که در دشت من بسته انداخته هم خطا که دو صد باره ناله خوبنمایست مراد و زجر کشند وای عشق سر کفر باطل است سید</p>
<p>سایه آبی کردن بی تو برب کردن ۱۲ از غیثات طاعت آنرا بپند میگردانند از غیثات</p>	<p>سایه آبی کردن بی تو برب کردن ۱۲ از غیثات طاعت آنرا بپند میگردانند از غیثات</p>	<p>سایه آبی کردن بی تو برب کردن ۱۲ از غیثات طاعت آنرا بپند میگردانند از غیثات</p>	<p>سایه آبی کردن بی تو برب کردن ۱۲ از غیثات طاعت آنرا بپند میگردانند از غیثات</p>

گرچه گاه بسوگل خندان رفتم گلرخ از سرکوی تو گل افشان رفتم آه صد بار دین شست خندان رفتم از سرزم تو جانم گیر انجان رفتم سیرم چیست که از صورت انجان رفتم	گرچه گاه بسوگل خندان رفتم گلرخ از سرکوی تو گل افشان رفتم آه صد بار دین شست خندان رفتم از سرزم تو جانم گیر انجان رفتم سیرم چیست که از صورت انجان رفتم	گریه بچاکم کرد ز آب چشمم جلو گرم خون شد و دوشم فرواریم در پس خویش ندیدم اثر از قافله خود مرا پیش رقیبان تو بسک خسته آفتقد رحمت دل آب جگر دادم
--	--	---

خلق بهر چه شدم آه نمودم چه علی همه یاد آمده بودم بهر نیان رفتم	منکه از کو تو در روضه رضوان رفتم انجمنان نجیب محافل یمن در رفتم حالت غریبیت باز مرا یاد آمد تنگم یافتیم از گویخیان فریاد بر گل نظرم خار میخیان گریه	نی سوار چه بویایت به غم حمید رنگ سنج تو مگر خون ترا کرد سید بوسه سینه خط و دوش کشیدم در جان گلشنی شیرین عاشق دل خست داغها شد بتم دیده به بینان تیر خود را چو کشید از جگر صید گر بر ام سیل شد بر درم از برش زخم دل نشد از مهرم زنگار زلف گردش چشم مرا جلوه رو بنما گردش چشم تو انداخت مرا اصحرا
---	---	---

بوسه بر چاه ز خندان ترم وای علی سنگون تا که فتم بر چه کنعان رفتم	طعام پس خورد ۱۲ از منتخب دبر بان -
---	------------------------------------

هر جا که قدیم سر راه تو جانان	از اینجا ی خوشش گفتات فریتیم
با برهن و شیخ علی کار نداریم	در بزم کسی جز جکایات رفیتیم
۹۹۴ خدا یا آنچه محفل بود شب یکم بودم صراحی بر رویه برفت یزداستانی باشکوه فی منیا برگ محبت بار بلوح سینه ام نقش تصویر تها من یار دمی خوشبو گلستان بودت یا دو ساله من چل ساله ساقی بازده سر بام شب ماه و بهلو یار و اوید نزد که مرگ و وصلش فکر در پیش تو انم که سکنه در شکرستان چنان جاد و گاهی بود و اندر بزم بجا آید بارش تو ای ساقی سر نشا هجوم ماهریان عالمی شد از هر جانب نهادم گوش بر او از هر جانب کایت	۹۹۳ که هر کس در محفل بود شب یکم بودم در دیوار سائل بود شب یکم بودم در دیوار گل بود شب یکم بودم چرخش گشته اول بود شب یکم بودم بهاره شیر حاصل بود شب یکم بودم حصول عمر حاصل بود شب یکم بودم مرا خواب حاصل بود شب یکم بودم نعیم خلد حاصل بود شب یکم بودم حجاب نایب حاصل بود شب یکم بودم گو خواجه بابل بود شب یکم بودم بلال از بر نازل بود شب یکم بودم تماشا نقش بسمل بود شب یکم بودم به سوزان دل بود شب یکم بودم
هر شمری علی از خرم سید اندر بر قاهر	لیکن از بسکه قائل بود شب یکم بودم
۹۹۵ سرم بر پای قائل بود شب یکم بودم رقیبان را که رسیده کنانم یزداستانی گل گلزار و اغنی بود اندر سینه بلبل پایانی از او فرق نیازم تا سحر نازه چو گیم از نیاز خویش نیاز یار باره یکت و جلوه با سیکر دهنده جان	۹۹۶ بخونم رنگ محفل بود شب یکم بودم زمن تاشینش بر دل بود شب یکم بودم بر جور استمال بود شب یکم بودم خیال اصل ماطل بود شب یکم بودم نیاز از ناز کامل بود شب یکم بودم سجده مقابل بود شب یکم بودم
له بکرا دل دفع هر دویم یعنی آئینه دین نظاره می است ۱۱۶ از منتخب	له معالک کننده ۱۲ از غیثات
معاذ الله سخن گفتن میان بزم سوز	اشاره هم چرخ شکل او و شب یکم بودم
اگر قائل بودی قلم نونوی اخی حاضر	سحر کارم بجای بود شب یکم بودم
۹۹۲ همه اسید واران شهادت چون علی حاضر	نظر اسوق قائل بود شب جانیکه من بودم
۹۹۱ شرب خون سبل بود شب یکم بودم چه فرحت خیر محفل بود شب یکم بودم مگر جیشد جایش را بر دزدی برداریش دل جان بینان دودم یاد ایش چهارم خلقه غم شد مرا اینده و احسرت چه باشد زین شریقی با بقدر با همه ترست جان را رشاید بود شمع بزم چون بانی ساع و عطا با هم بود اندر سخن آری تعالی شطرقاری با چرخه چون شمشیر خمی خود ساخت بر شغل طولان بینین سخن خنوم را که جاسلسه بر بار	۹۹۰ کباب باز به دل بود شب یکم بودم دلهم گم گشته من از دین جانیکه من بودم که سبک عاقل بود شب یکم بودم عاشق محفل بود شب جانیکه من بودم که در گردن جان بود شب یکم بودم حجاب شرم حاصل بود شب یکم بودم که هر روانه این بود شب یکم بودم چیم و خلد حاصل بود شب یکم بودم دیل خصم ماطل بود شب یکم بودم که سبک عاقل بود شب جانیکه من بودم بیاد ستار عاقل بود شب یکم بودم
بیک سده دل جان یثی ایام علی برده	که بس نادان معاش بود شب جانیکه من بودم
۹۹۳ سرود از خدو گل بود شب یکم بودم یکی ز ابد گرد اعطای قاضی کرا نظر کردی کاشش اعطای دینی دران محفل کرده جاکالی کس حسد بر رو فتاد ز شکایت مده که میا ختم یارب انیم بر یزبان	۹۹۴ به سوزن بلبل بود شب یکم بودم ولی با هم تامل بود شب یکم بودم که درس حجاب بل بود شب یکم بودم که با خود تامل بود شب یکم بودم که با خود تامل بود شب یکم بودم که هر یک شوخ و شنگ بود شب یکم بودم
له تضادیر اصنام ۱۱۲ از شمسی	له معالک کننده ۱۲ از غیثات

نصیب نشد از طاعت و زکات  
شکسته توبه از ابر و باجم بلا جاری  
یکی طاعتی که تائب بود در کعبه از غیب

که ما گنج کا کل بود در حاکمیکه بودم  
که چرا آب هم مل بود شب چایکیه بودم  
برنجی در غل بود در شب چایکیه بودم

که باشد لائق دامادی نبست آنم  
که می بر سفلای طون بسطور او در غل  
زود شمع آرم نه پریشان گیسو در غم

بهم فصل ناسل بود در شب چایکیه بودم  
چرا غل عقلها گل بود در شب چایکیه بودم  
ز بس کیسای سبیل بود در شب چایکیه بودم

علی جام جهان بین بود خالی جام در دستم  
سیه سستی نقل بود شب چایکیه من بودم

مرا در مل علی بود شب چایکیه من بودم  
مرا ساقی دو با جام خالی از او داد  
سواد دیده جانان با حین ساندی  
به پیش بر قدش خون خرم کین در غم  
کسی آمد کشاد با بزم زینش  
نشد قطع کلام صلا بود در زینش  
درین سخن اندر و اخلاص عالم  
در آن فتنه آمد محبت من سر کایه  
برای نظر داده مغرم کرد جا خالی  
چو آن پیرفتون بود سر کایه ساقی  
چو کشکول شکر پر بود از گشتی گدایه

سوادیم مستانه بیاض چشم جانانه  
به تغلیبه میزد از نگاه ناز و دیده  
گل از رخسار شمرند در عاشق باخونه  
بر قصه لونی جا سرد قلقلش رده  
نیکستم میراغ زرم جانان همچو پروانه  
از آن فیکه میزد بوسه بر اینی کنش  
به سراج و سترغ و کف جام بیامیزد  
ز بهر شعر یکدیگر در آن غم خندان

کتاب سحر بابل بود شب چایکیه من بودم  
بیکدیگر تفاضل بود شب چایکیه من بودم  
خیال از لطف سبیل بود شب چایکیه من بودم  
چه ز ابر نقل بود شب چایکیه من بودم  
چرا در غل بود شب چایکیه من بودم  
چرا دست دل بود شب چایکیه من بودم  
بهاش نقل بود شب چایکیه من بودم  
پیر سرشک مل بود شب چایکیه من بودم

یکی قاتل هزاران کشتی صد ناز و کم فرصت  
علی با هم قاتل بود شب چایکیه من بودم  
بهار سوختم گل بود شب چایکیه من بودم  
صد اصو نقل بود شب چایکیه من بودم

گلچیدم به پیرین چون داده در دنیا  
خرمی اگر نوز طوفان کرد مستی  
سر بام فلک سته سحابی چیم اختر با  
چرا فریاد کردم سر سپیده چو چو  
گلچیدم به پیرین چو خوش داده در دنیا  
چو می پرسی حال کفایت ده و سیه

سر و کسینم بود شب چایکیه من بودم  
که کشتی در طالم بود شب چایکیه من بودم  
که نیوارم بکارم بود شب چایکیه من بودم  
نوگونی نمج صمم بود شب چایکیه من بودم  
کشتی بحر قلم بود شب چایکیه من بودم  
خار من تنعم بود شب چایکیه من بودم

له گزیده از لطافت و نخب ۱۱  
۱۲ فاخته ۱۲ از نخب و دار ۱۳ قتل کین ۱۴  
یعنی زنجیر از سراج ۱۵ به پیراری و اندوه ۱۶ از کشف  
و صراح ۱۷ آواز کردن صراحی ۱۸  
از کشف و صراح -

له افزونی و غلبه از نخب  
۱۹ نام شهری از مادر ندان ۱۲ از بران و مدار  
۱۳ تن آورشند بکار بزرگ شدن ۱۴ از نخب

بر کشتن شمع بدست آئینه عجیب و شگفتی بود شب جای که من بودم		شیراز شورستان بود شب جای که من بودم چرا که دخی قصل لوی و پر جبین	
ز حال بزم آریان چه میگفتم علی بانو یکی در دیگر سے گم بود شب جای که من بودم		زینجا و اربو خود شدی تفتون دید مژده گریو جیر جان عاشق میری	
سجالی در گم بود شب جای که من بودم چرخ فی از تصادم بود شب جای که من بودم		بجوم مور بر جم بود شب جای که من بودم که بسن تسم تسم بود شب جای که من بودم	
اکبر آینه عالم با چادران بود در محفل که امید هم از چنان بر جرمی اورد		که سرک نظم بود شب جای که من بودم که فریادم ترغم بود شب جای که من بودم	
شهادت بود مقصود از بهر حضار مجلس نمیدانم پسندید که بنجید بدل بدخ		ز یکدیگر تقدیم بود شب جای که من بودم بهر کرم بزم بود شب جای که من بودم	
چنان میبایدیم تو گوی بر جان بوقت صبح بخون وقت شام قصید		بی جان خست کردم بود شب جای که من بودم دو تعلیم و تعلیم بود شب جای که من بودم	
پلاستی تن مفتون کلیمی در بر جنون نگرده کیفت تنما از پیرین برین		به سنجاب قائم بود شب جای که من بودم عذر ارم تو هم بود شب جای که من بودم	
که می رسیدی دران بزم ارم غیر به شب نیست ماده را بد پر مسجد		صبارا دعوی تو بود شب جای که من بودم بسی شاید که درم بود شب جای که من بودم	
سستی گرفته هر کی سوز را در بر نظر داشت نقد دم در و جان		ز عصیانم تفرم بود شب جای که من بودم نفس سینه که گم بود شب جای که من بودم	
ز حالات شمه مردان علی و حالات آدم شمار ترک گندم بود شب جای که من بودم		من او اینچه سامان بود شب جای که من بودم سفال ساچه قدر داشت خنجر خنجر	
۱۰۰۰ بجوم را بنوه ۱۲ از غیثات		۱۰۰۰ مردم بخوانت اگر سوختم کرم کرم	
۱۰۰۱ اگر صلیح کردن ۱۲ از غیثات		۱۰۰۱ بوصل شعله رویا که چشم کشانم	
۱۰۰۲ چیزه که بندی آثر ثاٹ گویند ۱۲ از غیثات		۱۰۰۲ سینه بدی بدل شد از سستی اسیر کش	
۱۰۰۳ کس آما س شدن ۱۲ از غیثات		۱۰۰۳ چرخ و لوت دیار سبک بود تقدیر	
۱۰۰۴ انضم و تشدد میم معنی آستین ۱۲ از غیثات		۱۰۰۴ گدا هتاج سلطان و شب جای که من بودم	
۱۰۰۵ آتش برافروز ۱۲ از غیثات		۱۰۰۵ آکی که انسان بود شب جای که من بودم	
۱۰۰۶ خاک بر کف دست فانی آواز سینه پیران از غیثات		۱۰۰۶ سکه رودان تو کج کردن ۱۲ از غیثات	

<p>یکی خود گزیند و یکی مهر و دو گزیند و گفته تیغ و کمان بر و شوره تیر و فطاحاد شب یک یک هم مار و کرم نه بر ایم او تخم بجان و لیک بجان همه تن بر بر کار که می پرسید هر یک در آن فکر کرد شب یک جور و ساقی جور خم نمود جبال را بشاید کرد روشن جمله دلمور</p>	<p>شبستان بوستان بوستان بوستان پی قلم چه سامان بود شب یک یک دل از بسکه نادان بود شب یک یک نظر بر دو جان بود شب یک یک بدار شاو خاقان بود شب یک یک به پهلوانها با بان بود شب یک یک تخم سر در خاقان بود شب یک یک</p>	<p>آه آتشبار من میکرد کار بر قضا آخرم بر اوج کیوان شکی دایدا طوبی جنت میم همسر بالا یار اعتقاد آخر فرخنده اندر دشت چون بغیر دمی کند جسم مرا در خاک گلرخی شوم رو و دایه ای شوم آنجنان در انتظار نقش مضطرب شد بود شاید خرم کف الغیب سامان در کشید بر سر نرم شربتستان گداز هر من جلاد از حبس دم شده حالی از به خوردن غنی در دینیت همچو من نازک مانعی کیست دور قمر کی توان از خطم را واقعی نازک مانع تا رسیده نوبت است میان کد سیدم تعلیم مرغان چون بادش هر ای قریب سینه و خوب بر گزیناز وای فلک من ناید در کف مضمون</p>
<p>علی هر بیت من شد طاق نسیان مهر خاقانی پیر سر شک شردان بود شب جانیکه من بودم من بفکر کفر و ایمان مضطرب بودم خمیه ام در آفتاب بود از دود آه البت ایام را زین کرده اند از بهر آنچنان نازک از اجیت گفته شه نقطه بگذرستم در طر بر صفت من خاک نازد اختم بر سر زین کوی ای نیار در ده خط دلدار از نامور دامن لوده ام را بسکه اختم کی بسوزد و اعطاد را بر بیان عاقبت بخت سفیدم داور در کف</p>	<p>بودی برقع صنم زو خود جانی دادم وز نگاه حشر آلوده طنابی دادم وز لال چرخ نیر پارکابی دادم کر غنایهای تویم عدالی دادم از کتاب حسن اینک انتخابی دادم در ره عشقش که از سر پا تری دادم در قفا نه بند زنجار جانی دادم منکه منظر نظر عصمت بی دادم منکه در بختی رو عدالی دادم ماهر و در بر مقابل با تابی دادم</p>	<p>بر سر میخانه بی ساقی جانی دادم چشم وصلت بر دایه جانی دادم در میان خلد از دوزخ عدالی دادم بر گناه خویش امید نوبی دادم من مام و پیشو چون بوترانی دادم بوده ام بهوش خود و نهنگانی دادم چشم بر دوش بر دست غزالی دادم چیز تر من دعا ستجانی دادم کز دل بریان خود در کف جانی دادم دیده چون مهر نورانی دادم چهار دهن در چراغ اندر شرابی دادم ساقیا خود ساغر می جانی دادم جای سر نامه سر نامه کتابی دادم دنیا ان لقب خود و جانی دادم اندرون سینه در شفت کتابی دادم پیش ازین من هم برش یابی دادم دام گشوده صید عقابی دادم</p>
<p>دوستان حالا بود نام علی زین پیشتر بود فرادام لقب مجنون خطابی دادم یاد آن ماهی که در پاهای دادم سله پادشاه بزرگ - و قدیم لقب پادشاهان چین و ترکستان بود حالا بر مراد شاه طلاق کنند ۱۲ از غیاث سله نام شهر خاقانی ۱۲ از غیاث</p>	<p>دلم باشد فرقی رخم یا که من دادم چهل روزه که گردید بر نسیان دادم من الدار و لطف جان و خدایه عالم ز غنای خود خوری رسید و آیتام ساده نام ستاره آیت سرخ رنگ بجای شمال که چون بر آید و نصف النهار رسد وقت اجابت دعا است ۱۲ از غیب</p>	<p>که دار و زیر گردن مجنون اگر کن دادم خجی گردید آخرم گمباری که من دادم کردار و زیر گردن و نسیان که من دادم سبا و آیت پیش را غنای که من دادم که دار و زیر گردن مجنون اگر کن دادم خجی گردید آخرم گمباری که من دادم کردار و زیر گردن و نسیان که من دادم سبا و آیت پیش را غنای که من دادم</p>



<p>که میفرماید ز کوه حسن و وز عید سر سالم به ساقی می بانی چو بنیاد گلگون چو در روز گردیدن ایوب با ناله نه چون ملکستان بلع فرمان کرد</p> <p>نیکو دم جبر چون چشم دایره از دست چو رخ دل صاف کمان آبی بر سحر ندارم غیر خود تا چو تسبیح سلیمانی</p>	<p>که باشد مستحق آخر ز خدای که من دارم برای مصلحت ده دست کاری من دارم که دارد بر زمین جان بر آلودگی من دارم یو مهر سلیمان جگر برادر که من دارم</p> <p>کنده عابدی شمع عیار که من دارم عبادت ز چشم دیوار که من دارم رنگ جان من آبی بار زاری که من دارم</p>	<p>کسی صد بار و صد بار با دست جان مرا خود فرج کرد و اندک که جان بگیر ایشیخ که تخته اندام را سحر بزن آینه دل را سر خورشید تا منی</p> <p>شکسته گریبان جان کف چو کوهان نیاید اخش تر دم کردم رخ سحر غم جگر بر تان بر تیرم همراه من رفته بود گمائی بر فیض دلان بود مرا غم</p> <p>دل بیتاب من تابان بود چو سیاه غم عشق تر از نارم که من چنانچین</p>	<p>که شد و بجز با تا را که من دارم که دارد زیر گردون عید با من دارم کسی جگر حاشا گریبان که من دارم فلک هم نباشد با من بانی که من دارم</p> <p>ندارد زیر گردون عید با من دارم چو دل شکسته ازین خوانه هانی که من دارم تو گویی در طوفان آما که من دارم بسوز تا دلم راه سوزا که من دارم</p> <p>رو و شاید بجز من چنانچه من دارم</p>
<p>سری مال جرم میگرد علی سزای قتل میخاید گنگاری که من دارم</p> <p>سزای نیکو دل که من دارم بلا شد و دشتی طبع که من شرم بود شاید عزیزان با من دارم چسان با نام بر گویم که من دارم</p> <p>محال است خیال خام کاین که من دارم برم شاید بر قدم بگذارد که من دارم زیادش نرفته باشد چو باد و ننگان ببردم که بر قد نقشه قصر شمع</p> <p>ز لطافت عزیزان که من دارم نیازت باید دید از زاری که من دارم انا سخن گفت منصف و نیکو که من دارم نصیبم گردد و در شیشه و در بر</p> <p>بفضل دست آمد در جنت که من دارم</p>	<p>سجده دارم آه بیکار که من دارم که گویای غم بسته است که من دارم که گویای غم بسته است که من دارم صلح و وقت با من دارم</p> <p>نشد ایشای زرم یاد دینار که من دارم امید وصل حالا با تو که من دارم جانش خورشید و خنده کار که من دارم آرامی مقابل نیست از من دارم</p> <p>مسافر آمد کند دل چو آه که من دارم بود یکسینه زیر بارم که من دارم من عرصه شمع وین را که من دارم سزاوارتم نیست که من دارم</p>	<p>که از شیخ در بر من آرد که من دارم بود خورشید محشر و آه سوز که من دارم بود سرای لذت سرخو که من دارم بود قطرات شکم کاروان سیف که من دارم</p> <p>مسافر آمد کند دل چو آه که من دارم چو منی زاری شاعران که من دارم بیا ایجان بیا ایجان که من دارم پیریشانی سیدی غزلوانی که من دارم</p> <p>چو چیر اند دانیان که من دارم رباید برق بیا از دل که من دارم چنان تلخ بزم اندر که من دارم بفرزنده ام جانیت که من دارم</p>	<p>بود کعبه بدید اندر من که من دارم تو گویی نغمه صورت که من دارم هلال عید با باشد که من دارم تو گویی چاه کشتان از من که من دارم</p> <p>بیا و بنگر کن سوز که من دارم نظر کن بفلک ایوان که من دارم ز داغ غم شب چرخ که من دارم نباشد چرخ سوز که من دارم</p> <p>نباشد چرخ سوز که من دارم چو نسبت با چشم گریبان که من دارم مسافر آمد کند دل چو آه که من دارم نیاید در زان ح طوفان که من دارم</p>
<p>علی که هر چه بود بی پر و آه به از ملک سلیمان است اشعاری که من دارم</p> <p>بیا که امید ز بزم ز کلاه که من دارم</p>	<p>دل من تنگ شد از تنگ که من دارم</p>	<p>له عادات بلند از زبان و سرچ</p>	<p>له عادات بلند از زبان و سرچ</p>



<p>بیا حافظ یار است کنی هم در کتابی ندامت خوشه و خرم که بخت خوش میا آگاه از آن سو پسر از چرخان</p>	<p>تا سحر ز تو است آتی که بخارم بسود دانه و شرم ببارانی که دارم که یوسف گم شود در یوسفخانه</p>	<p>پرویز را گردن آفتاب است گر تو دوی کا کل خویشی در آفتاب میکشی سر ز من ناتوان</p>	<p>جامه بهشت چون بهر درین دم مار سیاهم را کف بگردن دم چند بیدار اگر ندر کشیدن دم</p>
<p>خلط گفت علی نامه عشق است دیوانم بود سر نامه که گوید دیوانی که من دارم</p>	<p>بار کیش بر سرم تن خمیدن دم و شوقی از ای سرچرخیدن دم رنگ شمع خویش بهر زین دم</p>	<p>شرم ز میکشی پیش و قیام سر میکشی در غایت میکشی سر میکشی در غایت میکشی</p>	<p>رنگ نجالت شرم روی پریدن دم تا ببری طور را لب میکشیدن دم تا ببری طور را لب میکشیدن دم</p>
<p>تیغ کیش بر سرم تن خمیدن دم سبز دیده بخت بند نقابت کشا زرد لباس بدر ازین بگر خا سبز خط را در صفت کنم با صبا حال دل مضطرب گر بگویم ما غم نمی غم میکنم در عشق تان گم شوم از خویش باز نیام تان پوشه خساره و سرخی ای شام نگ چون غم غم عاشق صاف کشم سرو زینت رود زینت بر سر غارت دل را اگر قصد کنی ی سر</p>	<p>بار کیش بر سرم تن خمیدن دم و شوقی از ای سرچرخیدن دم رنگ شمع خویش بهر زین دم پهلوی گلزار را خا خلیدن دم ماره رشوق را بال پریدن دم چاک چاک شد اگر دل بکشدن دم بچرخ گو جان زن بریدن دم تا بکجا ماهر و لب بگردن دم واسن اگر پاره شدن بریدن دم گرچین ایر را سرچرخیدن دم از گداز چشم ترا راه رسیدن دم</p>	<p>من جواب و جده تاجیدن دم بیا صحبت یک خطه صد میکشیدن نمان برین یکدانه سرچرخیدن چو کار ازین نام میکشیدن در جام بهر افسان ناماد سا قیاد و درت بیت کیده ام سحر از شیر بگردن بیا ای سحر سحر تمام شد کارم ز سر گذشت من زلف یار میگردد بنام خویش مرا نیز رشک می آید نظر بهت ای صحنه نواز</p>	<p>در بیت پرست بزمین نشین دیدارم بهر از دشمن بدخواه در کین دارم بهر از شهر یک کشت خفته چیدن دارم پیشتر خام انگشت میکشیدن دارم بجای هم دینا ز نقد دین دارم کنون زبان سر انگشت میکشیدن دارم در انتظار می چند ایستادن دارم خوشا نصیب کسی باشد بدین دارم حرف و رسم کسی کنده بگردن دارم زمانه دشمن و یار دشمن دارم</p>
<p>پرده زرد و بگون دیده بدیدن دم بوی قیصری فرستادن بشمیدن دم تیغ و ترنج آردم گر کشانی نقاب گر بباریده اند سر آید رقیب دست چون غم خورد امن آید خنده حسن و شهرت اگر بخت و ما خوش</p>	<p>هم دوسه دهم دهم دهم دهم دهم بر سر باز آری جان بخریدن دم حور و ملک اکف سر بریدن دم پرویز عشاق را کف بریدن دم جامه هستی ترا بهر دریدن دم دشت جزو خیر را پاک و بدیدن دم</p>	<p>بجهبه داغ غلامی ملا و سیدن دم شمار برین پاکت کف لای نظم چرا نه رخ کند از شرم حار میکشیدن و نه ان به بزم سر و زو خودی آیدم نه کنایه از فال گیر دین فال مخصوص باشد بر باشد بر نقشه بنویسد و بحساب آن پی مقصود بر بند ۱۱۲ از بهار هم</p>	<p>از دشمنان چگون عرض حال خویش علی بهر از دوست یک نقطه نکسته چیدن دارم تمام ملک سلیمان نه نکشیدن دارم که خبر دو گوش نه بینی که غیر ازین دارم که نقش خاک کفایت چیدن دارم که دل شکسته ام خاطر خرم دارم نه کنایه از فال گیر دین فال مخصوص باشد بر باشد بر نقشه بنویسد و بحساب آن پی مقصود بر بند ۱۱۲ از بهار هم</p>

<p>چنگش بشوم از دوق تنگیزی یار ز خور و خلد گذر ز کربار کن اعط بدست تست خدا یا مال کار بخیر بیان سورا یوسف عظم کن عظم حروف عرض من خرداد عظم سو براه وصف سر زلف مشک افشا خون بشتن بتام تو کافری زار مرا برادر و کار و حریف است زمانه با فلک افکنم نمی ترسی لباس شدن جنت خرمم معلوم بنییر لطف خدا دست کجی تاه است بخاک زیر سکنه زلال حیوان را</p>	<p>که یار در بطل خوشی ازین دارم که من نه شوق حکایات این دارم که با محبت تنها خیال من دارم که در صغیر دل صورت حسین دارم نهان بسینه خود آه آتشین دارم عقل ز شاخ غزالان ششپن دارم آنگاه بشوم محبوب سببین دارم نه بچو شیخ صنم ز بر آستین دارم زمانه باش که من سیر کوته دارم بدست پریشان تی خرمین دارم که در نقی بر فلک خا به برین دارم که من زخم غدیر با سنگین دارم</p>	<p>جوهر نمیدر رخ صورت سبزه فکر بر خواسته دیده با یک خط سبزه کس نمیداند مرا ز مردم کوی نژاد دعه ناکردی شوق میکشد ز برادر گرد باد آساده با غم بر فراخ رفت ای قربانت چو که بودم گران خلعت آبجه انم ولی از شوی نجیب سیه غالباً بقید رشد او علی نودی</p>	<p>وای تمسک کن حلقه نگار افتاد گلخدا را نیش شب ز راز افتاد لعلم و با سنگها در کوهها افتاد دز سحر گان به ام انتظار افتاد باز در کوی تو چون خوش کس افتاد حالیامین که غمخت که ز افتاد همچو شورا بخلقت ناگوار افتاد چون امام سجد بیرون از افتاد</p>
<p>مکوجاب نظیری و غالب است علی خطا نموده ام و چشم آفرین دارم</p>			
<p>بر امید دیدن انگل ز کار افتاد ای که انچه فلک در بهر با افتاد همچو شاخ خشک که زخم از دستم همی بجار افتند آن یاران مردم کلیخ حسرت بر سرم افتاد زین مدی تو نیکو است باید دید یا تا زنگی نقل من از بهر جان خدا بر افتاد اگر ناکردی عیادت مرا که زانجا</p>	<p>همچو خا بر گنار زنگه افتاد همچو سیاهی در آتش بهر افتاد از شمال خلیش اندر نو بهار افتاد همچو تار پستان میکس ز افتاد دشمن با من بهت خود و سنگ افتاد من به صفت خدا نشسته افتاد همچو با شیشه مغز از شاخ افتاد همچو ان در منشا ز افتاد</p>	<p>ای بسا اینک دل بشکسته اندر کو ساقیا از آتش خاکستم کسین آتش رخ و دود بر آورد ناشن بخت سیزم کشت از آرزو سبز کرد از سپهر آرم لال دلعن در آتش کنم ساقیا کردی فراموشم چنان می وای بر داغ است سینه چون نسیم</p>	<p>همچو موج از آب یارینا افتاد در میان نیزه بازان چون کافتاد ساقیا بدوش نشسته ز افتاد همچو شیار آتش بهر افتاد در بهار فصل گل رخ زار افتاد که خط سبز تو اندم غزاله افتاد همچو حسن زیر راه فی سوار افتاد وقت جانکندن بود و خوار افتاد گلزار خا بهر تو در لاله افتاد</p>
<p>از ان باشد ۱۲ از نیا - یعنی فصل ۱۲ از بهار</p>	<p>شعری و بیاضی قریه بار یک لیلیت از ان باشد ۱۲ از نیا - یعنی فصل ۱۲ از بهار</p>	<p>ساقی بیاراده که غم در کشتم ای که دوی ز سینه قن بوسه باری باشد شبصال که تیره شب غم سازد شباق سینه رخ دل زغم</p>	<p>ای سر و قد عالم بالا سفر کشتم وصفت بهر قد باید قمر کشتم نور جلال و بشیر را غم کشتم بر زار آفتاب جود اخی که کشتم</p>

ما قوس نریسم خراش است بوم یا بیم گر ز خاک ده یار پیر سن بیم گزینا آب شبنم پاشی بار چشم خیزد بوسه ز سبب فن اگر طول شب بانی که زلف از دست واعظا خوف با جهم چنان گفت در قبری بریم ازین شیشه گلاب دامان شتر گر نشود پرده حجاب		این به گوش خویش آواز کنیم نه اطلس سپهر یک آستر کنیم بر رو آفتاب روز نظر کنیم ما سر و باغ عشق ترا بار داریم یا آنکه صف لطف با شک کنیم ساقی بیار باده که خورده کنیم شاید درون خلد نظیرش نظر کنیم کی از حد ز شرم گنه سر بدر کنیم		جان میبیم در شرک لبان مینش روح القدس اگر دما کند علی گوئیم شرف نبرد بصائب خبر کنیم		ساقی بیا که لحظه ما بگذرد بیم شک یار بر سنگ خاک بعل اسید باست فنا که صفاد گرچه هست فردن غوی ما ریگ روان بادیه گرد و غبار ما در آتش فراق که از جسم ما بیم گر با این کس سنگاپه ما برون کشند از دیر بانه ما هر کس که بیدیم زدم سنگاپه ما آن کینه تو ترخ بلالی اگر کشد ما بیم دانظار که از خاک ما اگر		روزی قیامت است علی یا شب فراق فرست شود ز حشر بفر دا اگر کنیم		ساقی بد غیبتی که غم سفر کنیم خورشید رویا م شایده بیا یاران سلام ما برسانید یار عبت پیش چشم هوشین و غبار برقی است بسکه تیغ نگاه هوشی ایام نوح نیست هوشین شرف خورشید حشر باشد روز شرف ما را امید نیست که نیم صورتش تا چند صف جهان اعظا حشر که دزد ایم برد و که قطره بر زره گوئیم سر و قدح رویا غرا ان شرم او عسات عارض تو بخا شرم وصف زشت کنیم درین عالم صد طول ز حشر یک بیهوش		دایم ما شهادت مقبول مشت عشق بعد از فنا علی چو گل کاسه شوم		ساقی بیا که از پی خود را بر شویم شاید که لبه ز لباش رسد با خورشید به تیره شب هوش هر گاه سر به نه شود در صفاد قرنی نمانیم ایجان تو شرم باش بی بال پریم چو مرغ نظر باغ انجام کا صبح وصال است عشق		ما حضرت جبرئیل علیه السلام ۱۲ از مدار ما در ساختن شهر مند شدند و فبال کشیدند ۱۱ از مراجع و مصطلحات	
--	--	--	--	--	--	---	--	---	--	---	--	--	--	--	--	---	--

<p>سوز د مهر و خارا نش نشان ما سیم خرقه کساوش زیستن یا سیم کی گماهی دیدار دینی</p>	<p>مانند برق که نمش شیم تر شویم گر چو زاهدان کرده در شویم اگر چون شاع هر بر نظر شویم</p>
<p>عیب چشم شیم عدد بعضو عضو خویش اگر هم بهر شویم</p>	<p>عیب چشم شیم عدد بعضو عضو خویش اگر هم بهر شویم</p>
<p>یاد ایامی که سر بریا جانان دهم یاد ایامی که سر برانوی آن دهم صد باران چو این برگ گل میخورد</p>	<p>پای نخوت بر سر خورشید نشان سیر جنت بیگانه بر نشان صد باران چو این برگ گل میخورد</p>
<p>آرزو بوسه خال خوش دل می بود نایب همان نوازان بود و دشمنان سیر گل میگردان سرو خادان زمین</p>	<p>یار را در که اندر خانه همان دهم نغمه نخی با میان غنایان دهم چشم گریان دهم خرم خندان دهم</p>
<p>دش سیدان بری نثار تابوت بر چاکایم بستم نمود آن غنچه لب ماه من بر رخ نقابی داشت آن سیاه</p>	<p>تخته در تابوت تخت سلیمان دهم خند گل اندرون دمان دهم اندرون سیدان عین تن تابان دهم</p>
<p>ما هر که آینه دید و خلقی رود او دانی غفلت که عمر صر شد روی بود و لا گاه طفلان کوش قدم</p>	<p>یک فلک اختر شما چشم حیران دهم کوزه با پر زاناب حیدان دهم کینه یمن گردی برونی سواران دهم</p>
<p>عشق با چرخ کرده گردن زیار عیب بن هم فیض بخش مودت آن بود تاج شاهی بود بر فرم علی داغ خون</p>	<p>هر چو ششم با گل تر پاک دمان دهم نکته چرخ خلقی سرشار دیوان دهم تاج شاهی بود بر فرم علی داغ خون</p>
<p>صبر بران گنج زرد رنگ طفلان دهم قبا با دفرق آن صبر قد قبا کردم بان نا آشنا ناخوشین را آشنا کردم</p>	<p>دل صلیح در بار گل عارض کردم ز خود بر آشنایان دهم آشنایان دل صلیح در بار گل عارض کردم</p>
<p>آن فرزند ۱۱ از سر لعل و محاوره قبا با دفرق آن صبر قد قبا کردم بان نا آشنا ناخوشین را آشنا کردم</p>	<p>دل صلیح در بار گل عارض کردم ز خود بر آشنایان دهم آشنایان دل صلیح در بار گل عارض کردم</p>
<p>دو باره حشر اندر سایه طوبی پاکردم نقد حشر از آن فربه با صبا کردم لب لعل ترا عجا از عیسی اوعا کردم</p>	<p>مرآن سر قد گلشن فردون با آمد بنوی زلف روی باغ گلستان برست اکنون آبرویم پیش سیاه</p>
<p>عجب خود را جاب با آشتا کردم بخراب خم آبرو بخت شکر خدا کردم سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>	<p>نیامد که بر مقصد و کف خفتن شدیم تخ دشنا از آن لعل شین سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>
<p>دل صلیح در بار گل عارض کردم ز خود بر آشنایان دهم آشنایان دل صلیح در بار گل عارض کردم</p>	<p>نیامد که بر مقصد و کف خفتن شدیم تخ دشنا از آن لعل شین سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>
<p>عجب خود را جاب با آشتا کردم بخراب خم آبرو بخت شکر خدا کردم سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>	<p>نیامد که بر مقصد و کف خفتن شدیم تخ دشنا از آن لعل شین سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>
<p>عجب خود را جاب با آشتا کردم بخراب خم آبرو بخت شکر خدا کردم سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>	<p>نیامد که بر مقصد و کف خفتن شدیم تخ دشنا از آن لعل شین سلامت را به چرخ بجز سر کشتی</p>

<p>علیا بانظیری است داشتیم الله حکایت بودی بایان بخاموشی ادا کردم</p>	<p>بر علی هم لطف فرما چون نظیری مرلقا سالم در کوی خود بنیدار همان میتم</p>
<p>۱۰۲۴ مازل روی تو ام روی عزیزانم حال من خواب نشان از بند تو دخت رز باید مرا با سالی خورشید می زخم ناخن بوقت به شدن خاروس چیدن بگو یا خوش ارم خواهش جنب از گوشه گریه تو خاطرم علیل چنان باشد دست از لعاب ریخته ام حیات جان چون ملالم در فراق تو چه بدم در ساعتین اشا بد از درد ارم راز فارز تم عطا فرما جو مونزبان کاف عشقم علیا چون نظیری ای برهن داند مرا کز بیت پرستانم طول یام فراق و خوش اشکم دین دانا و انتظار را چشم بر دوش یار زیب به کوی غیر است انجمن دشمن از زخم دل سازد کلام من هجو دریا دامنم از در کون بر بود در دوزخ آرام جان که در دشت ناب در بهر آغوش تو باشد ما غم فلک عاشق جانانده ام ایو ابروهایم خامهر آردم بدل هر کینه فخر دارم بر هر روز عیب کسی</p>	<p>۱۰۲۵ ساقیا آلبی خون جگر نوش کنم صورت خویش در آن دریایان کنم روز و شب بچو چار و دم میکارم پیش واعظ من اگر تخته انوار برم گر ز کرم بهر دوست عمل از دم دوستان زیاد من شادی گم گر سر بر آید باین آن شکم فم طوفان ابحا و ستم کرده ایشون خبر از سولات نگیرین ندارم پروا بوی نفث طرف خلد برین بر دما آرزو نیست سیر چنای شبت</p>
<p>۱۰۲۶ تا کن چشم تو ام چشم غزالانم در خیال کاکلت با بند جلاقم بچو زاهو استگا دور و غلمانم طالب ددکم جوادانم از پی دست من محتاج امانم ز ره راه تو ام خورشید تابانم جز زخم طعنه اغیار خندانم چون سکنه چشم دور از حیوانم پس چه میگویی مرا گواه تابانم بچو غیر امید و رشاخ مرغانم آنرا از تو طالب ملک سلیمانم خرقه مصحف اگر تو هم سلمانم شیخ میگویی مرا که اهل ایمانم آرزو نیست نوح و طوفانم قائل ایفا و عهد گزینانم پس چه میگویی مرا که شمع سوزانم پس چه میگویی مرا که تیغ برانم پس چه میگویی مرا که پشیمانم بچو شتم بر سیر سبز گریانم گر دادم در دست خضر بیایانم هر چه بادا باد چون ظاهر پشیمانم بچو بلبل آرزو مند گستانم پیش هر کس که جو و خبر شکل انسانم</p>	<p>۱۰۲۷ آن هم ده که ترا نیز فراموش کنم آینه را بخال ته سپید پوش کنم با غم حیرت بان فکر تن تو ش کنم زاهدان را بسکوی تو مینوش کنم در بصد تم بهر زهر عدد نوش کنم عیب شمن من اگر از دهنش نوش کنم بر فلک شمع سجاده خاموش کنم و عده با غیر نائی تو و گوشت کنم خویش را گری جام تو بهوش کنم بایدت شناس فردوس ترا خوش کنم دارم امید ترا زینت آغوش کنم</p>
<p>۱۰۲۸ دینا پیش قیمت بغایت رفیق و بار یک لطیف و نازک باشد و شتر لباس بشتیان از آن باشد از غنای</p>	<p>۱۰۲۹ معنی گوی پوش زنان و آن مانند کیسه طویل باشد که گیسو را در میان آن می اندازند و بر آن نقش و نگار در دو جا هر یک یکدوازده اند شیدی و بر آن</p>

<p>بای من سود براه طلبت تا نانو استخوان جاکل انداختم ای شکرمن عرق رخ شود رشک کافیه دس</p>	<p>آتش زرقدم از می پرورش کنم مرقد خسته سبک سبک بکشدش کنم خویش را اگر بخ یاک بهیوش کنم</p>	<p>سبار کباد کس را زدن وقت نعمت ترا قامت بلند است مرا لبت بجا کشادم تا بوضف لعل شربت خورا</p>	<p>که من شتم مذاق خود باند و جهانم ز خاشاک بهشت شلخ سر و آشیانم ز مشرق تا مغرب ساز از اراکانم</p>
<p>کس نیرسید علی حال مرا چون ناطق بیکم در کعبه خود ناله خود گوش کنم</p>	<p>بجز بود ز عالم همه بهوش کردم باز و رطافه تا تم سیه پوش کردم یار سیداشت بهشت بهر گزوش کردم</p>	<p>بود و دم به دران لعین گفانم نیای بی بچو من غم دست کج اگر کنم سبار کباد کس را زدن وقت نعمت</p>	<p>ز شمع خورشید قاتل مری به خیم جانم بشالخ نخل کویشان این آشیانم که من شتم مذاق خود باند و جهانم</p>
<p>عرض حال دل صد چاک گوش کردم در سرفاقت کسی از جهان بگذشتم آنگین دادم از یونجاک انگشتم زنگ گوده شد از آب خضر مینم تر زبان بود بوضف گل ز لبش باغ با تغم دوش چهار زنمان دگوش تا که مرغ سحر داشت لم در شب جبر هر نه گردی لم خانه نشین کردم</p>	<p>بجز بود ز عالم همه بهوش کردم باز و رطافه تا تم سیه پوش کردم یار سیداشت بهشت بهر گزوش کردم روشن از خاک باده پوشش کردم بصفای رخ خوب تو خوشش کردم تا سحر وقف از سر پوشش کردم صبح خاموش شدم گرم خوشش کنم در برم بود کنون خانه بدوش کنم</p>	<p>سبار کباد کس را زدن وقت نعمت ز دست ظلم صدا ید و با شکسته تا حسن سیر کرده شتم سرخ و اختر قدم حین لطف پر خرم قدش آن من سبار کباد کس را زدن وقت نعمت فشد حاصل مراد نیاید غما هم چو کج نیواده علی حرمان دشمن نیز ای ناطق پی آگاه ای دین جرس بر کار دانم</p>	<p>که من شتم مذاق خود باند و جهانم ز شمع خورشید قاتل مری به خیم جانم بشالخ نخل کویشان این آشیانم دین پیرانه سر از لعلش جوشم که من شتم مذاق خود باند و جهانم نگاه یاس کباد به برود و جهانم همان خویش کرده ترا میزبانم با یک زبان هزاران نیت بیانم از جو ریا ریا ریا ریا بیان کنم گر چند روز خدمت پنهان کنم قاصد نامه ساخته خود را و ان کنم گر خفیت ساختنش گران کنم صد عادت نیاز بنا زبان کنم جانان که رفته باز نیاید بیان کنم تیر کیه شد رها ز کف در میان کنم از سوز دل پیش کسی گویان کنم خواهم که آشیان بدل انجیان کنم یکبار گر نظر طوف آفتیان کنم</p>
<p>شبهه می سر چه علی بود بقول ناطق اگر همه خون بشر بود که نوشش کردم</p>	<p>بجز بود ز عالم همه بهوش کردم باز و رطافه تا تم سیه پوش کردم یار سیداشت بهشت بهر گزوش کردم چو سحر از نظر برداشت آه بون کنم سحر که از شفق خونین کن دوش کنم چرا صدمه کن در شوق استخوان کنم چو تیغ و تیر قاتل از زبان آلمان کنم زینک دست زبده شون زبان کنم بسفقت نه صیاد آخر آشیان کنم سرباز از بر زخمداران کان کنم زلفش با او بر شلخ طوبی آشیان کنم اگر کنونی کشت صیاد کلو آشیان کنم</p>	<p>خواهم که قدر خود بجز لیا ان کنم خواهم که باز از سر هر زبان کنم شاید بر زخمش شود قصه ام تمام روزی جو میز نزل مقصود خود رسم بیتاب کرده ام از شوق نیش مانند کوه باز زخم زجا خویش کیبار از عشق بدو شدم سنا ده اند جانان که رفته باز سوسن کند کند صید سیده باز نیاید بدست من چون شمع آتشی زنده در زبان من و نور سهار جا نمانده آذر من با نغمه و الم شکنند هر کس مرا</p>	<p>همان خویش کرده ترا میزبانم با یک زبان هزاران نیت بیانم از جو ریا ریا ریا ریا بیان کنم گر چند روز خدمت پنهان کنم قاصد نامه ساخته خود را و ان کنم گر خفیت ساختنش گران کنم صد عادت نیاز بنا زبان کنم جانان که رفته باز نیاید بیان کنم تیر کیه شد رها ز کف در میان کنم از سوز دل پیش کسی گویان کنم خواهم که آشیان بدل انجیان کنم یکبار گر نظر طوف آفتیان کنم</p>

یا بند غیر نباشم مگر بسوز  
تعلیم هر چه میکنند دل جان کنم  
بر گوهر مرادند دسترس  
آب جوی رفته همان جا روان کنم  
درم چنان نیاز که نازم کش خلق  
گلشن پر آشیان بدان آغبان کنم  
بی یازند گیس فقط نام زندگی  
جان کند چو قصد سفر قهصدان کنم

ناطق بیان که باز علی را غنی گرفت

تا باز سیر آن طوط لا مکان کنم

خواهم که چون لعل آشیانی روان کنم  
آن غنایم که بر خورشید نشان کنم  
خواهم که سوز دل تو در زبان کنم  
باید که از زبان تو رخ زبان کنم  
من گفتم که سجده بران آستان کنم  
هر چند جبهه از نه گردون مکان کنم  
بر گردم چو غنچه تصویر نشکند  
هر چند سیر گلین مدام آستان کنم  
منصور رانده حوصله را در عشق بود  
نیر خرخ را به بیضه سوزن ان کنم  
شکل نبود از پی فراد کار جو  
عمری بسیر بشکلی خود کشان کنم  
بیهوش گشته بر فلک زین نرفته  
در بخت در در و جلر گر فغان کنم  
تا کی نهان بسینه بکینه شده ام  
یا هم اگر زبان به مندر بیان کنم  
یار نبوی که تو تم کن زبان غار  
تا شمه در حال میا بیان کنم  
خواهم که حال خود بنویسم بنیان غیر  
در بینه مرغ نامه بر نشان کنم  
لا حاصل است کوشش من گوایم عمر  
خود را چو مرغ قیده ناپوشان کنم  
ترکان یار دیده پس دید کش  
خواهم سر قینه که سنان کنم  
غریبال کرده اند ز شیر مره تبان  
باید فو بسینه ز نوک سنان کنم  
در هر غنچه نکشاید دل چو گل  
گر چون نسیم سیر بران جان کنم  
باش که از نظیر گلستان ناز  
پیش تو گر تصویر قیامت ان کنم  
گمانی شود خاک من تا کند سیر  
گر شکوه ز جو تو با آسمان کنم

سلا باغ سبز سیراب که از غایت نیری بسیار از ۱۱۲ از محبوب -

سلا کبر لول در آغوش می سوزد رخ کوش ۱۱۳

از کشف و بحر الجواهر

یا ضبط آه و گریه عیان شد ز درد  
اکی غم فراق تو در دل نهان کنم  
یک شکوه است بحر تو گویم خوشی  
مانند غنچه گویم صعد زبان کنم  
گر دید صرف ناله آه و فغان کنم  
فریاد از تو یاسگ و در فغان کنم  
اقتدر جسم عالم بالا فلک شک  
فریاد گرد در فراق زبان کنم  
ناطق چنین ز شکله آه علی بسوخت  
در آتشم که باز کجا آشیان کنم

ناطق تمام عمر علی تسد بسیر غم بود

روز و دمی نشد که دل شاربان کنم

نوجوانم که در عشق صبی پر شدم  
حصید مابود چنان شوخ که خبر شدم  
آخر کار اجل بر مقصود رساند  
در تلاش جلد خوشی چون پاشیدم  
خون انصاف گرا به بر نشت  
بوسه و غیره رخ لائق تو فر شدم  
یاد ابرو کسی و بل بر طیان  
در خیال گمش گشته شمشیر شدم  
سفر آخر مابود بیای دیگران  
بعد از مردن قابل تو فر شدم  
نیست آگاه ز ناچلی عالم  
از پی خوا پیشان که تیر شدم  
از پی دیدن چو در تمت الطالم  
همین چشم زخم تیر و تیر شدم  
دست بهزاد تم شد بدین بیخ  
پیش آینه تصویر تو تصویر شدم  
طوق منت بگذاشت نه ساله  
بی نقاصه خون قابل تو تیر شدم  
چاییده حال دل شیدا کجوت  
گشته تیغ نگاهت تیر شدم

چون نظیری سخن است علی عالمگیر

بر از خانه ز رفیق و بهمانگیر شدم

شب که دل داده آن لاله که تیر شدم  
با همه بوش خرد لائق تو تیر شدم  
خانه المدی بود بدست یران  
آه در سر حریف صفر تو تیر شدم  
در شب وصل گشتام و بحر بودی  
نازده چشمم بهم فروج تیر شدم  
وصل بود و نقد بفرات از کار  
عوض یار بدین قبر بغلیر شدم  
هنر از بی هنری هست بر تر کار  
اینک که سیر کیف لائق تو تیر شدم

سلا طفلی کودکی ۱۱ از محبوب دار



<p>خطه خسار کسی بود جو خط ما آفس ضرورتی میزد بدیل با چو در آنقدر کرد بیا در دشتی بکلام گشت یک در دشتی آهوشم جذب الفت کرد اثر در دل یار مرد دشمن بتدایر صالاش آخر</p>	<p>ند احمد کنون قابل تحریر شدیم در شب هجرتان ناله شکایتیم آب خجلت بهرمی تقریر شدیم هر صید آمده بودم که بخیر شدیم پیش جملوت عبث سائل تنه شدیم ند احمد که منت کش تقدیر شدیم</p>	<p>گر نویسم وصف آن نگار زانین مست گردم بی مژگانی عجب خلوتی خواهد اگر با من شبی آناه بر زمین باشم بظاهر و مخفی غزل</p>	<p>خلق را بر عارض سیاه مفتون کنیم گردیل تصد صفات آن بیک کنیم بر شکافم بپای خود را که در آن سیرتوتم آسمان در فکر مضمون کنیم</p>
<p>چون فغانی بچشم علی خرمی گر چاه پیر و جوان چون شکر شیر شدیم</p>	<p>زده نکر دیم کمان را بهت شدیم خاک بر خرمی وصل که دگر شدیم قد ما شد چو کمانی بهت شدیم مصطفی ترا صبا تقیر شدیم</p>	<p>ما حال خود عیان به بیان کردیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما</p>	<p>مانند نه بهر کلمه ناله سر شدیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما</p>
<p>رفته بودیم سر صید که بچشم شدیم در جوانی بچشم هجرتان پر شدیم یار دیدیم جوانی که لبس شدیم وصف خسار کو کردیم بین شدیم تو که چون غم خنوشی زبان زبان نی سوا که سر قدر ما شد مجنون شهرتی یافته صحت همه بهر عالم ناخن چقه غم گشته بلال شول خاک ما گرد رخ بستمی گردید</p>	<p>زده نکر دیم کمان را بهت شدیم خاک بر خرمی وصل که دگر شدیم قد ما شد چو کمانی بهت شدیم مصطفی ترا صبا تقیر شدیم بار صفت هفت صفا تقریر شدیم ما جو لانی او صاحب ثیر شدیم ما بعشقت صفا لایق تشیر شدیم سحر عید آن یار بگلیر شدیم کیس یا دوش حاصل کسیر شدیم</p>	<p>ما حال خود عیان به بیان کردیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما مفقود شد مثال دمان تو زان زاد بود آتش خشک شدن زان ایل زمانه عیبت اندو میکنند صبح فراق بچو عدد و رو سیاه شد</p>	<p>مانند نه بهر کلمه ناله سر شدیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما سودم سفر تیلش کمر کشیم آیا اجازت آگاه ما تو کردیم پیش که در زمانه امید بکنیم یار بشتی که برولش بکنیم</p>
<p>طالب سیر خیان بود علیا دل ما باز سر کرده سو روضه شیر شدیم</p>	<p>یا آبی مصرعه نانی نه طوبی چون اشک ناکرده بدین شست چون ناکشوده لب لبی بجز با لمان یا آبی کنیز بنیم جو اوج چون</p>	<p>ما حال خود عیان به بیان کردیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما رو تو بنگرم در آینه سپر نا ممکن است فصل آن شک زان تبع نگاه که کشد آناه برفک یار رفیق خیر ز تو رفیق خیر بخش</p>	<p>مانند نه بهر کلمه ناله سر شدیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما فریاد از تو کرد بر داد کردیم داعی ز رشک در آن صفا کردیم بر چند بازه سو امید بکنیم دل را بجا مهر نور سپر شدیم</p>
<p>در خیال قاتلش که مصرعه نمودیم قصه گر بر کرم دریا دامن سیاه قصه ناله که کرم دریا دامن سیاه از زبان غیر و صفتش بقرار میکند آب ده دفتر شعار هر شعار شود علانی گوید مرا بخون میان عرق</p>	<p>یا آبی مصرعه نانی نه طوبی چون اشک ناکرده بدین شست چون ناکشوده لب لبی بجز با لمان یا آبی کنیز بنیم جو اوج چون گر بوضعت عارض دل را در اوج اگر بیان روزی صفاتش افروزم</p>	<p>ما حال خود عیان به بیان کردیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما رو تو بنگرم در آینه سپر نا ممکن است فصل آن شک زان تبع نگاه که کشد آناه برفک یار رفیق خیر ز تو رفیق خیر بخش</p>	<p>مانند نه بهر کلمه ناله سر شدیم ما عرض حال خویش بخواه کردیم زاد چشم قطره بهر دضو نیافت از حال آشیانه چهری که دوش ما فریاد از تو کرد بر داد کردیم داعی ز رشک در آن صفا کردیم بر چند بازه سو امید بکنیم دل را بجا مهر نور سپر شدیم</p>



<p>گردیم گداه تو را شک آفتاب خاک سیم گریه ندانیم کیم</p>	<p>ایکده یادت نشد سهرم اگر دزل عاقبت خند زنده صبرم بر دلم</p>
<p>مخلص علی ز خاک سرگندگی از دست باید باصل خویش چو ز گس نظر کنیم</p>	<p>پاک کن چهره ازین اشک علی چون حافظ درین سبیل دادم بکند بنیاد دم</p>
<p>من در آینه ترا دویدم بدین هم این قایت چون بلکه خودم دارم</p> <p>نامه شوق چو بر بال کبوتر بندم لبخ در آگریم ازین زبان بار</p> <p>گر کنی قصه سخن پیش من آغچه گر در پیش کنان د جهان بیانه</p>	<p>جاکس است سلامت صفا ما که یار با امید عیادتیم</p> <p>عاقبت از پی فتن بجهان آیم خانه اش با دغد آفاق است آباد</p> <p>شاید از قهرش لعل لبش برود آمد و رفت بدینا وز دنیا بچو</p> <p>حسرت حور زان بد بزم تا ایشون ایکده از انشویاد و در دل تو</p> <p>نعل و آتش بودم عشق لال برود مرگ نو باد درین ماه مبارک باوم</p>
<p>جان من کیش بهمان علی گر گردی صبح محشر بجهان باز رسیدن نهیم</p>	<p>توبت امید ز بیدارگری داد علی آنکه در گوش نهد پشیم از فریاد دم</p>
<p>حشر از جز رخ پر تو تو دیدن هم گر کند قصه نقاب تو نیم سحری</p> <p>گر کنی ترک سخن پیش من آغچه با عیقل بگو تو شوم دیوانه</p> <p>گر کنی شرم ازین دیده دیدار اگر اشارت بخمار کنی از بی کار</p>	<p>ز فیض تیان فیضیابی ندارم کجا بزم کند مجلس و عذله گویان</p> <p>نزد بزم نکویم در دشت عشق عزیزان بخور از نان حلوا</p> <p>چو سیلاب بخشم بزرگی دیگر را ز حال خرابات نه ابر چهری</p>
<p>گر زنی تیغ سرتیغ علی را صد جا یک نفس باشد تن را طبعیدن نهیم</p>	<p>ز سالیان چشم چهری علی که جز آفتاب آفتابانی ندارم</p>
<p>در غم یار پر پیچیده ز لبش نشادم سجده بستان ز برهنه عجم می آید</p> <p>ز دیشم شیر مرا فرستد یار از دام بهان بترن آمد و شد با تو و بی یار</p> <p>یوسف از چاه لب چاه رسیده کار من صبره درین چاه و دین تا دم</p>	<p>در خرابه با امید قدش آبادم بود بسجود ملائک بازل خود ادم</p> <p>سخت تر بود ز فولاد و جان حلام وصل آباد کند بجز کند بر ادم</p> <p>من صبره درین چاه و دین تا دم من صبره درین چاه و دین تا دم</p>

در بزم بر دیوانی که نشسته ام در دامن خوشه که در دوشم در گم از ناله در افغانی چون استیجانی داغی است بر دایم غمی است زخم برده ادم دلبر لولیا نصیب من ایویش بر دود در کوه جانان	در بزم بوی جان من یافت یافتم از کرده و ناکرده صد گونه بشیام زخم است که گل لایق من بیج نمیکند ای بلبل باغستان بن نرنگش وزنی سرو سامانی باشد شرمناک کردت عمر خود شتاق پر شام	تا کی میر گل لاله درین فصل سار بی تو کوکب زخم بر سر سده سوار نار زار بریده پر دین چه کند خنجر آخر کله بر دوز گدازی بر سر من انچه مقصوم بود کار بدان بیدار میکر زنده مرادیده سلمان شود	آخر ایگل نعمت هم دل خنجر دادم یکجهان داغ بدل از گل قالدین دادم مروغ از داغ فلاکت و دین دادم بر سر خاک بست بستر دین دادم به چشمید کفایت جام سفالین دادم چشم بد و روشنی تو بیکدین دادم
---	---	--	---

از بزم غم و شادی پروا نکنم هرگز چون شمع علی هر جا گریتم و شدم دافتم	این ابر که می بارد گردی از دانا بزم تو بود گلشن شمع تو رنگش دافتم باشد رخ پر نورت سیاه تو رنگش سر لفظه مضنونم شد قتل و قاتل با یک که کند تین یک مور و وقتند با سیر گشتانها پروا نکنم صلا از کشتی من بنگر صد چند گران تر شد از طلسم چرخ هست این بتر خاکش از خوشه آن گلاری بلب کشم می	دین بکر که می جوشد تو بخت و طوفان باشد که زلفت جانا گل کجافتم با کفر سینه زلفت جانا بودیافتم دیوان اگر باشد بر سر زدیافتم چون کاهتم باشد چون هراشافتم باشد گل تازه تر هر جا که سیافتم چون مورتم باشد چون بل لوبافتم مورم بر سر منش بی مهر سیافتم شادان بود دایم بر تو گل جافتم	این همه صین که بر رخ دیده علی قالی یادگار است کزان طره پر چین دادم	بی تو از بزم خوشتر چنان خیرم آفتاب سر خاکم تو چو آبی سحری یوسف که تماشا می چه باغم آبی روکش خلد مکانم کن از فیض قدم شمع آسای خست زخم و خندانم فرض کردم که زجا که گران خیرم صبح محشر که دیدوان جام طلبند سحر محشر که بیدار کنندم از خواب
--	---	--	---	--

سرو بالا بنا ای بت بد خوبه علی که چو حافظ از سر جان جهان خیرم	سنان ابل گشتم ایوا می علی ایوا می آینا که دیدم روزی شبیه تما نم	دل که در حلقه آن طره دیدم دادم صدیغ عشق که با آن گم نم دادم زاده هم سر کز درون است بی شوم دانه اندازد و طشت ابد افتاد	مرغ عشق است که در خنجر دادم یک فلک داغ چو ده دل غم دادم می جلال است بجامم زین دنیا دادم که دل بر بر خود جام جهان دادم	من که از بزم تو چون گل گران خیرم عقل سود از ده ام کرد زانیا می ساقیا جرعه کز سود و زیان خیرم سربایت هم دانه سر جان خیرم تا زنیست سحر خور جان خیرم کف زان چو جلال جهان خیرم	منکه آسان ز سر سر و دهان خیرم که چه خورم همه زنده و کشته اند عقل سود از ده ام کرد زانیا می ساقیا جرعه کز سود و زیان خیرم سربایت هم دانه سر جان خیرم تا زنیست سحر خور جان خیرم کف زان چو جلال جهان خیرم
--	--	--	--	---	--

سبز خاک مرا سیر کن آبرگرم  
تا بلیغ سروش بنما که چونی  
آچو برقی همه تن قصه کنان خیزم  
از پی قتل شدن بسته میان خیزم

تو سپند ارغلی را که چو حافظ ز درت  
بجای فلک و جود زمان بر خیزم

بیا که بی تو بیاورده اندر چشم  
در استیلا تو هر غنچه خورشید چشم  
خیال رو تو برده ز جانیدالم  
بیا که پای طلبت ز دست بکام  
عجب آید چو در خواب هم رستم  
بیا که زیر زین هم هنوز نشستم  
کلام من بود از لب کلیل تر ز جود  
در انتظار تو دم زده ام من و  
تو حال غیر چه پرسی ز من که از شد  
چنان خون دل سوخته ز چشم رود  
کنند همه جسم هزار برق نور  
مدان تو صوفی که من نقوش  
سپاس گشتن بر آغازه کس کس  
هر چه نوشت و در رخ که شانه زده

علی بجز ترکا سپیده شد چو نسائی

قسم بجان تو کرتن می است پیر خیم

من بپرستم مرغ لب که بیدم  
زده عهد نه چشم زده چشمه زایم  
بغراق نوجوانان هر تن زار و پیر  
خنم اگر ز شورا همه تن آید  
بفرات که پیر و همه عمر من بشرد

هر شو که خوشی بخواهم به بند  
اگر کشد پیشیت همه تن حیات  
اگر کشد پیشیت همه عمر خضر یایم  
من تن جد کن تن من بر پان  
زمن است عالم همه گفته و نگفته  
بیری ساعد کف تو که بگفتا شتی

چند وصف زلف گفته تا اینم علیا

بزه که ز من جای عطسه همه می جید عبیرم

همیشه خوشی خود دل صیاد خواهم  
کنم ایجا دما در عالم ایجا خواهم  
ازین خوشی را هم جیبا آید خواهم  
نه زرم عیش من خواهم نه ز چشمش خواهم  
دلایب باشند از بهر من ز داغ  
وصال آخر نصیب شد که می هم بجز  
کس چشم مرا بسته که بکیم بادل  
اگر خرم بود منظور یاران اجل  
تمامی عمر من بر باد شد و عشق و دلا  
سرم بر باد و چون گرد باد بگردان  
چرا بیدار و کرم تحمل تا دم آخر  
خواهم زینت گوهر که گدازم که گوهر

بهر کار بی لای ناری سوا شکل آسان

علیا از شمع مردان خود ادا می خواهم

نه من این چنین گنج نیستم اگر خواهم  
نه زین چنین تو نمیشم اگر خواهم  
نه من زینت دامن نه من آنم خواهم

<p>نہ چون بنید و ملکیت نام خواهم نہ شمس در طلب نام شست نام خواهم نہ گل روی ہوں ارم نہ شام خواهم نہ من الفت این جان گل اندام خواهم نہ من این باغ عالم سیتہ بادام خواهم ز دس کردار ازل عالم طفل نام خواهم دعا اندہ ہر کس دل شست نام خواهم نہ از کامہ نی خواہم نہ از د کام خواہم خطا و خاشا نصیب نباشد نام خواہم جنون شنی دہ یا زہیم دل دوا خواہم شبی آناہ را سمان کم گنجت بادشاہ خواہم شدم کہ فر کہ خون زن ہا حق و ان خواہم مگر روئے گنہ آن لعل لب پیش ہوا خواہم نباشد کس عا کو ریت پیش لاس خواہم نی خواہم کہ از برگ گل تر باشد ہر خواہم بجان اہم کہ گیرم بوسہ آن معشوق خواہم ندام اندر سیل رخ بوستان دل خواہم فری زادہ کردہ دلم را بسکہ ناچار خواہم</p>	<p>شبی رخ ہمہ پیکار یکجا نام خواہم شمال مردگان کیم زدن نام خواہم اگر ممکن بود یک غیمہ مہ ارم خواہم تی نسکین ال اندہ کی شام خواہم تسب علی شیشی فرا نام خواہم ازین ہ زالی زار باجا نام خواہم براد شمن و شخت شمن کام خواہم نی نام آوری عاشقان نام خواہم سر اسف و لیکن نہ در نام خواہم من عربانی خود جا نہ ارم خواہم چو این قصر ز فام شست نام خواہم درین کشتہ شدن ہم شوکت نام خواہم پس پیر فلک قصر ز فام خواہم کہ دشمن ہمیشہ نیک است نام خواہم سریری پیر از حق ایام خواہم از ان فطرت است نام خواہم بی نسکین دیدہ صورت کلف نام خواہم دل نا کارہ خود را کنون نام خواہم</p>	<p>کوہ بود جان ناگر چہ بود کاہن در سوتی اگر شمشیرین بود جوش بہا چرخ شجوقان زہر جانبہ یار و دیار اگر غسل نیست بخور و غم حال الطاف مرگد و کو بود جا نشاط و طرب</p>	<p>ہمچو سبک گشتہ ام ہمچو گران میریم بر طرف ہیبتون فاختہ خوان میریم کو فتہ باز زمین زشتان میریم سیل خطہ باز سر کردہ روان میریم در سر سودا او ہر زبان میریم دست بزبان زدہ آہ کشان میریم</p>
<p>۱۰۵۳ عزم سفر کردہ است باز فیسی علی او اگر از شرف زما ز جہان میریم</p>	<p>۱۰۵۴ من از خود و از غیر خبر هیچ ندانم چون بچہ چمن چارہ طرف متودارم در آرزو بادہ شای باد بستم ای بجر کم خاک تنم جلد را بست</p>	<p>۱۰۵۵ جز فکر رخت فکر دیگر هیچ ندانم وز راہ دیار تو خبر هیچ ندانم بخندہ صد غم کمر هیچ ندانم چون ابر بجز دیدہ تر هیچ ندانم</p>	<p>۱۰۵۶ جز نور رخت کحل بصیرت ندانم جز راہ رو برگ سفر هیچ ندانم جز خون دل لخت جگر هیچ ندانم جز داغ بدل بچہ تو هیچ ندانم</p>
<p>۱۰۵۷ تہنایت چون جہان علیا شہرت و نامم فلک گرد و اندازد یک نفس آرام خواہم</p>	<p>۱۰۵۸ از بی سیرین باختران میریم طوق گلو کشتہ است شربت تہن حاصل دنیا و دوزخ بیک کشتن حسب مراد دشمنان بیتی خراب ذلیل از غیثات با کسر گم شدہ را یافتن و در یافتن از کشف کفر و تہذیب</p>	<p>۱۰۵۹ پروا سے جنم چکن باز علیا در خیزندہ بخرد امن تر سبک ندانم</p>	<p>۱۰۶۰ اگر ز رخت برادر نہ چارہ کنم صفات رو تو ایماہ گرشاہ کنم اگر بسویم نام محتسب نہ بان ہزار مرتبہ عالی لمی غرارہ کنم</p>

<p>تن ترا بگل تازه تر و تم تشبیه اگر تو ساقی رندان شوی بوسم گل صفیات با ده اگر بشی قاصد خاکی شمار جور تو روز شمار هم نشود پهنه چشم بر آه مرده ام در گرد حدیث یار بکنونم هم چون پیش</p>	<p>علی زباده پنهان ملول شد حافظ ببانگ بر لب و دلی رازش آشکارا کنم</p>	<p>اگر ز غم بر و ز رخسار کنم دل ز دوست و دشمن بکنم در آرد تو جان میدم بر لب اگر آرد و هر هفت آن عروسی کند جنون بکوش بهارست عقل مغلوب اگر بشی ز زبان لفظ تو بگویم گدو</p>	<p>علی گوی بجا فضاست تو اغم و دید که می خورد جرقه لیاق و من نظاره کنم</p>	<p>چه آرخ تو ز خورشید استاره کنم بروز حشر ز باغ بهشت در گذرم و بال جان بودا یاز رستنی بی تو ز سر نه خال کشیدی رخ بلبخ بلا عید اگر مردمان زمین بر بند کشم گلف که اندوخت افش</p>	<p>له کنایه از زینت زنان دان هفت آرایش است از ایران و بهار عجم له زیور است که بدان آرایش ساعد کنند بهندی آرزو کلنگ گویند از کشف و رشیدی و غیره -</p>
<p>نه قاضی است علیا نه بخت حافظ مرا چه کار که منع شراب بخورم کنم</p>	<p>ای بادشاه عدل بکن تا کی تنم چندان گریتم بغراق تو ای تنم ای آنکه آمدی بوج و ازده عدم ای آنکه نان بر دغنت دادم ای آنکه عمر با جیشت و ختم نظر ساقی ببار باده که گویم شاه دم باشند سفره از فلک بقیه جان رفقه دیوان یا پس از پیشین از لاجویش دل من آید باشد فرجام کار و ادبسی برتر رسد هر سطر نامی بچ نهال محبت گر می انتظار تو چون لاله ام بود از سر و سر فراز ترم در خیال آه که کند ز حال خرابم خاطر آرد بزدل مقام یار ندیدم به هیچ جا</p>	<p>حافظ کج میگردم فار و علی مقسام سأ الطیور فی الحدیث و اللیث فی الاعم</p>	<p>غیر از کردی شهیدام فروخت تنم را بگیران ترا هر روز خدایم گر کند زاهد من لغت بجا باشد آب تشویر است از می کار آمدن</p>	<p>له پیشانی ۱۲ از تنبیه صراح له مثل خار که در باغ و شیر که در زیستان باشد ۱۱ مولد له خیل و شتر ساری ۱۲ از تشویر بهار عجم</p>	

<p>مهری نیست آری لا اله الا الله گرم بخاری شدت خون جان ناصحا ضائع مکن اوقات پندم پنجه بایس مرا لا اله الا الله ترافتست</p>	<p>میروم بایا سخن و تحفیت نه میگویم آرزوی وصل با خون کرده شربت میگویم نیستی اگر که خود از خویش عبرت میگویم بایه عصیان خود امید در میگویم</p>	<p>روز خست بر من غیر تو را نشین تو یار دزدیده شدم آیین روز عید است علی فکر کنی چون حافظ که دهم حاصل سی روزه و ساغ گیرم</p>	<p>همه در روز ازل کردی تقسیم بر دیوار پر کج و خود تصورم</p>
<p>بی پروایی من بال پریم شکست چاک نام جو گل اندر بهاران درخت کز ترانیم بهیلو قیاس نیست دلبرم چون لطف فایزین فیض میزنم خود را بشیر سانی سنگ تیر کس نمی پرسد ز عالم بر در ایران</p>	<p>آه زان قتی که دیوار تو هست میگویم بی تو جان صبح طریق اشام غمت میگویم آبرو خویشین با آب غیرت میگویم دل ز بریدن کنم بایا خلوت میگویم از بر جور تو صد گونه عادت میگویم تا بسک اندک پاسبان گونه نیست میگویم</p>	<p>روزی که من بسوگم گل ترک میگویم رفدیکرین بر من تو گویم ز حال خویش باد به که چشم چشم ز این آن صد شکر رفت محبتش زنجار روزی قیاسش منظر تو روز من گل چیست چو چیت زنت و نزار</p>	<p>خود را فنا بگریه چون بر دی گم خود را فنا بچند فغان بخونم تا کی بیان حکایت جسته میگویم خاتم ناز مرده و صنوبر میگویم در محفل حبیبی آنی که قیاس کنم تا چو صفت می تو با چند شتی کنم</p>
<p>تا کی آرد من باوصایای تو جز تو خود را هم نتوانم در تو جز بخلقت گنگم شکوه جز تو آرزو وصل تو باشد حال اندر حال چند یاران با خود خاطرم باشد دردم خوش نی آید مرا خوشی که آن روز</p>	<p>انشار آمد گل ز بر تربت میگویم از پر زوان عالم شکر و حشمت میگویم در حضور یار میگویم نه غیبت میگویم میکنم یاد حشمت نرجس رحمت میگویم باز حیرانم که خلقی را نصیب میگویم تا با برکان شغلان ترک حشمت میگویم</p>	<p>شاید که لیلی بدی جلوه گر شود خواهم که پیکان من بر خویش خورم چنانکه دوست هر لاله ای است جایم بر اندر عشق ساسا نایا</p>	<p>این جان که یار داد علی با چه حافظ روزی رخسار منم و تسلیم وی کنم</p>
<p>حافظ آخر علی روز قیامت سهو کرد فال فردا اینم امرو ز عشرت میگویم</p>	<p>میرود یار هر گاه در دین تدبیرم راست گفتن تیغ شوم یار از دگر تدبیرم چیزی گفته ام از بهر جان و جان بر دگر که کنم گریه سر یا دستان</p>	<p>شکست در برم تو با با ده جفا میگویم تا که که طلبی از من یار بدب آه کردیم از آن دود و دود لاری ساقی ما بجز فاخته خوان آید بود</p>	<p>صد در فضا بیکه از بهشت میگویم آتش اندر تو در سار بکاش میگویم از سیر بر بر خنجر شاهانه زدیم جام با ده زگل لاله اشک ز زدیم</p>
<p>آه و دست زده از پیچ و پودر و ناز لعل بختی سیر از سراج -</p>	<p>که دهم جان بود از سر و سر آنگیزم کج شوم چو کمان گزند شمشیرم پانزده ز بهر بند گران نه پذیرم یار است که نشود خلق ازین نزدیکم نتوان کرد از یون غیر صید تخمیرم یار پر گشت که گشت ازین میگویم</p>	<p>لعل بختی سیر از سراج -</p>	<p>لعل بختی سیر از سراج -</p>

کافی از لفظ و سرام او باشد غیاث الله بالفتح قبیله از عرب لیلی نامی است

حاکم کردیم سحر که دل خود را صد بار  
زیش قاضی بود بسترش را  
بوسه ز خال رخ خویش نمایی  
که سر خیزد ز لب زده ایم

خطبه کردیم علی دختر قاضی امروز  
آوده با جنت هر حرفه زده ایم

گاه بی بسترگاه بصحر اگر گریستم  
تنهانی تو پیش اجبار گریستم  
باقی نماند جا که نه آنجا گریستم  
بر کوه لاله نرم کسی یادم آمد  
ای یار در فراق تو چون ابر برنگال  
آری ز دست من شده موقع دل  
ای بجز فیض از تو جدا گشته بیخون  
آخر نشد نصیب حوری بنرم یار  
آبی چو رفت تو فردا ز گوی من  
چون ابر برنگال بنیا گریستم  
دانی که با تو دین اعدا گریستم  
از بهر یار و همه دنیا گریستم  
با خون دل چو شیشه سببا گریستم  
هر جا گریستم همه دریا گریستم  
آبی بجز ریگ بصحر اگر گریستم  
با جمله تن چو گوهر بکتا گریستم  
با خون دل مدرام چو دنیا گریستم  
چون تازه کوزه با همه اعضا گریستم

تقدیر بر خلافت ز تدریس یافتاد  
بر عقل نام مرا علی گریستم

یا طوبی که در کشته خویش در کنار دادم  
پیش خربان پیش زین منم و دادم  
پیش ازین منم بکار خویش را دادم  
باد آیه طوبی تقدیر گاری دادم  
قصر شایسته بنا کردم بدل از بهر یار  
سپاسم بخدمت زار از بهر یار  
از قیامت ز خویش را ز خویش را دادم  
مرح عالم غذا شد بر کسوز دل  
در کنار ز خویش منم و دادم  
چشم زار داری چشمم زار دادم  
در میان عشقان خوش اعتبار دادم  
بی گل و شبنم یکدشت خاک دادم  
آفتاب ز دشنم دل غبار دادم  
من کبوی یار امیدم زار دادم  
تا قیامت پیش ز خویش را دادم  
زخم اندر رسیدم بچو غار دادم

له پند که در دایه شیشه شربت نهاده از شیدی چنان برایت نهاده است نه زهره از

کج ادای زانه بپیرایم میکنم  
بیکس گر بر نکرده بر سر منم  
تا نه بنم در خون خویش صفا  
تا تماشای رنگ طفلان زنگد و سنگد  
گریه میکردم بهر سر و سر در فراق  
خاک دیدم بر راه بر زن بازارا  
بار احسا گردن ماند قاتل از بهر  
همچو سیاهی بهموی قرار دادم  
در حیات خویش نقش و کار دادم  
خویش را از سنگ طفلان سنگ دادم  
خویش را از خون و گوشت دادم  
در سفر با دریا کردید کار دادم  
چشم زار دادم چشمم سوار دادم  
اکاین سر پر ز خود بردون دادم

انچه با غیظ و کرم میگفت یار من علی  
در جوابش بر لب خود آری آری دادم

بیان خاک کنیادی را بر سر اندادم  
تا شاکه عالم روز رستاخیز خود  
بیاساقی به جا که در طاش جان  
بجز انجم ساقی روان کن شمشیر  
قصاص خوانند تو ظالم اندر  
بر عاشق صادق همه او امید دادم  
بیان خویش با ناله سرا اندادم  
اگر فریاد از جور تو پیش او اندادم  
بزد را ده اعذار بجز کوشش اندادم  
که باز از موج باد شطربا و سلا اندادم  
بفرمانی که او را رقیب از سر اندادم  
چرا فریاد جور یار پیش او اندادم

علی در بند باشد چو تو سقید در شیراز  
بیان حافظ که ما خود را بکاس دیگر اندادم

بیان ناد خود در گردن کیدگر اندادم  
چنان جامی هانی که از خود نشه نیام  
جهنم در فراق ما بنو سحر ما بجا  
بیان ایام که در وصف آب شین  
میستی اگر خوش در کافرا ما بجا  
برون آیم سر از حوض شرور در کافرا ما بجا  
فراق روسیه را صحره با در شکر اندادم  
برای شستن در طاش منم و دادم  
چو غسل تو به خویش را در کوشش اندادم  
شرطت چو اشکی از نظر ما کوشش اندادم  
بیان خویش را خط از در منم و دادم  
اگر خود را چو قطره در غم منم و دادم

علیما بچو حافظ کن منور کس ما را  
که در پشت غر خوانیم و در پایت سر اندادم

<p>گویم تا کی بر جور یا خویشتم گریه مبادا سنگ که قاصدم گردد آن سنگ بخواند از فاتحه آنکل بفرم یکبار اگر کام بود اختیارم آرد و دام همی خوارم چو طفل اشک و غصه بجز باد سیکس نمی آید ببرد</p>	<p>شوم ابری بجز خاک مزار خویشتم گریه اگر روی بیادش در یاد خویشتم گریه چو بار نهال آن غبار خویشتم گریه که طفل شکم در کنار خویشتم گریه همه تن آب گروم در کنار خویشتم گریه بحال شمع بالین مزار خویشتم گریه</p>	<p>پیر گردیده ام بر در فراق کار عشق است بوجیب این خانه حسن باد آبادان بقیصر نگاه کیست فلک یار من در بر است الواقع یا ردا در شبابی می بینم</p>	<p>زنان شتی عذاب می بینم هر کسی را خراب می بینم برق در اضطراب می بینم یا که بیدار خواب می بینم</p>
<p>اگر آنکه شویم از نظر از اشک چو اختر نمی پرسد که خبر بر بخت درین محل نباشد اما وصلتی زیندگان</p>	<p>چو بر جرح و زخمها کار خویشتم گریه بزرگ شمع با بر در کار خویشتم گریه چو شمع در چنان خانه خویشتم گریه</p>	<p>شعبه در محنت غم شرانیم مستی کو که به پیرایه آن بر سر راه باده نوشیده سر راه بجا افتیده سنگ زره به دست و لیا اید بی تو گر سیر چمن قصد نایم اگل پرده بر دار در در و در و در</p>	<p>محبوب را سر به غیر دیوار ز نیم خویش را بر قدم یار بیکار ز نیم خنده با بر خور هر دیش از نیم بر سر سنگ دش گوهر شود از نیم آتش از ناله جانسون بکار از نیم که ز او صاخت طعنه تبار از نیم</p>
<p>ز خون و داغ آب نان خویشتم سواد شمرم از روی نیست بروز عید با او شد ملاقات نمی پرسد مرا کس بچو خاری نمی گیرد کسی مفتحم به سا کو بجامم درو جانان یافت ام همه جان تن شوم در پیش دیگر را گشتم ز دام خصم و انا</p>	<p>بخوان عاشقی همان خویشتم سویای دل حیران خویشتم زهی بخت خوشم قربان خویشتم به خوار بیا گل امان خویشتم هلاک گوهر از ان خویشتم برای درد خود در مان خویشتم همه تن جان سر جان خویشتم اسیر دلبر نادان خویشتم</p>	<p>از کف دست ظییر ای ربایم علی برقی از سوج قریح خس پند از نیم</p>	<p>محبوب را سر به غیر دیوار ز نیم خویش را بر قدم یار بیکار ز نیم خنده با بر خور هر دیش از نیم بر سر سنگ دش گوهر شود از نیم آتش از ناله جانسون بکار از نیم که ز او صاخت طعنه تبار از نیم</p>
<p>در آغوش غم پنهان خویشتم بی تو گر افتاب می بینم آنچنان که بر کردم از فراق لعل چشم من چو سکه از آینه زان در آینه سنگ کرده بجانم خشم از آینه زان</p>	<p>دل خود را که باب می بینم عالم خاک آب می بینم</p>	<p>نوع انسان همه با نفع و گریه بیرت نیست که اشتیاق بفر و ازاید یا اقی چه قیامت بفر آرد و فراد</p>	<p>محبوب را سر به غیر دیوار ز نیم خویش را بر قدم یار بیکار ز نیم خنده با بر خور هر دیش از نیم بر سر سنگ دش گوهر شود از نیم آتش از ناله جانسون بکار از نیم که ز او صاخت طعنه تبار از نیم</p>



بیم فردا بسر آورد قیامت امروز مادر از اسر ضرب است به پادشاه خواهری را بنود الفت اهر گز نیست چون فیض انبی و امامان سپیده شده از خاکش ای چو	بسکه امروز دیر و زبر می نیم پدران را همه سر کوب پس می نیم پسران را نه با داب پدری می نیم ابدا از بکله جبهه ز می می نیم چون دهل فریاد نه ز می می نیم	جز حرف تلخ نیست ایمن و دل با سلطنت چه کار گدای در ایا که رخ تو بهیم شبی خواب درمان عاشق شیدا وصل دوست کرد و فلک میشه خلایق ادم	حاصل باگر شکر زنی بود یا کنم کنشک را بسایه باست با کنم صد شرفی چو مهر سحر و نا کنم زین یکت از هزار مرض را شفا کنم دقتیکه در دواش دل شد و ادم
---	---	--	--

حافظا خیر طلب کن که علی حیران است اینچه شولست که در دور قمر می بینم	خالی نه جو نیست کلام علی ز عجز حیف آیدم که زهر در آب بجا کنم
--	---

مطلع میوزن صفت غنا کرده ام یادم آمد که خورشید گل چو نیل لعل فرق من از بهر نازش ه انداز لعل چون دوان یا خود را گم ز دنیا کرده ام چشم پیدا اگر می داد و در دل جلا با چشم نیست و امی اینک است باغ دنیا چو جنت نمی آید نظر مرگ خود را بسکه می خوام بدست آخر کار است طالبان آخر حصول چون گل خورشید سیرم همیشه فرو	مصرع ثانی رقم در شکلی کرده ام و خیالت سیر باستان صبر کرده ام درده عشق شنه خوابان ز بیکر کرده ام تا که را در عدم آنا پیدا کرده ام سجده عشقم نگر و کوزه دیا کرده ام انچه در توصیف افسار توانا کرده ام انچه در خسار است بجا تا شاکر کرده ام تا نظر در هزاره زردیا کرده ام گرد و گردیدم در دیوارش جا کرده ام تا نظر در سیر گل ز بالا کرده ام	گل و سرو و خود هر چه دیدیم نفس شد گوشه عافیت اکنون ز ماه و مریا دیدنی ساخت هر کاریم فاضل تر ز هر کس هر که را م دنیا شد قد مبوس نیایی جا گنجایش پله ما بنیقا دیم در گرداب دریا بجای س باغ صحرانگشت کردیم مکان پنج راقص دروینم	ترا از جمله خوابان برگزیدیم چرخم در باغ و صحرا می کشیدیم اگر در کوچا و اداسیدیم بحسرت دست تا بازو کردیم ز دردت گریه بر لب پدیدیم اگر جاسی ترا در بر کشیدیم اگر از چاه خس پوشی دیدیم بجای گل بدامن خاچیدیم ببای عشق گم گشته کلیدیم
---	---	--	---

خواهش چیزی ننیدار و علی اکنون کلیم خاک کی یاس چشم منا کرده ام	نمی بودیم همراه علی گر ظهوری کی بمنزل میر رسیدیم
--	---

صد باغ غنچه را بخت و گداز کنم با دامنم بدشتن سبقت تمام از من بزر چن شکایات کند آتش زبان خلقم در زخم نصیب جای قیامت آید اگر بار بر سرم خونم نمی رسد بکف پا آن نگاه	تا یک حرف صفت با دست کنم کی میتوان که دست امن جدا کنم پیش کسی که شکوه آن بویا کنم خود را مگر چو شمع بی خود غذا کنم خود زیر پا او چنه محشر بیا کنم هر چه بخت نام ز برگ خا کنم	بدیده همه و تو دیدیم زهرشی صورت دلدار دیدیم چه خوش میداشت جا اندر دل ما کنون گشتم خاشاک و کاهها ثواب ما بهشت وصل باشد بشکن پنج بازل اجل شد کنون دندان ما دست با حیف	ز نقاره همه حرفت شنیدیم زهر لفظی صدای او شنیدیم برای آنکه هر جا سید و دیدیم بسودایت چنانقصان خریدیم ز تیغ ابروی خوابان شنیدیم از ان دامی که دام می دیدیم چرا و ز کب اعلت مکیدیم
--	---	---	---

<p>اسید باست دام و دانه تو از ان روزی که در صحراییم</p>	<p>یک دین زنی صد تیر یکبار کند نوک شره کار سنان هم</p>
<p>علی را اگر نمی بودیم پسر و خواری کی بمنزل میرسیدیم</p>	<p>چنان گم گشته راه راست خلق نه بینی بعد چندی کشتان هم</p>
<p>ز بازش پوسه بردم از استان هم به تنگ آمد دلم در سینه جان هم</p>	<p>شکار دام تو دیدیم چون خوش همه مرغان تمامی ماهیان هم</p>
<p>طفیل عشق تو پیدا شود طفل بزرگ بوی گل هرگز منته دل</p>	<p>نیاید دخت رزگرد ز کاکام نخواهم خواسته خشت ضعیان هم</p>
<p>کشم خنجر بدست خنجر بستم ز حرقت گوش خوش دزدید چشم</p>	<p>طویل عشق تو دارم ای طفل ز پیران بجزدی بخت جوان هم</p>
<p>بدل خواهم خریداری جانان سبک تر دلم از بوی گل نو</p>	<p>نمی یابی ز نقش پاشان هم ز جامم گر بود سوداگران هم</p>
<p>علی واقف بود واقف ز دردم زمین گردید بجالم آستان هم</p>	<p>نصیب شمنان گردید آن هم ندارد بے میان من دوان هم</p>
<p>اگر کردم ز گردون نیم جان هم که رستی بقتل از به گوشت</p>	<p>شهادت کوز زخم زان هم ز دل برده مرا آن سبزه خط</p>
<p>ز شهر خویش ابرین سفر کرد نه گفتم من بی قصد و با قصد</p>	<p>نخواهم ز دنان نیم نان هم نمیداری دهن آسمیان هم</p>
<p>سگ کوی تو از من پیشتر مرد چنان شوق شهادت گشته پیدا</p>	<p>بشهر خود نامم در جهان هم پوشه جامه از شبنم کتان هم</p>
<p>نه تنها دشمنان خاطر شکستند شوم گریان که میرند از دوزخ</p>	<p>رو در بر بادشت استخوان هم خوادم زیت کردن بابتان هم</p>
<p>کنم خالص عبادت تا خدا را نیم خالی زده و پنج ایدل</p>	<p>خوادم زخمی ز دستستان هم شوم نالان که داسوز و جنان هم</p>
<p>بیا گر گس چشم تو جادو هست که وصف طوبی و صحرای بیان هم</p>	<p>نخواهم نفع نی دفع زبان هم زمن یار است بر دل سرگران هم</p>
<p>بیا جان که دارد قصد جان هم که وصف طوبی و صحرای بیان هم</p>	<p>بیا جان که دارد قصد جان هم که وصف طوبی و صحرای بیان هم</p>

<p>بهر گیسوی تو شد چو شمع در آن برش چشم تو مراد دل جان آتش</p>	<p>از خوف شمعها خشم و کشتیایا بهم ای جان عالم خوشقدم تو بخونم</p>
<p>پرده بر دیده علی داشت نمودی پی وید پنبه در گوش نهادم به شنیدن رنم</p>	<p>هم شوق قلم میکشتم فدوی میکشید تج از نیاست شد عیان نمی نگی</p>
<p>تازگه لطف کردی برین کلامم از کجا آورده بهر دمه ان کلامم</p> <p>شد بیاد سر و دیده ام جو شرک روز گذشت شرکسته قبت در سنگ</p> <p>بهر خون جگر غم از حسابم خوش سبز رخسار شد از خشن نیرال</p> <p>میشود موی باغ صبح کوبان خلد خوبش می توان تعلیم کردن طفل</p>	<p>گفتم علیا این غزل دیدم جهانی فی الملک گشت حیرت در دوان نمی درون نمی برون</p> <p>رخسار خط جانان یاراه و غلام این خوانده غزل هر کس یوان بزمین بود</p> <p>کی بنمید توان کردن باشد میهم حیران هم حیران کس نیست برسم</p> <p>کی آید کی آید کی میرم و کی میرم در انجمن جانان ساقی را که غلام</p> <p>راحتش بخوان یاده نهینای بسا کو آید دیار برگ گل تازه</p> <p>خوشید سرگردون یار لب با در گوشه چشم تو دنبال از سر سر</p>
<p>کی بیای جان جان با خط و قصه لب گران دید باداد علی در یاد آن دشنام نم</p> <p>روایت للشون</p>	<p>طرز سخن هر کس باشد چرخ هر کس گروی تو علی حافظ اندیشه خام این</p>
<p>در غم آن جهان نمی توان ایا عیادت کنی عالم سلامت کنی</p> <p>در صلح و در انوشی فصل جانراشی زین خوش جان کنی گیسوی غمناش</p> <p>دیده دیدن آن گاه شکر کن تیریت پهلوان نمی توان</p>	<p>خفته در قمر ای هم ایجاد کن نقش ریاسخته جسم ترا بویا</p> <p>سنگ ترا ز غم یا نفس سخته است سخت آهین بود گودل آن نرقه</p> <p>بسکه ترا در اشره ده آفاق کرد یکه ترا نیست جاجزل عاشقین هر</p>
<p>له یعنی دوان ۱۱۲ از لطافت منتخب له با فتح و نشدید عربی یعنی بیدون ۱۱۲ از منتخب له گیسو پوش زمان دوان مانند کیه طویل باشد که گیسو را در میان آن می افکند و بر آن نقش و نگار را از زرد و آبر می کنند ۱۱۱ از رشیدی و بریان</p>	<p>له یعنی ابر و سحاب ۱۱۲ از منتخب له مر و سیکه خسته خسته می چنان با یکدیگر که درون دانه خسته ۱۱۱ از رشیدی و بریان</p>

شکست سلام تو زد سنگت خام خاک که تصویر تو نیست نیز خاک	شاد نکردی صدم که دل نشاد فکر سا و قلم مانی و بهر زادن
گاه نداده بسویاد تو از دل غلی که تو نکردی بسوی دل خود یاد من	
خاک کی سیم اندامی بود آسین برق بیتاب اسیر کف تو برین مانمان شد آن بری کوه قاجار در خرابیا چه آبادم که بخت آفرین برنجیر و از سترم که بس خاکم آستینان کرده غم دوری خانه زار پیش فرام بود شام جدایی کرده طوبی قاسمی نجون مرا کون ستر	نقش پای او تو گوی ز تو خیر شور روز حشر دارد ناله بگیر شهرت غنچه گرفته عشق بگیر نی سار سیل بار خدایت گیر دامن پر فلک خاک دامگیر میتوان موی خامه گری تصویر صبح وصل شکستین آجو شیر دامن نقیشت گری شور زنجیر
اگر چنین صاحب فی در جیون دارد علی حلقه دارد گوش مجنون میکشد زنجیر من	
پر ز یاد و در بگوین این کالین پر ز آدمی اوده شسته خام آب کنارم باغ فردوس باغ شمشاد نیکو دود جدا از عارض تو هم تاب چو سنجید دمی برزم با تو دود دماغم لا پریان چون کعبه نشاد آتش در برم با پیری دلت سیر لباس اعجاز عیسی دخی باید بست کشید در پایش سرگرتز امیند	ندانم دود زده رضوان یاکنار ندانم آفتاب چرخ با آینه آبرین ندانم نه شمشاد جلای بوس قنار ندانم روح شیدا از تو باغ عیار ندانم غول ششی با قیامت کارین ندانم بونگه تو یا شکت تارین ندانم آفتاب چرخ یا خسار بارین ندانم عاصبت یا نوگان جنت سارین ندانم چاه بابل یا دامن ایراد
علی را یاد گاری نه بر از اشعار فاقانی بفر خسر و عادل نکوتر یاد گار است این	
لم نه از رخسار باشد و در حیران لامکان بهم نمی سازد مکان آینچ نام گرم رو کرد در در جیون بجز در گریز باشد فعل من و نم پیر گردون تکیه ام سازد نثر از آفتاب نه فلک ازین زیرین مار و جهم او خیم در درون پیکر آفتاب دام با پیر فلک که میگردد و دلتهم آب حیوان بفلک است و در ستر	آسمان بین از خجالت میسازد نه فلک یک زنیه دانه همبستی من موی آتش دیده کرد دجا و زیر من عقل افلاطون و مغز سر سودا من خاک کی یار باشد من دیبا من اگر کند آهنگ بیرون طبع پروان را افلاطون موافق تر بود با من پیر گردون هر کجا میکند و با من تارون آمدنایا از بسکام من
صاحب آساده من و شست علی ز در بر کر خاک ساکن بر برون آرد ز نقش پای من	
نیست غیر از کوی جان کس که آسین میرودم تا خاک که دم بردن برین بسیج مضمونی زد که نیست شمع علی نان حلو خواندن خوردن غم زیاده میرسد مرز هم بر هم که زبان سیرنگاه گریه کردم در خیال و آن شکبار گر نند بر دوش من آن تر قانت خویش نعمت عالم بگویم نیر از بوسه میر خرمی غایبانه بر غدی خرم علی چشم خون آلود شد پر فلک آتشین کار خلی میگرفتم دامنایا ازین پیش رو یا باشد بیکه از آن قناب تا توانی را جوانی شد طفیل بریم با چنین دچو خدا هر کجا خرم علی	نقش پای آن بری پیر بود و با من آه اگر در کوان مهر و مفرود با من مردم را برین نند از آن بیدار دماغ دل زنجیران باشد حلو آسین میشود چشم دگر بهر دل بیانی من صدیچ شدم دامن از چشم خون با من خنده بر طوبی نند صد مر با من من سلوایم بود و یکدیگر با من پایه بنیاد بر سایه میلان من گوش و کرد و کرد آخر زهر درد من با چنین بد بگنا هم که اعضا آفتاب چرخ عشق را باشد از من بسکه گردیده آساکس غم اعضا شمع روشن میتوان از نقش پای من

<p>با آنکه سحر خیز نهد سر بیا من کاسه آفتاب نگیرد گدای من گردون قند چرا که هر دم بیا من در دل آبسکه طبعیان دوا من بس مردن ز قنبر عمر دامن افزون ز خوشی دودمان</p>	<p>درد که نیست آناه جان من دارم سوا این کس خوارشوان در راه عاشقیت چنان گرم شوم بیا ریم چشم بنان است ستم باشد غمی ز زلفتیم در فراق یار هر روز گوی که زبان شکایت است</p>	<p>نیزت ز زمین من کسی جهان روزستان خیر کم گردید در شبان روزن گلخن بود در راه نشانی من گرچه چشم بود از خورشید آ من بیلی جنبوست مجنون رخ لیلان در دل جانان باشد گرد و جان سپح شریفی نماید زشت لای من یادم آمد ابر و آه ماه مهر فزامن بیر گردون از افق میکن در گمن باغ خنوع است آهیم کقطه کفر من زین چهر حاصل گرفتار در گمن کس نمی دشتا شیشه نعمان</p>	<p>نیزت ز زمین من کسی جهان روزستان خیر کم گردید در شبان روزن گلخن بود در راه نشانی من گرچه چشم بود از خورشید آ من بیلی جنبوست مجنون رخ لیلان در دل جانان باشد گرد و جان سپح شریفی نماید زشت لای من یادم آمد ابر و آه ماه مهر فزامن بیر گردون از افق میکن در گمن باغ خنوع است آهیم کقطه کفر من زین چهر حاصل گرفتار در گمن کس نمی دشتا شیشه نعمان</p>
<p>عفی که بر سر من رفت خاک بر کن شب لای اغیار در دجهر کن بجو زلف نسیم سحر معبر کن بیا بسکیده چید داغ را تر کن عصایه بیلو نشسته ز جوب منبر کن بگو زیر فلک افتاب خمر کن بر آنا مهربی باز را کو تر کن خرام از کن خنده بر گل تر کن زخمت آتش از خاک راه بستر کن بی متقابله در جانب کندر کن دلایه در گری دان شکر کن نیا ز نامه قمر بر بر بندر کن دل گرفته غماست قیانتاب خمر کن چو بیکد و جام نوشی امید تر کن</p>	<p>بدر را ز سر بریده گیر و سر کن محال که نبود خایه ام بیا من ز بوی گل نکشاید دلم باغ جان چو چنان شد خشک منغی ز باد بوعظ نسبت و اعطای بهشت ز سر دمی جان دلم بنفشه ده است ز دشمنان سدا نیا ز نامه بدو بیا باغ بی سیریش سر سی ز آفتاب سایه خواستی داری بدو دل خود صاف کن چو آئینه بظلم و جور و جفا حاضر ده است بغش شعله زنی جان بسوز خمر دل گرفته غماست قیانتاب خمر کن چو بیکد و جام نوشی امید تر کن</p>	<p>صائب سار عشق پیدا کرد اعضا من سایه همچون امی بچید و بای من چو آتش دگر در برق صحران بهر صبا میباید بر فلک نشانی من غم ندادم که ز غمش شد تیر دنیا من خشت از لیس که دامن ام اعضا من بیش از بخون شده نادان دامن</p>	<p>صائب سار عشق پیدا کرد اعضا من سایه همچون امی بچید و بای من چو آتش دگر در برق صحران بهر صبا میباید بر فلک نشانی من غم ندادم که ز غمش شد تیر دنیا من خشت از لیس که دامن ام اعضا من بیش از بخون شده نادان دامن</p>
<p>خون من در دجوا ناله من روزم سیاه تر بود از بنفشه من معنی خلعت که امر و سلاطین کسی دهند ۱۲ از با رجم</p>	<p>از صبر حرم کشیدم باده در روز ازل چون نبی باشد علی مولا علی مولا من خون من در دجوا ناله من روزم سیاه تر بود از بنفشه من معنی خلعت که امر و سلاطین کسی دهند ۱۲ از با رجم</p>	<p>خون من در دجوا ناله من روزم سیاه تر بود از بنفشه من معنی خلعت که امر و سلاطین کسی دهند ۱۲ از با رجم</p>	<p>خون من در دجوا ناله من روزم سیاه تر بود از بنفشه من معنی خلعت که امر و سلاطین کسی دهند ۱۲ از با رجم</p>

<p>ساقی بهار آرد کیسه نوش کن لازم بود صلاح بر کار زان عقل زان پیشتر که گل بهیجا شود عمل آخر مال زینت خلقت گسستن است از هر که بجز خود از خار راه دشت اگر کسی کن در در جدائی شوق دیرم که خاک آینه از انگشت برد ساقی نصیحتی نیست زینت را غافل شوم ز کاه جهان جهانیا ای ترک سینه کن ترک می با از سختی زمانه کن خونت زینهار پروانه از سود عشق بوقت شام</p>	<p>چون بنیبه مغرب مستی را بگوشت کن بی صلحت محاله با میفروش کن مخمش بر باغ غلظه نماند نوش کن تا مایه ان ملازمت میفروش کن عشقش روایت من بشنید تو کن بی شمع روی شمع فلک را خوش کن صافی اگر نصیحت در نوش کن تا در دوزخ بنوشان نوش کن ساقی بیکدود در شراب میوش کن پسند که چو حلقه ز زنگی کن خود را مقیم سنگ میفروش کن یا چون خردس قوت سحر کن خوش کن</p>	<p>گفتی خواب آید نصیب غافل کن چه حاجت ابطوتم اگر چه مجنونم ز خرمی داید و دانه چیدم ازین جهان تن نباشی بدین نصیب کن بسیر باغ من دیدگر آن سحر فامت تا بکتم خود ای یا سوختم خود را</p>	<p>بنو کز نه کشا عقد آشکل من که هست لطف سلیمان لاسل من که جز اجل نبود در زمانه حاصل من که چشم بند جو سازم تو ای مقابل من فرار عشق زنده آشیان غدا کن چو شمع بود نهان آتشی که در گل من</p>
<p>حافظ به بندت علی را سر به بدل صد جان فدای نصیحت نبوش کن</p>	<p>۱۹۲۲</p>	<p>۱۹۲۳</p>	<p>۱۹۲۴</p>
<p>ای آنکه زلف و دی تو لیل نهان کن گویند رفته او بگویم که آمده است طفله طفلکان مانده شوخیت سیاه بقرارد از ان سیم با قرار مانند آفتاب که روشن کرد جهان خورشید پیش که دوزخ را بچو زرد چشم تو ز گیسو به جانت نداد سبب قن که بوزنم نصیب داد مانند شمع آنکه لگن را در فروغ پر کار و اگر دگر دند مهر ماه حافظ طبع بر علی از نظیر دوست</p>	<p>آباد کرده اند بنامت یا حسن گشته عیان ز سبزه خلعت بهائ حسن پیر فلک ندید گشتی در کنار حسن در چشم بقرار تو دیدم در آرز حسن روشن نموده اند ز تو دیار حسن کامل نمود و اند ز نورش عیار حسن باشد لب برگ گل و بهار حسن خوشترنگ تو آید از شاخسار حسن روشن شود ز نور جلال حسن یعنی بحال است چو مر که در حسن دیار نیست غیر تو اند دیار حسن</p>	<p>تانه در آینه بینی جلال خوشین تا بکی غافل بانی از جمال خوشین گر نظیر خود نداری جمال خوشین بی دیلت درین تو انونم خلق می بیند بلال عید من و ترا هر کسی سر و خندان آرد ز بزم ترا همچو ماه نیم ماه از گردش و فلک نیست گاهی جانم آن چرخ پروده است</p>	<p>در دجانه دهنه نیا درین خوشین سوسن سازی خود بخود و خج و دلال خوشین من نیدایم نیم اندر شال خوشین کس نمی نیم ز کعبه جز سوال خوشین کرده ام از زلف شاد دل خوشین شمع آسا گریه میازم بحال خوشین در بال اتقاد هم می زنگال خوشین یا فتم جسم خود از گرد لال خوشین</p>
<p>سوی ز منش می کشم من هم علیا چون معین تنگ تنگ شکر از شیرین مقال خوشین</p>	<p>۱۹۲۵</p>	<p>۱۹۲۶</p>	<p>۱۹۲۷</p>
<p>روزی خود بر دوزخم پیش دوست خوانم ناعید سر مرده جوان نوشتم شراب لب از دست قیان سازم دهنو بیاده گلگون سحر گمان معصوم سستم از سانه بزبان</p>	<p>روزه تمام شب نیم آقا ضیایان گر این شوم بمقبره پیر چون تیم توبه بسجده کنم و سیکه روم بی غسل گزاشم نازی کنم اودا یا حافظان شهر کنم بحث و جد</p>	<p>نه کرشمه و ناز از موی خود و اشاره چشم از زبان</p>	<p>۱۹۲۸</p>

<p>نازم کار خوش ترم خند بر خرد گویم بختی بچو آن روزگار وانم می خرام چو خون عدل در شرع عشق نیست کسی بجز عشق</p>	<p>کبر تاراج بیکت و ستاغل دل جهان باد خداوند غافل پیر زانده دغم و دینج و الهیات علی تا بتا کرده از خویش تو خالی بر من</p>
<p>۱۰۹۶ مجنون شدم علی دگنا هم شده معاف اول نماز میکنم و بعد اذان ۱۳۱۰</p>	<p>۱۰۹۸ شکر احسان تو تا چند کنم دلبر با خرفت پاره نگیرم ز چمن سبک کشتی عمر مرا با دخالف شرط سر نوشت استخفم یا با کز خود</p>
<p>۱۰۹۷ جسم است بجز تو مرا یا هست این از لعل لبست کشیدم بهشت این بر لعل لبست نه دلی که محال است در دگر بگذشت بهر سو چه بچوم صحرا شد و بالا برخ ناله لیلی در کو تو میگرم و بخت خیرم نیست کی ترک کنم پاره بفروده و اعظ ایوانه سبب دقت لبست تو خورم صد تیغ زده بر زخمی که شد به هر دم که زند بر سر خود دست بیاور شد شکر که عیسی را اجل شیر آمد</p>	<p>۱۰۹۹ بهر زنده زباده امید جام من شد جلوه ریز مهر کوی مسجوت از خضر عشق گوش نمودم که بود از عید و در شب حکیم عرض داشت خوش گشت من بلبل شیرین گل بر حسن چیده و ز چیده بازی فدا شوم گنج از در شرکات این جمع میکنم من در ریاض بهر ناز خوان میدهم</p>
<p>۱۰۹۸ کشته است علی را ز لبستن کشتی یکدزد بکس مرند ادب کس است این</p>	<p>۱۱۰۰ نامش علی است رتبه علیا است مردار شیر خدا و صی میرزا امام من</p>
<p>۱۰۹۹ غیر از چشم ترم نیست غم زین خود بان با تو چو گیم صناد و جگر قدر حیرانی من آئینه داشت بو که با مال کند عالمی بعدا عالم ای صبا جم بفرما که زمین گیر شوم رحمتی باد خدا یا تو بچشم ترم گل ترسم بگو تو همی پروازم</p>	<p>۱۱۰۱ پیش کلام بود که بر دی ساسن تا چند زیر سایه بامت بتم قیام دشام خیر داد خست کرده جابه لے تاریکی اول شب ۱۱۰۱ که گشت و مراج</p>







<p>آئینه یاکاسه بلور یا سواست این لعل لب لعل کن با لعل شک خنیم دام ماهی گیر یار و عدد و مجسم عارضا یا تو دم یار و جام و کمال کاکل تو یا نقشه زار و دست و نعل بیهوشی و بیداری یا بر و آن مظهر صبح من یا ناله عال خنم سیاه فیض من یا جو دهنی یا دود و کدنگ اختر یا خال پیشانی یا داغ قمر</p>	<p>شمع نو یا شمع زریا یا سواست این ناله ام یا سر و تن یا قدر بالا این دور ماتم یا دوش یا چادر یا پیشانی این لعل و دیا لاله دود یا دود و داغ این خانه من یا کجا هم یا پیشانی این عهد من یا تیر یا تیر کان یا نقشه این ظلمتی یا کیهی یا کوه یا داغ این سویجا یا جرم یا زنجاری یا دهن این دو دایم یا سجای یا پیشانی این</p>	<p>چهرت یا آئینه یا آفتاب و رعید چشم جانان یا دین یا دین یا دین سردی یا غم کوئی یا دست و کمال جلوه زخار یا نور تو یا المعاشق عیش من یا صبر یا فقار یا کمال چشمه ز شیر یا دزد و حمار دست درج گوهر یا دهن یا غنچه یا سرشته</p>	<p>ساع صبا یا جنت یا گل عنائین جامه یا آئینه یا عارض یا آیین ساق سپین یا شمع من را آیین بقراری یا لم یا چشمک یا دست جان عاشق یا دل یا نشوخ یا آیین انتر سید یا جنت یا یا پیشانی این سیم مر و اید یا سیم مر و آیین</p>
<p>خانه اطفال یا عیش علی یا نقش آب حقه باز گری یا خواب دنیا یا این</p>	<p>یا دل یا دهر یا حرم یا این شام غم یا گداز یا غنچه یا این شعر من یا شعر یا دهر یا شعر این خانه ام یا قامت یا دهر یا این شهد مشد یا لقب یا کلام یا این سکته اشک یا سکه یا دهر یا این</p>	<p>کاکل است این یا نقشه یا کمال کاسه بود یا لوح دل صافی تار نسج است یا زر یا کمال آب یا دل یا سبیل یا شرک یا این جام جم یا گداز یا دهر یا این یا من دار و سینه یا جنت یا کمال طاق نیان یا عالم یا دهر یا این</p>	<p>یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا صفا آئینه یا کاسه یا دهر این یا تن یا چشم یا کمال یا این یا چشم یا شمع یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این</p>
<p>رونی جان یا تیر یا تیر یا این تیر شمشیر یا دهر یا دهر یا این کوئی تو یا دهر یا دهر یا این آئینه یا صفا یا دهر یا این دهر یا دهر یا دهر یا این گلشن یا دهر یا دهر یا این گردن تو یا دهر یا دهر یا این این سوید ادم یا خال تو یا دهر زلف یا بخت یا دهر یا این مصحفی از دهر یا دهر یا این کوچه یا کوئی یا دهر یا این</p>	<p>یا دل یا دهر یا حرم یا این شام غم یا گداز یا غنچه یا این شعر من یا شعر یا دهر یا شعر این خانه ام یا قامت یا دهر یا این شهد مشد یا لقب یا کلام یا این سکته اشک یا سکه یا دهر یا این کاکل من یا کیک یا دهر یا این ابر یا چشم من یا دهر یا این طالع میرا تو یا دهر یا این چشم من یا دهر یا دهر یا این مقتل عشاق یا دهر یا این</p>	<p>کاکل است این یا نقشه یا کمال کاسه بود یا لوح دل صافی تار نسج است یا زر یا کمال آب یا دل یا سبیل یا شرک یا این جام جم یا گداز یا دهر یا این یا من دار و سینه یا جنت یا کمال طاق نیان یا عالم یا دهر یا این کیک دهر یا کیک یا دهر یا این صاف است این یا دهر یا دهر یا این این علی یا دهر یا دهر یا این فاصله این یا دهر یا دهر یا این یوسف این یا دهر یا دهر یا این بوستان میرخان یا دهر یا این دلبر یا دهر یا دهر یا این یا قریب دهر یا دهر یا این طالع است یا دهر یا دهر یا این</p>	<p>یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا صفا آئینه یا کاسه یا دهر این یا تن یا چشم یا کمال یا این یا چشم یا شمع یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این</p>
<p>شاه سخن و زون و کشتی و انجیات شاه نام ساره روشن که بعد از دهر یا دهر یا این قلک نمایان میشود و در دهر یا دهر یا این</p>	<p>یا دل یا دهر یا حرم یا این شام غم یا گداز یا غنچه یا این شعر من یا شعر یا دهر یا شعر این خانه ام یا قامت یا دهر یا این شهد مشد یا لقب یا کلام یا این سکته اشک یا سکه یا دهر یا این کاکل من یا کیک یا دهر یا این ابر یا چشم من یا دهر یا این طالع میرا تو یا دهر یا این چشم من یا دهر یا دهر یا این مقتل عشاق یا دهر یا این</p>	<p>کاکل است این یا نقشه یا کمال کاسه بود یا لوح دل صافی تار نسج است یا زر یا کمال آب یا دل یا سبیل یا شرک یا این جام جم یا گداز یا دهر یا این یا من دار و سینه یا جنت یا کمال طاق نیان یا عالم یا دهر یا این کیک دهر یا کیک یا دهر یا این صاف است این یا دهر یا دهر یا این این علی یا دهر یا دهر یا این فاصله این یا دهر یا دهر یا این یوسف این یا دهر یا دهر یا این بوستان میرخان یا دهر یا این دلبر یا دهر یا دهر یا این یا قریب دهر یا دهر یا این طالع است یا دهر یا دهر یا این</p>	<p>یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا صفا آئینه یا کاسه یا دهر این یا تن یا چشم یا کمال یا این یا چشم یا شمع یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این یا دهر یا دهر یا دهر یا این</p>

சென்னை

<p>و دشمنان را نگذارد ز کمر دست تا نموده آتش ز کمر سعیت نقش قتل است بر کمر و دست چشمه آب است درین خلعت بر فلک هم میساخته صیقل شده چون نجم کمر گریه شده آرد گشت محراب عیادت و دست خاکساری نبود باز داشت در نه تریکتر از گلاب و قمر بو ترانم نظران بر سر تربت</p>	<p>باری بیدار تو از غیبت من جز بسجده زنده حوت و نیک قلم خون من نیست بر کمر و دست و صفی تو عیان ز سودا شمر از طبیبان من گیر علاجم امید بجست وصل مرا نیز غم سحر بود سجده دایم بود نصیب پیوست اولی آخر آدم نبود خاک پرد چشم حجاب است میان من و او چون نگیرد الم از نامت کردند</p>	<p>جاسایه نرم سید شیطان خانزاد آباد آید گریان بودنیا آن ز کشتیم طوفان بین قیمت با کس که بفرمان گوهر مجرب است غلطان من روغن بادام برده در کف سلطان بسکه از حد بود نازک خاطر همان آتش اندر خانه اش و اختر تابان کش بجهت مید بر فزنی سلطان موی تنی شده مرا بگل بجان من بخلف فوسوسانی نیست خوان دشمنان گشتند بعد از دم زان</p>	<p>روشن را شعله کند عصیان در زانی سنگرم کشتن جریح خانه ام را غرق کرده در فتن آب ده خاک منی را باران گردم را ز دین آن برسان یا رخصت با غم و قلم میگردد عاقبت دل حاسد از این بزم حالم از کس آن کجی شد جان بر سرم منشین با کاشین طاری بی شمع زلفت کین ای سرین بهار یاری آید کبابش کمر ای بزرگ مرده را در کجا سکنش کنند</p>
<p>جنت از فضل خداوند علی میجو اهرم تا چو زاید نشود درستان نعمت من</p>	<p>بی تو در تن قید باشد جان جهان پشت پا زویم غم و جوی باز</p>	<p>سینه ام خالی علیا چون دماغ و اعط است بر دآن دزد خالیش دولت ایمان من</p>	<p>گرچه بر بارین است سر غرت من کی در آیم بدل سنگ لادن</p>
<p>بی تو ای جان تن بود از این جهان سست جهان زان شدن بیان در مصیبت سپیدهند را کفایت کرد کاغذ باد و پیش هوا خوان جان دل با دافه بودی در این هست یاری چون خیار آب آفتاب نایکی باشد کباب غم دل بر این می سرای غم داود درستان من نقل محفل شد مرا بر دم این بزم در بنی آدم چه خود بایم چه دایم مردم آبی نکردم مردم جهان من</p>	<p>بی تو در تن قید باشد جان جهان پشت پا زویم غم و جوی باز علم حق تعلیم دیگر دارد از علم جهان در هوا طفل پروازم کلمه می فارغ از ناز اطباء جهان و دهر دشنت گردانماید دوستی بهش از در فراق شعله بود خال غم جهان عذیب باغ جنت سجایای بهار حیف گاهی تو خوردی جان منی جگر در حساب تم ترسم جوار دخت آنچنان خاک کرده اگر چه شدم با غم</p>	<p>بر سر خر برین پاکند بهمت من بیج در آینه بینی از صورت من فارغ از رشک عدو و در انکبت لکه روز و سال است مسرت من کرد خون جگر خسته ام شربت من سنگ است از بزم تو مرا غرت من آینه دار رشک که چرا حیرت من از زبان شمر شیر شویت من</p>	<p>گرچه بر بارین است سر غرت من کی در آیم بدل سنگ لادن با خاکش برین بسکه تری خواهد عاقبت فنا میشوم بر خیر است روز افزون بود گریه چون کینه مردم چشم و رخ دو گوارانکم سکه خورشید فلک را نشمارم زده غرض خویش بعرضه جدم سیدانی</p>
<p>ساده تقویت زده کار مینی گنابگار از بران دسراج ساده کسر اولیای ختمانی مفتوح یعنی خنبا و آن در شروع و در بران</p>	<p>ساده تقویت زده کار مینی گنابگار از بران دسراج ساده کسر اولیای ختمانی مفتوح یعنی خنبا و آن در شروع و در بران</p>	<p>زاهدی رهبرم کرد سو صوم و صلوة زیر تکلیف نهان بود علی راحت من</p>	<p>زاهدی رهبرم کرد سو صوم و صلوة زیر تکلیف نهان بود علی راحت من بر شکست حریفان بود حیرت من</p>

<p>طول بیاری علی شاید طبع ذوق است سخت اندر تن بزم را سوزش بجران من</p>	<p>۱۱۵۸ پرد با از بر دارد دیده گریان من در گرفته آیینان امراض هرگونه را غنچه امید نکشاید کشاید مرا بر سرم آید اگر آن شکست یو خواب برق گردون را گردد خیز من در میگشتم می از غنچه خرم بر آن غنچه نیست خورشید گردون لعل جان من</p>
<p>۱۱۵۹ بعد مردن گرد بادی گردد از خاکم علی میدرگرددش فلک را اختر گردان من</p>	<p>۱۱۵۹ جای رشته جابر از غنچه فیضان و ختم شد علی دشت آن نگار از دامان من</p>
<p>۱۱۶۰ ای غمت را میزبانم و خوشامان زیر انگشتم کرامات بین امید خال افروزی و صلت کاشن بجز دیدن بیکه جا بجز ختم کی کنند شکر ایزد باعث افروزی نعمت هر که شکسته عهد خود را شکسته باد طالب مطلوب بکجا آن طالب گردم بهم ناگوار خاطر آنکه بود مردمان انبیا بنام حاجی میکنند</p>	<p>۱۱۶۰ طالع یوسف فرما مرزبان گر بفرودم بری لائق بود با نشان کی رسد خط نیازم آنچنان تم تو وای بر نابل دور داهل ناسان کرده ام در ضایع این همه رشتم سر دهری زمانه آتشی از دهرم با جوم فرج غم بردانید دلم رخ شود ناچشم آنچنان رشتم نمود گردش افلاک عیسایان با کیم یوسفم را گر بهی زاهدان خوابم اشکباری کن کمال زار من بر طیر همه از بس پندار یکد بر صبر وای کنه نایم در خانه تا که قیر معنی مصطفی ز یادم چو در طبعی ختم الفت نشسته بر دشت</p>
<p>۱۱۶۱ بعد مدت شد نصیب صحبت شیرین لبان حالی در دروغن افتاده حلقه نایان من</p>	<p>۱۱۶۱ دوست خستار بن باشد علی فرزند ای جاست بقران دهم جهان نختم دل به شود ایوانه گشتن</p>

بهر دینار جالیده امید داشت حیف کاین گرد غمت از کوشه خاطر نیت منون احسان هم کوی کس حسته خفته است زنگی و شمش صد باران و سیران و یکبار آخرین روز نه آمده و شنبه	دینار دین نسیبید گنجی بجان بر داسیا حیاتم موجب طوفان بوی بریزن بر برگ گل بجان در نصیب خود خوابان سینه بجان خار چاکر و مانده گل حرامان زلف بجان تو گردید بلا جان	استخوان بکشد از سر بکشد آرزو با بدلم خوش و ناخوش بکشد جان تنگم علاجی طبیبان بچو موج لب که بشوق آید هر که زان لعل لب پیغام آورد غیظ و عطر خم آید بکشد خون اینها که بود از پی بردن دامن بود گیم دست زدی دارد هی تمیستی من خرم من بیخ	آفتی بود جدا کردن از من هر سید که کنون هم کنند از من جان تنگم و اندازم طبیبان باز با جوش و خروش کردن از من می بردم و بدین فرده بدن از من قهرم است از درد و نیر از من دل بود و ناز من هر که کان تا نه از دست دامن بجان من رفت چشمم محبت که دامن از من
نهمین میران سرو خزان من صورت وصل من بچو فرقه با چشم هرت نیست که گریه لیکن عین ای و آگشته امید از بارگشت بخت خوب و بدش چشم بگاه جامه غمزدگان از من شام و نان بچو تنور شود نار بچو غم غرق تو کداحی که مرا منع کنی ای صبح تا ز نار که انداختم اندر بچ من بچیرم و تو سر سجدائی سجد و دیر زخم زدی و کوی	میکشد سایه دیوانگستان بهر غیا رخسار ظاهرنیان شهر از شعله آبا و سیایان باز بر پاست چو آید حرامان سیرا نند سخنانش رقیبان سحر بود چاکه بیان من گر سر گریه زنجوش طوفان نال و گریه من سینه بجان من کفر و اسلام نشانی نالان بر من از تو یار اند سلمان شکوه دارند هم گبر و سلمان	هر کی یافت از روی غمنا شهرت رو نقی یافت علی شریف لیوان من غیر عشق تو نشد کار نایان من دل شکسته شد هر یک از من ز راه سرم نشو از پیغ آن انجم از گزنی معاصی چه بخت شرم بیت بود که با مصحف بخوانم اند ران شهر خوابان خیانت ای ترازیب تخت سلیمان من بوسه کاکل دلداره من میدام این چون است که دیوانه آدم دارم دست قابل آن نیست که بایستیم خیر باشد مگر امر و خدا که بنرم	ایادگار است صیفت لیوان من رنگ صد شهر خرابت بیایان من میشود صیفت کعبه نشان من نشوی باز خدا شکوه میران من نسخه حراست حافظ قرآن من در لودستی زبشت خوابان من گر بود سلطنت ملک ستان من وین بر است سر شاخ غزالان من میکند دفع ریزه افسون من مغشسل کاش شود خیمه جان من میشود ذخیره چرا چشم رقیبان من
انچنان شعله زبانه که غنی خاله لفظ هر عیب شود بر لب خندان من	دست همراه کالین بفر جان از کف که کشد خار مغیلان من	از کلام تو علی شریف کلام فخر شیراز شود شهرت بفران من	سکه محرم تابستان یعنی ایام گرام از غیث سکه غسل داده شده ۱۲ موهبت

<p>بسکه بریم نشو در لقی ایشان ازین آینمان نامه سیاه که منورست سیاه این جمال بشری یا ملک یا فیه من همان مورچه باشم بر خاک نشین خود در آن زلفم گزنی قتل مکن ازین بطیخ که هر حکم خائف صدار ترک عادت چه تنه کنده رخوگر سودل سوخت و صل سرشک شادی گر بخواند عیبت منم هر چه هست</p>	<p>بخت پرده کشیده قتل ازین بهر تو نیز سرگوریزان ازین از تو حیران شدم و آینه حیران گر بود سلطنت ملک سلیمان ازین ای زمان بخت گنج شهیدان ازین انشوی هیچ بهر جزو حیران ازین شکوه در صل کند و دیگران ازین بائع دید بودید گریان ازین یاد تسلیم بچند غم غم ازین</p>	<p>نگار ع خود از کثرت عیان نیست پریشان از زهر علی بچو کلیم اشکاب پیوده در زری تو علی بچو کلیم گر دغم را نتوان شست با طوفان ازین</p>	<p>آنچه کرده است دیده قتل ازین آن نره یافت حسن نغم دل خاک که چیده آناه بفرودس برم بجز چیست کند و باطل فریب بخش لبیده که بیدار مرید دارد اینچشم علم است شمر الطاعده</p>	<p>گر کنم جمع علی مال جهان چو قارون نزد و حینه بجز دولت ایمان با من</p>	<p>با علی الفت اوج و کنار است کلیم دور و شب با من دیو سته گزین ازین</p>	<p>میکنند سایه حرا بستان ازین یاد میدار من نکته فان ازین می سرزد بپند بگرد چو پیران ازین پندار یاد نموده جوانان ازین میگرز زره ننگ چو حصی ازین خوبش اینک نشد با بهار ازین داع حسرت بشو لاله نعمان ازین با خجالت نکشند انهمه حوران ازین هر که خواهد بود و دولت ازین نایا اگر تو کشی خاکه انسان ازین از صد اشو کند جگر زندان ازین دای بر من که بود فانی چون ازین آنکه میخواند بر مرز گلستان ازین می برد بخت نیستم چو جوان ازین</p>	<p>عشق ایمان من سو بد جان من کعبه ایمان من خاک که کوی است این دل حیران من آینه دوست سرور امان من قامتی دوست حال پریشان من زلفت پریشان دیدم گریان من منبع طوفان بود مشکل و آسان من وصل و فراق بود</p>	<p>حافظ خوشخوان من گفت علی خوش غزل گفت علی خوش غزل حافظ خوش خوان من جلوه جانان من خشت جان من کوی تو ایمان من قبله امید است حال پریشان من صورت زلفت زخم نمایان من دیده زلفت</p>	<p>نه همین میردان حافظ ازین نفس در این شانس ز خود می دانی آن ضعیفم بگوئی بره عشق صبی حیف یک پند ندارند مراد پیر چون کند رخ طرفم ز در بر و تقوی هر کی غنچه گر تو گل حرام بودی داغها را بنود در دل من گنجایش زین سوز و غم و ضلوع بزم تصویر غیر کف نیست من ز آغوش بان زنگ آینه بری حشمت کی در چشم غزل بنیدان آینه زنده حضرت است گوی سبقت ز ملک نیز که کارشیر دیدم امر و جهان فتنه بجا لم کرد تألم عمل بنو کرده خطای صبح</p>
--	--	---	--	---	---	--	--	--	--

گوی گریان من فرق قسیم بود  
فرق قسیم بود گوی گریان من  
دیده گریان من خار صبرم بر  
خار صبرم بر دیده گریان من

نالۀ دافغان من تا بفلک شد علی  
تا بفلک شد علی نالۀ دافغان من

جلوه جانان من سوختن من  
سوختن من جلوه جانان من  
که بشو همان من حشمت جان من  
حشمت جان من که بشو همان من  
عارض جانان من مطلع دیوان من  
مطلع دیوان من عارض جانان من  
طره جانان من تا بختی است  
تا بختی است طره جانان من  
این تن عریان من پیر عیادت  
پیر عیادت من این تن عریان من  
گوی گریان من ناله شکایت است  
ناله شکایت است گوی گریان من  
گوی گریان من عقد عجم است  
عقد عجم است گوی گریان من  
چاک گریان من صبح جدی است  
صبح جدی است چاک گریان من  
شمع شبستان من که فلک است  
که فلک است شمع شبستان من  
باد بهاران من بسکه دم سرد  
بسکه دم سرد باد بهاران من  
لاکه نغان من داغ دل شکست  
داغ دل شکست لاکه نغان من  
کار قیامان من غیبت بدگویی است  
غیبت بدگویی است کار قیامان من  
این دل بریان من سوختن من  
سوختن من این دل بریان من  
شوخی جانان من کردستم بر خیم  
کردستم بر شوخی جانان من  
باده ریحان من آب عذیرم  
آب عذیرم باده ریحان من

تنگی میدان من تنگ علی میکند  
تنگ علی میکند تنگی میدان من

ساقی مرا بلفظ عنایت شریک  
ازین کوفت بادۀ دل شریک  
ساقی که بر گریبان من دوزخ ۱۲ از غیاض

عید قیامت که با من است  
عید قیامت که با من است  
جز گریه نیمه درین روزه غلام  
روزه غلام جز گریه نیمه درین  
زین آتش فراق بنای من  
بنای من زین آتش فراق  
نقطه کنا سطر دین صحرای من  
صحرای من نقطه کنا سطر دین  
تجزیه وصف لغت رخ و یاس من  
رخ و یاس من تجزیه وصف لغت  
داغ فراق مهر رخ سوخته دم  
سوخته دم داغ فراق مهر رخ  
تا عمر در فراق تو بیا زانده ام  
زانده ام تا عمر در فراق تو

عزم دها کرد علی حافظ با گوی  
یار لب دها رختۀ دلان تجاب کن

عزم سحر جانان عالمین است  
عالمین است عزم سحر جانان  
ای گل که گفت سیرت من تجاب  
تجاب من ای گل که گفت سیرت  
زان پیشتر که غم افلاک بشکند  
بشکند زان پیشتر که غم افلاک  
بر خوان کتاب قصه یوسف ناله  
ناله ای بر خوان کتاب قصه یوسف  
ای نوجوان من بخت زان نگار  
نگار ای نوجوان من بخت زان  
ناخوش خندم ز سیرت پانویس  
پانویس ناخوش خندم ز سیرت  
عفو غفور تا که میسر کند  
کند عفو غفور تا که میسر  
بایتم تا با تو باشد درون سر  
درون سر بایتم تا با تو باشد  
خرم بزر خیم دل دشمنان  
دشمنان خرم بزر خیم دل  
بیل نیز از گل بکفت دهند  
دهند بیل نیز از گل بکفت  
روزه فراق موسم را سنجید  
سنجید روزه فراق موسم را  
در یار دانی دیده که هر نشان  
نشان در یار دانی دیده که  
پیر فراق یارم طفل صال و  
صال و پیر فراق یارم طفل  
دیدم ز بزم فیض تو ناکام  
ناکام دیدم ز بزم فیض تو  
ساقی پیاپی که در کاس می  
می ساقی پیاپی که در کاس

ساقی پیاپی که در کاس می  
می ساقی پیاپی که در کاس  
انترج لسانت بخت بکسر دل چمن خلعت از کشت صراحت



<p>بیلی و شاتوغیرت عذر انبوده جانرا بر از جانت خطر با بر عشق زان پیشتر که کوزه خاک کند کلال مار از کوزه حسن کند ضا نصاب آتش کند خاک نم را بر جیسر ج</p>	<p>مجنون مرا لقب دامن خطاب کن از دوش سر جدا چو شو با تراب کن سای می را بکوزه صبا خراب کن رو در نصاب کن خست حاکم کن یار می را تو خاک در بر تراب کن</p>	<p>ای سرو از سایه کنی بر سرم در اند تا کی بی پیری طوبی اگر لیست عرفی اگر بگریه رسیدی علی بدوست صد سال میتوان به تنه اگر لیست</p>
<p>آتش زدن جان سخن دل گداز من دیدم رخس چو شمع چو روانه سوختم گشتم جانی بگردان نگر گشتم یا دم بدل فدا دم ای روی بتان هم رنگ دغا که تصویر عشق و جای بود جز دل من جا بهر بار نیز نگه هزار بدل دادم ز دهر یکتسه عهد بود گفتم دوش خفا آخر که او بوسه سیب فتن مرا راه هزار سال از حسن اش حکمت</p>	<p>حافظ حواله کن به علی شیشه شراب دور فلک و رنگ نزار دشتاب کن افزون بود ز ناخسینا کن افتاشده ز دست اصله ناز کن آخر جدا نشد حقیقت مجاز من محراب کعبه که خلل رخساز من تفریق کرد در من تو رنگ ساز من بیهوده بود در همه جا ترکت ساز من بازی رویو پیر فلک حلقه بایز من کرده خراب قیامت کار آرم من خوش سیه ام نصیب از سر ناز کن جمود را غلام نسا ز دایز من</p>	<p>آکی چو شمع نرم بیک اگر لیست در پیش آن چشمم که بینی چو چرخ خون بچکد ز حرف کجای شرکاب پیر داند را تا کنم جان خود غذا ای ابراهیم دشت خیارم زبده عقبی گذشتن بی دنیا چنان بود شاید که یار جا زدمی بنام من شادی مرا بصورت غم میکند</p>
<p>خرم چو خانه نیست به تنه اگر لیست چون ظرف تو که پر شود از آب دلی ای گوهر مراد جهان در تلاش تو شادی نصیب درین نرم جگر جز گریر که زشت شمع مرا بزم چون قطره شراب باشد تا کم</p>	<p>آخر علی چو حافظ خوش فکر خوش قد کواه که وقتش زهد در اند من باشد چو شمع زنده گیم با اگر لیست خواهم بوسن با بر عضا اگر لیست دارم بچو ابر بر جا اگر لیست خندیدم چو شمع بود با اگر لیست دارم همه چو شیشه صبا اگر لیست دارم دود چون کیتا اگر لیست</p>	<p>حال حسین شفقین و سفقین در مراد باید علی بچلش به اگر لیست خو کرده ام بحال اجبا اگر لیست باشد چه خوش بچشم اگر در بین از بهر آنکه از غمت شود نصیب خوش آیدم دو کار از اندر و در دیده زاهد پیر سر زینت گیم جام چون ابر بر شکال کمال تپاخون خوش آیدم ز خنده بر حال شما هر کشت زعفران که درین کار کن</p>
<p>تا کی علی برگ احب اگر لیست باید بدل برون دلسا اگر لیست چه خوش آیدم ز جوان بخت ناز کن شکوهر باشد قیاسی که شبانند چراغ روئی دهر از بران</p>	<p>تا کی بی پیری طوبی اگر لیست عرفی اگر بگریه رسیدی علی بدوست صد سال میتوان به تنه اگر لیست</p>	<p>تا کی بی پیری طوبی اگر لیست عرفی اگر بگریه رسیدی علی بدوست صد سال میتوان به تنه اگر لیست</p>



چیز خوش است تو قاتل گز در کار کردی چیز خوش است نه بصلت سرشکوه باز کردی چیز خوش است با جوانی هم خوش کردی چیز خوش است و صلت شکوه باز کردی چیز خوش است و دودیر بخ تو باز کردی چیز خوش از فیران سرتر کردی کردی زیر چشم ناتوانست چه بلا بود تو انا شده بی تو در این جهان کونان کردی اگرست ضو نباشد ضنا خوش دشمن نه خفاک بر سر خطا کنی مسی همه لذت عالم که نهان بود بدست	سر مقدس شیدان دوسنگ ساز کردی چو شربتاق پیش کله دراز کردی در دولت عالم ز درون ساز کردی چو قره پیش دیت کله دراز کردی زهراد دین دنیا در دل فرا کردی ز تو دست کشیدن بتو باز کردی که ز بر خ دنیا چنین تر کنان کردی نتوان تو روزگار از شتابان کردی بجنازه شهیدم نه سوزنا ساز کردی علی است سیمیا دل خود که ساز کردی ز علاج دوا آمد همه احترام ساز کردی	مردم دوست پیر زو بدست مانده خا بر کشتن رفت سزار پیدا شدیم از پی مردن زیر چین ساقی بیاله داد علی چون ظمیر را جستم زجا و گفتمش اولن بمن	عربی گویا که فته از بهر دعا تو خاشاک سر کوی خشت بر آریستا اقرار وصال دل تو بنو محسن دار ایچره بر دی این از نمیدانم خاموشیم از وصفی که غنیم برنا کسیم کرده خود چشم روانی	جبریل امین آمین میگردد بر آ تو بهر بود از سلطان هر گونه کردی عکس نبود آخری که نه دکان تو کر لطف کرد و در منظور جفا تو لب لبک ایند و هر خیزد شاک تو سرگاسان بدید هر گاه بیا تو	چون پای ادب کش از فیض کسان دستی کافی است علی اینک مرفیض خدا تو	ای ز آباد گر خوش تو بر باد تو ایکه می نازی بفر فوج آخر کی هر که شود شعر مایم صورت بدین چشم سوزن عینی بود از موی مرا اگر خبر دیان خوشی تو ز لب یو تو تاقی است نسل خبر دیان خرد	سر و باشد در گلستان آزاد تو کز بر آمد دستیم بود سیلا تو فکر من با خامه باشد مانی و نهزاد تو رشته میرم تن من گشته از بیداد تو زیباده زیور لاجس در زاد تو عالمی کرده ویران خانه آباد تو	گویند که چون علی اسلام را باسان بر دزد دامن ایشان سوزن بود حکم الهی همین بیت فلک چاه ماند و بالا تر بنو میر که سوزن کی از اسباب دنیا است ۱۱۲ از زبان - مرد است که رشته حضرت میر جهان باریک بود که بدین کار و بافت	روش نظیری اینک نه علی بکیر غالب سزد و انجین غزل را بسفینه ناز کردن	گفتم وصف کن لبش بمن دشنام داد زان لب من سخن دیدم چاه یوسف کنان شنی سر کرد تیغ بر سوزن چاقم واغرتا که وادی غربت گشته پا چون بید و اشکسته که از غم مرا از دست دیر ترم گشته بود خار یار غبت ز دست قلیان نابکار بامشک چین چکار مرکز و نه روز خزان خاک عنادل فرشته از بر شمع روی ایجان عاشقان	سفیم در بد جنت ندان عدل خوادم ز راه گوش شکر بام من تا چنده ماند بله با دقن دقن بیاز چار سمیت صید اشید زین لب گشته است و فلفظ طین تا دیده دیده زلف کسی در شکمن دیدم جوید و ای گفتم حین حین برگشته میکنند فرجش از من خوش بود و چون نافه دامن خن خن دیدم ز رخ نازع بگاشن سخن دیدم که هست سینه عالم لکن	بیاض اشعار ۱۱۲ از غیث
--	---	---	--	--	---	--	--	--	---	--	---	-----------------------

نسخه

<p>ساعری بایدیم تا منم تر نشود صدتم ایجا کردی بر خلد و یگان خیزد از دریاغ جنت غنچه بایده باید عاشق نه نیاید دل در سر طلایان علم را خوری همه غرت</p>	<p>درد سیرید انوده ز ابد او را تو باشنودی گریه می سری کس تو همسری بود ای گلشن شیدا تو درد عالم لطف نیست بر یاد تو طوق زین شد گردن سالی ستاد تو</p>	<p>بغیرم نشود حاصلم ز سیرچین بیاد چند نفس هر بن سیماسو بیاد بوسه چندم ز چشم فتان تو تمام رونق کفایت ز بود یوسف بود چرا خراب نگردد علی وطن بے تو</p>	<p>که بایس من شود افزون لایمن تو نیرود بد و آه درد من بے تو چنانکه دزد من فتنه ز من بے تو</p>
<p>خویشتر راکشت شیدارخت یعنی علی تا نماند خون او بر گردن جلا تو چلویت که چسبم ز رفتن تو بیا بیا که رسیده جان لب بے تو وداع کرده تر از ای عدم خلقی بیا و چند نفس کنار من نشین بنصه که نه بجز سخته لا مانم بهرند تو چو بیت حص و حاش شدم چو گرد باد بصحراد شهر گردیدم نداد دست بر در فراق جان جعد بدر دجی تو چون جان بر اومی بدو هزار مرتبه یک شد دشت م</p>	<p>اجل جدا نتوان کرد جان لب تو خزایه است بهین محفل طریقه تو ز درم بھر تو هر خانه شد مطبق تو گرفته است او رکن از بے تو نفس نمیکشد این نفس غنچه تو شدم چو آئینه حیران حشر بے تو مرعش تو آواره شد قصبه تو زمرگ غیر بود است من بے تو چه بود ز ستم با بگو سبب تو گرفت آن عجم بچو در بے تو</p>	<p>آب یاست بهانه جهان من تو من کشم آه تو ای شمع کدک گریه تو گل رونق یسانی و من لبش جلوه روی تو در سینه من دلتش سیل آسایر خیزش چو در یادش آتش روی تو پر دانه صفت مرا تبلی اخلاص ضرورت دکاسان علی تا در آب گل اشک دان من دو تو</p>	<p>تن من همچو حیات ایسان من تو تا زدا کنشی درد هر خان من تو جز بگل از نیابند نشان من تو آه افسانه شده راز زمان من تو من تو تا بکی اید و ستم من تو بزم روشن شده انشع بمان من تو</p>
<p>شب سحر کن اید دست در کنار علی سحر نمود علی صد هزار شب تو چرخ اشیای منی دلق چین من تو تمام شهر چو بامون پند و دود گم شد یک سلامی نیاد فرمودی مرکب خود اید زنده شاری چو صید گشته از نیم صبح یاران لقب شیروان کرد عدل شورا است از غیاب</p>	<p>در آشیانه بلبل بود غنچه تو دل قیبه ای شمع انجمن تو بر آمده ز بیم که چو جان من تو که هست بر نیم در تنم کفن تو که بچو تیر کند زخم هر سخن بے تو</p>	<p>ز شامان زینیم با فوج سپاه او رو کار نمیدارم بغیر از دود نیالم نی رفتی زندان اینا با بشارتی نباشد احتیاج اسلحه اصلا بسیر خضر گم شد براه او ز کس سیر راه کند هر آنچه او خواهد ز قهر او نیاه فتادی یوسف کفایت کرد قهر او جهانی را بجا ک آنگذ شمشیر نگاه او</p>	<p>چند روز آقام من تو بعد از آن بنود نیست کی اگر چه کان تو بچ غم نیست اگر نیست من مرا</p>

<p>نیاید و هم راه بوسه یار برادر نشد بر باد آتش در نیانه در پی</p>	<p>که باشد نه فلک است زینهار نگاه او نشد خوشنود تا روز قیامت</p>	<p>حیف غبار دولت زمین این حیف نصیب آدمی کم بود از گیاه نیر</p>	<p>مکنه زطلسم کرم بسکه ز خاک تو</p>
<p>علی حیران جگر آمد فیضی کسیت این قاتل که میخورد بر شید ناز او عذر گناه او</p>	<p>غیر عشق میکشد خاص را به تیغ جگر توده خاک کی تو بد ز سر رشته بود</p>	<p>دم بتو ام که خون من چو نبود جگر ز آنکه بخوان کمر استم شوم صلا تو</p>	<p>دم سر سلطنت هر که بود گدا تو</p>
<p>ایکه پیدایی صد شد گوشت را تو خوشت را ز سر و چو باشد قدر عطا تو دور گردون بر زمین سی ازینا طوبی فردوسی شد سایه دنیا تو کی گوشت میرسد فرادای پی رگا زینت بان همه دیدم که باشد ارباب گرچه گویم غنچه لب گل رخ صدف قدرا از خیر و گویم که تو باشی سیاحان چو رفایت زندگی انداخته اعتبار هیچ امیدم نه تو آیا بود ممکن دلبری از دلبران هرگز ندیدم آنکه من میکنند زان سر در پیش بچه مکه کن شنی گیر زان آفتاب</p>	<p>عالم بالا است تو قیامت تو بهر از ماه فلک باشد رخ زینا تو آفتاب چرخ باشد ساع صبا تو آفتاب چرخ باشد ساع صبا تو نارسد فکر سانا با یک دون سا تو زینت پس باشد از قدر عطا تو هیچ تشیی نمی بینم فی اعصا تو میزند پهلوی بر یک دنیا تو میوزم امروز امده دلم فردا تو ایکه پایت بر سر من و سرم بر پای تو ایکه آمار در سپید آریسیا تو بوسه امید از در خاک کایه تو می شود خود شد روشن فروغ رگ تو</p>	<p>از پی من که خلق شد ز سر از هوا تو ظلم تو عدل بنا کند ز پا قلند نقد دلم چپشی بود حسرتی سنگا تو صوت لیران باعث عشق در جفا تو صفت رشع عا است سینه خطا ببار مهر گیاه عالم روی چو آفتاب چشم چراغ عالم بامرد عالمی بارینا ز می کشم وصل نمی برد دل صبر قرار عاشقا تو خامنه نفس تو فیشکری شنود حیف کج تو تو ای صم فرشته جان بزم بهر تو یاکه تو وصل کنی</p>	<p>گوی زجانب علی حافظ خوش بیان بیار قال و مقال عالمی میکشم از برای تو</p>
<p>آئینه از لوح حافظ پیش و دار علی طوبی خوش لجه عینی کلک شک خای تو</p>	<p>جود همه جهانیا می کشم از بر اے تو</p>	<p>ای ماه مهر زرد چو ز با جال تو مردم گیا که بعضی بیز روح گویند و بهندی لکھنی گویند</p>	<p>ای ماه دایغ بدیل با کمال تو</p>
<p>ایکه ز لطف گیران خوشتر هم جفا تو سینه اهل عالم است یا تو کمال تو خواه به تیغ زن مرخواه به بلوغم گرچه تو عدله ای زنی وصل خون مرد و زنده بودم جان این به مهر سپهر آتش غیرت</p>	<p>یا تو باد بر سرم باد سرم بیا تو بر لب عالمی لعلی تو سبب آجا تو خویش من جان آنچه بود در قفا تو قابل اعتبار نیست نیست من قفا تو بهر تو مردم بود ز ندیم لقا تو داغ نمد بر دماه آئینه قفا تو</p>	<p>هر که بیج از آنکه بصورت انسان می باشد با خود دارد به خلق برادران شود او را همه مردم دوست دارند و بعضی گویند که هر گیا گل آفتاب پرست است که آنرا اسورج کھی گویند اندر بران و مصطلحات -</p>	<p>ای ماه دایغ بدیل با کمال تو</p>

<p>ای شکی جای باغ و عالم و جان پاک دارم بجای که سینه باغ جهان شود میرم بر پایی تو که خواست بود بر گل است باشکوه آینه لب زلفت و زخواب پریشان اگر غیر از شریک حق نبود هیچ حال ایدل جوابی هستش خواه</p>	<p>همیشه بود بطوبی جنت نهالی تو آنکه بر راه عشق خود پایمال تو پیدا می باد هر که بخواد ملال تو شیرین بود زلف و کمر و قال تو دارم جنت سوخته اختر زغال تو ناممکن است چه ندلم وصال تو خواست همچو خاک غریبان سوال تو</p>	<p>نصیب ما تم زیر آفتاب است چرمون خیز و نشین در کنارین بحر همیشه تیر و تیر باد ارشاد تو خلوات خلق مرا غم فروز کن شبانه شال شاخ کج خشک است تو خور نصیب عشق و دینت جز غم حیات خویش نخواهم بختین آن تو حیات همچو حساب است ای گمان تو اگر چه قامت من گشته چون کمان تو بچشم غول مانند تابان نه تو دمی که ارادت من زیر آسمان تو شور و پیش عالم خوشامان تو</p>
<p>گشته علی نزار بشوق لبست چنان اکنون امید هست که گرد و خلال تو</p>	<p>گشته علی نزار بشوق لبست چنان اکنون امید هست که گرد و خلال تو</p>	<p>بیایا که چو کشفی علی است منتظرت اجل شسته در بر بجز یا سبان بجهت تو</p>
<p>چگونه صفا حال مرغ جهان تو فکاده برق خرابی به بوستان تو بیا که دیده شید است چکان تو برگ زلف و کمر تو فرق نیست که آبی در توبه ز خسروی دادم بگیر نقد روان روان رخ نما بغیر گریه نباش چو بر تو خنده ما انید بستم خوف مردم دارند چه سود بر سر قمر اگر سی می گ بیان در وجدانی زبان نمی یابد شکست کشتی محرم به جود و فراق بغیر این کنم فرق روز و شب</p>	<p>که هست نفس تنگ آسمان تو بیا که رو به بار است خزان تو شباب کن در باغ جیانی تو بیا که میرود این عمر را یگان تو چو سنگ نریزه بود گنج شایگان تو بیا که سود ندانیم از زیان تو باشک غرق شود کشت عرق تو بیا که عاشق شید آینه جان تو بیا که پر شده عاشق جوان تو که باشد من هر کون نشان تو دیده باد حال ز بادبان تو که همچو تاب بود مهر بران تو</p>	<p>از نقش باره آن میزد با کشتن که صدی است یک لفظ به زبان که حسنه لب و دین جان تو که نتوانم چون تم ازین جهان که باز گشتن زرد دیده با تو بیا که هم زنده نقل با کوه گران شب وصل تو بخوابم از خواب زنده با سبیل ز کاکل غریبان تو</p>
<p>ای نقد جان عاشق شید انداتو ای لبم زرد و رخسین شاتو ای جان جاد بودم را ادا تو غیر از دوان قیامت عالم از با مازت چو کینار بود از بر ما</p>	<p>پریشان طاهر چون جیم خود ده صرصر علیا میزند عالم بکسیوی تیان هیلو</p>	<p>پریشان طاهر چون جیم خود ده صرصر علیا میزند عالم بکسیوی تیان هیلو</p>
<p>۱۵۰ اشارت بایه که برید و آن کیک ازین کفر فانی که با نصایح من سعیوا الذی کونوا یقینون ان الله یخونهم و ما هو الاذی که تعلیمین یعنی فریست که کافران مجید را بشو و ترا از نظر خویش اندازند اینا میگویند که این شخص را بگویند حال آنکه قرآن مجید را ما را مجید است باشد ۱۵۱ مولف ۱۵۰</p>	<p>۱۵۱ روز که در عمارت بر آمدن دوشی آفتاب گرانده انیضات ۱۵۲ ای قیامت صفرا و قامت کبر ۱۵۱ از مولف</p>	<p>۱۵۱ روز که در عمارت بر آمدن دوشی آفتاب گرانده انیضات ۱۵۲ ای قیامت صفرا و قامت کبر ۱۵۱ از مولف</p>

<p>خون میکند بد و ریخته گلیکین اتو چون است سرخ حسن قناده بیا تو شنگ است مثل غنیمت دلم در قضا تو دز بهر جان مال ب معجز نما تو دز بهر جان مایه بیضا ضیا تو سفرم بسر گر نبود جز بهوست تو تعبیر داده اند زلف و تاس تو</p>	<p>گناه گشته پشیمان دواز ملاحت بفریاد هم نقد جان برید را مراد صور قیامت بود ز فریاد کشان نشان بکین پشیمان را چو جامه داده شود پیر ز خون را شکست تو به لعل بکوی پیارا منم که شیر صفت پیل را بر کینم مکن مقابله ای دل بحال فیرم</p>	<p>خون میکند بد و ریخته گلیکین اتو چون است سرخ حسن قناده بیا تو شنگ است مثل غنیمت دلم در قضا تو دز بهر جان مال ب معجز نما تو دز بهر جان مایه بیضا ضیا تو سفرم بسر گر نبود جز بهوست تو تعبیر داده اند زلف و تاس تو</p>	<p>خون میکند بد و ریخته گلیکین اتو چون است سرخ حسن قناده بیا تو شنگ است مثل غنیمت دلم در قضا تو دز بهر جان مال ب معجز نما تو دز بهر جان مایه بیضا ضیا تو سفرم بسر گر نبود جز بهوست تو تعبیر داده اند زلف و تاس تو</p>
<p>پناه یار این بین شیخ دار کرامت که کرد مطلع از یار و از رسلا او قیامت عبارت قد و قفا او که نقش پای زنده بود علامت او چو تو به یاد مرا آید و ز دست او که یاد ساقیم آمد بان قدامت او ز جا برد اگر خطم را جسامت او آذر اردن او را بدست کرامت او</p>	<p>پناه یار این بین شیخ دار کرامت که کرد مطلع از یار و از رسلا او قیامت عبارت قد و قفا او که نقش پای زنده بود علامت او چو تو به یاد مرا آید و ز دست او که یاد ساقیم آمد بان قدامت او ز جا برد اگر خطم را جسامت او آذر اردن او را بدست کرامت او</p>	<p>پناه یار این بین شیخ دار کرامت که کرد مطلع از یار و از رسلا او قیامت عبارت قد و قفا او که نقش پای زنده بود علامت او چو تو به یاد مرا آید و ز دست او که یاد ساقیم آمد بان قدامت او ز جا برد اگر خطم را جسامت او آذر اردن او را بدست کرامت او</p>	<p>پناه یار این بین شیخ دار کرامت که کرد مطلع از یار و از رسلا او قیامت عبارت قد و قفا او که نقش پای زنده بود علامت او چو تو به یاد مرا آید و ز دست او که یاد ساقیم آمد بان قدامت او ز جا برد اگر خطم را جسامت او آذر اردن او را بدست کرامت او</p>
<p>قد رت خالوت صوحت او جان بین رفت در محبت او دولت حسن حسن دولت او نکمش بود از ملاحت او نیست عفا و هست شهرت او اندکی دارد از شایهت او گر غم عاشقی است راحت او تا کشم باده محبت او در ترقی است ز دولت او تلخ دشنام با نصاحت او شد قیامت تشار قامت او گل شب بو تشار کامت او من دیار من صد افتاد او</p>	<p>جان عالم قد سیرت او آنکه با من خصومتی میداشت بر عجب عشاق روز افزون است پیش زخم تا به تن جان ماند نام آور شود و چو کم گردد بی سبب نیست چشم ما بر ماه غم او را حتم شود یارب ساقیا جام آفتاب بیار هرچو سالی باده و ماه بروز خوش مزه کرد تلخی مرگم تا که کردم ز صور اسرافیل زلف یار بهت ما ز غله برین گر کند صد هزار وعده خلا</p>	<p>دین بوی کرب دل من بود جان تو از بام و در بگوش در آمد صدک تو باشد اگر ز خون دل من حیات تو گر میکند فلک تو خود خدا تو افتد اگر بچهره من خاک کجا تو روز که میشود سر من ز پیا تو ای آنکه به زهره تنهاست یا تو تواند بر عاشق و عاشق بر تو خودم هزار زخم ز بانها بر تو جز گوشه دلم نبود جای بر تو چون دلم من زین اندر قبا تو اگر یار است کفک ان خاک کجا تو از باد شاه کم نشام که ای تو دیگر بغیر دیده دلم در صفای تو مفروض ساختم بدلی از زلف تو روشن ز آفتاب سیرت را تو</p>	<p>گشتم هزار شهر و دیار بر تو هرگاه شکوه خودم در لقا تو شهر و در زمانه شود سینه بختیم هم نقد جان خویش نثار تو بالای هفت چرخ بود خاکسار تو بر زق دولت جهان شبت پاتر تو آیا شبی بچشم امید منی قدم با بین دست جدائی هزار تو دارم امید مرگم یک از لب تو خواهم که بر کنم همه عالم با ز تو صد چاک کرد بر پیشانی تو گوگرد اجمر است گر آتش الهوس تو شیر فلک و بنظر با سگ تو چیزی که دیده را بنودید تو مکن بزم بی تسکین حال تو زیرین نیشانی افوس علی تو</p>
<p>شد علیا سوال من سر بان بر جوابات بالبداهت او</p>	<p>شد علیا سوال من سر بان بر جوابات بالبداهت او</p>	<p>شد علیا سوال من سر بان بر جوابات بالبداهت او</p>	<p>شد علیا سوال من سر بان بر جوابات بالبداهت او</p>

<p>کار عیسی میکند ز رفقا کت را و خنده زد بر برق چلاگر منقار زرد و خورشید شد از سرخی رخسار تو باریابی بر کار باشد سر در بار او کشت خفتی را بکوش تیغ جوهر او کوچربی که با تو نیست دیدار او سیکشم از بد و فطرت اکنون آزار او مرغ جان را وام باشد بنور او خار حسرت بود در دل بنور او سرد شد باز او از گرمی بازار او کرده اند از چشم عاشق طالع بیدار او گردل عشاقی گرد گوی افشار او</p>	<p>فشان سفت شد از گرمی بازار او کو این موم ساز دزمی گفتار او ز غم آید و جانان بد میگردد بار او هفتن فردوس میدنم نچو ایدیل او جنبش آید و نشان برق د عالم فاد او پادشاهی مستی که هم گردان نشد او عافیت عاقبت شیا نصیب شد او سبختی بسکه قربان و باش بود او بر نیاید بلباسم انگل خوبی بشام او پیکس پیش خوش گرا گیر دشت او بخت عاشق کرده اند از خواب او</p>	<p>پایند سپید شیخ زانم کما هو روزی خبر زباده کشانم کما هو اگر نشد زور دهنانم کما هو اگر نه ز سوز نهانم کما هو اسرار حسن عشق ندانم کما هو گوید بسیار از نهانم کما هو از یار کس ندانم کما هو من مطلب رقیبت انم کما هو برقی به بویس جهانم کما هو سیرم نمود سیر جهانم کما هو</p>	<p>ما حال خون دل عوض باده غم باد صبا تصدق گلهایم درد اطیبت علام بصدا ای آنکه حال زار دهنم دل سوخت ناز و نیاز طالب مطلوبت بی او ایدل درین زمانه بجز من کیست هر چند کاروان پس کاروان بینم چیا فریبان ساده رو یکت ه طور و صرف دنیا تا کی جز خاک گوهر نرنگند چشم براه او</p>	<p>پرسی علی تو قصه همچون دو کوهن من داستان خویش ندانم کما هو</p>	<p>در شاه راه سیکده افتاده مبر یار بیل کار چه باشد لعنت او یکت سه دایه بصدا خوشی مرا شما دقد که گفت ترا بی شال گفت ایدل کلام دشمن با کاپانست دیوانه و خیال که دیوانه بودم در زرم حال و قال ازین بی تو دشنام نخ از لب شیرین بود لب بد باید مال کار نظر داشتن کار کامل کلام ناقص اگر گویدت گیر بخت نگر که سیکد امیدم بغیر نیرنگی فریب جهانگ گل کرد زاده ناز صبح بلا غسل کرد کرد</p>	<p>جام جم است دیده با سر چار را نه نمان زبان ز خلق او کردم هزار شکوه فدای رخ گلو انگشت حیرت تو حب است جو زهر است انچه بار فروزید از گلو دایم غائبانه بان یا گفتگو کاشانیا فیتهم بجز چند ای بو گیرم هزار بوسه هانست نه آخر نه پیدید بود گر کند عدد نغمه لب خوش استانی تو با آنکه طهر نیست و دته سبو از با حال خویش غارتش کند عدد مانوش جان کنیم صبوحی بی تو</p>	<p>بچه ششم یکله امانست یار ما علی سیکشم خورشید با خود سایه دیوار او</p>	<p>گر بشنود حبیب بیایم کما هو ای آنکه دل بی بیایم کما هو پرسید یار درد شب بجز روز وصل چندین هزار تیغ گاه است بتم صد طور سر که چرخیدم خبر دهم خود نامه منو لسم خود نامه بر شوم</p>	<p>گویم هر انچه رفت بجایم کما هو اگر نیستی ز نهانم کما هو در دانه او از بیایم کما هو پیرم بمر و تاب بجز انم کما هو تا هم نظر باد تو انم کما هو مکتوب خود بسیار رسام کما هو</p>	<p>لغ فصح اول سکون دال معنی ظاهر شده و پدید آمدن ۱۲</p>
--	--	--	--	--	---	--	---	---	--	---

<p>گیسو یازنیت ایشان بلا سبب داغی که بر دل آمد در غم فراق دارد دهن را میگردانی مغرور</p>	<p>دلها عالم هست آن بسته موی مهرجینت ازان یار لاله جز با ده غدیر نداریم در کرد</p>
<p>۱۱۵۱ امروز یار بیره با غم عطا نمود گشتم علی زمره عشاق سرخود</p>	<p>۱۱۵۲ امروز یار بیره با غم عطا نمود گشتم علی زمره عشاق سرخود</p>
<p>امی گشته دوتن جرات میان ناخواندی بی خواندنت نفتم پیش باشد به خلق دشمن ما باشد دیدار تو نیست در نصیبم جز خند گردنگواه جرم بار و ذقیام این قربان است بهر سبب دل رفتی زیرم که موش رفته ز سرم هر آردی لبم بشید خاک سیاه عشق من حسن گشتم آرد بهما خواهم بخدا پناه در دورصال دارم موی که خلق چون گرد گوش بامردم خلق چشم اسید دارد</p>	<p>فی الواقع کی هست ندان من قائم بهمان بجای نازان من انتهای است مهربان من صد شکر کی هست زبان من اعضا بخدا هست دشمنان من بالای زمین است مکان من گم شد به تمام کاروان من ناگشته کسی هنوز از دامن من بر وانه و شمع هست دامن من باشد خبر جسم و دستان من حرفی که ز رفته بر زبان من کافی است ای خلق کار من</p>
<p>۱۱۵۳ با آنکه علی ندیده است در خواب ترا در خلق شمر شده است داستان من و تو</p>	<p>۱۱۵۴ با آنکه علی ندیده است در خواب ترا در خلق شمر شده است داستان من و تو</p>
<p>سیرین ز شیر جان گفتگوی او بر شیت با خویشتن لبش و خیم سیاه یار گشته وصف کسی لم داغ غم فراق نشد دور اندلم الفت اسید نیست زان سیاه چشم</p>	<p>طوطی شوم و آینه سایم روی تاول کشا و چشم تماشای روی یار چو اضطرار در روی او طوفان ز چشم رفت سرشت روی او خون شهید هست آب نمایی او</p>
<p>۱۱۵۵ افسانه ۱۲ از کشف و تفت</p>	<p>۱۱۵۶ افسانه ۱۲ از کشف و تفت</p>
<p>یارب کلید گنج مراد دل شود چون جاده سربلین منزل نمی زاهد نماز نیست سکیش بجا نکرد مارا خمیر یار عیش است ساقیا یارم با بنرم کسی یار با بکن آتش زخم نزار چمن را بنیم آه هر عاشق است به نای کمال بخش با آنکه شیر از لب شیرین جگر جوف کردم خیال یار چو گریان شدم بحر زاهد ز کعبه در کند خا و خض</p>	<p>حرفیکه می فتنه نظم در گوی او آنکس گم نشو به جستجوی او آخر ز آب خضر نباشد وضوئی دردی که در دراد و او در پوی او باشد ز آب خضر شراب کدوی او هرگاه گل بیاید در دزدک لوی او ماند برق شعله نشان است او سیلاب خن خلق بود آب او سفتم در خوش آب به موی او اندر شلیک نکر چپ از دست او</p>
<p>۱۱۵۷ ناصر نصیب ترا جنت نسیم بدها بدون گر گشت علی را بکوسه او</p>	<p>۱۱۵۸ ناصر نصیب ترا جنت نسیم بدها بدون گر گشت علی را بکوسه او</p>
<p>گاه می دیدم در کجای می تو او صاحب جنت گم کرد بیان تو در پرده کی باشی از چهره اندر تو خار و خشن بام و در دیدم شانه تو باشد بچو لاکه تو برق فلک تو بر چشم بوس کسی خاک برش کرد تو در بخت تو ایامه من در دل سپهر تو دلها عالم را توئی چون ان خا و به حال دلم را عرضده در گوش گل تو گشتم جهان با هر کسی بین تو</p>	<p>تا برده دیدار کسی از من تو حوری نباشد جهان بهار تو کی ماه باشد جلوه کرد بر آری تو آیا نباشد جهان بهار تو نادیده کس نوجوان ایکه تو ایدل ندیده دیده اسید از تو داغ نباشد بر زمین مهری تو ناگشته پیدا در جهان ترک تو چون توئی یارم بجان کس از تو الا ندیم بهر کسین حرم یار تو</p>
<p>۱۱۵۹ گردیده چو لاکه تو خاک علی خاک علی نا کرده یا مال ز صد یک نی سو او</p>	<p>۱۱۶۰ گردیده چو لاکه تو خاک علی خاک علی نا کرده یا مال ز صد یک نی سو او</p>
<p>۱۱۶۱ له اسید ۱۲ از مصطلحات و چراغ هدایت</p>	<p>۱۱۶۲ له اسید ۱۲ از مصطلحات و چراغ هدایت</p>



<p>بخار رشید قیامت رو جانان بیا آفری سدر تو هم گلشن بیا بگل سده گل را هم تاشاکن بانصافم بازید که غلمان ترا خواهم عجایب خوش نظر دلی معنی دل دار دماغ کسی نمی بد بزمی استاخر اسیرم نیست تا صبح قیامت نسیم باغ جنت میوزد در درخت هزاران باغ چون شاخه درخت خیال خشم جانانی غن با دام میگردد</p>	<p>بغل طو سنیاقا مست من میزد که یکس دوش بطو با بی غن که یکبارش بعد گلزار خودان میزد که غول قمر چون شمع را میزد که خواب من بگیوی پریشان میزد که طول عرض من بانیان میزد که خواب من با چشم کوران میزد چگونه بگو گیسوی بیکان میزد دل صد جاک من آخوان کان میزد ازین شعر من با شعر سلمان میزد</p>	<p>بخار تو ای بری بک زایع ماه نامی بدست شیخ گرد شسته تسبیح ناری جبین ماه من چشم عالم تو خوشید جبین ماه من از مهر خشان فلک باشد مه نوبی تو باشد حلقه تمام عیدم هزاران بیکدویم هزاران میگردیم</p>	<p>که دارد دل تاجان کنی از جانان و هم تشبیه کنایش را گردان برود سویار چشمش است و سالیان بود بالا چشم او لال آسان برود لال عید باشد از بر عاشقان ندیم همچنان گمانیم همچنان برود</p>
<p>چو می پرسی ز حال گریه پرچوش من حالا علتیا قطره اشکم بطوفان میزند بیلو</p>			
<p>از آن بیکدیگر دیده ام آن چشم کز آن زنگار اینچنین تیراز گاه ناز و سرور گر قتی ملک آن شاهان زور میگیر ندارد چون تو در میان چهره روشن هزاران باغ نو کند پیدار خود دو گانه بایت کردن در میگرد نیایی نیست در دو عالم جان فیرا بیک جنبش هزاران دامن گردم ستار دین سلامت حسن از لایان هزاران برق افندی بکشت عالم امانی نیست دل عاشقان و جانان همه از من بجز این چشم ابرو و چشمین را</p>	<p>دل شد جویه بیلو تیران کمان بود یقین دارم که گنار کس نمیشاود گر داری ز تیغ بیلو ان سیان برود ندارد چون تو آفتاب آسمان برود ندیده اینچنین خواب پیر آسمان برود ز حرا بزم دانه های ابد جان برود چه مرگانت بود و کشت چه باشد جان برود گر باشد ترا منقح گنج شایگان برود ز تیغ بند و از دین زرگران برود گمان بود میداری تیغ اصفهان برود نگاه ناز و تیر است تیغ اصفهان برود که تیغ بند و بیلو بیا راست آن برود</p>	<p>یار لب من عدل تو خواهم توبیاه یار تر بشهر فراموش کرده اند یار بفرودشان تو حکم نمی رسد یار چه نور نور تو باشد ذراتش یار لب است کس کس مراد خلق یار ضعیف بود نظر چون بکا صنع یار بیکم تست زمین بجا سما یار بسو خویش نظر کن شوم</p>	<p>بر اعتماد عفو تو کردم همه گناه حمد ترا بدشت زبانی است بگناه بالای آسمان دست سجده بارگاه کز تاب قباب مرا سختی نگاه خواهی اگر بلمه فقیر است بادشاه عینک ده انداختم زمره ماه هستند هر ماه برین دعوی گناه چون قیاس چرخ نمی بر سر ماه</p>
<p>امروز اینچه خوش غری خوانده علی اما آسمان رسیده همه شور و اه واه</p>		<p>ای گل به بلبلان خست نمی نگاه ای رشک مژده بطف کس نگاه چشم امید دار بطف خدا دام ای غمخوار لب صفت هم کس نگاه مایه سخن به چشم دغفل</p>	<p>روزانه گر محال بود هفت گناه حالم شد تبا بهجرت خدا گناه یوسف با وج جابه رسید بصفین زلف تو بچو سبزه رو تو سحر ماه آخر نه زنی است بهر باغ از گیاه</p>



<p>سلطان عشق سواد لنگی مرا با چشم کم بین تو نگردد ای را شاه با دلویش و بغیر یاد گوش دار یار تیران مسافر مارسان بخیر کارم ز دست که جانم بایبید غره مشو که کرده عصیان خلق نام خدا غفور و رحیم است ز ابد</p>	<p>داع جزون تاج بکودکان سپاه آیا ازین سپهر ندایم بارگاه پرسند روز خشر عدالت بادشاه صد زار غ جان سپرده بدیوار قافه جانمایا که خصم بجالم کشیده باشند روز خشر بهین سست با گواه خالی ز غفویت چو بایم گر گناه</p>	<p>ای اموی حرم زرم چون بید عشق خود نیکارک و مسووی دیدم هزار بار خرت را میانم صد حیل ساختی و سوسن نای اکنون بکیرم که بری نعمت چرا نوک مرده بسینه من کار تیر کرد خلقی است سحر حلقه بکوشی بخت پنهان شدی ز دیده عشاق و بخت</p>	<p>اینگونه رخ قطره زدن چو شیده امروز بار بار لب چو نیکیده یکبار ازین جانب من چون دیده صد بار بر بکمان عدو چون سیده ارشاد کن ز پهلوی من چون دیده ایگل چو خار در دل من چون دیده مار باخود فروشی خود چون خریده از دست شمر برده من چون دیده</p>
<p>امید وصل نیست علیا تمام عمر یار است خون سفید رقیب آرد سیاه</p>			<p>صائب صفت علی ز تو رسوا نشد فقط در پرده دیرده عالم دریده</p>
<p>هزار قافله را چاکسوز زده چو پیش آنکه انگشت خور زده گهی کلاه ربودی ز آفتاب سحر توئی که خاک سپه کرده عالم را بگرد عارض تابنده است زلف تمام شیر تر کنش بسینه ام سوت چرا تو با صف مشرکان طرف نشسته مال کار فقیری خود نگرایدل مگر بخواب سیدی بزم ما شیخ ببر که زلف تو در خواب است ام سوت چو زره خاک نشین باش اگر چه غفلت بخواب نیز زفته کسی نمی گفان گنایا مگر به پشت کند جگر گناه دلای چشمه مقصود دست ایشان</p>	<p>نه آنکه گیسو خود را بگره زده هزار تیر بد لسانیک نگ زده گهی شب شیخون جنود زده بکشتن گلوسوز بار که زده چه با که ایست از تیره شب زده برین اراده چو انگشت زده بشوق تمیل بگرده برین سپه زده ز انجیمه بصیرت چو باد شنه زده چرا بیکده خود را ز خالقه زده چو بر دلم شیخون در شب زده ز آفتاب منور سیر کله زده چو یوسفی که ره کاروان چو زده هزار زخم تو بر روی بگینه زده چو لبت پای طلب بدست زده</p>	<p>سخت جان عشقان را جلوه سپاه شوق من با غنوج طاهر شور و قیام چون گل خنده ز محفل نشینی در بزم بر سر ترکان شو گم اشک فکر ریزه آب شکم سحر با جاری نمود زریا جام خالی تا بکی دادن من چو بوی صفت و تر ابر کنش بد در جهان یا نتم آفتاب سحر کجاست در شان یا فتی القالب سحر کار عشق بکمان عالمی را میکشد امر و بر بختگاه اشک افتد ز قمر گاه بر در کوکاب کو سناخ شایان حلقه با ما کما</p>	<p>داشت دل در سینه من حال آتشبار کز معاصی شکستیم بر دوش دیشبار برد رم دار عدد و فریاد چون نهار مردم چشم است می رخ اشخوار منبع میا شد نماند دامن فرار ساقیا آینه بینی طرف هر بخوار عالمی است که زین دل سی یاره عشقبار ز می شیشی دلداده آواره خود فروشی بده نوشی دلکشی بایه آنکه دیر دوش بره دیدم از نیاره همچو آن کی افتد بر دم از گواه بسکه می بینم فلک از تو گون نهار</p>
<p>چه عقده با که نه بستی بیا دمن صیدار مگر کار علی با زین گره زده</p>			<p>یا انکی گو علیا اگر برسد کیستی کشته تیغ توافل زنده نظاره سده دین سی کردن تیر فتن از برای ما عجم از این پندار از برای خری</p>

<p>یا که سازدی تو بجان عاشق بیچاره زال نیا چیست پیش از چرخ زویش حسن بپایان جگر عکس او قناد قیس را همچون لقبی که دزد چرخ آید اگر کن فرما دشمن اوست بدستون باز دل زدی بدین از جفا بایمان وصف دشمن میکنم از دهن که میگنیم دشمن را عیب هر که عیبی زاید</p>	<p>صورت یوسف تصویر عجب و انکار حقه بازی حیل سازدی از هنر نیسکار واقعه جان دود عشق بران بیچاره در جهان شنویم چشم و حسی آورده در جهان دارم لقب جلال آورده می خنم اکنون بیا خشت در خاره خود ستانی مگر زانی بطنی ناکار با سرت تو شکستن می سوزد کار</p>	<p>بوسه آن مصیبت نصیب شد نیت پاک دل آن نصیب شد کرده ام غم سفر سوخا و محبوب گردش پاک دگر کند ناپاکت بر حقیقت نظری سازد گزین آب کوثر اگر پاکت پاک کند</p>	<p>هی نشد نامه اعمال ثواب آلود مست گشتیم و نشد لب شراب آلود بچمان گرد بپای تراب آلود بر سر آینه امان جباب آلود دامن کس نشد از آب سراب آلود آنچنان کرد مرا در زراب آلود</p>
<p>یار می آید عطفی از رسته باشد ضرور ورکت من نیست چیزی جز دل صد باره دوش آدم سویی یا رسته آلود دست گردنم از دخت برون آلود در کشیدم برش تنگتر از خانه آلود بازده ساله بی بود و ساله بی آلود لین دادم بلبل چشم نهادم بر چشم یوسف از مصیبت خسار گرفتیم صد بار آتش شوق ز لبس گرم غم غم آلود پیر بودم ز بر بار جوان استادم</p>	<p>دل پر وصل غلبت چشم حجاب آلود داد و ستام با نوح خطاب آلود بخت بیدار شد دیای خواب آلود عمر من بر رحل بود حساب آلود دامن عصمت شد نم حساب آلود که شود نامه اعمال تو آب آلود گل عارض برفت گشت گل آلود کز نمی وصل شده بر لب خضاب آلود</p>	<p>از دو عالم هر که دل برداشته برقع از روی نکر برداشته آن شنید است ملک حسن عارضان نور بارش هر کردید نیست چشم سرمه گین دنبال دار بادی می بین که طفل نی سوار هیچ چیز را ندانسته بحق شاد جواب نامه ام خط سیاه</p>	<p>در کنار خویش دلبرداشته تخم خیرت در دو عالم کاشته نیزه بر مهر فلک فراشته مهر دمه را سنگی انکاشته در بر بیمار خیمه داشته چشم خور از گرده انباشته هر که خود را در میان پشته عاشقان از حسن خود بگاشته</p>
<p>گفت حافظ علی یار دوم آیم باز آه ازین بطن با نوح عتاب آورده دوش دهم بر بار شتاب آلود حاجم داو جانی که عدد را ندانم سلف نقشه تا کام تصویر از زبان در شیدی و بهار غم سلف نام کوی که با حکم شیرین آنرا میکند تا از ان را بجزی شیر و رای شیرین روان سازد از زبان</p>	<p>شوق دیدار طلبت بخواب آلود آدم باز سویی خانه حجاب آلود</p>	<p>پیش مردم حال خود نرفته نعم غلط کردن بسیر گل خوش آ سرمه ری عزیزان سوختن علم شنی اید و سست اندام دشمن آخر دشمن است او دشمن</p>	<p>کر ز در سفته در ناسفته به غنیچه دل در چرخ شگفته به دل لبش شعله در بیان آفته به حالی زادن ترابش نرفته به را خود از دوست هم نهفته به</p>

جمع خاطر باد جانان را دلیک  
تا نسوزد خواب در چشم کسان  
غیر حق را جانبايد در دست

بچو عالم زلف و آشفته به  
بخت ناکس تا بگرش خفته به  
کر خس و خاشاک منزل رفته به

ترا بگنج فلک با گاه شایان  
بتنگ که مراد و پنج کج قرار  
گذشت ماه صیام و زبور محمد

مرست هم گذری بر دگر ایان  
بیای ساقی و بیای چند پیان  
بجویم که چو اسوخت سالان

بشنود یا نشنود الا علی  
مطلب دل پیش جانان گفته به

ساقی عطا ربانی دیگر یک سالی  
خورشید نامکش در منظر سیرانی  
گاه چو حکیم کوک و کوک گوی حکیم  
داغ طلبش امن آرد در دست  
ننگه نگارم باشد سپهر دیگر  
باشد ز ما چنگ هر گز بشم اندر  
روی تو آفتابی زلفت سیه سحابی  
محتاج ز لب نیست بود حسن

باد ابد ار فانی دورت هزار سال  
در غم چون که بر سر لرم از آن کلاه  
بر قلمین چو نازی نازی بقراله  
کز ششم است آخر لولو برست لاله  
کان عارض است باهی آن خطبش  
دارم نفس بسینه مانند فی زمانه  
در خاندان خوبی باشی تو ای سلطان  
بی سر سر ز دهر شود چو چشمی غزال

ترا بگنج فلک با گاه شایان  
بتنگ که مراد و پنج کج قرار  
گذشت ماه صیام و زبور محمد  
اسیر ساخته تا فرشتگان دجابه  
قسم زلفش لسته ایم پیاپی  
بنیر سنگ بجز سنگدل غمی نیم  
بست غولش ترا شد و خالقش  
قریب است یب بید نیست  
هزار سیل بر شهر کار طوفان  
بشش باش بدل پرواز بند  
سو او چشم تو شاید بیاض سامری  
غم تو کرد مرا بر و نو جوان شکر  
برایم یکیده با ششم زاهد چندی

مرست هم گذری بر دگر ایان  
بیای ساقی و بیای چند پیان  
بجویم که چو اسوخت سالان  
فسون چشم ترا کرده اند افسانه  
که بے رخ تو نهیم سوی پیاپی  
هزار بار بگرشیم هر سزار تخانه  
در دن بکده خلق خدا دیوانه  
چو بپشت گمانه ز لطف بگانه  
از دست چشم چار از دل نشانه  
کر سوخت باطن بجان شوی مران  
کر سوخت جان مرا غم زای جانانه  
وایک است هنوزت مزاج طفلان  
دل گرفت بسجده ز وعظ روزانه

حدیث در رسد و خالقه مگو به علی  
فتاده بر سر حافظه هوای غیانه

آب خرم چو پرسی در بزم آن پرورد  
گر رسید آن بزم وقتی ز حال دوم  
در بزم غزل کرده یارم زین آرد  
خواهر بر بخت خواهر کشته بدو بخ

خون دل مست به محنت جگر آید  
خونم یک فشان پیش در جداله  
بود و هر روز زلفش مانند اثر آید  
کردم حساب در اسن با خدا حلال

میان بزم میبزم خوش زدی زدی  
میان بزم میبزم خوش تر سید رسید  
شکسته دیشتم را اگر چه باسان  
نخوده تا کوبم به بستم زلفش

نگاه ناز او سیکردم تر سید رسید  
نگاه ناز او سیکردم تر سید رسید  
بگویش با زیاران بر و دم افشید  
گذشتی از دم رو دگر من بر سید رسید

روح علی نمودم در چند جا دیوان  
خدا برین خریدم دارم بکفت قباله

بگرد عارضت این خطا سیر یاران  
سه بضم اول موی چیده و معنی زلف نیز آمده ۱۲ از بران  
سه مجازا معنی خلاصه ۱۲ از کشف -  
سه دلالت کننده بفرمای الذال ای الخیار کنا علیهم مولف -

اگر رو و زود دار و چن چندی میم  
اگر چند چن چن نام مضطرب لغری هم  
چه می پرسی بیداری غمخواری بکار  
کردم سهو سهو نیز یاد مصحفش

میان بزم میبزم خوش زدی زدی  
میان بزم میبزم خوش تر سید رسید  
شکسته دیشتم را اگر چه باسان  
نخوده تا کوبم به بستم زلفش

نگاه ناز او سیکردم تر سید رسید  
نگاه ناز او سیکردم تر سید رسید  
بگویش با زیاران بر و دم افشید  
گذشتی از دم رو دگر من بر سید رسید

خدا یاد شکر کن کنست عبادت

زبان خاشتم کرده علی صد گفت گو پید  
فساد شد بیا علم عشق من پوشید پوشید

جانا بخصم باز نکم نموده  
خلق خداست آئینه که در شرف انفر  
شید انجا که کوی تو این سبک قرار  
غریب آب شرم ز شبنم رخ کشید  
پیر فلک چنانزه چرخ و قوس کرد  
آفر که از شاه کند داد و طلب  
آیا کسی کند زغم ما تر خسر  
ای چشم تا کجا بکشی گریه در بحر  
مانند چشم خود گم تا سحر نشام  
باشد سحر یار و خری بیشک آفتاب

بازت علی امید بخت است از خدای  
خود را براه دوزخیان گم نموده

ای یار دوش تو چراغ که بوده  
جانم بچشم سوخت گریخت انتظار  
دل در برم چون کوی بخیلان به تنگ بود  
بوی دماغ زندگیم بود نفس  
آهیم چون برق سوخت مرزین ط  
چشم شده ز خون جگر جام ریگال

داری رخ غبار بلای صفت علی  
در کوی هویشان بسراغ که بوده

سجده جانور است که پوستش بغایت سفید و ملائم باشد از ان پوین  
سے سازند ۱۲ از برهان -

ای سر و خشکام از من چرا بخید  
ای دولت از من از من چرا بخید  
ای لوت بخش چشم من از من چرا بخید  
ای سر و کل سیرین از من چرا بخید  
ای شجران چشم من از من چرا بخید  
ای سرفراز من از من چرا بخید  
ای آفتاب آسمان و ماه تاب نشا  
ای تازین حسین که حسین ازین  
ای نون اشعار من که نون از این  
ای نی سوار شوخ من که گذار رخ  
ای فتنه دیر و حرم که کشتن با رخ  
ای مدخی جانا نام رویه با رخ  
ای حال دیوان من که اهل بیان  
ای شمس و آفتاب من که در آستان  
ای بر خشت جان فدای که نشستی  
ای صفا غیظ و غضب و عفت  
ای لعبت چینی لقب دارم از تو عجب  
عقد محبت بسته بایش چرا شکسته  
رنجیده بر سیده بر سیده رنجیده  
از جام بول شدی با دیگران با شدی  
باز محبت ختم نقد دل وین با ختم  
چشمی برویت ختم شمع طر افرو ختم  
تا کرده ام گرچه غم غم نامنت  
صبر و قهرم برده با زخم سیرده  
سعدی است درین بند غم نشین

وی باکی خود که من از من چرا بخید  
وی شعله جان سو ز من از من چرا بخید  
وی لب و چشم من از من چرا بخید  
وی باکی سیه من بدن از من چرا بخید  
وی بی سبب چشم من از من چرا بخید  
وی دل خوش انداز من از من چرا بخید  
رو زمر کن میزبان من از من چرا بخید  
تا کی من این خم و دین من از من چرا بخید  
کن دفع پس از این از من چرا بخید  
مینو بهار شوخ من از من چرا بخید  
باشم غلامیدم از من چرا بخید  
بر عارضت یوانه ام از من چرا بخید  
آیا شوی همان من از من چرا بخید  
آهوشکار شوخ من از من چرا بخید  
به خدا به خدا از من چرا بخید  
عالی نسب و صاحب من از من چرا بخید  
بی تو رسید جان ملک من از من چرا بخید  
باد دشمنان پیوسته از من چرا بخید  
باد دشمنان گرویده از من چرا بخید  
از حق سوا بطل شدی من از من چرا بخید  
خود را کجا انداختم از من چرا بخید  
خود را با تش ختم از من چرا بخید  
چشم زخم شکست از من چرا بخید  
یادم زدل بسته از من چرا بخید  
ای عالم سوسن من از من چرا بخید

<p>از دیده ام بیا درخ آتشین تو دیدم نهان بریده ساقی تمام بود چون سر در آفتاب نشسته بسایه چون مهر در آفتاب نشسته بسایه آن ماه حسن کرچه کنگان برآمده جانها بدست سرشگران برآمده نزد من غیر دولت کمان برآمده دود از نهاد کبر و مسلمان برآمده</p>	<p>گفتم ز چاه یوسف کنگان برآمده سرد سبزی چشمه حیوان برآمده گویند لذت چه کز ایمان برآمده گویم ملک صورت انسان برآمده این بت از آستین مسلمان برآمده آن رعنوی که از خم مسلمان برآمده وز ما هزار دقت حصیان برآمده از صد هزار پرده به پنهان برآمده در ابل دل بی همه تن جان برآمده گفتم دغان ز چشمه حیوان برآمده مارا گمان که تخت سلیمان برآمده نازده تابد که از وجان برآمده علمان بشکل مصورت انسان برآمده موی است خشن ز چشمه حیوان برآمده</p>	<p>از منزل رقیب جانان برآمده نام خدایم همه تن جان برآمده از فرق تا قدم همه توری چرخ حوری تو بقصور پریشی پری بتا طفلی چو در بر در سجده نشسته بود حرف چراغ محفل تا با صبح شد مارا گمان که یکد و ورق نشین کم بود چون قنای کمان از هیچ نجواب بی حس شدم همچو جادات از عجب آهی کشید یار چو بوسه دم بلب برآمده بهام پے سیر دقت شام ز خصت شد از مریض سیاح کشفتم گفتند از خفاش که فرزند آدم است هر شعر که تا بابد با دگا راست</p>	<p>از دیده ام بیا درخ آتشین تو دیدم نهان بریده ساقی تمام بود چون سر در آفتاب نشسته بسایه چون مهر در آفتاب نشسته بسایه آن ماه حسن کرچه کنگان برآمده جانها بدست سرشگران برآمده نزد من غیر دولت کمان برآمده دود از نهاد کبر و مسلمان برآمده</p>
<p>شاید که قصد جانب خالم علی نمود شوری عجب ز شهر خموشان برآمده</p>	<p>شاید که قصد جانب خالم علی نمود شوری عجب ز شهر خموشان برآمده</p>	<p>در هر حین که خواند فغانی علی غزل افغان ز بیلان خوش اسکان برآمده</p>	<p>شاید که قصد جانب خالم علی نمود شوری عجب ز شهر خموشان برآمده</p>
<p>پیر انصار از میمن جریه خورده علی همچو مجنون گرد عالم مست حیران آمد</p>	<p>پیر انصار از میمن جریه خورده علی همچو مجنون گرد عالم مست حیران آمد</p>	<p>بر لعل لب خط نمایان برآمده با آخرین نفس ز تنم جان برآمده استاده بود یا لب حوض سجده با دصبا کشید نقاشی بصد هر اس ماه فلک بنور خودش کرد فرش راه ممکن نشد بره دوسه حرفی زدن همچون نظر که میرود از آئینه برو موی شمره که تا نظر با می عشق چون دید درخ سینه الفت چشم</p>	<p>پیر انصار از میمن جریه خورده علی همچو مجنون گرد عالم مست حیران آمد</p>

ای گل خوبی چه باشد نسبت عجب هیچ عیدم شام و شام و گوید خوش خیالان جیفه ایو بر شاعران	مرده را در بیم از بوی خوش جان شب که همان پیشین ناخود آمد صفحه ام آید در بیم کوران آمده	فراد و در درم کوه بایستک بی آب آتشین بری بچو چشک آتش بدلی گرفته از بیم شمع رو	مجنون صفت بدامن صحراندا دزد مستبر و دانه هجرت براده بر باد گشته بره شمشاد براده
خون نظر از نگین صفحات دیوانم علی است خامه ام طاقس باغ خلد قصه سان آمده		مانند سیل با همه تن گرفته قطره زن اگر این چو ابر بر طرقت شهر رو بنرم	پامال سینه دار به پهلوی جاده تالان چو سیل سکه بیابان راده
گر بام با بریطلی بال و پر خواه آب ساز گیسو و زخاره شر خواه با آرزوی عارض سافش قمر خواه سکین سبیل عشق و دلیل خرد گیر خواهی که باد شاه کثرت ملک عشق روم و حلب تماشای آینه رخ گر آرزوی تست سر بزم آن می خواهی اگر تو دلین بزم همان می روزی که مرا غم نداشت تنش کشد آن ماه نیم ماه شد شب بیل عید	داری اگر اسید تماشای نظر خواه ایدل چو شمع خشک تر بجز و پر خواه با خواست لب شکر سینه شکر خواه ره از خشم میر و ز عیسی پر خواه افسر زن بسنگ یار و سر خواه با آرزوی بوسه عارض قمر خواه ز تماشای مرغ نظر بال و پر خواه هرگز چو شمع خشک تر بجز و پر خواه تیغی که تلاش ز قاتل کمر خواه بگذر ز خشم یار و زین شب بیل خواه	ز دست بختگاه به پیغام آمده در دشت چون غبار با سینه می سر کرده راه چون چرخ سوار بر گردن نسیم چو بوی گلی بیاض مانند تیر تیر و راه راستی	پندی بگوش باو لب جام باده چون نخل منتظر برهی ایستاده مانندی سوار سواره پیاده چون سنگ بکوی یار گردن نگاه در زیر بار بخت دو عالم کبابه
تینا علی براه تو کل قسم گذار عزت منط و سایه خود جعفر خواه		بر در کوه اش باد صبا آهسته دماغ مانعی تا بد صفت سارا آهسته خواه چو کعبه میرا گرد دهنه غیر از آن ز پیش بوسه خاک خمیده دای بر بزم بیداری امیدم شد که بیداری کنند که ترک و ترک و ترک و ترک بود هر ام بر دشت قمر و خورشید هنوز اید و ستان ز دلم و در آتش	حالم علی چو برق و سحاب است در جهان خنده کسی ز سپهر کس و گریه زیاده
من کیستم بختش دل از دست داده من کیستم نظر مرغ یار ساد من کیستم غنای کبک یار داده	وز دست دل بچاه غم از دست داده یک شهر در بروی تننا کشاده در راه ادو خامه ز سر پنهاده	سه میان کوه ۱۲ از سراج سه شراب تند ۱۲ از عیادت سه دونه و تیر رقار ۱۲ از بهار غم سه گلکند و گردن بند ۱۲ از فردوس لغات سه کمان بسیار نرم و بختی نیزم که پهلوانان کشند و از اصطلاحات	

<p>علی واقف صفت از بند غم گردی رها آخر رود از دست چون رنگ خا آهسته آهسته</p>	<p>مرا غزال دل کرد ز دیر بیک آخر نگشته گردن قربان سفت بر تنم</p>
<p>کنده پیر ایاز رنگ خا آهسته آهسته دلخوار که گویم سرگردن مستی درختش یاد کردی خوشی دل آهسته آهسته چهره بشوید چو زلفش لبش کفش نخل کا زرباش که نشیطان لعلش بهنا مشور بخت عجب لذتی دارد</p>	<p>زنده خنده به گلسا سنگیا آهسته آهسته آزخا سی عوض کردن باجر آهسته آهسته که میگیم ز جان خونبها آهسته آهسته عجب دهل ساز خطا آهسته آهسته دل آید بقابو و اعطا آهسته آهسته که خورده استخوان باها آهسته آهسته</p>
<p>علی محبت نیاید در حصول دعا کردن شود شاید که مقبول دعا آهسته آهسته</p>	<p>دل خود را چه میگوئی علیا پرس از صاحب چه دلمبار و آن ناز که میان آهسته آهسته</p>
<p>ساقیا باز غایت کن ایغ تازه بر دشمن دوست در ابر بلایسی سینه خطره بادا خدا جان دلم یار بی برد اندازد جز فراموشی بر امید غیر ممکن تازه عالم می شود تازه کردم بعد تو به عهد پیمان سیکته دشمن سفاک شد در حال زار تن تا بدایغ تازه ام سوزد علیا چون ذکا</p>	<p>ساقیا مانی خودی من آهسته آهسته بی زکوة حسن یکست بود و کس ای تابی چه دوات دادا با با بام تو لا ابا بودین قصر مینا می پریم از بوسه دل خال خال روز افزون است خوشی گمان سید اتم با خطا کنی که حیا دشمن آمد که دلبرانه برش بر شد</p>
<p>بر فراغ غیر از در دیر باغ تازه چیز قوت یافتیم تا توان آهسته آهسته بکا رآید تر لطف بان آهسته آهسته شدم آگاه از حالات دنیا جزو آهسته آهسته کمال عشق گم کرده مود را از تن آهسته آهسته</p>	<p>اسو کرده بوسه کحل لبایت علی باز گیرم گر بفرمانی حساب تازه است شروه را که زنی داشته استخوانم بهشته شده دیده عشق سیر از سیر جهان کردم ادعای غیر از داغ زلف حاصل تیر چویر</p>
<p>که یعنی آسان بگو فرو شدن شراب طعام باشد سازدانی چیری از منتجب در طاعت نوشته که ما خود از سوز آهسته آهسته</p>	<p>گردد در دیده پیر فلک آهسته آهسته تو که چون برق بگای سوسن دا صدچین لاله درون لب کاشته چند تا نامه بان ماکه نگاشته علم فتح خوش ز آه برافراشته</p>

<p>بسم کردیم ذوق شهادت قاتل          تیغ بر دوش ادا کردی که بر دوش</p>	<p>در دلی است قول بلالی صباح و شام          هر کس که نیست کشته عشقت بملک به</p>
<p>۱۱۸۹          دست رحمت حق را تو چو پنداشته          گشت نگار علی سخت چشم تو نجات</p>	<p>۱۱۹۰          آنکس که با تو خوش نبود در خاک          و آنکس بی تو گل بپسندید چاک</p>
<p>نور زشت که طعنه به فلک ده          آنکس که بوسه ز جبین تویی برد          نو دلتی که سر طرف آسمان کشید          جای دمان صورت را می هرزنگوی          آورده بود زخم دل ماکه در دهر          خالص چهره و ماه بر آید بشوینار          پیر فلک چو نقد مرار بجای نه ده</p>	<p>بی تو سرشک برسد تا سبک خوش          فریاد بی تو گر برسد تا سبک به          یک پن رسو و مند لب و دهن جان          جانان ز تفتیشی بیباک باب به          آنکس که در دوشش بود و اوجایت غبار          در زیر خاک اهل گذارت ملک          هر چند دشمن است حقیر و ذلیل و خوار          ایدل مگر ز کرد و غا باز ملک به          روی فرح ندید کسی بی غمت          آنکس که بی تو خواب و دشمن ملک          در محبت تو دوا بهر غم بود          آنکس که بی غم تو زید در خاک          هر کس در زمانه سلیمان نماند          مورد تر از تن او خاک به</p>
<p>۱۱۹۰          پیش علی که یار علی یک بیک رسید          انگشت حسرتی بر دمان یک بیک ده</p>	<p>در دلی است قول بلالی صباح و شام          هر کس که نیست خاک هست زیر خاک به</p>
<p>از سیرگی اگر تو نه سینه چاکت          ساقی پر گناه خوش از جو قصه          تعلیل در بوسه پایت بوده است          گوگرد احمر است مرا اگر در راه دشت          یک بوسه هم از آن لب من          هر چند یار زلف خورده خون          امید دار بوسه رخ کرده مرا          ای آنکه زیر تو دست کشیده          اگر سیرگی اگر تو نه سینه چاکت          وز می کشی اگر تو نه جامه پاکت          وز میوه بهشت برین گشت پاکت          قاتل زک قیبت ای شرک          وز زرداب مهر ز کوی قحاکت          ای پیر خیرج مرقد من زرت پاکت          الا ز مار خون خورده دشت پاکت          الا بغیض باش عید و بنی پاکت          اگر سیرگی اگر تو نه سینه چاکت          اگر سیرگی اگر تو نه سینه چاکت</p>	<p>۱۱۹۱          رود از خاطر جانان چای آب هسته          گرفت بوسه از آن لب ز آب هسته          چو گذر بر سرم آن سوار خوش جان          صبا را هم عجب از آقا صد گری          زاری آورد در دشت نشسته گل اندام          کین بر آنچه باشد کردنی چو آن کین          دلا این بقراری چیست آخر قاصد هسته          شاه گشته اکنون که آن شمشیر          اگر خامی بجان ز می بسازی شوی          سواد شمرن باید که بوی جان پید          بر آید ز دمان سحاب آب هسته          که شد حسن خشت گل نصاب آب هسته          بگیرم چو شاه ز کای آب هسته          کین بید کمالی در شتاب آب هسته          ز کام آخر کند بگل آب هسته          که آخر میر و زکعت شای آب هسته          حذر از صبر کن کاید چو آب هسته          که سوز انتظار است خفت آب هسته          نه می خیمه سیرگ و کباب آب هسته          که شد خون غزالان شکن آب هسته</p>
<p>۱۱۹۲          علی گفته علی چون دشته قصاب خوش گفته          شود نظام نظام خود خراب آب هسته</p>	<p>۱۱۹۳          علی گفته علی چون دشته قصاب خوش گفته          شود نظام نظام خود خراب آب هسته</p>



<p>۱۱۹۲ تو از آن که اندر پرده جا کرده آمد بالا خود ایمان دولا کرده آه که ز انقباس سیجا کرده ساقیابی تو خواجهم رستین کردیم فدته روز قیامت چه آری خیال عالمی شد چاک سینه چاک دامن بچوگل خشاکت دل چون خجایم بزم بود بجز نوازش در فیض طبع افغانی خوش تراشیدی خط بار یکدیگر و چو بر رخ شد عالمی حیران شال آینه نونا قیامت آتش زدن بر شد همت عالیت پندیدستی زمین</p>	<p>عالمی سوادرون شهر صحر کرده عالم بالا ز سرخش نیر بالا کرده مردگان شهر بادشام احیا کرده باده چای بودم اکنون باده چای کرده تو که از باده نیر از جگر بر پا کرده تو که دمی در باغ گلستان تاشا کرده راز پنهام چرا ای دیده افشا کرده در میان تیره شب شید پیدا کرده مصطفی رخسار خود را خود خطا کرده صد نیر آئینه از رخسار پیدا کرده سینه بایکجه از اطر سینه کرده تقصه بالای خاک از قدیا لا کرده</p>	<p>۱۱۹۵ ای آنکه خوانی هر زمان باشا در هر اهل زبان روز می زد دیوان علی روز می زد دیوان علی نچو شایان بخمال سرافسز باشی قد بر افراختی ای سرچشم قیامت بج راحت و از دیدن خسارت بلکه خوابان به نکویی چه بگویم خواب بر کناریم خان محبت نرسی ز آتشین روی تو شد خاک سینه تمام نیست گل برین با چو گل ای مرغ چین آفرودن آتش با کجا ایدل زار گر تر آرد نباشد بس بر غمی غمناک</p>	<p>۱۱۹۶ راه فردس نیایی همه عمر علی تا نه با صدق دلی در پس حیدر باشی</p>	<p>بچو کشفی که علی را نیز روزی شاد کن ای که هر جا جلوه با حسن دلا را کرده</p>
<p>۱۱۹۷ ای سردستان علی را راجت علی ای جهان علی ای سردستان علی تا کی شوی ای جانم تا کی شوی ای دوستی که در دست چو می ای جان من آیشوی آیشوی ای جانم بر تن کن با جفا برین کرم کن عطا دختر تو ای هیرانی هیران بچو بر دوستان تا کی ستم بر دشمنان تا کی</p>	<p>۱۱۹۸ ای هیران علی تاشی همان علی باشی همان علی ای هیران علی جان علی آفتی ای آفت جان علی ای احسان اگر ای آفت جان علی جان علی را راجت ای احسان علی جان علی بر تو فدا بر تو فدا جان علی جان علی آید بلب لب جان علی خی صم دانای عدا ای یار دان علی</p>	<p>۱۱۹۹ آزادی ماست در اسیری دل با تو بسینه می خواهم با قوت ضعف میروم راه رمال نیافت در ضمیرم بند زحمت اگر ز خوغم مرغ چسبن محبت من عیب است هنر دین زان</p>	<p>۱۲۰۰ کیمیا رنظیسم علی گو تا شیره شوم بر سینه نظیری</p>	<p>۱۲۰۱ ای دیروز را از سر جرات</p>

<p>هر جوان را گشته که نظر به پنج عالم خواش آن میکند در سفت کفان حدیر مصر شد در تلاشش آنچه اسکندر کرد خونهای عاشقان قتل گشت بی تو ما نیست فی رحمت بیخ شعله ایچیم جسم با است جله خواشد بس قدر غضب</p>	<p>گو یا رای همه پیران توئی آن توئی ایجان عالم آن توئی هیچ یوسف را عزیز از جان توئی زنده باش آن چشمه صیقل توئی عاشقان را قاتل و در آن توئی ما همه میم جانان جان توئی سر دباغ روخته رهن توئی به خلقت رحمت دان توئی</p>	<p>کجا گشتی اگر گشتی بگوی بجزای نباشد در زانکه بکسین خود فادین زین دونه بایت فلک زانکه سرخا کم کند کردن از محال آمد مرا اینگونه در خط و بند کشید کسان را بکسین چنان کردن و آید لجبت شیره جانها غنچه ای تنها</p>	<p>که از عالم بریشان توئی و نه از غم که باین حد کردی ششم بهمنش اکرم است جز اینچه بالا بهتر از دماغی بر فلک دار بی باقی زمین خیال خود و فلک است در گشتن هر آنان چون در زمین توئی عجب هر طایفه در میان انگبین</p>
<p>کس نمیداند حکمت قدر تو</p>	<p>آئینه در محفل کوران توئی</p>	<p>علی را بکینه گشته مسلمان زاده کشتی گدشتهم از سر بران اگر نیست دینداری</p>	<p>توئی که تا زمین لطف غمیز داری</p>
<p>خوشتر از هر فلک روی منور داری گر تو امید عنایات ز دلبر داری تا تو در ساغر دلم زاده احمد داری ایوان عاقبت کار بکار است آید امند دل در دهر عالمیان مایه بود اگر چه باش ز فلک نیز بکینه آید تاخ و شام تو شیرین از قند و نبات سیر گلزار میسر شود از دیدن تو عاجتم نیست گلگشت چمن آید فکر مغشای ز فکر تو گریه سر بیج دل نیست که خالی بود از خوشی</p>	<p>بهر از مشک خلق زلف منور داری غیر از دلبر خود دل ز بهر داری خویشتر بر خود هم مغرور تر داری یاد در دل سخن پیر معر داری ای چه شایسته اگر دعوی داری همیشه مود طلب پر و شه پیر داری بسکه لعل لببت از قند مکر داری زلف چون سبیل تر قد چو صنوبر داری رخ چو گل بر چمن چشم چو بهر داری خوف دزدان بود با کمر زاری شکوه از درد کین تا بکفت شاری</p>	<p>بهر از ملک چمن تهلیل داری قد از صنوبر چشم تو از گل بهر مگر ز بهر حسن گشت آدلمبر کند کردن ز یاد گشته زلف و نبات دو سلاک در عدل جای نیست همیشه تیغ نگاهت فسان میسر کند نه محض بشکده گشته خزان کفت سمندر است عاشقان لعل غش غم و سرور بود پای در کاب و بدور حواله کن بقدر غم و سرور جهان</p>	<p>ز آفتاب رخ و لب انگبین داری کلام تلخ لبهای شکرین داری سیاه چشم تو باشد بلا دینداری مگر در زلف شاخ غزال چمن داری چرا تو باین سکین نظر بکین داری که از کف تو خراب ملک دینداری سبارک است اگر خوشی تشین داری بنوش تا بجهان به ساکین داری بسمعی عیش چرا خاطر خرن داری</p>
<p>نقش کن حجب علی عجب علی در دل خویش چشم امید اگر جانب کوثر داری</p>	<p>عجب تو که صورت زین چمن داری عجب تو که روان چمن چمن داری</p>	<p>همچو خورشید و ماه رو داری چون صنوبر همه نموداری</p>	<p>چون گل تازانه رنگ بوداری به زمشک تنار بوداری</p>
<p>سرمقتول بکفت کف شکرین داری چه بهتر دینداری چه بر کینه داری</p>	<p>عجب تو که صورت زین چمن داری عجب تو که روان چمن چمن داری</p>	<p>سختی خوستی دل عالم لعل خط صفا غیاث</p>	<p>سختی رو و همچو شعله خوداری</p>

<p>بجز پانست از تویی زنجیر بیش شایکه که سگند رود هم ز خود طوق در گلو داری سر خود و اسافرو داری</p>	<p>چو سر دایغ قد خود که بر فراز کنی همه کمان بکین هیچ در نظر آید تمام تازقی یا زاده است گل نوشته است دلاش شاه خوانرا</p>
<p>او تو درو نمیکند گاه است تو علی آرد و سواد داری</p>	<p>تو ای که تو دل به بنداری جز تیغ زد دست بر بنداری گویند غلط کردند اری در بل چپا شکر بنداری</p>
<p>جز غلام و ستم بنداری آنگونه استگری تو ظالم بستی تو بخون من میازا دشنام تو از چهره دشمن در راه قدم من به بانگر بی منکر دمی گوی من سر</p>	<p>تو ای که ز نه بجای سگ انداخته را هزار زنده بیکدم به جان آرد خبر عشق ترا نیست از هر جا هزار بنده چو چمن در جهان بی اگر تو مجلس و جانان طلبی بغیر بنده خوانی علی کس خود را</p>
<p>از جور سپهر شکوه تا کس جز عیب علی به بنداری</p>	<p>دیدم سید کسی را بر سر گوی که گمان در بر و گه بر دمانی بود گاه چون هر فلک نیز در دست گاه چون ابر ز گلزار جهان بی پرا</p>
<p>ایدل مقام و منزلت ما دایستی سیماب از نیست تراوت هیچ جا دیوانه وار نیست ترا هیچ جا قرار سر سزنی به بکنگره عرش داما تجانه با خرابه دمی بخرمانه دل می شود کباب بسخ نفس ز تو اسرار حقیقت عیان آتش چشم بر آفتاب چرخ زنده خنده ذرات ایدل چرا بر راه کسان خاک گشته پیان گسل که آمد و پیوسته بشد جام لب سیده در دوزخ است داد و میض چشم تو جان میمان</p>	<p>اگر بر روی گوی در خفته ساهی که لب بر افش شایانه کلاهی بچو مرد لیس پیش ساهی برقی آسانظر لطف کاهی نظر لطف سر حال تباهی همه تن شوخ میفر در چو شاهی با هم جرم و خطا داد پیاسی شد سیاهک از چشم سیاهی بچو خورشید منور به بکاهی قتل ناکرده کسی از کیناهی شد غضبناک سرگرد آساهی</p>
<p>ایدی به محو چهره زیبای کیستی ایدی به محو چهره زیبای کیستی</p>	<p>له جامه باریک که از پوست گلبسته آن سبب نور ماه گفته از غیاث ش نوحی از جامه مخط که از ملک مین آرد ۱۲ از غیاث</p>

<p>گفتش قتل علی و تو چنان خواهی کرد گفت گاهی به تغافل بنگاهی گاهی</p>	<p>تا زینتن خویش ترا سهر نکردم دیوان غزل چیست اندیشه شرم</p>	<p>تا مردن من گاه مرا یاد نکردی در خوانده بر مصرع من صبا نکردی</p>
<p>۱۲۰۶ که بکردی بن از لطف بنگاهی گاهی وای بس بیل شرم که زیار افکند کس نمی بزم ایوان چو چراغ مرقع شمع روئی تو مرا عمر دال جان خاکساریم ولی بهشت عالی هست اگر در ایم بهر نیست عیبی چیست گر تو همان رخ نه شوی عیبی نیست کینظر دعوی حشمت نکند منظور دشمنانرا بگو زهر تغافل میریز آه بکرد و نشود ختم مراد شام بگاه با چنین چهره که بر بام نظری نمی</p>	<p>۱۲۰۷ گو چه کردم بجنبان گناهی گاهی سیکرتقم به نهالی که پناهی گاهی بان مگر میسر دم باد سیاهی گاهی سیکنم گریه گسی سیکشم آبی گاهی میسر دستا سرگردون پر کاهی گاهی روفت باغ شود هم بگیاهی گاهی میرد سوگو ایان چو تو شاهی گاهی باز آرم زدم مهر گواهی گاهی بر من زار بخش تیغ گاهی گاهی که کنی وعده بشامی بگیاهی گاهی من نه دیدم بفک مهنه گاهی گاهی</p>	<p>۱۲۰۸ ابا جان خربین است علی بسکه ز دل تنگ گاهی بنگاهی دل باشد نکردی</p> <p>۱۲۰۹ یار تو بفضل خویش زدن انضاعتی جز در دلدل دین ندادم انضاعتی حال شنباق چه پرسند و ستان او صفات ابرو تو با گریان کنم در زد کم ز نور دم فیل عجب فیل زاه هزار باغ بهشت نصیب داد شادم که شیر مرد و بیک کاس میخورد گو شرم بخت تست ز عمری امیدوار ای یار بادت لکم با بگا لطف واقف چه شد چو نامه سینه علی شرم</p> <p>۱۲۱۰ آیا بود محال که رخ سوی ما کنی خواهم که بکیرد و ز درین شبهه اکنون تو شوق ناز ز صد میرزا عجبار عیسوی نه پیرا دعا کنی یک بجه قبل قتل ز رخ نه با کنی منظور دعوتم نه برای خدا کنی همی سحر خواب اگر چشم و کنی از خاک من تو آئینه رخ جلای بی امتحان مباحث اگر آشنا کنی منظور نیست حم اگر بس مخا کنی روزی بغیر وعده بجا شوق فانی</p>
<p>واقف است تو عرض علی ماه تمام نصفت دل خوش کنی از نصف نگاری گاهی</p>	<p>۱۲۱۱ بسیک اصل کردی فریاد نکردی دیرانه مارا گسی آباد نه کردی من گردن خود میزوم از شاد نکردی بر خلق خدا حسن خدا داد نکردی قربان یونای تو که ایراد نکردی جان داد اسیر تو داد نکردی رخ بهم طرف مرقع فراد نکردی داد از تو چه امید که بید نکردی نظر رستم بهرین بیا د نکردی تو شمع رخا طرف باد نکردی</p>	<p>۱۲۱۲ اسی تو عرض عرض صبا نکردی آباد ز عشق تو که دیرانه شد تکلیف قتل من اینگونه برآورد صدیف که جوانه شب دهده مهم ناگفتنی و گفتنی و یوه بهو گفتقم شاید که دست بچو قفس بود در این نا بردن گله چاه شکایت تو شیرین پردا کسی نسبت ترا از تغافل بیعت از تو که چون هم بچو نمودی هر حادثه اهل زمانه خیر نیست</p>

<p>تا عمر رنگ پای تو باشد کجاست افزون شود در خوشی من دوست تو در قیاس غنیمت دوستان نهار</p> <p>جانا اگر ز خون رقیبان کنی با یکدو سه مصحف رخ راطلا کنی آیا چه شد حیانه ازین همیا کنی</p>	<p>چو سنبل بود پریشانی چو گل باحال بکا در غیر نادانی بکا خوشیش دانا</p> <p>علیایا گو کیمیا را ز حال دلے دار کیم اندوخته سوادیم سودا</p>
<p>عاجز شد حمله طلیحان ز درون خواهی تو گر علاج علی بی دوا کنی</p>	<p>نمان از هم چشم خویش در چهر تو دریا بتا نسبت با ندامت لعل غنیمت چار</p>
<p>ای حسن خداداد تو بستان ای چون کوه شود کاه بولش چو چوای باشد صبحان جهان عجب سپیدی تشبیه تو کامل بخیا لم در آمد که روی تو ماه بگویم گلی گل بر دعوی حسن زخمت و خط خوش وصف قیامه فلک پیر حکویم وصل تو عبارت بود از جمله ادم وصل تو بود دولت جا و غیر آن هر آنچه که گویم بود وصف تو همه حق</p> <p>شاهان جهان پیش پست پی سپیدی چون کاه شود کوه بچرخ چو کبابی وین حسن گلو سو زود چشم سپیدی رفتم سر این فکر چو تا ماه ز نابی آگاه نباشیم ز اوصاف کماهی خورشید فلک فلک داده گواهی خورشید طلیحان است لبش تو خوشی فصل تو عبارت بود از جمله ادم فصل تو بود از فی عشاق تنبایی هر آنچه که شنویم بجز وصف تو ای</p>	<p>بیا رسد ز دست نخل آن کسی هلو خیال عارض و گیسو نیست از بهر بگردن کند اندوخته مرگان گلی اگر چون سرود رنج جهان از او گوی مگر عاریت کیوان هم دیده دیدن اگر میان چاک ساز گل گردان گوی زیبا افتد اگر شعله به بند کونابا</p> <p>اگر کیم بیا ز زیر درون با صحرای بود پیش دل سخت تو زم از نوم خار ندیم غیر اورا انقیاد بالید بالا نظر انداختن قمارت است طبع نباشد در جهان آن چشم حقیقت را سز در گل زمین عاشقی محکم کنی یا نمی خیم چو باله تو دار در سربالا گذارد در تر از سر و سبزی از بسکه دریا کند آتش جانانه آتش دریا</p>
<p>فما کینت آن بیکه تو پری ز عجب هم ماتالع میلیم در ضحاک تو چه خواهی</p>	<p>علی از بس بود حیران کیمیا اندرین حسرت براه او چه در تازیم بنه دیننه دنیا</p>
<p>زاشکم در شمشیر دیا ز آسم چو چوای که آن یار است گیسو دل ستم بجا خور سرا پا فتی طار و زنی بیک رفتاری سیستی جفا چو لاله آتشین و نگاری نازنینی حبیبتی شوخ بریدنی لبب غنچ براض گل بوسنل لعل تو پر پر و فسون ساز و فادشمن به ناز شیشمی سی سی جفا جو مستی</p> <p>بلا جان بشید آگشته یاد سر و بالا صنوبر تان و اتم پی مهر سبها ملاک صبور عابد فری با ده پای خیالش خاطر آشوبی نگار عالم آرا بهاض لعل جنت بست طویا بجای خود سربا برای خود سربا بر عنای گل غلی بونی سر و عجا شکر مد عافمی شکر لب آرا</p>	<p>چرخ خاتم که شامم تو سحر کنی نودی ز تو ای غنچه حاصل نشاند نودی همه عمر من بسیر شد خدمت بزیر غنم همه رگبت یار خود و چون گشت پیش قدم بهر این بخت بودم بهر پیش پیل زود دیده خون نشانم که بر هم آبی</p> <p>سر کلبه ام تو سیری چو قمر کنی نودی بخیال این اسید که شکر کنی نودی که گوی تو غلط هم سر کنی نودی که تو شاید افعالی سوز کنی نودی که عشق لاله و یار کنی نودی دم دهم در خنجر زگر کنی نودی</p>
<p>نواختی بروزی چو شربت بی علی را بر ده تو خاک گشتیم که گذر کنی نودی</p>	<p>بر دست غیر شتم سر کنی نودی چه کشاد از تو کارم در گاه با گل چهار زو زو کردم چو ریب اکبشتم که بر دم ز لعل و گوهر تو سپر کنی نودی</p>

<p>همی خست از دهر چو پاشنگ کرده مشرق همی بر صوفی از فرخ ز جهان گاه بامین</p>	<p>چو الهی نگردم لمبی ترکمی نکردی سر شام تا صبحی تو بسیر کنی نکردی</p>	<p>من شست باشم تو چو چای بن کس ندیدم محرم اسرار یار</p>	<p>انقدر ایجان چو اورد از تنی می برم در قبر از بس گفتنی</p>
<p>دگر ایفک علی را ز تو آرد چه باشد شبه جبر بود ممکن که سحر کنی نکردی</p>	<p>برگ دوستان پر و انکودی نگاه ناز بر شید انکودی</p>	<p>اگر مطابق فعل تو با قول نیست تا نمودم با تو ای جان دوستی</p>	<p>صورت مردی و در سیر نشینی میکنند با من زمانه دشمنی</p>
<p>نظر رجال زار را نکردی نیازت کرد ایمان دل جان</p>	<p>هر روزی تو دل دریا نکردی هر روزی تو برین و انکودی</p>	<p>ای مسافر را ز دل بر بسیار دل پریشانست در بحر ملامت</p>	<p>میکنند عمر از اکثر زهرنی تا یکی خاطر چو زلفت لکونی</p>
<p>چو ناز است اینک لعل شمع شربت نکردی و عده روزی ز عمر</p>	<p>بهر روز را فردا نکردی بهرت لاشه پیشی و انکودی</p>	<p>آب بودی خاک که دلی غایت در دماغت تا یکی مایه منی</p>	<p>نی علی دست راستا پیاسه یار نی ز کوسه یار پیاسه فستنی</p>
<p>علی جان را داند دوستیت تو با او سر ره اعدا نه کردی</p>	<p>که سر امروز را فردا ندانی کنم در گوشه گویت گدائی</p>	<p>گوئید بان با هم کای چو خوارائی ای آنکه سرایت باشد نه بیائی</p>	<p>آید بسرم دمی گزینم از آئی بر قامت بیابیت قربان غنائی</p>
<p>بجو ختم است بس عده وفائی نخواهم بسکندر بادشاهی</p>	<p>نخواهم در دل شکست میبایی نشد از تن جدا جان جدائی</p>	<p>آیا خیرت باشد آنچه خود آردی ای سبزه خط ساقی کیسای غنائی</p>	<p>تسلیم کنی کرده این عشق آئی صد گونه اطم دارم در عالم تنائی</p>
<p>مراد شکست استخوان باش نیامد هم اجل بر سر مراد حیف</p>	<p>چو سازم آه سر و دستینم بروز عید گویی صبح آیم</p>	<p>خوابم در دل شکست میبایی خواهم که قیامت در قامت تنیم</p>	<p>غسل کنم داند اکنون چو فانی در زلفت یک عالم در عالم سوئی</p>
<p>بروز عید گویی صبح آیم مرای باز خسالی کرده بر</p>	<p>نخواهم هفت اقلیم را بچشند ندانی ای که پنهان میخوری می</p>	<p>جز مار نمی خیم جز او نه زهر حرنی اسید کن تغییر در وصف همان جهرنی</p>	<p>در غیر توان بدین خودی خودی با غیر کنی هر چه در وقت توانائی</p>
<p>الهی حاجت با کس مبادا ز بیگانه بتر و دیدم بیگانه</p>	<p>زهد بر تو لب و دست گواهی نکردی گو مرا حاجت روای</p>	<p>عالم هم حیران شد چون بیدیدم پیش با آنکه ندیده کس آن بهر جانئی</p>	<p>دنیای دنی را بس بختی بختی خالی خرد سازی اینجا سر دانی</p>
<p>چه گوئی با علی فردای خوشتر که هر امروز را فردا ندانی</p>	<p>حافظ بعلی گویی صبح شب بهران شد شادیت مبارک باد ای عاشق شیدائی</p>	<p>گویم که در عشقت اکافر نسائی اگر دید مسلمان هم عشق تو عیسائی</p>	<p>آورد چهار بر سر آن لعل چلیپائی دل بردی ایمان هم کافر نسائی</p>

<p>آینه کشیدی تو را ز غم تنهائی چیران شده ام حیران در آفتاب بی تو بودم تنگی فخر و شرف دیگر به جانم جانان بازلف و دای تو کاین زلف سیاه تو دین شمع گاه تو ای آینه که تو چون مادی زلف چو کانی ای زلفی که کاین می زلفی گاری خود بی شغل سیاهش ای کاین عالم آینه است</p>	<p>جان آمده بر شرف کانی آیا چه صلا دارد تا قوس کلبائی با تو شرف و فخرم باشد همه سوائی بر حسن ادا دلت کن عوی کلبائی باشد گواه تو بر دعوی کلبائی بر خود ز رخسارم کج خلق تماشائی آنگونه تو نادانی اینگونه تو نادانی تا باده نیبائی کن بادی بیائی</p>	<p>از سی بازمانده ام و ای شبنم نا کرده ام گناهی الا بشویش سرگاه یادم افتد در زلف چو بزم چیزی بگفتند از من نشان خالوت نذرش کنم علیا با عجز جبهه بانی</p>	<p>دل خسته کردم از زلفی خالوت آلوده و ناسالم و امان بایستی آین شوقی تو آینه زلفی و بایستی</p>
<p>امروز علی تو هم بر دوش کفن گیری کان لشکر تر کانش کرده است صفت گیری</p>			
<p>آینه که کوبه از روی تو صفائی آینه تمام گرد عمرم درین جدائی بر جان من کرده از خنجر جدائی دل در سیاه پهلوی سیاه عالم از خود نمی سرگرم کا خودم بر شرف تا ز کتری زبرگسین هم آسمن تا به سرش نگر و پیدائی جوش باشد کند دما گیسوی شکبش آنگاه ز تو نیم دو مبارکت را شاید روز خوشتر ز روز دنیاید بی تست ندگیم در گردنم و بانی بی تست گدائی بی نام زندگانی دل میکشد ز پهلوی بازش و شکسته دل چو استخوانها آخر شکسته گردد پیدا است بو عید حلقه گلشن</p>	<p>آورد بر چرخ خورشید رونائی آنگونه دلربائی اینگونه بی وفائی آنگون بلب لبایم هم نام آشنائی با وعده ام قزاقی کن گریه بی وفائی کی نامه سرگندی باغاشتی نائی کیت حاتم تو دارد دهنه گیسوی آینه را نگیرد در دشت خود نائی ختم است بر زلف او و عهد اولائی بر عکس نور دیده و دیده ام زائی ای آنکه پای نرسا در سی کلبائی ای جان من کجائی جانان کلبائی از جسم با چه دوری با آنکه جانائی از یار غمگینی و زخم زان خالائی از خون من نباید ز نهار و میائی شاید شد صبار از زلف سائئی</p>	<p>بایره عیان گردی بی زلفش چون ناله دارد این رخ شرفش ایکل بفرز تو با خشک غاشکیم وصف تو بصفه سازم صد نه زانم در عشق بیک فرزند ارگ جان شد از سر ساقی غم دور انم آورد و بجانم ملوفان ملا کرد و بر قطره بدما تم هر چند خطا کارم نیست عطا دارم صد بار خجل گشته در محفل زانیا زان کار که خودم کردم بی عطفه زان بودم چه و باشم چه چالاچیم همچو فی عوران تو جویر است انسان تو نیستا چون جمع شود خاطر شیدائی و شین خسوف برت کردید علی ایوا ای من گما کویت بر تنی باو شای با آنکه عاقلی تو پس نه چه غافل تو از عارض تو کردم در اصفاج و مرا صبح وصال شسته نشون تو نیست از دیگران شما دعا حاجت آری کجا بازی زانه با راست باز باشد</p>	<p>چون برق بچرخ اندر صدفی نهائی چندی ز رخ پادش کرده ام گشتی سر سبز شد سبزه از فیض گلستانی کز نه خود و یاران ز دانی نادانی هر چند بگفتند و از تمسج سلیمانی کجاست علی ایمن کن باو بر سیانی هرگاه کشد کم رو جانب غنیانی بر نامه اعالم سر نامه عصیان زان کار که خودم کردم بر خواش نادانی صد بار ز دم خطه در آینه شانی از من تنگی کنی دعوی خدادانی ای شکله نگه خود تو که انسانی چون افتد ز دانی اتی بهشتانی صد بار شد از دم دمان نامانی باشم تباه جوربت پس کجاست تو آیا گنگنه پیش کس حال منی دشمن نگیسوانت کرده از سیاهی شام فراق برده از زلف نسیانی گر عضو پر دم بر جرم خود گواهی شد است سر تو ای ای کجکله ای</p>

انجیر بحسن جانان از خط و عیب باشد  
دایغ غم تو جانان نگذاشت هیچ شی  
ما را بنده از غم شاید نشد بقدر  
باشند اهل عصیان پیرو من و پیش

پوشیده است شعله بدین سنگهای  
دارم گواه دعوی از ماه تاباهی  
با آنکه در زمانه ایجان جهان پناهی  
سر کرده ام در ایشان حقیم در پناهی

آموخت رفتن از شرم او علیا  
ختم بر بزم او صاف نوشنگا هی

تبار بر رخسار شک مهر چرخانی  
تبار بر قدت ایمر سر و پستانانی  
چگونه میت بجز این ای بیکل فردانی  
بفکر باش بساز حیات حسانی  
چه عذر میکنی ایدل ادب مست  
تمام حاصل عمرت بجا کس از نه  
صفا کس من توانم عذر بدین است  
هنر ازل بکفتم برشته لغت  
اگر داشت آب سیرش از سرم تر از آب  
از گشت جوگنی جمع خرمن گنم  
ز دست غفلت شرم ز بسکه گنم  
نشان جبهه نشسته برین نیازا

خدا بر لعل تو ای مرغ مریشانی  
خدا بر جلاصفت ای گل گلستانی  
که بر لپاس تو دارم گمان عیانی  
هزار سال نداری حیات حسانی  
بجزم کرده و نا کرده کن شپانی  
که خرمنی نیری تانه دانه شانی  
هر آنچه گویمت از وی هنر چنانی  
مثال رشته لیس ز اهر فانی  
دلیک زده شد ز غم پشانی  
بیاد دارم زین یک قلبه میرانی  
چو سیل کردم از نیجائی رویورانی  
به بنگره چه کنم دعوی مسلمانی

علی چو حافظ شیراز گشت آن بت را  
چه فامشی که ز ستاره دم به سر جانی

بیا که از غم آئینه بر دهرانی  
کنون دهر بگردان کلاه سلطانی  
کنون گذشت حکایات کثانی

سزد که زلف نه عالم در ریشانی  
هوا که کرد ز رخسار ادب کس لانی  
خلایق است اینچنانو یوسفانی

سلطه جوی در لاله این زده که بیان بواسطه جفت گاو زمین را سنگا فندو  
ببندی آنرا بل گویند از زبان -

هنر پرده کشد بر رخ تو عیانی  
بدل خیال بتان لبث کرکاتی  
هنر از خدا میکنم هزار شتا  
دمی بیا خدا هم نشین دل کشا  
چه احتیاج کار هست شتی را  
ترا که حنا داد هست با من زیب  
هنر از رویم چو آئینه با من  
منم چه رنگ دل یار حسن بنگار  
بخش از نظرم بود زین شدم کافر  
ز بوی آتو بوی ریاضت مرغ  
بجای دهنه مرا فنج کن چشم کدو  
عنایت کردم دلفظت نیست نده

که کرده اند ز شرمی ترا کلبانی  
چه حاصلست از این شیخ سیه کردانی  
که آفرید پریر و بنوع انسانی  
شبانه روز چه مشغول کار شیطانی  
که داد نقش بطاوس غیب دانی  
چه احتیاج دین سر صفا دانی  
که حاصلش بکفش نیست غیر جانی  
چه خوش بودت بهندی قیامی ای  
که باده ترکند دامن سلمانی  
برای خویش تو زاده چه پاک دانی  
که عید زج کنم جا عید قرانی  
کجا حسن و شنه خوبان کجا چه دانی

علی به حافظ شیراز گفته آن بت را  
چه صورتی که به هیچ آدمی نیانی

دوشلی گل ایستد مان که بودی  
چون یاد کشتی آب غذا بودم  
بی تو شب من شد تیر از در دنیا  
به خوابی من نیز ندیده رخ پاکت  
سوز دل من تامل شبست ختم را  
ما را چو چراغی بجز داده داعی  
شب و دغم زلف من سر ساما  
چون فاخته کردم هم گاه بگو  
بودم بجز داع جویا شباه  
چون زخم دینج بدل شو جگر را  
زخم دلم از بویش نمک ز جگر را

در دم بجز بود تو دوران بودی  
دوشلی ستم ایجا و تو همان بودی  
ای گوی مرادم تو بگو گان بودی  
ای دولت بهادر لغزانی که بودی  
ای شعله زخم شمع شبستان که بودی  
ایو تو زغن زنی نان که بودی  
ای یار تو میر سر سامان که بودی  
ای رشک چمن سر زمان که بودی  
ای مهر درخشان تو بر آفتاب بودی  
تو با عیش مطرب جان که بودی  
تو مرهم جگر دل بریان که بودی



در چاه غم افتاده دلم بود جو سوت	تعبیری خواب ایشان که بودی	زاهد اچند نفس با من می چید	عاقبت با نهمان خود فغان باشی
از خور تو فریاد علی تا بفلک رفت	تو داد گرد و غم خود سلطان که بودی	همچو جوان نبود عمر وفادار کن	عاقبت عمر مرا نیز تو حاصل کنی
در بهاران سومی روزنه باطن باشی	بهتر از زندگیت آنکه تکل باشی	گر دانی که بقا که بقا بهم نیست	آتشه میری خشک و بسال باشی
تا حسینان جهان را نه مقابل باشی	همه دانند که بر دعوی لطل باشی	شکوه کردن ز معده بخلاوت حیات	میدهند همه کنشی که تو قابل باشی
سود صد چند ترانیت غافل باشی	یک نصیحت بس اگر زیرک دغافل باشی	ماه چرخ انقباض کمال و بالعکس	تو بهانی که بگرد سه کامل باشی
میتوان گفت که بیکتا شده غفلت	لیک آدم که باینه مقابل باشی	حیث باشد که فراموش کنی لعل	با چنین هوش خود در غفلت باشی
با خرمند شوی شیر و شکر نم بود	عکس آنست بهم صحبت جابل باشی	اگر خدایت در بال کمال در ملک	اخی شاد وقت که سائل بی کمال باشی
عید قربان بود از روز مراد پسر	که نماند هر اقل تو قاتل باشی	کمال مال در دین فرزند بهر شک نیست	پانی نه چو کشی پای بنزل باشی
طوق گردن کنی دست با نزار	که در آن روز جز با بسلاسل باشی	خواه و عیش کنی عمر بهر خواه پنج	حاصل نیست آنست که در گنج باشی
همچو پروانه ترا تا کجای جویم	ایک پروانه صفت شمع محافل باشی	صائب فکر علی نیز بهین اکیجای	پخته شقی خود اندیشه باطل باشی
روشن تر تو من خدای دارم	ایک مغرور و مناجات و وسائل باشی	آه شد خانه ز بنور دل ز تیر کسی	شد جگر نیز دو صد پاره بشیر کسی
باش چندی این بادیه در یکده نیز	ایک مشغول بوعیظ و سائل باشی	فاتحه خواند سر قبر من زنده شدم	بود انفاس سجاده مقبر کسی
کامیابی بدل و دست بکار دنیا	همچو دیوار بیک سومی نیا بل باشی	رقم از بهر کارای که شمار گشتم	صید گشته دل من در سر خیر کسی
همچو حافظ چه نشینی تو عظیم	نوبهار است در آن گوش که خوشدل باشی	باید از زلف گر بگیر تیان زنجیرم	کرد دیوانه مرا طوق گلگیر کسی
که از لای ناخوشش دل باشی	حاصل زیست آنست که در گنج باشی	همچو تصویر شدم با همه تن چرانی	کرد آینه مراد بدین تصویر کسی
چون زنده میر به نقد بر تو مال باشی	دست در گردن مطلوب باطل باشی	زخم خوردند و زنده در قیاس ز نزار	زخم من پیش از زخم هر کس گیر کسی
گر چه گشت عمل دانه قلابانی	هنر بهر روز زمین بیک تو حاصل باشی	شکایت کسی که ساز نشود از غیر	عقد دام و انشا از ناخن گیر کسی
در ریشانی محبوبی کوین کمان	خاطر م زلف باشد تو مراد دل باشی	سیر در کوی تیان خنجر چرخ	زاهد جامع کونیه بجا گیر کسی
تیغ دو شش همه تن گشته باطن	قسمت که خدای ستر قاتل باشی	ناله های دل من خشک چون تخته	شد مرا بر بلا زلف گر بگیر کسی
تو قبر باشی اختر در آن تو انگشت	که بخوبان جهان بد مقابل باشی	عجوب زلف تیان کرد مرا دیوانه	طوق گردن ز کسی بی زنجیر کسی
حاصل عمر بکتاب آور بی دیال روز	دست در گردن آن جزو ثمال باشی	همچو بقی که بر دهن من زنجیر	بر دهن من زنجیر بود تنور کسی
حال بر عهد خودت روز قیامت	غیر از استی از تو نشنم غافل باشی	بشکستند چنانچه جهان صد کز لک	رقمی حک نشد از دفتر تقدیر کسی
سلا و در شراب از بران و سیر لاج		همچو کشی بسرا علی جان ادم	ناگهان سینه من شد به تیر کسی

<p>خاتمی غلام دوست علی زجام تو جام می بدای روح روان گیتی</p>	<p>۱۲۲۱ دوبلهای بن خسته جگر کسی چو گل نر کس این تیغ گانه نیکو</p>
<p>۱۲۲۲ داغ جنون بهشت ارم چرخ ای نکه بر سر تو در ملک حجابی باید که چشم عرفان چشم خود کشانی از ستوان عشق باید که شایبازی باید که شایب از درد محشر بر خاک کوئی بان ستره ایم تبر ایدل جواب مردانی جواب نه باشه اگر می آفرینا نیام</p>	<p>طوق در گرم انداختن حلقه سخت از خنده بی وقت کم برق آسا بسلم کرد کس از تیغ تنافل و دوا سرخ جاز از خط سبز کس نمی کشند کس چو خارده خود خوار و ذلیل دارد در غم جو کسی اشک شادم جو سجا کس پرست بخت چو جان نیک همو کس غم چشم کسی انجم است کس جو خط خود کردیم نامه شوق بسکه در کشمش عشق تان اقدام بیر و مرشد کمال نم از در دست غنیه با غزل سر اطفان گیتی اانه نشا قمر ضیا سوی ساقبتی بی توشده شستم تر خشک شستم</p>
<p>۱۲۲۳ در سینه ام علیا دل بسکه نیک است یار ب چگونه سازم بیا رب مزاجی</p>	<p>۱۲۲۴ از شمع داغ در محرابی آخر فلاکت تا شان فلک آباد سیرین نمودن یا خوشن باشد چشم سیاه سستی کرده سیاه ستم در کوچه باغبان در اکامه شاد عشق حمله کارم بکار کرد انون یکشته ام بسینه تخم محبت او پاز سرم کشید بر دم چو سوزش</p>
<p>شعر غلی که خواند قدوم علی که داند بلبل ز باغ افته جایش گرفته راغی</p>	<p>۱۲۲۵ ای ز نور و فلق چو چشمه زین رختن رونق محفل که میوه جان دل که</p>
<p>۱۲۲۶ ای از لوس بخت تو نام شکایتی ای از لب گفته عیسی حکایتی صل علی بر آل محمد برین حال</p>	<p>۱۲۲۷ کاه تو می کشی بمن میوه خوان سیتی صورت آب گل که لوبه کان گیتی ایکه فدای تو شوم لطیف گیتی ای فلک فیض شان فضا گیتی بخت با لوبه با خواب گیتی</p>

<p>آب حرام پیرینا کنی حلال آتش هزار ساله آسم عبارت خواهم که نامه نویسم به دوست در زیر آسمان چه بود در عاقبت یک بوسه میدی و کشی رخ زبو خال و لبش چنان چرخ خط مار با چشم غیظ و غضب بشعور هر چند نیست دلفین من سگ ریزه و اعطای چادر داغ مرا بخوری غیظ تا جیم سرد شد از آب دهانم و احیف ساقیا نهی نشیتم هم مرا پیش بتان چه گریه نمائی دلجو لا تقطعوا شجره یافث</p>	<p>شوخ اگر نیافت روایتی وز کوه قاف خواب نیست کنایتی چون ککک دگر نه نایم بدیتی جور تر نیافت زمانه نهایتی از بختی رخ هزار ساله کفایتی زین مصحف است قلم بوشه آیتی آشسته چشمم چه لطف و عنایتی بخشی جو بوسه ام به تو بختم ولایتی تعمیل حکم بر من بر تو بدایتی دو رخ چنانکه در سونم شکایتی در حق مفسدان نهائی علایتی آب بقا بسنگ اردیستریتی اخبار غفوت نیست بغیر از جانی</p>	<p>ابرغم بر سر شوزم آردم دوست دانا تر از دشمن باشد چشم نشان کسی فتنه عالم گردید بر تسکین علی ز گس شملامد ۱۳۳۵ جان بلبل را روح تنامد عارض سرد قدم گل جهان شکفت ساقیا باد و نظر بازی یک چشم بزد گردن یار با فاق جهان شورش زد ان مرغ دل را سرد یار پریدن است کفر املت اسلام نباشد منظور عشق هم رتبه ادا که کند ز سهر نقد سیان مراد ز دنا خواهد زد ۱۳۳۶ یا علی شکل من از کشا بهر تنی هست در کار هر کار ز مولاد</p>	<p>ساقیا بجز کرم شوم صیادم آخر کار نگر دیدم بنیادم وقت اعجاز زمانی است عجزم دل بشو آردم از لعل شیدم با و پیمان دیک شیشه صیادم دل نغان میکند از قفل سیدم بال پرواز مرا هست عشق امد باتان کار من از دنا خواهد زد عشق بدار تو ام از نفس صیادم گر نیاید دل من از دید جیادم</p>
<p>جوش آرد و جوشی است صحرادم سکند وقت نظر ای نگار منشا میکند جلوه بهر صفت تو خود را میر و ماستم و لطف تو ای جهان دم بتو بوده ام از دوشی نانان عاشق از دافنا رفت بلا شل ام</p>	<p>ای بسادشت ز کوی حکایتی مرد و مکره خسار مصداق رشتن قیاس است چه تماشا مسلم عهد تو ام است ساد پیش تو ادم دشمن دانا از پی زیستن اعجاز سیام</p>	<p>ای محو خود آرائی از ناخبری ای زین برق که تپاید پیر فلک دایم دلفین و شنا مستی رخ جانایم ای پیر فلک من این چه بر تو نمائی بان باده خرم باده بان گره میرم و گره میرم که زنده شوم زنده ای پیر فلک ای شاید تو بکنی دور است یار و بهمت بنامست کن هر چه در دست دانا ز تو می برم بیجا بود جانان در بزم تو جاحضم بوسیدم و بوسیدم میبیدم میبیدم</p>	<p>شاید که تو هم جهان بخود نظر داری شاید که تو در پرده جادو نظر داری شاید که کتب جهان از زنگش داری شاید که تو لاعلمی از دادگری داری آخر تو نه از کوشه دامان تری داری تا بر خاک من جانان گری داری کز عمر و دلال خود تیغ سپرد داری ای طائر نامه بر تابان قری داری این غنچه دین کینه هم با دگری داری آخر تیغ با خویش خری داری حسین شکر داری رخ چون خرد داری</p>

۱۳۳۷ از منتخب ۱۲ آنچه گفته باشد بزبان بید و عده او ای آن کوه  
باشد ۱۲ از منتخب ۱۲ گفته کردن ۱۱ از منتخب ۱۲ صراح ۱۲ گفته کنایه  
از زینت زان و آن بهشت آرایش است ۱۲ از زبان و بهار عجم  
تا زکی ۱۲ از منتخب بران ۱۲ یافتن مطلب یا مراد ۱۲ از منتخب صراح -

ای بر فلک شکست آینه صفت ای زاهد صد ساله شکسته لب مغتر		در امن خود آیا آینه گری داری باید سر غمخیزان این خشک سرداری	
اشعار تو شیرین تر از شیر و جان دیدم شاید که علی خامه از نیش گری داری		۱۲۳۶	
شمار رخ متان که سیاه و گرداری انگردد و البعلت دشنام بگری		ندای پاهو بر باد که بالاد گرداری دبان بسته کشاید معای و گرداری	
گهی چون سرو سبزی گهی چو چمن دبان داری بجای کمر فرمان سلطانی		بهر گلی که می نیم تا شای گرداری برین جایگر خوش نشین غمنا گرداری	
نه هر موی شود ماری کنی اگر دعوی شمار قامت بکست نهال ز گنجنت		چرا زنده دهن در سینه می گرداری چه از چشم خمار آلود شلای گرداری	
کمر بستنی بی قلم بیان یافته شرت چو تیری در دلم آید چو تی بر سر افتد		ولیکن از دبان خود معای گرداری تو ای طفل معلم کش الف با گرداری	
نقش کی رنگ نیست از دهان چو نسبت باشا باشد مرا و من چون		تو از خورشید سیاهان آید گرداری تو سکه دگر داری تو سکه دگر داری	
تو گوئی تم بانی و میا تم باذن الله		تو احجاز دگر داری تو دعوا دگر داری	
۱۲۳۷		علی مفهوم میگردد در چشم و بینی و ابرو تو بر لوح کتاب حسن طغرای دگر داری	
بهر شکست باجه از سودا عجب داری بر کسی آینه نظر عجب داری		بهر چشمیت تو باهر از ایا عجب داری ز خود بر خود تو هم شاید کشید عجب داری	
خبر از دلمان نشانده ای این عالم رقیبان را نمودی ذبح اول اندوختی		بجای خاک ازان هم ستم عجب داری بن قاتل عالم عجب عجب داری	
سکندر محمود شکست فتنه میخ شدی گشت جبریت با دین میخ		ز خسارت ملک میخ عجب داری نمی بینی پس آینه شد عجب داری	
تب فرقت جد اگر چه در جنت میخ		فریفت خود خوردی سودا عجب داری ز غنای شیرین او عجب داری	
۱۲۳۸		علی مفهوم میگردد در چشم و بینی و ابرو تو بر لوح کتاب حسن طغرای دگر داری	
بهر تفریح سر بام چو بر می آئی و عده شام کنی با زنیای شب		جای خورشید سر چرخ نظر می آئی صد غنیمت شرم گری بهر می آئی	
باز دانه اگر باز بر می آئی جانم از چه به شمشیر و سپر می آئی		پنج عشق جو باز در کشد امان کار من قتل شدن بود که قاتل می آئی	
۱۲۳۹		علی مفهوم میگردد در چشم و بینی و ابرو تو بر لوح کتاب حسن طغرای دگر داری	
بهر شکست باجه از سودا عجب داری بر کسی آینه نظر عجب داری		بهر چشمیت تو باهر از ایا عجب داری ز خود بر خود تو هم شاید کشید عجب داری	
خبر از دلمان نشانده ای این عالم رقیبان را نمودی ذبح اول اندوختی		بجای خاک ازان هم ستم عجب داری بن قاتل عالم عجب عجب داری	
سکندر محمود شکست فتنه میخ شدی گشت جبریت با دین میخ		ز خسارت ملک میخ عجب داری نمی بینی پس آینه شد عجب داری	
تب فرقت جد اگر چه در جنت میخ		فریفت خود خوردی سودا عجب داری ز غنای شیرین او عجب داری	

<p>بر اینگونه دنیا یزدان بام افق تو حال ملکی یافته روز السبت بر دروغ تماشا به تماشای تو رفت در دل شد همه طمان نگر نمی توانی پیش رخسار تو باشم چه فروغ نسیم نخل امید همه قطع شده بپوش تا بجائی ملک الموت بود منتظر</p>	<p>با چنین نو که از خانه بدر می آئی خود شب بربشته آخر که به شرمی آئی آخر ای صید تو در دام نه می آئی بر سر رحم سوخته جگر می آئی تو که غالب بسر نور سحر می آئی سو عشاق چو در دلت بر می آئی بحر خوبی بروم یا تو گری می آئی</p>	<p>که مفر با پیسانه ساقی دمی با تو حیات جاودانی آ نزدادش هیچ تسکین هیچ لحظ کی امید بقا دارم از این چرخ بده ساقی چو آب زندگانی مگر این محنت های دل که دارم که درون بر مزار حاتم طائی ز آب خضر به جامی پر از می به مسجد هم درآمد سائل می نمانده در جهان کاوش نمی نمیدانی که الفاء بکاشی سخن چه نامی از سخا باقی است طائی</p>
<p>گشتم هر دیار و ندیم خوش دل از گریه ام که تر شده دامان شمر همیشه چه عرض ناخیم در میان تغ و چشمه دو سبب سینه چاک سکات گهر که سبکی آید بپوش لیلی بلال دماه تمام شد عجب از صد هنر احوال ناخوانده هم در بجز در جهان به هم جلوه گزینی</p>	<p>حالت نزع رسیده است علی منتظر است می رود وقت زدست نه اگر می آئی در یار و ان بدین جنبه کس حلی باید گل مراد بر آید این گلی که زلف دلبسته جاندا ساعلی یک دل فدا ده است این فانی زید بگردن تو در دستم حاکمی زلفت بود بلال زشت که کالی یارب تو پناه ز کینه انده جالی وا حسرتا که پرده چشم است حاکمی</p>	<p>زبان در کش علیا همچو حافظ حدیث بی زبانی لبش نواز نمی کشدیم اینچنان ساقی پای پی پراختگی کن ساعز می بیاساقی و ده یک جام پر می ز دست خود پر پر و پیر بیان کرم را یاد دارد دشمن دوست رسائی نیست تا دامن آنه شهادت یافتیم از دست گلرود بخورشید و قمر تا چند چشمک بود صد داغ غم در عشق اول عجب این فیض و لطف جاری است ازین کو نیست فتن گر بود خلد</p>
<p>بر دهنم بگل یا به رخسار خمی پیاپی نوش و نیمش سنای سوزن می بردم شوم شعل بده جامی که گویم با تو ساقی نام ماهی آن شکران فتاب سلطنت واد ۱۲ از رشیدی و طائفه</p>	<p>پیر اینهم ز دست جنون پاره شده اکنون علی گوی که نخلی است فاضلی نهال طور سینا یا قدوی حسابی بر گیر از بهمن و دمی که می میرم سحر از نعره حتی که جگر کی بود و کی کاوش نمی کنی سازد و بیا بیا کن به سندی که نکات سلطنت واد ۱۲ از رشیدی و طائفه</p>	<p>عمر کشته حسین را و اعلیای نشد مرد و دیکن حاکم رے وزیران کی دارم در زیران دم او زبان غمناک زدن و خون خرم او زین سرزمین رخسار و خط سیر جد بیا برستم کن گرداری بیکار بیان که از خوشی و شمن و آذر دم او سلطنت واد ۱۲ از رشیدی و طائفه</p>

<p>گشتی شال گرد باد و بادیه کینون از ان جدا که در ده دلی افغان دلشده نامه اعلان بهان زهد و زنی ز زین ز کشتن طلکین باشد طلکس در ارم دعو طاعت طاعت سینه غم</p>	<p>چو سر دماغ پاد کو اد افشرد غم او کنون خود را میان مرگ و گشتن غم او سرفر کنون دلیان افشرد غم او بنجا کجی جان باور را گشتن غم او امور خود و لکین با خدا پیر غم او</p>	<p>غم نیستین عالم کو نیست مراد دل از مردم نامردم گویم که دوا لب بزشت غمتن یاد و تم قد دل ناسلام باجت سگر خیم کی طیل گرانیم کما ہے نہ نھی با سیتا بر دیشید</p>	<p>زین یک شب بحر تو صد حساب چون مردم خوش بجه باشد غم او کاین ناله فریادم با چنگ باریب کاین حال خراب خبر از اید غم او زین شیم تنایت آن شیم کرا لب بر مصلحت وقتی بان یا غم او هر کار بد و بهتر در عهد شباب این دفتر حاصل بر لب عقاب</p>
<p>نمی بینم علی بوی دفا از کس فغانی کو مگر بیه روی در دیوار خویش آوردم او</p>	<p>آئینه کجک گیری برین نظری ای کاین کجیتی باشد تا ناکه زنی ای تا کی بری بن فتر کن بار خری ای مرگ است علاج تو در دجله خری ای کیا بر سر کس گرد صد نهی ای</p>	<p>حافظ بعلی می زن تا چند سخن بنهی دین دفتر بچینه غرق سے نابینے</p>	<p>ای بخیر عاشق از خویشی ای با اهل غرض صلا رازی کنی افشا ای پیک از ابا غم کو سلام در ای عاشق شیدا با صبر دشکیا ای جز عیب نیست نفع در خویشی</p>
<p>ای شمع تو چون گرسن در غم میسوزم در میان چون شمع مشوق جز داغ نشد حاصل لاله دل ای آنکه زدی خند بر صورت ناموز</p>	<p>از سر قدان یوا چشم غری داری باید نظر افلاں بر کوزه گری ای</p>	<p>ای یار نگاه تو از برق تبارک ای یی رخ دلفش شک و گلا لب زلف تو بود ماری از دله برین آیا سر حال من تو نیز سری ای</p>	<p>دین زلف سیاه تو از تیره سیاه لب وی شو و عتاب از جفاک لب بوی عرق رویت بوی گل لب جانانه خطا تو دیدم ز صواب لب از هر چه که می بیند چشمت عتاب لب هر گونه روی بهتر از لب تاب لب مجنون تقیم بهتر آواره خطاب لب جز خشم تو آجانان نیست بر خطاب لب از که به خوش آبی چشم پر آب لب دیدم طبعیت پرده حجاب لب فرست چو دوسه هر کار شتاب لب زین شام فراق تو آن صبح حساب لب</p>
<p>باطالب جنت گوشت جسمم بود صد شیر علی تو این چشم تری داری</p>	<p>ای یارب لعل لب گوید که ترا جان وین نقاب لب نه باو نه پیمان فی نقل درین مجلس در کار بد باید میاز رنگ لب</p>	<p>از ملک ستانی یا میلی دورانی ای ماه کوروی عمیر خطاب جوئی در یاد در دزدان هرگاه شوم گران صد پرده چپیس از کیش جوجی</p>	<p>ای یارب لعل لب گوید که ترا جان وین نقاب لب نه باو نه پیمان فی نقل درین مجلس در کار بد باید میاز رنگ لب باشد اگر این خوبی در عالم محبوبی</p>
<p>مکه که رخته شده ۱۲ از کشت در بان مخ حیوانات که بران سوار شوند و بار برند ۱۲ از مخب</p>	<p>از نفس خوشه نان ایم کی از غزل حافظ گفتیم جواب لب</p>	<p>مرحبا آتش لولاک ویشی لبی</p>	<p>مرحبا آتش لولاک ویشی لبی</p>

مرحبا از تو اسامی هر روزی کنیا مرحبا مرحبا آباد شده هر روز ماه کنگان بخت آئینه حیران نویزها هر شده سوسى سر طواف کنش در حرف سر داعیه باد و سه نارنگزار طفیل تو شده بهتر ما مضیم بجز تو و دایم جو اهریم قشقه لب پی دیدار تو با ششم	مرحبا ای ایجاد و دو عالم سببی مرحبا مرحبا اسید عالی نسبی و ده چین است ادا و بدین بوی در دست بود حق شوق نهار شبی امر القیس لب لب بود پیش تو غبی ای شهنشاه جهان باشی و طلبی آمده سو تو عیسی بی دران بوی نفوسم عوض آب بقا تشنه لبی	دوره خاک در دستم خورشید خاتم دست یمان گفت غیبی می کشد نار حنم سو خود می نیم روی پاک تو ندیم چه جگر دریم می کشم باده بیا دهنک حسن از وجود تو نمود دست ملک سز لب لب بسته شو که کلامت غم	معدن نایابی دکان فیضی ختم شد بر تو رسالت بی باغی آنکسی را که از کس تو بغیر غرضی در دعا با بنود هر نثر نیم شبی می شود سر که بنیاد لب غیبی وز کلام تو فصیح است با عربی اشد اندر چه می تو بشیرین طبی
۱۲۵۱ بها سیکه رسید می نه سید هیچ نبی ای هر کون مکان باشی و طلبی نیکین حق تو باشد نیک ندیم نیست حاجت مل جل که کسان بند میکشد نار حنم طرف دشا با باعث عفو معاصی و نجات تو ایستی از منی که بر لب رفقا	۱۲۵۲ سکاه هر کونی مکنظر از بهر علی ای یقربان سرستان من جانانی مرحبا آتش کونین رسول عربی شاه نام شاعری که افصح شعرا که او هفت قصیده غزای خود نوشته بر در کعبه آوریده بود و بگفتن جواب صفا عام در داده در آن ایام آیه کریمه قیل یا ارض ابلقی الح نازل گشت بلا ضله این آیه که می شه فصاحت امر القیس سپی گشت ۱۲ غیاث شاه که که اندیشه از شاه ۱۲ غیب شرح نقاشی با فصح دانه و پنجه از دواشل دانه گوی بند ۱۲ از غیب	۱۲۵۳ چراغ بزم از ارم علی کرد دست ادا دم چو گل چاک گر بایه چو شبنم چشم گر بایه مرایا ریت آتش خود دیتی تیغ لبش گنگندان کنش خنجر می تبی زگر ایمان شو گرفت دران گل نیکین امیر آغچه برود	۱۲۵۴ چو گل نایابی دکان فیضی ختم شد بر تو رسالت بی باغی آنکسی را که از کس تو بغیر غرضی در دعا با بنود هر نثر نیم شبی می شود سر که بنیاد لب غیبی وز کلام تو فصیح است با عربی اشد اندر چه می تو بشیرین طبی
۱۲۵۵ سوی نارم که کشد باز علی سینه روز محشر کفم و گوشه دامن نبی ۱۲۵۶ مرکز شسته است تفاعل باز ادا بجوشش مغرور و جو خوش معذ زایه ناخدا ترنی لب لب در تنی خدا داد و ستان دست دوستی جنون از جابه بر می کند باخو شو پس ز مردن که آتش افشا کرد تا شاگاه عالم چون گردیم چو رقیب سیه چون بزم یار می نیم	۱۲۵۷ چو گل چاک گر بایه چو شبنم چشم گر بایه مرایا ریت آتش خود دیتی تیغ لبش گنگندان کنش خنجر می تبی زگر ایمان شو گرفت دران گل نیکین امیر آغچه برود	۱۲۵۸ چو گل چاک گر بایه چو شبنم چشم گر بایه مرایا ریت آتش خود دیتی تیغ لبش گنگندان کنش خنجر می تبی زگر ایمان شو گرفت دران گل نیکین امیر آغچه برود	۱۲۵۹ چو گل چاک گر بایه چو شبنم چشم گر بایه مرایا ریت آتش خود دیتی تیغ لبش گنگندان کنش خنجر می تبی زگر ایمان شو گرفت دران گل نیکین امیر آغچه برود



کس دزدان کز دزدان کیان بزرگ جادو  
ستم سازی نظر بازی بی رحمت کسایت  
بنیانی هند و کفر زلفی نافه اذفر

چو دیو بر حلقه سست پاک امانه  
بساعتی حواجی مروت حیرت  
چاکر دیرام مضطرب اصل راجا بانه

علیا گزشتو در بر آکن یا خوش منظر  
خدا سازم بر وجا کنم ایشا را یا سنے

مرا ایست عشق کش تم سحر جادو  
ملک صورت ملک شیر بتی زار بر دو  
جفا جو کرمو سمن کو کرم رو  
جفا بت صورت طرادس سبک کبر  
گل اندال دل را کرم رو کرم رو  
بخارا دوسه سحر از دفا کزین پرواز  
بدل بر دن سبک خیز کربا جفا کزین

وفا دشمن جفا هم بری کفر خون  
سر رسیدن عالم سربا آفت جان  
بکار خویش واک بکار غیر نادان  
کف سافول دشتا ام چشم جان  
یکی را دشمن آباد کرد آباد  
چو گلین شمع جفا جو کرم حرم قضا  
بکار سوزد در نچه لقا کزین شمع جان

گل گلزار رضائی همه جود آرائی  
جو آماز نشینه جبینی شوخ بید  
بر نزار نزن کج بقی انسته محشر  
مرا ایست جفا تیغ مهر درخشان  
کند عالم اراج زلف غبر پیش  
کمند زلف برده بفره نهن  
گل رخا چین بر صبور قند  
چمن بر آسمان بلی نوا ده خوبی  
نزدیم عجز عیار مطلق سباده پرکار

پر زادی آدم ملک صدمه  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم  
چو گل با حال خند سیر غم

علی حال پریشانم ز صغیر بر سر حرام  
مرا ایست سنگین دل سنگر سبک

ای سو او دیده آیدم بر این صامری  
نام کو باشد شمس از او بعضی

باروت میکده صغیر بر سر حرام  
باروت میکده صغیر بر سر حرام

ای تو نشان لبری تا نشان لبری  
ای کنکه باشد از سر زین کلاه دلبی  
ای نگاه ناز تو درین چهارچوبی  
روی گلزار جهان کو تو بر درویشا  
روی چون ماسه بین تو بی غار کرده  
رو کوه چار و خوی قند تشکده  
خوابی عجایب دیرام بخت دانه  
دارم شمشیر چون تیغی که از لاف تا

از هر گفتم خوشتری به هر میم بهتری  
دارد عیب هر فلک با تو خیال بگری  
خلقت شال آدمی صورت زنده جویری  
شانت رفیع از آسمان نغمه بالایی  
در دمی با نشین ای مکده دل افندی  
گودیدار تو غمزه هر کس هم کافی  
پای ترا بوسیده امل سیدی میوی  
پس از غم و دیر با تو جاح طلس پری

ای جان جانان علی حسرت بقران نبی  
هر چند وصف میکنم لیکن از ان بالاتری

ای دلبران دلبی شکایتی کز  
باشند خوابان جهان باشند خوابان  
سعل به نشان نبی سعل خشان نبی  
غلمان حنبت و غلمان حنبت  
دین دل زین برده دین دل از برده  
مهر خرامان لم سر خرمان و لم  
تو بر زمین ماه فلک تو بر زمین ماه فلک  
باشم ز بخت بلا باشم ز بخت بلا  
پنهان کلیم و ظاهر اینهم کلیم

آری ترا گویم بری لیکن از ان بالاتری  
اما تو چیزی می گوی اما تو چیزی دیگری  
یکتا تو درج گوهری یکتا تو درج گوهری  
فرزند آدم یاری فرزند آدم یاری  
اینست هم کافی اینست هم کافی  
حقا عجایب لبری حقا عجایب لبری  
یازهره باشتی یازهره باشتی  
سوغه باریان بنگری سوغه باریان بنگری  
من گریم تو دیگری من گریم تو دیگری

خسرو علی گفت این غزل همچون کلامت بدل  
تا کس نکوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

دست تو بی سبکای تو می شود  
ای شکایتی بری شکایتی  
صد فدا خدای صد فدا خدای  
صد سحر جادو و کرمی صد سحر جادو و کرمی

ای آفتاب لبری شکایتی کز  
در فوج انسان و ده وال انکس بود  
کی بخت شید یکد که کویت بود  
یک شمشیر شمشیر بر بخت کز



<p>چشم تو آجا و نگه برده گردانم و سپردن ماه فلک باشد تا چون نهد آتش بر آید از دلبران چوین که نازنین چنین دل برده جان و هم بر بی ایمان برده</p>	<p>در جامه نیلوفری در جامه نیلوفری آتش خفا و خفا و خفا و خفا و خفا بر روی بقی در دلیبری دی بقی در دلیبری فریاد ازین غارگری فریاد ازین غارگری</p>	<p>دشمنی من مهربانم و دشمنی من مهربانم در بیم کردی خون من و در بیم کردی خون من دشمنم در زنتش که برود و دشمنی اجا کو نیت آن لبر غنود و دشمنی</p>
<p>ای میر سامان علی این خصمه بر جان علی روزی بخاکم بگذری روزی بخاکم بگذری</p> <p>رد با گردن جوش بهاران مدد هست عالم بیک دیدن نظر در دل باغبار است از من زار زاهد از لطف چلیپا است بیا زخم و اغضا زین بنگه جاد و نظر اوقتا و است چه کوه و بعضی در ای بقران تو که تو سحر و صل مد بجو خاریم زمین گیر کوی و صحن جانبش کش کش از کشد یار مرا خاک کن جسم مرا خاک را جام من نام ز نیست بکف بهر خدیاری خبر من که بگوید جز از خبر پیر</p>	<p>چاک چاک است قباچه مر جان مدد نیست دل جمع مر از لطف ایشان مدد ابر باران مدد جوش طوفان مدد کافر می کشد آمد و سلمان مدد بر د از بر دلم علی عجب ران مدد مردم است بکین آدمی با کای مدد راست کن وعده شاه امی چنان مدد مدد با و صبا سر و خرامان مدد مدد خاک که گنج شهیدان مدد نابود لطمش ای گردش دران مدد مدد دولت حب مروان مدد مدد آتش خدا آتش مروان مدد</p>	<p>آنکه پرسد از علی حال رقیبان یک یک شبه صانع در دیاستنودی کاشکی</p> <p>نیکو دم چرا محشر با از شیون قمری فغان ساری این مگر غنیمت قمری چرا نیست این ایسر با من قمری گمان دارم که واقعه بر گردن قمری بهر از قاتل یک من گرفتار نظر قمری چرا در بگو سر خود این شیون قمری بهر عشق دیگر ریخته گردن قمری ندامم بختی چون تو باشد سیمای عشق ترا داد عشق عشق خوشتر است تو کجا تو عندی بکس خوش طالع</p>
<p>صاحب صبح وطن یاد نمود است علی چشم دارم که کند شام غریبان مدد</p> <p>یا چشم لطیف خاکم کشودی کاشکی جامی دل و زبیل بار بود کاشکی یا از عشق تو انجی شده که راست در غم آن جسم من که پیش نیست پیش قاتل عشق می کردیم و عادت</p>	<p>خاک من در زیر پای بود کاشکی گریم با گریه شادی فرو کاشکی سطر حال مرا پیش سرود کاشکی گاه تصادم بل گشتی بیودی کاشکی یا زینش بر رقیبان از نمود کاشکی</p>	<p>علی مخلص صفت آید بتنگ شیونت اکنون تو خواهی بعد ازین در باغ بودن با من قمری</p> <p>قیامت سر از باغ از شیون قمری ندارد سر تو ایو اسر گردن قمری که باشد حال پرستار شد و شیون قمری مرا خوش مرقد نصیب کن قمری مرا از سر خود و دل مرا از زن قمری مرا با تو تر کش بر آتیرهای غم مرا از عشق جانان آیدم وطن قمری</p>

<p>سدا سکندر شکستم یلکنه سدا سکندر شکستم یلکنه نقش برد یو ابرستم یلکنه یلکنه از خویش رستم یلکنه افلاک چون برق حتم یلکنه یلکنه بی باد رستم یلکنه ایقدر بیار رستم یلکنه پیر گردون سر پرستم یلکنه بر پرستان شیشه رستم یلکنه طره برد ستار رستم یلکنه وامن لدار و رستم یلکنه و ده ز قید خویش رستم یلکنه من بحال خویش رستم یلکنه دامنت باشد به رستم یلکنه</p>	<p>دیر آن بی شکستم یلکنه بوسه آن بت بر دم گویا حال دل گفتم به برگو سیاه کرد گفتم به بگدا سیر گریه میکردم که یار آمد نظر همچو چشم ساقی بزم جمال باز تکلیف عیادت سیکند سیکسی افز و قد من شد زان لب سیکون کشیدم بوسه شد دلم صد چاک من از عشق بخت بیدارست این باخو خوش گشتم او از مرگ چون دریا جاب غیر باشد بوبال خویش مست روز محشر زنده باشم قاتلا</p>	<p>تو داری چشم از دیدار جانان یلکنه تو میداری به نعلی صد هزاران یلکنه بیاغ آید اگر شیران من آفری تو داری از گل اسید بار من آفری بزیر سایه اش انهم لیکن من آفری تو در عشق طمانی از این آفری زبانم بگدا شد که شربت سر برآورده علی آزاده باشد هم ز سره دل خویش در احسان ندارم چه متوطن منشی در گردن آفری</p>	<p>مرا ختم اسید بخوابم آید آن با هم نشد سیر کار او اسید درستی شد و تو یک گشت حیرت بحیبتی خزان کی سیر کرده باغ غیش بلبل را نمی یابد تسلی گردن از دیدن شربت چهره ام که بر دانه چرخ شمع شذران زبانم بگدا شد که شربت سر برآورده علی آزاده باشد هم ز سره دل خویش در احسان ندارم چه متوطن منشی در گردن آفری</p>	<p>با لمان ابرو شکستم یلکنه داد او دست به رستم یلکنه گردانم تو چه هستی حیرت غم گرچه شکستم خاک است نیت غم سرحد شکستم میان عاشقان کن زیر آب اشکم آمد ماهتاب آستان من بوسه هم برین یلکنه قبرم بر زیر بام اوست یلکنه بی باد و ساقی مدام سینه بکت ساغر نه میاد نعل قطع از خود کرده پیوستم باد</p>	<p>این بلندی یافت رستم یلکنه اوج افلاک است رستم یلکنه اوج افلاک است رستم یلکنه همچو چشم یار رستم یلکنه همچو چشم یار رستم یلکنه چون حباب از خویش رستم یلکنه</p>	<p>از برای یاد کار خود علی این غزل را نقش رستم یلکنه ۱۲۶۴ حال جزو بایا رستم یلکنه در بر انگل نشسته همچو خار سینه القدر است دختی در ناز اشبم کرده و فایده و عیار کیما را که ز رفیقند من خاک همچو طفلی نو بایا آمده دیدم دشمن کجاست و یار کو</p>	<p>۱۲۶۴ دل زلف یار رستم یلکنه رشته سبزه رستم یلکنه ۱۲۶۴ لعل بقیع اول و تشدید لام اول کلام دوم دیای قبول کلامیت که جوانان در هنگام نشاط گویند ۱۲ مصطلحات -</p>
---	---	---	---	--	--	--	---



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حصه دوم

رویت الالف

<p>خبر من آور بدست حاصلها که چهار رفته است بر دلمها</p>	<p>شونه نه بخاک چون دانه یا در را گر نیامده در دل</p>	<p>حسب تعلیمت علوشان ما با دقربان بر سر لعل جان ما ساقی کوثر شمر مردان ما عفو کن از فضل خود عسیدان ما نی زکوة و خمس ایوا آن ما نی جهاد امید در آوان ما</p>	<p>علی بن ابی طالب شهرت دیوان ما واحد خون است دل از عدل تو دانا مدح ولایت میکنم آب میسا ز جگر را بیم حشر نی صلوة آمد ز دست ز صوم نی شرف اندوز گشتیم حیف</p>
<p>گل نامی علی زمین ز سر شک گل بر آید بود ازین گلها</p>	<p>گل نامی علی زمین ز سر شک گل بر آید بود ازین گلها</p>	<p>دستگیر با علی با د اعلی دای بر کردار بر خیران ما</p>	<p>دستگیر با علی با د اعلی دای بر کردار بر خیران ما</p>
<p>تو و بیدار و پو فاینها تا و سجدهات و جبهه پاینها تا یکی بخت از ماینها پخش رنگ میرزاینها چشم شد گیسو آشناینها سید هم جان بد لاینها یارانانارنج اداینها ز سد دست تا کف پایش میکنم دصف ساقی و داده بخر غم بر د زورق و دارم سینه من علمی چو عارض است</p>	<p>تو و بیدار و پو فاینها تا و سجدهات و جبهه پاینها تا یکی بخت از ماینها پخش رنگ میرزاینها چشم شد گیسو آشناینها سید هم جان بد لاینها یارانانارنج اداینها ز سد دست تا کف پایش میکنم دصف ساقی و داده بخر غم بر د زورق و دارم سینه من علمی چو عارض است</p>	<p>رومی حسن تو شمع محفلها پرده چشمها است حالها دیو بادیم گرد محفلها گل شده پیش یار ز نعلها بر لب بحر ترشنه ساحلها جانب او بره انا ملها والشد عقد ز شعلهها</p>	<p>عشق روی تو شعله در دلمها چشم دل در کشا و بین روی دلاش تو ای پر فیتر سنگ ز گشته گریه ای یار در سینه چشم طالب یار یار بد رو بلال عید صفت ناخن فکر شد هنر بلال</p>

گر جدا سازی علی را سرب تیغ به که سازی ز آستان خود جدا		چون شعاع مهر اندر شمعها می شکافد سینه ام را ناله با	یار باشد نور از ستراسب بی تو افغان بیکم همچون دریا
عشق است اثر قضا است مارا وصل تو همه شفاست مارا	زلف تو بسربلاست مارا گودر و تولاد و است مارا	جمله خو با نرا ترا لا سیتها شد خجل در زیر بارنگ حنا	دیدم از بسکه بد خو در جهان خون عاشق زیره دیدم روان
بوسه ز لبست دوست مارا و ز زلف تو بوسه بهاست مارا	عیشی نتوان علاج ما کرد صد ملک تبار می نیر زد	نیکند گل جامه خود را قبا خط سبز گشته خضر رهنما	چون صبا بوی تو برده در من بس زده عشق حقیقی را دل
خود در تو بس دوست مارا دیدار تو خون بهاست مارا	بیدر تو ما مرخص گشتم جز تیغ تو کس بسزایم	میتوانم گفت خود را که بر با بعد مردن یافت بهارت شفا	گفته ام خاشاک صبی کوی تو بر فرازم فاتحه خوان آمدی
داغ غمت آشناست مارا پیکر کرمست صباست مارا	غم نیست تو گرنی شناسی آورد ز گیسوی تو بوی	هست دنیا در پیش مهان سرا طوبی آمده تو جان علی	آخرت باشد علی جای قیام گر خرامی سوئی ما طوبی ننا
از آه رسا عصاست مارا آخر نه بسرخداست مارا	باشک صفات زلف کن سیر و جهان بیک ل صا	در فرات داغ گشتم ملقا قاصد آمدن روبرو نقا	سینه چاکم همچو گل بی تو بتا شوق دیدار تو اش برده جا
بسیار ترا علی ناله داد از دل بی وفاست مارا	ای رخت همچو آئینه ب صفا گم شد آرام و عیش از دل ما	نقش محبت این یا نقش با باغ کشمیر یلم بی تو لعبت با	رهرو از دل ز پهلوی بری سیر کن صد چاک سینه همچو گل
از آه رسا عصاست مارا آخر نه بسرخداست مارا	تو و سیر چمن چه انصاف است بوسه از با بر انصیب نه شد	ابر آسا گریه کردم جا بجا رفت از جا مرا برده زجا	کینظر امید از تو داشتم تو سفر کردی دین گشتم غریب
ای رخت همچو آئینه ب صفا گم شد آرام و عیش از دل ما	تو و سیر چمن چه انصاف است بوسه از با بر انصیب نه شد	گو نبی سازی گذر بر خاک ما بی تو ای گل گشته ام نعمان سرا	خاک گردیدم بر امید قدم همچو لاله سینه ام شد داغ داغ
تو و سیر چمن چه انصاف است بوسه از با بر انصیب نه شد	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	چشم امید ندادم جز خدا در دلت را می ندارم بیکس جدا	قطع کردی آبت از من نفی در دلت را می ندارم بیکس جدا
شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر
شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر
شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر	شوق دیدار تو ز جالش برد مردم آخر گفت حرف خنجر

<p>یوسف ما و صغیرش مدام نیست جز دلخیز و لاله تنم شد طبیبیم مریض در فکریم</p>	<p>ما و چاه هموم یا آسف سوختندم به سحر ماه لقا نیست جز وصل تو علاج مرا</p>	<p>افکار وصال دوست داده آن خال سیاه و سبز خط افلاس و خیال روی تابان گوباد صبا سیار بوی</p>	<p>از بهر دو جهان فراغ مارا خوش زارغ بود بر رخ مارا شمع است ز شمع رخ مارا اکنون نبود دماغ مارا</p>
<p>مرد جامی علی به شوقستان عَفَرَ اللَّهُ ذَنْبَهُ وَ عَفَا</p>		<p>جز کوی نعت مجو علی را هر جا نبود سراغ مارا</p>	
<p>خنده تست گرچه برق بلا تا کنم جان و دل شتر ترا سر مه در دیده ات چه جا کرد گرچه صد شکوه میکنم از تو پیر صواب است جز بنیت صبر وصف و ذان با صفا چه کنم غیر دلخیزن نشد حاصل در دل شب که یاد زلف تو شد سر و آزاد کردم قد تست میکنم حیرت از غبار دلت ما و تسلیم جلد ارشادت آهنجان نیست ره نوردی نیست ظل بها بفرق علی</p>	<p>در شفت بنیست هزار شفا بوی گیسوی او بیار صبا عالمی راست برق آفتاب تا رسیده پھر رخ گشته دعا زلف را شک گفته ام خطا همچنان نیست بوی لالا نه لقا عاشقان روی ترا صد بلا می گرفت سرترا پا خنده آموخت از لب گلهما آئینه از رخ تو یافت صفا پیر بجا باشد از تو هر بجا که ندانیم خار را رگ پا جز دوزخ زلف تو دام ظلمها</p>	<p>کار سے کبھی نہ مارا با تو دے عمر خطر کر دیم شد بے تو طعام من لال بید او زمانہ با کہ گوئیم روشن چو سحر شد زلف ہم در طلبش پیادہ فتم از دوسہ خیال بر رخ یار بیک بوسہ عارض تو خواہم افزود چنان غبار خاطر افسوس خزان سولی چن تا صد گونه بہانہ کرد آتشون پیوستہ بسینہ تیر دلور</p>	<p>جز تو ہو سی نہ مارا بے تو نفسی نہ مارا بر رخ آن گسی نہ مارا کس و ادر سے نہ مارا بیم سسی نہ مارا نعل فر سے نہ مارا چون پیش دیسی نہ مارا امید سے نہ مارا جاد نفسی نہ مارا ہم خار دخی نہ مارا یک لبتی نہ مارا چاک جر سے نہ مارا</p>
<p>جامی دید هر که نظم علی گفت لله در ناظمها</p>		<p>بر گشته علی چنان زمانہ جز مرگ کسے نہ مارا</p>	
<p>ای یاد تو سیر باغ مارا داریم ز خون دل ضحوی</p>	<p>چون تازه گل است دلاغ مارا چون لاله بود ایاغ مارا</p>	<p>بے گشت بسینہ درد مارا دم گشت ز آہ سرد مارا</p>	
<p>۱۲ ای صحرایی ۱۲ سولفت ۱۳ بختین یعنی لب ۱۲ از غیاث ۱۴ خدای تعالی راست یکی نظم کننده ۱۲ سولفت</p>		<p>۱۵ گری باشد قتی که شبانه چرخ روشنی دهد و گریه کند گاه و مانند جانوری درویا میباشد هنگام شب بخت چرخین از آب بیرون می آید و این گویا از زمین برآورده بر زمین می نهد و روشنی آن می چرد و باز بر آن گرفته بر آید و در دم بکشد شسته آن گوهر را می رابیند ۱۲ از زبان -</p>	

دشمن چه بود چو غصه آید گر نیست لحد چه غم که گاهی است تا بزم پر پرخی رسانید توقیر عدو کیسم چون دوست تا زیم بکا هوش غم بھر عشق تو به بونه های غم خشت چون آتش شمع بزم خوابان بر دیم ز پیر چرخ بازی در عشق چه دامت و چه مجنون	با یار بود بنبرد ما را این گنبد لاجورد ما را آخر دل هرزه گرد ما را کردند بخشن فرد ما را خاشاک در تو گرد ما را رخ بهیچ ز راست در ما را سوز غم یار خود ما را حالا بکف است ز ما را کردند چو یار د ما را	تو که هرگز نکنی یاد مرا من ترا دل شیرین گویم بسکه از قید تر آزادی است باشدت عیش و ترغم هر دم گر ترا تیر ز آهن دادند خاک گردیدم و بر باد شدم از ره آدیت بر و بردن پیر گردون و مده نو به راه حسن دادند ترا چون شیرین	باشد از یاد تو دل شاد مرا تو یگو خانی نسرد ما را فخ کرد و الفت صیاد مرا به چنین ناله و فریاد مرا سینه دادند تو لاد مرا همه از روی تو رو داد مرا دشمن آشوب رخ پر ز او مرا با ششش عقد کشتاد مرا عشق دادند تو پسر ما را
گو سونت علی ز شوق خسرو این شعله سیاه سرد ما را	فیضت دشمن و من واسعه علی نیست جز یار کس یاد مرا	شد قوت و چینی یاد مرا گم نمودم بدش هر دو جهان بکیسی نیست چو من بچکیسی همچو گردی برش آبادم از تو که داد طلب می کردم همه حیرت شدم آینه صفت نگینا میکنم از مهر فلک شد نسبه عمر بفرصت صد چمن داغ بدل سوخته خبر حال من از یار پرس	نالده دادند ز شمشاد مرا ره بنر مش نتوان داد مرا جز غمش کس نکند یاد مرا کرد آشوب چه بر باد مرا فرصتی نیست ز بیدار مرا نیست جز روی تان یاد مرا روی بنمود پر ز یاد مرا تو که روزی نکنی یاد مرا در خزان ساخته آزاد مرا نیست جز یار فرا یاد مرا
پهچو تیغ است علی منت غیر سر می توان کشت با د ما را	با تو آباد گشته مشربا ساخت شعله رسته کباب بسکه بیدار تو همه دار است یا دفرگان آن فرقت ما هر و جامه کتان پوشید حسن دیوانه تر شش گردید گر در ایشش گشته سر ششم هر علم شده با د مجنون روز روشن شود ششم با تو خواستم دانی پیش هر که ز تو زلف باشد ترا ز ما رسا نشدان فی سوار متوجه	بی تو بر باد گشته مشربا دشمن شخت آتش ششم چها پها ایکسی جز در دله بر لبها در دلم گشته نیش عطر بها جان بچشم آمده زقا بها گشته مغلول طوق غن بها کس چنانم چو پریش اش بها شد چو عالم خراب بک بها بی تو زدم شود سیه بها نالدهم شد دعا بر لبها نوک مرگان ز نیش عطر بها شد قدم منجی فصل مر ک بها	نام غزل کو چیکه که از گل سازند دوران طلا و نقره گذارند ۱۲ از رشیدی و سراج -

<p>آه اکنون چه خیزد از دستم سوخت لبها علی دنیا رهسار</p>	<p>قتل کرده بت بستی رو خون دل جای باده نوشتم باد سیستم بافت ساقی بر دل من چه رفت در گوش عشق را خواست کلباری بوی فردوس گشته بود باغ</p>	<p>قبر باده بستی مرا شعله ردی جگر بشت مرا شاید از می بود بشت مرا کس نگویم سرگذشت مرا میزند یار سنگ خشت مرا خط بر میان کسی نوشت مرا</p>
<p>تا برون رفته ز خانه ما که نه بیت بخواب صورت غم غیر از غم نصیب بخت نیست آه زان روز مرگ ما که شود آه مانیزه ایست از غم هر خون دل میخوریم و بخت جگر از محبت تویی ایست سینه غم خرمن ما بسوخت آتش عشق دامن ماست لخت لخت در آتش روز محشر گشت ماهوشم</p>	<p>من علی مبتلا کس حال خودم نیست کاری بخود بشت مرا</p> <p>برق چشم تو سوخت گشت مرا زاهد اگر بیا بگو چه یار ز روی سوئی کعبه هم در خواب چیت جز وصل یار چیز دیگر نم چشم است بارش باران دل فدا ای کسی که باد لیر</p>	<p>خوش نوشتند سر نوشت مرا ساعتی سیر کن بشت مرا گر به بینی بشی بشت مرا خوش کند جان غم بشت مرا خال رخسار غم گشت مرا موی بگو گفت سرگذشت مرا</p>
<p>با علی فکرم غمیم پیر نیست در هیچ جا کز آن ما</p> <p>تا که دل بود ترا نه ما لبشوی از جرس فسانه ما لبک عاشق دزد گدا و جگر سکه داغ است در خزان ما تیر آه رسا کشیم ز دل غم دنیا شود نشانه ما دل زار نه نگین نباشیم دانع نقش و نگار خانه ما خال لبش آب دهن گشته مقصوم آب دانه ما خاطر ماست موی زود لیده دست غم بر سر است نشانه ما</p>	<p>با ظهیری بگو صبا ز غلی عشق ادویه کرد زشت مرا</p> <p>بامرده چه دشمنی است یار آن قصر تو باد و احم آباد خاک کف پای است امید حون رخنه روز و قندهم از سوی تو بوا امید دارم افزون شده درد لا علاج تا شیر کرد در دل کس خواهم زد و ستان طفت</p>	<p>رفتیم ز جهان بیا خدا را کن نقش ز خون من نگار بر خاک نسیم کیمیا را بستند بپای تو خنایا ره نیست بکوی تو صبارا گوئید دعا ز من دوارا گر کیم چه آه نار سارا داریم بدشمنان مارا</p>
<p>حال گلشن علی چمی پرسی قصص ما است آشیانه ما</p> <p>عجب آید ز سر نوشت مرا در و گرد آن کسی که گشت مرا کوی آن بت بود بشت مرا لا کعبه زده گشت مرا من و کوی تبهان مبارکیا چه سر و کار با بشت مرا</p>	<p>سلف شخصی که چهل عیش و سبب بیداری با نه اندیشه با نه</p>	<p>سلف شخصی که چهل عیش و سبب بیداری با نه اندیشه با نه</p>



جارب کشیم بر در تو	یا بیم اگر بر هم را	آینخان سخت و از گون اوم	میکنند روسیه نگین مرا
بانگست صنم تر سر جنگ	مشرکان تو شد چرا صفا را	میکنند عمر من کی هر سال	اگره از غم بود سنین مرا
از سایه قامت چو طوبی	کن رشک ارم مزار ایا	ساقی باشد علی زخم خالی	
	کردند بتان تر فرا موش	پر کن از باده سنا نگین مرا	
کن یاد کنون علی خدا را			
بت بیدین که در هر نه است	دشمن جان برهنی است مرا	گر رسد پائے یار بر سر ما	باج گیر دزد مهر احشما
ز آشیا نم نشان چه می بری	در پر خویش مسکنی است مرا	هر ما دارد از کوکب ما	گیر از چیر چرخ محضما
زندگانی غبار است بتو	زیستن بی تو مردنی است مرا	ظیل بالی هما سیمینجی است	سایه بام اوست انفر ما
هر صبا حم زرد و زهر شود	زیر بام تو مد فنی است مرا	آب نسیم قطره اشک است	آتش دوزخ هست اشک ما
حال من بجز برق دباران است	پس بر خنده شیونی است مرا	با تو ای گلبدن شب وصلت	رگ خواب است نوک نشتر ما
بوی ساقی است روح در بدم	وز گل سیکه تنی است مرا	بی تو ای گلبدن شب هجرت	نوک خاست تار بستر ما
صبح وصل است باغ شدم	گل خوبی بدامنی است مرا	سند بن جنت است گیسوی یار	روی رنگین او گل تر ما
هم صغیرم بطبار سده	شاخ طوبی نشینی است مرا	در سخن میرویم شش شهر	یاد بانی نمود سنگر ما
	چشم بر فضل رب علی میداد	تا بکویت کشد سیل شرک	کار ما کرده دیده تر ما
	کز بهین دانه خرمنی است مرا	حسرت مانگر که با دشمن	میزد یار از برابر ما
		گر بهر سیکه بسم آری	پر نگر و دهنوز ساغر ما
		چشم را آفرین کنیم علی	
		بر در یار برده دست ما	
قاصد کوئی نازنین مرا	نغمه کن ناله حسین مرا	دلبر که نیست در بر ما	هست غم را قیام برد ما
سقف گردون هنر اسونک	نیزه دایان آه آتشین مرا	خم قد شد بلال عید کیش	بود آنا هر و برابر ما
بگذرد زاهد از سر طوبی	بیند از سر و راستین مرا	هست با پیر حیرت جنگل	نیت جز طفل اشک لشکر ما
حور افتد ز غرقه جنت	بیند از یار همه حسین مرا	داد و بیداد یار یکسان است	که بود داد اگر تنگ ما
تخم الفت بدل سوید ابود	سوخت برق نکه زمین مرا	سیر گشتن کجا کجا عاشق	که بود روی او گل تر ما
باد سرور دانا هر آنکه	شاد سازد دل غمین مرا	تا بگردن رسید آب شک	کشتی ما شکست سنگر ما
آنکه بر رسم وصال یار و فراق	کود کردند شانه بین مرا	سوزش دل تمام سوخت شمع	کار ما بی نمود اشگر ما
لکه نایه از فال گیر و این فال مخصوص بشانه میباشد ۱۲ انبار عجم		می تراشد هنر از تصویرش	گو یا شد خیال آذر ما
و مولف غیاث السموع است که در ولایت بر شانه زینت			
میو لیسند و بجا بآه آن بچه تصور برزند			

شعله روی که شوق صید بود لاله آسان بچهر آن گلد	آتش میزند به شمشیر ما می بود خون دل بساغوا	در منزل ترقی دارم گشته از شرم او پری نیا در شمار محبت است ازد	باشد از نخل بید ز میله ما به زحوران بود حسینه ما گر کشد تیغ کین بکینه ما
غیر داغ خون علی بجهان	هیچکس نیست آه بر سر ما	جز ظهوری علی بخوشگویی	نیست جز ما که قرینه ما
کینه نظر هر که دید روی ترا سینه خط بلبل لب خوش است	نمزل خویش کرد کوی ترا آب خضر است می سبوی ترا	بسکه از عزلت است شهرت ما دست فریاد است دست دعا	همچو عقابست فرد دولت ما همچو ناله گشت عادت ما نیست آن دانه که قسمت ما
میسوخت ز سینه خلقت همچو زبان نباشد تهرت	گوهر از جهان ماست موی ترا می شد هر کسی که بوسه ترا	که نیاید بدست صدد پیر یاد را سر و بسته ایم شعر	پست گردیده است بهمت ما نیست مقصود او شهادت ما قامت یار شد قیامت ما
نافه چین ز ندیدید است ذره نا آفتاب گوز سر	هر که داند تمام خوشی ترا بشود هر که گشت شکو سستی ترا	فاریغ از حشر و نشر گردیدیم حار و داریم از دقار کسان	ذلت کوی اوست غرت ما علت دولت است بسکه علی
قطره اشک نیست پیش گهر یاغ از غنچه داد کیسه زله	چشم ما دیدد آبر و سستی ترا وز نسیمی خرید بوسه ترا	سیرت ما خلاف صورت ما	از سیر تو سبز پوستمانها بلیل شده صدفه فغانها
از لب گور ناله کرد علی دید چون چشم زمره بوسه ترا	نمزل آینه ست سینه ما و ششم را گوهر است خدا	در وصف تو غنچه را زیانها گل آتشی زد در آشیانها	باشکوه موسم خستمانها مرگم بهشت خوش از حیاتم جان تو دانه نش چسبیم
نمزل آینه ست سینه ما و ششم را گوهر است خدا	بی نشانی بود نگین ما متن غم راست شرح سینه ما	در یاد تو ای گل نکویی گریم بیا دینره بازی	تا غنچه صفت شدیم خاموش

این نام که از فراتر از این است که از آن به جز شیر با شیرین روانه سازد از زبان  
کتابخانه این آن نیست از کتب است از زبان - سه شرب شبانگاه و آخر روز ۱۲ از پنج

<p>فرسوده گشته خط تقدیر باشد که بد آنسے رسانند هر صاحب حرفه ز خاک است</p>	<p>سودیم حسین بر آستانها خاکیم پراه کاروانها این است مشاع آن دکانها</p>	<p>پخته جنونیم بودای حجر تو سخن نیکتر آفت از کن وانه ما حال لب لعل او</p>	<p>سخت بختت خرد خام ما اگر چه خبر نیست از انجام ما از لبت سیه فام کسے نام ما</p>
<p>کردند علی بشعر جاویم قربان زمینم آسمانها</p>		<p>همچو ظهوری است علی با الم روز طرب نیست در آیام ما</p>	
<p>ایکه داری قیام در دل ما نبود غیر بحر بود حساب طاقت انتظار طاق شده همچو باد سیه به شمع مزار کار تقدیر کو کجا نه میر نیست غیر فلک چو غور کنیم بعد صد غور عقده بکشویم گرچه بیا دلت دل آباد خار غم چون نه پای بوس کند بی تو ای ماه باشد تا یک</p>	<p>غیر ازین دیده نیست حاصل ما ما و تو هست حد فاصل ما نیست باقی بعد فاصل ما نیست جز تیر بار ما مل ما رنجست دندان عقود مشک ما غیر زلفت بلای نازل ما نیست جز عشق یا حاصل ما بی تو گشته خراب منزل ما گل عشقت دمید از گل ما آه ما گشته شمع محفل ما</p>	<p>زینت ز مکان بود کن ما تا بر زده یار استین ما ساقی ز خسر دماغ خالی ما چون برق جنده در بلاشت در زلفت تو هم سر غ دل در خواب کسی ندیده باشد جامه بره تو خاک گردید دعوی نبود درون بابل جان میدهم ای سیح دوران موزون نبود خیال طوبی</p>	<p>زیب است ز نام تو نگین ما دل نیست بسینه آن این ما پیر ساز زباده سائگین ما دو نیم آسمان زمین ما پیرسیم هزار شانه بین ما همچون تو بلا می عقل دین ما سوده بدر تو ره جبین ما با چشم تو سحر آفرین ما کن شاد کنون من غمین ما با چون تو جوان تا زین ما</p>
<p>عیش آزاد کرده دل ما</p>	<p>با ظهوری علی بود همدم</p>	<p>صد شکر علی که فیض کلکت محررم نداشت نکته چین را</p>	
<p>نیست بجز کوی تو چه رام ما بی رخ تو در سیه شد چش پسته نخواهیم بغیر ازیت داده دشت نام پیر اندام در کشیدیم ز سر فرشت سوده نور است خشت احنم نیکه سازیم بخت نثار لے هستی مولف</p>	<p>هست زینس درد تو آرام ما صبح ندانم کسے از شام ما نیست بجز چشم تو بادام ما بوسه زده لعل ترا نام ما باد ده جام تو کست بر کام ما زلفت تو لام است اسلام ما گویند جسر عه در جام ما</p>	<p>یا یا رسید واری ما در یاست ز اشکباری ما یاری است اصول زاری ما دایم بسر شک خون بگریه از صورت عاشق است بنیر هر گاه ندید راس چپ کس در دشت جنون مقام دایم داریم چنان جنون که گشته</p>	<p>آخر شده شرمساری ما صحر است ز خاکساری ما زاری است حصول یاری ما تیغ تو زخم کاری ما قصصی شده دوستداری ما اشک آمده بهر یاری ما پخته شده خامکاری ما کسار ز رنگساری ما</p>

خفوش تپلاش ماست کیره کی یار قرار وصل کردی	ایواه گناهیگار سی ما افزوده به قیصراری ما
۳۲۲ بیوشش شود علی طهوری از ساعه هوشیاری ما	۳۲۲ و حسن تود گلشائی ما خود کامی و خود ستائی ما
ای عشق تو جانگزائی ما به قدر نمود پیش ذیقدر گردید زلفت تود خلق شمرنده شده هزار دلیل عیب هنر بر روی گویم گردید بفرعین ایمان بهم فصل تو آخوان شکستن هم ترس بود به بادشاهی	۳۲۲ و حسن تود گلشائی ما خود کامی و خود ستائی ما بر گنگلی آشنائی ما از شره خوشنوائی ما چون آئینه شد صفائی ما بر پائی توجبه سائی ما هم وصل تو موسیائی ما در کوئی تو مینوائی ما
۳۲۳ ایوای علی زدست خوابان رندی شده پارسائی ما	۳۲۳ مشتاق خدنگ او جگر با دل داده ناوکت جگر با
ای طالب تیغ یار سرا جان داده عارضت نظر با خونی چه دهی ز تیغ ما را بارغم خط کبوترم را دیدیم ز روی آئینیت شمشیر تو چشم دابروی خالی است دم زخوف هنر در ازل حضر بود چه محسود بی روی تو روز چون شب تار ای دای من دعهه بر ایر بر روی تو کم نباشد از تیغ	۳۲۳ چمن خسل کن مزار مرا سر سودا س زلف مژگان آن قرار س که کرده بامن تا بکس محو غمها بودن تا بکی وعده را وفا کنی نامه آورد از سی قدی گشته موی مانع سبزه خط انگند صیدم از کسی غم نیست
۳۲۴ دقتم غرق آب کرد علی آفرین چشم اشکبار مرا	۳۲۴ مترکان تو نوک نیست با

<p>ای ز تو نازنا توانیسا خاک راه تو میرانیسا ما و صد آرزوی دیدارت ما و گرد و هزاره پر پیچ ما و پیری و بارغم بردوش چو هر دم کنی و ما از تو در صفات دانت ای کز و خشک لب چشم تر چو ساحل بحر</p>	<p>فصل تو اصل جانگزانیسا ای ز تو ناز میبانیسا تو و صد گونه کن ترانیسا تو و اسب و سبک عنانیسا تو و صد عیش و نوجوانیسا چشم داریم مهربانیسا قلم ما و نکته دانیسا دارم از عشق تو نشانیسا</p>	<p>ساقیامی بسیار یار آمد گل بزین سر ریجوه نمود انجن پر شد از هوا خوان مترجما مترجما جواکس الله خوی شرمندگی بروی تان خط بر آمد بروی آن سرود همچو درهای پر صفا دندان از خرابات دور یاد مدام یانی بیرون تو باد از من زار</p>	<p>النجعل النجعل شتاب شتاب بلبلانرا هزار استعجاب ساقیا پر کنی تو جام خراب میزنی مطربا بدل مضرب بر گل تازه شبنم شاداب نامه ام را نداده لیک جواب لب بلا اشتباه لعل مذاپ دشمن رو سیاه خانه خراب صد هزاران درود با آداب</p>
<p>صوت او میکند هوش مرا نشسته ام بی خمار افتاده است شور و خمار صور حشر مید غسل توبه ز آب شرم بود چشم غول است چیل چراغ فلز ز هر خوروم بیاد لعل لیش بین که تخت هوست با بونم خواب من بود فخر بیاری</p>	<p>در هوای مست تو کرده علی همچو مرغان بلند خوانیسا</p>	<p>از برای علی را نیز داخل خلد کن بر و حساب</p>	<p>سید مد جان ز راه گوش مرا چشم یار است میفرودش مرا کرده بیدار این خروش مرا عیب گردیده پرده پوش مرا کرده شور و خون خموش مرا نیش گشته بکام نوش مرا کان پر کیمره داد و دوش مرا قصه خوان بود شب سرودش مرا</p>
<p>چون نظیری غزل سر است علی کاش بودی سخن نیش مرا</p>	<p>تا بجای آفتاب زیر حساب میگد از دچو شمع گریه مرا بسته باب بر زخم به چشم است جامه پنبه عاقبت کفن است در عهد زیر سر کلوخ نمند بیخودان فراق را باید ماچو نقش بسنگ منتظر هم دل بتیاب را نسوخته ام بی تعلق بود رفیع مکان فرصت وقت را غنیمت دان</p>	<p>برکش ای دلر باز چهر نقاب گوهر عمر میرود بخلاص بسته ام عقد حبس با حجاب پوش امروزه گونزد سحاب نیری تکیه از پر سرخاب خوی روی تان بجا کلاب دغدغت گر چه نقش بر آب کشته کردم با آشتی سیاب خیمه چرخ را کجاست طباب دانه نیست صحبت احباب</p>	<p>روم تا بجای آفتاب زیر حساب میگد از دچو شمع گریه مرا بسته باب بر زخم به چشم است جامه پنبه عاقبت کفن است در عهد زیر سر کلوخ نمند بیخودان فراق را باید ماچو نقش بسنگ منتظر هم دل بتیاب را نسوخته ام بی تعلق بود رفیع مکان فرصت وقت را غنیمت دان</p>
<p>ظلمت شام میرسد به حجاب چای می می خوریم خون قریب شب تا راست پرده پوش عیوب</p>	<p>الغبوق الغبوق با اصحاب به ازین نیست دوستان می تا مطر با کن درست تار باب</p>	<p>یا دم آمد علی خشم ایرد کرده محراب مسجد بی تاب شام و حشر شد طرب میطلب بی ادبی مایه بدبختی است</p>	<p>چون نظیری غزل سر است علی کاش بودی سخن نیش مرا</p>

<p>پرویی جبه بود لازمت کرده یقین ب حصول مراد دختر قاضی و زفافش گذار عبرت از خاک خوشان بگیر تا بجا حرص طلب جان من اگر نکند لطف تو یار تو گشته همه کار بوشش گرد</p>	<p>سوره عم در براب مطلب مطلب دل در دل مطلب سیکده دینت عنب مطلب آئینه از شهر حلب مطلب ترک طلب نیز در مطلب پیش عد و رفته غضب مطلب نسخه وصیت سه مطلب</p>	<p>گریه دارم بجزای ای مرد نیست یادش بغیر بی ادبی حب حیدر علی گستاخ خود همچو آن آتشی که خورد حطبت</p>	<p>داستم شد چو شب پراز کوب خوانده گرجم صد کتاب ادب جان بقران را کتب مرکب طاف با زاهدان همه توئی مطلوب</p>
<p>انتظار سحر کنم هر شب بی تو صبح نمیکشم یک شب روی پر نور تو میان دوزخ بیان بر آید ز سینم آبی دوست روی تو ماه نیم ماه بود از چشم غیر مرده غم نرود بوسه چیدم بیکه از لب یار نگذار در مرا چو شمع گذار ذلت شان مگر کنی از تو پیش بر بجای که میستی ای غافل خوش گشتم در بخل حلال حرام پیش زاپس سپه انگار شاید دلت بوسه بر کایت خم زاهد اعظم تو بهر سبب دارم می زند طعنه چو طعن سنان رو ز من شب شود یکدیگر</p>	<p>همچو ظهوری تو علی هم بهر بایه راحت ز تعجب مطلب جوی شیر آردم بر پنج تعجب عمر صد نوح یکم به تعجب همچو روزست در میان دوشب انتظارش بچشم بردن لب شب بهین است خاندان شهر همچو شعله بود بچشم تب از انوار بر بریم به زربط چاد بپندم اگر به نرم طرب ای تقاضا کننده بر غم و آب نیست چون پیر چرخ از تو تعجب بنت قاضی شی بهشت عنب نیست کارم بحسب جزایرب گرد گشتم به ستم مرکب میگشتم آب از چه غنچه غیش عقر کرب بود لب قرب آفتابم رود سوی کتب</p>	<p>طفلی همچو گل چو گلبن چوب چون نباشی بریده با محبوب ما شقا ز ابره توئی مشوق هر دو ابروی تست همچو بال باد وزلفت کی پریشانم همچو یک نور در میان چشم بی تو باشم حواس باخته سان پرده دیده مانع دیدن عجب بدین فکر که دیده او هر یکی گشته بر تو دیوانه</p>	<p>چهره چون ماه نیم ماه چو خوب حال من همچو گفته مجذوب یار در من ز من شده محجوب با تو باشم حواس من سلوب نیست جای تو جای جز لعل نگار همچو کور غیر عیب خود زمانه شده است شهرت</p>
<p>صد هزاران علی فستاده اوندا ده جواب یک مکتوب</p>	<p>یار جهان من که بود اشب یار من روی خود دلمو اشب شام وصل است صبح عید مرا ساعدی دیدم چو ماد خواب روغن دیر پیش غیر که رفت آمد آنمربان که مرا افتانند سجده چوب و پیرم ۱۲ از محبت قصه حسن که بران نام نبرد و بندید آرزو گویند ۱۲ از خیاث کتابه کنایه از مشوق ۱۲ از لطف</p>	<p>بود تا به دل حسود اشب خواندش تا سحر در دوشب هر چه گفتم بدوشنود اشب دل مارانگفت به بود اشب غم دشمن مرا فرو دوشب تا سحر بر درم و دوشب</p>	<p>بود تا به دل حسود اشب خواندش تا سحر در دوشب هر چه گفتم بدوشنود اشب دل مارانگفت به بود اشب غم دشمن مرا فرو دوشب تا سحر بر درم و دوشب</p>

وصل آنماه قشقم گردید  
چون کشیدم بچکبر او آید  
شد ز یان فراق سودش  
گشته امروز من زودش

چون ظهوری علی ز ناخن وصل  
گره کار خود کشود امشب

### رویف السیاق

ای لب تو موج آبجیات  
سبز خط گشته نمایان  
صد غم دنیا بنم حاجت  
زنده یک سال نزارد  
باده شود سر که زخمت  
تاست دلدار چو طوبی بلبل  
هست چو طوفان قنایک  
زلفت تو شد سلسله جان من  
بوسه بده تا که بسیر دلمات  
یا خضر از چشمه آبجیات  
آه من و فکر درین کائنات  
بس چو حسن تو امید زکات  
و ده بیم تنگ ریز بود نیات  
پای من بر چو صندل بر شبات  
نیست بجز مرگ در دنیا  
بود شب قدر مراد برات

داد علی جان چو طالی عشق  
جان دگر یافت ولی از وفات

در محفل یار خصم بد رو گویم که در چین خراب است  
چون خواب کند علی ظهوری  
افسانه من بجای خواب است

از خون شفق مرا شراب است  
روئی بت من چو آفتاب است  
پیش رخ او که در نقاب است  
آن یار مرا به گفتش گشت  
شدم بحد حسد انیرد  
در عسرت گیر گشته بشود  
میتا نه هم ز کف بسیند  
خون کرده دل من لب تو  
جان کوه بود شدم بود کاه  
رو کرده با نظرت تو کوئی  
خورشید چو سرخ شد کباب است  
نی غلظم که لاجواب است  
یک رخ سیاه با هتایت  
این خصم چو خانان خراب است  
چادر سرخاکم آفتاب است  
بی تاب رخ تو با هتایت  
هر چه که خور و در غایت  
دندان تو گویم خوشتر است  
باقوت عشق شیخ شایب است  
شمرنده رویت آفتاب است

چو خلیفه نباشدم علی جااست  
خاکم تیرای یو تراب است

ای ماه بیا که ماه عید است  
دامی است ز بهر مرغ جانها  
بی تو همه رنج من الیم است  
شد پرده کعبه بے تو ای  
آخر بود عدد و حد دیت  
از داغ خون گفتم بسزد  
آنکونه بسختی آیم پیش  
برده است میان ز ناسه  
بی تو همه عده ات عید است  
تخلی که ببارضت دید است  
با تو همه عیش من عید است  
خوابی که ز چشم من پرید است  
هر چند بذاته سعید است  
خارے که بیای من خلیف است  
گویم که دل تو از حد پرید است  
از آن رنگ که از رخ پرید است

له عیش خوش دمت از نخب لطافت  
مله بینه آبن از نخب لطافت

عالم همه بوی سراب است  
هر چند سرخ تو در نقاب است  
گل کرده قبا قبا ی خوردا  
در حسرت بوسه می گزلب  
دستم ز سید تا سم اسب  
خلق شده است چشم است  
زید چو حسد کند تو انگر  
در قتل من وعد دکن فرق  
شمرند گیت ز خود خواهم  
نه بام فلک چو یک جایت است  
بی ابر بیده آفتاب است  
شمرنده بوی تو کلاب است  
ساغر ز لب تو کامیای است  
بوسه زن پای تو رکاب است  
درد و تو هر کسی خراب است  
فرشتم بیکان با هتایت  
راکے که زنی تو بر صواب است  
پیدا از سوال من جواب است

<p>تقل است بنزد دل بسینه در دور تو مقتلی است گلشن یوسف بودم چو خواب قصه یک وعده ز صد وفا گودی</p>	<p>کین جنبش ابرویت کلید است بردست تو هر گلش شید است حسن رخ یار چشم دید است همچون تو کسی کسی ندید است</p>
<p>برقی که گمان سپید رخ داری در سینه دل علی طپید است</p>	<p>در گردن جان کند و است کز خون عدو ترا نگار است ورنه ز چید دل در اضطراب است دشنام جهان خوشگو است</p>
<p>زلف سیات که بچو بار است خوشو جهان بجان تبار است اشب شب عده است یار هر لفظ از است پاره وقت در یاد قد تو اسه سمنیر نور و زبود شب وصالش یارب تو در از کن چو نفش بهوشم دست ساقیا لیک آن دیده شمرخ رنخت خوم در کار وصال فک دارم چین دامن خود ز پیش گلچین تا چند لبوی من نیایی</p>	<p>دشنام جهان خوشگو است دامان قره ز جو ببار است هر که به جل بزرگوار است آن عمر که صرف انتظار است تاحال بلب تبار بار است و آن زلف سیاه سوگوار است بمگر رقیب نابکار است در پس لوی گل تمام خارا است هم خانه من بر بگزار است</p>
<p>امید بهشت دارد از حق هر چند علی گنا بهگار است</p>	<p>صحت عاشقان ناز است قاصدم ابرو برق بهوار است خار را هم گذر به گلزار است عقد در کار دست افشار است</p>
<p>داغ لاله چراغ کساست گریه و سوز نامه است مرا دورم از بزم خود کنی غیبت چین ابرو کلبه بابی امید طوق در گردنم ضرور نبود</p>	<p>جوان من در غمت گرفتار است</p>
<p>دعده ات بعد خاک نرگس کرد راست گردد بوقت خود گلزار غیر اندن مرا ز بزم جو غیر هر که خود را فرخت در عشق باطنم کفر ظاهرم سلام ره نیاید طرب با زارم فیض بخش است گریه سحری</p>	<p>هم بنورم امید دیدار است جمله تدبیر وقت بیکار است هر خیار را دلم سزاوار است مایه حسن را خریدار است رشته در سجده دانا است غم هر کس مرا خریدار است در چین غیر گل که زردار است</p>
<p>محمود غلام دانا است ای آنکه ترا به تیغ ناز است خوی از تیغ خویش داده میگفت میگفت ز سوزاد میسوخت ای که ابرو صد بهر از مسجد من نیز ز بس زمانه سازم ایک مهره و صد بهر از بازی</p>	<p>سلطان زمانه اش ایاز است سرن که مرا ز سر نیاز است این عطر گلاب خانه ساز است شب شمع که گونه با گذار است میلت چو پرده دنا است آن شوخ اگر چیل ساز است این پیر فلک چه جقه باز است</p>
<p>تا عمر بگو علی چو سپید افسانه عاشقان درازا</p>	<p>عاشقت را نیز جانی دیگر است یار من از خاندان دیگر است بی دانهم را زبانی دیگر است نی سوارم را سخنانی دیگر است</p>
<p>اگر ترا نیز و کمانی دیگر است یوسف و عیسی مبارک غیر را چشم جادویش من گرفتگوار است کی بگردش برق گردون سیر است این بهر مشور است در شمارشادان سیم دست افشار است یا وقت دست افشار و سیم دست افشار نیز آورده اند از اصطلاحی الشعراء</p>	<p>عاشقت را نیز جانی دیگر است یار من از خاندان دیگر است بی دانهم را زبانی دیگر است نی سوارم را سخنانی دیگر است</p>



<p>قتل باغبان جان بخشی بود بلبل پر دانه بار و اگذار چون نباشد پیش او خیمه محوش نگفت گل موی باشد و دماغ نی بنیانی بقبلی رو کنم نی کعبه نه بتخت نه روم</p>	<p>جان نشان را امانی دیگر است عشق مار و استانی دیگر است بی زبانه را دانی دیگر است بوی ماز و استانی دیگر است عزم سن سوی جهانی دیگر است جهه سایم آستانی دیگر است</p>	<p>شک نیست ترا که نباشد آتش رخ فرح نه بیند خود را بکشم بر به پیش صید نظرش که هست عالم افرا تا بچنان چه سازم خط سیه تو برک ریگان</p>	<p>باشد دهنش سخن در نیست آئینش که بر زم تو غین است آن یار ز بسکه نازنین است هر کس چه یار در کین است حال من نازم چنین است رخسار تو باغ یاسین است</p>
<p>از فلک آرم علی شمع ز ماه خانه من میمانی دیگر است</p>			
<p>جلوه یارم آفانی دیگر است نه بصبح دشام نه در دوش لذت جور و جفا با میکشد نیست غم گرد دست هم دشمن شود جانی اختر دل روشن بود کفر و ایمان باشد از بیادش نی چو نه ناله کنم در پیش خلق نه بدانش رسد در عدل خضر گم گرد و بر راه شراف جان گران از کوه تن لافز نگاه نه بلبشکی نه در دیده تری</p>	<p>جلوه دیگر نشان دیگر است وصل جانان را زمانی دیگر است خواهش ما آسان دیگر است بر سر مهرمانی دیگر است راه کوشش ککشان دیگر است جنس شش از دکانی دیگر است عشقا زان رافغانی دیگر است این گهر را بجز و کانی دیگر است یوسفم را کاروانی دیگر است عشقا زانرا توانی دیگر است عشق صادق را نشانی دیگر است</p>	<p>یک تخم تو صد هزار خرمن سنگی که ز بخت نام تو بایار بود چو خا با گل دیشب که غزل بزم میخواند رو می گل ماکه آتشین است این درد حنا که در کف است ای یار چکویت ز اغیار دادار تو دهی چه گویمت شکر این درد تو خوش ز باغ کشمیر خال تو بر سینه چون زاغ با غیظ تو شکر است خنظل غم نیست اگر بر دهنش باشی صفا تو بجز خوبی سنگ ره عاشق است بویا</p>	<p>خورشید سجده است چو بلیات هر فلک چو خوشه صلیات صد پاره دل ترا گین است بنگر که عدد چه بد قرین است دلاده تو علی همین است آتش زن ملک عقل مدین است دعا که بر دزیر همین است هر خصم کینه در کین است جور تو سزای آفرین است دین مکتوبه ز ملک چنین است در راغ اسید خوشه چنین است با طاعت تو ز هر کین است آخر غم مردنش قرین است دندان تو گوهر همین است دشمن که بان صنم قرین است</p>
<p>در سخن جوی علی را بعد مرگ بر زمین آسمان دیگر است</p>			
<p>خونی تو بلای کفر و دین است هر زخم تنم بوی زلفت سازد راه نوز کا است خلق است کس صفت بگردد</p>	<p>ردی تو سزای آفرین است گویند که ناله ز چین است خورشید سوزت چو دین است کاین لعل لب تو انگبین است</p>	<p>بیگانه شده علی ز خود هم خاصیت عشق آسین است عاشقم بر تو گفتیم بول است قصه خویش گفتیم بول است</p>	<p>تو چه گویی شنفتم بول است داستان شنفتم بول است</p>

<p>آتش زو جلق و خسارت نموان عشق و مشک پوشید شب قدر است و عالمی بیدار گیرشتم بر بیا ای گل تو تیا می ز طور می خواهم شب تار است معنی روشن</p>	<p>دل بدین شعله نغفتم هوس است صبح روشن نغفتم هوس است تا در گرا تو نغفتم هوس است در خزانها شگفتم هوس است در بام تو نغفتم هوس است در ناسفته سغفتم هوس است</p>	<p>بحریت روان ز کشتی چشم عشق است محیط آتش افشان خاک تگرنا ز ما هر دیان خورشید منور است بنایه تو دوحرم حرم کعبه</p>	<p>هر آه کشیده لنگر اوست هر دل که بسوخت گوهر اوست چون مهر سپهر افسر اوست زان افسر او که بر سر اوست قبله که حاجتم در اوست</p>
<p>حافظ آسا علی بر غم عسرو شعر ندانم گفتیم هوس است</p>			
<p>دل ز بخیر زلف لبته اوست ترکش تیر است سینه ما مهرم دست دیگران چه کند شادی عالمش بهم بافرود کار متوکلان ز غیب شود باغ باغ است لیل بیدار خوش در جهان همچو سرد آلودیم با دایم بهار از گل نو دست طوفان اشک شد تیره</p>	<p>لنگ رخسار من شکسته اوست هر خدنگ از کمانچه جبهه اوست دل صددخیم با که خسته اوست غم من چاکت بخیل اوست گل ز بنیم باغ شکسته اوست تخم الفت لبینه رسته اوست رسن قید ما گسته اوست دل صد چاک ما که رسته اوست گر دیر خاطر من شکسته اوست</p>	<p>ایکه مرا فرق بکوی تو بایست روی تو آئینه شهر حلب همچو خضر جانب آب حیات پیر فلک آمده از بهر دید روی تو خورشید قیامت بسکه بخوبی نوی یکیتای عصر خاک درت آوردانه بکل از همه فعل تو جز انکار وصل</p>	<p>سایه دیوار تو ظل بهات عقده مونا نه چین بخت هر که شود گم سو تو رهنما اشرفی مهر کف رونا است زیر قد های تو خشر بایست ده چه بر خسار تو زلف و تات چشم مرا چشم ز بسبب انصبا هر چه که بجا تو کنی هم بجاست</p>
<p>کار تقدیر چون کسبیم علی دست تدبیر ما شکسته اوست</p>			
<p>و هم کوی بر سر اوست عشقائی خیال بو تر است آزاد است نصیب لیل یار نخلت ده شمع و ماه روشن در یار و عدو است تیر خوش فردوس بزا بدران مبارک</p>	<p>خلوت که سینه کشور اوست صد گونه امید یک پر اوست گم کردن راه رهبر اوست پروانه و کبک لشکر اوست یار است سحر او خرد اوست باغ ارم از چشم بر اوست</p>	<p>رفتن کجمن کرد داغ است خاکستر است بستر ما خاله که بر خط اوست بر داغ دلم تار گر دید کم نیت ز پر چرخ قدم از بوی خوش دوزلفت اوست جز خون جگر نباشد من با فکر خودیم خشک سالی</p>	<p>دیدار رخ تو سیر باغ است هر آتش مرده بی سراغ است گو یا که کنار ز داغ اوست پر دانه که عاشق چرخ است در سینه چو آفتاب داغ است بر چرخ نیم مراد داغ است زین نه فلک که یک باغ است مارا بزین شعر داغ است</p>

<p>یک حاجت مار و انگرودی هنر دو جهان دست سنج است</p>	<p>ایک ترا سندی از قائم است بی تو بخوابم نکشد گویا</p>
<p>میگوئی علی که چون ظهوری باریخ ز راحت فراموش است</p>	<p>عقل تو در پنبه تکیه گم است دیدم بیدار من از انجم است</p>
<p>دیده انتظار یار دل است زخم چشم دگر بود پی دیر خوار بودن بکوچه گردنی یار کرد در دامنم روان صدیک بیر چشمت نموده غم یار چشم پر شمع برق شعله نشان سنگبار ره بکوسه آن یار بی تو بر لبم گل تازه</p>	<p>صورت یار در کنار دل است تن صد چاک لاله زار دل است اگر کنی غور بس و قائل است چشم پریم که راز دار دل است زلف شیرین که گوار دل است ابروی یار ذوالفقار دل است چشم و اکن که در شمار دل است در شب پیر خارا دل است</p>
<p>بس حزن کن دعا بر اے علی گره دعا بکار دل است</p>	<p>زندگی با طمع ندارم علی غصه عشاق مگو بنجم است</p>
<p>بی بر دمی تومی مرا حرام است آنکو شبیک روم بر است زد بوسه سیل خون بایت هر شام بوعده ات شوی صبح شد شهن بدولت تو محمود زین روپے خویش قاصدم خود دیدیم دماغ او بر افلاک هر چند دمی هزار دشنام آنکو نه ضعیف بے تو گشتم یک وعده دور تو چلویم لایب مقام ادست جنت</p>	<p>یار من آه ز بس نادان است از پی آن گل خوبی ما را رخ چو زرد زده چشم پر آب بیر مرد در دامن از درد شراب چون شراب تو دلم خون گردید قیمت بوسه زایم نامزد سوره نور بود چه پاره یار نیست جیب من کنی قید اگر شمع آرزو ز مهر پیر فلک همه گل ز رخسار من جی نیم</p>
<p>سجده جاسه روان شدن از شیب و لطافت</p>	<p>بالم و تشهیریم یعنی استین ۱۲ از منتخب -</p>

سینه دفا چون تو ندیده چشمم	که شکسته چو دلم بپای است
گر یک بوسه بگیرم دو جهان	باز گویم چه قدر ارزان است
من که باشم که نباشم قربان	عید قربان بخت قربان است
داد امید چه دارم از تو	اگر تو بیدار کنی احسان است

با ظهوری ز علی گوئی نسیم

غم او گنج دل ویران است

کی کجا قدر مرد در وطن است	مرد بقدر بسکه درین است
مرد بقدر بسکه در وطن است	کی کجا قدر مشک درین است
جامه یار من که در بدن است	تا ردپو دش ز راه مردون است
نوحه غم است دیده دوست	قامتش تازه شاخ یاقوت است
آنجایم نزار کرده غمت	که مرا مورد زار گور کن است
من شود مرده زنده از بوی	غم عیسی هوای پیرین است
سند زبان از بر او صفت	هر سر موی من که در بدن است
دلبری تو صنوبر بے بر	قد بالا بلا بے جان من است
لاک سوخته است دماغ دلم	ماه رویت چراغ انجمن است
تا نه یک وعده دست کنی	در دلمت هزار سخن است
تانیای کشاده پیشانی	جان من تنگتر از آن من است
سیر گلزار را چه قصد کنی	آینه بین خشت باد چمن است
کفر آن سنگدل چمنی پری	تشنه او ز خون بر من است

گر چه کردم علی هزار گناه

چشم جنت مرا زنجیر است

بے روی تو طاقم کج طاق	از مرگ خودم تیر فراق است
آینه که بمن بافاق است	بر چرخ چهار نامه شاق است
یک دزد و دلقیر تناس	آنرا که هزار ططراق است
گرد و گرد خواب پیش در وصل	آن ناله مرا که در فراق است
در وصل تو ما چانه قایم	بنگر که عدد و بهر چاق است
باید بوفاق پیش آیم	گو دشمن ما سر نفاق است
دارد دل سخت تر از این	آنرا که دلا زسیم ساق است
با حشود و نیکند آه	آن وعده را که با وفا است
در بند گزیده مار زلفی	تریاک نگر که در عراق است
در دام عروس دهر تاکه	کاین پیر که قابل طلاق است
مار سر زلف زده بندم	تریاک لب تو در عراق است
مغر سخن است شعر شرم	آنرا که دماغ با مذاق است

دیوان علی سخنان ظهوری

حرفی ز کتاب اشتیاق است

برگ گل بے لب غار من است	پیش رویت خزان بهار من است
غرفتی که آن عار من است	ذلت کوچه اش وقار من است
کرده پا بوس آفتاب مرا	ذره ام مهر خاکسار من است
سنگ گرس در میان آن زرد باشد بخلاف شمل که سیاه باشد از غیارت	

چون سبز ماه شهر و صحرای وصل تو بود سرور و وقت یک ناله بد و جهان بگنجید تا صبح قیامت نیست خابش برخت سیاه و داغ بر دل با شیر غریب دشت عشقتم قربان شدن است تو عیدم پیریت هزار راه دیده	شبی ای تو با مال عشق است فصل تو غم و ملال عشق است راگس که ز بهر نال عشق است آنرا که بسر خیال عشق است گویم که خط و خال عشق است بهم دشمن باشغال عشق است شمشیر گفت بلال عشق است آنکس که سر و سال عشق است	کردمان پیری من جسم را دوخته ام چشم بر آن لعل لب کا کل مشکین سر بالینش سید گوهر دندان تو دل می برد اچرک معاصی است بل جی یار بر کتم بار گر آن است سر بر سره جمع نمودم حواس نیست بهیلوی من آن گیدان	طفکات و کل فکرم آرد است همچو خضر دیشتم آرد است صید غزال ختم آرد است سجده در عذم آرد است خرقه باقش زد و دم آرد است بر سره تیغ زخم آرد است همچو نگه را هنر خم آرد است اگوشه قبر و کفعم آرد است
خوشگو است علی پس از ظهوری منزله از نوال عشق است		حسب بتان است حیرم دلم همچو علی بت شکتم آرد است	
از چهره اوجال حسن است رخسار خوش تو مهر است سینه بر رخ تو خضر الفت سر سبز شده ز عکس خطت سیم رخ دگر کمیت بازت بر خاک من است ذره خورشید ناز کبندی است بر لب خشم گیسوی تو مشک از جبین تو آهوی و ادبی نکوی	وز قامت او کمال حسن است ابروی خوشت ملال حسن است آب هفت زلال حسن است آئینه که خشک سال حسن است زلف سیه تو بال حسن است شیدای تو خاکمال حسن است موی کر تو نال حسن است چشم منما غزال حسن است غیر تو اگر شغال حسن است	سیر کلام کس نم آرد است زلف درازت بکشد دلبر به رعایت تو نه ای چرا بی تو چو خود شمع بسوزم را و عجایب لب سحر است در کرم نقد دران گر خیمیت تو شمع باید برده آخرت چشم و دبان و تن یار شیدا ناله من صور قیامت میدد	باز هوای خشم آرد است سیر دای ختم آرد است پیش تو از جهان شدم آرد است روی تو در انجم آرد است پاره لعل لبم آرد است بر سره را هنر خم آرد است بوسه سبب دهم آرد است راگس و غنچه ستم آرد است قامت محشر ختم آرد است
این خامه علی که در کف تست کللی است که نونال حسن است		باز هوای دهنم آرد است تا به خود و دست شوم و دل عطا بخشش از صراح	
سیر بهار ختم آرد است دشمنی از خوشی ختم آرد است		کرد علی تو به زمی جامیا	

<p>در سخت بگویش از که ای خون که تو ریختی بفرما باسود و زیان تعلقت نیست گشتی مرا ز بحر عسقم برد نی حرف یکس نه حرف اگس بیگانه شدم ز هر دو عالم مینا بغل بدوش خسته پیر از سرخت باد شاهی است بیو چه نه پائے تو خنایت حرفیکه بگویت هوای است هم کار خدای ناخدای است بر ناز تو ختم کج ادای است با تو نه هنوز آشنای است سنگ از تو چنان پارسای است</p>	<p>آهسته کنی زلف شانیه ساقی سر مرقد قدم نه کن شاد بوصل خود علی را آز رده دلم در آرزویت</p>	<p>آهسته کنی زلف شانیه ساقی سر مرقد قدم نه کن شاد بوصل خود علی را آز رده دلم در آرزویت</p>
<p>ای مهر گیاره خط رویت هر چند ندید دیده رویت چون تیر لا بجانب ما بر گوشه دل نظر مفیت داد مشکن دل غافلان تو زاهد در پرده ابرشده نمان برق گشتم هزار باغ عالم خود سرود قدی عجب که بنیم نزدیکتری تو از زنگ جان دوره بود آفتاب گردون فر باد نیم نه تو شیرین هر آنچه تو خواهی در زمانه مردم گیاره بوی روح و بندگی گمنی گویند هر که پنج آن را که بصورت انسان میباشد با خود دارد همه خلق بر دهرمان باشد و در همه مردم دوست دارند اغیاث سویت یعنی برابری و اعتدال ۱۲ که شفت و تحب</p>	<p>چون دید ترا علی ز خود رفت در وقت وصال هم جدائی است وی باد سیح نشرویت دادم دو جهان بنیم رویت هر مرغ نظر پر بسوویت جستیم عبث بچار سویت بشکن بشراب ماضویت آتش زده در زمانه خوت یک گل نبود بزرگ بویت چون فاخته طوق در گلویت تا غروب ز شرق جستویت بر بسته ز خاک راه کویت خون جگر است شیر جویت موجود شود بجز عذویت</p>	<p>نیست و البته چشم من سویت هر سحر درس سحر بایل را بادل و جان نثار تغیت شد بس شب قدر قدردانند آنجنان گشته ام نزاری یاد می گشتی می تو از لب زنگین در گنجید بچار حد حسن روئی خلق است جانبیت سید به لبکه چشم جادویت چشم هر کس که دید بازویت گر بخوابیم سر برانویت خلق گوید مرا سر سویت هر شب پرده پوش گیسویت غنچه اش بشنود اگر بویت</p>
<p>دوست دارند اغیاث سویت یعنی برابری و اعتدال ۱۲ که شفت و تحب</p>	<p>حاجتم نیست سیر خلد برین دقن باشد علی چو در کویت</p>	<p>دانشم بلک حسن شاهت تخت تو ز تخته زمین ست در سینه دل است تخم الفت خورشید برهنه سر زجوت در کش ببرم که تا کی از دور باشد دهن تو چشمه خضر یوسف نبود که بر کشدش داریم سوال از دوسه سال بر مهر تو کرده ایم حصیان در دیده خویش عشق بازان کیتای زمانه بخوبی بر الفت خجسته بن بچشر</p>

<p>نیست در باغ گلی چون نت زیب تن جامه بود آنپی غیر غیر آنست نبود در کف خلق بچو نیسان همه تن میسر گیم حرف تلخ تو بود شیر و جان تن او باد غذا سغ غم تو یوسف آنکس که بر آرد ز چاه از در دیده رسیدی ناگاه هیچ رقیب نبود بی رقیب</p>	<p>غنچه خاموش بماند از سخت زینت جامه بود از بدنت آن خود داده همه مرد و زن میدم در شین در شین تنگ شکر نه بود چون دهن رنجه کرده هست هر کلو ز من خرقه گردید بچاه زلفت دل ز بر رفت ز بر آمدنت رگ جان است بختی رست</p>	<p>دل گفت می برد برود و شد زلف تو شام غریب هست مرا از خرام تو شد چنان محب بر نیایم از تو در گفتار میکنم گل قبا قبا در باغ تا که ما و گوشه شال شال بار غمهای عالم و دوشم گردم را شکسته یار الم تو نکردی تبا گس یادم حیف گردد بزرگ خانان اب حیوان بخضر از زانی</p>	<p>همچو دل چون کشت در گوشت همچو صبح وطن بنا گوشت آشیان کرد یک پا پوشت با خموشی کنیم خاموش که چه گوید نسیم در گوشت که چو در نار سیده در گوشت دوش دیدم بچای چن دوش غیر دست نهاد بر دوش من نکردم گس فراموش نازنین جسم پر بیان پوشت چشم شیدای و چشم نوش</p>
<p>بی بهائی است بهائے تو علی قیمت قد شکسته سخت</p>		<p>کار خود میکند علی باهوش تا ظهوری شده است بهوش</p>	
<p>ای با تو تمام زیب و زینت خود هست خدای قدر و است خوش از همه از مننه زمانت حاجت که خلق آستان تشبیه چه آورم ز مهرت چون در چ پراز که گفت تو تو خرم فیض لایزال هر آنچه که گویم تو باشی</p>	<p>دادند ترا از رحم طینت راهی سوی جنت است نیت به از همه چرخ سازینت در پای سخا است استینت با مهر برابر است کینت کنده همه کام در گینت خوبان زمانه خوشه چیت من بعد خدای آفرینت</p>	<p>قیمت آنکه قدر ز رشکست یار بر سر کلاه ز رشکست کو عشق تو ام کز رشکست در جگر آب اغ دل کد رشکست همچو شمع بنیسه بخت رم تو گاه را بسرق بخت مزه ات دشته درم خوش زد عشق شعله نشان قیامت کرد پا مال یک رفعت ای هنر از زمانه شد پا پس مل تو مرد را بود نهوش</p>	<p>دل عالم بیک نظر رشکست مهر اخار در جگر رشکست دشت غم خار در جگر رشکست تن چشم تو صد سیر رشکست خار را هم ز اسیر رشکست غم تو کوه را کمر رشکست نگمت تیر در جگر رشکست خشک را خم نمود رشکست گر بفتا ز شکر رشکست خاطر صاحب هنر رشکست گل تو خار در جگر رشکست</p>
<p>یک جلوه بجانب علی کن نقش همه خواشم جیت</p>		<p>۱۱ از غیثات ۱۲ گران قیمت ۱۲ از غیثات ۱۳ یعنی قیمت از خاموس و منتخب ۱۴ یعنی گردن ۱۲ از منتخب و بجزه و اهر</p>	

نرخ تو آئینه بود بکج در شمار که هست پیر فلک شد گران تر ز دست چشم زرم پوسه زد غیر بر سر مژگان پر نشیب و فراز بود چو راه	نرخ دوکان شیشه گر شکست غم زلفت تو هرگز شکست مرغ را نامه بال پر شکست در دلم نوک نیشتر شکست عاقبت پای نامه پر شکست	نوش کردیم عبت ساعز شد قطره از بحر جد اگر نبود با خرد جامه عبت پوشیدیم بود در جام ر حقیق مخموم بود مقصود عبت آب بن راست بودیم عبت چون بن	کاسه زهر چشیدیم عبت نای منصور دیدیم عبت در جیون جامه دیدیم عبت سوی تخم خانه دیدیم عبت منت یار کشیدیم عبت چون کمان باز کشیدیم عبت
رسمی زد علی چو خاقانی قلم انجاریس و سر شکست		هست هستی چو علی خواب خیال هر چه دیدیم و شنیدیم عبت	
روایت السام			
هر چه دیدیم و ندیدیم عبت هر چه شنیدیم و شنیدیم عبت رُخ سوئی باغ بگردیم عبت بود امید عبت روضه خلد سوئی یار عبت آمده بود خواب کردیم عبت بر بستر با همه خلق عبت پیوستیم قطره را بحر عبت دانستیم بود در سینه عبت یا زنهان عیب ما غیر عبت پوشیده	هر چه دیدیم و ندیدیم عبت هر چه شنیدیم و شنیدیم عبت سوئی نگار پر دیدیم عبت کوچه یار گزیدیم عبت بر در یار رسیدیم عبت بر سر خاک طعیدیم عبت وز همه خلق بر دیدیم عبت نای منصور دیدیم عبت چار اطراف دیدیم عبت برده غیر دیدیم عبت	ای بقیض تو انجمن محتاج بالطیف و کشف ر بطا چرا مایه دار جهان آخرت است منکه صد سر برم بیک خربت بارک الله خطاب شیدا است بی هنر انصیب دلست نیست کی سوا الم جواب دریا بد زیر طوبی بلا حساب رود چون تو غارت نموده همه سر دامن دشت گشت خلوت گ عاشقان را نموده زلفت تان	هر گشت تو چمن نجات جان هر کس بود بر تن محتاج هر که باشد دین زمن محتاج حیث باشم بتغیرن محتاج عاشق را زخسته تن محتاج نیست خوش طالع کنی محتاج رفت دیش بی دهن محتاج بنده رب ذوالنن محتاج شد بد و در تور این محتاج بود ششم بی کفن محتاج خانه بردوش بی وطن محتاج هر شمع تو هر لکن محتاج استاده استخسته تن محتاج یک جهان از پی کفن محتاج اگر مبادا تو جان من محتاج
هست هستی چو علی خواب و خیال هر چه دیدیم و ندیدیم عبت		سیوه باغ تو چیدیم عبت در دهر تو کشیدیم عبت هر چه از کیسه کشیدیم عبت هر چه از غیر خریدیم عبت	
جلوه روی تو دیدیم عبت ب لعل تو مکبیم عبت هر چه در کیسه نهادیم عبت هر چه با غیر فرو شیم عبت			



روز عشر شود و علی هر کس بنایات نجیب محتاج	
در زلف سیاه شاد علاج در عشق حسب نگنجد خاشاک در توبه ز ستمور در پیش نگاه مرغ جانم شکر کش کشور جنو نسیم در کشور عشق بادشاه نسیم حال دل است پیش مرگان جان من دوست ز کاران در دامن است آب دیده نا بسته کمره ملک گیری	گیرد ز شب آفتاب در باج خسرو نرسد به پیرسلج خاک قدم توبه ز دیباچ یک جبهه خندنگ است آماج اطفال خلایق است افواج داغی ز جنون بسیر بود باج در چنگل شاهبا از دراج چون پنبه بود بدست حلاج پیدا ز حجاب جسم متواج از ملک عدم گرفته باج
میگفت علی بوقت مردن باشد بر بهت مزار من کاج	
ردیف انحسار	
ایک دشتام تست باد میح نیک کردی تو کار با قیب همچو محراب مسجد ابردا زلف بشکسته تو هست دست شور یوم الفشور از لب تست بر همه نیکوان ترا باشد	یوسف مصیبت چو بنو صبح همچو دیش تمام بود قبیح خال رخ به زوانه تیغ چشم بجای تو چنانکه صبح نیست کس در زمانه چو بنو صبح همچو مهر بر ستارگان ترمج
سه نوعی از جاده ابریشمی و منقش باشد ۱۲ از کشف و سروری سه بر وزن کسبه یعنی ترکش ۱۲ از بهاء عم سه بهم عربی احوال و معنی کاش که کلمه تناس ۱۲ از غیاث	

پیش دایر کشیم سر و بر خانقاه را بسازد کس را نگاه در کنایه کنیم عرض صریح شیخ شهرم زبیل کند تفصیح	
استخوانی به پوست باشد طب اگر نویسم علی ز خود شرح	
ردیف انحسار	
چشمان تو هر یک از دگر شوخ اگشتم هزار شهر و صحرا بشکست دلم بسنگ فرقت در پرده دل می جلد برق چون سبزه ره شدم پامال کرد است را مرا و لیکن رفتم به زهر سپاس تو برقی ز جلد بشوخی او	چون تو نبود کی بشو شوخ نا آمده چون تو در نظر شوخ رفته ز برم جو سیمبر شوخ دارم نمان خشم تر شوخ در خوردمی برگد ز شوخ بر کنده تمام بال و پر شوخ پیش تو خجل شده است شوخ تا بسته بقل من مگر شوخ
بر دیم علی به تیغ اوسه آن شوخ که هست لبهر شوخ	
ردیف الدال	
از یار کن که کرد و یاد پیر فلک بخواند استاد همی ز خوان چو گل ندارد فریاد مرا نمیدهی گوش من بعد فداست قدر عشق بسته بکنده کجسان دل	بس مرگ نوم مبارکت بود کردی نه چهاستم تو ایجاد بانده گی تو سر و آزاد کار تو مباد که بغیر یاد شد عمل بکوه خون فریاد آن یار که زلف خویش بکشد
سه که اخفته ۱۲ از منتخب	

ردیف الدال

از یار کین که کرد و یاد  
پیر خلکت بخواند استاد  
همی زخون چو گل ندارد  
فریاد مرا نمیدهی گوش  
من بعد فداست قدر عشق  
بسته بکنده کجسان دل

بس مرگ نوم سبارکت بود  
کردی نه چیا ستم تو ایجاد  
ابانده کی تو سر و آزاد  
کار تو مباد که بغیر یاد  
شدل بکوه خون فریاد  
آن یار که زلف خویش کشاد

نرم است ز بزرگ گل تن تو یدم ز بفته گیسوئے تو بر حسن تو جان دہر فرشتہ یک بوسہ ز لب کین ادوی	سخت است دلت مگر ز نواد شانہ کمنت ز شاخ شمشاد بہتر زیری است آدمی زاد یک خلق برین اسید جان داد	خطی کہ بکار دان نگنجد برقی کہ در آسمان نگنجد ماہی کہ در آسمان نگنجد سروی کہ بہ بوستان نگنجد تینے کہ در اصفہان نگنجد تیرے کہ بعد میان نگنجد تینے کہ بعد میان نگنجد تیرے کہ بعد نشان نگنجد شمسیر تو با امان نگنجد این خاک بخاکدان نگنجد	خطی سوئے یاری فرہم باشد دل طایبان پہلو وصف خند او کنم باہے وصف قد او کنم بسروی وصف نگمش کنم بہ تیغ وصف فرہ اش کنم بہیرے زخم است مرا بدل ز تیغ زخم است مرا بدل ز تیرے صفہا بنگاہ صاف کردی روزیکہ تو با مرازم آئی
در بند گیت علی چو جامی است از خواجگی دو عالم آزاد		در دل کہ چہا چہا نگنجد خواہم بخت آرم آن گہرا در دادرشش نباشم جا یارب چہ مقام باشد اورا ہر جود دستم کہ میتوان کن من مفت خریدم آن گہرا آسخ من تو چہ شکر گویم آچند بہ بند آن ستمگر زد بوسہ بپای آن پری رو ویرل من و وصل آن پرہیزگر قربان بہار شتہ بلبل پامال نشد دلم ز افلاک	باشی بکمال با علی ہم یک خانہ دو میان نگنجد
ما کردہ فغان علی فغانے در ہفت فلک دعا نگنجد		شان تو باین دآن نگنجد حسن تو کہ در جہان نگنجد با دوست بسینہ جان نگنجد دگر گوشہ دل گم است مارا افتادہ بہ عاشق تو باپوس	بوی تو بہ بوستان نگنجد مرغی کہ بصیدش آئی فردا در یک رگ سینیہ ام نہان است کرده پی خود صدف دل من یک قطر وز بارہ محبت تو و دل من چہ دوست این آنکو نہ ز لب شکر فشانہی بایار ز خود شویم خالی کفرم شدہ سنگ را کہہ آنکون من و عشق بایں شیو تنبیہ رخت بگل نمودم یکبار را کہتی دودہ تیر نام تو کہ بر زبان برآمد
آن تو بہ بیج شان نگنجد یک وصف بقصد گمان نگنجد در وحدتہ این دآن نگنجد را نیکہ بہ قدسیان نگنجد نگلی کہ بخانمان نگنجد		آن تو بہ بوستان نگنجد مرغی کہ بصیدش آئی فردا در یک رگ سینیہ ام نہان است کرده پی خود صدف دل من یک قطر وز بارہ محبت تو و دل من چہ دوست این آنکو نہ ز لب شکر فشانہی بایار ز خود شویم خالی کفرم شدہ سنگ را کہہ آنکون من و عشق بایں شیو تنبیہ رخت بگل نمودم یکبار را کہتی دودہ تیر نام تو کہ بر زبان برآمد	حرف تو بدستان نگنجد امروز در آشیان نگنجد آن غم کہ بصید مکان نگنجد آن در کہ بہ بحر و کان نگنجد در نہ خم آسمان نگنجد وصف تو کہ در بریان نگنجد شکر تو بہ طوطیان نگنجد ما و تو کہ در سیان نگنجد ایمان بہ ربان نگنجد در زمرہ عاشقان نگنجد گلگیر گ بہ گلستان نگنجد دو تیرہ یک کمان نگنجد آنکون بہ بہن زبان نگنجد

<p>خاصان سراسیمه ان کیند زادینه بکوسے تو تر آید روزیکه تو بر مکتا غم کنی</p>	<p>نایسم علی چو سر و آزاد در گلشن اختران بنگجد</p>	<p>تا نگرود جدا سرم از دوش با تو باشد بلال ز غم چیک تصد و ششام گر کنی در دل آدمی می شود بخیر انسان</p>	<p>چون نویسم علی صفات لبش خامه در دست نیشگر گردد</p>
<p>نیت گر بقتل بر گردد سرخ از بوسه ام لبعلت یا چون رفت باز نیند آه روز خزان دل بیل تا موری تو می شود گمنام بی رخت گر باغ گشت کنم از تو امید و ایسی دارم هر که شد با خبر از و بجان بجو حسن غم شود افزود خانه ام گریسی بپای پر سه حال جان علی چو عرضده</p>	<p>سایه تیغ تو سپر گردد از گل تر زیاده تر گردد عم ممکن که باز بر گردد ز آشیان نیز خسته تر گردد با تو گنهام نامور گردد عقد غم همه شمر گردد گر چه دانه نم حس بر گردد ز و جهان ز و بخیر گردد شب و روزم ز غم تر گردد مرده اند گور زنده بر گردد لب شود خشک چشمت گردد</p>	<p>یار یکه قیامی ناز دارد از زلف شکسته تو شیدا رو نق ده بزم شاه گردد آن تر کس مست نیم خوش از زلف تو با کسان چلویم محمود داشت آنچه دادم ز ابد ز و دیده ات چوید د امانده بکوی تو سواری بی سیمتی علی بخانه</p>	<p>خسرو ز علی چنان ندیند گردل ببرد که باز دارد</p>
<p>شد علی در سر تو خاقانی شام بر دوسے تو می گردد نعمت از شکر بیشتر گردد کی به تدبیر عمر بر گردد روز محشر بسا تو نگر را یاد مرگان یا عاشق را حاجت قصه نیست عاشق را عاقبت عاقبت است ایست سوغت خود آنکه آه از تو شد</p>	<p>شکر کردن بلب شکر گردد گو به تقدیر ماده ز گردد ز در خسار همچو ز گردد در رگ دیده بیشتر گردد فره در دیده بیشتر گردد عمر در درد سر بسر گردد تا که تا عرش بی اثر گردد</p>	<p>آن بت که بدل قیام دارد آن بت که بدل خرام دارد جز عاشق خود که غیر نیست خون کرده روان به تیغ تر هر وعده شام را شود صبح و اعطای ترک عشق گوید</p>	<p>در کعبه چرا خرام دارد در کعبه چرا قیام دارد الطاف بخاص و عام دارد آن تیغ که در نیام دارد هر وعده صبح شام دارد این چینه چه عقل خام دارد</p>

که هر چیز به بان سازا را نوازند بفری آنرا مضرب گویند از برای  
که نام طربت کو چای که از لیل سازند و در ایام و نوحه نوازند و از نشیمنی

<p>قطرات عرق ز غیظ و غلط محو و جهان توئی ز غیابان باشد لب یار آب حیوان شبه است گدای کوی آنکه باشد قد یار همچو طوبی چون غنچه تر از خوش باشی</p>	<p>در دانه بزریر دام دارد حسن تو ایاز نام دارد وز خط سیه طلا م دارد وز چرخ برین خیام دارد عارضه جو به تمام دارد هر کس بهرین کلام دارد</p>	<p>حسن را طره کار می نیم درد دل یار چیست بار آگه کشفیا یک علی چه در عالم هر کسی آرزوی او دارد</p>	<p>خوی دیوان فرشته دارد هر دم آئینه رو برود دارد</p>
<p>یار حرفی نه در دهان دارد سیکشی با هزار جور آنرا نقش پایت ستاره پند کرد خار شکم به هجرت ایگل تر تیغ قاتل نشینی است خوش یافت بر ضد فزاجش سخنگام رو و بار است خون شیدایان عاشقت آتشی زده بیکان</p>	<p>غنچه تنگ شکر نهان دارد هر که لطفی ز تو گمان دارد کوی توره ز کمشان دارد عاشقت تن را استخوان دارد قصه پرد از مرغ جان دارد ماه من جامه از کتان دارد پل ز شمشیر در میان دارد قصه گلکشت لامکان دارد</p>	<p>عاشق که بسینه آه دارد بنگ ز کج تر سبزه جاده دارد شمع ز تو شکل آه دارد مجنون تو شاه ملک دارد دیدنی چه قدر سفید خون است جز جانب کوی تو کسی نیست شیدای تو صد بزر از حینت جان و دلم از نگاه انشوخ دل داده ز تنگ قفسی حشر بر پای تو میکنند فدا خلق شیدای تو وقت آید مرگ هر کس که شنید از تو شرم</p>	<p>شمعی به لکن نگاه دارد چون مهر بر کلاه دارد داغ از تو بسینه ماه دارد دزخ و دلم سپاه دارد یار که خط سیه دارد کوروی بسوی راه دارد بیدار تر از گیاه دارد باشد که خدا نگاه دارد یک عذر ز حد گناه دارد آن سجده که در جیاه دارد رو جانب هر ماه دارد لب وقت یوا واه دارد</p>
<p>یار من چون نبشته مودارد وید شاید که محبت حشمت تیغ سر کن که پیش سر وقت عاقبت رزق هرزه گوی شد روی تو هر که همچو آئینه دید در فراق تو ساقیا هر کس سه آریکی اول شب ۱۲ از کشف و صراح</p>	<p>گر به بزم رسد علی چه عجب که زمین جا در آسمان دارد</p>	<p>گر دید علی اسیر نفس این دیر بکعبه راه دارد</p>	<p>نوری چو خورشید قندارد گر گریه کنم نظم ندارد خوش خواب کند به شهر و صحرا بسته است میان بخت و انشوخ اشکم ز زمین چه حاصل آرد جز آب مره غبار خاطر آخر ز کجا است روز آخر</p>

<p>گمراه شود براه عشقش و دیدیم بسے ز مردم خلق صد تیغ زنی بفرق عاشق هر چند چو جگر گیریم دارم نامه بتو بنویسم ان رساندن در دو توجان توان کشیدن یار ب چه زمانه در رسیده و ارم شکسته دل چو طفلی وین طرفه که چون آن در لای</p>	<p>آن شخص که باز سر ندارد جز مشرب بشری بسر ندارد جز داغ خون سپر ندارد چون سر و قدت نمر ندارد آن مرغ که بال و پر ندارد آنکس که بدوش سر ندارد آداب پدر سپر ندارد کان بر سر خود پدر ندارد در خانه دل که در ندارد</p>	<p>اگر ارا امید ضیافت کجا است برایم فلک میتواند پیرید مراتب آن کو که پیش خوردن سر سلطان بر سر خلق نمی آید و در گاه آب حلال بسود زلفش و در خلق جان قیامت کجا قاست یار کو</p>	<p>که سلطان بعد از تماشای نه مرغ نظر ده بماشین چه دشمن شوم هر که تماشای چند فریاد و خفاص و ماش هر آنکس که آب حلال اگر سویی باز از ماش چاه فتنه حشر از تماشای</p>
<p>افسوس علی درین زمانه جز غیب کسی بر ندارد</p>	<p>ماه کامل بجالش زسد یار بر کنده خرام مرغ مرا چون در چارده شب بخت میتوان گفت رخ ز نورشید اگر فلک چرخ زنده بفرار استخوانا بچشمینفت انگل گر شود اختر و شب دانه و ام خواب از بخت خود ادا نم جانب بخدمه وای سید</p>	<p>سید هر جامه باده و عطر کشت تیغ نگاه خلق را سے رخ یار دیده افش عاشقان را دد همه عزت نوش بی نش کی بدست صد چمن گل ز خاک او دید خوشگوار است هر چه گوید یار شعر و یا مرا چه حاجت شمع چشم و ابرو کشت فیضان عینک آرم بوقت پیرن تو همچو لعل است در میان کوه</p>	<p>نبا شد علی انچنان ساقیا که از جایکی دو سه جامش برد</p>
<p>جز وصال نم بود وصل علی دستم آخر بوالش زسد</p>	<p>زناکی بریدی بیامش برد بره ساقیا و اعظم را شمر سه تسمه چرم که بران بزرگ باندند ۱۱۲ از بران</p>	<p>زاده از شرف با علی پسند در غار شش کجا تیرا برد</p>	<p>چون خد تو کی گل ز رخسار بود جان فدایم آنموش بود</p>

بسم الله الرحمن الرحيم

داغ دلمار ابرص ران چکار هر که گردید خیال عاشقش مرغ جانم که کبابی ز پیش پا بگل خالق است جوی شرک آنچه نام تیر باز دوشوخ چشم کس نمی پرسد کس کیستم بارک الله سید او شد مرغ جان سایه بلوبی نخواهد بود	سکه عشق تیان سنجش بود شبنم اندر باغها اشکش بود عارض گل رنگ دلکش بود قامتش چون سر باد گلش بود سینه ام او را کنون کشش بود بان زبان پر ششمش بود آب دانه زان لب خالکش بود تا بمرند سایه از آتشش بود	همچو رخسار تو گل زین داشت داد از دست تو شب بربست بند میداشت بیا از غم خویش کس ندیدیم ز آبا جهان میزبان گشته جدا از جهان حانیت داد مرا بیاری	باقی داشت ربه شمشاد نبود نغمه جز ناله و فریاد نبود جز بقید تو کس آزاد نبود کز غم عشق تو بر باد نبود بی تو از خویش مرا یاد نبود جز غم عشق دلم شاد نبود
همچو خسرو که علی نام زغم عشقباز از افشش دلکش بود		جان را که مقام در بدن شد عیش و جهان با کربان شد هرشت بهشت آن خود کرد هر کس که مدام در وطن ماند هر گاه ترا دهن ندادند خفایا بیای تو نه بستند پر دانه شمع است بلبل که بشاد قلماع آسمان هم یارب زعد و پناه خواهم خالی شده شهر با مردم جز قیس که داد دل بلیلی	بمقدور جو بوی در چمن شد نغمهای زانه آن من شد هر کس که مطیع نبین شد بمقدور چو لعل در مین شد چشم تو با همه سخن شد پا بوس تو نقشه زمین شد کز روی تو باغ انجمن شد هر گاه علم که آه من شد کاین بچه زاغ از غن شد چشم تو ز بسکه بر فتن شد مجنون رخ تو مردوزن شد
یار آمده پس علی پنهان هر روزن خانه ام دهن شد		بند پیش زبان طوطی شد قامت گلشن تنی شد آنچنان بی تو عیش من بخت قیس گشته نخل و مجنون	لبت آینه ساز معنی شد آره سر و طوق قمری شد خون بر گمازه رانمی شد روکش از تو پناه کینه لیلی شد
بچه شی جز تو مرز یاد نبود مرغ شوق امیری میشد	بند در گوشن بجز یاد نبود آشیان بزرگفت میاد نبود	خاک بار ابله آنکه علی خاک پای شه مردان نبود	

سوزم خون آن بجای سوز	چرخ کج را سپهر تری شد	سرز آفاق زیر پایم سود	قد بر افراختی گلشن ناز
آنچنان است یار تیر مزاج	پایوس تو شاخ طوبی شد	تین سر کرده بکشتن خلق	هم زیادت بود گمان ایام
گوشت خاظم بحسب لوداد	در حصار سپهر عیسی شد	بی تو مارا اگر تسلی شد	صاف دل همچو قاسم است علی
اگر آباد شد بدست عشق	سینه ام لوح مشق طوطی شد	موی تو آفتاب را ماند	خوی تو شعله جهنم است
اگر نباشد دست او دهم	بوی تو مرگلاب را ماند	زنگیت جناب را ماند	قصر رشک فلک لبها
گر به بینی مرا پیشم گرم	در دست پا تراب را ماند	اگر بر ندم ز دوش سر یارا	آنچنان تیر و براه طلب
بزم یار است گلشنی نیکین	که در نگت شتاب را ماند	آبخالص شراب را ماند	آنفسی را که هست است
آنچنان گفتگو بنرمی کن	عارضت آفتاب را ماند	آب دریا سراب را ماند	همچو یاقوت احمر است لب
و اه دیوان تو علی چه خوش است	پیری من شتاب را ماند	آتش عشق آب را ماند	بر حقیقت اگر بود نظرت
شعر شرف حساب را ماند	خط عاشق کتاب را ماند	قاصد سوی یار زودی	وای بر غفلت کس که
خال رخسار ز رخ را ماند	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	نتوان گفت پیش نظم علی
نقش پایت داغ را ماند	که در نگت شتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	شعر جامی جواب را ماند
اگر شدن پس سراغ را ماند	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	دیر دنیا شتاب را ماند
تنگ بودن فراغ را ماند	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	بسکه لطف شتاب را ماند
خضم بد و کلاغ را ماند	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	گر به بینی غبار خاطر را
چشم غولان چراغ را ماند	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
مهرکتوب داغ را ماند	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
چشم ست ایام را ماند	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
و اه دیوان تو علی چه خوش است	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
اگر است جمله باغ را ماند	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
صد جفا در پی بغا میکرد	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
طره است بوی در صبا میکرد	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
آن ستمها که آشنا میکرد	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
ابر ویش زیر چشم میگردد	که سوالم جواب را ماند	چشم بید خواب را ماند	
چشم ز دیده کی مرا سید	خط عاشق کتاب را ماند	چشم بید خواب را ماند	

آنکند تیغ اصفہان پاکس کس کوز از جواب دل خوش شکوہ غیر با کہ سے گفتم سایہ بام یار را نازم رفت جانم بکشتن نادان گفتش گلبدن گمش مرو آہ جان داد آن طبیب آہ بود بلبل خوش چون غنچہ	انچہ آن چشم سرمہ ساسیکرد شوخی ماقفل بیکیا سیکرد چہ ستمنا نہ آشنا سیکرد زیر پایم سر ہما سیکرد طبعی مراد و واسیکرد فکر من خوش تلاش سیکرد درد در را بدل دوا سیکرد یار ما گفت گویا سیکرد	سیکند نقش پای او با خلق نیت امید وصل با قائل زین طبیبان پناہ بار آگہ کشفیا عاقبت علی جان داد بتلای بتان خدا نہ کند	انچہ با کاہ کہر بانگند اسم سرمہ را نہ تن جلا نکند درد دل را کہ سے دوا نکند
چون مدد می تو مار بر نیامد چون موی تو شکست جان تب سوخت تمام خون رنگا کردیم براہ خاک خود را بر باد سدم و لبک اورا یار بچہ نیم کز شب بچہ بزم من کہ چو شمع سوخت دیر	چون موی تو مار بر نیامد چون خوی تو مار بر نیامد قطرہ بہ فگار بر نیامد زین شہر سوار بر نیامد از سینہ غبار بر نیامد اگر روز شمار بر نیامد از پائے کہ خار بر نیامد	سوی من آن نگار سے آید یار سوسے مزار سے آید سیکند گفتگو بہ شہن دوست شہسواران تمام گرد ہند پیش او آفتاب می لرزد دل سیاق را شب وصل پیشوای کینہ کرد بام بیشمار بہت جرم من حکم جلوہ عارضش چہ عرض ہم مزدہ اسے کہ بون فتن وصف ذاتی کجا صحبت کو شب بھراست آہ البستہ	نے باغی بہار سے آید نے زہنت بہار سے آید خانہ رنگ و عار سے آید برق و شنی سواد می آید گر سر بام یار سے آید ہمچو کشتہ قرار سے آید قاصد مزان دیار می آید آہ روز شمار می آید اسی برق و ارمی آید یار بھر شکار سے آید بوی گل کی زخار سے آید چہ بلاد کرنا سے آید
دردم از چہ فکر جانکند بوی آن گل ز شہر تاملست چشم و زلفش بہم قتل من در چین ہیچ دنیائی باز مرگ باشد رہائی نفسش بہ بلا مشکل است از خویش	عمر تا وعدہ اش وفا نکند کیست ذکرش کہ ہر کجا نکند آن کند تیغ کاین بلا نکند رخ اگر جانب صبا نکند تا ابد مرغ را رہا نکند مہربانی کجا جفا نکند	عاشقا ز علی حم ابرو در نظر ذوالفقار علی بد	بیتاب ل از برم درآمد ای سنگدلم توئی سرمہ لوک فرات چو خنجر آمد در پیش میح من تر آمد خورشید ز ملک خاد آمد بابوس توروز محشر آمد



گیسوی تو به ز سنبیل تر آورد و بچشم عیش برادر چشم تو بود غزاله حسن گل شد همه در رفتن من	هم چشم تو خوش ز عیبر آمد آنشوخ مرا که در بر آمد گیسوی تو شکاف تر آمد از چشم ترم جیان تر آمد	بسوزش شب که در تن بسوزد ز سوز خود شد مغموم اندود بقلم شمسوار گرم روشد دل من روز و بجران بخت شود	بسوزم بر فلک که گوی بسوزد ز عالم هر که گوید لب بسوزد سباد اخون هم اشتب بسوزد بی وصل حدت یا شب بسوزد
بغدر چنان شده علی کش جز تیغ تو کس نه بر سر آمد	بر بام که یار ما بر آمد خلقه پس محملش دویدند آن در ز غره سر بد کرد	کشد از مشق نامم شعله یان چنانم گرم رود عشق باری علی را دشمنی خامی است جامی نیا ره پای ما یارب بسوزد	چنانش گرم شد قاف زخم کشد از مشق نامم شعله یان چنانم گرم رود عشق باری علی را دشمنی خامی است جامی نیا ره پای ما یارب بسوزد
بر بام که یار ما بر آمد خلقه پس محملش دویدند آن در ز غره سر بد کرد فائل چکنم بر دوشش	یک خلق ز خانه ما بر آمد باناله که از درا بر آمد خورشید چو دیده ما بر آمد هی عسر که میونا بر آمد	آنگونه دلم فکار باشد تاری است ز عنکبوت گویا شمرنده ز دامت بهار عنا بلم کنی عنایت	شمرنده زمین بهار باشد عهد تو که استوار باشد کز خون منش نگار باشد در بھر تو ام بخار باشد
بی تو چمن چو گریه کردم فتم گفت بجای قل بقبرم آن سنگدلم گفت حرفی بر خاک علی نه فاشم خواند	خون دلم از حسا بر آمد یک خلق ز تیرا بر آمد آن سنگدلم گفت حرفی بر خاک علی نه فاشم خواند	صد میکرده ام و نه دوست گل گشته کتاب و صفت دوست جنت سرقیر من بگرید واجب شده بر تو سیر کز تو	شمرنده زمین بهار باشد عهد تو که استوار باشد کز خون منش نگار باشد در بھر تو ام بخار باشد
از بزم چو آن نگار خیزد هر جای که عاشقش بگرد عشقش که در آب تشی زد با یار قیاس دین نکند	از باغ طرب بهار خیزد گل از سر نوک خار خیزد زین دو دند و بار خیزد کاین اشتر بے مهار خیزد	چشم ز تو اشکبار باشد یک جره کند بهزار خم را کرده گره غمت دلم را دیدیم بهند قدر زلفت	شمرنده زمین بهار باشد عهد تو که استوار باشد کز خون منش نگار باشد در بھر تو ام بخار باشد
خلق شده گرد باد عشقش چون غنچه کیمش بوی عشقش نالند بجنبه آهوانش جز میکرده با مباد جایش	هر جا که رود غبار خیزد بر مدح گل از بهر خیزد اگر یار بے شکار خیزد ایر یک به نو بهار خیزد	این تازه غزل علی که گفتی چندی ز تو یادگار باشد	شمرنده زمین بهار باشد عهد تو که استوار باشد کز خون منش نگار باشد در بھر تو ام بخار باشد
در قتل علی ترددش حیت بنشیند بار بار خیسزد		چشم ز تو اشکبار باشد یک جره کند بهزار خم را کرده گره غمت دلم را دیدیم بهند قدر زلفت	شمرنده زمین بهار باشد عهد تو که استوار باشد کز خون منش نگار باشد در بھر تو ام بخار باشد

اقرار تو کردم بهیچ سیرام خوش از چین ست سایه تو روزیکه بصیدگاه آئی	جان دیده انتظار باشد گل پیش رخ تو خارا باشد جز قویمات شکار باشد	آن بلاها که دیده ام جعفر نیست و امن نگذار دل پیش لعل لب تو ای گلرزد	غیر از در سفر سینه باشد بر بے یار بر سینه باشد لذت در شکر سینه باشد
۱۱۸	فردوس حسین بود علی را در راه تو ام مزار باشد	۱۱۹	بین علی را موقوفه ی باز که موقوفه دیگر سینه باشد

## رَوِیْتُ الدَّالَّ

اگر نه ترا حال باشد بی یاد تو زندگی حرام است وصف تو بگل نمیتوان کرد کاظم و صفت جو ماه کامل پرسد ز سر شگفت چشم سائل منظور بود اگر ترا وصل و ندان دلست چگونه بوسم مکن نه بود رخ تو دیدن آغوش شدم بشوق آتش	خورشید کمینه خال باشد می بے تو کار احلال باشد هر حنیف زبان نه لال باشد چون ماه فوت کمال باشد خالی بدست سوال باشد مکن نه بود محال باشد زینجه تنم خسلال باشد جز مرگ ترا وصال باشد زینجه تنم ملال باشد	۱۲۰	گو یک بر دیار کاغذ اگر دلم رقم هزار کاغذ هر سطر ز دیار کاغذ بر نام تو آنقدر نوشتم بی عمر خضر میان نویسم کس که رسد ز خاک نان ای باد صبا اگر زنی تو که خوش آن سبز خطم اگر نویسد گر بعد علی رسد بجایش خواشد سر مزار کاغذ
---	---	-----	--

## بشوز علی و حرف شمر و

## بر سینه ترا ملال باشد

هر که در دوسه سرنی باشد هر جفا بیکه میکنی زیارت کار من کرد لوک شرکانت که حرفت بار ناز تو شد عاجز آمد لبم توان گفتن قدر من کم نموده تو چنین نیت با آبرو ز شیدایان دار آن نونال سبکین کی شود در دوزخ شرم بیدار	سرا و خط سرنی باشد که تراد اگر منی باشد که چنین نیست سرنی باشد که ترا هم کمر نمی باشد که دعا با اثر منی باشد کم از من بیشتر منی باشد هرگز از چشم تر سنی باشد سرور تو شرم منی باشد خواب بخت اینقدر بیدار	۱۲۱	یوسف شودت بجان خریدار آیند اگر ترا بیازار یک پای منم بکوی دلدار گنجی است زلفه حق رود من باشم و او بخواب خشتار حقان تو ان علاج مالک اگر در دگر خواب بستر	۱۲۲	آیند اگر ترا بیازار وز پای دیگر روم جو کار زلف سیرات بر آن بودار تا حشر مباد کس خبردار کز چشم تو شد مسح جای بی سرو قدی در درختار
--	---	-----	---	-----	---

## رَوِیْتُ الرَّاءِ

هر چند گیتی ز زبان ما قطع ببینم رخ یار چون بخوابم با جان و دولت عزیز دادم خود ده بقدر تو زهر لیس زهر	مانند قلم کسبیم گفتار و ده خواب کن است چشم بیدار چند آنکه تو مسیحتی مرا خوا در سبزی شاخ شد نمودار	عزتم بین میان ملکات جن مرض عشق را علاج کن نذر کردم بقبر او ختمی اگر بمیرد رقیب نامنجار	خلق لشکر منم سپه سالار کز و دایمی شود فردن اظهار گر بمیرد رقیب نامنجار اگر بمیرد رقیب نامنجار
---	--	---	--

باغ باغیم از لعل ام علی  
ما و سیر بهشت در برابر

میرد یار جانب گلزار ترک کردیم آنچنان دنیا ترک دنیا فریب طالب او دست و پا را خنجر خودم بند	تجربت نه گرفته بهر تبار لغنی است زخم و انداز نظری کن بجان پویا خون ناحق چرا و دویا	زلفت آنه بود شب بکوار طالع ام بین روم بصید آب تعقیب مغر خشک داشت عالم آباد جلوه بر بار است	آفتاب است جبهه بر نور در نیاید بدام من غصه سجده کردم ز دانه انگوه کشت و دل مگر کنی معور
--	---	---	--

کره ز علی مرقم طهوری  
هر چند سمری بخوابش میداد

سوز من نیست عجب شمع ز غیر یا دم آید گرفتار شدت زلف برین بچاره دش هر دو دهم بید و ز غلام	آتش از خوشین گرفته چار آتش بار و گرد و غبار زان من شد حق شست پا با کایم بحشر دامن	شب و صبح نصیب روز نیست هر دنیا فریب باید کرد پرتی است سوختن کاش دیده و دل و دامن طوفان	میکشد غنچه رب عده دور زور حاصل نشود جز زنده دل شیدا است خانه زنبور شب بجران بود زلف نشور
--	--	---	---

جز در صالت و داور دهم نیست  
در فراقت علی شاه بخور

میکده نیست تو جای مرا می فتد از دامن تی جوین رستم او پناه عصیان زده گانی و بال جان گردد	دانا چشم ما بود محو میکند شو بهیچ زلف نشور زادار است بک غفور صید کرده مرا صبیحین جور
--	---

سعد و دلفان که بعد از نامه بخوانند

بضم و ال و بضم کاف فارسی کنایه از سحر کاذب و عتبار داری از شیعیان

له مرغبت سفید که بهندی بخوانند ۱۲ ز رشیدی  
له مراد و دوزده نام میباشد به تفصیل ذیل -  
حضرت علی دوم ام حسن سوم ام حسین چهارم ام محمد  
پنجم ام محمد باقر ششم ام جعفر صادق هفتم ام موسی کاظم  
هشتم ام علی رضا نهم ام محمد تقی دهم ام علی نقی یازدهم  
ام حسن عسکری دوازدهم ام محمد مهدی اخوان زمان صلوات الله

<p>روی چون مصحفش ز جالم بود میگشتم می ز خون دل بی تو سویح الکلم گرفته با پی خوش شهر کرده بنا غمبار دلم بجو میناست جرم مینائی دامن کوه شد کفن اکنون</p>	<p>میگشتم ناله در سر دوز بو انجمن کرده ام ذابل بقور دود آرم شده است ام طهور گفته بید از آب چشم بخور آفتاب است ساغر یلور رنگ صحر است نش را کافور</p>	<p>لذت زندگی است عاشق را داغ دل بے تلاله حمر کار دنیا عجیب العجب است آسیا در سحر گند فریاد دوستان دستگیر من باشد استخوان طلا بسنگ کند لائق تیغ تست التیش بر نیست فریاد آسیا جز اینکه تیغ سر کن که سر فرو دیم</p>	<p>نمک خنده بر کباب جگر خون دل بے تو باد احر صدید پرده از میکند بے پر تا توانی گمن ز خانه سفر سینکد قبضه پر دلم دلبر استخوان بشر کینم بر بشر سیرت می سرزد ز داغ قمر رزق باشد بزیاری غفر که سیرت پیش با جز مهر</p>
<p>مرامی رو تو ای روش حور ز بهر هسل تو ای مایه سوده نباشد صورت تو کم ز پوست نیاز دتاب دیدار تو دیده همه این استخوان سوزیم و سائیم بی انگشترت شد حلقه جسم کنز زرد که ز بهر هسل زدی نیارم دست تا پایت بایند ز نادکمای شرکان تو باشد ببر آن صبح ایوای صبح چهر سازم ز نباتت پرورد</p>	<p>همه تن خشک شو چون شاخ بلور نذارم زود رو که میگشتم زود که باشد چهره تو سوره نور مگر چون آفتاب بزم از دور نباشد کو ترا این سر مشغول نکین دل نباتت گشته مقبول نباشد که چه در دستم زود اگر گیرم بهادر دام عصفور بسجده فمما چون شان بخور پرو رنگ از خرم مانند کافور بغیر از جان نزارم هیچ تشنه</p>	<p>دیده سومی انتظام علی یک نگه کرد کاه تیغ دوسر دلت از شمع و ز قمر بهتر عاقبت مردن هست کین گر ز عالم نشد خبر داد خاک راه تو خوشتر از اکبر گر دو عالم نشد نصیب نشد گو اییدر با شدن بخور بهر در گشته و گشته نصیب هرگز از چشم مرد نیست کس خبرسد اگر چه خرافا در زمانه باش که بی مثل از پاکست ذوالشر و پاک</p>	<p>دیده سومی انتظام علی یک نگه کرد کاه تیغ دوسر بست از قند و ز شکر بهتر زندگانی نامور بستر در جهان خال من شکر بهتر سنگ گدازت سیم و زهر بهتر زان به شوق بکفایت بهتر دفعه ایک بال پر بهتر غیر از دل ز خشک تر نبست از چنین مردک مست بهتر ساحب فن ز بی هنر بهتر شده اگر نیست چشم تر بهتر با پیش مرغ نامه بر بهتر</p>
<p>چون گویم که حورت یا فرشته علی را صبر شد ی برین نور آیه رو تو هست رشاک ناله و الیم آسیا آسا</p>	<p>چون گویم که حورت یا فرشته علی را صبر شد ی برین نور آیه رو تو هست رشاک ناله و الیم آسیا آسا</p>	<p>دست شیرین لبان نوشت علی خامه ام شد میشکر بستر لله انشاء از کشف و غیب</p>	<p>دست شیرین لبان نوشت علی خامه ام شد میشکر بستر لله انشاء از کشف و غیب</p>
<p>لله انشاء از کشف و غیب</p>	<p>لله انشاء از کشف و غیب</p>	<p>لله انشاء از کشف و غیب</p>	<p>لله انشاء از کشف و غیب</p>

ای آنکه نگاه تست شمیر پشت چه شوم جان کمال ز دین کلام بسوز عشقت داریم بلندتر جودت گردیم هزار سینه غریب از بهر صوفی در گلویم بردی تو هزار سرگردان تیرت ز مژه کمان زانو	سر زنده تو کرده ایم بپذیر تصویر تو کرده است تصویر من خاک شده ام ز خاک اکسیر بی زلف تو ناله های شکر دستت نرسید تا بزگیر زلف تو بود بیای زنجیر دستت نرسید تا به شمیر مرغ دل عالم است بپذیر	آمد آن فی سوار باختر گشت اکسیر خاک گشتن با از دشت روز قیمت گل گریه باخنده شد بدل شبنم آنکه یک خلق زده بود شکار زیب پیلو که بود شب چراغ کرده بیدار بخت خواب دور کز گفت پایار بوسه کشید سبزه خطا روی یار دمید تا بر روز قیام طول کشید	در گرفتار غبار ما آخر روزی آمد بکار ما آخر چهره یار دار ما آخر گشته گلدسته خارا آخر گشته روزی شکارا آخر خله گشته کنار ما آخر شب که شد آن دو چار آخر جان فدایش مزارا آخر شد خزان نو بهار ما آخر مرت الا انتظارا آخر
کودک شده بنو جوانی گر دید علی بصفوان پیر		از علی مرده بالهوری ده یار داشت یار ما حسن	
رَدِیْفُ الرَّاوِ			
همه ناله است یازین بناد نیست امروزه از بجز فزاد مردم از ناله گشت بیخود بر زمین او قفا و چون شاد روح فراد میکشد فریاد ماد و شمع و دیکه یان لایم کری بسته ام بر افغان چو چشم ز مصحف رخ او عاقبت جان فکریا زود ای ز حسن تو ناله زار بی تو ای سستین دمام مرا	تا کجا عمر من بشن نیاید نیست فردای او بجز غمان ایستاده چو یار نهر نماند سرو آزاد یار بنده نماند کوه سارست نمیداد آوانه سخن است جمله سوز و گلزار فی مین میوه ان شدن بماند ختم کردم کتاب عشق مجاز همه تن بود لب علی جانبار من و عشق تو و هزار نایه هست تن و نبوته دل گلزار	دست تو نقشه هنوز تقدیر باشد که خواب غم دنیا تو قیریزم غیر خودی است ای طالب نسخه و محبت سیمین بدنه بهر و است رخسار تو مصحف است خط شد حرف زبان تنم خوشم تو ساده رنخی و ساده دلیم شبنم نبود که از رخ تو در فکر تو گوهر کن نشسته	اگر دیدیم هزاره بوند میر گویند بر روز شربسیر خواهی است بزم بار تو غیر ملوک است برای خلق بپذیر خاکستر است یار اکسیر مردم شده ز غیب نفسیر در آه بنود آه تا شیر هشدار که دشمن است زود اگر بر رخ هست خور نشود ای آنکه تراست فکر تعمیر
گفتیم علی بیک نگاهش بر هر دو سرای چاه بکیر		چیز مانند گفتنی باشد که از شاخ حیوان سخنان فرسازند و بوقی در زنگشت گفته از زبان شمع غمناکی اگر گفت بهاریم کنایه ترک چیز چینی است نجات بخانه چو کرد نا زبان فدا بکیر باشد غمناک	

در این دیوان علی پیر...

هر ادای تو بس بود محمود هر کسی نیست بوی فاجون تو زار گردیدم آبخندان در عشق تا کشتم انتظار وعده دور بر سر چراغ پای خود دادم در فغان آورد مرا لعلی	ایمان تو ناز بای ایاز هر کسی نیست همچون جانبا فاش گردیده پیش هر کس راز همچو زلفت تو باد عمر دراز نیست تا بام طاقت پرداز من کس که می شوم در ساز	آخر بفراق یار مردم پردانه بود شمع برگز بر سدره نشیمنی سازد زلفت تو پرهای اوچ است زلفت تو شب برات مارا رخسار تو آفتاب نوداد	بختم نشده بوصول نیرود روی تو چو شمع محفل افروز مرغ دل باست دست نود دیدار تو دوستی است بیهوده رخسار تو آفتاب نوداد
---	---	---	---

بر چشم تو دوخته علی چشم  
تیر تو بود ز بسکه دلده

می سرایم علی صفات علی  
بلبل سدره است بزم آواز

جاناسوی خاک سن بیا باز طاووس فلک لب که غنقا از بر تو اسرار گل تفت نوک شره ام چو جویبار است سرایه عمر است وصلت ز یک رخ ساختت شد زود هر هفت هفته میکشد یار داریم نظر بقدر زلفت یک پسند به است دو عالم خواهی که به بزم یار باشی	دختم رقیب خاک انداز تا بام تو میتوان نه پرداز داریم ز جود امن آن چون سر زکشته سرافراز ای مایه حسن خوبی دناز اقساط خلق می شود راز ادامه ساز و بخت ساز مرغ دل باست و بخت نواز انجام نظر کنی در آغاز چون شمع بسوز ساز و بگذران	ای ساقی گلخانه از بر سینه بابال باعد و پیکارت او میرد و شمشیر بگیرد کن جز سینه من نمیدیت با تا چند به بیلوسه قهجم تا کی غم عاشقان رخاک آن گلن بچمن شراب خواب مشتاق تو آهوان بجانم کتوب مرار سان بچمن	آید بچمن فاخته علی یار سبز خط از مزار بر خیز
---	--	--	---

پرسد چو علی ز مردم یار  
از مرده من بر آید آواز

ما منتظریم تا به امروز باروی نگو نگو و نیکی ابروی خمیده طاق لبه سایه افتد و او بمی غرق که در میان زمین آسمان است کتابه کنایه از نیست زمان و آن هست آرزو از بیا بجم	فروای تو آه گشته دیروز گردیده و چنان بد آموز تین گلش چو برق جانسوز سایه افتد و او بمی غرق که در میان زمین آسمان است کتابه کنایه از نیست زمان و آن هست آرزو از بیا بجم	بر میا پیش عدو بهر تن عقد هادی غم بود همراه پیش عالم صفت سازی غم روز محشر از شب فرقت از نگاهش برق شد ازین سخن زنده مانی با هزاران جامه تو تا بمیرد پیش روی تو علی	یاریانی آردی ما مریز خاک مای مسکنت هرگز نمیز وز پس جابل همیشه میگردد یاشب فرقت ز در زخم نیست چون ابرو او شمشیر مرد هارست عریانی همیز از سر بیا خود جان بخشیز
--	---	---	--

جان عالم بقتل با بر خیز حلقه زلف آگست دستبند سر نهاد صفایان چرا خواهی سنگدل غیر راست سنگدل آفتاب سر فشانده بجهان جنگ صلح ترا سزد با من صلح کل با تو طبع من افتاد باید زلفت بلای جان گردد شیخ جوهر شبت میخوابد دوسته لبه ده دشنام آبکی دور جویت انعام آبکی زلفت دل کباب کنم احتیاج فسان غدا دار زیر دامن تو هست آشنایی چهل ملک سخن نکرده است اگر کاشان و کاشغر و شاد	خلق لب تشنه تیغ تو کاریز در بانم برای خود پرویز خاک کوی معان مایه بیز تیغ خود کن ز آفتواغم تیز نیوان گفت موم مگر بیز جهان بشیر ابد عثمان مستیز همه تن گریه با منی تو مستیز شب بجز است و در ستانیز تا یکی از پرویشان پر بیز زهر اندر نبات می آمیز شد هلاکیه ناک چون گلگیر ساقیا جام عمر خنده بیز خجرت شد ز استخوانم تیز جنبش زلف مشکبو همیز نکه شر و ان و گنجه و تبریز خاصه شیر از اصفهان شیر	عقل چه غایز نشود زیر چرخ عمر عبارت بود از دم زدن ساخته مه کاسه گدیز مهر بخت کسان ساخته بیز نال و مایه سر بابت رسد کشت جوانی بدرون سید کاسه گدیز کنم از آفتاب عمر بسر شد بسر بزم او	کاسه جهان ست خنای قیاس کالبد مرام است بادی اساس کرده ز رخسار تو نور آفتاب گشته ز راه طالع خشم غماس سنگ است ز راه گدیز و دین قامت پیرانه سری گشته دین وزنخ تو بوسه کنم ز آفتاب حیث بنورم نشده شش
--	---	---	--

بازی ایام غلبت انگر  
هنر خیر است جوهر بطاعت

مرغ خون آلوده یابوس یار من گوشت شده مانوس درد دل بنور دهنما دیوس ذلت عشق غرقم افزود زلفت جانان جهان را زدود سینه زده نیست نزل یار ز ابدار مرد در شب و صبح نیوان نام او لب آرم پیر گردون مرا سیر معان	پرو باش شده غفایوس بخت دشمن خدا کند خوش مرض عشق در ای حالینوس خاک کولیش مرا کند یابوس که رسد از زمان قیاموس آتش عشق و خرقه آلودوس مرغ جان نوح کرد با نگرش درد دیوار با بود حلیوس جام صبا من بود معکوس
--	---

می و جامم نداده اند علی  
من و خون دل و کف انوس

۱۳  
ما بجز وصل یار مایوس  
جان راست کسم ز آفتاب  
سکس که بندی تانبا گویند ۱۲ از مغرب صراج ۱۳ با هم سایه شد  
از غیاث ۱۴ آرد با شکر که ان کاشت را در کند و بندی آنرا  
بنیای گویند ۱۵ شکست طایان ۱۶ از غیاث ۱۷ غریب ۱۸ از صراج -

از بچه رفتن آمدیم اینجا  
هست عمر روان علی شبنم

رَدِیْفُ السَّیْنِ

۱۳۵۰  
ای زنت یافته زیر سیاس بی تو بجایست کسی لحواس  
له جو آب گویند که هزاران باغبان بصدقه بر زمین بکاوند  
که آبان بالا زمین روانه شود ۱۲ اندر بان  
نوعی از سنگ که بران در شمشیر بکشد یعنی چیز پهن و در که آنرا بکشد  
آورده کار در شمشیر تر کنند و بندی ساد گویند ۱۲ اندر بان

<p>عشاق و برنگی زلبوس خصلت صبیح است با پرد کشین مرآت الفت در زیر کلاه زرد و زلفت و چو آن زمان تن مبارک یار است رفیق و پیش و آرام باشد قد یا چون سحر مرگ است بهر زندگانی</p>	<p>ز باد و طلی زرق و ساوس ایم در آرزوی پاوس دردش بدم نگشته محسوس افعی و در دربان طاوس شمع است عیان و فانی بخش است سعید بهر بنوس ایوای قدم چو بید محسوس باشد د جهان و دوست</p>	<p>ساکلی را نداده دشتا می عافیت دیده ام به تنهائی نسبت جرم خویش با دگری چون فلانی کسی ندیدم فتنه با یا ختم با چلیس نفس اماره است بود لبس</p>
<p>هر چند علی گستاخ گاه کنده بدل است نقش قدوس</p>	<p>نام</p>	<p>در گو گو رشده علی معلوم خبر غمش بیکس نبود انیس</p>
<p>دش بودم بهر بلوی طلیس هر دو مرگ هست و شهر با جامه پاره پاره مجنون سرخ و میزند به پای صلیب واسن آلوده ام ز لب زب سهر ناکرده یک گشته زهرا تا کی خصم را حضور تو باد پنج نوبت مرا سر و بر در اگر چه آهن و لقمه ولی چه کنم که پریشان مباد خاطر او صبر ایوب را از دست ده بادل و جان مطیع به تبسم</p>	<p>داد جامم هم نفس نفیس سهر کردند قطعه بلقیس خوش نماید زحله ادریس بوی زلفت نیانته نشین ذات پاک ترا کنم تقدیس مهر بان بود بسکه فردوس تا کجا سکه را بود تبس صد گشته میکنم بر روز خمیس صنمی دیده ام زفتا طیس حال خود را بیا خود بوی یاد آور مصائب جبهش خوش بود کشتنم بر دگر خمیس</p>	<p>بختی سر پاره دیده ام که میر از جهانی بریده ام که میر در فرات چو ماهی بی آب بوسه برگ نو گل شاداب در پس محل تو چون لیس بر دای تو ای حکیم جهان از بے رونمایی آن یوسف مشک چین را بجاک هند زید در نیاز تو ای جهان لایع برگ گل را چه سازم ای بلبل از صنمها هند و چین و چین سختی تر ساگزیده ام که میر همچو مجنون دو دیده ام که میر در دای کشیده ام که میر جان عالم خریده ام که میر بوی زلفی کشیده ام که میر تا ز عالم کشیده ام که میر رباعی کشیده ام که میر بختی تر ساگزیده ام که میر</p>
<p>بچه حافظ بر اه عشق علی بقا می رسیده ام که میر</p>	<p>نام</p>	<p>نام</p>
<p>چو آئینه پیش بار میباش هرگز نه روی تو پیش اعدا برخت نشسته شاه از بخت بی چهره یار چهره بجز اش لازم بودت حذر از او باش باشیم بخلق و نه یکناش</p>	<p>نام</p>	<p>نام</p>
<p>له بکترین شهریت در ترکان حسن خیر له هم خواهر بنی بندگان یک خداوند له با ملت نام پیغمبر است که با نوح عقوبت او را میکشند و باز با ملت نده می شود امت خود را دعوت میکرد از انتخاب</p>	<p>نام</p>	<p>نام</p>



<p>آن سه سو نرلم روان شد جامه نسر در زاده از قد در دشت بدست آدمی از دل چون خلق بود بغیر خالق پیش از سفر از شهر بجان زخمی است بدل دهن شمن دل رفت ز دستستان آه</p>	<p>خلق است چشم خویش فراش زلفت املت بجمه تریش از شهر نبرده آنچه قلاکش نقشی نبود بغیر نقاش بود می سفرم ز خلق ایگاش شد خنده دوستان یکپاش رازم چو فسانه می شو فاش</p>	<p>ا بر و نیسان ببحر و باغ رسید واسن گل گرفته خار باغ نتوان لب لب جدا کردن گرمش نیست بجای انگورش وصل با دامن است منظورش بر زبان آیدم چو مذکورش</p>
<p>بر دلهای جلوه جانانه اش خوش بود از عاقلان یوانه اش شیشه صیبا او هرگز بود هر غین در قید او شادان بود وقت فوج بود چشم درو یار می برد دل را ز پر عشق باز بزرجمه شبیه آتش جوشیم خال رخسارش سوید آدلم</p>	<p>گفتی غزلی چو خوش علیا شایاش ترا هزار شایاش یوسف آباد است هر ویرانه اش به بود از باغ عنوان خاش نقش پیشانی خط میانه اش وز سائب خال لب دانه اش ما و شکر خنجر و دندان اش با جوانی شوخی طفلانه اش خوش ز بار یکا هکت خاش دین دل شید محبت خاش</p>	<p>در هر چه ترا سزد بدل کوش کردند چراغ عمر خاموش در شیشه شراب میزد چوش چون شمع بسوز سازد دوش از هر چه که هست کن فراموش بالشه عشق باش مدهوش سازم ز لاله عید آغوش تا باد و وزد تو باد میوش</p>
<p>همچو من از دو چشم چویش از بهای تر است عین کوش سایه بام چو از رنگ است نشاند جزین از و فرحت گر بخواند مرا بلطف اندوشت سلا کار در بزرگ و خنجر از نوب</p>	<p>فارغ از دنیا و دین باشد علی خاطرم در گوشه کاشانه اش دار یارب چشم بدویش در نشین خوش است طویش کم ز بهر ادبیت مزدویش غمم اندر چنانکه مسرویش دشمنم کیست چیست معذرتش</p>	<p>تا چند بود علی سراک بر فرق عدد و هزار یا پیش حاصل کن فکان مارویش جامه دوست از رنگ جانها روی او مصحف آل عمران را پای ما اندرون فردویش شهر و صحرا بر از دو دوام گیسوی دوست فیل نه خنجر بام او سر کشیده تا یقلاک گردشش نیز غم بداس لال میکنه سوی یار در عالم لغاف نام پدر موسی علیه السلام از تحب</p>

<p>نستم با یفا و جوستان کوه الوند و مور حاشن</p>	<p>خسروا گوغم علی بااد که رود بی تو کبر شبی سالش</p>	<p>دل عشاق خرز بازویش جان عالم تبار بازویش بهر از شک خاک کد کویش</p>	<p>هر طلبش بود بلا گردان قتل عاشق دست نازک می نقش با پیش جبین چرخ برین</p>
<p>رَدیف الصَّاد</p>		<p>عوض دل نهاده اند علی سنگ خاره درون بیادیش</p>	
<p>کانه از آن نیست ده اخلاص که نه دیدم بجای بی مناص بود شب زهره بفلک قاص گوهر از بحر می برد خواص هست و غرض دل تو بخاص گوشت ابد مگر خرم بخاص نیست خواص را امید غلاص دشمنم بود دوست خاص خاص</p>	<p>روی آن ماه رواست مصیبت آن شب تابست روز رفت غزل من بزم یار که خواند کار هر کس همان تو اند کرد همچو هر سوره کلام خدا خون خم ریخت محبت و اعطا غم آن بحر شش طوفان است چون خودی را ز خود برین دم</p>	<p>ز چشم به خدا حافظ بهاش عاشق بهتر از آب لالش دل می یکاش بودی با عاشق سوید ای دل عشاق خالاش نسیم حینت الما و اشالاش ز سر و بوستان زیبا نالاش که دام و دانه باشد خط و خالاش اگر خوابی کنم اندر خیالاش خط سبزه بود گرد لالاش شبی پیدا کند زنده و حالاش</p>	<p>تعالی اندر ز چشم حاش دانش خوشتر از عین حیات خوار خاص قسمت نبویست تعالیش از شعاع مهر نور بود کویش خوشا از باغ کثیر رخ او از گل شاد و جنت نباشد چون دل شیدا اشکارش صبح بجز شام وصل گردد مگر از حسن هم رنجیده آشوخ اگر باقی ست دور چرخ گردان</p>
<p>شاعری قدر من نکرد علی زانکه القاص لا یحب القاص</p>			
<p>کرد خالی خزینه ام قاص کرد پایمال کینه ام قاص کنده آخر دینیه ام قاص داشت حفظ قرینه ام قاص گشته زینت نگینه ام قاص بشکست آگینه ام قاص غرق کرد ده سفینه ام قاص</p>	<p>می برد دل ز سینه ام قاص صاف دل کرده ام و خطا شمر شوق دیرینه ام سویداشد تا سحر استاده رقص نکرد نام خنیا گری نقشتش دل ضررتی زد بدل زیا کوی بر سرم سیل اشک راه گرفت</p>	<p>علیایم زیم در خیمه عمر که در دستم امید وصالش</p>	<p>برده جان و دلم خط و خالاش میر و فی سوار بے پروا در پس محلی دلم رفته است قیمت حسن جان عاشق زار مرغ نامه نکرده هیچ قصور هر که خند و بهال خود بر غیر شد زبون حال حالیا عاشق</p>
<p>دوستان چشم لطف سویی علی می برد دل ز سینه ام قاص</p>		<p>لے بفتح با دیکه از طرف قطب و بنات النش و زده ۱۲ از تخب و صراح</p>	

# ردیف الضاء

جلوه برق داشت آن عارض  
سوخست جانم با ستخوان عارض  
دام خلق است خط آن عارض  
نوبهار است درخزان عارض  
ماند و خط چو آئینه حیران  
روکش حبت است آن عارض  
خون شد از لعل لب عالم  
به چشمها کرد و خجکان عارض  
سیر کشمیر بود از یاد دم  
بود در برقع گونان عارض  
بهتر از خسرو زمین است  
خوشتراز گنج شایگان عارض  
گیسوی یار لیلۃ المقدست  
سطح الفجر با شد آن عارض  
باد قربان یار سیل دهنار  
انجمن زلف انجمن عارض  
خوشتراز سر و گلشن قیام  
بهتر از ماه آسمان عارض  
سوخست جان نیر عاشق دار  
آتش زو یک جهان عارض  
شد چه بتیاب تی زیر حجاب  
آتش زو با آسمان عارض

رفت از یاد من علی فردوس  
کس ندیده است همچنان عارض

# ردیف الطاء

فرستادم به یار مهربان خط  
کتاب الهجر کردم نام آن خط  
خوشا و قتی که بیک من رساند  
بدست دست پیش دشمنان خط  
سوادش بود دو آه جانسوز  
زدم مهری ز دافع دل بران خط  
ز بتیابی دل سطری تو شتم  
حرفش داشت برق طیان خط  
خوشا و قتی که گید و در جوام  
زد دست دست پیش دشمنان خط  
بسطری درج کردم حال گریه  
حرفش داشت از نهر روان خط  
نو شتم جمل حاصل جدائی  
انسان از و بگری داستان خط  
این نام گنج باد آودا گشته مذکور شد هر چه برتر و خیر از کلامی که تا اینجا

البش کو علی صدیقه کرد  
اگرنت از دست قاصد بیان خط

چه حیرانم علیا ایچیه رفراست  
جواب خط من باشد همان خط

فرستاده حبیب بن خط  
کتاب الوصل کرده نام آن خط  
بجسم جان رفته باز آمد  
که مضمون داشت از روح آن خط  
سوادش نور بخش چشمها بود  
کشیده خط بخفا نیکوان خط  
مرض رو ساخته شد دور این  
مگر بوده حکیم کامران خط  
سلامت حال آمد قاصد یار  
تو گویی بود حرز کامران خط  
بیک مدت نهادم بر خرقم  
بجای یار مانده همان خط  
کنون در عشقبا زان سر خرقم  
نوشته مهربانم ز نشان خط  
زاشک غم روان شد بجزوت  
زده خنده بکشت زعفران خط

سطوریش بود از اسواج حیوان  
علی را گشت آخر حرز جان خط

# ردیف الظاء

نمے خاطر م از بهار محفوظ  
نمے طبع ز لاله زار محفوظ  
نمے خصم ز مرگ ناگم شاد  
نمے دست سر زار محفوظ  
نمے خاطر م از غمی بفریاد  
نمے دست زنگسار محفوظ  
نمے دل ز فریب عدو سرور  
نمے چشم و انتظار محفوظ  
نمے خصم ز ناله کردم خوش  
نمے دست ز حال زار محفوظ  
نمے دست بدست یار خورم  
نمے سر کینار یار محفوظ  
نمے طبع بجام باد خندان  
نمے خاطر م از خمار محفوظ  
نمے خاطر م از جفا بناله  
نمے طبع ز اختیار محفوظ  
نمے طبع شوش از غری  
نمے خاطر م از دیار محفوظ  
فرجام علی در آخر سر  
گشتم ز وصال یار محفوظ

روایات العین

۱۵۶

زندگی بایا رسید ارم طبع  
آرزو مندم کہ بوسم خطیار  
آبلہ دریا شدہ چشم طلب  
بیوفائی عادت خوابان بود  
آہنی را سیتو انم موم کرد  
رقبہ ام در رقبہ ہند و اوست  
ہر دو عالم را کسم بجانہات  
خانہ دوشل کر دہ ام کسم بقا  
بوسہ چشم چاکس چیدن خط  
سیککش آکر زود ارم بدل  
باواس خسمہ در کوشش روم  
دل بریدم از ہمہ عالم کنون  
لذت در دست لطف زندگی

چشم رحمت بر کشا سوی علی  
صحت از بیمار سید ارم طبع

۱۵۷

نیکستم بصد گلزار افسانہ  
ہزار انبار گل ایشا ران خط  
ہزاران آرزو شد در تہ خاک  
نیم راضی بصد شکوہ جنت  
نیمت خوردم در کج عزت  
جمالی بہ زیوسف در نظر بود

۱۵۸ مبعی گردن ۱۲ از منتخب دیگر اجزا ہر  
۱۵۹ با کسر تہ رسن ۱۲ از سرخ و منتخب

شمار وعدہ او کی توان کرد  
ہزار این جلوہ بندہ گر خیار  
ہزار آئینہ بایزد و دیوار  
ہزاران شہر شتم در تفتحص  
بصد از رنگ چین افسی بوم  
ہوای بوسہ رخسار دادم  
نماندین اگر دنیا بخوای

علی کنون من ویکے سواری  
نیکستم بصد گلزار افسانہ

روایات العین

۱۵۸

ہمہ داغ چو لالہ ابرہہ داغ  
ہمہ سوزم ہنر ہا چو چراغ  
ہمہ تیرم براست بانہ ہا  
ہمہ زخم چو گل میانہ باغ  
ہمہ تیغ است قد خمیدہ مرا  
ہمہ خوں چو می درون باغ  
ہمہ کان نمک ہنہ شور م  
ہمہ شہ راز استخوان کلخ  
ہمہ چو خارا است سبزہ خطیار  
ہمہ برق بلاگ اہست  
ہمہ کشتہ زمین ہنوز سراز

ہمچو گونہ خیل دل تنگم  
کہ علی نیست در زانہ فراغ

۱۵۹

ایکہ باشد ترا بعرش داغ  
حلقہ چرخ طوق گرد نہات  
تسمت ما ولادہ کیسان آ  
چہ شود گر باروی در باغ  
نیست دیکہ دون مقام فراغ  
نیست جز خون دل دون باغ

۱۶۰ درخشان ۱۲ غیاث

<p>هیچ حاجت مراد نشده است گر نصیب سیاه بلبلی نیست گر نباشد نصیب طوطی خلد گل گلزارین و دست خندان حال من هم نه هم پرستی</p>	<p>عالمی زاد تو هست مسافر خال رضا دوست تو زلف سبز روی دوست تو زلف جانی بلبلی نشسته اند کلان تو انجم ز خویش داد شران</p>	<p>ماه از غیرت دخت بکفت همچو گوهر که شد ز قطره آب میگشاید بس در خفا تو قیاب عشق از نام تنگت میدارد آرزو مند وصل یک عالم</p>	<p>نشو و سرو با قد تو طرقت هر در را نصیب نیست خلعت سجود و آیینا فکله کا و علف عاشقا ترا مذلت آشن صد جهان در فراق گشت علف</p>
<p>کس نداند علی مرا تا کیست نیست در طبع من چو لاله و لاف</p>		<p>صد هزاران خدنگ زدم دل دلیر حیان بکفت ارم خلق را گشته بی تیغ مگاه ز سره و قصه بزمی خواهی پند بی گوش نیست جز باد</p>	<p>نرسیده هنوز یک بهر دوت دل من نیست خود مرا دوت بسته قرکان تو بینگ که صفت پیر گردون نواز از مروت قطره گرد و گرد و گرد</p>
<p>روایت الفس</p>		<p>شده چو می سر که هر گناه ثواب پیشوای علی است شاه جف</p>	
<p>دیدیم علی رخ حسانی چون آینه شریک شفا</p>		<p>روایت الفس</p>	
<p>له جانی ردان ۱۱ از تحب لطافت سله بانج و خای محو خط سطر و نیز معنی ظرف آن خط که بندی پیا گویند ۱۲ از غیث سله تلق و چای پوسی ۱۳ از بران و کشف سله دروغ و بهیوه گوی ۱۴ از بران و قخب سله ای صد هزار ۱۵ مؤلف سله سوره لایلا ۱۶ مؤلف سله دعای است که برای استجابت دعای خواننده مؤلف -</p>		<p>هی کجائی تو بهار عاشق وقت ز غم زبیدی چه غم شد بر ویت ز سحر و سحر دل عبت داد نوید بلبلی چاره گر که شود افروخته آخر کار شد م نا کاره زن سر خاک و علو اکرام وزد و روی بر لم جا کرده</p>	<p>تا کجا صبر و قرار عاشق بلو و فرما بهار عاشق نه با ناست تار عاشق تا در نیست گذر عاشق بسیه زانت تو مار عاشق رو نکردی تو بکار عاشق کن نیم ز غبار عاشق تا تو رفتی ز کنار عاشق</p>
<p>میکنند ناله علی چون بسبل ری کجائی تو بهار عاشق</p>		<p>ای لعاب تو زلال عاشق</p>	<p>تا کی بے تو طلال عاشق</p>

<p>شمر شیر است بوسه رخ کرده جان از آتش دم تو نثار در جوانی شده ام بی ضیعت در صفات لب نشین تو یار روی پر نور تو شد بدر کمال عهد فردا نبود کم از ماه</p>	<p>تجارت تست نماند عاشق چو بود مال و نماند عاشق در کمال است زوال عاشق به زقت است مقال عاشق خبر ابروت بلال عاشق پس فردای تو سال عاشق</p>	<p>سرخ شاک نشستم بر پشت سیکنی قتل مرا ایظالم گر به بنجی تو بود همسایه جانب قبر علی کن گذر سس دلبرانورنگاه عاشق</p>
<p>نظر لطف کن سوسه علی گوش ده گاه بحال عاشق</p>	<p>ما و جان غم نماند فراق نماند بر رخسار انصیب نشد کاروان را بهشت راه زند گر به دارم بر عفران فراق</p>	<p>با که گویم در استان فراق خون من روغن است فراق رهن ماست کاروان فراق که دل ماست نکته دان فراق</p>
<p>مه رخا ای جان عاشق همچو گل چاک عیان عاشق گوش از بهر چه دادند ترا داشت آغوش من اگر بیا سیر باغت بود خوش بی من روز و شب بهر چه تعمیر کنی مختصر قصه خود میگویم گفتش حالت دلش در زمر</p>	<p>تا بلی بی تو مکان عاشق همچو گل خاک نماند عاشق نشوی گر تو فغان عاشق بی خدنگ است کمان عاشق گلر خاسر و روان عاشق چند نیست جز قبر مکان عاشق هر نفس بی تو سان عاشق سوخت چون شمع زبانی عاشق</p>	<p>نماند غم نماند فراق نماند بر رخسار انصیب نشد کاروان را بهشت راه زند گر به دارم بر عفران فراق که دل ماست نکته دان فراق یکه در دست تست جان فراق قتل عاشق بود امان فراق یاد بر باد خاندان فراق</p>
<p>لے سوا مانگیزی ز علی نیست در دست عثمان عاشق</p>	<p>بدر غم نیست در زمانه رفیق قهر چاه دقت نیافت کسی نفس مار را نگه میدار لا یقینا از اسگس نگوید بد</p>	<p>کاین نشانی است از حبیب شفیق گر چه بی عالمی است غریق ایکه همراه تست در طریق هر که باشد بذات خویش شفیق</p>
<p>دلبرانورنگاه عاشق نسبت ماه بهر است بسیا زیر دیوار تو داویم گشت سبز خط اندمیده بر خشت</p>	<p>بے تو شام است چاه عاشق هر فلاک به ماه عاشق کان بود پشت و پناه عاشق میدم مهر گیاره عاشق</p>	<p>بدر غم نیست در زمانه رفیق قهر چاه دقت نیافت کسی نفس مار را نگه میدار لا یقینا از اسگس نگوید بد زاد انوش کن می نایم بسکه آب غدیر من نوشتم سینه ات خون خطریکان است</p>
<p>لے سیده که بشیر از دیگر بوجات موسم خود بخیمه شود ۱۲ از غیاث - لے مردم که کعبه بی روح و بهندی گهمنی گویند هر کس که بچ آنرا از لیس و انساب با خود از به خلق بر زبان آید از همدم دوست نه ۱۲ از زبان مصطلحات -</p>	<p>لے شراب خالص و صاف ۱۲ از سروری و منتخب لے آوند چرمین لوله دار که بدان وضو کنند ۱۲ از کشت و صراح</p>	<p>لے شراب خالص و صاف ۱۲ از سروری و منتخب لے آوند چرمین لوله دار که بدان وضو کنند ۱۲ از کشت و صراح</p>

<p>غیر رانیک و بهر گز یادمی آیم نقاب رخس می سرایر عدد بزم غزل چشم کور عدد است عیب سخن ساقیا آب آتشیم و</p>	<p>تا ز حالش نکرده تحقیق می برد دل ز سر سحابین بستر از صورت است صفت او چه داند ز نکته های فین دل من شد ز آب خضر حریق</p>	<p>یاد من نسبت دگر نازک بایدش مرغ نامبر نازک منزل ماه من که ساخت بنا می برد دل ز بر بیا جانا ساقیا شیشه شراب بیار</p>	<p>هست چون پیش نشست ترازک کاستو انش بود ز پر نازک همچو آئینه سنگ و ز نازک آن لب لعل و آن کمر نازک چون دل غفل بے پد نازک</p>
<p>نقش لب علی بجا لم نیست هست تیغ خرق کار خلیق</p>		<p>یکه ز آمدم ادا انگل تر مار اشکم بیاد دندانش می تراود ز نکلت از انگش بو العجب نازنین جوان قاتل به زبیداری است خوابی</p>	<p>بشیر شد ز بیشتر نازک باشد از رسته گمر نازک بایدش صاحب نظر نازک همچو تیغش بود سپر نازک کز پری دیده ام بشیر نازک</p>
<p>رَدِیْفُ الْکَاثِ</p>			
<p>گر نه ندیار بر درم دستک میتوان دید یار را هر جا همچو برق جبنده رفت راه چشم یار است نسجه جادو گل زنده آتشم بدل بے یار حک شده نام من ز صفحه دهر ناله و گریه فوق و تحت گرفت خون دل بی توباده ام باشد کشت امید من نشد سر سبز بے دمان است یار بالتحقیق</p>	<p>در بخت دماغ من به فلک لیک دریش دشمن مروک چو بکی داشت زیر رانج یک دهن است پر گهر در یک همچو آبی که بر سر آهک یاد بر دوده بدل کز نکلت قبضه داریم بر ساک و سبک داغ اندر جگر بود چو گزک زرد و دیم هنوز چون روک خال لب گوی نقطه شک</p>	<p>انجمال تو حسن لال مال آتش عشقت باد مراد ماه چون بردت جبین فرسود حسن سبزه دلم بسوخت اختر سوخته است از پی عشق چون نباشم گران بخاطر خلق تو ک دنیا نموده ام آتوک تا بکی نامه و پیام لیل خورد و ختم همه خشم دندان گفتی عارض ترا هم ماه اگر حرام است باده قاضی</p>	<p>هفته است ماه نیمه ماه سیال خاک گوی تو به ز آب لال خلقش از بهر عید کرد لال سبزه آسوده شدم با مال حسن را شب چراغ باشد خال خلقم شد مرا بگرد ملال در جهان باش تو صد سیال یاد آور ز نامه اعمال تن من خشک گشته همچو خال ماه را اگر بدی همیشه کمال دخست خود را بمن بسا خال</p>
<p>سخن ما علی بود شیرین جوی اندر کلام غیر نیک</p>			
<p>سه درخشان ۱۲ از غیاث سه بانگ خزان متعب سه سوخته سده ۱۲ از فخر صراح سه کار و کجک ۱۲ از نوید دبران</p>			

<p>حافظ خوش رسیده به علی مرحبا به اقبال تعالی</p>	<p>ای بگر گرم بده لعابت ماییم چنگل فراقت</p>	<p>لب تشنه همیشه نیست ساحل چون عالمی زیر دست ظارل</p>
<p>بر آمد از حجاب غنچگی گل نگفتم جز ازین لبیک می آر مریض چشم تو ای سرفات من و صد فخر و جشید و ذلت لبت سر شد انگشت حیرت نیم قاضی نه ملائسه نه زاهد</p>	<p>چمن آساشگفته رو بایل بر آمد چون زینیا با بک قلقل نمی تا بد صد آطوق صلصل کتنی از خاک من گرساغر قل پریشان کرد زلفش حال سبیل بده ساقی مرال سبب تعالی</p>	<p>بر شد تو شد هر آنکه مانس جز داغ نبود ماه کامل باشد بندا دل عنادل وان زلفت بود پیاستارل یکبار بن کنی مقابل</p>
<p>رقم کردم چو این تازه غزل را بهر شد عیلتا رشک آمل</p>	<p>صد گونه علی ضعیف گشتم یک گام بود هر از منزل</p>	
<p>روی تو به از شگفتن گل هر زلف تو انچنان دراز است چون بید تر قییم ز ضعف است هر عضو تو خوش از عضو دیگر آن ضعف و داغ شد که گوش بر خیزم و عرض وصل سازم دریاست روان ز چشمم گریه هر روز ز ساهما تو پر سی</p>	<p>گر خاک مرا ز می کنی گل میگو میت آبری شاکل آیا بود که دشمنان را از حال عدو کنی غفلت زاهد تو و منصف و تلمذات طول امل اینکه در دل است حق را کندم خلاص و حشر ما و می و یار صورت حور گامی تو دیم بر در خویش ای چشم مبار اشک مردم ما و می و عشق و شعر خواندن</p>	<p>بر شکل که خواهی زان خویش هر گشته مدعی است باطل یک روز من کنی مقابل از مانشوی اگر تو غافل در گردنی دست ما حاصل دانی چه خطی است خط باطل زین نامه که دفتر نیست باطل زاهد تو و سجده و نوافل بشیم چگونه با بنسندل ماییم سوار مرکب گل زاهد تو و نشئه و نوافل</p>
<p>میگفت علی به وظهوری بی داغ تو سینه باغ بی گل</p>	<p>میگوی علی که چون ظهوری گردابی بحسب دست ساحل</p>	
<p>ای فدیه تو بهر اوستاق یک عرض من قبول فرما زلفت نبود که زین سیه بخت</p>	<p>از گشتن بن ترا چه حاصل صد شکوه مدعی است باطل دسته است برگزنت حاصل</p>	
<p>له بر وزن لیل یعنی فاخته ۱۱ از نوید و منتخب له بضم شیم شهر از اندران ۱۲ از برهان و سر لاج</p>	<p>له غائبه پنج و شصت ۱۱ از غیب صراح ۱۲ مراد از خطا رخ باشد که از غیب خواجده عا و الدین با قوت معصمی است ۱۳ خواجه دگر خطا رخ را از غیب کرده خطوط دگر پیش آن منسوخ شد بدین سبب از خطا رخ گویند ۱۴ از شرف و منتخب</p>	



<p>مازل آخرت شوی ایدل باش با عاقبت نه باد نیا گریه کردم بیاد بالایش بخت بد را چه سود که بیم پیش عالم هزار سال نشین انچه دارد نگاه تو جاود همچو در ستارگان باشی باسیه دل نصیحتی نمکنی</p>	<p>حاصل دنیوی مست حاصل همچو دیوار یک طرف مائل همچو سروم بجوی در گل نیست جز خاک در کف حاصل زوی یک قدم پس چال شتمه اش نیست درجه بابل در میان تباخ چمن و چگل چپه بری نیست گزین قابل</p>	<p>شد نیلوت ادبای دل نیمه گام است از زمین تا چرخ دو جهان را بیک جوی خرد گرچه دیدم هزار زبان را تو و لعل و گهر یکسره و صیب تو و آئینه و خود آرائی همچو کاهیم در ره عشقت تشنه ای گاه انعطاف نپذیر عقل را سوخت جلوه حسن سیکنی جوهر دل و بر سن</p>	<p>با که گویم با جزا سئ دل که خیال است با دای دل سیر کرد آنکه در فضا ی دل نیست کس چون تو در کمال ما و امان و لغت آ دل ما و خاک ره و جلا ی دل خطا سبزه است کمرای دل باشنوی کا فاعلای دل عشق گردید رینا س دل از تو از دن بود بخا ی دل</p>
--	--	--	---

تابکی زلیت انتظام علی

دید و اکبر خواب اینا فل

<p>بخت یاریم علی صحت نیست جز درد دل و آفت</p>	<p>ما و دلیم رسد بعرش قبول بهر از عدل و علم نیست مرا بوز بید و خمر نه سرو چو ی یا در گشت گسی بدل سیکن طوق ز زین بگردنت دیدم عقل از دست و فصل از دیگر یا در هر گاه مرگ می آید مرجا یا ز ما را رسید غیر محقول بایدت ایست</p>	<p>بهر آورد آخر صد بلادل گند خاک و رت را تو تیا دل بود بیه یار گنج رنج بلادل بر آمد از همه شسته بی مبال بکوی یار دیدم بر خبا دل خسی و اندر به از بال بلادل بر آمد عاقبت خود دیو فاد دل اگر آئینه سانی و صفاد دل ز پهلو برد آخر دل را دل نیاید بخت اندر ما سو اول عنا دل راستی تو در عشا دل نیاشد کم ز خضر رینا دل به بند کتون علق با خدا دل</p>	<p>بر لغت یار شسته مبتلا دل زهر و ماه عینک او چرخم ترنج در نماید عقد غم جو اهر خانه کونین دیدم بجای سنگیاره در تر خاک اگر باشی شسته لک قناعت ز جوهر فایان شکوه ام نیست به بینی جلوه جانانه هر سیا بهین پهلو که در پهلو نشانی سوای دل چشمه است بیکار نیاشد خاطر م چون بی تو گشت اگر با صدق نیست سگری راه بتان شکل دیدی چه کردن</p>
---	--	---	---

یا اتمی بر انتظام علی

خدا واجب کن از بر او دل

<p>عزنی یافته عشق و میل</p>	<p>خون من شربت بر آه یار میل</p>
-----------------------------	----------------------------------

سلف طوق تعذیب در گردن از خمر شده ۱۲ از غیاث

سلف کبرین شریکستان چمن خیزه ۱۱ از زبان و سروی

سلف بفتح ریخ و شفت ۱۲ از منتخب مرآت

از پیر جام به سبکیده باشد قتل هر یک مرا ز خوابان کرد دشمن رو سیم بر لبه بود از بی یار بر دهنه سازیم بوسه چیدم ز دهنه سر قدان همچو شیر از شکر که شد شیرین با شرفیان تمام عمر نشین عاقبت عافیت نشد حاصل قصه ما سست همچو زلف دراز وصل یار خواستم همه عمر داد بوسه رقیب را و لبر نیست جز ز کوفه کردگر	کعبه حاجت مرا قندیل خون شد ابو دچو خال غلیل خالی خال بر رخ که یار داشت گر بیایم شش پیر جبریل همچو خرم از شاخهای غلیل خوش شد ز روی یار جلیل یک نفس صحتی مکن رویل در دوا و دوا طبیب گشته علیل طی نکرد دلقال قلیل حاصلی را که میکند تحصیل شد دلم تنگتر ز گوز غلیل هست دیوانه تو بسکه عقل	آن ضعیفم که بعد شرق ز غروب صدی صدر مرغ دل بکیم کرد می نویسم حال داغ جگر نیست برگرد عارضت گیسو بار عصیان بردند دوشم عفو در فلک آفتاب باد بهجام	در سافت مرا بود یک گام خال ز ریخت است از بهام نامنه ما ست بسکه شکستیم کفر زبان شده است اسلام گر بیغم نه پا بر دزد قیام
--	--	--	--

۱۸۱  
همت ما علی نگر که بود  
در فلک آفتاب باد بهجام

خط آن گلزار را نام ز خمار کرد چهل چراغ مرا نسخه نصحت است عالم را عاقبت زیر خاک که نهان چه گهر باز بخت در دامن زرد شد آفتاب زورش نشدم هم زیار نیست گش سوخت ایام دعه را آخر داوینا بدست من آخر هم پس از مرگ فتا دگر برق از شرم شد نهان بر سیکند سر جوهر دانه خاک نقش از رنگ پش او رسا	در خزان نو بهار را نام یا چنین نیزه دار را نام چشم چار یار را نام خدمت عکس را نام چشم سر یار را نام زنگ خسار را نام بخت ناسازگار را نام گر می انتظار را نام یار مینو بهار را نام دیدۀ انتظار را نام شوخی نه سوار را نام دانه خاکسار را نام چهره آن نگار را نام
---	--

باش بیکر انتظام علی  
کار عقبی بود برت جلیل

بروایت ایسم

چهره یار است ماه تمام زیر پیلوی تست گلبند نام خوگر ناله ام چنانکه مرا زندگانی است تلخ عاشق را در فراق است جان مرا لب	باشد بر دهلای عید صیام جای دل یاره ز سنگ خام نخل ماتم نشین است نام دوسه بوسه بدین ز دشت نام میزم بوسه بر لبش بی پیام	نام و ناموس باد دشمن را من علی زنگ دعار را نام
--	--	---

یار فرخ پیام را نام سوی میخانه ز آسمان نام	قاصد تیر گام را نام ابر بر تر مقام را نام
---	--

۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

<p>گو ندیدم رقیب نیز ندیدم تیغ چون برق ترش چون خنجر بار چون برق جلوه کرد بشام روی پر نور یار خود دیدم خشر بر پا نمود در دو قدم مرغ دل صید کرد خال و خال می نویسد قلم صفات خطش</p>	<p>در دهنش از دحام را نازم هم سپهر حسام را نازم هم لبندی بام را نازم همچو ماه تمام را نازم همچنین خوشترام را نازم همچنین دانه دام را نازم اسپشکین لگام را نازم</p>	<p>یار خود فراق من وصلش ترک کردم طعام و آب و خضم باغبان باو زرد در چرخان خسته جانم چو آشیان اکنون تیرسان جنت یار از بهار</p>	<p>انچنان از دوری چنان چنان یار را زده سپهرت انچنان هی بکلی سبخت آشیان نار تیره چمن خزان قائم شد ز غم کمان چنان</p>
<p>در باغ که آن نگار دیدم در برگ گل نباشد اصلا آیا نبود سزای زبش حسن رخ او خط بغیرود چون زنده بگوشد به جان در سبزه خط رخ تو چون گل را از یک بلب نیاماز دل با داغ غم تو کجایان دل یک خلق چو خود بجان تباری</p>	<p>گل دلالتش خار دیدم رنکی که بویک خار دیدم بر یک بویک بسیار دیدم در عین خزان بهار دیدم در رنگد رت مزار دیدم در دامن نو بهار دیدم انسانه بزم یار دیدم چون فریاد لاله زار دیدم استاده بکوی یار دیدم</p>	<p>تا سر زلف یار یو کردم تنگ آمد ز گریه ام دنیا زدم را یار تیغ جوهر دار شوق می شد مرا اسفلاس ناشده صاف باز آفتاب آنقدر بدو اس کرد فراق صبح نور و ز بود شام سال کشته ناز سر و قد شستم</p>	<p>بی رخس خورشید را بگویم ناله چون رعد کو بگو کردم رخس با صبح خون رفو کردم خویش را خشک چون کدو کردم خشم را گریه و بدو کردم شکوه دگوست یا حدو کردم داغ دل ز لاله زار کردم قبر خود بر کنار جو کردم</p>
<p>شکوه از جور مو شان چکنم زنده در گور کرده اند مرا رفت عیسی ز جو خلق بچرخ خوگر بوی زلف دل گردید</p>	<p>انچه باشد عیان بیان چکنم روای روح رفگان چکنم آدم ز نیر آسمان چکنم سیرکهای بوستان چکنم</p>	<p>بود در سینه یار حبس لوه نما تیر کجی صبر کرده تو را خواهش بود بزم او چو به بید آسام بهار و فستاد برچو پیر معیان مریشدم بر داز جانوید آید یار</p>	<p>یک نظر و کشف چار و سوار چار اطراف جسم جو کردم دل صد جاک ان نو کردم دل بختنا بهشت شو کردم در فراق اگر نو کردم سایه اجمعت سیه کردم خانه از خویش نشو کردم</p>

له چمبر بر وزن کیمیه معنی ترکش از بهار غم

له الفهم یعنی سپار ز کشت و رشیدی و غیره ۱۲



<p>از شام وصال در کجا میهم گم گشته خجاک شام میهم با یار همیشه رو بر میهم ورد و غم در رخ را میهم بسته شمع رخ تو شکل آیم ما طالع بدی میجو میهم در وصل تو ماه نیم میهم کز تو گس گل خان تبا میهم بر پاکی دامت گوا میهم هر چند چو کیسه پر گنا میهم</p>	<p>بانا بر خان مهر سیما در یک روان جفتش با جنگ است بدل مدام را افزودت سر زشت را هم در شب جگر جگر شمع خو شیر با سان مبارک در جگر تو مهر میهم شد خاطر ما چو پویشان در روز جزای دعوی خون او نیست زلف زعفرانی</p>
<p>ریزم چو ابر اشک بر جا با سود و زیان چکار را دل و کشته آن طال بر سپا دوخیم بر صیاد جان نیست بحسب تصویر جای زدیم از سر خاک گشته است بی یار بر</p>	<p>در جگر جو برق بقیر ایم سود از تو گمان کوی یاریم انگشت نامبر دیا ریم وز بهر شکار خود شکاریم دلداد و کشت آن نگاریم خاک قدیمی بر گناریم یا آنکه دو نیم ذوالفقاریم</p>
<p>یک کلمه بی نگار داریم تا کی تنی بفرق ما رسوای جهان نمودار در عشق تو غمت است ای سر دسی در انتظار بر باد شویم روزی آخر آئینه سینه نشود صاف در دامن دشت بی تو گل صد خاک زده چو گن باغی هر چند قرار وصل کردی</p>	<p>صد بارخ بر میار داریم در روز گزشت هزار داریم عشقی که پاره دار داریم ناموس زشت عار داریم جان بر لب جو بیار داریم مسکن بره سوار داریم یک گونه بدل عیار داریم بستر سر خار دار داریم ترکس صفت انتظار داریم دل باز چو قیصر داریم</p>
<p>ما بر چو حسن علی کوبش از هر دو جهان گشتار داریم</p>	<p>چشم از بی نظار داریم چرخ دل ما ز در دنیا رخسار بتان و دیده ما محبو جهان کنیم او را</p>
<p>چشم از بی نظار داریم چرخ دل ما ز در دنیا رخسار بتان و دیده ما محبو جهان کنیم او را</p>	<p>چشم از بی نظار داریم چرخ دل ما ز در دنیا رخسار بتان و دیده ما محبو جهان کنیم او را</p>
<p>چشم از بی نظار داریم چرخ دل ما ز در دنیا رخسار بتان و دیده ما محبو جهان کنیم او را</p>	<p>چشم از بی نظار داریم چرخ دل ما ز در دنیا رخسار بتان و دیده ما محبو جهان کنیم او را</p>

<p>ساقی دوسه جام کن غایت باشیم اگر چه پیش واعظ کافی است برای قیامت ایگل پی سیرینه ام می</p>	<p>چون چشم تو بس خمار دارم دل بر در سوار دارم زدگو نه بدل غبار دارم کردنغ تو لاله زار دارم</p>	<p>نقد جان خودت دهم قیمت زلف نا آناه خستن گفتم زاهد حال من چه می پری</p>	<p>خویش را از بیلت خریدارم اینقدر مر تر اخطا دارم قابل خلدم و گنگارم</p>
<p>بریم سر عدو علی مصرع ز دو الفقار دارم</p>		<p>۱۹۴ چه عجب که خدا و بد خلدم من علی اگر چه قابل نامم</p>	
<p>۱۹۵ بر رخ هوشان نظر دارم می زند تیر یاد مرگانش بجز گشته ام نه حالت خویش دست خالی مرا که بزدل کرد خاک کوی تو بس است مرا در فراق تو ای گل شاداب گم شدم ز رخسار طلب وقت فریاد گشته ام چون شمع از زمین محبت ای گل بی تو ای ماه منزل خوبی دعد و شام گر کنی روزی</p>	<p>داغ چون مهر در جگر دارم یا بدل زخم بیشتر دارم تا که از یار خود خبستارم کیسه درد در کمر دارم تکیه از پشت زیر سر دارم جسم خشک است چشم تر دارم خضر سان سایه را بهر دارم ناله با آه بے اند دارم همچو سروی نه پای بردارم چون فلک جای خود شکر دارم چشم و اما دم سحر دارم</p>	<p>همچو آئینه من که حیرانم یار را آفتاب میدارم داغ دادند لاله رویانم گویت گل ترابین اسید سیکنم آنچه دل من گوید بر فلک اگر هیچ رفته چه غم زلف یار است لیل القدر همچو مفلس که آید شش همان ایده پرسی نه عالم از یاران آنکه می بینیش ز روزن ما می کشد شوق وصل یار مرا پرده چشم من بود و نه حجاب منز جان است بوز لطف تو</p>	<p>بر رخسار همچو زلف تو دارم تا سحر همچو شمع من دارم گو یار خود سراسی غما غم تا که روزی زری بدامانم تکه پابند انیم و آ غم هرست نظاره تو در انم روی او ما بهتاب میدارم بی تو ای جان من پریشانم همچو زلف تو بس پریشانم رخسار میکند در انم هبریک گل هزار دارم خو غه موج خیز طوفانم در داغ است بگریانم</p>
<p>۱۹۶ باز نام علی ز عشق بستان تا سر دوش خویش سر دارم</p>		<p>نیت خوشکوی چو انظام علی هست سحر حلال دیوانم</p>	
<p>۱۹۷ بے تو دل در درد دارم میکشم بیکم بزه کارم آه بی وصل گشته اند مرا مینظم بوسه خال رد می ترا چشم ببار تو شفا بخش است خبر گوهر حضور شاهان است</p>	<p>سر لب تر برای خود دارم چشم بیکم بخت امید میدارم سر زلف رفت در سوارم تخم الفت همیشه میکارم لطف فرما که بے تو بدارم پیر روی گشتی ببار دارم</p>	<p>۱۹۸ گاه مانند برق خندانم گاه آئینه وار حیرانم له نصر خدایی که نماند رنبا کرده بود نجایت خوبی و نجات نمان بر آنکه لاله شهلا است که نجایت سرخ باشد از غیثات له شروخین نصیح و بلبل که بنزد سحر رسیده باشد از لطافت و بران</p>	<p>۱۹۹ که چه ایر مطیر گر یا غم که چه زلف بتان پریشانم له نصر خدایی که نماند رنبا کرده بود نجایت خوبی و نجات نمان بر آنکه لاله شهلا است که نجایت سرخ باشد از غیثات له شروخین نصیح و بلبل که بنزد سحر رسیده باشد از لطافت و بران</p>

<p>خال آن عارض است تخم مرد بہر بان قفس اسیر اند جو را غبار پر س از اغیار بخت من خوش کہ طالع دشمن پیر گردون دون داین کی</p>	<p>تیدی دامن زلف جانا نم من اسیر غم اسیر انم کز ستمدیرہ گان خویشا نم خانہ اش ہمراہ تو ہما نم دکھن بجو گو بجو گا نم</p>	<p>غیر منجانہ کہ جہ چشمش بے تو ای توکل بہا جمال چشم خود را حسابے بینم چکھم عرصہ در شبہ حیران تا باسکان کتا بے بینم</p>
<p>توبہ از دست توبہ باز علی میرسد فصل گل پشیمانم</p>	<p>رخ تو ماہتاب می بینم یا راستادہ بر لب دریا دور از ان انجمن زلف غم یار را در برابر دشمن غیر خود را بزم آن مرد پیش آن گل نشسته رقیب روی غفوش سو گنکارا آفتاب ست زین اسبے</p>	<p>لب تو شہ ناز می بینم شعلہ در زیر آب می بینم ہرچہ تار رباب می بینم گوہری در خلاب می بینم تا بگ باریاب می بینم جای بیل غراب می بینم در خطا با صواب می بینم وز پلاش رکاب می بینم</p>
<p>در ہر توبہ را ز راستانم بس خوار چو خوار بوستانم وصف تو گما ہو نہ انم خاموش چو یار بے دہانم بای تو شرفیر ز نفسم و ضعف بدن چو کتہ پیرم از سہو من ار تو شادمانی می سوزم و کس نہ پر دم یاران قفس اسیر صیاد در حین خویش شام صلت در راستیم چو تیر بار است</p>	<p>یک کس نشید داستانم دشمن بگاہ دوستانم صد جا بظنار و دگمانم ہر چند جو غیہ صد زبانم جسم تو لطیف تر ز جانم ہر چند جسم نوجوانم در یاد تو ہر محو شادانم ماند چرخ غمگنا نم من نیز بقید آشیانم بارق ہندہ ہما نم کچ گرچہ بضعف چون کمانم</p>	<p>با طبع سلیم چون سلیم تا در تب عشق تو سقیم اگاہ نہ ز قدر ما حیف بی روی تو بوی گل نجام در گذرت فرار خواہم سنگ در تست بالمش ما از غوی تو سوز در دل ما در وصل تفکر سزاوارست ہر چند بخلقتیم حادث لے با از غیاث</p>
<p>چہ چند نیم علی ستور منطوق کلام رفتگا نم</p>	<p>بوی او در گلابے بینم کہ جگر را کبابے بینم ہرچہ مدد حسابے بینم زندگی چون جبابے بینم</p>	<p>خاموش کنتہ کلیم یک تختہ مشق صد حکیم کز بھر غمت در تہیم صد چاک دل زلف نسیم نے طالب جنت النعیم نے طالب خشت رنہ نسیم نے خالف آتش جسم نسیم باجلہ امید عین ہم نسیم بر روی تو عاشق قدیم</p>
<p>رنگ او در شرابے بینم خون دل بخورم بجا شراب خویش را محض بہر کار و گر طول محبت عرض پیشش</p>	<p>بوی او در گلابے بینم کہ جگر را کبابے بینم ہرچہ مدد حسابے بینم زندگی چون جبابے بینم</p>	<p>بوی او در گلابے بینم کہ جگر را کبابے بینم ہرچہ مدد حسابے بینم زندگی چون جبابے بینم</p>

<p>زان روز که تو شدی مسافر در چار و مالک عشیق سلطان جان بعیش تو باش خواهیم رخ چو شمع روشن خواهیم ز سوی یار بوی حاجت نبود بزا و عقی</p>	<p>در رکذ را جمل مقیم از تیغ نظاره ات دو نیم مارنج زمانه را ندیم هر چند چو شب سپیدیم نمی طالب گلشن و نسیم بایده حضرت کریم</p>	<p>خشک کرده تمام جسم مرا منرم را تو گرچه گوی عیب گرچه حوای تو خیر من نیست استخوان و شتاب اقا صد روز را بے تو تیره شب انجم گر دوی بوسه ام ز نیلین آن عذات را گشتی رود گم کنم خویش را بوی صفت آن</p>	<p>چه شکایات چشم تر گویم عیبهای ترا بنر گویم زین سبب مر ترا بشر گویم باید انم ترا که بد گویم شام را با تو بشنم سحر گویم مر ترا سرو بار و در گویم خانه خویش را سفر گویم در عدم و حست کمر گویم</p>
<p>چون افندی علی بکیم در چار و سوی امید دیم</p>			
<p>نمی آید ی بل مرا نسیم لش بندم نه شرب ما نسیم کنم شور که کند صبح کنم شور که در دست دراد کنم شور که در صحر ترخم فال حدیث و عشرت خود کنم شور که رسم پس غیر کنم شمش اگر نه ندیم تیغ کنم فخر که رسم و خیال نیست خوشنودیم بگر بگر</p>	<p>از چو شور کنیم و سوز نسیم کنم شاید دلم سر نسیم کنم سوز که کند سقیم کنم سوز که بخای غنیم کنم شور که رسم نسیم کنم پنج و شمش آن نسیم کنم شور که نسیم تقسیم کنم خوش و دستم آن نسیم کنم نوحه که رسم نسیم نیست میبودیم به زیست</p>	<p>کم نباشد ظهوری از تو علی گرچه بقدرم اینقدر گویم در عشق تباران هوای تو نسیم در بلبه آری دعا جو نسیم در روز وصال مه نسیم در هر تو به جو شمع نسیم حسن تو فروزون در دمن باد عزائی من لباس نسیم چون نی که بناله زنده گردد بوسه بر خشت خیال من زد پرسید ز من که تو صد باد جان سوختن داغ دل نسیم در کوی تو میکشتم تن زار بشکست دلم چو زلف آخر کس گوش نمیداد خبر نسیم</p>	<p>چون زلف سیه بلای تو نسیم فریادی نا آگاه خویشم با خنده چو صبه های تو نسیم بسی شمع خست غذا خویشم در عشق تو غم فراخی تو نسیم چون تازگی قباخی تو نسیم دل را ده ناله های تو نسیم در راه تو گیمای تو نسیم برگانه آشنای تو نسیم با در و غمت دو آن تو نسیم خود کاهم و کمر تو نسیم جان داده بیوفای تو نسیم شمرنده فایده ای تو نسیم</p>
<p>انچه باشد ز خای دوست علی بر همه آن نسیم سر تسلیم</p>			
<p>تو یزد را نسیم گویم بی تو باشد حضر سفر گویم با حسام آرد وی سر گویم تیغ گویم همیشه چشم ترا</p>	<p>کس باطل ترا بشکر گویم با تو باشد سفر حضر گویم با حسام عرضه بشکر گویم سینه خویش را سپر گویم</p>		

سلا دوست و دشمن ۱۱ مولف ۱۲ ایضا در این دیوانه دوست و دشمن را بیان کرده و در اول و آخر این دیوانه شرح نامانی



بی یار زخو ذخیر ندارم جان دارم و هیچ شیشه ندارم در شوق لقای آن پرورد آن یار چه جلوه با نداده چون آئینه با لید صفائی شد حشر و نعم به نیمه راه بماند گریختگی سالی	گرم گشته ز بهای خویشم بپای که روانی خویشم نامه بر خصمهای خویشم منت کش دیده های خویشم روشن دلی از ضیای خویشم منت کش بار بای خویشم بقدر ترا نه بای خویشم	ز دل برد آرام و احسرتا کجا بم زد باغ جگر سید هند ز سایه ده کوچ که زار شد مگر بلبلی را بصید آورد نشد مائل آب و دانه دگر چه صورت که باشد بیهوش نظر سوسنا بوی که آن بوی آنی قصه ام مختصر قاصدا	بر در جزائی دلارام من بود خون دل باوه دجام من بر آمد ز در سر و اندام من بسیر چسب زلفه کفایت من برون بسته مرغی که از دام من ز آغاز دیدند زنجار من سیه چشم او گشته با دام من اسید وصال است پیغام من
---	--	--	--

مانند طیر من علی

خار خودم و بیایه چشم

## رَوِیْتُ النُّونَ

یار شب بود بمنشین بام کار برق چنده اندر شب حال وصل بت فرقت شب سیر دم سوئی جامع بهر غار سینه غیر گشته شان غزل داد ساقی ز دست غیرم چشمینم بر زیر سایه سر شب چه ز آید در سحر او	ناز با داشت نازنین بام سیکند چشم سرمه گین بام موبو گفت شانه بین بام نی خرد بام نه دین بام سیخورد و یار انگین بام سیکند خنده سالتین بام یار استاد بهر کین بام نیست هم ز بمنشین بام	در حجر تو یار جاست بام دعوت رخ و صد غیر از بام یک باغ گل و شکسته بام صد خواش و کن ترانی تو بیلی است کجای ثانی تو با مرگ بر ابر است بی تو باشد غم عشق ما هر ویان کوی است سبک کاه یاران حیران ز تو ام به پیش روی	بر باد شده جوای من یک عالم و قدر دانی من صد حسرت و پریشانی من یک کاهش و کن ترانی من جنون که بنده دانه من جانا همه زندگانی من سرایه شادمانی من باهمت نا توانی من آئینه بود نشانی من
---	--	--	--

عاقبت مرد انتظام علی  
نشدی ساعتی قرین بام

ایو ای بمن علی دل او  
سخت است ز سخت جانی من

چو مهر را برای سر بام من لے مشوق صاحب زلف از بهار غم که نایه از فال گیر این فال مخصوص بشانه بر نیاشد از بهار غم سه خانه بنور آن که در عسل باشد از انتخاب صلاح و برهان و رشیدی غیر	مرد در باغ اسی نو باوه من غم عشق ترا کردند مسکن سگ کوی تو ای جان را نم برد تن تو نرم تر باشد از زیتون	که باشد سایه روی تو گلشن دل را بچو زلف خوش نشان کفت در بان گریبان کرد و من دل تو سخت تر باشد از آهن
--	--	--

<p>بنگاه تست چون برق جان تو باوصاف تو ای شمشاد فاق از ان روز که با تو دوستم اگر بندی در خود را بردم جنونم می پرده تخم عشق بیای ای آنکه باشد عارض تو</p>	<p>منی نیم زیر چرخ مامن درین گنزار آلودم چو سون تا می خلق با من گشته دشمن در آیم همه ذره ز روزان بود داغ دلم سوخته بخن ز خورشید منور نیز روشن</p>	<p>مانیم در فراق و آه و ناله داریم بدیده اشک گرمی چون آب بدیگاری جوشان یاران بمرار خود خروشان</p>
<p>سرم بادا علی خاک در دوست منی یا نیم ز کوشش پاسبان رفتن</p>		<p>۲۱۲ تا کی چو خرد سبزه خروشان</p>
<p>ای ساقی بزم ذیوفاران ای ابر تو هم روی بجای من در چهره سار یار گز تو ما حال تنه بچکارا همسیم رفتند هنرا چه تو پیش بی یار که بر شش گال آمد آخر نه شاپا دیده باشمید اقبال بلند مادر آورد تدبیر زلفت پیش تقدیر در قمر مباد ز ابد شهر</p>	<p>روزی دوسه جام به خوار جای که در و نذ میگساران فریاد کنند شهر یاران انصاف کنند تا جداران آیند پس تو صد هنران امسال رود به تیران تا چند غرور سوزان مارا بخیاں نیزه داران نخستند سوس چرخ کاران عفو است پی گناه گاران</p>	<p>۲۱۳ ای که رخ تست چو باد مبین هست مرا کشته تر از آفتاب نیست گل تانده شبنم خست بمن تو را نه ابر که گار است هر فلک سایه که کس تست نیش زده در دل من هر که جان و دل خود تو کردم ر جامه ندارم بر ای وستان تا کی چون سرو بیاستی</p>
<p>حورانی بهشت و نه ابد مانیم علی و گلزاران</p>		<p>۲۱۴ به بود از مرگ و حیاتم علی آلنجی دشنام و لب شکر من</p>
<p>۲۱۵ ای سر که زدنش زنده کوشان بشکست نصاحت لب در لبست بلاحت رخ تو همسوس بدیر آمد پس رفتند غزال چشم از پیش</p>	<p>۲۱۶ گناه گری باده نوشان دکان همه شکوفه زوشان باز از همه نمک فروشان رفتند ز پیش تیز بوشان از کد پس سایه کوشان</p>	<p>۲۱۷ آتش صد ساله بود تو حاصلین است سر روی تو دید و جان دفته ام سو تو عاشق شیدای و سر کوی تو کشت مرا جنبش آرد تو خون جهان خور و لب تو ساعتی خواهم سر بیلوی تو جان بخت مردود بدوی تو</p>

رَوَایَتُ الْوَاوِ

سیر خیال بود همه خواب می	اشب که سرم بود بزا تو تو ده که ترا یافت علی در کنار کرد و بلاکش چو نگا یوسے تو
ای بنظر عجب سر و تو سیکشم ایک دل نهادر ده چه خوشا خال کنار خشت رفت نظر جانب بالای چرخ یاد ز خورشید سحرگاه داد عم تو از چاره بالا نشد پیر فلک را بشکسته کمر سید مد اندر نظر من مدام نابکی در زرم تو ای جانستان گشته سیر پوش تبا چون شین	حاصل صد ساله چین موی تو از به حنبت طرف کوی تو حافظ قرآن شده سهند تو برق جهان شد بنگای تو خمر ز که شب بود ببار تو آتش صد ساله زنده خوی تو خلف ملک خوش و خرم گیسوی تو جلوه طوبی قد و جوسے تو چشم سوی غیر و دلم سوی تو طاق حرم بی خم ابروی تو
زنده شود مرده بغير اسے علی گر نهنگ گوش بیا بوسے تو	
دامن گل چاک کرده رو تو ای مهر را بر و بطرف رو تو تا تل عالم شدی شیرین ببا باشدت هر هفت از دگر تو زنده ساز و مرده را عیسی اگر غیر ارمی باشد از توید زیب چشم خورشید را آرم جزیر خوشترا از دگر تو عاقت	شعله را از پا فکند خوی تو ملکیه گاه خواب من زانو تو شیر خیز از خون نذر و جو تو گوهر چاینها است در موی تو مرده ساز و زنده را جادو تو زیب تقوید است از بازو تو شانه سازم بی لیسو تو بتر از اکسیر خاک کوی تو
سلا تقوید از عجب و صراح سلا کنایه از زینت زنان و آن هفت آتش است ۱۱ از بهار عجم	
بتر از لعل من لعل است لام اسلام است زلف من بر ز من فیل افکند مو ز من کی گل ز گیس بجاک من سید ملک چین را من ز خاک من طاهر قبله نما باشد دلم	کی کند یرد اسے خفاش النعم گر علی شد دفن اندر کوی تو
عدل در ناله و فغان از تو سید من سینه عشق است چاک دامن بود گل خشت سود خشت گلشن جلوه هشت ناله بر را کجا فرستم آه هم گیس از رخ تو میرانند ز عطرانی لباس پوشیدی صد جفا کرده بیک جانم	ظلم را مونس است اسمان از تو در دم اید دوست استان از تو شهر دارند بدلان از تو صد بسیار است یک خزان از تو کس نداد پس نشان از تو کس نکرد دید کاران از تو ششخیل سر و بوستان از تو بد گمان گشته خوش گمان از تو
و شمنان را علی مدارا کن شکوه دارند دوستان از تو	
عمر من رفت را گان بی تو نرخ نما ای بهار سوی چین حال در اقیاس کن رخبا گر چه یک گل نذر جلوه نما روز عیدم شده شب هشت در لباس و راد من هشت خوش رسیدی بهانیت سفر	ز زگی شد و بال جان بی تو دل گرفته است باغبان بی تو دیدم ماست خون نشان بی تو خوش نمایست نشان بی تو تیر کا فرشته مکان بی تو میکند ناله کاروان بی تو بر بهم سیر رسید جان بی تو
خوشترا از در عدل تو کو تو دین و ایمان برده سهند تو شیر را ساز و شکار آه تو چشم مرده باز دارد سو تو خوش نمی آید مرا جز بوی تو طاق تنجانه بود ابروی تو	

<p>تا یکی دقش تو اسه لبلی فخته حشر حساب داری</p> <p>چند خالست آشیان بی تو خواب دارند مردگان بی تو</p>	<p>آه دیدی خوش خود را یا ریز آن زمانه دل پس آمد قاصدم</p> <p>روی او لاریب مصطفی یک سوره اخلاص از دی آخته</p>
<p>نصته را خنجر کنیسم علی پیر ششم ای جوان بی تو</p>	<p>از غبارم کور شد چشم کس کو علی را از نظر انداخته</p>
<p>رولیت الساء</p>	<p>۲۲۲</p>
<p>۲۱۵</p> <p>رو بروی تو داغ باشد تو در اقلیم حسن باشی شاه</p> <p>چون شود روز وصل (شعبه) فخرم حسن گویدت عالم</p> <p>خط مبرزه دیده به لب تو نیت از ضعف خویش تن فکر</p> <p>شهر آشوبت آسپهان باشد یار سالی مبارکت زاهد</p> <p>سریش زدن کس تاه خو بردای عالمند سیاه</p> <p>خون سپیدست یار و خنجر دین ز نخلان بود بریا چاه</p> <p>یالب آب خنجر مهر گیاه بست در دست من عصا</p> <p>هیچ جای نیست جز بقعه تاه رحمت اوست استگناه</p>	<p>برده اهل بس بد را انداخته برقع زین بر رخ انداخته</p> <p>رزد به پیر چرخ چون تیرگاه روی خود را دیده اندر نشینه</p> <p>خا صحرار را اسد دانش دستگیرم کس نشاند از لاک دست</p> <p>عشق معشوق است ک عاشقان سرفرو بردیم بر اسید شل</p> <p>چرخ مینائی از در و ساخته آفتاب چرخ از در و ساخته</p> <p>آفتاب کفت سپر انداخته مردم را از نظر انداخته</p> <p>جنت المادی از در و ساخته جز اهل قدرم کسی نشاخته</p> <p>شمع بر پروانه ها بگذشت هر کجا دیدیم تیغ آخته</p>
<p>در شمار که علی در خلق خلق باشد ز دست چرخ تاه</p>	<p>۲۱۹</p>
<p>۲۱۹</p> <p>او بسم عالم عریه با ساخته او گل خوبی است عالم بلی</p> <p>دست و پایم کم ز فطانت چون دولی شد دل پس بکشا شو</p> <p>بر مزارم فاخته خوان آمده حلقه خنجر ناکرده بپا</p> <p>لے مردم گیاره بی روح گویند و بنی گمنام میا باشد با خود دارد در خلق برادران باشد و او را هم مردم دوست و دوستی گویند</p> <p>کرمه با گل قنایست است اگر نراسد کج گنید ۱۱۱ از بران مصطلحات</p>	<p>شمع دل بر رخ تو پروانه هر کسی برقد تو دیوانه</p> <p>اعتبار کلام زنده نه من دپیرانه سرخ را بهیا</p> <p>بوسه عید هم ندادم را یار آمد که ناگهان دل را</p> <p>آنقدر خار غم بدل بهست نقش الحب ز لوریا کردید</p> <p>سخت خود را بر امن درم لے و ساختن شرمند شدن ۱۱۲ از سراج و مصطلحات</p> <p>بزم بے صورت تو بجان و زخیالت دلم پر سجان</p> <p>نیست در شعر بای دیوانه یار دارد در مزاج طفلان</p> <p>ضبط کردند آه سالانه بر داز کفت ادای جبان</p> <p>حالیا سینه گشته خفانه ره جامع گرفته مستانه</p> <p>گشته شمع زبان افسانه</p>

<p>هست مضمون نو در اشعارم که نه باده درون پیانه</p>	<p>روی تو کجا کجا کل باغ با باغ نسا زم ستاره</p>
<p>تا یگانا شده علی با تو ز همه خلق گشته بیگانه</p>	<p>انچه بدش رسد کند آن یا بهیم بر و نه دست چاره</p>
<p>عقل ز دیدار تو دیوانه بی لب تو در لیم یارب است آه خورم خون بخمال لب خواب بر پیرایه مرگ آیدش زلف سیاه فام تو زنجیر دل یاد تو کردیم سر بسیون گل به تماشا یخت بلبلی</p>	<p>ز بند زرقار و ستانه هر فرقه ام سبجه صد دانه بوسه کش لعل تو پیانه گوئی دشمن ز من افسانه چشمه خورشید ترا ستانه شدت هر سنگ پر نیانه شمع بر خسار تو پر دانه</p>
<p>انچه علی دیده ام از آشنایان هم نبود در دل بیگانه</p>	<p>رخ ماهم ز ماه آسمان به شکر زینت هر لفظ از لب بامید وصالش زنده باشم خس و خاشاک یی یا چه بیم نقش قدم رشک بخونم طبیعت میکتد تکلیف بی سوز لطیف ناز که ام است لب</p>
<p>این طفل که رفتی سواره گر یار گذر کند از اینجا شد سینه من سپهر غررت یک نیز بکار من نیاید از سیم لال و ز زده مهر هر آنچه ترا سزد کن امر و نه رویکه تو آئی در کس نام شوی رخ بر چو سوز خونم صد پاره کنم لباس چون گل کردیم ز نقده های مشکلی</p>	<p>کردند دلش ز سنگ قاره شاهانه کنم بره گزاره مهر است ز طارفتش اشاره صد حکم گرفت از اشاره سازم بی یار طوق و یاره فردا کنی اگر چه چاره سازم ز کتا خود کتاره وز خون عدو کنی عزاره رویکه خوش کنم نظاره تبیح برای استخاره</p>
<p>نام نوی که فراد بخشم شیرین آن را شیرین روان سازد ۱۲ از بران در شیدی ساخته و بپندی آنرا انگن گویند ۱۲ از کشف و رشیدی</p>	<p>علیا عرض می دارم چو حافظ وصال او ز ملک جاودان به</p> <p>زلف تو بلای آسمانی بی تست محال زندگانی</p>

هر چند بدست نیست چیزی	آخوند خدای ماست کافی	ای خاک بفرق ناتوانی	گروم نرسید تا رسکا بست
فکر شب و صفت زلف خوبان	ایم علی و موشگانی	بر دیده سن تو حکمرانی	باغیر چه احتیاج ارشاد
کز جانب من عباداری	بر غیر چه اعتبار داری	خود را بد هم بفر دگانی	گر مرده وصل گوید کمس
اول تو بمن بگوی قاصد	هرگز نبود مرا سر خود	یوسف بود اول و توانی	نقش دوم است به زاول
بر من که تو اختیار داری	هر روز گشته شماره میلین	شهر شد هم به بکته دانی	وصف کمرت به هیچ نفتم
بار و ز شمار کار داری	چون نقش قدم غنیز راه	پیریم بعد نو جوانی	دایم بدل نهان غم تو
گر چشم به شهسوار داری	در برق جهان جانی ندیده	بس غم تو باد جاودانی	جان سید هست میح من آئی
ایدل تو که اضطراب داری	کل را میله یاره کرد جامه	ایم و می علی حضورش	تخضر است حیات جاودانی
بخشی تو که با پیر داری	اقتسار آگهی و باز نائی	نای سیر غیر مردانی	انجمن جان و یار جانی
زین حیل چو قبر داری	از حلقه نور بگیر چشمی	کش رفته زیاده رفتانی	شد دیر چنان کیو تریم را
ایدل تو که انتظار داری	روزی برسی علی بوش	اینست بلای ناگهانی	من بودم و یار دشمن
اگر طاقت انتظار داری	این حاصل عشق تو علی بس	بر مرده ام از ناز خوانی	صد بار بگیرم و زیم باز
در کویستان مزار داری	ای آنکه بره مزار داری	تو اول و یوسف استانی	گرچه تو یوسف است اول
یا بوس که امید داری	گر بر سرست آن نگار آید	خیریت خود گسی زبانی	عاز است اگر بمن نوشتن
صد باغ ز نوک خار داری	زین دفن بره و صیتم بود	جان سید هست بفر دگانی	ای قاصد یار خوش سیدی
تا یا سر خاک من گذاری	کیا رخ تو دیده بودم	تا چند عتاب بر عیشت	ای دشمن جان و یار جانی
اکنون من چشم و اشکباری	از بوسه سبز مرسم کن	کر دیم گذشته را تلافی	لیکنوش و هزار جام صافی
کزاروی تست زخم کاری	کیدم بویه ازان که بی تو	هر چند شوی تو بشن جانی	بی عشق مرا چشم حنفت
صد شهر کنیم شهر یاری	از سیر حین بد امن کوه	دایم خدای ماست شانی	تا چند علاج درد الفت
بهر مرد تو سنگساری	کیا بر ما تو ناگشتی	ای بگر امید بوی طانی	می آیدم از دبان دشمن
کردیم هزار خاکساری	نادیده کسی بخت سالی	الا با امید لطف دانی	امید و فانه بوی کفن
خبر چشمه چشمه جاری	ای که بر سر نهان است		
	ای که بر سر نهان است		

شده روز شمار و در آری		بی تو می وقت شماری	
شد عمر علی در انتظارش		اکنون من و مرگ جهانباری	
ترا هست صورت کما اینف		مراست عشقت کما اینف	
تو عمری و عمر است یاد کباب		نیا شد و قایت کما اینف	
همیشه بنودیم عفتا شکار		نزاریم شهرت کما اینف	
بر و قاصدا جانب شهریار		شتابان بسرعت کما اینف	
اگر چه نکردی تو احسان کس		کشم بار منت کما اینف	
ترا کی شناسم ندانم کیم		تو دانی حقیقت کما اینف	
نذاختم تو در من که من در تو		شدم محو حیرت کما اینف	
فرو بسته پای دل مردان		بزنجیر زلفت کما اینف	
بشوق رخت ای عزیز جهان		رسیدم بذلت کما اینف	
ندادم شکایت ز تو جز متو		نداری عنایت کما اینف	
شدم دور از شمت خود ز تو		تو باشی بقریب کما اینف	
نظر کن تو بر فضل خود یا خدا		یکدم عبادت کما اینف	
نبا شد زبان علی راجحال			
که گوید شنایت کما اینف			
ای آنکه بچسبک سوار ی		تا رسوی غمگی نیاری	
تا سر زنی بکوه فسر بود		چون خار شوی نه با بخواری	
تا سینه نگر دوت چو کجاک		چون غمچه جگر نه تا فشاری	
تا خون نخوری بجای باده		چون ابر سر شک تا نه باری	
نه بینه چنانچه که سزاوار است درین لفظ کاف حوت			
تشبیه لفظ مانده و میسبخی صیغه مضارع از انفعال			
که ناقص بائی است از باب انفعال یعنی مراد از شدن افعیات			
سکه مشوق ۱۳ مولف			

<p>اگر قصد فصد مکنی غمگسار بود بر خلاف مرادم مگر نخواهم بطوبی بنسب آشیان کنم گریه در جو شعله رخسان زدست غم نهفت مشکین تو بقلم حیران این تامل کنی</p>	<p>کن از نوک شرکان و نشتری بود خال ویت مرا خضری برای قدت گشته بال پری بود قطره اشک من اخگری نباشد چون جای مشکین تری که دارم ز صد داغ دل محضری</p>	<p>من بحسن تو ام چه لایه فروش نیست کارت بخوردیان من بحسن تو گشته ام گنام ما برای خود ایم خارالم بجو آتش نه لبو ختم وصل ناکرده به محبوبان میخورد خون من غم جبران</p>	<p>بنرمی علی و دوش خوانده غزل که پیر فلک بود خضرت اگر ی</p>
<p>دایم از عاشقان نه بخیری خود فردوس گویت که پری گم شدم در پیچوم عشاققت و نه خوشا حسن که زافزوت خواستت تو گل سباز مراد سیرگشتن دلم پسند نکرد دو ختم کجبان برویت شیم گویند بی این هر چه عیبم بر نیای بی زبانه با بیرون حال حیرانیم شود روشن</p>	<p>که سرکوی خودی گذری نیست چون تو فرشته آن شری شد دلم راه یال راهبری که شب و گری سحر و گری آفتابی حسن یا قمری کز گل تازه تر طیفتری نسبه ناز شد ز خط نظری چون هنر از عیبا تو بری کردی ایجا دو به برده دی روی خود کردی آینه گری</p>	<p>در یغا در فراق تو نمالے جو اجمده نه بوسه ما پرویا چه خوش باشد و هر گریا بوسه بگیر از سینه ام آینه ادبست خدا می زلف مشکین تو آمار بمیر و یا نمیر و عاشق زار گمان دارم میانست این خاطر دگرگون گردد احوال عالم بگردد دگر بر خسار تو قربان تو آن گفتن ازین خسار دابر خجل گشته ز دیت گل سحر</p>	<p>جامیادیده ام علی چون تو نیست زین عاشقان در بدری</p>
<p>ایکه دایم بعیشین سروری خوانده خود تو عرصه مرا ما و دار حیم چشمه درد</p>	<p>توجه دانی که حبیب بخوری گشته چشم تو صاف منظوری تو دوستی آب انوری</p>	<p>علی پیر نو دسالم مراد دم رخصت غم یک رخسار</p>	<p>ای روی تو ماه چرخ آنی آن تو سپهر مهرشانی</p>

له تعلق و چاپلوسی کشنده ۱۲ از نشفت و سراج  
له گل لاله ۱۲ از غنچه و هما گیری

له مطرب و قوال ۱۲ غیاث  
له آب گرم ۱۲ از شروح مضاب -



ایاه دم فراق مارا چون ماه کمر اسینه داغ است تا داشت به پاس خاطر یار صد شکر که قتل کرد کافر بهای تو کان حسن العسل دایم بنگاه شمشام ایوای بخور باغبانم آهسته بکشت زلف شان من گیسویم عیسوی خلقی گویند غلط که مهر و س ایوای عیش و عشرت پیری	افتاد بفسر قیاسانی از فرقت یازده سربانی صد نظم نمود پاسبانی میخواست چمنم آستانی لعلت ز زباب کانی در دیده سگ چو استخوانی نگذاشت باغ آشیانی بستم بگیسوی تو جانی دل بست بوی آن میانی خورشید ز جلوه ات نشانی میرد بفرق نو جوانی	اکشون من و آه نارسانی میچیت دلم مکان پست روی تو مراد خاطر است مایم و داغ ز بوی جنت رشار من است زرد چون نهان اجل شوم با خاص نی دست که دامن تو گیرم سیر است زیر بارغ رضوان جاروب کشیم بر در تو جز تو نکم شکایت از تو دشنام چرا غم بر می تو	بالای تیران بود بلانی جز کوی تو نیست هیچ جانی مایم و دو کون رو نشانی مردم بعشق میرزانی خاک رخت کیمیائی عام است اگر تر اصلانی نی بهرگز نیر از تو پانی در کوی تو چشم بهر گهانی یا بهیم اگر پر بهمانی فریاد ز دست پادشانی هر وقت دهم ترا دغانی
---	---	--	---

در اهل زمانه بعد مردن دیوان ز علی بود نشانی	۳۳۸ ۳۳۹ چون تو نبود غزل سرائی
--	-------------------------------------

اید دست ز ما جدا چرائی صد حیف بتا ز دار دنیا و بحرالم مخوان کس را از سلطنت دو کون بهتر تو باش بشه تاج بر سر آیا نبود که روز و صکش دایم و فاشعارت اندم پروا کنی به سیر و مرگم با بال شکسته و بهاران مایم چگونه زنده بمانی	عمر کسیت چرا نه ماجدانی من میروم و تو می نیانی جز با خدا بنا خدانی در کوی تو یک جبه گدانی در دشت من و برهه پانی پیدا شود از شب جدانی روزیکه تو از درم درانی برگانه توئی در آشکائی از قید بر بود بهمانی آخر تو بگونه جان مانی	ایکده ختم است بر تو بدخونی آنجنان است خون هفت ترا یار در بر تر از جسته نو دامن آلوده را کشد بنار خدا تو تازه گل ز گلستان باز چه بابل نموده پیس پیچیده از خورشیدش تا نه چین تراست و داغ ما بحالم تر آتش پیس بوی گل میدزد دامن تو	بد چرا میکنی که نیکوئی که بروی حد و سیه دنی چون با طرافت چرخ می پویی بر لب سبیل چون شوی قد تو سرو جوی دجائی انچنان با چشم جادوی در خبرهای خلقی سیگویی زلفت خود را همیشه می پویی تو نهان همچو دل به پیلویی اگر چه ایمان من تو سر و پویی
---	---	--	---

گر طالب عارضی علیا چون آئینه باش باصفائی	عقل خشتی می علی چو خاتانی به چراغ آفتاب می جوی
---	---

وصفت چکنیم یار مروتے دشنام وہی کہ بوسہ از لب افسون کسان فسانہ با بر چرخ چہانہ چرخ دارد فردوس بزاہدان مبارک افسوس مرا بود ز تو اینکہ رخسار تو صحت است انیم در یاد دقت چہ گریہ کردیم مریم نبود سراسے زخم چون گرد بچا سوئے گدم خود نوش و دیگران بنوشان خوئی تو بود اگر چہ چون یو فردا من و سلبیل گر چہ	صد نافہ چین زست یکوئے ماہیم ز بس ترا دعا گوئے چشم تو بود بیاض جادوئے برق است چو من ترگا پوئے ماہیم برو فداہ در کوئے افسوس کہ نیست بر تو قاہوئے عکس رخ تست جز ز بازوئے ویدیم چو ہر درالب جوئے زخم است بدل ز تیغ ابروئے دل نیست مرا بجز یک سوئے اسی انکہ شستہ لب جوئے چون تو نبود فرشتہ را سوئے امروز نذر ام آب در سوئے	رخسار تو در نقاب تاکہ بن من تو کشتی شراب تاکہ ماہر کتم روانہ قاصد روزی بشمار آید آخر ای ساقی ماہر و بدورت ای خجستہ لبیر تا کتم صبر در یاد کسے بسے ابگریم از بحر الہ گزشتی ام چیز بوسہ رخ گناہ من کوئے روزی برسی بصر پیری	بنیم سوئے آفتاب تاکہ من کسے تو ستونم کباتاکہ بنیم ندی جواب تاکہ این جو تو بجاتاکہ بی بادہ دلہم خواب تاکہ عمر تو بکار خواب تاکہ باران تو اسی سجاتاکہ در جسم دم جباتاکہ یرکارنا عذاب تاکہ دیہی کہ شب تاب تاکہ
او گر چہ علی ندید سوز باری رسدش ز داغ من سوئے	دوستستانہ آرزو تاکہ یخچین کذب و بدو تاکہ مہر بر غیر ماہر و تاکہ صد و داد و اہ بچار سوئے تاکہ دست در گردن بتو تاکہ زخم دل را عبث ز نو تاکہ بازہ صد جانی جتو تاکہ جسم را بچوشت سوئے تاکہ زیر محراب باد صو تاکہ بچو گل خود رنگ بتو تاکہ	بچو دیوانہ گفت گوتا کے راست گواہی کج خلقت بچو مہر م سوزانہ غیرت بر فلک رزق زرق لا حاصل وصل میگون لبان کجا ایدل یاد آنہ غیر و داندل یار در دل ہزار جلوہ کنان صاف کن دل چرک کشت زادہ اسیکشتی است ہم جزی خاک بودی و باز خاک شوی	دم تو شو علی تو چون شفی تا کہ رواہ کو بہوتا کے لکھ کر ویا ۱۱ از کشت و تخت
دی قتل شدہ علی ظوری اگر دیدن ز رخسار غنی	دوستستانہ آرزو تاکہ یخچین کذب و بدو تاکہ مہر بر غیر ماہر و تاکہ صد و داد و اہ بچار سوئے تاکہ دست در گردن بتو تاکہ زخم دل را عبث ز نو تاکہ بازہ صد جانی جتو تاکہ جسم را بچوشت سوئے تاکہ زیر محراب باد صو تاکہ بچو گل خود رنگ بتو تاکہ	بچو دیوانہ گفت گوتا کے راست گواہی کج خلقت بچو مہر م سوزانہ غیرت بر فلک رزق زرق لا حاصل وصل میگون لبان کجا ایدل یاد آنہ غیر و داندل یار در دل ہزار جلوہ کنان صاف کن دل چرک کشت زادہ اسیکشتی است ہم جزی خاک بودی و باز خاک شوی	دم تو شو علی تو چون شفی تا کہ رواہ کو بہوتا کے لکھ کر ویا ۱۱ از کشت و تخت

<p>آن یاره هزار جلیه سازی رفتم بباغ احتسابا پندی گشت که بزدنی است مارا چه محال رو بردیت خط تو بگرد مصحف رخ هی پیر فلک نمی توان کرد افسوس خورم بکفر و جحیف رفته سوی گلبدن بر دیم در روز تخریزان برویش کافر شد می بردی چو نوت</p>	<p>جان من و در عشق بازی ای سر و تویی شیرازی سازی بکسان زاده سازی سوسن نکستین درازی تفسیر کبیر فخر از می جز مکر و فریب و حقه بازی کو قتل مکر حبس نازی چون باد صبا بر استپ نازی ای آنکه بکس خویش نازی صد حیف نه تو مرد غازی</p>	<p>چون میخان کرده زنده مرا دل صد پاره ام درست کند خوار گردیدم چو زلف نک صد هزاران نیاز نذر کنم چون کمان گشته ام به پیری مردم ام بود و ریسان می با ظهوری است بمکلام علی اگر ده کج شک صد شبهای</p>	<p>یا من داشت گریه عجاری در جهان نیست آئینه ساری به شیرای تست اغزازی با منش گر بود سرنازی با یم یار تیر اندازی جان زگو شدم سید آذاری یا که مهر است آسان سوز برد از جای ترا پدا موزی تن من نیز بود تب سوزی نیست جزا هم آسان سوزی همه امروز من زدی روزی چیز دست صبح نو روزی وز دل خود کباب سوزی هست برق جان جهان سوزی</p>
<p>بستم بزبان دل نوازی یکجان بد و قابلم جانا بے روزه مرو پیش نهاد هر جا که نسیم گل گزند گشتم هزار شهروان هر چند نیز از ناله کروم کارم تو تمام کردی آخر</p>	<p>جز یار کس علی نباشد دل بر دلت بد لنوازی و یم همه از ناله سازی تا چند گشتی تو احست بازی باشد نکند از ناله سی کن پیشش ز من نیازی یک نیست چو ادبانه بازی دل بر د دست فی نوازی از غمزه چشم نسیم بازی</p>	<p>چون نگاه تو مهربان علی نیت تیری به هر دلد دزی دیدم از خلق جدا آن کسی به نیت با پندیر ارجمت نقشه بجز تو شهر یک عالم میکنه سیر چین بچشم نیکه در کوی تو از دست گر چه شمع تو و لیکن نشده بچو بو اکیم بدون از پرده</p>	<p>چون نگاه تو مهربان علی نیت تیری به هر دلد دزی در گنج کسی شان کسی بنود شاه بفسرمان کسی نشدی آه تو همان کسی در باران گل امان کسی نیست تازی بگریان کسی روشن از روی تو ایوان کسی بس تو شرم نگهبان کسی</p>
<p>بر فلک رفت هست بازی عشق در سینه بود چون آن ست تابنده و نامه بر ۱۲ از کثر و تحب سکه ای خطیم و کرم ۱۱ مولف</p>	<p>مانیز علی پس از ظهوری دارم تلاش امتیازی تا به دیوار نیست پروازی رنگ خسار گشته غمنازی</p>	<p>چون نگاه تو مهربان علی نیت تیری به هر دلد دزی دیدم از خلق جدا آن کسی به نیت با پندیر ارجمت نقشه بجز تو شهر یک عالم میکنه سیر چین بچشم نیکه در کوی تو از دست گر چه شمع تو و لیکن نشده بچو بو اکیم بدون از پرده</p>	<p>چون نگاه تو مهربان علی نیت تیری به هر دلد دزی در گنج کسی شان کسی بنود شاه بفسرمان کسی نشدی آه تو همان کسی در باران گل امان کسی نیست تازی بگریان کسی روشن از روی تو ایوان کسی بس تو شرم نگهبان کسی</p>

دنیاست همه خیال خالی داریم چو زلف چیتابی مارا بهشت کن عذابی	سرگاه چشم غوربینم از دست فراق خنده رویان یارب تو بعشق گلزاران	همچو زلفیم پریشان کسی بهمچو بمان بهر علی نرسد نایدی است نشوئی ناکه دافسان کسی	آینه بر دندانه حسیانی ۲۵۲
سازیم ز لخت دل کبابی خوردیم بهر نان و آبی گردم ز سید تارکابی	بی باده خوریم از جگر خون از داغ دل سرشک دیده ایوای بیضعت دنا توانی	چون شیشه خالی ام خرابی قاصد تو برد ازین شتابی ارسال نمود در جوابی	یار من دجام شرابی امروز بیره کنی ز نرسد صد پاره نموده نامه ام را
پیریم کن سرشبابی این را ز دل علی نظیری گردید بیان با اضطرابی	ایوای فراق نوجوانی	دیدم بخطای او صوابی دریا است روان تیرجبابی ماصل نبود جز انقلابی	زد تیر بن شمشیر خورده طوفان سرشک زیر چشم این گردش هیچ خوب دیدم

تمام شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قَطَاعَاتُ رُبَاعِيَّاتٍ

## رَافِعُ الْاَلَفِ

<p>بعد حمد و نعت مدح دست به آرد چند قطعات رباعیات فکر علی</p>	<p>میدهم عرضه بفرماد بر این اگر قبول افتند در خدمت اگر غدا</p>	<p>اگر بر سازد زمین و آسمان را اگر باشد عشق دیوانم جهان را</p>	<p>خدا ایامی کنم حدت بجدی اگر بخش آن محسن بیانم</p>
<p>اسطوخودوس الضحی مطلع دیوان حسب آل مصطفی باشد علی ایمان</p>	<p>وصف روانه سران و تبیان با گرچه دارد دشمنی کافرین از پیغمبر</p>	<p>بر تو باد از من لبها اندر لبها جان من باد افرا صبح و سها</p>	<p>یا نبی الله صلوات و سلام باعث ایجاد عالم بود</p>
<p>اسطوخودوس مهر درخشان مطلع دیوان در فرقت مجبشتی ترین بر احباب</p>	<p>شد ز صفت ابر و رخ جهان تا با کردی بر بزم از زندان</p>	<p>ساقی کوثر امام جهان مصطفی گوشه چینی با هم آشنایان</p>	<p>السلام اخیر ز دانش سواد فاسم نام و جهان روز جزا</p>
<p>اسطوخودوس قیامت مطلع دیوان صحن قیامت از افغان</p>	<p>شد ز صفت من و جان در فرات و زمین غافلان</p>	<p>ساقی کوثر امام جهان مصطفی گوشه چینی با هم آشنایان</p>	<p>السلام اخیر ز دانش سواد فاسم نام و جهان روز جزا</p>

له نفس کلام ۱۱ زلف نثر ۱۲ سفیدی ۱۱ از غیاث

علی هدیه السلام آمده ۱۱ مولود -

۱۰ مطلع بدو در دجی شد مطلع دیدن خاک کوی با پیشه تن عریان	رباعی سینم توصیف لغت ضحاک گرچه پشه دارد بجای خلعت پیر
۱۱ در موسم خزان تو نیای نشان با ای باغبان سوز گل آشیان با	قطعه همراه این بهار بگلزار آیدیم شاخ درخت نشسته از بارش
۱۲ بوی گل یاد تو جان نیم خندان ادا و بخل یاد هانت یار مسلمان	قطعه نور خور یا کاش می یار وانی بوی روی ز ابل کرم یا فرستم یا یاد تو
۱۳ آتش کلیت به هم برای بیزان با طوام خاتمه تو نیز خورده بیزان	قطعه بخود و قمر در آتش دیدار و بزم غم و پر شکم کردید خاک خوراک
۱۴ که بر از باد چت علی باشد این باغ شال روز روشن شود شایع باغ	قطعه زدم سنگی به خمای حی جبهه مستی بر صفت و هنر روز و بیتی چون نویسم
۱۵ شیرین بود چو قند مکر بیان ما آتش شهید بهشتیان دمان ما	قطعه گلک است آمل باشنیکر شل گس طمع نری چون شجره
۱۶ بیشتر تقدیر بدیری در دریا ما تو نشد ثابت علی گردن جلای ما	قطعه اگر که امالی نباشد دامن آلودگی دم بر گما سوخت و غش قبل از غمی
۱۷ باز به چرخ گردیدان بوفی نام ما نیکه خون داشت بر دایه و دایه ما	قطعه از در دایه محرم گردشای سعد تا جگر شمشیر زرم سانی بدست نادر
۱۸ در روز گل بیتی بهار آمدن مهر آتشان این چرخ آتش که بیتی	قطعه از در دایه محرم گردشای سعد تا جگر شمشیر زرم سانی بدست نادر

<p>۲۲۲ قطعه</p> <p>جان در زلف جانان دستش بر بالا رومی شاه است جای گفتگو</p> <p>حال از وطن چه پرسی خانه برویم دوستان گفتگوی خوشنما شویم</p>	<p>۲۲۱ رباعی</p> <p>گشته از خوشید روشن چشم تنم سر به باشد خاک کوی آن می پریم</p> <p>یار در منزلت منزل می بینم اگر چه باشد چون نسیم صبح و دردم</p>
<p>۲۲۳ قطعه</p> <p>گوی بدقت سیه چشم زشتبار بود شد بوالحم هر جا ضرب مثل و ریش</p> <p>خنده بر صبح زده چاک گریه بانی ما آینه بر روی چو زحیرانی ما</p>	<p>۲۲۰ قطعه</p> <p>کردیم از خلاوت لطف تا رسید با سنگ دکان که رسد خم بخرم</p> <p>حالا مراد تلخی خشمی بود مرا از بهر دید روی تو خشمی بود مرا</p>
<p>۲۲۴ قطعه</p> <p>کشیدم چو لباس را از رخ و نظر کن بر اعجاز چشمان گریان</p> <p>شده خاک می تو بر لب من ما دو در یار و دو شد بر یک دامن ما</p>	<p>۲۱۹ قطعه</p> <p>چون صغیر زلف بدوش انداخت ای علی این غریب است</p> <p>یا زنجیر کبریا کرد مرا دام بردوش صید کرد مرا</p>
<p>۲۲۵ قطعه</p> <p>من تو را هم که زمانه شود از دستم در ره عشق تو هر جا که هم جانم</p> <p>عقد تقصیرم و اقبال صنم نویش ما اگر وادی شده گرد آب ز سوزش ما</p>	<p>۲۱۸ قطعه</p> <p>فی الفور خریداری خشنم خواهی چو خریداری چشمت</p> <p>اگر نقد بود پیش خریدار جنبیا نقد عمل خیر کفایت دار جنبیا</p>
<p>۲۲۶ قطعه</p> <p>علی این عقد هم را تا برون باز نیام درین بحر آن بی پایان جانم</p> <p>که بر بسته است این زبان را در لای دل جانم فدای غم جانان ای ما</p>	<p>۲۱۷ قطعه</p> <p>در شب بخور غم ای دوستان خانه ام پر نور گردد با بخوان</p> <p>اگر نویسم وصف روی دلربا حاجت شمع نباشد مطلقا</p>
<p>۲۲۷ رباعی</p> <p>صد بار بر صبح و صلا و نیاز ما عصیانم از جنم ششم اگر داشت</p> <p>با دانتار مرقد شاه حجاز ما شد بر شفاعت تو فقط غنچه نیاز ما</p>	<p>۲۱۶ قطعه</p> <p>یار در آمد ز در آگاه یار تو گاه در تب حشرش اگر دوسر باشد</p> <p>سینه ام را ساخته بیاخته محفل در دشان چون کنم از سون</p>
<p>۲۲۸ قطعه</p> <p>آفتاب دی او را می دیدم که بخواب از نسیم علی از لب عجب باشد مرا</p> <p>از دولت این باشد رسیده در گوش با که گویم آنچه از رخ تو بیاید مرا</p> <p>از نسیم الا علی بر قیمت جان خویش غیر از گنج و رب گنج او بیاید مرا</p>	<p>۲۱۵ قطعه</p> <p>روزانه از آفتاب شبانه ز ماهتاب با حبیب ترا جی خوف نثار قبر</p> <p>بر مقدم چه خوب و چادر بود مرا آغوش تیرین مادر بود مرا</p>
<p>۲۲۹ قطعه</p> <p>سعد غلام و معذرت از زبان و سراج که گشته از نوید</p> <p>سعد ز سرخ و طلا از کنز</p>	<p>۲۱۴ قطعه</p> <p>مضم طول کشیده آخر جای دل سنگ نهادم مرا</p> <p>طول کیسوی منم تا بکجا بر من از یار ستم تا بکجا</p> <p>سعد کحل با نسیم و حای مطهر سعد کحل با نسیم و حای مطهر</p>

<p>رباعی ۴۸۵ گل گلزار کجا و گل خسار کجا گل باخار کجا و گل بنجار کجا حفظ از تبه کنانده لعل از ترک کجا پای دیوار کجا و سر و کار کجا</p>	<p>رباعی ۴۸۶ کجاست دانه چینه آفتاب کجا ادخان نار کجا و دانه تاب کجا بنفشه گشت شکست و بنفشه کجا زید عین ابن زید کجا</p>
<p>رباعی ۴۸۷ روی دلدار کجا و گل گلزار کجا شعله نار کجا و رخ سیمار کجا حرص خام مرگ از دو فصل کجا مردن دار کجا و وشته دار کجا</p>	<p>رباعی ۴۸۸ کامل یار کجا و سنبل گلزار کجا تغ خمدار کجا و روی دلدار کجا قد رقدان نبودن شوق ای کجا مردن دار کجا و آدم نادار کجا</p>
<p>رباعی ۴۸۹ گریبان کشته اول و چو گل درین کجا پیش اندم شبنم گریه بلبل کجا شده عشوق او اول و عاشق کجا پس این کشته بر او دم حلاج کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۰ مرد دیندار کجا و مائل پست کجا رشته سجد کجا و رشته زار کجا بیع نسبت نبود در ده کفر و سلام خانه کعبه کجا و خانه خمار کجا</p>
<p>رباعی ۴۹۱ شبنم در تو ای لعل من کجا شکفته سار سحر کجا و شبنم کجا بر افکن از رخ روشن نقاب کجا از مصیبت و غم و سوز و فدا کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۲ فوج غفار کجا و لشکر اشتر کجا اسلح ابرار کجا و خیمه غوغا کجا سیکته محرکه کرب و ملا حیرانم جان کرار کجا و شمر خمار کجا</p>
<p>قطعه ۵۰ چشم ترس از تیر خویش و دانه کجا مثل تو سر و دانه کجا و دگر کجا سبز خطک نیایش عیب کجا مینا بد خوش گل تر و میان کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۳ صحن گلزار کجا و کوچه دلدار کجا دشت بخار کجا و گل بی خار کجا خیزد دل عاشق شید هوا ز سوز کجا آتش نار کجا و آه شراب کجا</p>
<p>قطعه ۵۱ گر به گشتن کرد عارض سیات کجا پیش روی تو حجاب کجا از کجا ور زخت با چمن نیک و نیک کجا بر عذارت کن از تیار سید کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۴ رنگت خسار کجا و رنگ گل کجا مرد بیار کجا و عیسی دوار کجا پیش و خل است بیخانه فسون کجا کفر مار کجا و زلف گرد دوار کجا</p>
<p>قطعه ۵۲ بده ساقی دوسه جامی بباقی کجا رقیبان ز ایدر ایدر کجا فان نیک گرفتن ۱۲ از نوب کجا کفایت گشت و برکت دیندار کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۵ صحبت یار کجا و طالع سید کجا بار دبار کجا و مرد سیکار کجا هم مجال است از ده امجال کجا پای دلدار کجا و فرق گنگار کجا</p>
<p>قطعه ۵۳ نکته نگار دیندار کجا موت نکته نگار دیندار کجا</p>	<p>رباعی ۴۹۶ دیده یار کجا و ترس بیار کجا سرو گلزار کجا و قامت دلدار کجا آفتاب شک مجید سر دلیر کجا خون مردار کجا و طره طرار کجا</p>



<p>رباعی</p> <p>بگردش آرسی جام می را بگشرد ده چو ابرفیل باران</p> <p>رباعی</p> <p>کسی گوید از عشاق وی را وگر نه چشم را وکن که خالی</p> <p>رباعی</p> <p>نزدیم چشم در دوزخ و زلف مشکین پی اختیار از آن که خویش</p> <p>رباعی</p> <p>عطا فرما مرا یک ساغر مل وگر برسی ز حال بزم چشم</p> <p>رباعی</p> <p>بجلم قلقل مینای صهبا شنیدم علی از ارغوانیا</p> <p>رباعی</p> <p>میرود گر که کینان بعد خونی بکینان کی شوم سیراب قی از دوحه و حینان</p> <p>رباعی</p> <p>سرد همی زمانه عالم را در گرفت با آن طفیل چشم باقی نیست مگر</p> <p>رباعی</p> <p>سایه کینه اندازد در اعدای تو ۱۲ مولف تصد کند خداورد وستان خیر ترا ۱۲ مولف سایه هرشی پس از دال ۱۲ از غیب کس موسم سر از دستان ۱۲ از غیث</p>	<p>رباعی</p> <p>جلوه عارض که سوخت مرا آه از دشنی که داد نشان</p> <p>رباعی</p> <p>نهر خاص قلم تاسود مردمان سلامی کن با و سمعه را از غافل</p> <p>رباعی</p> <p>بیا ساقی چو ابرو بهاران گشتن مرا ندانه خنجر در مقصود گردان</p> <p>رباعی</p> <p>جوانا ز ناله ساز دست آید چو پیران خم شدم در نوجوانی</p> <p>رباعی</p> <p>کشته ابروی قم یا را چادر گل بلوح شد تن او را</p> <p>رباعی</p> <p>گر می شود و دم آفاق را یکسر گشت بزرگال از چشم ما باقی نیست وین</p> <p>رباعی</p> <p>گذارت گرفته سوچن با تنم بزن آید دلوان بهلود هر دو شو</p> <p>رباعی</p> <p>سای ترک کن ۱۱ مولف موسم تابستان ۱۲ از غیث عمدای نوح ۱۲ از غیب موسم زمستان ۱۲ از غیث</p>
<p>قطعه</p> <p>ره بند آفتاب را اینجا عشق خانه خراب را اینجا</p> <p>قطعه</p> <p>پی دیدار جانان قطع کردم چرخ که بهر نقص فرضی کرد خود شایع</p> <p>قطعه</p> <p>یاب تلخ شیرین کام کن حصار محفل را بوقت فوج کردن شیرینم در قمار</p> <p>قطعه</p> <p>کین بهشون با یک دهن چشم ام محفل را نشد تکلیف قلم نوعی ست قاتل را</p> <p>قطعه</p> <p>زیر محراب دفن کن ما را لوح مرقد چو قلب و خا را</p> <p>قطعه</p> <p>اموسم صیف از جانی داشت اورنه هر موسم شدی بود چو نام خشت</p> <p>قطعه</p> <p>صبا بانو جوانان گلستان گلستان برید تو که می دنی جانان پیام ما</p>	<p>رباعی</p> <p>آنا ذلله فی الاعداء ضیاء آراد الله فی الاعداء خیرا</p> <p>رباعی</p> <p>که عادت ناکه کردن گشته را ز عشق خود مینویس پیچشی را</p> <p>رباعی</p> <p>بیک جایتم خورشید و نی را بهانه ساختم آوازی را</p> <p>رباعی</p> <p>کتم طی بر تو ساقی نام طی را عنایت کن بن مینای می را</p> <p>رباعی</p> <p>که میشد سطر بان بزم وی را آراد الله فی الاعداء خیرا</p> <p>رباعی</p> <p>دانم گویا علی مدرست طفلان ارلب خم نوش کشتانی دبانان</p> <p>رباعی</p> <p>موسم کرمانمانده در جهان غیر زشتا سبح موسم نیست ز در جهان غیر زشتا</p>

<p>۴۸۷ در آفتاب آمد آن بهشتانم از توده خوی نموده آن عارض کور گفتم که یا الهی این گل چه رنگ دارد شبنم چگونه روزی از آن گشت</p>	<p>رباعی جلوه خورشید بر دل سیده را بی بجای برد کسی مرغ شطفت کشید ده چه شود اگر شبنم تو بنی لیلی تا لب لب بشمرم دم ز تن بریده را</p>	
<p>۴۸۸ پریشان صحرای شوی بان چو زلف یار زویده دلم را بدست تست انصاف آشن خدا دزد تو دزدیده دلم را</p>	<p>۴۸۹ و عده تا کردنی کردی اینچنان باز بر آتش نهادی در جگه سبک چون نفس برون دم آیم و بشوم نیست بهلوقه را کنون این بقیه</p>	
<p>۴۸۹ خبرم نبود حال عمر ابل هم را کرده است نشانه فلک مشق شرم با اشک سیر که کند وقت بگذشت شق کرده گرد در دلم سینه ظلم</p>	<p>۴۹۰ اگر نشیند صنم پیش نظر جان به چشم برای دیدن در تکلم کند علی! من جان بگو شرم ای شنیدن</p>	
<p>۴۹۰ همچون صبا به زبانش ابرو رفت از ما کسی نمیدد را نقش بار و آدم چو زلف در آن نسبت از چوین چوین بگفته حاصل بود خطا</p>	<p>۴۹۱ درین عالم از آن عالم علی هم لذتی نبرد آلشی بخش نشین طوبی این عالم را کشد شوق شنیدن مرده را که در نیم آلشی بخش تاثیر دم سی کلام را</p>	
<p>۴۹۱ صد خون بخوش سستی چون آب حیات خود بدست آن تشنه دلی یار موی اگر بخشی زین لطف عجب سازم تار بر و چین و خن خطا</p>	<p>۴۹۲ بیتد تا نظر بر مصحف خسار جانم بجای هر کدم بندد خطا و دینم بضبط خوش کردم آن خوان کترم در دیده با جان تا که جانم</p>	
<p>۴۹۲ شنیدم مردم چون آن نیم آه شوم کسی من دهر پرست خوش طبع را دل یلی بسوزد عار در آن غمی آنزان صد حیف و داغ لاله ناله</p>	<p>۴۹۳ بیا ای آفتاب محشر عشاق روی تو بنور قامت صحن قیامت کن کار به گلشن میکنی کو کو پر آفری بهر جا گر بر پی زهر سرچین سر جانم</p>	
<p>۴۹۳ گو ای صبا بان گل نیام خدا را رازم ولی نباشد بر غم آشکار در حجر تو سیاحت است آجان بکلیف ده ز سنگ نشینت یار</p>	<p>۴۹۴ آه زان سرو لاله برخ غیر داغی تری نیست مرا حال تن دیده تو ای قاتل باقی از جان خبری نیست مرا</p>	
<p>۴۹۴ گر غم خرم داری زده ای خدا را ایحسان نظارت جان نیست جانم بر فتن آخرت جان شوق در دگر نباشد بر همان عالم</p>	<p>۴۹۵ از عارضت آرد دست معلوم گفتار تو کرده است راحت پیدا از قامت کرد و دست معلوم رفتار تو کرده است راحت پیدا لهی بر آن نقش با سرغ رنای از آنجا که میانی بر آن شکوه دیده</p>	

<p>۹۰ ای قاضی الحوائج منظور کن عمار اد آفتاب عظمت من و نه خیرم</p> <p>رباعی باشد که گاه بنیم آن چشم در بار باشد چگونه وصلت باشا که تو را</p>	<p>۹۰ بیشتر گریه و زاریه انتقام از ظالم خوش مشاکی یاد گیر ایسان و نه غمی</p> <p>قطع باش ایمن از بلاها ترک کن بیاد طوق گردن بشود اولی که صیاد</p>
<p>۹۱ بنی اختیار استم بر طلبت قابو انجالتی که در ارم بودی گرفت</p> <p>قطع ای شیخ از نصیحت و در اوار آنوقت بدی من عطا خوشنار</p>	<p>۹۱ ردیف الباء الموحدة</p>
<p>۹۲ این ترس نبانی فردا تو شاه دور زیر فلک همیشه اوج کسی نماید</p> <p>قطع امزد کن تقدر در پیش زار دیدی چه شد فردین کسری تو را</p>	<p>۹۲ آتش زدن و باران در میان وای بردنیا که از دستش</p> <p>قطع هری شعله شد در آشیان غنچه کسریا در چمن نام نشان غنچه</p>
<p>۹۳ از شما تمایبندم شرکان هم نکردم ای دل چه انتظارش روی است</p> <p>قطع ارشا و خواب فرما از جان هم مار ویدی خلافت و صد باب و فوار</p>	<p>۹۳ باز از دردی برفت زان غنچه آتش گل انجمن نگ چین کنیا</p> <p>رباعی بسر بر داشت گلشن بلبلان غنچه میوانم گفت گلشن آشیان غنچه</p>
<p>۹۴ چو دیدم که شری شری جانی در لای کشیده هر کی با خار سوختن دای</p> <p>قطع قدم خرم نمودم جانب بر اینه ایا از مردم مهربان تر ایتم اشجار و ایا</p>	<p>۹۴ یکم میگوم وانش باد و دلم و غنچه جای خوان افشاده دیدم جادیرم</p> <p>قطع کوی سبق نه از تو گر برد آفتاب کوی جانان شد از دشمنان خراب</p>
<p>۹۵ چو شد سوسمی مین با صلم ارگشت گنشم سوسم بگل ازین باغ خزان</p> <p>قطع چه تقدیر است خیالت ایست اشیا دنیا کسی از ماندیده جهان نقش گشت ایا</p>	<p>۹۵ ای بگر حزن چه مباحثه چهل شمرنگی کشیده رخ خویش تافت</p> <p>رباعی کوی سبق نه از تو گر برد آفتاب آخر تابی تو آورد آفتاب</p>
<p>۹۶ قابل از این عارفان اودین مرد باطل تو بود و دیگر کفران</p> <p>قطع ابر تر اند دالم نیبه ناسور اینان لطف شرفی داده چنان منصور</p>	<p>۹۶ ایکده چون خشمید یادی با هم آدمی آدوست است بر از غدا</p> <p>رباعی اینی ظلم است است ترساند و حساب باز نمی نیم بر بار تو سکت با یاب</p>
<p>۹۷ بیا این پنجم دافاک مهر و تکی غمم چو آتش شمع است جا نگذار علی</p> <p>قطع تلب سپا گیتی ز خاکساران را تصور چیست تدابیر غلداران</p>	<p>۹۷ ای ببت چون گل باشد ز غنچه گر بود خوش اعراف و صلم ترا</p> <p>رباعی زلف تو آید او دماند باز و حساب پای منب بر سر چشم نهی بی خواب</p>
<p>۹۸ رو جان آفتاب از این رخسار بخت از این صفت گفتن شکستار</p>	<p>۹۸ رو جان آفتاب از این رخسار بخت از این صفت گفتن شکستار</p>

<p>۱۰۱ مصرعه اولی غلط گفتی علیا کن روی جان در حجاب آفتاب</p>	<p>۱۰۲ مصرعه دوم غلط گفتی علیا کن زاده از اقدار طراش شود حسا</p>
<p>۱۰۳ مصرعه سوم غلط گفتی علیا کن زاده بی خورشید تابان جاویدان</p>	<p>۱۰۴ مصرعه چهارم غلط گفتی علیا کن باده جام علیا خاکباز تراب</p>
<p>۱۰۵ ردیف التاء المشبهة فوقائیه</p>	
<p>۱۰۶ رباعی نام تو با بهای پایون برابر است دست سخاوت نتران گنجینه</p>	<p>۱۰۷ رباعی دون رتبات بر تنگه دول بر است خاتم پیش شاه به قارون برابر است</p>
<p>۱۰۸ رباعی علم ماچو باغ پر شجر است دستان میوه باخورد از ان</p>	<p>۱۰۹ رباعی برگش الفاظ و معنیش ثمر است دشمنان را تمام آن ثمر است</p>
<p>۱۱۰ رباعی زندگی بزم گسار و شرف در شکلم باریکینه میتوان سانید</p>	<p>۱۱۱ رباعی و انصیاد اما دارم زنا شاد و در بزم صید من رخ جان صیاد و</p>
<p>۱۱۲ رباعی دوستی اید و دلم روی ترا آب گاه شتر باشد نیک حال</p>	<p>۱۱۳ رباعی شد سویدیش گر خال زخمت هر که میند صبح دم فال زخمت</p>
<p>۱۱۴ رباعی تاریکی قبرست شب بترید و خواهی که خدا عفو کند جرم ترا نیز</p>	<p>۱۱۵ رباعی شیع عمل خیر از اینجا برادر است تو هم خطا کاری من کرد ایست</p>
<p>۱۱۶ رباعی تمام انجمن تست پر بهای چین نظر بضعف مرا صید بخورد و</p>	<p>۱۱۷ رباعی بجز ز قیاس روسیاه خاندان است سرم زدوش بگیر چون بایست</p>
<p>۱۱۸ رباعی تجلیت که شد ز در کشت تمام در آینه وی ایمر گسدم شوبه</p>	<p>۱۱۹ رباعی شبانه روز روان چشم زانم نفس من و در لیل چو ابرو است</p>
<p>۱۲۰ رباعی جان مرا در زنده جان فرین دل تنگ مرا بر تنگه سی کرنا</p>	<p>۱۲۱ رباعی زندگی مردی نیم که اندرون است اتماس ردن الماس هر خون است</p>
<p>۱۲۲ رباعی هزار شکر در آن در خنده ز درمن نقاب هر چه داری تو بر رخ روی</p>	<p>۱۲۳ رباعی رقیب نیز درین زورم شدم است میان باخیت هفت پرده شدم است</p>
<p>۱۲۴ رباعی آدمی کو برای یک ساعت بر کشیدی ز چهره گر چه نقاب</p>	<p>۱۲۵ رباعی بیت خرم طاق صید است جلوه حسن مانع دید است</p>
<p>۱۲۶ رباعی شما می رفت ز من شوبه ز بگو چه شعله شمع است آتش شفت</p>	<p>۱۲۷ رباعی شبانه روز مرا شب و روز است که از بر علی تن ارجان سودا</p>
<p>۱۲۸ رباعی عوضه میدارم به عرض خدم حضور لا اله الا انت که کشیدی یوسف</p>	<p>۱۲۹ رباعی رخباز از تعریف ایجا جان غیر از تو این جزای من باشد پس سرافراز</p>
<p>۱۳۰ رباعی آل کار را از پیشه کن ایم تو افیل گر انباری در تکلیف و منزل سار</p>	<p>۱۳۱ رباعی ترا اگر عافیت بجان من منظور است سبک کن بر عصیان که عافیت را</p>
<p>۱۳۲ رباعی راه عدم بقول نیاید چه دور است بے توشه خیر نیست بنظر من</p>	<p>۱۳۳ رباعی رفتن در آن سلم هر روزی شوبه است سامان را راه سفر بر ضرر است</p>

<p>۱۱۰</p> <p>قطعه</p> <p>نقاب لبسته رخ پاگرد و سیرین سیمم نکشتا و این گل از چه سست هیانه داجازت مگر صبا چکنند که شوق چشمی ز کسین عیش</p>	<p>۱۲۲</p> <p>قطعه</p> <p>شکر خدا اگر چه پس حله کاران رفته سوا سید و نم خیال و ای خج حشیت بی تمن بدج تا سیر بگریم ز طفت جمال دوست</p>
<p>۱۱۲</p> <p>قطعه</p> <p>بی زبان محبت چرا نشوی بر لبک غاشی خالی است نشوی غیر ازین سخن ز علی ادصفا ت زبان من لال است</p>	<p>۱۲۳</p> <p>قطعه</p> <p>از بهر آن مراد که در این لسان است شیر خیم اسید ز جمال دوست گویا این آج جدید که در آبش نهم خطم را هم حال دوست</p>
<p>۱۱۴</p> <p>قطعه</p> <p>جابل نشد بخت و دستا ز خیم خزیر زین سینه انی همان تر آن ایللی که بوی سخا لیش کاویست تیز ولی کاو غنیمت</p>	<p>۱۲۴</p> <p>قطعه</p> <p>نه در گرفت لم از دیدت پشتر چو دید روی تو آئینه چه حیران نموی سبزه خطایک حافی رود بجوم موز چکان گرد آینه جان</p>
<p>۱۱۵</p> <p>قطعه</p> <p>و عده منسی خود سوا بدل زین سطف کن جان را رم ترک فرما همچو غزال سگت یوارم از بوی گی خانه ام در انتظار شد چه چشم</p>	<p>۱۲۵</p> <p>قطعه</p> <p>کی نهان که در آن انفراده از باشتی در جهانم آه نام سوز ز حاکم است اعتبارم چون نباشد در خواوری شاید خود زین چه چشم از چیده اوده است</p>
<p>۱۱۶</p> <p>رباعی</p> <p>دل را از حال با پاران اگر گاه زور را بروی چه باشد اجابت ضبط را را بین که چون کلید در قف آتش اندر سینه میدارم بر آفتاب</p>	<p>۱۲۶</p> <p>قطعه</p> <p>نیست چمن چمن مه رویم چشمه آفتاب چمن است سبب نخل سرو چیده باشد نه ز نخلان بروی گلبدن است</p>
<p>۱۱۷</p> <p>رباعی</p> <p>المنه زنده که هم در سرمانیت آن درد که از سندر افراشتی ترا بیخوف خدای چه ستم میکند گویا که میان من اوده و زجرانیت</p>	<p>۱۲۷</p> <p>قطعه</p> <p>خیزم قدمم جبار ایلوی من جای گر تو ای تیر سیه از کمان و باشت میکنم تاره چه کمنه میشو در خیم آب مقدور من نه بخوابم شانی و باشت</p>
<p>۱۱۸</p> <p>قطعه</p> <p>نیزه بچکس صید بدم از عهده عجب دامم مگر باختر خیم از انداز کشادی عهده زلفت لبی من کاشان که در ستن کرد حیرانم از عهده</p>	<p>۱۲۸</p> <p>قطعه</p> <p>رهنما کو که نایدر را سه کاروان رفت بیابانی است لیک از خضر مد فرماید شکل نیست بل سانی است</p>
<p>۱۱۹</p> <p>قطعه</p> <p>نه در ترکی یعنی تنگ یعنی زبان گرفته از بران و بهار خیم عشوه شبو بیت عورت گویند ان سرگین جانور بحسب سیه که بصورت گالا باشد از انتخاب سلف فراموش شده از یاد رفته از غیث</p>	<p>۱۲۹</p> <p>قطعه</p> <p>بود بر در چشم روز طیش بود است در بر بار و در غش است بود در بر بار و در غش بود است بر در چشم و در طیش است</p>

<p>۱۳۸۸ بمن گریه کرده کس ز مردم ازین بر مرده نوح ببلبلان شال برق زیر بار یک مسی اندر خوشا سرخی باین است</p>	<p>۱۳۸۷ خجسته چشمم از کاردم تیری بود از دادم زلف یک سینه است حاضر دیر باغی یافت از دستان آبی او از عالم رقارستانه گرفت</p>
<p>۱۳۸۹ از میامم ابرو آن بیه میان خمید لعل لب چشمم بک بختی گرفت گوهر دندان ز صدم آیت هم زلف جانان دلم مشق پریشانی گرفت</p>	<p>۱۳۸۶ یافت آب حیات غزل از من مغصه از بنده ز لبتن آموخت صد از بنده ناله میداد نمود ابر از من گریستن آموخت</p>
<p>۱۳۹۰ گر قناعت نصیب هست ترا بویا بلکه خاک فالیر است بهتر از تمکینه بر سر خراب خشت ره بلکه دست باین است</p>	<p>۱۳۸۵ آه بیل نه در کنایه است جان من در بر شب بلیات تیره شب یاد زلف بر سر من ای علی یک دو سه چهار بلیات</p>
<p>۱۳۹۱ با چشمم ابر است مهرت با مهرم بر ابر است مهرت باز بهشت ابر است شدت باشهد بر ابر است زهرت</p>	<p>۱۳۸۴ ابر از شرکان من سرشق در ناری گرفت نجم از چمنان من تعلیم بیداری گرفت نقد اشک کلام زلف گرفت بود گرداگردم کج از مرام ناری گرفت</p>
<p>۱۳۹۲ زندان ولبت نیسان مهرم نخل لعل و گرد و جگر کان است کجا شلم بر زیر چرخ گردون بمن امروز فردا اهرمان است</p>	<p>۱۳۸۳ چونیت تاج بفرم ز ملکیت عمر است مقابل سرن خیر آفتاب است چونیت گردنقیبان بر دهنم عباد بر سر گردون نفس گشته است</p>
<p>۱۳۹۳ بچشمم سر نه اوده گمان است کشیده یار تیغ اصفهان است چو دیدم گوشه چشمم صدم را نمایان شد که با تیر و گمان است</p>	<p>۱۳۸۲ وصف عارض لهارمی بیدون خانه ریحان نگارم پیشه افتاده است بوسه خاسه گرفت که زلف بود وده که اندر دام بوی تار افتاده است</p>
<p>۱۳۹۴ ایکینا زنی دلش تهیدستان خلق بی خبر از خیر را در باغ جنت راه نیست چون شود روز حسابت احاطه کش حسابت نشان جبهه نقد نیست</p>	<p>۱۳۸۱ بے روی شک مهر نسیم بهار صبح دختر عاشقان جگر سوز صراست باید که عند لب ل ز خطان بود شاخ گل بهار زبان سخنور است</p>
<p>۱۳۹۵ باجان دل حضور خداوند و جفا گر دیدم دام بر زنجیرین شایست تا دامن علی نکشته حور از لحد یا بوتراب سرست دامن ایت</p>	<p>۱۳۸۰ کجائی یوسف مهر نکویی بکنانت پریشانی کج روان است ز روز اولین بر خوان حسنت بچرخ چارمین خورشیدان است</p>

<p>رباعی ۱۵۶۹</p> <p>گر قید شدیم و در برتیم عبث   دل باتو جو بستیم و بستیم عبث</p> <p>دنیا چو سرای حای اندک است   پای رفتن بشکستیم عبث</p>	<p>رباعی ۱۵۷۰</p> <p>روان آب شکر ز راه عینیت است   آبین که دامن بن تقای بحرین است</p> <p>چنین دست علی حسن از شکیبایی   بسچشم غمزه گر خیم حکمت العین است</p>
<p>رباعی ۱۵۷۱</p> <p>انچه بودیم و نبودیم عبث   انچه بستیم و گشودیم عبث</p> <p>در دسرسیت رفتنی آخر   در و صندال بفرویدیم عبث</p>	<p>رباعی ۱۵۷۲</p> <p>طفل اشکم کفره العین است   آبدل و جان فدای حنین است</p> <p>چون نشنیم بگلشن غم شان   چناندامنم ملقای بحرین است</p>
<p>رباعی ۱۵۷۳</p> <p>در وصف روی یار تو انهم هزار   الا بلبل اسیرم از خوشگوار بحث</p> <p>ای غنای لب کز لب و لبت و لبت   گل راز شرم کرده چاد دل و کاک بحث</p>	<p>رباعی ۱۵۷۴</p> <p>طفل اشکم که نور عینیت است   جان شازمر از حنین است</p> <p>چون نشنیم بیان بزم عزا   دامنم ملقای بحرین است</p>
<p>رباعی ۱۵۷۵</p> <p>قسمت نیست گنج را باعث   یار گردید رنج را باعث</p> <p>عشق و احسن است بهر آبادی   این سرای سنج را باعث</p>	<p>رباعی ۱۵۷۶</p> <p>طفل اشکم که نور عینیت است   دره خاک پای حنین است</p> <p>چون نشنیم بیان مجلس   دامنم ملقای بحرین است</p>
<p>ردیف الجیم</p> <p>قطعه ۱۵۷۷</p> <p>با احتیاج نهان است کجایان   کس به باد خدا یا به چکس محتاج</p> <p>چه خوش شود دل گر به چاکشوم   کنون نماند بخوان کسی محتاج</p>	<p>رباعی ۱۵۷۸</p> <p>انچه با غیر نفیتم عبث   انچه از غیر تنفیتیم عبث</p> <p>چون گل و غنچه درین باغ فنا   بفرویدیم عبث باز شکفتیم عبث</p>
<p>رباعی ۱۵۷۹</p> <p>با غیر نفیتم عبث   انچه با خویش نفیتم عبث</p> <p>حالی نیست گوش کس شنوا   گوهر نظم بسفیتیم عبث</p>	<p>رباعی ۱۵۸۰</p> <p>انچه از غیر نفیتم عبث   انچه با خویش نفیتم عبث</p> <p>حالی نیست گوش کس شنوا   گوهر نظم بسفیتیم عبث</p>
<p>رباعی ۱۵۸۱</p> <p>ای نفرت ملک خوبی تاج   از سر و جان دهمم نذر و خراج</p> <p>ای هجرت ز بسکه بیارم   نیست جز وصل تو داود و علاج</p>	<p>رباعی ۱۵۸۲</p> <p>حالی دل پیش تو نفیتم عبث   باز دشنامت نفیتم عبث</p> <p>قابل گوشواره گوش نیست   وز نایاب بسفیتیم عبث</p> <p>سه با سه وصل از منتخب سه آفتاب طلوع کننده از منتخب</p>

سر مهر از استخوان عاشق کن  
ای که داری برست شانه حاج

قطعه

صبا بدیده خوابیده اش بگوازم  
که من به فتنه بیدار بوده ام محتاج  
بکام مصر مرانیت حاجت یاران  
به نیم بوسه آن یار بوده ام محتاج

## سَرِیْفُ الْحَمَاءِ

قطعه

فرق است میان من و جم غریز چند  
در جام آفتاب به ساقیم صبوح  
ما هم کجا و ما هر خان زمین کجا  
جسم لطیف دوست علیا تا دم

قطعه

ساقی در ام شکر تو سازم لب زنا  
با دامن رساله ترا عمر با صبوح  
حالا معارف از علی از میکشی  
دو روز هم نرفته سر توبه انصوح

## سَرِیْفُ الْحَمَاءِ

قطعه

بلا سبب گشت شه دم ز خون جگر  
بسر نهاده یقینا کسی عماره سرخ  
طافیل عشق شهادت نصیب مرا  
ز سبزه رنگت دوش عطا جگر سرخ

قطعه

سیاه بختی من پیش ازین چه خواهد بود  
اگر در زمین با نگاه جامه سرخ  
ز سبزه بختی لبش شکست خا بر دل  
که با لبست سرخیش گل عماره سرخ

قطعه

میت خویشید برین لوح فلک  
عکس دماغ دانا هست آینه چرخ  
ماله ام است فکر مقامت نشانی  
آه بیم شده از سینه زینت جرح

سه توبه خالص و استوار که با دست ه هرگز نگردد  
از لطافت

قطعه

هزاران جای زخم پیش فغان  
ندیدم همچو آن جان جان شوخ  
هزاران تیر زد و در پیلوی من  
ندیدم همچو آن ابرو دکان شوخ

## سَرِیْفُ الدَّالِی الْمَمْلُکَةِ

قطعه

خداوند مرا از تنی عطا کن  
که بی منت ز مخلوق تو باشم  
نگویم تا که انسان را خداوند  
که آن از جمله مرزوق تو باشد

قطعه

بگذرد از نوع انسان شکست  
سینه هر کس بی کینه بود  
آه من و آئینه را بگر بگو  
آئینه در اصل آینه بود

قطعه

کن سعادت را شعار خویش  
انقض ایام آئینه بود  
گر نشیند با جانگردان بس  
نوجوان هم مرد دیرینه بود

قطعه

مگر بدین کلام خود ان عشق را زار  
مگر خبری که قهار گری است  
منم مایوس از تو از خون خویشین  
چه قاتل دانی نیست از گوید

قطعه

برین نام فلک آسایم نظر آید  
که یارب کتب ختم نیر اوج بر آمد  
خدا جانم بر آن محرم که در کتب علی  
بخش چون افزون جانست شر آمد

قطعه

چگونه غمچه دانت نام میگوید  
اگر خلعت حقیقت شمع بیان ارد  
بیک نام تو مرا زخمی میکنی صبر  
بهین که غمچه خوش است صد ارد

شاه نام روز جمعه از غیث

شاه عیون و طعن زدن از قتب و لطافت و غیره



<p>۱۳۹ بار آتم سبب بال نکال غیش کس مفت این شاع نبون بخیر بدر آهنن هزار بر ادهم علی پشتاره گناه کی هم نمی برد</p>	<p>۱۴۰ چام می وصال در من نصیب باد دایم درام عیش بیا هم نصیب باد پیغام مرگ با نصیب قیام از ایا جان نواز بیا هم نصیب باد</p>
<p>۱۳۸ نشود گریه افغانم شکایت چنانست رحم پیدا در دل و از برای هانست زیست بهره با شنیدن از عشاق کردند فریاد بلبل گوش گل شنوا</p>	<p>۱۴۱ در شب بحر تو ای غمچه دلیان کجا خار و مپلوی من برگ گل بس زد داد در دنیا ضایع کین می عشق سرد مری تو دل سوخته خاکستر زد</p>
<p>۱۳۷ آن پری نیست بدستم هیات داغ دل مهر لیان نشود مازلت تو مرا بگریه هست ایچ از هیچ فسون خوان نشود</p>	<p>۱۴۲ کسادی نصه خون عرق چشم تو خاستی پیار و یکده دستانم شد شکایت تو ای جان من نیست فراموشی حالم دانا تاثیر ادم شد</p>
<p>۱۳۶ عکس ویت چمن گل گردد انامه نغمه بلبل گردد اشک چشم چون بجزردان انفرد ای منت پل گردد</p>	<p>۱۴۳ بزم ساقی را مسموم نذا و ساغر سیم درین میدان محال گل از قلم بماند مهری که تو نیت از دست بیاورد نشسته صانع جان اگر چه هم تو بماند</p>
<p>۱۳۵ شد سر اسیر کد تب گندی آن بر سر شام وقت صبح خورده بود ز حسینه بهر خط گشت از این بست این کمان نیرنگی خورده بود</p>	<p>۱۴۴ گرفت زده و اموشم صحرای نام اگر دش چشم تو یاد کردش ساغر دهم حلقه زلفت را مسموم نماید ناف بوی کیسوی تو یاد بوی مشک تر دهم</p>
<p>۱۳۴ هزاره دید بویست بی جزبه میکند سقط شادی او را از اینچه خورده بود اصل از فرد و توانی شد گندی آن را که زده است آن از که او خورده بود</p>	<p>۱۴۵ منظر چشمیت را چشم کند تراب را جنبش است بر تو یاد ضربت خنجر دهم حلقه زلفت را مسموم نماید ناف جده گیشو یاد حلقه زلفت دهم</p>
<p>۱۳۳ خراب آب چشم گشت به خور غمی جنون شمع چنان زده که نماند چرا کردی ای ماه فلک رویش تابان که زده نهانی تو از چشم غول نامان</p>	<p>۱۴۶ اصیقت را اثر باشد چگونه که ناصح خود بدولت خط و ارم ولم را چون نباشد از نفسش شکسته باشد شکسته رابط دارد</p>
<p>۱۳۲ شعاع صبر تر از جان بین ایا بر در بحر تو در سینه ام نشان دید تقابل حکیم باعد دی چنانست که خانه جنگی دارم من عیان گردد</p>	<p>۱۴۷ سایه با لک گرگ با یک از بود غیب سایه جاسه افتاد نظر از اغیاف سایه ساخته کیمیا موضع را کردن تیر و محل افتاد تیر واقع باشد از بران و سراج افق</p>

<div>۱۶۲</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>امیدین تویی بود پس و اگر دید</td><td>بنا بر آن چو مردمان ستم پیرناه</td></tr><tr><td>زهرود کامل مشکینست و جبین صبح</td><td>پیش خفت سیه بار جام شیرناه</td></tr></table>	امیدین تویی بود پس و اگر دید	بنا بر آن چو مردمان ستم پیرناه	زهرود کامل مشکینست و جبین صبح	پیش خفت سیه بار جام شیرناه	<div>۱۶۱</div> <div>رباعی</div> <table><tr><td>ترا شریک بزرگها را اگر گل بود</td><td>امرا شریک نغیر یاد و ناله بلبل بود</td></tr><tr><td>نثار چشم تو گردید جان نسل غزل</td><td>هزار مار سیه گرفت اسی کا گل بود</td></tr></table>	ترا شریک بزرگها را اگر گل بود	امرا شریک نغیر یاد و ناله بلبل بود	نثار چشم تو گردید جان نسل غزل	هزار مار سیه گرفت اسی کا گل بود
امیدین تویی بود پس و اگر دید	بنا بر آن چو مردمان ستم پیرناه								
زهرود کامل مشکینست و جبین صبح	پیش خفت سیه بار جام شیرناه								
ترا شریک بزرگها را اگر گل بود	امرا شریک نغیر یاد و ناله بلبل بود								
نثار چشم تو گردید جان نسل غزل	هزار مار سیه گرفت اسی کا گل بود								
<div>۱۶۳</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>دامن وصلت تیا در در کفتم</td><td>جمله تدبیرم فلک بکا کرد</td></tr><tr><td>هر شبی چون دیده انجم علی</td><td>بخت خوابید مرا بیدار کرد</td></tr></table>	دامن وصلت تیا در در کفتم	جمله تدبیرم فلک بکا کرد	هر شبی چون دیده انجم علی	بخت خوابید مرا بیدار کرد	<div>۱۶۰</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>آورد خانه دریا بان و مرا</td><td>از کج قفس را با خود در زد</td></tr><tr><td>زان بعد نشد نصیب دام تنیاد</td><td>آزادی من ز قید بدتر گردید</td></tr></table>	آورد خانه دریا بان و مرا	از کج قفس را با خود در زد	زان بعد نشد نصیب دام تنیاد	آزادی من ز قید بدتر گردید
دامن وصلت تیا در در کفتم	جمله تدبیرم فلک بکا کرد								
هر شبی چون دیده انجم علی	بخت خوابید مرا بیدار کرد								
آورد خانه دریا بان و مرا	از کج قفس را با خود در زد								
زان بعد نشد نصیب دام تنیاد	آزادی من ز قید بدتر گردید								
<div>۱۶۴</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>بیاغ حسن ضعی نیست کاشند و دار</td><td>همه دلا این ابرای از چو خوش باشد</td></tr><tr><td>لباس لایه پاره هم در لطفی بحسبم او</td><td>نمی بینی گل صد کدالان چو خوش باشد</td></tr></table>	بیاغ حسن ضعی نیست کاشند و دار	همه دلا این ابرای از چو خوش باشد	لباس لایه پاره هم در لطفی بحسبم او	نمی بینی گل صد کدالان چو خوش باشد	<div>۱۵۹</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>اقبال المینست عاقلین فصل</td><td>نیز در قیال مرز جلوه گر شد</td></tr><tr><td>فرقم علی نه بسته قاتل سرشک</td><td>نخل شهادت امر و ز بار و شد</td></tr></table>	اقبال المینست عاقلین فصل	نیز در قیال مرز جلوه گر شد	فرقم علی نه بسته قاتل سرشک	نخل شهادت امر و ز بار و شد
بیاغ حسن ضعی نیست کاشند و دار	همه دلا این ابرای از چو خوش باشد								
لباس لایه پاره هم در لطفی بحسبم او	نمی بینی گل صد کدالان چو خوش باشد								
اقبال المینست عاقلین فصل	نیز در قیال مرز جلوه گر شد								
فرقم علی نه بسته قاتل سرشک	نخل شهادت امر و ز بار و شد								
<div>۱۶۵</div> <div>رباعی</div> <table><tr><td>خود روشی بر وصلت کشتن</td><td>اشتیاق دینت آینه دل چوین بود</td></tr><tr><td>دشمن گسستم ایجان من مسکین گدا</td><td>جبهه سانی برد فریضت و انج</td></tr></table>	خود روشی بر وصلت کشتن	اشتیاق دینت آینه دل چوین بود	دشمن گسستم ایجان من مسکین گدا	جبهه سانی برد فریضت و انج	<div>۱۵۸</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>ویم مشبک بر نورم خوش بخوا</td><td>نحبت بیدار مرا از بسبب و باشد</td></tr><tr><td>ظاهر اسرخی این است دین اصل</td><td>آخون از دین قاتل ما گویا شد</td></tr></table>	ویم مشبک بر نورم خوش بخوا	نحبت بیدار مرا از بسبب و باشد	ظاهر اسرخی این است دین اصل	آخون از دین قاتل ما گویا شد
خود روشی بر وصلت کشتن	اشتیاق دینت آینه دل چوین بود								
دشمن گسستم ایجان من مسکین گدا	جبهه سانی برد فریضت و انج								
ویم مشبک بر نورم خوش بخوا	نحبت بیدار مرا از بسبب و باشد								
ظاهر اسرخی این است دین اصل	آخون از دین قاتل ما گویا شد								
<div>۱۶۶</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>چاه بابل را اگر بر ملک ندان خود</td><td>قیه خانه جسم خاکی از پی انسان بود</td></tr><tr><td>جلوه گر شد از ده الطاف ویرانم</td><td>کلبه دیرانه شکاف خنده ضلوع بود</td></tr></table>	چاه بابل را اگر بر ملک ندان خود	قیه خانه جسم خاکی از پی انسان بود	جلوه گر شد از ده الطاف ویرانم	کلبه دیرانه شکاف خنده ضلوع بود	<div>۱۵۷</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>فکاساری من امروز از پیرا کردانم</td><td>از ده یاغباری نظرم می افتد</td></tr><tr><td>انحرطاع من مائل اوج ستاره</td><td>درست و نادرست منی نظرم می افتد</td></tr></table>	فکاساری من امروز از پیرا کردانم	از ده یاغباری نظرم می افتد	انحرطاع من مائل اوج ستاره	درست و نادرست منی نظرم می افتد
چاه بابل را اگر بر ملک ندان خود	قیه خانه جسم خاکی از پی انسان بود								
جلوه گر شد از ده الطاف ویرانم	کلبه دیرانه شکاف خنده ضلوع بود								
فکاساری من امروز از پیرا کردانم	از ده یاغباری نظرم می افتد								
انحرطاع من مائل اوج ستاره	درست و نادرست منی نظرم می افتد								
<div>۱۶۷</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>بقصد نذر بازی و بیدارم</td><td>زبانی دلم سپید شگافید و رنج</td></tr><tr><td>نمیدانم علی کاین از دست و دم</td><td>بصد نشتر نه از زخمای من قطره خون</td></tr></table>	بقصد نذر بازی و بیدارم	زبانی دلم سپید شگافید و رنج	نمیدانم علی کاین از دست و دم	بصد نشتر نه از زخمای من قطره خون	<div>۱۵۶</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>ایست از لباسم تاری و تاری</td><td>کاین روز بازوی من کار عشق شد</td></tr><tr><td>محبوب من ارم عریانی بدن را</td><td>کاین خلوت عطار کار عشق شد</td></tr></table>	ایست از لباسم تاری و تاری	کاین روز بازوی من کار عشق شد	محبوب من ارم عریانی بدن را	کاین خلوت عطار کار عشق شد
بقصد نذر بازی و بیدارم	زبانی دلم سپید شگافید و رنج								
نمیدانم علی کاین از دست و دم	بصد نشتر نه از زخمای من قطره خون								
ایست از لباسم تاری و تاری	کاین روز بازوی من کار عشق شد								
محبوب من ارم عریانی بدن را	کاین خلوت عطار کار عشق شد								
<div>۱۶۸</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>چو آن یوسف جامه از دامن و ران</td><td>دلم از چاه سینر بچو سیاهی ران</td></tr><tr><td>نمیدانم علیا پیش نه چه نشی و</td><td>بیک نشتر زلفت اندام من صبر خون</td></tr></table>	چو آن یوسف جامه از دامن و ران	دلم از چاه سینر بچو سیاهی ران	نمیدانم علیا پیش نه چه نشی و	بیک نشتر زلفت اندام من صبر خون	<div>۱۵۵</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>فردا شبیه بروی جانانه دیدنی است</td><td>قبل از بلال شروه مرا سلخ میدار</td></tr><tr><td>دشنام میدید بچو ابی سلام ما</td><td>شیرین کلام ما شتر باغ میدار</td></tr></table>	فردا شبیه بروی جانانه دیدنی است	قبل از بلال شروه مرا سلخ میدار	دشنام میدید بچو ابی سلام ما	شیرین کلام ما شتر باغ میدار
چو آن یوسف جامه از دامن و ران	دلم از چاه سینر بچو سیاهی ران								
نمیدانم علیا پیش نه چه نشی و	بیک نشتر زلفت اندام من صبر خون								
فردا شبیه بروی جانانه دیدنی است	قبل از بلال شروه مرا سلخ میدار								
دشنام میدید بچو ابی سلام ما	شیرین کلام ما شتر باغ میدار								
<div>۱۶۹</div> <div>قطعه</div> <table><tr><td>بزار غمگینه مشق بلبل خوش صوت</td><td>ولیک طرز کلام ترانه در یادید</td></tr><tr><td>بزار یاد کند کبک ز تو قطره زرد</td><td>ولیک طرز خرام ترانه در یادید</td></tr></table>	بزار غمگینه مشق بلبل خوش صوت	ولیک طرز کلام ترانه در یادید	بزار یاد کند کبک ز تو قطره زرد	ولیک طرز خرام ترانه در یادید	<div>۱۵۴</div> <div>ایضا</div> <table><tr><td>درخت بیرون آرد و گویا از پوست با شده چون</td><td>در این روز ماه از دیر شمع آفتاب بیرون می آید لعل و زخو</td></tr><tr><td>باین سیم گشت رساله غم بخت و نجات</td><td>بخت و نجات غم بخت و نجات شد ۱۲ اغیاث</td></tr></table>	درخت بیرون آرد و گویا از پوست با شده چون	در این روز ماه از دیر شمع آفتاب بیرون می آید لعل و زخو	باین سیم گشت رساله غم بخت و نجات	بخت و نجات غم بخت و نجات شد ۱۲ اغیاث
بزار غمگینه مشق بلبل خوش صوت	ولیک طرز کلام ترانه در یادید								
بزار یاد کند کبک ز تو قطره زرد	ولیک طرز خرام ترانه در یادید								
درخت بیرون آرد و گویا از پوست با شده چون	در این روز ماه از دیر شمع آفتاب بیرون می آید لعل و زخو								
باین سیم گشت رساله غم بخت و نجات	بخت و نجات غم بخت و نجات شد ۱۲ اغیاث								

<p>۱۶۸ دیم چو رشک را ستاده بر لب گفتم چگونه انسان بالا سرودارد گردید چون رود اندر حیرت شده گریه سرواز که نام روزی پاکد رودارد</p>	<p>۱۶۷ سگ و نرگس می مرغ کوی قاصدم دید چو دران بانی این آدم زود خانه اش سگ خون انصاف است که مرز نیست</p>
<p>۱۶۹ چو بنیادی ایجان منی عالم که نایده تر از فریاد هر مرغ چمن دارد دل از دلی شد غرق چاه نخل از دست سودیش بر دم شهرت از دین دارد</p>	<p>۱۶۶ آله من عدا هم بر تو دوستان آب گریه بارش باران بی پایا بود من ندیدم که نشاء صفت بر کمال زین همسم هر کی غرقاب این چنان بود</p>
<p>۱۷۰ در محفل آنسر و نکوی یاران چون شمع زبر دانه سر سید باشد در قتل علی شل شده دست هر بار که سر برید سر سید باشد</p>	<p>۱۶۵ اینچنین قدر و شکرمی باید شهرت او لبش بهایش افکند چون نهادی تو پای زلف لبر او سرخوش را بیات افکند</p>
<p>۱۷۱ ویم عرق ووی آتش نشان جانان چون خانه لم طیفه وقت ضحی را آمد اعجاز حسن مافض در حیرت فکنده آبی بر دهن چکیده از آتشی بر آمد</p>	<p>۱۶۴ آمدن آفتاب در بر ما از بیم وقت شام صبح میداد رفت آن آفتاب از بر ما از بیم وقت صبح شام رسید</p>
<p>۱۷۲ در شما حبیب عشق عاشقان محفل عالم محبوبیت بر تو شید اگر دهن آباییت حلقه زلفت پیوسته برید شاگردن تر از نخل در بار کرد اند</p>	<p>۱۶۳ دیده آورد بود این خم به لولم یاد زلف لبرم تا به پیش مشک شد آنجنان کرده بودم تو قتل گرم شد شمشیر قاتل دست گل شک شد</p>
<p>۱۷۳ و نقطه مقابل بر عارض جانان شهر و زمانه دو خال خوشنماند ای دوستان خدایا شرط غریبی کاین مردنک میه از چپهای ماند</p>	<p>۱۶۲ نیستی از میان بر مره حاصل نمود بخت از دیده ام بیدار بودی یاد کرد مشق تنگی از دلم کرده دمان ننگ چشم جانان زخم ببار بودی یاد کرد</p>
<p>۱۷۴ یکایک آمد آنسر و دانه چشم اگر امروز اقبال سکندر بهر باشد بیای او روان کردم ز شاکه که سرواز بوستان از لبش چو نثار</p>	<p>۱۶۱ نقطه خال بر لب جانان از بے نکته مناده اند تا بهنم دیدیش دانا کز بر آیش دمان نداده اند</p>
<p>۱۷۵ رفته رفته عاقبت نذر خود خاک خاکساران محبت خاکسای کرده هرم که می نیم سرزگان علی مفضل شکم بازی دلی سواد کرده</p>	<p>۱۶۰ سینم دنیایم علی جزای این که دلیم ایجان بین او تیرا منظر گریه نه یابی هیچ قصصانی امید و اگر دور مرا جاسوس بند می ایم دور تر باشد له موسم سرا و زمانه از غایت له موسم تابستان نمی موسم گرا از غایت</p>

<p>۱۹۳ بسته ام در این لطف یا برسم زبان هر که دیوانه شود زنجیر در پیش و اعطای تو را تو چشم و سرمه بکنی اگر بجنبست هرگز منم جویت تالش کنند</p>	<p>۲۰۱ چو هر چوین گل در چمن آن شکلی بشوق عارضش فرا لبش زلفش چو دید او را چمن چشمش زلفش از آن دلی آن بختی بختی شد</p>
<p>۱۹۴ هر چند که خواهم از تو دل دلبر سوی من نظر ندارد اگر چه که در این زمانه در داکه دعا اثر ندارد</p>	<p>۲۰۲ نثار دوی بیا کسی دستش نزد می گفتی و زلفش زلفش زبالا کسی سخی بی تیر و سر و پند خجل از مو ابر و زلفش زلفش شد</p>
<p>۱۹۵ دل زلف یا درم است بهر محلی از ابرو اگر به بنده شنبی کند یاری آید دلا آن مردم کم کرد اندر و نفعش پرده صبا کجای</p>	<p>۲۰۳ بیا زلفش زخم گشاید زودش بابر این ابرو زلفش به یاریش کشیدم آه و زاری زلفش زلفش زلفش زلفش شد</p>
<p>۱۹۶ ای تانها منم و در دست برتر حاضر است ایند لگرا زلفش ای قیبا ناسها اینچاهم بودی اگر چه حال شستم حال آتاشا بکنده</p>	<p>۲۰۴ چو هر چوین گل در چمن آن شکلی صد کل عشق عارضش زلفش چو هر چوین گل در چمن آن شکلی صبا و دلال همی بود و کاش شد</p>
<p>۱۹۷ با عجز زلفی کرد دخی سر و بر فتاد و مار گردید چو عیسی و چشم و گردش آن آن اعجاز خود بهار گردید</p>	<p>۲۰۵ سیان خلق عشق من آنکس چوین فغانی دایم گمرا از زلفش چو از زلفش آن کردار بختی بود گمرا و دلال همی بود و کاش شد</p>
<p>۱۹۸ شرتم رقیبان و خلیم این ضعف من سن خار گردید تقین عشق خود را قم با ذنی لب لب در آن هشیار گردید</p>	<p>۲۰۶ لی نوشیدن آن قدام جام آب چو ماه چاره از عکس زلفش صریحی بر لب نه بوسه قم عیسی برای مردگان سخن و در قفل شد</p>
<p>۱۹۹ بین اعجاز داغ سینا که لوت حرم گلزار گردید برای فاتحه آمد چو بسیل چو حرم حرم حرم حرم حرم</p>	<p>۲۰۷ رخت با آن بختی آنکس زلفش دل ترا که با هم درین گلزار زلفش باید کرد آن جان بود زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش شد</p>
<p>۲۰۰ دلم در پنج زلف یا گردید اگر فتاد با لای لای مار گردید شدم حیران چو دیم سینا که سرمه آنکس با مار گردید</p>	<p>۲۰۸ بهار آمد گلشن زلفش زلفش بهر این بختی چوین با لای زلفش رفیض قحطی آید بهر گردید بلا این چوین زلفش زلفش شد</p>
<p>۲۰۱ گل شدن زلفی ظاهر شدن انهارم</p>	<p>۲۰۹ گل شدن زلفی ظاهر شدن انهارم</p>

۲۰۹	رباعی	نسیم صبحم انقباس از پی سحر شد دم صبحی گلشن خنده گل بر لبش شد طفیل شکسو ارفاقی انجم زخوی آمد از ان قشیکه دو حیرت جولاگاه دلش شد
۲۱۰	رباعی	مردی مد و دریاغ سامان شغل شد نیافا تازه در میان بلبل گل شد زهی شان سودا رافقی روحم فدای او ارال حیرت گردیده جد ازل دلش شد
۲۱۱	قطعه	فدای منی ناخن پای و ارفاقی جام که عشق گل نقش فنا غم صوب بلبل شد بهر غره زیارت یکتا انداخت بر او از سر کاش چو آرزویش کی عمل دلش شد
۲۱۲	قطعه	چیزی پری مصحف افی خساری برای جان را عاشقانه فاقه قش شد چو کرم در شای شسوار افقی آلا نه وصله نوش فلک فعل دلش شد
۲۱۳	قطعه	حم حکیم فلاطون جام حم پرست عطا از آب یرم پیاله مل شد فدای ناخن پای و ابر در غلی هلال حیرت بهر فعل دلش شد
۲۱۴	رباعی	سینه ام پر ز حب حیدر شد لک من حور و خلد و کوثر شد بوسه دادم خاک تربت او مس عصیان طلای حشر شد
۲۱۵	رباعی	آب بان یزدان بنظر لایق ایک دم باوشستم از صد شهر لایق دانه مرا که دیدم رخ نور باراد ایک جلوه رخش زهر گران قمر لایق

سده اول روز ماه ۱۲ از حشبت

۲۱۶	رباعی	از مهر و طفت غیر از خنده و لب لایق ایک سله لبش بنزارا بگین لایق من کرده ام شارسخ دوستی تو را بود از چه بر سر کی زد که جان دین لایق
۲۱۷	قطعه	هزار جامی گشتم کجای عمری نیافتم پی دفع قهر او قعود بلا می جان شود از کیه لیسوی که نقش جان جهان ابر او قعود
۲۱۸	قطعه	شیدم ام که نصیبی کجای دم نوشته اند رقیبان بایر قعود من غریبین صفی دل شیدا رقم نموده ام از آب چشم تر قعود
۲۱۹	قطعه	خط بر آمد بعارض گلرنگ نفرستاد ما هر دو کاغذ نامه ام کرد کاغذ بادی جای مرغ است بگو کاغذ
۲۲۰	رباعی	بعد عمری که فرستاده بگر کاغذ گوی پیام اجل بودم دگر کاغذ بر سر چشم نهادیم لایق جان ز تن رفت سخاوتیم لایق
۲۲۱	قطعه	آنچه خواهی بقو کن چه کنی گر نیایی زمانه دگر یاد مرقد مرا می باید به از ان نیست خایه دگر
۲۲۲	قطعه	بیل باغ حسن بنزد خنجم چست ما اتر اندر دگر یاد از این رخسار پیوسته مستم اندر زمانه دگر

<p>۲۳۱ قطعه بدگمان از من جان گویند یار چشم و روی تو یار سبب از هم جدا خبر دیدارت نینخواهم دیدار دیگر جز سگ سگیت نباشد مریار دیگر</p>	<p>۲۳۲ قطعه سینه خنانه فرستاده این که در دست بر آمد ز دل و بود تحریر آن بخط غبار صاف از جانم شده دلار</p>
<p>۲۳۳ رباعی راه اسلام موطات را حیدر پرده پوشی است امشب حیدر پیش معبود همه خلق ردا حیدر پشت کمر است شکسته بلو حیدر</p>	<p>۲۳۴ قطعه دریا و صنم شراب بنده هم گفته است خدا ادا التماس بان ابر سیاه بنمستان آور نیخواهی سرم گردش دوران آور</p>
<p>۲۳۵ رباعی بهر از آینه گردید صفاحیدر خانه ام گوشت اندوز نشد زلف حیدر خوشتر از فلک گفته قنیا حیدر در دم هست مگر نور و لا حیدر</p>	<p>۲۳۵ رباعی ای دیو صبا خبر دیوان آور گو گفت حکیم آرد غنچه سحر ترایق بمن زار چنان آور تو بگر از زلف پریشان آور</p>
<p>۲۳۶ رباعی پر نمودند و لم را بولای حیدر جای من را در قیامت کنی ای حیدر روز و شب ز زبان شای حیدر روضه جنت فردوس بر حیدر</p>	<p>۲۳۶ قطعه سرخ لب فروز من عشاق انچه سیراب کند تشنه دیدار ترا آب دلی کم نیست ز تابش حیدر است آن سریت تو که آتش حیدر</p>
<p>۲۳۷ رباعی یاک کردی نه مرادید فنا کن گردان تو بینی بر بیابان دایم آنچه چون نه بر آمد نه خاک سوز جان من هست برون ز این خاک سوز</p>	<p>۲۳۷ رباعی ای که داری رخ ز برق حسن تابان رنگ عیسی گوشتی بجای زین ابی رخسارم بسینه دل ناک و کار چشمم جای تو کرده از خودم بایر</p>
<p>۲۳۸ رباعی یافاک بود دیده فنا کن آن سیه سحر لب گردیم لاش من فن کرد نه خاک سوز هست یالین فرارم شجر خاک سوز</p>	<p>۲۳۸ قطعه مردی ابرو و سبایش نام و رقم زنده جادو چون خضری بکار و رقم ای علی جان من زین جان غم همچو اشعارت باشد آتش جان غم</p>
<p>۲۳۹ رباعی فخرش بان جهانند گدای حیدر من چه باشم که کنم مرغ غلام حیدر جان من باد فدای کفای حیدر ربع قرآن جمید است شای حیدر</p>	<p>۲۳۹ رباعی من ایامم و صد جوش لای حیدر سیکتم حشر بدین ستم نثار حیدر من و دستام و دامن قبا حیدر من و دستام و دامن قبا حیدر</p>
<p>۲۴۰ رباعی یاد من کس نه باند سرکار سوز موسم گل زخراں باز بسدل سوز بار یابی نشد امروز ببار سوز علیم قفس است گرفتار سوز</p>	<p>۲۴۰ رباعی من و دستام و دامن قبا حیدر من و دستام و دامن قبا حیدر من و دستام و دامن قبا حیدر من و دستام و دامن قبا حیدر</p>

## رباعی

ابر از راه گرم هست در ربان منور  
فیضیابند ز دیدار تو حضا منور  
ما د افلاک بخوابید بر آمد خورشید  
همچنانست مرادیده بیدار منور

## قطعه

ز قامت تو نه طلوی و سر و منور  
نخل زموی تو ظلمات تاریک منور  
قدای روی تو ایجان نه صد گل آزاره  
بختگوی تو قربان هزار لیل منور

## حرفیف السین

## قطعه

ترا در روز مرگ آشنائی  
بود هر یک سوای صبر منور  
بجز احسانهای نیک و اوار  
انباشد هیچکس در قبر منور

## قطعه

قدر من زلف تو میداند نه تو  
قدر آداری نه آداری منور  
در دین چشم تو میداند نه تو  
در دیاری نه دیاری منور

## قطعه

قدر من زلف تو کی دانند  
قدر ما سوز و صیاد منور  
در دین چشم تو کی میداند  
در مقهور و جلا د منور

## قطعه

قدر من بخت تو میداند نه تو  
قدر بیداری نه بیداری منور  
در دین یاد تو میداند نه تو  
در بیکاری نه بیکاری منور

## قطعه

قدر من بخت تو کی میداند  
قدر برباد نه آباد منور  
در دین یاد تو کی میداند  
در و ناشاد و بیداد منور

سلسله ایستاده شد

مؤلف

## قطعه

رفت در باغ یار از پی سیر  
شد کجکاش شادت ز کس  
حسن نظاره سوز جلوه نمود  
کرد زائل بصارت ز کس

## رباعی

گر چه باشد بر تنی من هر  
خورده الماس رخ و زلف منور  
نمست نیامده شیب دار چشم تو  
تا تو باشی در خاب منم خود کس

## حرفیف السین

## قطعه

در روز غم از رگ طوبی آرم  
خیال خورشید بانی کنم با صد تابش  
ز نور آدنگ من زلف تو بگیرم  
ز خضر آبی طلب کنم ز کس تابش

## قطعه

ز ادم رفت سوی میخانه  
مست آمد بخانه دین و دین  
من و یارم شمع و پروانه  
عشقم افسانه گشته گوش بوش

## قطعه

نه بنیم خیر روی یار زین چشم  
از ارم جز صدای او در گوش  
نباشد دیگری را جالبین  
همه از دین و دل کردم فراموش

## قطعه

یک صحن آهوان ز جان رفتند  
زان شکاری گشته مجروح  
نسبت ما با و چه می پرسی  
جان عاشق تنش تنش روح

## ردیف الصاد المملک

## رباعی

یار کجک سباز و بند بلا حرص  
او برق هم چندی بود باو حرص  
ایکس لوبی و دین مبتلای حرص  
ایکس لوبی و دین مبتلای حرص

## ترجیم الضم البعیر

رباعی

یار منی مباد گیس جهان غرض  
با دشمنان غرض نکر باد و ستان غرض  
صد سار راه بشو از بزم دستان  
بر گاه عرض کردی سیان غرض

قطعه

نقش کنی خیر فیض خدا خلق نکور  
فیض غرض من غرض غرض غرض  
نیکو بد را بدو نیکو کردم  
انچه باشد بصلح تو همان غرض

قطعه

بزم مشکده پیش بیان  
نشد تفصیل از اجمال غرض  
ز آبادی نشیدندم بودی  
کرده پیش او کس حال غرض

## ترجیم الغیر البعیر

رباعی

گویند هست نصف عالمی خط  
لیکن ایند نیست ان نگار خط  
یکم منم حواله خامه کرد یار  
کردم رقم یار علیا بن خط

رباعی

یا رشود مهربان بودم غلط  
باز ندانم چنان بودم غلط  
جای اسید زلم مسکن با نیست  
وز بهر جادوستان بودم غلط

## ترجیم الضم البعیر

رباعی

ز قهر دشمنان باشی تو محفوظ  
ز مهر دوستان باشی محفوظ  
خدا حافظ ترا هر جا که باشی  
ز بهر راستان باشی محفوظ

رباعی

چنان گشتم بوس یا محفوظ  
که از صحت نبود بهر محفوظ  
مراد بزم جانان هیچ غم نیست  
که بلبس هست در گلزار محفوظ

## ترجیم العین

رباعی

بزم تو گشتن است گل نوبهار شمع  
سازم ز ماه بر رخ پاکت شمع  
من هم بجای خویش شمشاد گشودم  
دارم ز غول بر سر مرقدش شمع

رباعی

ای شمع پیش روی تو شب تاب شمع  
وز غمی شرم کو هر خورشید شمع  
برقع بکش ز روی که سوختم تاب  
پروانه بود دل به تابش شمع

قطعه

باشد اگر نصیب ماه دیدنی را  
در بزم یار جلوه جانانه پیش  
یار بزم یار مرار یا بسکن  
سوزم پیش یارو پروانه پیش

## ترجیم الغیر البعیر

رباعی

ای تکه میسری بی گلگشت باغ  
دانی که در فراق تو دارم سینه  
باریک همچو گوشت خیل است نه ام  
آیا بود که کین به باشی تو بنجر باغ

قطعه

آن سر دهن ز اید علیا بسوی  
آمد تو سار که گشتم باغ باغ  
از فرق تا قدم بفرقش رساها  
ماند کوه لاله که بودیم باغ باغ

له نام ستاره است که آنرا سر غول سینه گویند ۱۲  
از غیثات اللغات -



## رَدِیْفُ الْفَاءِ

قطعه

۲۶۳

صد بار زخم خنده بدل زدلی صم  
کیا رهم نکرد تبسم بر ارحیف  
یک نقد دل بست علی دود  
آنم شده بکوی کسی گم بر ارحیف

## رَدِیْفُ الْقَافِ

رباعی

۲۶۵

بزرگ تر از هر بلا است دنیا بلا عشق  
سلطان شو دگانی بال با عشق  
یک بوسه دور کرد کینه فراق  
بی وصل بر نشد مرضی دوا عشق

رباعی

۲۶۶

ایک زبان است صندبان فراق  
با که گویم داستان فراق  
بیان ما خود و دو خون دل نوشید  
تا بگور است میان فراق

رباعی

۲۶۷

بزرگ نیست در زمانه رفیق  
کاین نشانی است زان صبیح  
از جویی که حسن دوست خود  
وان شفیقی که عشق او طبعی

قطعه

۲۶۸

از راه غاضبی که بود جلوه اش بحر  
کامی ز فتنه راه که گم کرده حشر  
از چاه غمغشی که بگو تر قناره  
یوسف ز چاه جواب غمغشی

## رَدِیْفُ الْکَافِ

قطعه

۲۶۹

خلاف واقعه هر چند عرض می دارم  
ز روی لطف هم ای میان با یک  
چو ماه چاردهم جلوه نامیسم  
من و فراق تو دوا می شب با یک

رباعی

۲۶۴

هزاران بار ز دآن آید ز کشت  
نشد نامش ز لوح سینه ام حک  
اگر آن یار باشد هر باغم  
چه سازد دشمن ناپاک دگ

قطعه

۲۶۱

از چه باد عز و در مغرت  
آید شد آفرینش تو ز خاک  
همچو آب به تری زمین زوی  
آتش میزنی سر افلاک

قطعه

۲۶۲

خند نمی زد بدل از نوک شرکان  
پرویش دلبری ابرو کمان ترک  
چو شد گرد لدهی کردند یاران  
دلچون خوان غیا بر دانه ک

## رَدِیْفُ اللَّامِ

قطعه

۲۶۳

برق زاده من است دود آن آسب  
دانه های سینه باغ و عید افتاد  
بیدرغوان با این سوخته آتش کباب  
آب یا بشکافد خرم از دنیا دل

قطعه

۲۶۴

سودش دل کبیریه در بجان کن  
کام از فتا و یا این با بجز زلال  
از طفیل است کیف سال در زدی  
مجموع شد تبسم صفت و رنگال

قطعه

۲۶۵

شستم میدم هر قدر ز راهی کو  
بکار دین دنیا مشکلی افتاد بر شکل  
بدوران این صباستینند بشار  
که پر باشد می عشقش و دین بانه اول

قطعه

۲۶۶

خود و خرم همه غم و دزدان  
تن من خشک آتش همچو خال  
حسن سبزی دلم که سوخت بجز  
همچو سبزه بره مند م با مال

قطعه

۲۶۷

شکاره کو کباب  
از کشتن دیوان

# ترتیب المیمه

رباعی

خاک پای خیم احمد مختار شدیم  
خیر خواه چشم حیدر که ار شدیم  
سوی من کینظر افکن گرم شادیم  
چون که انوار درین هند جگر قرار شدیم

قطعه

بود امید خمر انجم کار  
صفت ایگل از تو داغی یافتم  
دل بپای آزار بایت آویدم  
در تلاطم گرم سراسر غمی یافتم

قطعه

هر جنس بیایه از اهل دزدگار  
روزی کسی خرید کند عیب از هم  
سرمایه گناه ولی طوق گردان  
نشان این شاع کسی متعارف هم

قطعه

در صرشد عزیز کلام فصیح من  
یوسف خرید کرد نبات مبارک من  
آمد بے ناز جنازه سیح من  
فخر حیات گشت مات مبارک من

قطعه

سین الماس بود دندانت  
آهای یا قوت لبست میدانم  
زلف لرام ضلالت باشد  
چشم راصا و صم میدانم

قطعه

چون نکند بد شو گنج شیدان  
گوئی هم خورد و هفت بازوی صم  
تیر در بلوی عشاق نند لوک مره  
کاش شیر کند جیش ابروی صم

قطعه

دوستان در دل نگارنده  
جای کان ملاحتم معلوم  
پس برای چه منت جراح  
اند مال جراحتم معلوم

قطعه

میهان عیشا باشی دام  
میزبان از بهر عنما بوده ام

در فراق غم کنم تازه غمی  
من ز خود عنمای خود افروزم

قطعه

نخاهم دیدم چون رو خود من زیتا  
اگر دیدی قیامی رام جان سور قیام  
زلف یار چشم خویش را کرد ز کز انان  
آنی تا ابد ادا سیه رو قیام

قطعه

خونی مرا نباشد از خون شست  
بر سینه جان تو نواز دوست  
ای دستان خدا را عیان من  
کر خاک کوی جانان در جیم جانم

قطعه

از دست دیده ام شده عصیا بعد  
ملک نازده بود تنای رستم  
شکر خدا که باز همین شیم زار من  
کرده خوشا غرق بدریای رستم

قطعه

شمر تارگان این آونیمه گردون  
بشنو من آنچه حالت حال کرده اش  
از تیر با آه پر سوز نیمه شبها  
من سینه فلک غرابال کرده اش

قطعه

گر بیاید گل و کردیم در شب بحر  
آب سر شکست و آب گل کردیم  
خاک ز کوی جانان فرق دشتا  
از سر بره عشق او آب کردیم

قطعه

صر صری میوز دو میر و آب  
این تماشا بغزانت صناعتی  
سردی آب ان گرمی این باغ  
کیف اعراف درین افناختی

قطعه

بر لب یا چو کردی غسل ای شاکر  
مثل گل در دامنت شو گل را غم  
مصعفت رخ دیر تا هفت نعل  
دور آن کردم سپارد را غم

قطعه

کمان لیان جانده ابروان  
آه پیش دندان پاکش ندیم  
دانش چو ز بختیان تنگ  
کمر بچو افکار اهل کرم

<p>۲۹۲ غیر از تجانه با سس نهندان بسکه از تاثیر این سنگین دلان سیرکن هر جا که خواهی ایلم سنگ میگردد علیا کنگلم</p>	<p>۳۰۰ رباعی کسی مارا نمی پرستد شادمان بجای خویش رکود کن چون بنده مزارم خانه مار کفن در پستش بای که من مشول هر قاتل زلف بایم</p>
<p>۲۹۳ یا بزم بجان و بجز اگر دسترس علی دانی کجا تصرف لعل و گهر کنم سازم نثار لعل لبش کان لعل قصه همیشه بر دزدان گهر کنم</p>	<p>۳۰۱ رباعی دیده از حبس بر آورده بدیدم گوش از مغر کشیده نشیند رفتم سجده سر میدیم بودتنا چنین چون فلک زده فوجت بخیم</p>
<p>۲۹۴ گریه و سوز آه سرد و صفت از همین چار غصه هم آدم گریه و سوز آه سرد و صفت در نه شد غصه هم تمام نه هم</p>	<p>۳۰۲ رباعی بگذره حجت با بوتراب دارم در قلبش نور صد فایدارم ستم حجت از روز بد خلقت من از غدیر خم لبم خرم شاد دارم</p>
<p>۲۹۵ تو لاله رخ لبینه ام دایه است از یار کتار را خبر نیست تو سر زدی شرم دارم بارت نبود که بر ندا رم</p>	<p>۳۰۳ سرد قامت بگوای خسته اندیشنا کای بفرق سحر و تمسج خوشتر کی میرشد تا شای تو خاطر خواه با چشم ز گس بی بصارت چشم خوشتر</p>
<p>۲۹۶ یا در آیدیم بخوابه شبی مستح شد بعد استفسار حال بخت من بیدار شد از خفتنم شیع را خاموش کرده گفتنم</p>	<p>۳۰۴ برده داری حیا گفته مقدر شد و دیوت را سامان بیارین یار سیر راغ خواهد کرد این تعمیر بود چشم ز گس را نداده اندیشایی این</p>
<p>۲۹۷ خوبی من منکر تا کنی مجبور زلف را شانه کن تا بریشان اشفوی غیب مرا تا کنی آزاد رو سوئے باد کن تا کنی بر باد</p>	<p>۳۰۵ مهر بان باشد چرا آناه رویم پور گو تو خواهی برین عوی دلشین راستان دایم گریزان از کج دران سیکتم خاطر نشان با حقیقت تیران</p>
<p>۲۹۸ زلال فیض با هر کس که خورده خضر پروا بلم شکسته دقش کرد و گویا بطلان نگاه دنیا ای سکنه آفتاب به عشقت ز گرفتاری بدایغ غنایم</p>	<p>۳۰۶ طالب نیکی اگر باشی دران غزل راستان از صحبت کجا ظاهر شو ترک فرما بهیشتی بدان بذران صد زخمی کند تیرانشه با گدازان</p>
<p>۲۹۹ شرط انصاف نداشت که رفتی ازلی دل شکسته شود اعنی نعم حیرت دل شکسته شود اعنی نعم حیرت</p>	<p>۳۰۷ شرط انصاف نداشت که رفتی ازلی دل شکسته شود اعنی نعم حیرت</p>

<p>۳۱۵ قطعه</p>	<p>۳۱۸ قطعه</p>
<p>۳۱۶ قطعه</p>	<p>۳۱۹ قطعه</p>
<p>۳۱۷ قطعه</p>	<p>۳۲۰ قطعه</p>
<p>۳۱۸ رباعی</p>	<p>۳۲۱ قطعه</p>
<p>۳۱۹ قطعه</p>	<p>۳۲۲ قطعه</p>
<p>۳۲۰ قطعه</p>	<p>۳۲۳ قطعه</p>
<p>۳۲۱ قطعه</p>	<p>۳۲۴ قطعه</p>
<p>۳۲۲ قطعه</p>	<p>۳۲۵ قطعه</p>
<p>۳۲۳ قطعه</p>	<p>۳۲۶ قطعه</p>
<p>۳۲۴ قطعه</p>	<p>۳۲۷ قطعه</p>
<p>۳۲۵ قطعه</p>	<p>۳۲۸ قطعه</p>
<p>۳۲۶ قطعه</p>	<p>۳۲۹ قطعه</p>
<p>۳۲۷ قطعه</p>	<p>۳۳۰ قطعه</p>
<p>۳۲۸ قطعه</p>	<p>۳۳۱ قطعه</p>

<p>۳۲۱ تقاب بجز رخ سیکن بر سرین گداز نجات تابند در دگر گشتن هم او</p>	<p>۳۲۱ رباعی کوبه باز را موم سازد نری یار شعله لبر برق بزرگ رخ فتاد</p>
<p>۳۲۲ سبز خط نام کرده اند عشاق استنم عکس هر از لطف است خسارتو</p>	<p>۳۲۲ در غم ابروی جانان بگریز یار زرد رخ خورشید شد از سر رخسار</p>
<p>۳۲۳ سالمه ام تو کرده در مفره زلفه المنی دشنام از لبهای شکر بار تو</p>	<p>۳۲۳ بر سچکس پیش خوش کار اندر منت هم سرو شد باز را از گرمی بازاد</p>
<p>۳۲۴ پیه تشبیهی در هم در نور باختر شد زاده یار زده شود در جلیخ</p>	<p>۳۲۴ باد دل دستی که خم در گردن کوبه تشبیهی که بانور رشت دیدار</p>
<p>۳۲۵ کرده ویرانه را با بعد از دتی کلبه ام خضبتی با جلوه چربار تو</p>	<p>۳۲۵ کرد در پهلوی معشاق در پایا فتنه برانموده خوبی رفتار او</p>
<p>۳۲۶ تا بد انانیت بجان چار سو گتم شده به تن چشم خانه از بی دیدار تو</p>	<p>۳۲۶ از دو جامی به عالمی شتاقی اندک بیان بکشت جانی در لعل او</p>
<p>۳۲۷ بهین تنهایی باز که غیر سایه یار از فیم نیست صحرای کبریا و جیان</p>	<p>۳۲۷ خود فروشی نیست نین کینا و رسوایان تا کجا رونق گرفته گرمی بازاد</p>
<p>۳۲۸ لیکن میرود انهم نشیمن در شب نیم از شام هم تا صبح گاه هم نمی یابم نشان</p>	<p>۳۲۸ لحظه لم برآور از چشم چرخ رفت عبید از حرم کشیده آیا رگند تو</p>
<p>۳۲۹ مرحبا اهلًا و سلا قاصدا دلبرم داده نشان تو دبتو</p>	<p>۳۲۹ بسته علی شتر را قاتل آتش نشین دیدم کجا رسانید تقبال بلند تو</p>
<p>۳۳۰ گفته با من سلام دلربا میکنم تسلیم جان خود دبتو</p>	<p>۳۳۰ از بهر دفع چشم به پیرسان کرد زخم سوخته ام را پسند تو</p>
<p>۳۳۱ دشمنی با من هم پیدا کنونی لم کاش بیارم کروی دیده بیار او</p>	<p>۳۳۱ از فکر آب دانه خود تی تزدیم از آذگی نصیب شد به بند تو</p>
<p>۳۳۲ شد رفیقم تقاب آسمان می کشد و دوازدهم سایه دیوار او</p>	<p>۳۳۲ ای شمسوار حسن فلک لاله نعل شکسته سم بای میمند تو</p>
<p>۳۳۳ و نه نگار است با جان شادمان تو خطا کردم غلط گفتم ندارم جوی تو</p>	<p>۳۳۳ شد موج جگر من تو به غیر یار آزاد گشت بر کرد زار به بند تو</p>
<p>۳۳۴ کجا قاصد فرستم بایرم خوار کس چو گر خشتین بانی نمی یابم نشان تو</p>	<p>۳۳۴ نشان چو شعله ای آتش پر سوز رخسار و گل برکت و شبنم خور</p>
<p>۳۳۵ سلا دستور عیاست که در پان سس از راه دو بیاید این کد است بر زبان جاری کنند اهل یعنی آه دی تو سلا یعنی سیردی تو از غیث</p>	<p>۳۳۵ از معجزه غصه جانان عجب است او در غصه نشان رفت و</p>

لطفات حیات داد مرا	جمع ضدین در جهان کرده	رباعی
کلاه خنجر سلیمان ابروی خمدارو	کشته ز جان سید بران یزد بارو	رباعی
باعث کم گفتگوی رفیقیم علی	بسته لبها ز دآن شیرین گفتارو	رباعی
پاره از برق یا تشکله یا کفنی	تا به دآن یاسینه ام جان کفنی	قطعه
ماه اردی ای صبا یا نو بهار دانی	ماه دی با فیصل گل هوای داری	رباعی
داغ من با یوم حیرت کف دستم	صبح غم یا کلبت یا شام بزم	رباعی
طبع من با لیل صلت یافت	شام بهر یار خست یا صبح مصلحت	رباعی
گر کنی قصه سکه ایه ازان ما	بر سر خشمم نه دم و لبر ما که م تو	رباعی
نسبتی نیست با عجز تو روح افسار	مرده صد ساله شود زنده بر رخسار	رباعی
ردیف الهاء		
نیت این سبزه خط جانان	میکنم کشف را از پوشیده	رباعی
حسن زیبای تو ز لعل لبست	بر سر سبزه با ده نوشیده	رباعی
نوشتم وصف نفیای شمع و شمع	بتاریکی فمدان نیز غایب نظر	رباعی
بناچار ای نمودم فکر وصف رو با لب	پان دشن پیشیم بود پس شمع	رباعی
دوستان در روز روشن هم گر	بر طرازم وصف آن نه لعل	رباعی
آنجنان تا یک گرد خانه ام	حاجت مشعل بود بی اشتباه	رباعی
بیمش تیریم بسان کرده	خلعتی در زمان عیان کرده	رباعی
رنگت ز جابه تن ز گیسوین	باشه عیان صورت مرئی ز آئینه	رباعی
الا تنش زیدو جان درش کسی	ظاهر گشته صورت قلعی ز آئینه	رباعی
پیش زمرگ خویش خاک شدم	انکساری مرا ز جان برده	رباعی
گر دبا دی گذشت بر جام	خاکساری بر آسمان برده	رباعی
شکستگی دلم و زلف شکسته تو	اگر ز حال درون بود خامه ام گاه	رباعی
براه مرد بریدم چه سازم از نقد	بهر از حیف نشد از نامم گاه	رباعی
کجا بالاس یار جان شام	کجا سر و چمن استغفر الله	رباعی
کجا گیسوی جان بخش دلایم	کجا مشک خنق استغفر الله	رباعی
در خیال در دندان تو اقلیم	رشد شرکانم مسکات لای	رباعی
نوبت کیست درین ماه علی	بر میان باز فلک تیغ بلالی	رباعی
چشمم و دمان بنی گوش و دق	دلبر است او ایتمه در دق لای	رباعی
بر لب شیرینیت بگو یک خال کان	مهر کرده اند بر تنگ شکر لای	رباعی
مرا خیال شنای ابو تراب شده	بنای قصر بخت بی تواب شده	رباعی
بهمن وصف خ روشنی علی	چرخ خانه من صبح آفتاب شده	رباعی

# کتاب الیاس الحسانی

قطعه

۳۵۲

غریب نصیبم که سبک غم انگیزم  
پیشانی طرقت در چراغ ازمن سحر  
ولیکن التجار دارم که گرفته گذرانجا  
ازمن اینک مزاج جلد برغانی

قطعه

۳۵۵

چاه وصل آن بحر غم که سحری بر غم  
بی حصول سرو زارانه رخ کنی  
نظر بقصر کن علی برای خد  
چه زندگی است مصروف و فکری

قطعه

۳۵۶

خلاف افقه نفی نگیرد نهزار  
پسند نیست بر عیوب غنچ کنی  
قدم برین بره نمیرودم من برای  
درم بدست نیاید چه ذکر گنج کنی

قطعه

۳۵۷

نبودی که رسید وصل جانان  
فراق او مرا لاریب کشتی  
ندانستی اگر نیکو بنزد دوست  
علی را دشمن بد عیب کشتی

قطعه

۳۵۸

دانه گندم بدر کرده است مرا  
پیش بران قوت طفلی خود امین  
گندمی خا جانان سستی بره بران  
جان و لاشن و دل آورد از غما علی

قطعه

۳۵۹

کردم بر مرا تقدیر دور فلک  
غیر تن نیست بنیای من جا خالی  
چکنم هیچ عجب نیست علی مری  
خاک قبرم کند گری تن جا خالی

قطعه

۳۶۰

ای معکوس است لامنی عشق  
زیب ده نامه حسن تر نام علی  
قد جفت معکوسم برین آفت  
آه زینو به نشانی بی کام علی

له بالفتح حرکت چشم و ابرو و ابرو

قطعه

۳۶۱

ای صاحب تاج قاف حسین  
وی واقف رازهای باری  
غلمان جهان ترا غلام اند  
حولان جهان ترا جوارری

رباعی

۳۶۲

تو و مجمع زیاران شادی  
من و تنهایی و امیدواری  
تو صد ناز بر یک خلق عالم  
من در رگدازت خاکساری

قطعه

۳۶۳

با دقاصه دامان زیر فلک راحت  
آه آوردی بر می گریه رام  
انچه می بینی ز حالاتم بگو پیش من  
آقایامت هم بنابر ختم و قلم علی

قطعه

۳۶۴

ز حیرت خشک شدم بهر آب  
اگر چه چشم من دورای عانی  
ندانم اگر صادقین قلم نویسی  
برین عی بیایم از جناب مجربانی

قطعه

۳۶۵

کمان لایتم تو عبادت نکرده  
بر خاک بروی قیاب برختی  
بدر و بانم آل نگار و کم که باز  
از خنده صد هزاره نمکدان برختی

قطعه

۳۶۶

گویش سوز آورده صد نعل سحر  
دیدم ز گس ندیده شل بالایت  
گرچه گردیده نظر انداز بسیل گشتی  
در خورده با چنین خسار زیای

قطعه

۳۶۷

ای سیم سحری باد تو دایم آباد  
باد در کج نفوس از نعل و ریگان دای  
سر زده ایار کشیدی تو چشم میگرد  
ایک شمشیر برستستان ادوی

قطعه

۳۶۸

گم شده دل شب تیره زلف  
آفتاب رخ جانان مدد  
کاروان رفت و منم ناوقت  
ای کجا خضر بیابان مدد  
نه نیزان از کشت

<p>۳۰۶ قطعه</p> <p>سرجیلا و بریده طریقت انداز مرحبا اول یا صبر سیدی یزد</p> <p>رفته رفته قدمش قطع نمودم منزل عشق منقطع نمودم علی</p>	<p>۳۰۹ قطعه</p> <p>باقی عطار باقی عطار باقی باقی عطار باقی عطار باقی</p> <p>باقی عطار باقی عطار باقی باقی عطار باقی عطار باقی</p>
<p>۳۰۷ قطعه</p> <p>چشم تو بینی تو ابرو تو پس علی از دل جان داشت دست بس</p> <p>چشم تو بینی تو ابرو تو پس علی از دل جان خود او دست بس</p>	<p>۳۱۰ قطعه</p> <p>می پرستم زیر چرخ از شادی یا کرده است کاغذ بادی</p> <p>بچه عطار بی نشان با نام مرغ جانست نامم کنون</p>
<p>۳۰۸ قطعه</p> <p>چشم تو بینی تو ابرو تو پس علی از دل جان داشت دست بس</p> <p>چشم تو بینی تو ابرو تو پس علی از دل جان خود او دست بس</p>	<p>۳۱۱ قطعه</p> <p>جامه فدای ساقی جامه فدای ساقی کرده عطار باقی کرده عطار باقی</p> <p>جامه فدای ساقی جامه فدای ساقی کرده عطار باقی کرده عطار باقی</p>
<p>۳۰۹ رباعی</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p>	<p>۳۱۲ قطعه</p> <p>ای دل زاده شد رباشی اگر تو در خواهمش کوثر باشی</p> <p>شهره عشق که در شجاعت است طلب آب ده کن از آب غدیر</p>
<p>۳۱۰ رباعی</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p>	<p>۳۱۳ قطعه</p> <p>مرزا ناز فروشان تو بی نیاز کنی برای خویش تو خود را بجا آوری</p> <p>زناز خلق تو ای بی نیاز کنی نامم جای تو با آذر دل تنگم</p>
<p>۳۱۱ رباعی</p> <p>شاد باشی که خوش کار زبانی کنی ای زبان گرد تو گردم که چه جانم</p> <p>شاد باشی که خوش کار زبانی کنی ای زبان گرد تو گردم که چه جانم</p>	<p>۳۱۴ قطعه</p> <p>بودم مرا ساعت و ساعت بود بودم مرا ساعت و ساعت بود</p> <p>بودم مرا ساعت و ساعت بود بودم مرا ساعت و ساعت بود</p>
<p>۳۱۲ قطعه</p> <p>کی خریداری فروزمی بی نیازی کنی جمع کن با قیامت چه این آنجانی</p> <p>کی خریداری فروزمی بی نیازی کنی جمع کن با قیامت چه این آنجانی</p>	<p>۳۱۵ قطعه</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p> <p>منم رشک خاقانی و انوری اگر سادو جی زنده بودی کنون</p>

## تمام شد





# مختصر غزل قدسی

رحم یا قابض الارواح درین شب خوادم این بیت جوش زبان طرب	بامشوق نایارث سان پیش نبی موجود است کجای مدنی لغز
دل و جان با فدایت چه غمش لعلی	ز آنکه نسبت بسگ و کلبه سنی ادبی
ماه و خورشید برین بزم فلک می نیم لکن ای بادشاه حسن فدای تو شو	اکثری را از حسینان مانده ایم من بیدل بجال تو عجب حیرانم
اللهم الله چه حال است بدین بوم العجی	ز آن سبب که تیران زبان عسلی
باعث خلق همه خلق توئی با برکات خضر باشد که سکندر بود ای بخت	می برد بهر ذیف و کرسکات است نه دمانیم توئی آبجیات
لطف فرما که ز حد سیکندر دشته لبی	بر تر از عالم و آدم تو چه عالمی نسبی
میکنند دامن اشوق طلبی حیا خوادم این بیت بر شمع آیین ناز	یا استخوانی کنی زود مرا هم مست از بر در فیض تو استاده بصد مجنون ناز
رومی طوسی هندی یمنی و سبلی	بقای سکه رسیدی ز رسد تیغ نبی
من بفکر خودم ای شاه دو عالم شند از پی حیدر و زهره و شیر و شمر	نیت بلجای مرا غیر درخیز بشمر چشم رحمت بکش سوی من از نظر
ای قریشی یمنی با شمی و مطلی	لعل خدیو نظیر ۱۲ از شیدی و بران لعل! فتح با پس پشت یمنی بادی که از مغرب بهر طرف مشرق و از خلافت صبا داد صبار قبول گوید ۱۲ از قحط

۱۱	ای گل باغ دو عالم سخی گل اندام هر جا بر طبع است ازین نعمت نام	در چنجا جهان قمری بلبل صبح و شام تخل لبان مدینه ز تو سر بر نام	کاش روزیکه چو قدسی بدر شام عبد تسلیم میگفتی ای پاک شام	اینی آن و غنچه پر نور پنداشت نسب معراج عروج تو ز افلاک گشت
۱۲	ز ان شده شهره آفاق بشیرین ربی خود کتا بهیم شام غنچه افغان پس	سستی فغن مین سخن تا قال پس عاصیا نیم زانیکه اعمال پس	بمقامیکه رسیدی ز سر سده ایچ بنی کاش روزیکه چو قدسی حمید فرجام	رفتمی از در دیو باد در اسلام تخل لبان مدینه ز تو سر بر نام
۱۳	سوی من روی شفاعت مکن از بی سبی التماسی آوردی همتا این دی	محم جمال علی سرور از بهر نی سیدای آت جبینی طلیعی	ز ان شده شهره آفاق بشیرین ربی کاش روزیکه در آن و غنچه نو چیا	بر چو قدسی شام گفتی ای با حیات ما همه تشنه دایم تو را آب حیات
۱۴	آمد سوی تو قدسی بی درمان طلبی کاش روزیکه از راه زیارت طلبی	میر سیدم بدر دوشه پر نور بی مهر حبا سیدای مکتی مدنی	لطف فرما که ز حد میگردد تشنه لبی کاش روزیکه بدی آب زبشت	بر چو قدسی به شام گفتی ای شاه حجاز بر در فیض تو استاد به صد عجز و نیاز
۱۵	دل و جان باد فدایت چه عجب شوقی کاش روزیکه من با غم و بیچاره هم	ز ار در دوشه پر نور بی میگشتم من بیدان بحال تو عجب حیرانم	مهری در دمی و حبشی لبی و جلی کاش روزیکه چو قدسی در حال پس	گفتی بر در آن و غنچه افغان پس عاصیا نیم زانیکه اعمال پس
۱۶	ای قریشی لبی با شمی و طلبی کاش روزیکه در آن و غنچه پر نور	میر سیدم بدر دوشه پاک سرور چشم رست مکتی مکتی از نظر	سوی من روی شفاعت مکن بی سبی کاش روزیکه علی نیز ساقی سی	عرض کردی بخان مش بنی و روی سیدای آت جبینی طلیعی
۱۷	ز ان سبب آنده قرآن بزبان عربی کاش روزیکه در آن و غنچه پر نور	بر چو قدسی به شام خواندنی زدو ذات پاک تو درین ماکر نبطو	آمد سوی تو قدسی بی درمان طلبی یا علاءه علی باب جانی و بی	قلت افلاک به نفسی و با بی ای فاسیده محمد بعد سلام دینی
۱۸	کاش روزیکه بفر دوس ز راه رویا ای ز تو خلق شده جن بشر افروشا	خواندنی پیش نبی است چو قدسی نسبتی نیست بذات نبی آدم	دل و جان باد فدایت چه عجب شوقی مکتی مکتی مکتی مکتی	مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی
۱۹	بر تر از عالم و آدم تو چه عالی سبی کاش روزیکه بفر دوس ز راه رویا	نسخه نیست بذات نبی آدم نسبتی نیست بذات نبی آدم	آمد سوی تو قدسی بی درمان طلبی یا علاءه علی باب جانی و بی	مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی مکتی

[illegible]

باز تو محتاج همه را چه گداز بر در فیض تو استاده لصد خیزد	آنک مالک فخر دست ملک اعوان کس طلب بنده بجایو را نمی داند	نیکی لغتم غلط این در سر او را گشت شب سحر ارج عروج تو را فدا کرد	مگر نه و نه فضلک عن هذا و عن ذلک کرد چون طالع من بخت خفاک گشت
۲۱ هنر دی و روحی و جسمی منی و جسمی	۲۲ بقا میگرد رسیدی ز سر بیج نبی	۲۳ آنک فی یعلیقین آنا فی لاکام تو که نزد یک تری با حق خلای نام	۲۴ کون دعا بر من خسته نشه نیکام نخل لبنان مدینه ز تو سر سبز نام
۲۵ سوی من روی شفاعت کین از لبی سببی	۲۶ ندان شده شهره آفاق بشیرین نبی	۲۷ ایها المسید ادع یعلی یعلی نست در دیده سیاهی سپیدی	۲۸ یکدم قلع شریک و ز فکر بالذات ماهر تشنه لبانیم توئی آبجیات
۲۹ آرد سویی تو قدسی سپی و بان طلبی	۳۰ لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی		

## مخمسات حافظ

یکی با ذوق مستیها ز صدها بزم کسی دیگر دیدارش بریزد اشک خندان	۳۱ دگر را در سر سودا بود سر در خون هر در نخل جان چه جاکش عشق جان	۳۲ یکی راستگ در کوی و دهناسر مرد صدوق یکدن به چون سلاسل	۳۳ دگر افتاده دور از جاده مقصود بها الایا ایها الناس اتی الذکاء و النها
۳۴ کیمی ایش سندانیا ز تشنه جان مرد بیست با فدا ده ام در خرمید	۳۵ دگر را چون گریبان دود گردان شب یکیم موج و گردان چرخین	۳۶ که عشق آسان نمود اول دلی افتاد مشکلا ز سایه میرا و جبین مردی سیاه	۳۷ قیامت جهان خوف قیامت بجو نافه کاخ صبا زان طر کینایه
۳۸ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلا یکی بر خاک کیمی و مرا فدا دهد خرا	۳۹ دگر بر تو تشنه شایم بر سر پدا خرا کسی را اگر میام کم درمید خرا	۴۰ دگر بخت من و تو بر می جویم بمی سجاده نگین کن ز تشنه خرا	۴۱ دگر بخت من و تو بر می جویم بمی سجاده نگین کن ز تشنه خرا
۴۲ نهان کی ماند آن رازی کز سازند محفلا	۴۳ که سالک جگر نمود ز راه و بزم نرسا		

سوار کر نظر آریس پیش جافظ	بیادہ گریه بنی مہر آن نیز جافظ	علی آسا خرمی ان خوشا نوحه	حضور گریه بنی مہر آن نیز جافظ
---------------------------	--------------------------------	---------------------------	-------------------------------

مسی مالمق من تہوی دوع الدنیا داملما

تمام شد



# قصائد (۱) در حال خود میگوید

خوش گم باشد اگر هفتاد و پنج گام زینکه باشد ساعتی من در آن روز و ستا خیز گم شد در شبی من میگریزد بکدامین هر کی اعضا من آسمان اخق کردی چشم طوفان من هر ملاک آسمان بدید بیا من بوسه گیر خطه یونان گفتن من آفرین آفرین اہمیت لا من در بلا چون الف افزون باد من نیست نقصان چا چار سو من دیگجد در زمین آسمان غام من چرخ گرد چون جبار بر من صید جی سمند نیست در من ہیچ دشت شرخی نیست صحران من صد قیامت بآید بر من	خوش گم باشد اگر هفتاد و پنج گام زینکه باشد ساعتی من در آن روز و ستا خیز گم شد در شبی من میگریزد بکدامین هر کی اعضا من آسمان اخق کردی چشم طوفان من هر ملاک آسمان بدید بیا من بوسه گیر خطه یونان گفتن من آفرین آفرین اہمیت لا من در بلا چون الف افزون باد من نیست نقصان چا چار سو من دیگجد در زمین آسمان غام من چرخ گرد چون جبار بر من صید جی سمند نیست در من ہیچ دشت شرخی نیست صحران من صد قیامت بآید بر من	خوش گم باشد اگر هفتاد و پنج گام زینکه باشد ساعتی من در آن روز و ستا خیز گم شد در شبی من میگریزد بکدامین هر کی اعضا من آسمان اخق کردی چشم طوفان من هر ملاک آسمان بدید بیا من بوسه گیر خطه یونان گفتن من آفرین آفرین اہمیت لا من در بلا چون الف افزون باد من نیست نقصان چا چار سو من دیگجد در زمین آسمان غام من چرخ گرد چون جبار بر من صید جی سمند نیست در من ہیچ دشت شرخی نیست صحران من صد قیامت بآید بر من	خوش گم باشد اگر هفتاد و پنج گام زینکه باشد ساعتی من در آن روز و ستا خیز گم شد در شبی من میگریزد بکدامین هر کی اعضا من آسمان اخق کردی چشم طوفان من هر ملاک آسمان بدید بیا من بوسه گیر خطه یونان گفتن من آفرین آفرین اہمیت لا من در بلا چون الف افزون باد من نیست نقصان چا چار سو من دیگجد در زمین آسمان غام من چرخ گرد چون جبار بر من صید جی سمند نیست در من ہیچ دشت شرخی نیست صحران من صد قیامت بآید بر من
--	--	--	--

گرم رو پیدانش خبر کن کسی به تاسمین  
خجرت گرامی غیر آمدن بس سرگامین  
بی جهت پیر فلک در سر اندامین  
بیدم درن هم بود صد لاله در کبکامین  
غم ندادم گر شد قهر ختم جاسمین  
خوش کنم بهر دنیا گر بود عجب کاسمین  
فرده ایدل که نگردد تو فرخ جاسمین  
ور بی اختیار پیدارش باشد ضرر  
زین را زنی که دارد چشم اندیش  
در غلط باشد مگر نام چنین است  
فارغم از بیم زانکه ناید شمار  
هر چه بادا باد اکنون بسیم حال  
بی فیتی نیست کس جز من بر لب لسان  
سر دهری جهانم خوش جان  
هفت و پنج اختر کی پنهان بود مجرم  
هفت و پنج سپید نهفتا و دهنده  
زیر ابراهیم آفتاب شراب شده زده  
نرمین سان با همه تن خاکسار  
قد من لک کسی که را داغی دادند  
در نگاه همت من زرقه زور نیست  
این سینا اباد و دسیند زرخا  
حکمت نان بچکان بود بر لب مرا  
سیل گرد و عجب باران خون آفتاب

موی آتش دگر در دجا و دیر یاسمین  
چون چنار آتش نهان گردند در عضا  
شش درم در شجرت یاسمین  
بالکوبم بدل کرد و گلب یاسمین  
ریشک فردوش کن طبع سخن یاسمین  
غم ندادم گر ز عجبی شد بهر یاسمین  
غم شده روز قیامت شکیب یاسمین  
سید بر این فرده را روشن لاسمین  
بعد فردا قیامت هم بود فرداسمین  
گر نباشد این نعمتیم غلط ایو اسمین  
تا ابد در حیرت قدا و عصیانها  
انچه آمد بر سرم از بخت آفت زاسمین  
مهر و محبت بود هر دو در لاسمین  
مهره از آفتاب شد گرد زاسمین  
سر دهری زمانه شو تر نایا یاسمین  
اخگر مرده بود در مجرم سر لاسمین  
صحن ستاینه باشد گوشه سحر اسمین  
گر چه گردون افقا کردند در یاسمین  
زانکه باشد همچو بگل نهان مید یاسمین  
نسخه گوگرد احمر است قش لاسمین  
کس نگیرد حکمت نان بنان لاسمین  
بر جگر داغ کما هر چه بد یاسمین  
سیکند نصیب ابرق تپان یاسمین

له رشک در موی سر مجنون آشیاد کرده بود ۱۲ از غیاث

۱۵ بادکش و با وزن ۱۲ از منتخب و بهار غم

انچنان سحر ز جگر دارم که سید اندلم  
روز من باشد کفن از بهر بخت دم  
روز من آینه رو غم عالم بود  
برخی آید بجز یارب لب لفظ و کلام  
بصفت قلم بیش بلیقظه بنابر  
حرم منی ندارم گرفتارم و جفا  
صد جهان غم پرورش آید ز خون  
سر زینت با هر جزایه و دخته  
در نباشد غیر رنگ زده و در غم  
حلقه ماتم بود بر تم ترانه ناها  
روز و شب گرد و سحر سحر کلام  
انچنان به قدر گردیدم جزو ترسان  
وای بر افتادنیها که پیش آمد مرا  
جاکم هم سید پیش مرا گردون  
بخت من باشد چو پیر داغ و چاره  
بهر کی آفتاب باشد مرا صد زده  
خون از راه دیده رفقه تا دیده  
حلقه ماتم بود آفاق کردم چشم  
هم چنین میم غم با دم باشد بزم  
میرسم هر جا که با جوش خون در زمین  
و از گون خجسته پان ز جرج کهنه  
نه فلک یکسان آید شادی خیال  
داسم بکار را پسیند از گل زمین  
زان سر را که با صد زده و شش کرم

له بیان دشت ۱۱ از کفر

جاکم آتش بر آید زنی رگامین  
سر سر باشد چشم غول کور را کبکامین  
سر سر چشم سیه بجای بود شهابمین  
ای بار کعبه یا یارب کبکامین  
آیت بر کسرم استحقاق من  
کمر زینت چه بود و حرم استحقاق من  
بولب نام میسر نیست کبکامین  
کامین غم قضا و جلالان بر یاسمین  
هری نباشد غیر لفظ سیم و سیماسمین  
شیخ آه دل بود خون جگر صیاسمین  
پیر گردون راست داد سر لاسمین  
نیست هیچ بر زمین جز تپان یاسمین  
گشته ناوان تر ز ناوان دل لاسمین  
باشد از نسل سحر دهری بر یاسمین  
گر چه روشن تر بود از مهر روشن اسمین  
میخورد امر و خون من غم فرداسمین  
سنگ غم ز پیر گردون بر سر شیا  
گر زجا بر سر جا بختد یاسمین  
بهر سو داشت سر من بهر سر سوداسمین  
بر سرش داغ خون باشد نقش یاسمین  
نیفت اجز و خفت بهر دهر یاسمین  
گر بر آید بر سر دایه من  
بر کند از گل زمین ز کس شهابمین  
کس نیاید بر سر من غیر خاک یاسمین

درد با بیم گرم تر باشد ز کتاب شعله نا چشم کو خاری شینیت درد تراش سایه چو طایر درختانی بزر گیت صحر او انجم بر فلک تنه ان سحر گر نعم اندام حال سوزد لعل هزار آیه چه باشم در میان ز داغ و نیک شعر ز شیری خوش تر است ز شتر نقطه ام با ت سوسید اول بل سخن ابر نیان سیه کای نیست قطره کمر نابوده سکنده فکر بلند میگم کوهر مضمون من آینه ز باشد غزل با چنین سحر البیانها اعجاز اشتباه کس گیرد شعر من با باره نان شیر رست باشد چون فلک ششم تا در انجم بخت من ایو باشد چون شمشاد ینب باشد روح بر طایر اندک لایم حکایتان بیک لقمه گیر ملک مفت لست نم بر لالت غری با چه عزت نم خود آلوده خود را دم در سلسیل در میان مردمان شغیر میخ کس نیاید بر سرم الا سرم را می بر	تیره تر از داغ ماه چاره شبکام آفتاب شرب باشد زره در صحران انجم رشید آیتا بیت صحران لیک تو اند شمرن ششم شمس کام هر دو عالم بنسوزد شتر آتش کام دگستان از دم طبع سخن آرا کام که خطا در دنیا باشد دست کام حسن معنی را بود حسن عمل سخن ابر در انشای دمج و مجر کام بر فلک ما غره دارد لقمه غرام بسکه اندازد لکن چای بی و در کام سر خردا کرده که بخت سینه کام با خرف پاره نیز زد و لولال کام قد خمره ندارد کو هر مکتب کام گر چه روشن تر بود از مهر و کام تبع بر آن اهر بر بان شو قسط کام منغرا فلاطون بود کرده سودا کام بر دو کعبه بود مغر و داغ کام آتش دوزخ بگیر و تا در امن کام گر چه باشد در میان آب آتش کام شمس سان سوخته ایوا در تار کام	کس نرسد اگر دانه این فن گم سوخته داغ دلم دل را با نهم ماه جای خنده گریه کرده هرگز نهم شعله آسم کند قهر جنم جریخ را دید که یک کس در این جلیت بر فلک چون چپا دم و میان گلشن دنیا گم بید مجنون سان او هم چیم بر روی دانه و چشم بر صید بجز شیر فلک نوجوانم لیک ششم جز با این نیست بشکن بار اگر انجم پریم با صد کمر چون نگردد دانه بریان زید دلم گر دهم اند خیال خوشی از بهر سر احتیاج آتش دیمیم ندارد تا به حال ابل ناهرم بسکه دیگر یون شد پیر گردون دون پری رشتا خوش عاقبت تبع با بی سانس پیری تم خوش کنم در خاکت دبا شد مگر یون بهره داد اند از عشرت همه را و ل غیر را باشد سران زرد زین طالع و ازون من کرد فلک و ازون قید خانه خانم را نو امید یون حایا در عالم بالا که شود و شوم سرفرومید ششم روز از دل و شوم	بیکسی آید سر خالم پیر ساکن گر چه کز ان است مهر غم و از ان گر چه کشته زعفرانی رنگ تا با من خفته سازد زمین با خون با من لاله رویا ند زمین از کس سلاک من جای سخن نیان و آتش درین من زیر پا خوش باشد فرق فردا من مرحبا صد مرصا است لاله من باشم بر شفتا از خود با و ان راه کوستان بود دهر کوخ با ان همچو گلگون و دین غم ز نقش کام صورت گلشن شود گلشن ز نقش کام گر کسی سخن کند از خاک نقش کام اگر نیم داشته آتش ز نقش کام خوش گلی آید مر از مر غم فرسان بر سر راه عدم بی کرد این کام بر سر گردون نمی خواهم کاش با من قطع تشریف لاکر دند بر با ان زیر دند انم لبان جز لبها من دوستان سخن در حق اندازد کام حلقه در دانه چو لاله بود با من گوش ابل آسمان اگر دهر غم من بعد از من گشته پیدا آدم چو ان	لعل خردان فرقین نام دو ستاره نزدیک میکرد دو نام از تمام اصبح غامز شده و غاب نیخونه از مصالح و غیره
---	---	---	--	--

۱۵ شماره روشن است که بعد از بجز برای چنانچه در آخر زمستان سرشام بر  
نقش نمایان میشود از انتخاب بجز احوال هر سه منزل ششم از منازل قمر و آن  
دو ستاره است: قدر چهارم نزدیک یکدیگر در برج اسد ۱۱ از صرح و  
بین کبری ۱۲ قومیست از طهای با طایفه چنانچه میکنند از طالع بلبل



باشدم یک خطه چون سال با جان دین جان علی یارب کردی مباد هم نشد در بارگاهت دعا قبول باز دارم بیکجا و ابوابی نیاز میکنم فریاد با خلقت نمیشود کسی چون گریه پیش تو انده بی پر ایک سید اندر عالم را بیک کن ساختی نعمت دنیا و عقبی نیست در حق کرده را مانده بر تو آنچه در نیست بود دنیا حاصل هر چند بی عقبی امید بر که ما خود اینک یا آنکی کن نظر آنچه تا ممکن بود خواهی کرد گر تو خواهی بر زمین جان باشد قبر حاصل کن جو نباشد در گم اندوه جان تو برین ذره گاه و مگر روز کنی گر هزاران بار گروم از کائنات ایستاد تا اگر روز کنی رو جانب خاک شاه را سازی گدا سازی بر باد آسان گردین گردین هم آسان در زمین آسان یا رجب بلای آسان داوری خالق مالکی و رازنی بنده آباشند همچون من هزاران هزار بر سفرم نمی یارنی گردست م جز تو آنچه بود و هر چه هست نیست هر چه دیدم آنچه شنیدم همه از حکمت	خود غلط باشد چو کم دو ذره من نشود جز منی حرفی ز با آسان گر چه پیکر گشته بتی که بر لب آسان یوم را خود ترک گفته طبع پر دامن نشوی تو خود چرا او از آسان پیر گردیم نشد خیم جوان آسان کی نظر کنی در عالم بر من آسان حق عیسیا یارب چه سرترا آسان بر تو ظاهر بود دنیا هم از سید آسان هم بود در بحر فیض حق سرترا آسان یا آنکی بهر خود منکر عیسیا آسان گر تو خواهی دولت نیافتد در آسان یوسف از عرش باشد که تو خواهی آسان بجویم گر چه ساید تا باز آسان با همه تن دولت کوین چه جان آسان حاصل زمین تو چو بگو نباشد آسان کیما سازند مرد و مها خاک آسان در د عالم نیست بهر تا تو بی آسان گر تو خواهی اینجا هستی با آسان جز در نیت دید جا چشم من آسان رازنی مالکی خالق و دار آسان در د عالم نیست کس بخو تو آسان بوسه دید و گشت دنیا ز دست آسان بودی سستی خواهی دایمی آسان در د عالم کس شکر نیست آسان	است بود و خوا بود در فرمان طغیان نادان و سرفراک تو جمله تن خواهم بان گشتن چو جلیق هر چه گویم در ستار زدن و شانت کی توان بر آمدن عهد یک تو بلای باشد در صفات و زبان یک یار زاق عالم خالق انصاف شکر تو گویم که کلام شکر کردی پیر گردیم و گردیتی از حسن گر چه مردم اینجا حال دینی در د عالم سوختن آتش نیست گر گشت گلگشت بهر دفعه بر آسان خلق خود کردی مرا کی غفلت کنی سایه و الدن فرم بر دوزخ آسان بعد جندی شد نصیب من جان نگردد هیچ تو گشتی یارب جناب آسان ایک گویم با دزد یار خودی غلکار این مصیبتا کی میلام چو از آن ملک حیث در دینی بخر باشد دلش کم نمودی روزیم روز بد و زان امر کاش حبل امین آیین بگوید دعا یا در صورت خود اسیر ابدین آسان لاق جنت شایم گر چه هم خوش است زنده گردم گر چه هم احتضار انتظار بر نیاید لم هر چند دشمن دشمن است	مالک و دجها اخلاتی کینا من در شمار حسیت یارب شایسته من باشد اطهار صفات ذاتی در مین کی بود یارب اکبر وصف یارب من گرد و عالم خود بود عهد من بمان چون کجاست بود خاشاک بکین دافع درد و بلا سپید کن با آسان بستجوی ناچاق تاساق سوده آسان تا که کنان شسته ایوایم طوفان آسان مردم آبی شد در چشم چون ز آسان آتش و دینج بود یک صحر آسان بر بلا عالم بالا بوسه آسان بس چرا این دو هم وادی آسان آزیر یک عرش خود بود با آسان بلا با طیب اندر صفات آسان و حده باشی ولم یولد تو آسان گر چه میدهم نذر دگوش کرم آسان کس نباشد الد و ماد حرم آسان کاش عزائیل را مرد پدر آسان کاش میکائیل بود در مصیبت آسان تا شود و در از سرم این جاف آسان تا شود و کز از حبت کس آسان بسکه تنگ آمد دل من مصیبت آسان کی توان گرد و دام جان آسان گر دهنم از من حد و را آسان
---	---	--	--





چرخ و چرخ دهنشمان باشد بغیرانش  
گل از غمخشن کفاره باشد غمخ بیکانش  
ز به نعمت که ظاهر یکدیگر نمیکند خواه  
فلسفی هم نیرزد فلسفی مرد و درانش  
چو گویم مع پیغمبر دایم کو کجانش  
ندام مع احد کردن مگر چون جانش  
بود افزون بقدر از زمان صدش  
کمانان پشت غم پیر فلک کرده بش  
هنر ازان صفیک عالم نوشته نشانی  
زده لاقدر یکدانه باشد در حضور  
اگر جواب محالی را بصد گوشت شود مکن  
نباشد قدرش با او ملک سلیمان را  
حقیرم کن دادم چرا آسمان بر سر  
بظا خوش نشینم یک جهان نشینم  
چه گویم حال خود پیشیت میدی زدن تر  
بحال و کمال او فاعده انتها یارب  
بی بار یکبار مدحش را سزا باشد  
ما که ستم آدم را نمودند از طفیل او  
خیل شد اخلاقت باد باشد جان او  
بود بخیرش از قبول عشقش در پیش  
نجم بر این تنها بود در خورشید جانش  
سر خود میکند غم از درختش زخم  
سوز جارب صحن با مویان باشد

سلیمان هم بود مگر ز نورانی نشانش  
بصحرای جهاد بود بود سیر گشتانش  
بزرگان نکته حکمت که پنهانی داشتانش  
بغم اندر زمان کرد و فلاطون بانش  
بود ز کجاست سلیمان نقش باد راه بانش  
کنون من در خانه هم به برکتش بانش  
که باشد خدایا هر دو عالم عالم بانش  
که دید قاف سیت ادنی ازین بانش  
مگر دودی در خضر باشد جدی بانش  
کنند حفظ خداوند و عالم کار خدایش  
ز به و فطرط اینگونه قضا باشد قدر  
الهی کن هر مگر بریر راه بانش  
سیان مردمان باشد چون از راه بانش  
بتن جان مرا که دزد چون سیف بانش  
بیر غمت کن غم منم در دشت بانش  
فلک سان زیر بایش هر که کرد بانش  
چنان ناکه باشد بکشتان بکوه بانش  
ز به تهاج در عالم نمود این غمش  
بر او و خودی می گویم مرد و درانش  
ز به عشقش که عشق است بانش  
بود می کمال هم بالا کردون ز بانش  
که جامش را بیکدیگر ز به تخم بانش  
به اسب و کوهین آبی لایع بانش

نهان که خجلت زین در ازین حاتم  
چه باشد در قاف و ان بهشت او  
بود ملک فیه و ان قاف و جایش  
نشا خاک بایش گنج باد و در گردید  
بود ز نفسی بسلیمان القدم دهم  
ز به عصیان من کفر بانش باشد ز فاعله  
اجابت جلدش جان را بید عایش  
کجا و صفش دایم کو گر این تم باشد  
دایم کو کجا و صفش کرد از هر چه  
زین میتوانم کرد و گردون کجا بود  
تو اتم سان بر زمین هم بود صف  
تیا لیش عین ان باشد کجاست جلی  
علیا ناکه گوی مصروف کجا بود  
هنر ازان بارگرد و ز از ان ابدام

که باشد بخواد صد آله اندر گویانش  
که باشد در دشت کجا از زمین بانش  
بود قبایل اسکندری که از خدا بانش  
بود عشق لبش بسید آتش بانش  
خسته قرانم آن چه بود که خدایم بانش  
خسته آلود دایم زیر ان بانش  
که باشد آشیان مرغ آتش بانش  
که زیر سطر گدایم بجا نقطه کویانش  
نهم در زیر صفحه نقطه از مهر بانش  
ولیکن فکر تی دارم با گردان بانش  
ولیکن فکر تی دارم با شدت بانش  
ندام هیچ آفاتش زخم بانش  
گو اول زبهری زبهری بانش  
کتاب حسرت کو نگرده ختم بانش

خدایا ما بود در خود پیر فلک قائم  
الهی دین احمد باد افزون ترزد وانش

در مدح علی علیه السلام  
اعتنا قصیده

فاتحم چون شمع از شمع آتش  
پیر گردون از نورش شمع  
هر که از آسمان بفروردم کند  
خوب شد یک چشم داند ز دروغم

نور خورشید در شمع سیاه  
باز سیکویم ز داغ ماه باشد سیاه  
برخی آید بطبع خانه ام خرد و  
بشد خورشید تقدیر من جلا

له انکرا از کشت و کتنه  
له نام شاعر مدح رسول الله علیه و آله که آنرا حسن بن ابی نقیصه

راست بکلامن کردند تشریف بالا ملک گیرفت قلم فقیری بود ام نیستم منصور الاحرف حرف حق بود زیر چرخ کج نهادم راستبازی قلم را قوت غم کردند و بشوید مرا کو صبحی خورشید خیزد کربا گریه کم بسکه گردون دست نان بنیایند آنجنان قنادم از خاوندی رفلاک جز خرابی چیست حاصل زانکه پیرم بر خلاقم گریه باشد در دوش و لبم گر نمی بود گریان گیر فکر محرم گر کنم پیدایان خوشی تن بآینه بهر غم ساحل نازد و بوب دشتی بلال کاش میرم جاد شمن دست گوید بر چاکه دارم بل چرخ گل دامن بی بهشت خورشید در شش جبهت جسمم خنک آید ز خاک آرمی کنم با همه تن بسکه می سودم و نه خرم صدید می خواهم شمشیر کارم خنجر میخورد خون من باز از شوق می بیند زرد و باشم جز ربی زرب بر جوق سنگ راه آرزویم بسکه باشد کوه شکر و دلگشته عالمی را در سرور مستدل باشم ز دست تنگدستی گر کنم قصد بدل ز بگلشت چنین	نیست اقلیم در غم چون من کنگار از فقر فخری هر سرم باشد کلاه می توان گفت زانکه غم نشد و قلم دعوی من نیست بچو عید خراج گواه سید بهند از خون لخت طر شام نیست این شک شام خنجر لعل خون در میخوم در فغان شامگاه کی توان خاستن نیتش از راه بچو نقش پاکه می باشد نهان طیار که نگریده که حرمان باشد امید می توانم گفت می بود کد آرمگاه پیش قاصدی بود خود می کرد گواه محض به سواد است به امید جان آن شد ز کوه جسم لعل گواه خشا که دیدم در کوه غم مانده گاه عقل گم شد در سرم چون پیدای جان من جاکتی میزد بجز جسم پناه داغ دارم اندرون لاله نام نیست نیایی ز دریاهم خردمگاه گرچه پیر چرخ را باشد انجم ناخواه آخرم چون چشم فغان باشد سیاه کردم بچون پیر کردن با غم ششم دوا نیست غم را هیچ جانی از غم چاه دل نکشاید بود که لامکانم سگ خار و یابو دجا و اشن جاکم گاه	زین من بود بچو کجا کاید حاصل سوی من گشته سفید و چون ناغم را گردید سر بچو ماه چاره پیش خوانم غم نیست زان را با چنین درد که نهان اندر سیم گر روم اندر مهر ابامید پناه آن سیم که گریه می مرا با چنین غم حرف پر سوز زانم چون با نیکند دارم اندر پریشانی غم این حواس پیر و دلس در فغان آه گم که نشد ز کشتن نقش مرادم بچرخ بچو من یارب بر آسان یکسان بچو عذر من نیست الا سیم خود پناه هر کجا بجال خود چون برگه سیم بچو میوم شد سفید و چون مستان بچو من ای درد اسود الوه الدین مرگ چون مخلوق شایه سکنه فقرت مقتصر سازم اگر افشاء در دجله حیف نیست بچو خود نیک میدانم گر بشود که حرف و اندودن گفتگو گر به بنید سینه کی کینه پرسودن بسکه مضمون ما درد آتش سیم گوش گل صد چاک گشته چون سیم باغ را انگشت حیرت چو گشته سوز کوه از درم صحرایکه خوش افشاد	کوه البرز با جسم زارم ز کاه سخت من بود چون غم سران سیاه ناخورش بر گزنیایم بجز بدل آتش می شمارم بهتر از یوسف نجات بیه بالا فغان باشد بودم و در قه بوی عجب بود که غم کند مردم گناه پیش از مژده تار نظر کرده سیاه بسکه میگویم از ارباب یار پناه دارم اندر زندگی مرگ و دنیا گر اجل آید شکل برق سیم گاه آن طرف از عشق باشد گشته کشت آه صدیق من از او خاک مرگ و دنیا یار نیست سوزم مباد آتش فرج میکنند چون برق خنجر بر سرم پناه گر چه بد دشمنانم بود چون غم سیاه شد غم خالی ز درد زنده سینه ام بر آتش میزد دل هم ز پیلو با که سازم پناه تا ابد با یکسین هم مرا یک نیت باشد مبرق فرق شبان جافا خاک بر کشد آتش که خود از زبان شعله برق خود نهان شود در پرده سیاه با چنین غم نشد هیچ زیاده رفت خالت ششم گشتی ن مراد و ناه لاله را باشد بدل و در من آغ سیاه میکنند جلال از من چو اندر راه
--	--	--	---

شهر را باشد مطعمی مردم دو آه خاک کرده خویش را بر خواری خاک کن بسکه صحر اگر بخواری مرغ در شا ماه را بر سینه میریزد غم داغ سیاه چاک که ده صبح بر رویم گریبان بگاه شد زمین یک عقده غم در غم بی شتاب هرچ میدانی که داد بر عرش پادشاه هرچ خبری نیست لطف کند شیر آله آنکه باشد آسایش آستانه روجاه آنکه باشد خج گردان بر این کارگاه آنکه باشد کمکشانش بر سر کوچه گاه آنکه باشد تده بقدر پیش هر ماه آنکه شد از خاک لیش تا بر مردم آگاه آنکه باشد نفس احمد خود بود قرآن گاه آنکه باشد نقش پایش قدسیان بگاه آنکه باشد سایه اش مال سار اسب گاه آنکه باشد حب آتش بی چوب گناه آنکه شهبان جا باشد بر لبش پیکاه آنکه همراه دست هر لیسان باخ خواجه آنکه باشد آفتاب خضرش بر قدم خاک آنکه تواند شدن هر دو بهانش گنگ آنکه باشد سینه اش گنجینه ناز آله آنکه باشد بوتراب مصطفی نور آله آنکه باشد غسل و نفس نبی مصطفی	آنکه باشد تیغ او لایست آلوده افکار آنکه جز نان جوئی کف افرا خور آنکه باشد جود را خود آتش مجرور آنکه باشد کوه خاک مراد و جهان آنکه باشد حکم ادجاری سحر باش آنکه دایم نیزه دار او اقبال بلند آنکه باشد مطلع نورانی هر گوش آنکه دایم می ستاید در حاشی نبی آنکه باشد حق باز انسان که او بشن آنکه دانا و نبی حق بود حق سبحان آنکه باشد نقد قدرش که فرمان آفتاب آنکه بعد از مصطفی چون مصطفی بعد از خدا آنکه باشد لایق نبی بقدری از ارشاد آنکه باشد دوری از عظمی مرد آنکه نمی میرد که شود اندر جرم پاک هر گشته دوباره جانب مشرق نظر لشکر اعدا شود پنهانی عریض جام هم باشد سغال ده سپهر گاه انچه دارا داشت خواب و داری قصه صفی که کم کیون گردون آرد آورد از عرش اعظم انچه گویم درش نفسش یار میان کوه ان نهادش سایه اش از شتر قوی بزرگ سرخ گنگ از جانی سان رند و این صنوبر نجات که باد شامی بوده است و آنرا نیز نجات نهر بخوانند باد شاه مذکوراده شتر عرب در شتر عرب را جفت ساخته بودیم که از آن حاصل شد از شتر عربی گویند ۱۱۱ لفظ و تخطی و کشت	جمله تن گریان کمال من صحران بیل جمله تن شکرید در دروغم در سیم جمله تن شکرید یا در خیال در من کرده لرزان حال ارم آفتاب رخ بسیاهی شام سیرید بحال منم پیر خنجر از اختران افشوده دندان هسته کجارتی علی باز آماجی دگر این مصیبتا که گفتی باز بان بزدلی آنکه باشد شیر گردون گریه در آله آنکه باشد شیر گردون رو به مرد پرش آنکه باشد مرغ آمین مایه در آله آنکه گیرد آبیوان بود ز خاک شش آنکه شد از فیض میلاش حرم حرم آنکه شد اکمال دین ذلت آیه آنکه باشد سایه باشن سارستان خل آنکه باشد طوبی گلزار حبس آیه اش آنکه باشد حکم ادجاری حیات النیم آنکه باشد من سلوی که از خوان آنکه باشد نسخه نو گردان نقش پا آنکه با گلشن فیض بود باد صبح آنکه در لبش سکن خود سکنه شود آنکه باشد جام غمیه و سغال آله آنکه باشد دولت نیا گنیز آله آنکه باشد لحم و خوش لحم و خون مصطفی
--	--	---

سجده افشان بر دوا در شام گفتم  
 یک جبین من بشوق سجده تخطیاد  
 نوح را کشتی ز طوفان کمان آید  
 گلشن از خلیل ز نار غروی نوح  
 بنده است کاراکامین لاریش  
 بر یک کال مدح تو باشد این مقال  
 باشد از لریش را این صفت ز زبان  
 نقطه از دفتر خلقت باشد این مقال  
 پس زان مرغ این سگیم دست دعا  
 تاب و پیر فلک بر راه خود قایم هر  
 عالم ایوایشتر باشد تیر از پیشتر  
 شد دل من شیرینی ز غمهای پیشتر

سجده افشان ماه و مهر خوشتر خواجه  
 کاش میبودی مرا چون چرخ از غم جفا  
 از بر آینه های خنجر را نبوده راه  
 بر سر پشته نشاند یوسف از چاه  
 بیگمان جای بود گفتی علی باشد که  
 شهر جبریل باشد ز رفیق تیرگاه  
 یافت عزرائیل عزت اند از آن آگاه  
 اگر کنم شیر یاغ را به تو نیست شاه  
 با کمال اندر گویم با کف نیرفته اند  
 هر جوانی سر و طعنه کز باد آید  
 نقشه دانه رنگ جاز این سخن گشتا  
 نیست کس ز دیشتر از من جانتا

بیا رخ و در میان غنای خاوشتم  
 قلم به اشک سیرگر به کرده عالم  
 درین باشد من آنی سخت آید  
 چه شد به من اگر نقطه باشد من کین  
 شود به پیر فلک کرده اینجا نم آید  
 بود بر کمال از سایه خنجم خالی  
 شنیده فوق گرفته ز دیده و جود  
 سواد شعر من از آبرو هر افشان  
 با سرکان زده اند از شایم ازین  
 بود بر رخ سفر سینه ام بسوز سفر  
 بجای گردنمی برنج سپیدی هوا  
 بدست غیر نظر دو خنم پی ز روی  
 بلال شد قدیم ایوای کنایه نا  
 زهر در دوسم که دو انگرد افتر  
 اگر چه خنم صفت صد زبان تا دم  
 نظر بکار حد کن نشان از انگلدم  
 دلم که خود گره غم بود چه باید کرد  
 خلاف طبع بر آید بکوه کرم  
 ز بسکه عمر بسوزد که از دست بیاود  
 مگر بود بهمان خاطر پریشان غم  
 ز بسکه خاطر من نیست جمع از غم  
 درون سینه من آتش غم است نشان  
 گلو گرفته زبش گویا مرا

بود بر روز قیامت ز صوفی صغیر  
 کشیده نامه زبان بریده ز صغیر  
 که شود از قیامت خواب مستغیر  
 که شمر من ز سر پشته به کین مستغیر  
 که تا اکنون خنجر و شمر من کسی مستغیر  
 بود بسینه من دانه چرخ ماه مستغیر  
 سر ز غم که گشتی کرده بسینه مستغیر  
 گرفته مهر زین اسطر من تنویر  
 که رفته است کجاست ز شعر فکر غمیر  
 بود زبان شعیرم بکار سغیر  
 که کرده عالم پیر مرا یتیم حقیر  
 اگر چه نیست نظیرم کسی عالم پیر  
 زوال گفته کمال شال بدیشتر  
 دعا نه کرد که اندر ورد دل آفر  
 تو گوئی عالم بهم بود لب تقریر  
 بر در خویش ندیدم بغیر خویش  
 شکستون استعدای خنم تدبیر  
 شکسته عقد ه لاله زار خن تدبیر  
 ز اشک و چشم نموده اند غمیر  
 بر آنوقت ایشان عالمی تدبیر  
 کنم چو زلف پریشان مرغان تدبیر  
 سزا بود که کند شعله حال تدبیر  
 بروز خنم توان کرد آنکه شبگیر

گوشتی بچمی بر دگر علی هم یا علی  
 از برای خاتم پیغمبران بهر آنکه

قصید در مدح جناب لوی علی حسن خان

حیات حبیب بهادر و ایم اقباله

نشان که کرده چنانم سیر خنم  
 شکسته عقد غم بسکه نازنم  
 ز عدنان که سن گوش کن ازیم  
 نفس نرسد از ضعف تا لب تقریر  
 زبان شمع مگر حال من کند تقریر  
 بحال زار مرا غم میرود و بر باد

که کرده از دوجانم دو حلقه زنجیر  
 چنان سیر من میکند مراد لیکر  
 قیاس گریه ام اکنون کن از بر طیر  
 بیان چگونه کنم آنچه باشد من ضحیر  
 اگر کنم ز دوا عالم برای او لیکر  
 چنان سیر فلک میکند من زویر

لایق اینها از تحب بجز او هر  
 این طبقه چهارم از هفت طبقات دوزخ ۱۲ از غیاف

لایق معنی اعلی و بلند از شرف طبقات



ز آخر سیاه من خال چون کردند  
چراست آینه تصویر حیرت داد  
چنان که گریه کند کشتن عفران برین  
تمام گردش ایام سر نوشت من است  
اجل هنوز نیامد زخمت تا بدم  
توان کشید لبشال لب تصویرم  
بود نقش سم گاو چرخ آخر من  
کجا روم که بود جانی و گشتای  
بیرگه دو عالم ز در بدر روم  
ز مهری احباب سوخت جام  
مرا چو نیک بر افتاد اختر طالع  
گل مراد امیدم باغ عالم نیست  
گل امیدم بشم نشد چو سر دین  
مثال تیر بود بسکه دست گفتارم  
شال گیسوی بخوان زمین لیشام  
زد و چرخ دلم تا کجا نگرود بد  
بود بیاز هم خار چشمتا به باش  
بچشم خواب سخت بایدم نگر  
منز بود که زمین گفتند مینایم  
ز حال من توان شمع بیای دل  
بفکر بود دلم برین بریشان حال  
ملا سید بگویم علی ز گوشه غیب  
سه نعل بنی شیردان و ارض را از غیب افکات سه سیر کردن را از

اگر چه خون سپید زان گشته پیر  
کشیده اند زینش مگر تصویر  
اگر روم بپای تفریح جانب کشمیر  
که گویا فلک بود کاتب تقدیر  
که کرده اند نفلس در گلویم از شیر  
که نیست سبکسپی ز دانه چو حقیقت  
چو شد همتم از قصر خورشید گشته  
که خار دامن سیر چای ز کشمیر  
ز لامکان گنیم بلکه چشمتا به سیر  
ز زخمی بود کشم چو نار سیر  
کند زیل خرابی بنای من تعمیر  
بدان یقین که بنوسد کسی مگر تصویر  
هنر آه کشیدم ز آدب تاثیر  
که بهر غم غمت جز دلم بخیر  
بنا طرم نبود هیچ شی چو زهر خطر  
بنیر بخت مگر گشته حال من سیر  
برای سیر اگر روم سوی کشمیر  
ز شور روز قیامت بنا که شکیمر  
شراب نیست بغیر آب خم خدیر  
اگر شود زد و عالم را لب تهریر  
که بود با منش اینگونه و نهان تیر  
که گویای بخت عزت تقریر زبانی  
سه نعل بنی شیردان و ارض را از غیب افکات سه سیر کردن را از

چرا نه غرضه بی حال خود بخیر اندک  
ببوستان سیادت شال سرور  
ز به سیادت او با انارش توام  
منه شرف جسمی که یا بدش سیاه  
علی حسن بودش نام زینت خلق  
علی جمیت عالی حسن حین عمل  
منز بود چو گلویم که مهر ماه منیر  
ملک شود ز فلک بهر بخش حاضر  
بجای خویش بود آسماخ و شرف  
بجای خویش بود آفتاب عالماب  
بجای خویش بود سایه اقل فلک  
بجای خویش بود بحر جود و ابر کرم  
بجای خویش بود عرض عظم تانی  
بجای خویش و افتخار کون مکان  
بجای خویش تناسل شکسچو ان  
بجای خویش تناسل آسمان زمین  
بجای خویش زده شور تاسک ساک  
بجای خویش مکنی است لایک حالیش  
بجای خویش بوفل کمنه بخت عالی  
بجای خویش بود ابر و خود قار  
بجای خویش بود دهن فلک عالم  
بجای خویش بود عدل گستر عالم  
بجای خویش بود آن لیز شکر  
بجای خویش بود غریب غیبت کو  
سه نعل بنی شیرداری را از کشت و با هم

امیر ابن میر است تا جناب میر  
بد و دمان امارت جمال بد شیر  
خبر امارت با سیادتش بخیر  
ز به سعادت حشی که بندش بود  
بنامان بودش خان خطاب علیگیر  
چرخان که جان بودش تن صغیر  
ساده اند بر اسحق پیش شیر  
بشیر گر نبود در حضور او نه شیر  
که آفتاب پیش بود ز ذوق شیر  
که پیش اوست بعد از ذوق شیر  
که پیش او نبود شاه خود تقدیر  
که هفت گنج بود کیش تقدیر  
که نقش خاکش گشته رخ و شرف  
بزی پاش کند نفخ صدر و سریر  
که بهشت یار باش با بفر فقیر  
زمین زیر قدمها او بود اکسیر  
که برده عالمیان را بسجده تشویر  
فلک قصر بندش بود ز بسکه قصیر  
که کرده پر فلک پیش عالم پیر  
ز خاک پاش کشد بوسه رخ و شیر  
که شیر مرغ بودش از بون بخیر  
که سیل خود کند از خویش پیش شیر  
که رفته از جلا پاک شمنان بکیر  
که باشدش زبان هر چه باشد شیر  
سه نعل بنی شیرداری را از کشت و با هم





بغرض آستان بوسان میرساند  
تخلف از دیار ختوری آورده ام که بگم کسے از شاعران کجی  
کسے از بادشاهان نیا و رده باشد و قابل نذرش کسے را بجز  
ذات والا نمی بینم آفتاب دولت تا قیامت تابان باد  
آنی که خاک را بنظر کمیانی آید بود که شود شبی با کنی  
بی عمر خویش نه ایم الا بدین کجی شکست با این خوشی با کنی  
غالب بیا پیش شه و باز پس گوی  
خود خواش محال به حرمان برابر است

## اغانی قصیده

بودم بفکر دوش که هر آن برابر است  
فکرے که بهای فکر ام و سواد باقی  
فکرے که بخت دل فکر من را زان  
فکرے که در فکر آن در گویا  
فکرے که در فکر آن چنان آید  
فکرے که در فکر آن چون فرد  
فکرے که در فکر آن استین من  
فکرے که در فکر آن چار غم  
فکرے که در فکر آن می دهم  
فکرے که در فکر آن بهر جان  
فکرے که در فکر آن وقت جانکی  
فکرے که در فکر آن شام چون  
فکرے که در فکر آن صد هزار  
فکرے که در فکر آنم دیه عمر  
فکرے که در فکر آنم هرگز نیست

فکرے که در فکر آنم تن زار  
فکرے که در فکر آنم بسینه دل  
فکرے که در فکر آنم هلال عید  
فکرے که در فکر آنم شربت  
یعنی که بگرشتم و ختم جوانی شد  
جان تا بلب لبعت می میسر  
زینو جانچه جمع شادی است در جهان  
زینو جانچه موی شمره بر گراست  
زینو جانچه پیش که در بود هلال  
زینو جانچه تازه گلے در چون بود  
زینو جانچه هست چمن و نگاه  
زینو جانچه است افق بر سر زمین  
زینو جانچه هست بهار صبح عید  
زینو جانچه یافت بیا از شمشیر  
زینو جانچه نام بدنایش کرده اند  
با مطلع و گره را مطلع کنم  
و انهم بسینه بامتابان برابر است  
کز دست پیر خنجر ز خوبی قسمتم  
کار کلوخ مهره مرمر کند سحر  
دارم کمال بیوفت یک می می  
گویم اگر بقصد قصیده بفکر زمر  
گویم اگر بفکر قصیده بقصد زمر  
گر سوئی دشت از گلگشت کنم  
مگر روغم بجانب یابرای سیر  
آب که میخوردم عرق خاتم شود

حالی ز راحت اولم سینه در	وز گریه پر چشم لبان برابر است	بهر نقطه ز خال رخ حور زرد	بامیت بشعور الب غلمان برابر است
چشمه سجال زارد لم خوشی کان بود	ترکان من به پیغمبر مرجان است	بهر قطره که هست بنیان دود است	فیضش عیان چشمه حیوان برابر است
خون در جگر که اخت لبش زری	زنگی است خم که به برقان برابر است	قصه قصیده چوئی در بیان نیم	گلکلت بکف به شمع فروزان برابر است
لخت جگر ز دیده فرومی رود بنور	دامان من بگلان بهخشان برابر است	قصه قصیده چوئی در بیان نیم	گلکلت بکف به نیزه دستان برابر است
یکه متر از نیست مرا بچو با هتاب	داغ غم بدل به درخشان برابر است	بیشک هر قفایه تو در بیان نیم	با نغمه ای بلبلستان برابر است
مانا بود گنج شمیدان چنین مرا	هر غنچه در گاه به پیکان برابر است	بیشک صریح خاتم تو در بیان نیم	با لغوی شیر نستان برابر است
دارم درون سینه ز لیس که علاج	دم در گلو به خنجر بران برابر است	گلکلت شکسته بهر تو کرده قضا در	کاین ملک تو به ملک سلیمان برابر است
در دلیست جگر که ندانم علاج او	دم اندرون سینه لبوان برابر است	خوشت ز آفتاب بودان خشک	شعر تر بچشمه حیوان برابر است
گویم بجال زارد دل خوشین اگر	تا ز نظر بدامن جان برابر است	گر سستی رسته سر دیوانی بهر	به خطوه ات بخاطر یونان برابر است
تا لم بجال زارد دل خوشین اگر	تا نفس بشکله سوزان برابر است	گر سر زش کنی سر را به بهر	خوی بر خست بخون شمیدان برابر است
در دانه چاک گشتن دل در دل فرو	خود دل کنونی به پیکان برابر است	آن میزان که به لوی تو آمد و	لبشش بحدی بانان برابر است
اکنون که اخت زهره صبر تمام	ز خم جگر که خود به شکله ان برابر است	طفله که یافت خطه تعلیم پیش تو	بیرون شد از دلت که به جان برابر است
حاکم بهر برود نیم تو گوی گو	گویم که بهر چرخ به چکان برابر است	خواهی که اختصار خودی به گفتگو	یک نیمه قطره ات بر دهان برابر است
این بهر چرخ را که سپر باشد آفتاب	ماه نوش به تیغ صفایان برابر است	اطناب اختیار اگر در سخن کنی	چیک نیمه قطره ات بر طوفان برابر است
آنی تنه بود من او را که بشی	ساکر برابرم به سلمان برابر است	راهی که میروی به یار خودی	هر ذره اش با خست تر و ان برابر است
سرداشتم زانو تو به خود زدی	ساکر ایتم بکمر سخیان برابر است	اندیشه ات ز فکر ظلمت است	هر حرف تو بگفته سلمان برابر است
این بود حال من که رسید در کس	کس نقش یا خطه یونان برابر است	گلکلت ز شلخ طوبی فردوس ساخت	فردوسیت طفل دبستان برابر است
گفتا که اسی قلی تو بدین حال	کت نال غامه بارگ نیان برابر است	سجده سر معانی تو با کلام غیر	مصرع بلا کلام بدیوان برابر است
خاره تو با گلستان برابر است	شبه در تو باد غلطان برابر است	گفتم که اغریه جان مهر نیکی	ای آنکه عارض تو به قرآن برابر است
خوبایات چشمه حیوان برابر است	دیوانه ات برو خنده رضوان برابر است	ای آنکه حرفت تو شبهه لب	به حرفت با نصیحت پیران برابر است
بهر قطره که بکشت لعلان برابر است	بهر حره ات چشمه حیوان برابر است	ای آنکه لفظ لفظ ز گفتار این تو	با صد هزار گفته لعلان برابر است
بهر نقطه ات به هر سلمان برابر است	بهر نکته ات بکشت لعلان برابر است	ای آنکه ز رخاک است و نه ان	در ناخوبی به نیزه تان برابر است
بهر نقطه ات به هر معانی است	گو یا دوات با چه کفان برابر است	ای آنکه زاده چشم و دلاله دور	دیدار تو به دولت گیان برابر است
له انچه باشد بنده از میان ظم	دقت زایشان بر می آید از کشته غنچ	ای آنکه دیدن رخ پاک که نظیر	با سیرت گلشن رضوان برابر است
شله و انشا سیه آگین که بهندی پوت گویند از مار		ای آنکه سطر سطر کتاب بهر	با موهجای چشمه حیوان برابر است



ماهی سوز زبان بی اظفار حال حال مرزبان ز سمنه بود سزا اشکم چو آنکه گرم شد از آه سوز آه ماهی دلتش هست سمنه در آب ایکاش روز حید شب و چشم فشی چشم بود جاب صفت بجز در کنار یارب از در حشر بل کن شب نام سراسیمه بی کینه علی باشد چو بدیش سوز بر ابرم شد طفل شک از پی کن چلیقین یعنی که گشتم و خنعم شده قوی اظفار در دل توان کرد و این سازم چو اختصار در آیم در شفا تامم کردش تو نام چو وصف تو از دور بوسه میزنم آن بارگاه را هر چند هست خالق کونین دارم شکل چو کبریا فضل خود مکنظر الا بلا سبب بود کار اینچنان شد زین سبب مرگ تیرگی هر جا که میکنم نظر از غرب تا مشرق الامتح تو سبب مطلب شوم شاه و درت بمنج عمان برابر است حاکم بر ایت بگدایان برابر است تنها نه حاکم بگدایان برابر است بر سائل در تو به شاهان برابر است	موی مرده بمنج عمان برابر است سوز دلم با تشنگی گبران برابر است کش مختصر بطول عزیزان برابر است صد و دوش با خگر نیان برابر است کاین خوشتر غول بیابان برابر است جسم تبار سحر مر جان برابر است صد و دوشم بر وضه خوان برابر است دل در برم بجانه ویران برابر است کش با لال عید لیلان برابر است حاکم کنون کمال میان برابر است سنگ در دم جلقه جولان برابر است کش نقطه بد فخر شاهان برابر است لب شدن به بجز تن جان برابر است کش نیم مدبرش دران برابر است کش نه ملک برینه ایوان برابر است کش شکل زمانه با سان برابر است خواهم اگر حال با مکان برابر است کار و سبب کمال تن جان برابر است پیری من برگزینان برابر است تا نظر بجاده حرمان برابر است ملک ز تو ملک سلیمان برابر است شاه راه تو بارگ نیسان برابر است ستم برابر است به قیطان برابر است تنها نه رخصت به قیطان برابر است مور سوره تو به پیلان برابر است	تنها خست نه با گلستان برابر است کی بارخ تو تو گلستان برابر است لال است در بیان جانان برابر است شاه ادب تو که به بنیان برابر است حفظ حقیقت به بجز خندان برابر است توصیف می نمود تو در دجل جنات آن یه سرفقت بود کاه به بود بر راه دقار تو گشتان شیر خرن به پیش تو در واه پیش جان جز امان کسی نبرد در نبرد خجیر به خجیر است عکس از ادم گرد در وان خشم زخمت آن جسم بدخواه که بسوی تو آید ز راه بد خشم ترا فرا ز خیم تویم گام بعد از خیال بدل تو خفت باشم غیظ اگر بسوی تو خشم نظر کنی در وقت جنگ که بسوی تو خشم نظر کنی یار کجا بجنگ تو اسفند یار را باشد رنگ پیش تو کمتر ز شیشه را باشد بر تو خیر هر آنکس که بکین تیرت به شفت قاتل تو صفت نه را قارن قرین کودک تو جنت گانه را نام به نظر سبب از زیدی بران نام به لولایه لبر گو که خواهر زاده عشق داشت در چاه محبوس مانده مصیبت کشیده از جهالتی و دمار	سر قدرت به جز زمان برابر است کی با قدر تو سر و خزان برابر است کشتش با سبک کشتان برابر است هر نقطه هم بجز غلطان برابر است گو تا رجا مدت گجان برابر است گو تا خار مرگ گجان برابر است تا ج سرت شیت گجان برابر است کش نقش پا به هر دو خندان برابر است رو به پیشات به هنر زبان برابر است نامت تیغ دوش میان برابر است کش نفس بخون لبوان برابر است گو با هر از سامن زبان برابر است هر جاده زیر پاش بقیان برابر است با هفت خوان دشمستان برابر است با خوان غارتیده ترکان برابر است تا نظر به نیر و دستان برابر است مد نظر تیغ زبان برابر است کشت مشغولان به سیر گلستان برابر است گو در خیال خویش به پیلان برابر است در ز بر مقدم تو به موران برابر است کز غیظ دیدن تو به پیکان برابر است بیز به لشکر تو به سلطان برابر است نام به نظر سبب از زیدی بران نام به لولایه لبر گو که خواهر زاده عشق داشت در چاه محبوس مانده مصیبت کشیده از جهالتی و دمار
--	--	---	---

بهر نطقش که نیز خطی پیش او  
راهی که میروی بدیاد دلاوری  
راه هزار سال بیک لحظه طی کنی  
باشدم سمعند ترا فرشت گل روی  
باشد عنا دبا تو شما باعث عشا  
نخسرم ترا سبک جان هست گلو  
خورشید چرخ نیست ترا سید مغری  
در سینه زانم هم از بهیت شما  
لرزان بود ز غیب ریخ آفتاب  
باشد سر بریده پیش تو آفتاب  
عزم تو بر جنگ بود تو هر گداز  
تغ و سپهر بر آنکه گیرد آفتاب  
نیرد گمان کسی که باید از دست  
زمت شمار و در قیامت جنب  
بفشخ پناه غیر خوش پیش  
جشید را بدزدی جاست فتنه  
تنبیه رو تو نسوزد با هزار ماه  
گوگرد احمر است خاک راه تو  
و گلشن تو روح نمیکند سرفرا

یا نیزه باز مهر در نشان بر آید  
بهر خطوه است به پیش شیران بر آید  
کش نقش پای به مهر شیران بر آید  
کش خار خوش بنام شیران بر آید  
تن بهر دشمن تو بزندان بر آید  
جانش بر تن ز خود پنهان بر آید  
تیر تو با هزار نستان بر آید  
خورشید چرخ بادل لرزان بر آید  
بهرام بر فلک برگریزان بر آید  
مریخ زیر عرش به پنهان بر آید  
نام تو با هزار نریان بر آید  
در پای تو بزرده پنهان بر آید  
دشمن تو به لاشه جان بر آید  
بزم شمار و در قیامت جنب  
تغ با بر که کفان بر آید  
خوش بر تن بیاورد ریحان بر آید  
بشیت مهر تو با پنهان بر آید  
کنج زرش به دزد پنهان بر آید  
چون بار شد بر رخ سحران بر آید

بر شد مسیح بر فلک زهر نیکوید  
کار جهان خلالت جهان شجاع بود  
چون بوم سحر جان بود جز بکوه و  
بخت جوان در آید شیران بر آید  
تنها نه سایه ات بگستان بر آید  
تا وصف چهره تو شما کرده ام رقم  
جان دست ز آب گل گریخت  
در جاده که هست سوی ملکات  
باز هر بر غنچه پدر با پسر بود  
بزرگاله را ده به تن شیران بر آید  
محمود چون ایاز نباشد حضور تو  
در زین فعل است ای تو شما  
دشمن پای سل مان سوار است  
وقت سواری تو بی دین  
در دین جلوس سوار نمی شما  
روز سواری تو نباشد گریز  
باشه های امج تو از سده نظر  
فرسوده شد زبان قلمها و عصا  
طل خدای و بجهان ظل تو شما  
خواهم کتابی ح زاناد شما  
نه نه فلک شما جلایم چنین  
قارون بدوشت گمان بر آید  
بهر است استین تو در کشور خا  
بید انگشت باذن دل حو تو کسی  
دشمن اگر دعا بخواه میکند کند

دیدن تراند در دور بران بر آید  
طاعات دشمن تو عیسان بر آید  
آباد دشمن تو بویران بر آید  
هم گنید ات بکینه طفلان بر آید  
در چشم غنچه لیب بانسان بر آید  
شعرم به شعر گیسو حوران بر آید  
هر تار به پیرین بر گمان بر آید  
این سل چرخ با پر سوران بر آید  
عدالت چنان به پیکمیزان بر آید  
دشمن بدو رشت به شفیقان بر آید  
کت خاک با بقدر قد خوان بر آید  
رق جهان بخا دنیلان بر آید  
آفاق چرخ با پر سوران بر آید  
مهر فلک سیر بر طفلان بر آید  
سیر فلک طفلان ستان بر آید  
کز کرد خور بزره پنهان بر آید  
کش لامکان بگو خسته میدان بر آید  
اظهار آن هنوز بعنوان بر آید  
با بر صد های یکان بر آید  
کش تو به قیاس بکوان بر آید  
کش گنبد سپهر بکوان بر آید  
حاتم به بهت به بخیلان بر آید  
کش نظر قطره با در طفلان بر آید  
در بر دشت دشت ایمان بر آید  
دل در بر دشت به شیشه عرقان بر آید

سه رنج و شقت ۱۲ از کشف و صرح  
سه نام طریقه نو کز خسرو و دیو بود ۱۲ از کشف و صرح و در بران  
سه نام طریقه از مقریان خسرو و دیو بود و در فن موسیقی صارت  
عظیم داشت و این مرکب است و زانکه معنی دخل و خست است  
و بد الفتح معنی خدا زنده چون پر دیو و اسکندر و خول و عجلین و عیسی و اوقات  
داد بود و زانکه این مرکب از کتب گردیده ۱۲ از کشف و صرح و در بران

تشریف حضرت شریف است حرفی زنده هر پیش تو فایست برخ ان نعمت که باشد بر صدان بر آنچه تیغ غیر گرفته ز ملک غیر ره گم کند بودی صفت تو خضوع آنی که در برابر بخت جوان تو آنی که پیش هست الامی تو شام آنی که زیر دست صد شکر است آنی که آفتاب فلک نیره دار آنی که جلوه قمر خدا تیغ دوست آنی که هست انت قارون خشت آنی که هست انت نیا کیز تو	رند درت بصاحب جان برابر است پیش دلیل تو فلیوان برابر است خورشید خاوران نخلان برابر است با بخشش تو قطره باران برابر است کش جاده باب را کس سلیان برابر است پیر فلک بطف کاندان برابر است شیر فلک به صید غزالان برابر است هر لشکری بکیود زریان برابر است اسپت برق چرخ بچولان برابر است حفظ خدات بسکه بختان برابر است حاتم حضور تو بگدایان برابر است با هفت گنج کینظران برابر است	آنی که در برابر تو ماه یک شبه آنی که گر بجا کنی یک نظر زهر آنی که در شمار نیا یه عطا تو آنی که بر دهر که ز دریات قطره تا که قطه ز غم بصدقا تو خامه تا که توان شمر بجان غدا تو نه نه غلط که هر دو تو شام باید دعا دولت عمر کن کنم با دعوی دهر ز صیل کامیا خرم شها که تکرار فانیسه	صدره بافتاب درخشان برابر است هر ذره اش بهر درخشان برابر است کت تا جابر بارک نسیان برابر است تا هفت پشت لشن شایان برابر است وصفت شما با نغم تابان برابر است وصفت شما باین نریمان برابر است کارین شیوه با طریق ناناخوان برابر است تا مه زهر بارخ خوابان برابر است قند کمر رم بسجنان برابر است
نامیده ام به و اجدید این قصیده را هر نقطه اش به هر سیلان برابر است			

قالب خاک خیز و بشو که لا کلام  
هر بیت این قصیده دیوان برابر است

نام تو باهای پایون برابر است    دون تبتات بر تنه گردن برابر است  
وصف سخاوت تو ان کرد خدایان    حاتم برابر تو بقارون برابر است  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی  
رَسُوْلِهِ الْاَمِیْنِ وَاِلَیْهِ الطَّاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

معروضه اشتمال علی

حردیه عبد المتهاجم کشید الا نام راجی رحمت ربّه القوی میرزا صفدر حسین محدث لکنوی کاظمی

# قطعات تایخ طبع دیوان علی پسر سری

دیگر

از جناب مولوی سید اکبر مهدی صاحب قسیم جسرولی

صلواتی عام دیوان و شایسته برای هر دولتی که در پیش کرده بودند و در وقتیکه و در آن روز که نامهای او را در پیش گرفته اند برآمده و سینه چوبی خوش الطبع و شایسته	خوشایند و انکار انتظام علی که بیست و هفتای نظم و انضباط چون سطرایی بر سر این سخن را و دودی سر از سر است و زمانه چون بود زود چون خطه بدر برای کارهای سخن	که هم بود از نسل پاک علی بعد از او بنابر عالم شایسته بیشتر سخن ثانی را و دودی که سال ولادت شود و جسرولی	علی در پیش و در وقتیکه بیشتر و سخن شایسته بدل بعد از او و در وقتیکه و در آن روز بنام سخن و در وقتیکه و در آن روز انتظام علی ۱۵۰۴ ۶۱۸۲۸ ۳۲۶
از جناب حکیم سید محمد ابراهیم صاحب جعفری کوشا ترو لوی	خوب دیوان نظم فرموده علی بست نظمی یا که سلسله گوهری هم در قطعات و در باغی هم در در اقتضای هم ز عری کویا سر به قریب خلایق و مصطفی حق و در دیوان را حسن قبول نفرش او را خدای ذی ثوال عیسوی تاریخ چون کوه مجتبت	و فاش نگردد سینه عیسوی	با کش اگر روح قدسی نوشت انتظام علی ۱۵۰۴ ۳۸۸ ۶۱۸۹۰
حق و داد و راجه و مرمت نظم گشت از کمال معرفت فایل و تحسین عالی شریعت گوئی سبقت برد و الامرت هم به گوئی صفت ائمه منقبت و ارم امیر از جناب حدیث عفو و در نظر فضل و کرم موج طبعش گفت بجز معرفت	شکر الله در زبان شایسته و صفت آن از حیطه تحریرش انجمن و در باره نظیر آن و در قضا که گوئی پیش آن گفت کوه مصرع تاریخ طبع	که دیوان قسم کرد و در هر لوی و در طبع فرموده و سینه عیسوی بگو گفتن انتظام علی	تا و در در سینه بجز عیسوی صفت درین فکر مرحوم شایسته سینه عیسوی گفت فکر سلسله

دیگر

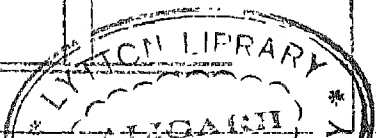
خوب دیوان نظم فرموده علی بست نظمی یا که سلسله گوهری هم در قطعات و در باغی هم در در اقتضای هم ز عری کویا سر به قریب خلایق و مصطفی حق و در دیوان را حسن قبول نفرش او را خدای ذی ثوال عیسوی تاریخ چون کوه مجتبت	شکر الله در زبان شایسته و صفت آن از حیطه تحریرش انجمن و در باره نظیر آن و در قضا که گوئی پیش آن گفت کوه مصرع تاریخ طبع	که در نسل سادات عالی نژاد حمیده صفت مردانک اعتقاد برای زبان و در تنالب کثافت که نامش علی شد بشیر و باد اجل همت طبع و در شایسته که روح در در خان گشت شاد طبع گفت نظم علی با مراد	ز به انتظام علی خوش نهاد علم و عمل عالم مستند چندین گفت اشعار و در هر لوی عفو و تحسین او ج داد کلاش برین دیوان نوشت رضی سبب مرضی او طبع کرد سینه عیسوی سلسله
نفر دیوانی علی کرده قسم فی المثل سحر حلال آمد به هم ایرینسان است گوئی یک نام آوردی رذات از زبان بایده هم سال جبری است تا بعضی از هم	از خاکسار سید محمد ضی علی بی اے علیگ حضرت مصنف	از جناب لوی سید فضل مهدی صاحب قسیم جسرولی	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت

دیگر

خوب دیوان نظم فرموده علی بست نظمی یا که سلسله گوهری هم در قطعات و در باغی هم در در اقتضای هم ز عری کویا سر به قریب خلایق و مصطفی حق و در دیوان را حسن قبول نفرش او را خدای ذی ثوال عیسوی تاریخ چون کوه مجتبت	شکر الله در زبان شایسته و صفت آن از حیطه تحریرش انجمن و در باره نظیر آن و در قضا که گوئی پیش آن گفت کوه مصرع تاریخ طبع	که بود اسم خدا و در علم ذات پاکش بهر وصف عظیم که مرتبه خنده دیوان عظیم کرد مملوع بحسن تنظیم چشمه فیض علی گفت نویتم	اے ز به نام مستی علی تخلص به علی و تمسک به علی اے خوشایند شکر عالی بیشتر و دیوان در شکل طبعش بجز جبری
یا که دیوان علی ارقام یافت همچنین از جهان او نام یافت بگو از روی رخ القدس را نام یافت و از او مدح و تحسین از جوی یافت در از او این صفت از جوی یافت گوهری صفا و شام یافت سکه درین در کمال یافت نظم از او در جوی یافت نظم از او در کمال یافت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت

دیگر

خوب دیوان نظم فرموده علی بست نظمی یا که سلسله گوهری هم در قطعات و در باغی هم در در اقتضای هم ز عری کویا سر به قریب خلایق و مصطفی حق و در دیوان را حسن قبول نفرش او را خدای ذی ثوال عیسوی تاریخ چون کوه مجتبت	شکر الله در زبان شایسته و صفت آن از حیطه تحریرش انجمن و در باره نظیر آن و در قضا که گوئی پیش آن گفت کوه مصرع تاریخ طبع	که بود اسم خدا و در علم ذات پاکش بهر وصف عظیم که مرتبه خنده دیوان عظیم کرد مملوع بحسن تنظیم چشمه فیض علی گفت نویتم	اے ز به نام مستی علی تخلص به علی و تمسک به علی اے خوشایند شکر عالی بیشتر و دیوان در شکل طبعش بجز جبری
از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت	از جناب لوی سید محمد حسن صاحب قبله حسن آید لوی مملکت





# صحت نامه دیوان علی پورسری

صفحه	نمبر غزل	نمبر شعر	غلط	صحیح	صفحه	نمبر غزل	نمبر شعر	غلط	صحیح
۲	۵	۱۶	بسم الله	بسم الله	۴۶	۲۵۲	۶	کشته	کشته
۳	۶	۱	بسم الله	بسم الله	۶۰	۲۴۸	۳	روشد	روشد
۴	۱۰	۲	مغز	مغز	۶۳	۲۴۵	۱	میدم	میدم
۸	۲۴	۵	گوش	گوش	۶۴	۲۴۶	۲	گردد	گردد
۹	۳۱	۱۳	شک	شک	۶۷	۲۸۶	۶	سر	سر
۱۱	۳۶	۸	داست	داست	۸۱	۳۱۱	۹	اشک	اشک
۱۲	۳۸	۱۰	ستم	ستم	۸۲	۳۱۹	۱۳	سر شک	سر شک
۳۶	۳۹	۱۲	نگداری	نگداری	۸۹	۳۲۳	۶	صد	صد
۱۲۸	۱۲۶	۱۶	نشوه	نشوه	۹۳	۳۵۶	۲	که چو	که چو
۱۲۸	۱۲۸	۶	خبر	خبر	۱۰۲	۳۹۳	۵	ابر و انت	ابر و انت
۱۲۲	۱۲۲	۹	دارد	دارد	۱۰۵	۳۹۶	۵	سک عا	سک عا
۱۲۳	۱۲۳	۶	من	من	۱۰۵	۴۱۲	۳	پر فشانها	پر فشانها
۱۳۵	۱۳۵	۲	با	با	۱۰۶	۴۱۴	۳	مصرع اولی	مصرع اولی
۱۳۸	۱۳۸	۸	سرور پا	سرور پا	۱۰۶	۴۱۵	۶	تا جسته	تا جسته
۱۵۳	۱۵۳	۶	را	را	۱۰۶	۴۲۱	۱	برده	برده
۱۵۴	۱۵۴	۹	اشت	اشت	۱۰۹	۴۲۵	۱۰	مغز ان	مغز ان
۱۵۵	۱۵۵	۹	ویک	ویک	۱۱۰	۴۳۰	۵	حرم	حرم
۱۶۶	۱۶۶	۱۱	گرو	گرو	۱۱۱	۴۳۴	۹	بهرمت	بهرمت
۱۴۸	۱۴۸	۹	سیانی	سیانی	۱۱۲	۴۳۵	۱	فون	فون
۱۶۲	۱۶۲	۵	سليم	سليم	۱۱۲	۴۳۵	۲	را	را
۱۶۴	۱۶۴	۵	حشر	حشر	۱۱۳	۴۳۶	۶	کشته	کشته
۱۶۹	۱۶۹	۱۱	رحم	رحم	۱۱۳	۴۳۸	۲	ز چشمه	ز چشمه
۱۸۰	۱۸۰	۶	راه	راه	۱۱۴	۴۴۱	۸	رانش	رانش
۱۸۲	۱۸۲	۲	دانه	دانه	۱۱۴	۴۴۵	۱۴	فردا امید	فردا امید
۱۸۶	۱۸۶	۸	بوشد	بوشد	۱۱۴	۴۴۵	۶	توئی جام	توئی جام
۸۹	۸۹	۴	پیرول	پیرول	۱۱۴	۴۴۵	۶	خار	خار
۱۹۶	۱۹۶	۴	پیش	پیش	۱۱۴	۴۴۵	۶	یارو	یارو
۱۹۹	۱۹۹	۶	سر	سر	۱۱۴	۴۴۵	۶	چو	چو
۲۰۰	۲۰۰	۶	طال	طال	۱۱۴	۴۴۵	۶	ازین	ازین
۲۰۲	۲۰۲	۳	شکسته	شکسته	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۰۶	۲۰۶	۵	خاک	خاک	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۰۶	۲۰۶	۵	پد	پد	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۱۴	۲۱۴	۱۵	سرد	سرد	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۱۵	۲۱۵	۱۶	آبد	آبد	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۱۸	۲۱۸	۹	مطلب	مطلب	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک
۲۵۱	۲۵۱	۱۲	آئی	آئی	۱۱۴	۴۴۵	۶	نزدیک	نزدیک

صفحه	غیر منقول	منبر ششم	غلط	صحیح	سفره	منبر نوزل
۱۶۹	۶۷۰	۳	شیر	بکوتر	۲۵۶	۹۸۲
"	۶۷۲	۴	بوزر	خود	۲۵۷	۹۸۳
۱۷۰	۶۸۲	۲	خوز	داد	"	۹۸۴
۱۸۹	۶۹۲	۱	دار	آشنا	"	۹۸۷
۱۸۵	۷۰۶	۱۳	آشنا	یار مارا	۲۵۸	۹۸۸
۱۹۲	۷۳۲	۳	یار مارا	بزم	۲۵۹	۹۹۲
۱۹۸	۷۳۵	۹	بزم	دیده	۲۶۱	۱۰۰۰
۲۰۳	۷۷۶	۱۱	دیده	کار	۲۶۲	۱۰۰۱
"	"	۱۲	کار	پایت	"	۱۰۰۲
۲۰۴	"	۱۳	پایت	مکینش	۲۶۵	۱۰۱۱
۲۰۵	۷۸۲	۱۰	مکینش	تیر	۲۶۶	۱۰۱۲
۲۰۶	۷۸۵	۷	تیر	یار	"	۱۰۱۵
۲۰۸	۷۹۱	۳	یار	قطره	"	۱۰۱۷
"	۷۹۳	۱	قطره	شود مانا	"	۱۰۲۳
۲۰۹	۷۹۵	۵	شود مانا	لرزد	۲۷۰	۱۰۳۰
۲۱۰	۸۰۰	۵	لرزد	آموخت	"	"
"	"	۶	آموخت	سرم	۲۷۱	۱۰۳۲
"	"	۸	سرم	حدوثی	"	۱۰۳۳
"	۸۰۱	۱	حدوثی	عزیز	۲۷۲	۱۰۳۶
"	"	۲	عزیز	خار در پیش	۲۷۶	۱۰۵۲
"	"	۵	خار در پیش	سرباش	۲۷۸	۱۰۵۷
"	۸۰۲	۱۳	سرباش	انتظام	۲۸۱	۱۰۶۱
"	"	۱۴	انتظام	شیرکاش	۲۸۴	۱۰۹۱
"	"	۱۵	شیرکاش	پند و آتش	۲۸۶	۱۰۹۶
"	"	"	پند و آتش	دارو	۳۰۶	۱۱۶۷
"	"	۱۹	دارو	اقبال	"	۱۱۷۰
۲۱۱	۸۰۲	۹	اقبال	ز آفتاب	۳۰۹	۱۱۷۷
"	۸۰۴	۶	ز آفتاب	جلوه	۳۱۳	۱۱۹۳
۲۱۲	۸۰۸	۱	جلوه	در چین	۳۲۱	۱۲۲۷
"	"	"	در چین	رویا	۳۲۵	۱۲۲۳
۲۱۴	۸۱۵	۷	رویا	جود فلک	"	"
۲۱۵	۸۱۹	۶	جود فلک	سحر	"	"
"	"	۱۶	سحر	یاد	"	"
"	۸۲۱	۱	یاد	آدم	"	"
"	"	۴	آدم	تبان	"	"
۲۱۶	۸۲۲	۱	تبان	جان	"	"
"	۸۲۳	۹	جان	سگ کوی تو	"	"
"	۸۲۴	۱	سگ کوی تو	بخشید	"	"
۲۲۰	۹۱۶	۱۰	بخشید	وتلاش	"	"
۲۲۵	۹۳۹	۸	وتلاش	لیدا	"	"
۲۲۷	۹۴۶	۷	لیدا	پیش	"	"
۲۵۰	۹۵۷	۸	پیش	گفت	"	"
"	"	۹	گفت	"	"	"
۲۵۶	۹۸۰	۱۷	"	"	"	"

